1816

الله اکبر

اشرف التواریخ

حصّہ دوم

معروف بہ

عہد رسالت و سایۂ خلافت

من تصنیف فاضل اجل و مرشد کامل حضرت مولنا حاجی سید شاہ محمد اکبر صاحب

ابو العلائی سجادہ نشین خانقاہ شریف دانا پور مدظلہ العالی

باہتمام خواجہ صدیق حسین

در مطبع اگرہ اخبار محلہ نبی طبع شد

۱۳۲۵ھ

قیمت فی جلد للعہ

(جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں)

58905

Marfat.com

فہرست مضامین اشرف التواریخ جلد دوم معروف بہ عہد سالت

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ " " "	۱	امت عاصی کا سلام " " "	۵۵
واقعہ فیل اور اسکے بعد قریش کے حالات	۶	صحف انبیا علیہم السلام مین حضور کی بشارت	۵۷
حضرت خواجہ عبدالمطلب کی منجات اور		بیان رضاعت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ و	
قریش کا پہاڑون مین جا چھپنا " "	۹	اصحابہ وسلم " " " "	۶۹
قریش کے حالات " " " "	۱۴	مثال قالب شریف حضور پرنور صلی اللہ علیہ و	
قریش کی شرمناک رسمون کا منسوخ ہونا اور		آلہ واصحابہ وسلم " " "	۸۱
نمازون مین اچھے کپڑے پہننے کا حکم "	۱۹	واقعہ شق صدر شریف	۸۶
مختصر بیان مسیلمہ اور اصحاب کے حملہ		حضرت کی عمر کا نو برس	۵۰
اور بنی عبدالدار سے امارت کا بنی عبد		حضرت کی عمر کا بارہوان برس	
مناف مین آنا " " " "	۲۰	حضور پرنور کی عمر گرامی کا سترہوان برس	۵۳
ولادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵	حضور کی عمر گرامی کا بیسوان برس "	
ولادت کی تاریخ اور مکان " "	۲۶	عمر شریف حضور پرنور کی بیسویں برس سے منجاوز ہونی	
بیان نور شریف " " "	۲۹	حضرت کی عمر شریف کا پچیسوان برس	
حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے انکی ذریت		حضرت کی عمر شریف کا اڑتیسوان سالی ہونا	
کا اخراج اور ان سے پیمان لینا "	۳۲	کاشفہ ہونا اور شوق خلوت نشینی اور کوہ حرا مین	
حضور پرنور کا نسب نامہ " "	۳۹	ہجرت کرنی " " "	۱۰۳
ولادت باسعادت حضور پرنور "	۴۵	حضور کی عمر گرامی کا پینسٹھوان برس اور نبوت کا	۱۰۴

Marfat.com

مضمون	صفحہ
سابق الایمان حضرات کا ذکر	۱۲۰
چوتھے برس دعوت اسلام کیواسطے عام حکم ہونا	۱۲۳
فضیلت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۱۲۳
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے دردناک حالات	۱۲۴
حضرت بلال رضؓ کی آزادی اور حضور پرنور کی مسرت	۱۳۸
حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت اور انکا تواجد	۱۴۶
حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا ...	۱۵۱
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا	۱۵۲
رومیون اور مجوسیون کی جنگ اور قرآن پاک کا	
معجزہ پیشین گوئی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا	
اُبی ابن خلف سے شرط جیتنا اور اُن کو خیرات کردینا	۱۵۷
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تصدیق اور یقین	۱۶۰
ابوطالب کا انتقال اور ایمان نہ لانا	۱۶۵
مقام بطن نخلہ مین آدہی رات کو قوم جن کا نماز	
مین قرأت سُنکر آپ کو پہچاننا اور اپنی قوم مین جاکر	
اسکا ذکر کرنا اور ایمان لانا	۱۷۲
ذکر معراج شریف حضرت سرور عالم صلی اللہ	
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم	۱۸۱
معراج شریف کی روایتین	۱۸۷
حضور پرنور کا عرش مجید پر پہنچنا اور پروردگار کی ثنا کرنا	۲۱۱

مضمون	صفحہ
بیان تعلیم نماز روز اول	۲۱۵
بیان بعض عجائبات آسمان اول کا ...	۲۱۸
بیان عجائبات آسمان دوم	۲۲۷
بیان عجائبات آسمان سوم	۲۲۸
بیان عجائبات آسمان چہارم	۶
فائدہ عجایب آسمان پنجم	۲۳۰
بیان عجائبات آسمان ششم	۲۳۱
بیان عجائبات آسمان ہفتم	۲۳۴
بیان غرائب سدرۃ المنتہی	//
راویان معراج کے اسماے گرامی ...	۲۳۸
بیان بیعت عقبہ ثانیہ کا جو بارہوین سال	
نبوت کے واقع ہوئی	۲۴۰
بیان وعظ مصعب ابن عمیر	۲۴۱
بیان مدینہ والون کا مکہ معظمہ مین آکر رسول اللہ	
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اپنے ملک	
کو لیجانے اور حمایت کرنے کیواسطے بیعت کرنا	۲۴۲
بیان ہجرت کا کعبہ شریف کی طرف نماز پڑہنا اور	
قریش کا مسلمانونکو ایذا ئین دینا	۲۴۵
بیان اصحاب رسول اللہ کا مدینہ منورہ کو	
ہجرت کرنا	۲۴۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ
بیان ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم جو ہشتم ربیع الاول دلتبول صحیح بست و ہفتم بروز دوشنبہ سنہ چہار دہم نبوت کو واقع ہوئی " " " "	۲۵۰
بیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر ہجرت کرنا اور غار ثور مین تین روز تک رہکر مدینہ طیبہ کو روانہ ہونا " " " "	۲۵۱
بیان واقعہ سراقہ بن مالک " "	۲۶۲
بیان رونق افروزی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم مدینہ طیبہ مین "	۲۶۳
حال بادی مدینہ طیبہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام " " " "	۲۶۹
بیان ایمان فرامتیخ ابن میر بادشاہ یمن کا بتاریخ حضور پرنور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم جو بہ سال ہزار برس پہلے حضور پرنور کی بعثت سے ہزار برس پہلے حسب ہدایت ملک علام تھا اور وہی نامہ مبارک پشت بہ پشت ابوایوب انصاری کے گھر مین پہنچا	۲۷۱

مضمون	صفحہ
بیان عبداللہ ابن زبیر کی ولادت کا مہاجرین کے بچون مین یہ پہلی ولادت ہے جو مدینہ طیبہ مین ہوئی " " " " "	۲۸۹
بیان انصار رضی اللہ عنہم کی فضیلت حدیث شریف کا ترجمہ " " " "	۲۹۰
بیان فضیلت مہاجرین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا " " " "	//
بیان مہاجرین کا انصار کے گھر جانے کا	۲۹۲
بیان مہاجرین کا جن لوگون نے پہلے ہجرت کی ہے مدینہ کیطرف " " "	۲۹۵
بیان سال اول ہجری کے وقایع مین سے تعمیر مسجد مدینہ منورہ سے " " "	۲۹۸
بیان قبلہ سابق جو شمال کی طرف تھا "	۳۵۵
بیان اسمار گرامی اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کا	۳۰۰
بیان گریہ وزاری استن حنانہ کی فراق مین	
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے	۳۰۳
حکایت استن حنانہ	۳۰۴
معجزہ دیگر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کا کہ سنگریزون نے تسبیح کی	
تعمیر مسجد مدینہ منورہ سے	
بیان قبلہ سابق جو شمال کی طرف تھا	
بیان اسمار گرامی اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کا	
بیان گریہ وزاری استن حنانہ کی فراق مین	
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے	
حکایت استن حنانہ	
معجزہ دیگر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کا کہ سنگریزون نے تسبیح کی	
تعمیر مسجد مدینہ منورہ سے	

Marfat.com

مضمون	صفحہ
دی اور وہ کافر پھر بھی دولت ایمان سے	
بے نصیب رہا " " " "	۳۰۷
بیان حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ	
عنہا کا مزار اور تاریخ وفات اور مختصر حالات	۳۰۹
بیان مذہب اور - اکابر قوم کے نزدیک پانچم	
دشنام مغلظہ پر - مسلمان قوم اور انکی عید	
مین ابولولو مجوسی کا سانگ اور - دوسرا ناگفتہ بہ	
مرثیہ یعنی ہر شیعہ " " " "	۳۱۱
بیان فضائل مسجد شریف مدینہ طیبہ کا "	۳۱۳
بیان فرضیت - نماز صبح - وظہر - وعصر - و	
مغرب وعشا اور اُسکے اسرار کا " "	۳۱۴
بیان وظیفہ بعد ہر نماز کا " "	۳۱۶
بیان اسلام حضرت سلمان رضی فارسی	۳۱۷
بیان عقد مواخات بین المہاجرین والانصار	۳۱۸
بیان حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ	
عنہا کی رونق افروزی کاشانہ رسول اللہ	
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین "	،،
بیان اذان " " " "	۳۱۹
بیان نکات متعلقہ اذان - اسلامی وینامین	
جو شیشہ کہ مقصود اصلی اور اس الطاعات	

مضمون	صفحہ
والعبادات ہے وہ توحید ہے "	۳۲۰
بیان اذان مین انگوٹھے چومنے	
کی حدیث " " " "	۳۲۴
بیان سال دوم ہجری کے منتخب	
واقعات " " " "	۳۲۷
بیان حضور پرنور جو اپنے سرلشکرون کو	
جہاد پر جاتے وقت نصایح فرماتے تھے	
وہ یہ ہین معترضین جہاد اسے غور سے	
ملاحظہ کرین کہ مین ظلم وستم کا اثر ہے	۳۳۱
غزوات ودمرایا وغیرہ کی تفصیل " "	۳۳۶
بیان غزوہ بدر کبریٰ جو سال دوم ہجری	
۱۷- رمضان المبارک روز جمعہ یا دوشنبہ	
کو واقع ہوا " " " "	۳۵۰
بیان اسماء اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا	۳۵۳
حالات جنگ بدر کتاب قرۃ العیون شرح	
سرور المحزون مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب	
دہلوی قدس اللہ سرہ " " " "	۳۶۰
بیان غزوہ بدر سنہ ہجری ۱۷- رمضان	
المبارک " " " "	۳۶۱
بیان خبر فتح بدر جو بتاریخ ۱۷- ماہ مبارک	

Marfat.com

مضمون	صفحہ
رمضان روز جمعہ ۲ھ ہجری مین واقع ہوئی	
اور اہل عوالی و سوافل مدینے کو بھیجی گئی	۳۷۶
بیان آراستگی لشکر اسلام بروز جنگ بدر	۳۹۱
اسی سال دوم مین صدقہ فطر کا	
حکم ہونا " " " "	۴۰۳
اسی سال دوم مین یکم شوال کو حضور نے	
مسجد مدینہ طیبہ مین نماز عید الفطر پڑہی "	〃
اسی سال دوم مین عصمار بنت مروان	
یہودیہ کو جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ و	
اصحابہ اسلم اور مسلمانونکے ہجو کیا کرتی تھی عمیر	
ابن عدی ابن خرشہ نے قتل کیا " "	〃
اسی سال دوم کے پندرہ شعبان کو غزوہ	
بنی قینقاع واقع ہوا " " "	۴۰۴
اسی سال دوم کے پانچوین ذالحجہ کو غزوہ	
سویق واقع ہوا " " "	۴۰۵
اسی سال دوم مین غزوہ قرقرہ الکدر واقع ہوا	۴۰۶
اسی سال دوم مین اسیہ ابن الصلب	
شاعر مرگیا " " " "	〃
اسی سال دوم مین غزوہ نجدو واقع ہوا "	۴۰۷
اسی سال دوم مین بعد سریہ زید کعب بن اشرف	

مضمون	صفحہ
یہودی مارا گیا " " " "	۴۰۸
بیان آنحضرتؐ کے تیسرے سال ہجری کا	۴۱۱
بیان غزوہ احد " " " "	۴۱۲
بیان آغاز جنگ " " " "	۴۱۸
حال قرمان منافق کا " " "	۴۲۰
واقعہ دردناک شہادت حضرت سید الشہدا	
حمزہ شیر غزار اسلام رضی اللہ عنہ " "	۴۲۹
بیان شہادت حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ	
از تفریح الازکیا " " " "	۴۳۴
بیان شہادت حنظلہ رضی اللہ عنہ " "	۴۳۵
بیان بعض متوارات طاہرات کے احد	
مین جنگ کرنے کا " " "	۴۳۶
بیان غزوہ احد کے بعض فرمودہ ربانین	
جو منافقین کی وجہ سے نازل ہوئین " "	۴۴۵
بیان حرمت شراب " " "	۴۵۰
بیان سال چہارم ہجری صلعم کا " "	۴۵۴
اسی سال سریہ قتیلہ بنی اسد ہوا "	۴۵۴
اسی سال نماز قصر کا حکم " "	۴۵۴
اسی سال مین سریہ عبداللہ ابن انیس انصاری	〃
اسی سال مین غزوہ بدر ثانی "	۴۵۵

Marfat.com

مضمون	صفحہ
اسی سال ماہ محرم مین غزوہ ذات الرقاع	
واقع ہوا " " " "	۴۵۰
سال ہفتم ہجری کا حال " "	۴۵۷
بیان سبب نزول آیت حجاب "	۴۶۱
بیان غزوہ دومۃ الجندل کا "	۴۶۵
بیان اسی سال مین نکاح زینب بنت	
جحش کا ہونا " " "	۴۶۷
اسی سال مین قضیہ افک کا واقعہ "	۴۷۱
مثال واقعات شہادت حضرت صدیقہ	
علیہ السلام " " "	۴۷۹
بیان حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ	
رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی پر قرآن پاک	
کی شہادت " " "	۴۸۰
بیان چھٹی آیت سورہ نور کا جو خاص مومنین	
کے لئے ہے " " "	۴۸۳
بیان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی	
فضیلت کا " " "	۴۸۴
بیان تیمم کا " " "	۴۸۵
بیان غزوہ خندق کا " "	۴۸۷
بیان سلمان فارسی کا " "	۴۸۹

مضمون	صفحہ
بیان جنگ کرنا حضرت سیدنا امیر المومنین	
اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب	۴۹۰
کرم اللہ وجہہ کا " " "	۴۹۷
بیان پیشین گوئی حضور پرنور صلعم "	۵۰۰
بیان غزوہ بنی قریظہ " " "	۵۰۹
اہل سنت کا چار اماموں کے مذہب کو	
حق جاننا " " " "	۵۱۱
ابوالبابہ کا واقعہ " " "	۵۱۴
بیان حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ	
عنہ کی وفات کا " " "	۵۱۶
بیان ذوقعدہ سنہ پنجم ہجری	〃
حال سال ششم ہجری " " "	۵۱۸
بیان غزوہ غابہ " " "	۵۱۹
بیان اسی سال مین آپ کا استسقا فرمانا	۵۲۳
بیان دعا طلب باران کا "	۵۲۹
ذکر حضرت عام کے عمرہ کا اور صلح حدیبیہ "	۵۴۲
شمار لشکر حدیبیہ کا " " "	۵۴۴
بیان بیعت الرضوان کا " "	۵۷۶
حدیث در شان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۵۹۰
بیان اسی سال بعض اہل سیر کے نزدیک	

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ملوک ایران و روم کے نام نامے روانہ کیے گئے	۶۰۳	عبداد جیفر پسران جلندا بادشاہ عمان کے	
بیان حضرت صلعم کا مہر کیوا سطے انگشتر یں بنوانا پھر اکیدن کے بعد حسب یا جوج صلعم		نامہ روانہ کرنا حضور صلعم کا ہوذہ بن علی	
سونے کی انگوٹھی کو چاندی کی انگوٹھی سے بدلوانا		رئیس یمامہ کو " " " "	
اور سونا مردوں پر حرام ہونا	۶۰۴	عبارت نامہ مبارک " " " "	۶۰۹
نامہ مبارک آنحضرت صلعم بنام نجاشی بادشاہ حبش	۶۱۱	نامہ روانہ کرنا حضور صلعم کا معرفت شجاع	
نامہ نجاشی بادشاہ حبش بجواب نامہ حضور صلعم	۶۱۷	بن وہب کے حارث غسانی بادشاہ بلقا	
بیان مہاجرین حبشہ کا " "	۶۲۰	کے نام " " " "	۶۲۶
روانگی نامہ مبارک حضور صلعم بدست دحیہ کلبی		نامہ روانہ کرنا حضور صلعم کا	
بنام ہرقل قیصر روم " "	۶۲۸	کے نام " " " "	
عبارت نامہ حضور پرنور صلعم بنام ہرقل بادشاہ روم	۶۳۰	روانہ کرنا حضور صلعم کا ابوموسیٰ اشعری	
بیان ابوسفیان اور قیصر روم کے کلام کا		معہ نامہ والا چہ کے نام " "	
بیان روانہ فرمانا حضور صلعم کا عبداللہ		نامہ مبارک شاہ عظیم	
بن حذافہ کو کسریٰ کیطرف " "	۶۳۶	کے نام " "	
عبارت نامہ شریف " "	۶۴۱	اسی سال ششم میں	
نامہ روانہ کرنا حضور صلعم کا مقوقس بادشاہ		یعنی طلاق جاہلیت کی	
مصر کیطرف " "	۶۴۹	اسی سال ششم میں	
جواب نامہ مبارک حضور صلعم از طرف مقوقس		یعنی ادائے کفارہ ظہار کی	
شاہ مصر " "	۶۵۰		
روانگی عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کیطرف			

Marfat.com

مضمون	صفحہ
بیان اسی سال مین ام رومان کا وفات پانا	۶۷۹
احوال حضرت اسمٰا بنت ابی بکر صدیق رضی	
اللہ عنہ کا " " " " "	״
وقایع سال ہفتم ہجری صلعم " " "	۶۸۶
بیان غزوہ خیبر " " "	״
بیان ترتیب لشکر ظفر پیکر " " "	۶۹۰
بیان آغاز جنگ خیبر " " "	۶۹۵
بیان فضیلت آیۃ الکرسی " "	۶۹۸
بیان حرمت متعہ - اور حرام ہونا گدھے	
کے گوشت کا " " " "	۷۰۱
بیان حصار قموص کے محاصرہ کا " "	۷۰۳
علم دینا حضرت صلعم کا حضرت علی کرم	
اللہ وجہہ کو فتح قموص کے روز " "	۷۰۴
بیان تقسیم غنایم فتح خیبر " "	۷۱۲
تزویج حضور پرنور صلعم با حضرت صفیہ رض	۷۱۸
بیان ولیمہ حضرت صفیہ رض " "	۷۱۹
بیان زہر دینا زینب بنت حارث کا آنحضرت	
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو	۷۲۲

مضمون	صفحہ
حال ہم بستری حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ	
تعالیٰ عنہ کا " " " " "	۷۲۴
ذکر فدک کا " " " " "	۷۳۷
بیان فوائد و فضیلت لاحول ولاقوۃ کا "	۷۳۹
بیان صلح وادی القریٰ کا " " "	۷۴۰
بیان عمرۃ القضا کا " " " "	۷۴۱
بیان ادا کرنے عمرۃ القضا کا " "	۷۴۲
بیان واقعات سال ہشتم ہجری صلعم کا	۷۴۷
بیان اسلام عمرو بن العاص کا "	۷۴۹
بیان اسلام عثمان بن طلحہ بن	
عبدالعزیٰ کا " " " "	״
بیان ولادت حضرت سیدنا ابراہیم	
فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ	
وسلم کا " " " " "	۷۵۱
بیان اسی سال مین فتح مکہ کا ہونا "	״
بیان روانگی حضور پرنور صلعم مدینہ منورہ	
سے مکہ معظمہ کو " " " "	۷۵۴
بیان عقل سلیم کا وخاتمہ کتاب " "	۷۷۴ ۷۷۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ وَ اُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْکَرِیْمِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

یا اللہ میں تیرا ضعیف اور عاجز بندہ ہوں - اے میرے مالک تو نے مجھ سے گنہگار بندے سے وہ کام لیا کہ جس کام کو تیرے برگزیدہ بندے کر گئے ہیں - الحمد للہ علیٰ احسانہ میرے پروردگار میری جان تیری مہربانیوں پر نثار میرا منہ ایسا نہ تھا کہ مجھ سے تیرے انبیا علیہم السلام کے حالات لکھے جا سکتے - اے مالک الملک تو نے حضرت آدمؑ سے لیکر اپنے برگزیدہ بندے عیسیٰ روح اللہ تک تو لکھوا دیا تم الحمد للہ - تجھ سے میری امید یہ ہے کہ اس کتاب کو قبول عام کا خلعت عنایت فرما تو ہم بندوں کا حقیقی مالک ہے جب مالکانِ مجازی کا یہ قاعدہ ہے کہ اپنے غلاموں کی عزت افزائی کیا کرتے ہیں اور اُن کے پاس نہایت قلیل سرمایہ ہے اے دونوں جہان کے بادشاہ تو تو تمام جہان کا مالک ہے مجھے اپنے خزانے کے بخشش

Marfat.com

کی عزت سے محروم نہ رکھیو مین اپنی التجا پر آمین کہتا ہون تو قبول فرما اللھم آمین یارب العالمین آمین - یا اللہ مین تیرا بندہ ہون جو کچھ مانگنا ہوتا ہے تجھی سے مانگتا ہون ؎

مرے خدا تو مجھے بھیک دے کریم ہے تو
گنا ہگار ہون مین بخشدے رحیم ہے تو

کرون سوال نہ تجھ سے تو اور کس سے کہون
خدا ہے تو مرا مالک ہے تو رحیم ہے تو

تجھی کو شرم ہے میری ترا ہی بندہ ہون
کبھی تو رحم تجھے آئیگا رحیم ہے تو

خدا سے مانگنا آتا نہین تجھے اکبر
سوال کرتا ہے اُس سے بڑا لئیم ہے تو

تو اُس کا شکر کئے جا وہ آپ دیدیگا
کریم سے کبھی کہتے نہین کریم ہے تو

پروردگار تعالیٰ شانہ تو میرے دل کے حالات اور عرض و معروض پر مطلع ہے پاس ادب لب کھولنے کا حکم نہین دیتا مگر تیری ہزارون نعمتین بندون کے لئے عام ہین اور سب کا لطف اور ذائقہ جدا ہے کس کا شکر کیا جائے ؎

شکر کردن کے توانم در خورِ نعماے تو
شکر نعمت ہاے تو چندانکہ نعمت ہاے تو

لیکن تمام نعمتون سے بڑھکر وہ ہے کہ جو تیرے محبوب حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ذریعہ سے ہمین پہونچی اور وہ تمام عزتون کا سرمایہ ہے یعنی تیری توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اے پروردگار تعالیٰ شانہ یہ تیرا ضعیف اور گنہگار بندہ تیرے حضور مین اقرار کرتا ہے کہ بے شک تو واحدِ لاشریک ہے کوئی تیرا شریک نہین سوائے تیری ذاتِ پاک کے ہم مسلمانون کو کسی کے سامنے سر جھکانا یعنی سجدہ کرنا روا نہین اور کوئی ہو وزیر ہو یا بادشاہ اُس سے استعانت چاہنا درست نہین - تیرے اولیا تیرے انبیا تیرے بڑے پیارے بندے ہین وہ ضرور ہماری شفاعت کرینگے ہمین پوری اُمید ہے کہ تو اُنکی شفاعت کو قبول فرمائیگا انشاء اللہ تعالےٰ پھر اِن اولیا اور انبیا کی غمخواری کا شکر ہم پر واجب ضرور ہے **اولیاے** قدس اسرارہم نے ہم کو تیری توحید بتائے اور تیرے انبیا کی رسالت کا اقرار کرایا اور **انبیا علیہم السلام** نے اولیا کو تیری معرفت کے طریقے

Marfat.com

تعلیم کئے جو بجنسہ ہم تک پہونچے کیا یہ احسان بھولنے کے قابل ہین ہرگز نہین ہرگز نہین ہرگز نہین۔ **یا اللہ** تیرا وہ مقدس بندہ جسے تو نے عرش پر بُلایا اور اُس سے ہمکلام ہوا اور اُسے اپنا جمالِ جہان آرا دکھایا اُس کو ہماری ہدایت کے سبب سے اُس کی قوم نے وہ وہ صدمے پہونچائے کہ زبانِ قلم پر آنا اُن کا مشکل ہے ہزار صدمون کا تو ایک صدمہ یہ ہے کہ وطن سے جدا کیا اُس کی ساق مبارک کو پتھرون سے مجروح کرکے خون آلود کیا اُس کے دندانِ مبارک کو شہید کیا لیکن اُس مکرم اور مقدس رسول نے اِس رسالت پر ہم سے کوئی اُجرت نہین چاہی صرف تیری رضامندی اور بجا آوری اَحکام کے لئے یہ سب مصیبتین بکشادہ پیشانی گوارا کین صرف اپنی اولاد طیبات کی مودت کے لئے تمنّا ظاہر فرمائی یعنی میری اولاد سے محبت رکھو لیکن کور باطنانِ ازلی نے بجاے مودت آپ کے جگر گوشون کو ریگستان کربلا مین بے آب و دانہ شہید کر ڈالا مگر اسکے ساتھ بھی اُس مہربان و مقدس و گرامی ترین مخلوق نے اپنی شفاعت ہم گنہگارون کے واسطے عام کردی حضور پُرنور کا ارشاد ہے شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَآئِرِ[1] اے پروردگار تعالیٰ شانہ ہم مسلمانون کی حالت بہت ابتر ہوگئی ہے ہم پر رحم فرما اور جیسے ہم رسول اللہ کے زمانہ مین تھے ویسا ہی ہم کو کردے۔ آے ہم گنہگارون کے بخشنے والے ہمارے دلون کو یہ خوشخبری سُنا دے کہ ہمنے تم پر رحم کیا اور تمہاری بُری حالت کو اچھی حالت سے بدل دیا اَللّٰھُمَّ آمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ آمِیْنَ۔

یا اللہ تیرے پیارے رسول کے دنیا سے تشریف لیجانے کے بعد تیرے رسول کے **خلفا** اور **اصحاب** نے اِس دین متین کو اُسی شان سے قائم رکھا جس شان سے

---

[1] افسوس باوجود اِس کے کہ قاتلانِ حُسین علیہ السلام کا نتیجہ جو کچھ ہوا سب کو معلوم ہے پھر بھی ہمارے زمانہ مین ایسے لوگ اب موجود ہین کہ جو سادات کے قتل مین اگر موقع وقت ہاتھ آجائے تو ذرا بھی پس و پیش نہ کرین۔ یزید مردود نے تو ایک بہت بڑی سلطنت کے لئے اپنا مُنہ کالا کیا تھا اور اب تو دس بیس روپیہ کے انعام کے واسطے وہی کام کر گذرین ۱۲

Marfat.com

یہ روز اوّل قائم ہوا تھا اور اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے بعد یعنی تابعین کے زمانہ مین
بھی خیریت کو بہت غلبہ رہا مگر اب تو اگر تیری قدرت کاملہ اُن بزرگون کی روحون کو پھر اجساد
کی طرف پلٹا دے اور وہ ہم سے ملین تو ہرگز ہم کو نہ کہین کہ یہ مسلمان ہین - پروردگار تعالےٰ
شانہ ہماری حالتین ہمارے **مسلمان امیرون** نے خراب کردین وہ لوگ بے نماز ہوئے
اُن کے اثر صحبت سے غریب مسلمان بھی ایک سرے سے بے نماز ہوگئے - پروردگار
وہی امیر شراب خوار ہوے غریب فاقہ مست مسلمان بھی اپنی غربت کا خیال نہ کرکے اُنہین
اُمراے اہل اسلام کے ہمرنگ ہوگئے - پروردگار تعالیٰ شانہ بڑی مصیبت ہمپر یہ پڑی
کہ ہمارے **والیان ملک** تیرے نافرمان ہوگئے - پروردگار **اسلامی ریاستین**
ہین اور اُن کے فرمان روا تیرے حبیب کے احکام نہین مانتے - آے قادر مطلق
جب تونے اتنی بڑی کائنات کو ایک لفظ کُن مین پیدا کردیا تو ہم مسلمانون کی حالت
کو سنوار دینا تیرے نزدیک کیا مشکل ہے **پروردگار تعالیٰ شانہ** تیرے محبوب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دین متین بہت کمزور ہوگیا ہے اِس ضعیف
بیمار کو ایسا تندرست کردے جیسا یہ صحابہ کبار خصوصاً حضرت **عمر** رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین
تھا اللّٰھم آمین ثم آمین یا اللہ تو کارسازِ عالم ہے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے مردہ دین کو نئی زندگی بخش اللّٰھم آمین یارب العالمین ثم آمین - یا اللہ تونے
ہمین اپنے حبیب حضرت سیدنا **محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم**
کی امت مین پیدا کیا ہے تیرے حبیب نے سب سے پہلے ہمین تیری توحید تعلیم فرمائی
اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کردی کہ تو **واحد لاشریک ہے** الحمد للہ کہ ہمارا
بچہ بچہ بولنے لگا کہ ہمارے خدا کا کوئی شریک نہین ہمارا خدا واحد ہے واحد ہے واحد ہے
پروردگار تمام دنیا جہان کی نعمتین ایک طرف اور یہ اکیلی نعمت ایک طرف یا اللہ
ہمین اپنے حبیب کی اس تعلیم کی اور اپنے عطیہ کی شکرگذاری کی توفیق عطا فرما۔

Marfat.com

اور ہمارے سب مسلمان بھائیون کو یہ توفیق دے کہ وہ جب تیرے محبوب کی تعلیم توحید کے شکریہ مین میلاد شریف کی مجلسین کرین تو وہ مجلسین بدعات اور جھوٹی روایات سے پاک ہون اور اے مالک بے نیاز تو اُن مجلسون کو جو ہمارا تحفہ قلیل ہے قبول فرمالیا کر جیسے تیرے برگزیدہ بندہ **سلیمان** علیہ السلام نے تیری توفیق کے سبب سے مور ضعیف کا تحفہ جو پائے ملخ تھا قبول کرلیا اور تو تو سلیمان اور سلیمان کے باپ داؤد اور جملہ انبیا اور تمام کائنات کا خالق و مالک ہے **یا اللہ** اب مین اس کا شکر کرتا ہون کہ تو نے مجھے ایک برگزیدہ خاندان مین پیدا کیا اور پھر مجھے **روشن ضمیر** اور **بے ریا پیر و مرشد** یعنی حضرت مولنا سید شاہ **محمد قاسم** ابوالعلائی دانا پوری قدس سرہٗ بخشا اور میرے مقدس اور مکرم پیر نے جو سب سے پہلے کلمہ مجھے تعلیم فرمایا وہ تیری **توحید** تھی اور وہ توحید جو **توحید ناب** ہے پھر **طریقہ** وہ بخشا جو **ابوالعلائیہ نقشبندیہ** ہے ۵

شکر کردن کے توانم در خورِ نعمائے تو	شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو

اکبر تو **شکرانہ صحت** تو بھول ہی گیا اپنے مہربان مالک سے ہاتھ جوڑ کے اور سجدہ کرکے معافی کا خواستگار ہو۔ **پروردگار** تعالےٰ شانہٗ میری خطا معاف فرما اے میرے مہربان پالنے والے تیرا بے انتہا شکر ہے کہ تو نے اب تک میری صحت قائم رکھی اور مجھے تیری عنایتون پر پورا بھروسا ہے کہ تو تا دمِ مرگ یونہین میری صحت قائم رکھے گا۔ پروردگار تعالیٰ شانہٗ تیرا بے انتہا شکر ہے کہ تو نے مجھے اپنے خزانے سے اتنا کچھ عنایت فرمایا ہے کہ مخلوق کا محتاج نہین کیا۔ سلسلہ ملازمت جو ایک بڑی جانکاہ زندگی ہے اُس سے بچا دیا پروردگار تعالیٰ شانہٗ تیرا بے انتہا شکر ہے کہ تو نے مجھے عزت بخشی اور اُسے محفوظ رکھا۔ پروردگار تیرا بے انتہا شکر ہے کہ تو نے مجھے میرے شعور کے زمانہ سے اس وقت تک کسی کا قرضدار نہین کیا۔ پروردگار تعالیٰ شانہٗ تیرا بے انتہا شکر ہے کہ میری مادر مشفقہ اور میرے پدر شفیق اور پیر دستگیر قدس اسرارہم مجھ سے خوش رہے آخر وقت تک۔

Marfat.com

پروردگار مین تیری نعمتون کے شکر کرنے پر قادر نہین ہون جس جس نعمت کا اظہار شکر بھول گیا ہون تو معاف فرمادے اور ہمیشہ کے لئے شکر کی توفیق کرامت فرما مجھے بھی اور میری اولاد قلبی اور صلبی کو بھی اور سب کو دین و دنیا مین شاد کام رکھیو

اللہم آمین آمین آمین

اس کتاب روشن کو واقعہ فیل اور بعد اُس کے قریش کے حالات سے شروع کرتا ہون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علیٰ سیدنا و مولنا محمد و الہ علیٰ قدر حسنہ و جمالہ

واقعہ فیل اور اُس کے بعد قریش کے حالات

حضور پرنور کے جد مکرم خواجہ عبد المطلب کے حالات یہین سے آغاز ہوتے ہین اور آپ کے زمانہ کا یہی بڑا واقعہ ہے لہذا اس کتاب مبارک کا سلسلہ یہین سے شروع کیا جاتا ہے۔

واقعہ فیل

جب ابرہہ کی حکومت کو یمن مین بہت زمانہ گذر گیا تو اُس نے صنعا مین ایک کنیسہ بنوایا جو اُس زمانہ مین بے مثل مکان تھا پھر اُس نے نجاشی کو لکھا کہ مین نے تیرے لئے ایک ایسا کنیسہ بنوایا ہے جو اِس وقت بے مثل مکان ہے اور اسی پر مین نے قناعت نہین کی بلکہ مین ارادہ کرتا ہون کہ عرب کے حجاج کی زیارت گاہ اسی کو قرار دون جب اس بات کی ملک عرب مین شہرت ہوئی تو نساۃ کے قبیلہ بنی فقیم مین ایک شخص کو غصّہ آیا اور وہ اُس کنیسہ مین آیا اور اُس کو بول و براز سے آلودہ کر گیا اور پھر

Marfat.com

اِس بات کی ابرہہ کو خبر دی گئی اور لوگون نے اُس سے کہا کہ یہ کام اُن لوگون مین سے
کسی کا ہے جن کے پاس ایام حج مین حُجّاج جاکر ٹھیرا کرتے ہین اِس امر سے ابرہہ کو
بہت غصّہ آیا اور اُس نے قسم کھائی کہ مین کعبہ جاؤنگا اور اُسے منہدم کر دون گا۔
چنانچہ حبشیون کی ایک جرار فوج لیکر اِسی قصد سے خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور
ایک ہاتھی جس کا نام محمود تھا وہ اُس کے ساتھ تھا۔ ایک روایت مین ہے کہ اُس کے
پاس تیرہ ہاتھی تھے اور یہ سب کے سب محمود کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ مگر اللہ سبحانہ تعالےٰ
نے اپنے کلام پاک مین فیل کو بصیغہ واحد بیان کیا ہے بعض علما فرماتے ہین کہ مراد اُس سے
وہی فیل ہے جس کا نام محمود تھا وہ سب سے بڑا اور نہایت شوکت دار تھا۔ اور ہاتھیون
کی تعداد مختلف ہے اور کئی روایتین ہین۔ جب ابرہہ روانہ ہوا تو عربون نے یہ خبر
سنکر اُس پر جہاد کرنا ضروری سمجھا لہذا اشراف یمن مین سے ایک شخص جس کا نام
ذونفر تھا وہ اُس کے مقابلہ مین آیا مگر لڑائی مین اُس نے شکست اُٹھائی اور گرفتار ہوا۔
ابرہہ نے اُسے قتل کرنا چاہا تھا مگر پھر اِس مہم کے انجام تک اُسے قید مین رکھا۔ پھر جب
آگے بڑھا تو دوسرا شخص نفیل بن الخشعمی اُس کا مقابل ہوا اور اس نے بھی شکست
کھائی اور گرفتار ہوا۔ اور ابرہہ سے راستہ بتانے کے وعدہ پر رہائی پائی۔ جب ابرہہ
طائف مین پہونچا تو ثقیف نے اپنا ایک آدمی جس کا نام ابورغال تھا راستہ بتانے کے لئے
ساتھ کر دیا جب یہ مغمس مین آیا تو وہان مرگیا اور وہان دفن کر دیا گیا۔ وہان ابورغال کی
قبر پر عرب ہنوز پتھر مارا کرتے ہین۔ پھر ابرہہ نے اسود ابن مقصود کو مکہ کی طرف روانہ
کیا اور وہ وہان پہونچا اور عرب لوگون کے اونٹ پکڑ لایا۔ اور اِنہین اونٹون کے ساتھ
خواجہ عبدالمطلب کے بھی دوسو اونٹ پکڑ لایا پھر ابرہہ نے ایک دوسرے آدمی کو
جس کا نام حناط الحمیری تھا مکہ معظمہ کو روانہ کیا اور اُس سے کہا کہ قریش کے سردار سے
کہیو کہ مین تم سے لڑنے کو نہین آیا ہون مین صرف اِس ارادہ سے آیا ہون کہ بیت کو

Marfat.com

گرادون اگرتم اِس کے گرانے مین میری مزاحمت نہ کرو تومین تم سے کچھ نہ کہونگا۔جب یہ بات اُس نے خواجہ عبدالمطلب ابن ہاشم سے کہی توخواجہ نے کہا کہ ہم اُس سے لڑنا نہین چاہتے یہ توبیت اللہ ہے اگرخدا کو اس کی حفاظت منظور ہوگی تووہ آپ اِس کی حفاظت کرلیگا۔ یہ بیت مُکرّم اُس کا حرم ہے۔ اوراگر اللہ ہی کو اِس کی حفاظت منظور نہین ہے توہمین اس کے بچانے کی قوت نہین ہے۔جب یہ تقریر حناط الحمیری نے خواجہ عبدالمطلب کی سنی توحناط نے خواجہ سے کہا کہ اچھا آپ میرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلئے توخواجہ اُس کے ساتھ ہولئے اور بادشاہ کے لشکر مین پہونچے اور وہان جاکر ذونفر کا پتہ پوچھا جو خواجہ کا دوست تھا لوگون نے بتادیا کہ وہ فلان مقام پر ہے۔عبدالمطلب اُس سے ملے اور مشورہ کیا کہ اِس معاملہ مین تم ہماری کچھ مدد کرسکتے ہو اُس نے کہا کہ ایک قیدی کیا کرسکتا ہے جو ایک بادشاہ کے ہاتھ مین قید ہے جب چاہے اُسے مار ڈالے البتہ جو یہان ہاتھیون کا سردار ہے اور انیس اُس کا نام ہے وہ میرا دوست ہے اُس سے مین کچھ کہتا ہون اور آپ کے درجہ اور عزّت کا حال بیان کرتا ہون وہ آپ کو شایستہ تقریب سے بادشاہ کے سامنے پیش کردیگا جو آپ چاہتے ہین وہ اُس سے کہہ لیجئے۔ خواجہ عبدالمطلب نے فرمایا کہ بس اتنا ہی کافی ہے چنانچہ اُس نے انیس کو بلایا اور خواجہ کی اُس سے سفارش کی اور کہا کہ قوم قریش کے یہ سردار ہین۔ انیس نے ابرہہ سے آپ کا ذکر کیا کہ قریش کا سردار آپ کے لشکر مین آیا ہوا ہے ابرہہ نے آپ کو بُلالیا۔ خواجہ عبدالمطلب بڑے تندرست و توانا اور خوبصورت جوان تھے۔جب ابرہہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کی عظمت و بزرگی اُس کے دل مین جگہ کرگئی۔ اور اُس نے آپ کی تعظیم کی اور تخت سے اُتر پڑا اور فرش پر اُن کے ساتھ آکر بیٹھ گیا اور اپنے برابر اُن کو بٹھالیا اور ترجمان سے کہا کہ پوچھو آپ کیا چاہتے ہین۔ ترجمان نے آپ سے پوچھا کہ آپکا کیا مطلب ہے فرمایا کہ میرے دوسو ناقہ آپ کے آدمی پکڑ لائے ہین وہ مجھے دلوادیجئے

Marfat.com

ابرہہ نے ترجمان سے کہا کہ اِن سے کہدے کہ مین نے جب تمہاری صورت دیکھی تھی تو آپ کو بہت اچھا سمجھا تھا لیکن جب آپ سے میری بات چیت ہوئی تو وہ عظمت جو آپ کی میرے دل مین تھی جاتی رہی آپ نے اپنے اونٹون کا مجھ سے سوال کیا اور جو آپ کا اور آپ کے آباو اجداد کا دین ہے اُس کی نسبت کچھ نہ کہا جس کے گرانے کے لئے مین آیا ہون خواجہ نے فرمایا کہ مین تو اونٹون کا مالک ہون اور اس بیت کا مالک اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ ہے وہ اپنے گھر کی حفاظت خود کریگا۔ ابرہہ نے کہا کہ وہ تو مجھ سے اُس کی حفاظت نہ کرسکیگا اور حکم دیا کہ اُن کے اونٹ دلا دئے جائین۔ جب خواجہ نے اونٹ لے لئے تو اُن اونٹون کے گلے مین جوتیان ڈالدین اور اُن کو ہدیہ اور قربانی کے طور پر حرم مین چھوڑ دیا یہ عرب کا ایک دستور تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ اگر اسمین سے کوئی اونٹ کھو جائیگا تو پروردگار کو غصہ آجائیگا۔

حضرت خواجہ عبد المطلب کی مناجات اور قریش کا پہاڑون مین جا چھپنا

جب خواجہ عبد المطلب ابن ہاشم قریش کی طرف لوٹ کر آئے تو قوم کو اس معاملہ کی خبر دی اور یہ مشورہ ہوا کہ مکہ مکرمہ سے نکل کر چلے جائین اور پہاڑون کی چوٹیون پر جا چھپین پھر خواجہ عبد المطلب کعبہ کے دروازے کے حلقہ کو پکڑ کر کھڑے ہوگئے اور اشراف قریش بھی ان کے ساتھ تھے اللہ تعالےٰ شانہ سے دعا مانگی اور ابرہہ کے مقابلہ مین پروردگار تعالےٰ شانہ سے مدد چاہی اور خواجہ نے یہ نظم مناجات حضور مین پروردگار تعالےٰ شانہ کے عرض کی مناجات

یَارَبِّ لَا اَرْجُوْ لَهُمْ سِوَاكَا	یَارَبِّ فَامْنَعْ مِنْهُمْ حِمَاكَا
اِنَّ عُدُوَّ الْبَيْتِ مَنْ عَادَاكَا	اِمْنَعْهُمْ اَنْ يُّخَرِّبُوْ فِنَاكَا

Marfat.com

لَاهُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ يَمْنَعُ	رَحْلَهٗ فَامْنَعْ رِحَالَكَ

ترجمہ اے پروردگار مجکو تیرے سوا ان دشمنون کے دفع کرنے کے لئے اور کسی سے اُمید نہین ہے + اے پروردگار تو ہی اپنی چیزون کو اُن حبشیون سے بچا + بیت کا دشمن وہی ہے جو تیرا دشمن ہے + اس لئے تو اُن کو روک کہ وہ تیرے صحن کو خراب نہ کرین + اور یہ مناجات بھی کی - اے اللہ ہر ایک بندہ اپنے گھر کی چیزون کو بچاتا ہے + تو اپنے گھر کی چیزون کی حفاظت کر +

لَا يَغْلِبَنَّ صَلِيْبُهُمْ	وَمِحَالُهُمْ اَبَدًا مِحَالَكَ
وَلَئِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّهٗ	اَمْرٌ تَتِمُّ بِهٖ فِعَالَكَ
اَنْتَ الَّذِيْ اِنْ جَاءَ بَاغٍ	نَرْتَجِيْكَ لَهٗ فَذَالِكَ
وَلَمْ يَحُوْا سِوَى	خِزْيٍ وَتَهْلِكُهُمْ هُنَالِكَ
لَمْ اَسْتَمِعْ يَوْمًا مَارُ	جَسٌ مِنْهُمْ يَبْغُوْا قِتَالِكَ
جَدُّوْا جُمُوْعَ بِلَادِهِمْ	وَالْفِيْلَ كَيْ يَسْبُوْا عِيَالَكَ
عَمَدُوْا حِمَاكَ بِكَيْدِهِمْ	جَهْلًا وَمَارَقَبُوْا جَلَالَكَ
اِنْ كُنْتَ تَارِكَهُمْ	وَكَعْبَتًا فَامْرٌ بَدَالَكَ

ترجمہ چوتھا شعر - ایسا ہرگز نہ کر کہ اُن کی صلیب غالب ہو جاے + اور اُن کی قوت تیری قوت پر بھی غالب آجاے + اور اگر ایسا تو نے کر دیا تو ظاہر ہے - کہ یہ ایسا کام ہے جس سے تیرے کام پورے ہوتے ہین + تو ہی وہ ہے کہ اگر کوئی باغی آئے - تو اُسکے دفع کرنے کی ہم تجھ سے ہی امید کر سکتے ہین چنانچہ یہ ایسا ہی وقت ہے + اُنہین ذلت وخواری کے سوا اور کچھ نہین ملا - تو اُنہین ہلاک کر ڈال + مین نے اُس سے زیادہ نجس کبھی کسی کو نہین سُنا - اور ایسی پلید قوم تجھ سے لڑنے کی خواہش کرتی ہے + اور اپنے تمام ملک کے لوگون کو یہان کھینچ کر لے آئے ہین - اور اُن مین ہاتھی بھی ہین +

Marfat.com

کہ تیری عیال کو مصیبت مین ڈالین اور لونڈی غلام بنائین - اُنہون نے جہالت کے سبب سے تیرے ننگ وناموس کی تخریب کا ارادہ کیا ہے - اور تیرے جلال کا کچھ اندیشہ نہ کیا - اگر تو اُنہین اور ہمارے کعبہ کو چھوڑ دیگا کہ جو چاہین وہ اُس کے ساتھ کرین تو جو بات ہوگی وہ تجھ پر ظاہر ہے -

یہ مناجات تمام کرکے خواجہ عبدالمطلب اِبن ہاشم نے کعبہ کے حلقہ کو چھوڑ دیا اور وہ اور اُن کے ہمراہی پہاڑون کی گھاٹیون مین جاکر مخفی ہوگئے اور اِس بات کے منتظر تھے کہ دیکھین ابرہہ بیت کے ساتھ کیا کرتا ہے اور اُس کے ساتھ اِس بیت مقدس کا مالک کیا کرتا ہے یہان تک کہ وہ خوفناک رات جو حالت انتظار مین روز قیامت سے بھی زیادہ دراز ہوگئی تھی خدا خدا کر کے قریش نے اُس کی صبح کا مُنہ دیکھا اور یہ صبح دو رُخی تھی - قریش کی طرف جو اِس کا مُنہ تھا وہ خوف کی حالت مین شاہد نصرت کے جلوے دکھا رہا تھا اور وہ دوسرا رُخ اُس کا جو ابرہہ کی طرف تھا غلبہ اور تسلط کے پہلو مین پیرِزن ہزیمت کو دبائے ہوئے تھا - آفتاب جہان تاب نے جو جاروب شعاع سے رب البیت کا اسم شریف لیکر کعبہ کو خس وخاشاک سے پاک کرنا شروع کیا اور نصرتِ قریش کی روشنی چارون طرف پھیلنے لگی تو ابرہہ نے اپنے فیل کو جس کا نام **محمود** تھا تیار کرنے کا حکم دیا اور اُس محمود کے نام محمود مالک نے مُصمم قصد کرلیا کہ اس بیت مکرم کو منہدم کرکے یمن کو لوٹ جاؤنگا جب ابرہہ کے حکم کے موافق فیل بان نے محمود کو کعبہ مکرم کی طرف ہُولا تو نُفَیل بن حبیب الخشعمی آگے آیا اور اُس کے کان پکڑ کر کہا کہ محمود لوٹ جا جہان سے تو آیا ہے تیرا وہین لَوٹنا اچھا ہے یہ اللہ کا شہر اور حرم ہے - اور اُس کے کان چھوڑ دیئے ہاتھی زمین پر بیٹھ گیا اور نُفیل کو مکہ معظمہ پر اُن کی چڑھائی بہت ناگوار تھی وہ پہاڑون پر چلا گیا ان لوگون نے ہاتھی کو بہت مارا مگر اُس نے اُدھر کا رُخ بھی نہ کیا لیکن جب یمن کی طرف چلایا تو وہ بڑھ گیا اور دوڑ چلا اور شام کی طرف چلایا تو اُس طرف بھی چلا اور مشرق

Marfat.com

کی طرف لیچلے تو اُدھر بھی جانے لگا۔ پھر جب مکہ معظمہ کی طرف ہُولا تو پھر زمین پر بیٹھ گیا
یہ لوگ اسی حالت مین تھے کہ ناگاہ بحکم ربانی سمندر کی طرف سے آتا ہوا ایک غول پرندکا
دکھائی دیا کہ جسے خطاف (یا پرستو یعنی ابابیل) کہتے ہین اُن کے پاس تین تین پتھر تھے
ایک چونچ مین دو دونون پنجون مین تھے اُن طائرون نے وہ پتھر ہاتھی اور اُن کے سوارون
پر ڈالدیے کہ اوپر سے نیچے تک تیر گئے اور مقدار اُن کی مسور کی دال کے برابر تھی اُن
سب کا وہین کام تمام ہوا پھر اللہ تعالےٰ شانہ نے اُن پر سمندر سے سیل بھیجی کہ اُن کی
لاشون کو بہاکر سمندر مین لے گئی اور اُس مبارک اور مقدس زمین کو اُن کی نجاست سے
شست وشو کرکے پاک کردیا اور کچھ لوگ جو بچ گئے تھے وہ ابرہہ کے ساتھ بھاگے
اور نفیل کو پکارنے لگے کہ اُن کو یمن کا راستہ بتائے نفیل نے جب اُن پر اللہ تعالیٰ شانہ
کا یہ غضب نازل ہوتے ہوئے دیکھا تو کہا ؎

اَیْنَ الْمَفَرُّ وَالْاِلٰهُ الطَّالِبُ	وَالْاَشْرَمُ الْمَغْلُوْبُ غَیْرُ الْغَالِبُ

ترجمہ اب کہان بھاگے جاتے ہو خدا تمہین طلب کر رہا ہے + اور اشرم مغلوب ہے غالب
نہین ہے

ایضاً

اَلَا حَیَّیْتِ عَنَّا یَا رُدَیْنَا	نَعِمْنَا کُمْ مَعَ الْاِصْبَاحِ عَیْنَا
اَتَانَا قَابِسٌ مِنْکُمْ عِشَاءً	فَلَمْ نَقْدِرْ لِقَابِسِکُمْ لَدَیْنَا
رُدَیْنَةُ لَوْ رَاَیْتِ وَلَا تَرَیْهِ	لَدَیْ جَنْبِ الْمُحَصَّبِ مَا رَاَیْنَا
اِذًا لَعَذَرْتِنِیْ وَحَمِدْتِ رَاْیِیْ	وَلَمْ تَاْسِیْ لِمَا قَدْ فَاتَ بَیْنَا
حَمِدْتُ اللّٰهَ اِذْ عَایَنْتُ طَیْرًا	وَخِفْتُ حِجَارَةً تُلْقٰی عَلَیْنَا
وَکُلُّ الْقَوْمِ یَسْئَلُ عَنْ نُفَیْلٍ	کَاَنَّ عَلَیَّ لِلْحَبَشَانِ دَیْنًا

ترجمہ اے رُدینا (نام معشوقہ شاعر) تو نے ہمین سلام کا جواب کیون نہ دیا + ہمنے صبح کے
وقت کہا تھا اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکُمْ عَیْنًا یعنی اللہ تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے + تمہارا آگ مانگنے والا

Marfat.com

ہمارے پاس عشا کے وقت آیا تھا۔ مگر ہم کو اتنی قدرت نہ ہوئی کہ تمہارے آگ مانگنے والے کا مدعا پورا کرتے + رُدینا جو کچھ ہمنے جنب المحصب کے مقام پر دیکھا اگر تو اُسے دیکھتی جس کا دیکھنا بڑا مشکل کام تھا + تو تو مجھے معذور سمجھتی اور میری رائے کی تعریف کرتی۔ اور جو کچھ ہمارے درمیان گذر گیا اُسپر افسوس نہ کرتی + جبکہ مین نے پرندون کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ شانہ کی حمد کی اور ثنا + اور مجھے خوف ہوا کہ پتھر کہین ہمپر تو نہ گر پڑے + اور سب لوگ اُن جبشیون مین نُفیل نُفیل پکارتے تھے کہ راستہ بتا دے + گویا اُن جبشیون کا مجھ پر قرض چاہیئے تھا + **الغرض** جب وہ لشکر جبشیون کا بچا ہوا بھاگا تو یہ حالت اُنکی تھی کہ جہان پانی اُن کو نظر آتا وہین گر پڑتے اور ابرہہ کے جسم مین بھی اُس کا اثر ہوا جس سے اُس کے بدن کا ایک ایک عضو جدا ہو کر گرنے لگا اور بمشکل صنعا تک اُس کو لائے یہان وہ ایک مرغ کے بچے کی طرح ہو گیا تھا یعنی بہت ہی منحنی اور مرنے سے پہلے ہی اُس کا سینہ چر گیا تھا اور دل نکل پڑا تھا۔

کہتے ہین کہ جب اللہ تعالےٰ شانہ نے جبشیون کو ہلاک کر دیا اور اُن کا بادشاہ اور جو کچھ غضب الٰہی سے بچے بچائے لوگ لوٹ گئے تو خواجہ عبد المطلب علی الصباح پہاڑ سے اُترے کہ دیکھین وہ ظالم جبشی کیا کر رہے ہین اس وقت ان کے ساتھ ابو مسعود ثقفی بھی تھا تو ان دونون نے آدمیون کے چلنے پھرنے کی کچھ آہٹ نہ سنی تو خواجہ عبد المطلب جبشیون کے لشکر گاہ مین داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ لوگ مرے پڑے ہین پھر عبد المطلب نے دو گڑھے کھدوائے اور اُن مین جو سونا اور جواہرات اُن کے اور ابو مسعود کے تھے بھروا دئے اور لوگون مین جا کر ندا کی وہ لوگ جو پہاڑون مین پوشیدہ تھے اپنے اپنے گھرون مین آ گئے اور جو کچھ مال اُن کا خواجہ نے چھوڑ دیا تھا وہ اور لوگون نے لوٹ لیا اِس مال سے خواجہ عبد المطلب کو بہت فراغت اور ثروت حاصل ہو گئی اور آخر عمر تک مالدار رہے۔ پھر اللہ تعالےٰ شانہ نے سیل کو بھیجا کہ وہ اُن جبشیون کی لاشین

Marfat.com

بہا کرلے گئی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے اِس واقعہ سے عربون کی نگاہ مین قریش کی عزت بہت بڑھ گئی اور تمام ملک عرب مین اُن کی دھاک بندھ گئی اور یہ لوگ اہل اللہ مشہور ہوگئے اور یہ واقعہ عرب کے بچہ بچہ کی زبان پر تھا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے عبدالمطلب کی دعا کی برکت سے اُس عظیم الشان لشکر کو ابابیلون سے غارت کرا دیا۔ فقیر محمد اکبر ابوالعلائی دانا پوری عرض کرتا ہے کہ سب اُسی مبارک نور کے اثر سے تھا جو خواجہ عبدالمطلب کی پیشانی پر چمک رہا تھا

محمد عربی کا بروے ہر دو سراست		کسیکہ خاک درش نیست خاک برسر او

قریش کے حالات

قریش ایک قبیلہ معروف کا نام ہے اور اس قبیلہ کے جد اعلیٰ نضر بن کنانہ ہین اور وہ ہمارے حضور پُرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اجداد سے ہین اور یہ لفظ قُریش تصغیر قَرش کی ہے اور قرش ایک بڑے عظیم الجثہ دریائی جانور کا نام ہے اور وہ بحری جانورون پر غالب ہے اور یہ نام بطور فال نیک رکھا گیا تھا اور یہ لفظ قُریشی اور قُرشی دونون طرح درست ہے یعنی بضم قاف وفتح را اور قُریشی بایاے تحتانی کہ بعد راے مہملہ واقع ہے۔ جب اصحاب فیل کے انتشار سے عرب مطمئن ہوے جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے تو قریش جمع ہوئے اور اپنی عزت کو پہچانا لہذا مشورہ کیا کہ ہم اولاد ابراہیم خلیل اللہ ہین اور اہل حرم اور بیت مکرم کے مالک ہین کسی عرب کی منزلت اور رتبہ ہمارے برابر نہین ہے۔ اور عرب ہمارے برابر کسی کو نہین جانتے اِس لئے ہم کو چاہیئے کہ ایتلاف[۱] اور بھائی چارہ پر اتفاق کرین اور یہ مقرر کرین کہ جو چیزین حِلّ (یعنی بیرون حرم) کی ہین اُنہین ایسا معظم نہ رکھین جیسی حرم کی چیزون کی تعظیم کیجاتی ہے اس لئے کہ جب ہم یہ اصول مقرر کردینگے تو جو عرب حرم سے باہر کے حِلّ کے ہین وہ ہم سے رتبہ مین کم ہوجائین گے۔

[۱] ایتلاف کے بیان کی طرف اشارہ ہے

Marfat.com

اور کہنے لگے کہ قریش جیسے حل مین معظم ہین ویسے ہی حرم سے محترم ہین۔ اور اسی لئے اُنھون نے عرفہ مین جو حرم سے باہر ہے وقوف اور عرفہ سے افاضہ یعنی لوٹ کر آنا چھوڑ دیا لیکن باوجود اسکے کہ وہ اِس بات کو جانتے اور اِس کے مُقِر تھے کہ یہ باتین مشاعر اور حج دین ابراہیمی سے ہین اور باقی تمام عرب وہان کے وقوف اور وہان سے افاضہ کو مانتے اور اُسپر عمل کرتے تھے۔ اور قریش یہ بھی کہتے تھے کہ ہم اہل حرم ہین اس لئے ہم کسی غیر کی تعظیم نکرینگے اور ہم حمس یعنی دیندار ہین۔ حماسۃ کے معنی تشدّد کے ہین اور وہ دین کے کامون مین بہت تشدّد کرتے تھے اور اُنھون نے جو حق اپنے بچّون کے لئے رکھے تھے وہی حق اُن عورتون کے پیٹ کے بچّون کو دئے تھے جو حل کے عربون کی نسل سے تھین۔ اور اسی ولادت کی وجہ سے کنانہ۔ خزاعہ۔ عامر قبائل بھی اُن مین داخل ہوگئے تھے۔ پھر اُنھون نے اور نئی باتین ایجاد کین کہنے لگے کہ حمس اگر حرم مین ہو تو اُسے پنیر نہ بنانا چاہیئے۔ اور اسی طرح نہ مسکہ سے گھی نکالنا چاہیئے۔ اسی طرح جب تک وہ حرم مین ہون اُنھین بالون کے گھر مین یعنی کمل کے خیمہ وغیرہ مین نہ رہنا چاہیئے۔ اور نہ چمڑون کے گھرون کے سوا کسی مکان کے سایہ مین بیٹھنا چاہیئے۔ اور اُنھون نے ایک یہ نئی بات بھی جاری کردی تھی کہ حل والون کو جب وہ حج یا عمرے کو آئین تو وہ طعام اپنے ساتھ لیکر آئین اُسے حرم مین کھائین اور جب وہ آئین تو طواف بھی حمس کے کپڑون مین کرین۔ اور اگر حمس کے کپڑے نہ ملین تو برہنہ طواف کرین۔ اور اگر کسی سردار کو حالت طواف مین برہنہ ہونے کے سبب سے شرم ہو اور حمس کے کپڑے بھی نہ مل سکین تو وہ اپنے ہی کپڑون مین طواف کرے اور جب طواف سے فارغ ہو تو اُنھین پھینک دے اور پھر اُن کپڑون کو نہ تو وہ خود چھوئے اور نہ کوئی دوسرا شخص چھوئے۔ اور ان کپڑون کا نام لعاب لوگون نے لقی یعنی پھینکا ہوا رکھا تھا ان سب باتون مین لوگون نے اُن کے احکام کو تسلیم کرلیا

Marfat.com

اور جو ارکان اِن لوگون نے مقرر کر دئے وہ اُسی طرح طواف کرنے لگے اور جو طعام کہ وہ حِل سے لاتے اُسے چھوڑ دیتے اور حرم کا طعام مول لیکر جتنے مرد ہوتے وہ کھاتے رہین عورتین وہ اپنے تمام کپڑے اُتار ڈالتین صرف اپنے زیور پہنے رہتین اور ہاتھ پھیلا دیتین پھر طواف کرتین اور کہتی جاتین

شعر

اَلْیَوْمَ یَبْدُ وْ بَعْضُہٗ اَوْ کُلُّہٗ		وَمَا بَدَا مِنْہُ فَلَا اَحِلُّہٗ	

ترجمہ آج بدن تھوڑا یا بہت کھُلجائے تو کھُلجائے کچھ مضایقہ نہین + لیکن جس قدر کھُل جائے اُسے مین نے حلال نہین کر دیا ہے۔

قریش کی شرمناک رسمون کا منسوخ ہونا اور نمازون مین اچھے کپڑے پہننے کا حکم

زمانہ بزبان حال کہہ رہا ہے کہ اے بندو خدا کا شکر کرو اور خاک ادب پر پیشانی نیاز رکھدو وہ نور روشن جو تمام جہان کی اصل ہے اور روز ازل سے جس کی روشنی ساری دنیا کو روشن کر چکی ہے بہت جلد اِس طبقۂ خاک کو پاک کرنے والا ہے کفر کا اندھیرا اور شرمناک واقعات کی ظلمتین جو کسی مصلحت سے دنیا مین چھا گئی تھین کافور ہوا چاہتی ہین۔ طبقۂ خاک کو عالمِ نور بنانیوالا رونق افروز ہوتا ہے ؎

لِلّٰہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست		آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر برون	
؎ شاہ می آید و من فکر نثارے دارم		اندکے صبر کن ایدل بتو کارے دارم	

ارباب روایت اور اصحاب تاریخ پر روشن ہے کہ حضور پرنور سرور عالم وعالمیان محبوب خدا حضرت سیدنا و مولٰنا **محمد مصطفٰے** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے تختۂ عرب پر کیسی دھوان دھار گھٹا کفر و جہالت کی چھائی ہوئی تھی آدمی جنہین **انسان** کہتے ہین وہ حضرات بہائم کی طرح زندگی

Marfat.com

بسر کرتے تھے کعبہ شریف جو اللہ کا گھر ہے اُس کا طواف مرد و عورت برہنہ ہو کر کرتے تھے العیاذ باللہ جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ حضور کی تشریف آوری سے پہلے ازواج کی کوئی حد نہ تھی ہزار دو ہزار جہان تک ہو سکے سب درست تھا۔ باپ کی جوارہی بیٹا بے تکلف عیش کرتا تھا نہ کوئی روکنے والا نہ ٹوکنے والا۔ خونریزی وہ تو کوئی جرم ہی نہ سمجھا جاتا تھا بلکہ بہادری کی ایک شان تھی۔ بت پرستی اُس کا یہ حال تھا کہ اللہ کا گھر یعنی کعبۂ مکرمہ تین سو ساٹھ بتون سے بھرا ہوا تھا اور ان بتون کے سوا اور شہرون مین بے انتہا بت تھے یعنی ہر قوم کا بُت جدا ہر فرقہ کا بت الگ جس آدمی کی اچھی صورت نظر آئی اُسی کو بُت بنا لیا ؎

وہی ہے بُت جسے خالق نے اچھی صورت دی	بتون کی قوم نہین ہی بتون کی ذات نہین

جس عورت کو اچھا دیکھا اُسی کو حُسن کی دیبی مان لیا جس مرد مین کوئی کمال پایا اوتار سمجھ لیا۔ الغرض گھر مین دس آدمی ہین اُن کے دس مذہب بیس آدمی ہین بیس طریقے **اللہ اللہ** اس جہالت کی کوئی انتہا ہے آخر کہان تک **غیرت الٰہی** کو جلال آیا اور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نام **فرمان شاہی** **خاتم الانبیا** ہونے کا جاری فرمایا اور وہ فرمان واجب الایقان **جبریل** علیہ السلام آستانہ نبوت کاشانہ پر لیکر حاضر ہوئے **الحمد للہ** کہ وہی بنائے خلیل جو چند زمانہ کیواسطے بتخانہ بن گئی تھی اُس دلون کے پاک کرنے والے نے حضرت صدیق و حضرت عمر و حضرت عثمان و دیگر اصحاب رسول کے دلون کی طرح پھر اس بنائے مبارک کو پاک کر دیا اور وہ پہلے جیسے توحید کا مقام تھا ویسا ہی ہو گیا اور اب انشا اللہ تعالیٰ قیامت تک ایسا ہی رہیگا پھر اُس بادشاہِ دو جہان جل جلالہ و عم نوالہ نے اپنے محبوب کے واسطے **دار وزارت** اس **ایوان شاہی** سے جدا تجویز فرمایا تاکہ اُس کی شوکت اِس ایوان شاہی سے علیحدہ نظر آئے اور اُس بادشاہ کون و مکان نے محبوب کے مقام کی زینت اپنے گھر سے زیادہ

Marfat.com

کرکے اپنے بندون کو دکھادی باوجودیکہ یہ شاہی مکان ہے مگر شاہ نے مکان محبوب مین
ہی قدم رنجہ فرمایا ؎

کعبہ را دیدم دلم از درد تنہائی گداخت	خانہ آرائے کہ ما را خواند خود مہمان کیست

اس فقیر محمد اکبر کا ایک واقعہ ہے اگرچہ سیاق کتاب سے کچھ دور ہے لیکن میرا دل
مجھ سے کہتا ہے کہ اُسے یہان ضرور درج کردو میرا واقعہ جب یہ فقیر ۱۳۰۰ھ مین آستانہ بوس
بیت مکرم ہوا ہے تو وہ وقت شب کا تھا اور تاریخ ہشتم ذیحجہ شب نہم تھی جس وقت قافلہ
جدہ شریف سے مکہ معظمہ مین داخل ہوا گیارہ بجے رات کا وقت تھا شب ماہ تھی چاندنی نہایت
شفاف تھی بیت مکرم کا لباس سیاہ ہے بیت کے چارون طرف مطاف مین سنگ مرمر کا
گول دائرہ اُسپر حجاج کا طواف کرنا عجب لطف دکھا رہا تھا میرے خیال مین یہ بات گذری کہ
کہ یہ ایک لیلیٰ ہے تمام جہان کے لئے اور یہ سب طواف کرنے والے ہزار در ہزار مجنون
ہین اور لیلیٰ کا سکوت کی حالت مین کھڑا رہنا اور اپنے عشاق کو عام اجازت طواف
کی دیدینا کتنی بلند شان دلبری کی ہے دلبر کا لفظ خاص اسی لیلیٰ کے واسطے ہے
مین بھی اپنے مطوف شیخ غلینم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو سید ہاشم مطوف کے نائب تھے ہمراہ
طواف مین مصروف ہوا اور بیخودی کی حالت مین تھا کہ مطوف صاحب نے سب شوط
تمام ہونے پر میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ واجب الطواف کا دوگانہ مقام پر پڑھ لو اور سعی
صفا مروہ سے فرصت کرکے عرفات کو روانہ ہوجاؤ قافلہ طیار ہے الغرض جب مین عرفات
سے لوٹ کر منا مین آیا اور یہان کے ارکان ادا کرکے پھر مکہ معظمہ مین داخل ہوا تو ایک
روز مین خانہ کعبہ کو دیکھ رہا تھا کہ برہمن کا یہ شعر مجھے یاد آگیا ؎

مرا دلیست بکفر آشنا کہ چندین بار	بہ کعبہ بردم و بازش برہمن آوردم

مین کیا کہون کہ میری کیا حالت ہوگئی تمام بدن لرز گیا رونگٹے بدن کے کھڑے ہوگئے
ہرچند مین اس شعر کو دل سے بھلاتا ہون یہ کافر شعر بھولتا ہی نہین دو روز مین نہایت ہی

Marfat.com

پریشان رہا آخرکار مین نے ایک دن خانہ کعبہ کا پردہ پکڑکر التجا کی کہ پروردگار میرے حافظہ سے یہ شعر جاتا رہے چنانچہ اُسی وقت یہ دوسرا شعر مجھے یاد آگیا جس کے لطف نے پھر یہ شعر مجھے یاد نہ آنے دیا ؎

کعبہ را دیدم دلم از درد تنہائی گداخت		خانہ آرائے کہ مارا خواند خود مہمان کیست

اور یہ دوسرا شعر نظیری کا بھی مجھے ہمیشہ بیت مکرمہ پر نظر کرنے کے وقت یاد آتا تھا اور میرے دل کی تسکین کا سبب ہوتا تھا ؎

ز بعدِ کعبہ نظیری زیارتِ ما کن		کہ دلبرِ نمکین است در مدینۂ ما

المختصر جس زمانہ مین اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے تو اُس وقت قریش کی جہالت کی یہی حالت تھی جو اوپر تحریر ہوئی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام جہالت کی باتون کو منسوخ کردیا اور خود حضرت عرفات سے واپس ہوئے اور حجاج اُنہین کپڑون مین طواف کرنے لگے جو اپنے ساتھ لاتے تھے۔ اور وہی طعام ایام حج مین کھاتے جو حِل سے اپنے ساتھ لاتے تھے اور اللہ تعالیٰ شانہ نے اس کی اجازت دیدی ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ پھر جب عرفات سے چلو تو اُس جگہ سے چلو جہان سے سب لوگ چلتے ہین اور اللہ سے گناہون کی مغفرت چاہو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یہان سب لوگون سے مراد عرب ہین۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم قریش کو کیا ہے کہ عرفات سے چلا کرین۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ شانہ نے اُس لباس اور کھانے کی نسبت جو وہ حِل سے لاتے اور حرم مین اُسے چھوڑ دیتے تھے فرمایا ہے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ط قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ ھِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ

Marfat.com

فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا خَالِصَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ط ترجمہ اے بنی آدم ہر ایک نماز کے وقت لباس وغیرہ سے آپ کو آراستہ کیا کرو۔ اور کھاؤ پیو۔ اور فضول خرچیان نہ کرو کیونکہ خدا فضول خرچ کرنیوالونکو دوست نہین رکھتا۔ اے پیغمبرؐ ان لوگون سے پوچھو کہ اللہ نے جو زینت کے سازو سامان اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزین اپنے بندون کے واسطے پیدا کی ہین اُن کو کس نے حرام کیا ہے۔ یہ تو اس کا جواب کیا دے سکینگے تم ہی ان کو سمجھا دو کہ جو لوگ دنیا کی زندگی مین ایمان لائے ہین قیامت کے دن یہ نعمتین خاصکر اُنہین کو دیجائینگی اس طرح ہم اپنے احکام اُن لوگون کے واسطے جو سمجھ رکھتے ہین تفصیل کے ساتھ بیان کیا کرتے ہین۔

مختصر بیان مطیبین اور احلاف کے حلف اور بنی عبدالدار سے امارت کا بنی عبد مناف مین آنا

قصیٰ نے جو کچھ اپنے بیٹے عبدالدار کو دیا تھا۔ اور حجابت۔ سقایت۔ رفادت۔ ندوۃ۔ لوا بھی اُسے عطا کیا تھا اُس کا مفصل حال کتابون مین ہے۔ پھر ہاشم۔ عبدشمس۔ مطلب نوفل بنی عبد مناف بن قصیٰ نے اپنی شرافت اور فضیلت کی وجہ سے اپنی ذات کو بنی عبدالدار سے زیادہ تر ان باتون کا مستحق سمجھا اور چاہا کہ یہ کام اُن سے لے لین اس پر قریش جُدا جُدا فریق ہو گئے ایک گروہ تو بنی عبد مناف کا طرفدار ہو گیا اور ایک جماعت بنی عبدالدار کی سی کہنے لگی اور کہنے لگے کہ جو چیزین قصیٰ نے اُنہین دی ہین اُن سے اُن کا لینا مناسب نہین ہے یہ کہنا اُن کا اِس لئے تھا کہ وہ قصیٰ کی فضیلت کے معترف تھے تیمناً اُس کے حکم کو مانتے تھے اور اُس کے احکام کو شریعت سمجھتے تھے اور اس وقت بنی عبد مناف کے امور کا منتظم عبدشمس تھا اس لئے کہ وہ سب مین بڑا تھا اور ان کے

Marfat.com

مقابلہ مین بنی عبدالدار کی طرف سے جو آیا وہ عامر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار تھا پھر بنی اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ - اور بنی زہرہ بن کلاب اور بنی تمیم بن مرہ - اور بنی حارث بن فہر بن مالک بن النضر بنی عبدمناف کے ساتھ ہوگئے - اور بنی مخزوم اور بنی سہم اور بنی جمح اور بنی عدی بن کعب بنی عبدالدار کے طرفدار بن گئے - اور عامر بن لوی اور محارب ابن فہر الگ ہوگئے کسی فریق سے نہ ملے - اب ہر فریق نے آپسمین اقرار کیا کہ جو کام کرینگے وہ باخود ہا کے اتفاق سے کرینگے یہ نہ ہوگا کہ کوئی کسی کو چھوڑ کر الگ ہو جائے اور اس بات پر ہر شخص نے حلف اُٹھایا - بنی عبدمناف بن قصیٰ نے اس طرح حلف کیا کہ ایک بڑا پیالہ طیب یعنی خوشبو سے بھرا جسے ایک عورت اُن کے واسطے لائی تھی پھر اُس پیالہ کو مسجد مین لاکر رکھا اور اپنے ہاتھ اُس مین ڈبوئے اور باہم عہد و پیمان کیا اور اس عہد و پیمان کے استحکام کے لئے کعبہ شریف کو جاکر مس کیا یعنی اُسے چھوکر قسم کھائی اس طرح کا معاہدہ کرنے والے مُطیبین یعنی خوشبو والے کہلائے - اور اُدھر بنی عبدالدار نے اور اُن کے ساتھی قبائل نے کعبہ کے پاس جاکر آپس مین عہد و پیمان کیا کہ کوئی کسی کو چھوڑ کر الگ نہ ہو جائے اور اس بات پر سب نے حلف کیا لہذا یہ اَحلاف یعنی حلف والے کہلائے جب یہ دونون فریق اپنے اپنے عہد و پیمان آپس مین کر چکے تو دونون فریق لڑائی کے لئے میدان مین آگئے اور صف بندی ہوگئی مگر دونون طرف کے دانشمندون نے آپسمین مشورہ کرکے صلح کی گفتگو شروع کی اور یہ بات قرار پائی کہ سقایت اور رفادت بنی عبدمناف کو دیجائے اور حجابت اور لوا اور ندوہ بنی عبدالدار مین رہے پھر اسی بات پر صلح ہوگئی دونون فریق کے دانشمندانہ کارروائی نے سیکڑون آدمیون کی جانین بچالین لیکن جن لوگون نے جن سے حلف کرلیا تھا وہ اسلام کی اشاعت تک اُنہین کے طرفدار رہے پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جاہلیت مین جو حلف کیا گیا اسلام نے اُسے اَور مستحکم کردیا اور اسلام مین اس طرح کا حلف

Marfat.com

کوئی شے نہین پھر سقایت اور رفادت کا کام **ہاشم بن عبد مناف** کے سپرد کیا گیا
اگرچہ عبد شمس بھائیون مین بڑا تھا مگر وہ اکثر سفر مین رہتا تھا اور قلیل المال وکثیر العیال
تھا اور ہاشم مالدار تھے لہذا اس خدمت کے لایق یہی سمجھے گئے اور اصل تو یہ تھی کہ
حضور پرنور اسی طرف جلوہ گر ہونے والے تھے اللھم صل علی محمد وآلہ علی
قدر حسنہ وجمالہ

ولادت باسعادت حضور پرنور فخر عالم وعالمیان باعث
تخلیق کون ومکان حضرت سیدنا ومولٰنا محمد مصطفٰی
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
حضرت حافظ رحمۃ اللہ علیہ

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے مے آید — کہ ز انفاسِ خوشش بوے کسے می آید
کس ندانست کہ آرامگہِ یار کجاست — این قدر ہست کہ بانگِ جرسے می آید
از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوست — زدہ ام فالے و فریاد رسے می آید
ز آتشِ وادی ایمن نہ منم خرم و بس — موسیٰ اینجا بامیدِ قبسے مے آید
ہیچ کس نیست کہ در کوے تو اش کارے نیست — ہر کس اینجا بامید ہوسے مے آید
جرعۂ دہ کہ بہ میخانۂ ارباب کرم — ہر حریفے ز پئے ملتمسے مے آید
خبرِ بلبلِ این باغ بپرسید کہ من — نالۂ می شنوم کز قفسے می آید
دوست را گر سرِ پرسیدنِ بیمار غم است — گو بیا خوش کہ ہنوز ش نفسے می آید
یار دارد سرِ صیدِ دلِ حافظ یاران — شاہبازے بشکارِ مگسے مے آید

حضور پرنور کی آمد آمد کا شور از فقیر محمد اکبر ابو العلائی مولف کتاب ہذا

آمد آمد ہے رسول اللہ کی — آمد آمد ہے شہِ ذی جاہ کی

58905

Marfat.com

آمد آمد حق کے پیغمبر کی ہے — آمد آمد شافعِ محشر کی ہے
آمد آمد مالکِ کوثر کی ہے — آمد آمد دین کے سرور کی ہے
آتے ہین دنیا مین ختم المرسلین — ہوگئی روشن ابھی سے یہ زمین
آتے ہین حضرت شفیع المذنبین — نا اُمیدی عاصیون کو اب نہین
آتے ہین دنیا مین خالق کے حبیب — ہین یہ بیمارانِ اُلفت کے طبیب
دن پھرے دنیا کے آتے ہین حضور — آپ ہی کے نور کا ہے یہ ظہور
آپ ہی کے نور کی یہ شان ہے — آپ ہی کا نور سب کی جان ہے
آپ ہی کا نور مہر و ماہ ہین — آپ ہین جو خاص ظلّ اللہ ہین
باعثِ کون و مکان ہین آپ ہی — حق تو یہ ہے جانِ جان ہین آپ ہی
یہ زمین مدت سے تھی مُردہ پڑی — آپ کی آمد کو سُن کر جی گئی
یہ زمین جیسی کہ تھی اب وہ نہین — عرش کہتا ہے کہ مین ہو تا زمین
آپ کی آمد ہے بخشش کی خبر — آپ ہی کا ہے لقب خیر البشر
ہین ابھی سے بخششین حضرت کی عام — تذکرہ اب تو اسی کا ہے تمام
شور ہے عالم مین اب ایثار کا — جو ہے وابستہ ہے اس سرکار کا
ہات خالی اور سب کچھ ہات مین — جان ڈالی آپ نے خیرات مین
سر فلک کا آپ نے اونچا کیا — آپ کا مرکب جب اُسپر چڑھ گیا
عرش کو بخشی بزرگی آپ نے — خلد کو بھی تازگی دی آپ نے
نام ہے مشہور جس کا سلسبیل — آپ ہی کے فیض کی ہے وہ سبیل
آپ کی تشریف آئی جس گھڑی — بت پرستون پر بڑی آفت پڑی
بت کدہ تھا کعبہ مسجد ہو گیا — ابرِ رحمت آکر اُس کو دھو گیا
ہاتھ ہر بُت کا نون پر دھرنے لگا — یعنی دم توحید کا بھرنے لگا

Marfat.com

یہ نجاست سے بتون کی پاک ہے
کعبہ اب قبلہ تہِ افلاک ہے

شانِ حق ظاہر ہوئی باطل گیا
ڈھونڈنے والون کو خالق مل گیا

ہر طرف ہے **اللہ اللہ** کی پکار
ہے بتون کا ہر پجاری سوگوار

بُت پڑے ہین اور کافر ہین کھڑے
کہہ رہے ہین دل مین یہ کیون گر پڑے

جوش زمزم کو ہے یہ غل ہے مچا
مرحبا یا مرحبا یا مرحبا

اللہ اللہ سنگ اسود کی چمک
روشنی پہونچی ہے اُسکی عرش تک

اتنا بالیدہ خوشی سے ہے مقام
اُس نے کرسی عرش کی لی جا کے تھام

رکن شامی و عراقی کی صفا
بخششی ہے اور آنکھون کو جِلا

دل مین یہ نقشہ محبت کا جما
مل گیا **مروہ** سے خوش ہو کر صفا

چل پڑا **مُزدلفہ** کی جانب منا
اور وہ **میدان** (یعنی عرفات) **حج** سے مل گیا

مل کے سب آتے ہین **کعبہ** کی طرف
ہے جہان **اصحاب** پیغمبر کی صف

کعبہ کو اب دیکھئے کیا شان ہے
بتکدہ تھا مطلعِ ایمان ہے

ہے لباس اُس کا پیمبر کی عبا
اتنی نیچی اور کیسی خوش نما

کیون نہ پہنے یہ لباس احترام
ہے اسی کا نام تو **بیت الحرام**

یہ سیاہی پتلیون کا نور ہے
گرد اِس کے سامنے کافور ہے

مکۂ اقدس ہوا **تاج البلاد**
اب ہین آباد اسمین خالق کے عباد

اب یہان **اللہ اکبر** کا ہے شور
بھاگا ہر بت اسطرح جسطرح چور

چھوڑ اکبر ہند کو کعبہ کو چل
یہ ہے **دار الحرب** اب اس سے نکل

پاک ہو کر کعبہ سے بستر اُٹھا
پھر مدینہ کا پکڑ لے راستا

Marfat.com

ولادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت کی تاریخ اور مکان

قیس بن مخرمہ اور قتاث ابن اشیم اور ابن عباس اور اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ فیل ہی کے سال مین پیدا ہوئے ہین ابن الکلبی کہتا ہے کہ عبداللہ ابن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کسریٰ نوشیروان کے چوبیسوین سال جلوس مین اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بیالیسوین سال جلوس مین پیدا ہوئے ہین۔ اور جب کسریٰ پرویز ابن کسریٰ ہرمز ابن کسریٰ نوشیروان کی حکومت کو بائیسوان سال تھا تو حضور پرنور کو اللہ تعالیٰ شانہ نے خلعت نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اسی پرویز کی حکومت کے بتیسوین سال حضرتؐ کی ہجرت مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہوئی ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے روز بارھوین ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ اور ولادت آپ کی اُس مکان مین ہوئی جسے **دار ابن یوسف** کہتے ہین۔ یہ مکان رسولؐ اللہ نے عقیل ابن ابی طالب کو دیدیا تھا اور وہ اپنی وفات تک اُسی مکان مین رہے اُن کے بعد اُن کے بیٹون نے محمد ابن یوسف حجاج کے بھائی کے ہاتھ اُس مکان کو بیچ ڈالا اور اُس نے وہان گھر بنایا جو دار ابن یوسف کے نام سے مشہور ہے اور اُس مکان کو بھی اُس نے اپنے گھر مین داخل کرلیا پھر جب خیزران کا زمانہ آیا تو اُس نے اُس مکان کو اُس کے گھر سے نکال لیا اور وہان مسجد نماز پڑھنے کے لئے بنادی۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ دہم ربیع الاول کو حضورؐ پرنور کی ولادت ہوئی اور ایک روایت مین دوسری ربیع الاوّل بیان کی گئی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

وقت ولادت اور ایام حمل کے عجائبات

روایت ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ بی بی آمنہ بنت وہب رسولؐ اللہ کی والدہ ماجدہ

Marfat.com

بیان کرتی ہین کہ جب رسول اللہ میرے پیٹ مین تھے تو مین نے ایک خواب دیکھا کہ کسی نے مجھ سے کہا کہ اے آمنہ جو تیرے پیٹ مین ہین وہ اِس وقت کے سید یعنی سردار ہین جب وہ تیرے پیٹ سے زمین پر آئین تو کہنا کہ خدائے واحد کے حوالہ وہ اُنہین ہر حاسد کی شر سے بچائیگا اور اُن کا نام محمدؐ رکھنا۔ کہتے ہین کہ حضرت بی بی آمنہ خاتون نے اپنے ایام حمل مین دیکھا کہ اُن سے ایک نور نکلا اور اُس سے بُصریٰ کے محلات جو شام کے ملک کا ایک شہر ہے روشن ہوگئے اور اُنہین نظر آئے۔ یہان تک تاریخی واقعات تھے جو تحریر ہوئے۔ اب وہ روایتین لکھی جاتی ہین جن کا ماخذ احادیث شریف ہے اور ثقہ لوگ اس کے راوی ہین ؎

ستارۂ بدر خشید و میر مجلس شد	دلِ رمیدۂ مارا انیس و مونس شد

بیان نور شریف

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اور حضرت مولٰنا مفتی محمد عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی اپنی تصنیفات مین تحریر فرماتے ہین کہ حدیث صحیح مین وارد ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی سب سے اوّل جو چیز اللہ تعالےٰ شانہ نے پیدا کی وہ میرا نور تھا۔ کتب اخبار مین وارد ہے کہ اللہ تعالےٰ شانہ سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا کر کے سارے عالم کو آپ کے نور سے جلوۂ ظہور مین لایا۔ آسمان و زمین چاند۔ سورج اور سب ستارے اور انبیا و اولیا اُسی مبارک نور کے پرتو سے ہین۔ اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سب کا منشا ہے **حدیث** مین آیا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مین اُس وقت پیغمبر تھا کہ آدمؑ پانی اور مٹی مین تھے۔ اس حدیث کا مطلب محدثین نے یہ سمجھا ہے اور اُنہین کا سمجھنا ٹھیک ہے کہ خدائے تعالےٰ شانہ نے سب سے پہلے پیغمبری حضور پُر نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت کی اگرچہ حسب مصلحت خداوندی ظہور آپ کا اِس عالم مین

Marfat.com

سب کے بعد ہوا۔ ارادۂ ازلی یون تھا کہ آپ اور ادیان کے بعض احکام کے ناسخ ہون
اور آپ کے احکام تا بقیام قیامت جاری رہین اسکا کوئی منسوخ کرنے والا نہ ہو۔
بعد پیدائش آسمان وزمین وغیرہ جب خدائے تعالیٰ کو منظور ہوا کہ زمین کو
آباد کرے تو پہلے اسمین ایک آتشی خلقت بسائی جسے بنی جان کہتے ہین یعنی **جن** اور اُسے
پروردگار تعالیٰ شانہٗ نے آگ کے شعلہ سے جسے مارج کہتے ہین پیدا کیا جیساکہ سورۂ رحمان
مین وارد ہوا ہے خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ○ ترجمہ پیدا کیا جان کو آگ
کے شعلہ سے۔
فائدہ۔ مارج آگ کے اُس شعلہ کو کہتے ہین جو دھوین سے صاف ہوتا ہے۔ اور بعض کا
قول ہے کہ مارج اُس آگ سے مراد ہے جو سرخ اور سبز اور زرد شعلون سے ملی ہوتی ہے
آگ کی تیزی اور بلندی کے بعد **فتوحات** کے دوسرے سفر کے نوین باب مین مذکور ہے
کہ مارج آگ ہے ہوا سے ملی ہوئی کہ اُس کو ہوائے مشتعل یعنی لُو کہتے ہین پس جان مخلوق ہے
دو عنصر سے یعنی آتش وباد سے اور آدم علیہ السلام بھی پیدا ہوے **دو عنصر** سے
یعنی خاک وآب سے جب آب وخاک مختلط ہوتے ہین تو اُس کو **طین** کہتے ہین اور جب
آتش وباد کا امتزاج ہوتا ہے تو اُسے مارج کہتے ہین۔ جس طرح رحم مادر مین آب منی کے
پہونچنے سے آدمی کی نسل بڑھتی ہے اسی طرح رحم مین ہوا کے جانے سے جن کی نسل کی
ترقی ہوتی ہے اور آدم وجان کی پیدائش مین ساٹھ ہزار برس کی مدت کا فاصلہ تھا الغرض
جب قوم جان نے دنیا مین فساد برپا کئے اور آپسمین قتل وغیرہ کے واقعات کرنے شروع
کئے تو ابلیس نے جو اُس وقت ملائکہ کی صف مین تھا بحکم خدائے پاک اس قوم کو اس
دنیا سے جسپر اب ہم بستے ہین نکالکر اور کسی دنیا مین کہ جسے ہم نہین جانتے ہین بسا دیا اور
اس دنیا کی بادشاہی حضرت آدم علیہ السلام کو دیگئی اور آپ کی پیدائش کا آوازہ کون و
مکان مین گونجنے لگا وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ○

Marfat.com

ملائکہ تو بنی جان کی نافرمانیان زمین پر دیکھ ہی چکے تھے اپنا قیاس ظاہر کر دیا قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ۔ جماعت کی جماعت فرشتون کی گھبرا کر بول اُٹھی کہ پروردگار کیا تو زمین پر ایسے قوم کو خلیفہ کریگا جو فساد کرینگے اور خونریزیان کرینگے حکم پروردگار تعالےٰ شانہ پہونچا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اے میرے ملائکہ بیشک مین نے تم کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور تم عبادت ہی کے سزاوار ہو مگر یہ خلیفہ میرا کچھ اور ہی ہے جس کام کے واسطے وہ خلیفہ پیدا ہوگا اور جب تم اُس کے نتائج پر نظر کروگے تو سمجھوگے کہ یہ اعتراض ہمارا اُس وقت دخل در معقولات تھا حافظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنام مِن دیوانہ زدند

اور ایک اُردو زبان کے شاعر فرماتے ہین قدیم بندش قدیم زبان ہے مگر مضمون موتیون مین تولنے کے قابل ہے ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو	ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیان

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

کہان فلک کو یہ دست قدرت کہان زمین مین یہ تاب و طاقت	
ہمین اُٹھائینگے بار اُلفت کہ ناز اُن کے اُٹھا چکے ہین	

الغرض جب اللہ تعالےٰ شانہ نے فرمایا کہ ہم ایک امانت پیش کرتے ہین ہے کوئی اس کا اُٹھانے والا۔ آسمان و زمین اور پہاڑ سب لرز گئے اور کانپ اُٹھے اور سب نے انکار کیا۔ یہ انکار خوف اور دہشت کے سبب سے تھا نافرمانی کی وجہ سے نہ تھا مگر آدم نے اپنے خالق و مالک کی مدد پر بھروسا کر کے تمام کائنات کو مخاطب کیا اور بزبان حال کہا موافق ؎

رکھا ہوا ہے سامنے پشتارۂ الفت	میدان مین چرخ آئے سکت ہو تو اُٹھالے

تجابہ دی الحمد للہ والشکر للہ فقط

Marfat.com

اللہ کا نام لیکر اُس بار عظیم الشان کو اُٹھا ہی لیا الحمد للہ والشکر للہ + بس پھر کیا تھا آدم علیہ السلام ہمہ تن نور ہو گئے اور پیشانی آدم علیہ السلام پر ایک دائرہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہلال کی مانند چمکنے لگا اب خلافت کی مہر اور طغرائے فرمان شاہی تو خلیفۃ اللہ کی جبین سعادت و شرافت آگین پر لگا دی اور اس طرح لگائی گئی کہ کسی کو پوچھنے کی ضرورت نہ ہو صورت مبارک کا نظارہ ہوا اور دیکھنے والے نے سمجھ لیا کہ یہ خلیفۃ اللہ ہین مگر اُس کے خلیفہ کے لئے جو عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر ہے ایسے وسیع علم کی ضرورت ہے کہ جو ملائکہ کے علم پر غالب آئے اب اُس دانائے آشکارا و نہان نے دروازہ علم لدن کا آدم علیہ السلام پر کھول دیا اور علم اسما بتمامہ تعلیم فرما دیا وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ترجمہ سکھا دئے اللہ تعالےٰ شانہ نے آدم علیہ السلام کو نام جملہ مخلوقات کے اور اُن چیزون کو پیش کیا ملائکہ کے سامنے اور ارشاد ہوا کہ بتاؤ ان کے نام اگر تم اپنے دعوے مین سچے ہو پھر سوائے معذرت کے اور کیا جواب ہو سکتا تھا مالک کے حضور مین اس سے زیادہ مہذب جواب اور نہ تھا آخر فرشتے ہی تھے قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ وہ تو معذرت کر کے سبکدوش ہو گئے اب مستخلف اپنے خلیفہ کو اُس کے علم کی سند عطا فرماتا ہے قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ پس خلیفۃ اللہ نے شرف کامیابی حاصل کر لیا اور ان لفظون سے شاہ باش کے سزاوار ہوے جیسے اساتذہ کامیاب شدہ شاگردون کی پیٹھ ٹھونکتے ہین اور تعریف و تحسین کرتے ہین اور انعام دیتے ہین فرماتا ہے پروردگار تعالےٰ شانہ ملائکہ کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ

Marfat.com

تَكْتُمُوْنَ ○ ترجمہ کیا مین نے تم سے نہ کہا تھا کہ مجھ کو سب حالات زمین و آسمان کے معلوم ہین اور وہ بھی معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو۔

اب حضرت خلیفۃ اللہ کے لئے وہ وقت آیا کہ جملہ مخلوقات سے اُس کی عظمت و بزرگی کا عہد لیا جاے تاکہ کسی وقت کسی کو اُس کی فرمان برداری سے انحراف نہ ہو اور اسی وقت دوست دشمن کا حال معلوم ہو جاے پروردگار تعالےٰ شانہ اپنے بندون کو عموماً اور اپنے برگزیدہ حبیب اور بندے اور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت مرحومہ کو خصوصاً مخاطب فرما کر محبت کے لہجہ مین بیان فرماتا ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ کہ تم ہوشیار ہو جاؤ اور سمجھ لو کہ تمھاری رعایا مین سے تمہارے فرمان بردارون کی بہت بڑی جماعت ہے اور اُس جماعت مین بڑے بڑے مقرب ارکان ہین لیکن ایک مفسد مین مادۂ شرارت بھی ہے اُس کے فریب مین نہ آنا ترجمہ اور جب کہا ہم نے فرشتون کو کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدے مین گر پڑے مگر ابلیس نے قبول نہ کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا کافرون مین سے۔ **فرمان بردار** بندہ وہ ہے جو مالک کے حکم کو مانے اور اگر کوئی حکم آقا کا بندے کے مزاج کے خلاف ہو اور اُس کی مصلحت سمجھ مین نہ آئے تو طریقہ ادب یہ ہے کہ پہلے حکم بجا لائے پھر موقع وقت دیکھتا رہے جب مالک کے مزاج کو خوش پاوے تو اُس حکم کی مصلحت دریافت کرے پہلے ہی سے اپنے قیاس کو دخل نہ دے جیسا کہ اُس بے شعور نے عرض کیا خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔

خالق کی جتنی مخلوقات ہے سب اُسی کی پیدا کی ہوئی ہے جیسے ایک باپ کے دس بیٹے ولدیت مین سب کی ایک حیثیت ہے باپ جس بیٹے کو چاہے اپنا جانشین کرے کسی بیٹے کو باپ پر اعتراض کا حق نہین اور کوئی بیٹا باپ کے انتخاب کردہ بیٹے کے

Marfat.com

مقابلہ مین آپ کو پیش نہین کرسکتا۔ یہی ادب پیرانِ طریقت نے اپنے دست گرفتہ کے واسطے مقرر کیا ہے وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان۔

اب آدم علیہ السلام وہان بھیجے جاتے ہین جہان کے واسطے پیدا کئے گئے ہین اور وہ امانت جس کے متحمل ہین واسطہ بواسطہ پہونچاتا ہے اور اُس مقام کا راستہ جنت ہوکر ہے پروردگار تعالیٰ شانہ اپنے بندون سے پیار کی باتین کرتا ہے اور اُن کے ابوالآبا کی حکایت سناتا ہے کہ ہم نے تمہارے دادا کو تمہارے ظہور کے لئے اس طرح سے اور اس راستہ سے بھیجا ہے اور اگر تم ہماری فرمان برداری کروگے تو ہم تم کو اپنے پاس اسی راستہ سے بُلائینگے تم کو یاد رہے کہ اگر تم ہمارے پاس آنے کے قابل ہوئے تو بہشت وجنت وفردوس یہ سب تمہاری منزلین ہین اگر اس کی سیر مین اٹک رہے تو وہین رہ گئے اور اگر تمہاری ہمت نے تمھین آگے بڑھا دیا تو پھر ہمارے پاس آجاؤگے وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ترجمہ اور ہم نے اے آدم تو اور تیری عورت دونون جنت مین رہو اور کھاؤ اُس مین سے محظوظ ہوکر جس جگہ چاہو اور اس درخت کے پاس تم دونون نہ جانا اور اگر ایسا کروگے تو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہوجاؤگے یعنی سیکڑون مشکلون مین گرفتار ہوجاؤگے اور جنت بھی تم سے چھوٹ جائیگی مگر شیطان نے اُن کے قدم پھسلا دیئے آخر جنت چھوٹی اور زمین پر دونون کو آنا پڑا۔ **آدم علیہ السلام** اپنی نافرمانی پر بہت روئے چالیس روز تک کھانا نہین کھایا اور دو سو برس کی مدت رونے کی ہے اور سو برس تک حضرت حوا علیہا السلام سے مخاطبت نہین فرمائی۔ پھر اللہ تعالےٰ شانہ نے آپ کو حج کا حکم دیا جس کا مفصل ذکر حضرت آدم علیہ السلام کے تذکرے مین گذر چکا ہے

Marfat.com

اور استغفار کے یہ چند کلمے تعلیم فرمائے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۔ اے رب ہمارے ہم نے ظلم کیا اپنے نفس پر اگر تو ہماری خطا کو معاف نہ کریگا اور رحم نہ فرمائیگا تو ہم بالکل تباہ و برباد ہو جائینگے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے اُنکی ذریت کا اخراج اور اُن سے میثاق لینا

حضرت سعید ابن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے ذُریت آدمؑ سے عرفہ کے مقام نعمان مین میثاق لیا جس قدر اُن کی ذریت قیامت تک پیدا ہو گی اُن سب کو آدم کی پشت سے نکالا اور اُن کے سامنے سب کو ریگ بیابان کے ذرون کی طرح پھیلا دیا پھر اُن سے سوال کیا قال اللہ تعالیٰ شانہٗ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ ۔ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ فَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ ترجمہ کیا مین تمھارا پروردگار نہین ہون سب بولے ہان ہم اِس بات کے گواہ ہین اور یہ اس غرض سے کیا کہ ایسا نہ ہو کہین قیامت کے دن تم کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر ہی رہے یا کہنے لگو کہ شرک ابتدا مین تو ہمارے بڑون ہین نے کیا اور ہم اُن کی اولاد تھے۔ اُن کے بعد دنیا مین آئے جیسا بڑون کو دیکھا ویسا ہی ہم بھی کرنے لگے تو اے خدائے رحیم کیا تو اُن لوگون کے جرم کی پاداش مین ہلاک کئے دیتا ہے۔ پہلی غلطی تو اُنکی تھی ہم تو اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والے تھے اور ابن عباس سے بھی روایت آئی ہے کہ اللہ تعالےٰ شانہٗ نے اُن سے موضع وحنا مین میثاق لیا۔ الغرض اب بعد عفو تقصیر

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام کو اطمینان ہوا اور کاروبار مین مشغول ہوے سیاق کتاب سے
یہی ظاہر ہے کہ پہلا فرزند آدم علیہ السلام کا قابیل تھا اور دوسرا ہابیل جو بھائی کے ہاتھ
سے قتل ہوا تیسرے فرزند آپ کے **حضرت شیثؑ** ہین اور اُن کی ولادت اُسوقت
ہوئی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر دوسو پینتیس ۲۳۵ برس کی ہوئی تھی اور ہابیل
کے قتل کو پانچ برس گذر گئے تھے اور کہتے ہین کہ حضرت شیث تنہا پیدا ہوئے اور شیث
کے معنی اللہ کی بخشش کے ہین اور یہی حضرت آدم کے وصی ہین جب حضرت آدم کی
وفات کا وقت آیا تو حضرت آدم نے شیث کو اپنا ولی عہد کیا اور انہین دن رات
کی ساعتین بتائین اور ہر ساعت مین جو عبادت خلوت مین کرتے ہین تعلیم کین اور
طوفان نوح کی بھی خبر دی اللہ تعالے شانہ نے اُن پر پچاس صحیفے نازل کیے اب
جتنے آدمی دنیا مین ہین سب کا نسب حضرت شیث علیہ السلام ہی سے ملتا ہے اور
آپ ہی نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے امانت دار تھے حضرت آدم علیہ السلام
کے بعد کہتے ہین کہ جب حضرت شیث بیمار ہوے آپ نے حضرت انوش اپنے فرزند
کو وصی اپنا کیا اور وفات فرمائی اور اپنے پدر بزرگوار کے پاس غار ابوقبیس مین مدفون
ہوئے جسے غار الکبیر کہتے ہین حضرت شیث علیہ السلام کی عمر نوسو بارہ ۹۱۲ برس کی تھی
آپ کے بعد آپ کے فرزند حضرت **انوش** وصی اور امانت دار نور محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہوے الغرض یہ انوش اُس وقت پیدا ہوئے تھے کہ جب
حضرت شیث علیہ السلام کی عمر کے چھ سو پانچ ۶۰۵ برس گذر چکے تھے اور انوش کی کل
عمر سات سو پانچ ۷۰۵ برس کی ہوئی یہ قول توریت والون کا ہے اور انوش نے اپنے
بیٹے قینان کو جو نعمہ بنت شیث کے بطن سے پیدا ہوا تھا وصی کیا اور قینان نے
اپنی آخر عمر مین اپنے فرزند مہلائیل کو اپنا وصی کیا اور مہلائیل نے اپنے بیٹے یرد کو
جسے یارد بھی کہتے ہین وصی کیا اور یرد کے وصی خنوخ یعنی حضرت ادریس نبی ہین

Marfat.com

المختصر نور پاک حضور پرنور مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام تک آیا اور آپ کے بعد اس کے امانت دار حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہوے تا اینکہ خواجہ عبدالمطلب کی پیشانی پر چمکا خواجہ کے فرزندون مین حضرت خواجہ عبداللہ حضور کے پدر بزرگوار کی جبین فیض آگین اس نور مبارک سے منور ہوے۔

حضور پرنور کا نسب نامہ

حضرت کا نسب نامہ عدنان تک بلا اختلاف ثابت ہے صحیح روایتون سے ثابت ہے کہ آپ جب نسب اپنا بیان فرماتے تو عدنان تک جب پہونچتے تو سکوت فرماتے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے کہ مین عدنان تک پہونچ کر سکوت کرتا ہون کہ اس کے آگے مین نہین جانتا اور ابن مسعود سہیلی نے کہا ہے جھوٹے ہین جو عدنان سے آگے بڑھتے ہین اہل سیر و تواریخ اسپر متفق ہین کہ حضرت اسمٰعیل و ابراہیم اور نوح اور ادریس اور شیث علیہم السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین داخل ہین سنن بیہقی مین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نسب مین سفاح جاہلیت کو دخل نہین — اور امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے اور میرے والدین تک میرے سلسلۂ نسب مین ہرگز سفاح جاہلیت کا لگاؤ نہین ہے۔ اور والدہ ماجدہ حضور کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرّہ تھین۔

نسب نامۂ حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت محمد مصطفےٰ ابوالقاسم بن عبداللہ بن عبدالمطلب الحمد ابوالحارث عبدالمطلب ابن عمرو الملقب بہ ہاشم ابن مغیرہ عبدالمناف بفتح المیم المکنیٰ بابی عبدالشمس ویقال لہ القمر ایضاً لکثرۃ الحسن والجمال بن قصیّ بضم القاف و فتح الصاد المہملۃ و تشدید التحتانیۃ بصیغۃ التصغیر ویقال لہ زید

Marfat.com

ویزید ویلقب بالجمع بن[۸] کِلاب بکسر الکاف العزلی واسمہٗ حکیم اَوعروہ بن[۹] مُرّہ بضم المیم وتشدید الراے المہملہ بن[۱۰] کعب بفتح الکاف وسکون العین المہملہ بن[۱۱] لُوَیّ بضم اللام وفتح الواو وتشدید التحتانیہ بن[۱۲] غالب بفتح الغین المعجمہ کسر اللام بن[۱۳] فِہر بکسر الفا وسکون الہا ملقب بقریشٍ عند البعض بن[۱۴] مالک بن[۱۵] نضر بفتح النون وسکون الضاد المعجمہ ملقب بقریش عند البعض بن[۱۶] کِنانہ بکسر الکاف وفتح النونین لقبہٗ قریش عند البعض بنِ[۱۷] خُزَیمہ بضم الخاء المعجمہ وفتح الزاء المنقوطہ علیٰ صیغۃ التصغیر بن[۱۸] مُدرِکہ بضم المیم وسکون الدال وکسر الراے المہملہ علی صیغہ اسم الفاعل مِنَ الاِدراک اسمہٗ عامرٌ اوعمرٌ بن[۱۹] الیاس بکسر الہمزۃ علی قول ابن الانباری وفتحہا عند البعض اشتق من الیاس ضد الرجا والہمزۃ للوصل ہو قول القاسم ابن الثابت والسہیلی بن[۲۰] مُضَرٌ بضم المیم وفتح الضاد المعجمہ بن[۲۱] نِزار بکسر النون وفتح الزاے معجمہ المکنی بابی زمعہ وابی ایاد بن[۲۲] مُعَدٌ بضم المیم وفتح العین المہملہ۔ وبفتح المیم وسکون المہملہ وتشدید الدال کذا فی الکرمانی بن[۲۳] عدنان بفتح العین المہملہ وسکون الدال کذا فی الوان الادب۔

یہان تک توسب کا اتفاق ہے بعدا سکے حضرت آدم علیہ السلام تک بہت اختلاف ہے لہذا اب آگے کے واسطے سکوت ہی بہتر ہے۔

فائدہ۔ عدنان سردار قوم تھے اشہر اولاد آپ کی مُعَدٌ تھے مُعَدٌ کے معنی تمر تازہ کُنیت ابوقضاعہ اور اشہر اولاد اسکی۔ قضاعہ۔ آباد۔ نِزار۔ **آثار النبوۃ** مین ہے کہ نِزار مشتق ہے نِزر سے جس کے معنی اندک کے ہین انکی پیشانی پر نور **محمدی** چمکا تو مُعَدٌ خوش ہوے اور فقرا اور مساکین کو کھانا کھلایا اور کپڑے پہنائے اور کہا کہ جو کچھ اِس مولود کی خوشی مین صرف کیا جاے وہ قلیل ہے یہ وجہ تسمیہ نزار کی ہے اور نِزار کی اولاد مین مشہور تر اور لایق تر مُضَرٌ تھے کہ شریعت ابراہیمی نے انکے سبب سے رونق پکڑی اول شتر کا فدیہ خانۂ کعبہ کے واسطے مُضَرٌ ہی نے جاری کیا

Marfat.com

اُن کے فرزند **الیاس** ہوے باپ مان کی آنکھین بعد زمانہ یاس کے ان کے جمال سے روشن ہوئین لہذا سُمّیَ بالیاس۔ اور صحیح یہ ہے کہ ہدیہ کعبہ کو اونٹ پہلے الیاس ہی نے بھیجے تھے یہ بھی مُتّبع و مُرَوِّج شریعت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ اور الیاس کی اولاد مشہورہ مین مُدرِکہ ہین آپ نے اپنے آبا و اجداد کی بزرگی و شرافت بوجہ کمال حاصل کی ولہذا سُمّیَ ہے اور ہا ہوز مدرکہ مین بنابر مبالغہ ہے کما ہُوَ مُتعارِفٌ فی العرب۔ اور اُن سے **خُزَیمہ** ہوئے یہ بھی سردار قوم تھے اور مُتّبِع ملت حنفیہ کے تھے ان سے کِنانہ ہوئے موصوف بصفات حسنہ خصوصاً صفت سخاوت اور وسعتِ اخلاق اس درجہ تھی کہ اوقات تنگدستی مین بھی بذل و ایثار مین دریغ نہ کرتے تھے آخر زمانہ حیات مین آپ نے اپنی اولاد کو بہت سی وصیتین کین ازانجملہ یہ بھی تاکید کی کہ یہ نور جو مُعَدْ کی پیشانی پر چمکا تھا اور سلسلہ بہ سلسلہ مجھ تک پہونچا ہے میری اولاد مین جس کی پیشانی پر چمکے وہ زنا سے بچے اور اپنے نطفے اَرحامِ طاہرہ کے لئے محفوظ رکھے یہ ایک بڑے برگزیدہ نبی کا نور ہے جو میری اولاد سے ہوگا۔ ان کی یعنی خُزَیمہ کی اولاد مشہورہ سے **نضر** ہین۔

روایت ہے نضر بن کنانہ ایک روز سو رہے تھے کہ کسی نے پکارا کہ یا نضر تجھکو اختیار دیا گیا ہے ملک ظاہری اور عزت سرمدی مین سے کسی کو اختیار کرلے آپ نے کہا اے رب میرے مین نے اختیار کی وہ چیز جو باقی رہے ابد تک اہل تاریخ لقب ان کا قریش بتاتے ہین۔

روایت ہے کہ نضر نے اپنی وفات کے وقت جملہ اولاد کو جمع کیا اور مالک کو ولیعہد کیا اور مالک نے اپنی وفات کے وقت فہر کو نصایح کرکے قوم کا سردار کیا اور فہر نے اپنے بیٹے غالب کو اپنا وصی کیا اور غالب نے لوی کو اپنی قوم کا سردار گردانا اور لوی نے کعب کو وصی کیا یہ اپنے وقت مین بڑے سردار اور مرجع جمیع امور تھے

Marfat.com

اور ان کی اولاد مین فترہ نامور ہوے یہ جمعہ کے روز قوم قریش کو جمع کرکے وعظ فرماتے تھے اور یہ خبر دیا کرتے تھے کہ میری اولاد سے ایک پیغمبر اولوالعزم پیدا ہونے والا ہے تم لوگون مین سے جو اُس کا زمانہ پائے وہ اُس کی متابعت کرے اور اُسپر ایمان لائے کہ یہ بات مجھے آبا واجداد سے واسطہ بواسطہ پہونچی ہے اور جب اُن کی وفات کا زمانہ قریب ہوا تو اپنی سب اولاد کو جمع کرکے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی صیانت کے واسطے وصیت کی کہ ارحام طیبہ وطاہرہ مین تفویض کیا جاے اور **کلاب** کو اپنا ولیعہد کیا جب کلاب کی وفات کا زمانہ نزدیک ہوا تو اُس نے اپنے بیٹے قُصَیّ کو سردار قوم کیا۔

روایت ہے ایک روز قُصَیّ نے اپنی اولاد کو جمع کیا اور تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت فرمائی اور عضب الٰہی سے ڈرایا بعد اِس کے ہر بیٹے کو ایک ایک کام پر معین کیا۔ عبدالدار کو علم داری اور خانہ کعبہ کی دربانی عنایت کی اور خدمت ضیافت حاجیان ام القریٰ کے سپرد کی۔ اور نقابت وایالت وسقایت وامارت عبدمناف سے متعلق کردی۔ **عبدمناف** کے چار فرزند ہوے۔ **ہاشم** جد خواجہ عبداللہ پدر بزرگوار حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ عبدالشمس جد بنی اُمیہ۔ نوفل جد جُبیر بن مطعم۔ **مطلب** جد اعلیٰ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔ **روضۃ الاحباب** مین ہے کہ ہاشم اور عبدالشمس توام پیدا ہوے تھے اور دونون کی پیشتین ملی ہوئی تھین تلوار سے جدا کی گئین وہی تلوار دونون مین رہی۔

ہاشم عبدمناف نے وفات کے وقت اپنی قوم کی سرداری ہاشم کے سپرد کی۔ ہاشم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ہشم کے معنی روٹیون کے ٹکڑے کرنے کے ہین ان کا دستور تھا کہ قحط کے زمانہ مین دیار شام مین روٹیان اونٹون پر لاد کر لاتے اور دو اونٹ ذبح کرکے پکاتے اور خشک روٹیون سے ثرید بنا کر لوگون کو کھلاتے تھے

Marfat.com

اوّل عرب مین طریقہ ضیافت آپ ہی نے جاری کیا ہے اور سخاوت حضرت کی ضرب المثل ہے - اب آپ کی پیشانی مبارک پر نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم چمکا نام آپ کا عمر ہے اور ہاشم لقب ہے آخر عمر مین مسماۃ سلمٰی نجاریہ بنت عمرو نجاری سے مدینہ مین نکاح کیا اُن سے عبد المطلب پیدا ہوے - ہاشم نے کسی ضرورت سے شام کا سفر کیا اور بمقام غزہ - یا غرفہ کہ متعلقات دمشق سے ہے وفات پائی اور وقت نزع اپنے بھائی مطلب سے وصیت کی کہ کمانِ اسمٰعیل اور علم نزار اور کلید خانہ کعبہ یثرب والے لڑکے کو جس کا نام شیبہ ہے دیدینا بعض کا یہ قول ہے کہ ہاشم نے عبد المطلب کی ولادت سے کچھ دن پہلے وفات پائی اور وقت رحلت اُن کے تین فرزند جوان موجود تھے - ایک اسد حضرت علی علیہ السلام کے نانا - اور دوسرے فُضَیلہ - تیسرے صیفی - عبد المطلب ہاشم کی وفات کے بعد پیدا ہوئے ہین - عبد المطلب کو شیبہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ ولادت کے وقت ان کے سر مین سفید بال موجود تھے اور بعد بلوغ کے کثرت محامد کی وجہ سے شیبۃ الحمد کہلائے - اور عبد المطلب پکارے جانے کی وجہ یہ ہوئی اور جمہور اس پر متفق ہین ایک شخص قوم قریش کا ہاشم کے انتقال کے بعد مدینے سے آیا اور مدینہ مین اُس نے ایک لڑکے کو تیر چلاتے دیکھا تھا اور وہ یہ کہتا تھا انا ابن الھاشم جب وہ شخص مکہ مین آیا تو اُس نے حرم کعبہ مین مطلب بن مناف سے ملاقات کر کے یہ واقعہ عبد المطلب کا بیان کیا - مطلب اُسی مقام سے جہان اونہون نے مدینہ کے آدمی کی زبان سے یہ واقعہ سنا تھا اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور وہان پہونچکر شیبۃ الحمد کو بغیر اطلاع اُن کی والدہ کے لے چلا چونکہ یہ پُرانے کپڑے پہنے ہوے تھے تو جو کوئی راہ مین پوچھتا کہ یہ لڑکا کون ہے تو مطلب اپنی امارت کی وجہ سے شرما کر کہدیتے کہ یہ میرا عبد ہے جب یہ مکہ مین

Marfat.com

پہونچے تو ان کو نفیس پوشاک پہناکر مجلس قوم مین لائے اور مفصل حال بیان کیا اُسی دن سے یہ عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہوئے۔

روضۃ الاحباب مین ہے کہ ہاشم کی وفات کے بعد شیبہ کو مطلب نے پرورش کیا اور عرب کا دستور یہ تھا کہ جو شخص کسی یتیم کی پرورش کرتا تو وہ یتیم اُسکا عبد کہلاتا اِس سبب سے شیبہ عبدالمطلب کے نام سے پکارے گئے۔

صاحب درج الدرر تحریر کرتے ہین کہ عبدالمطلب کے بارہ فرزند تھے اور چھ دختر تھین۔ عبداللہ۔ ابوطالب۔ زبیر۔ عبدالکعبہ اور چار دختر بیضا۔ امیمہ۔ ہرّہ۔ عاتکہ۔ یہ آٹھون اولاد مسماۃ فاطمہ بنتِ عمر مخزومیہ کے بطن سے۔ اور حضرت سیدالشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ۔ مقوم۔ حجل بتقدیم الجیم علی الحاء المہملہ اور بالعکس یعنی حجل اور اسے مغیرہ اور عبدوس بھی کہتے ہین۔ اور مسماۃ صفیہ دختر بطنِ مسماۃ ہالہ بنت وہب ابن عبدمناف سے۔ اور عباس وضرار وقثم مسماۃ نتیلہ بنت جناب سے۔ اور حارث۔ ابولہب جسکا نام عبدالعزیٰ بھی تھا۔ اور مسماۃ اروی۔ مسماۃ صفیہ یا قبلہ بنت جُندب سے کذا فی المواہب۔

اور روضۃ الاحباب مین اروی کو سقیہ عبداللہ لکھا ہے۔ اور ابولہب جس کا نام عیذاق یا عبدالعزیٰ تھا بطن لیتی بنت ہاجر سے شمار کیا ہے اور عیذاق کو تیرھوان بیٹا لکھا ہے

واضح ہو کہ حارث پسر عبدالمطلب سب سے بڑا تھا اور یہی بیٹا چاہ زمزم کے کھودنے مین اپنے باپ عبدالمطلب کا شریک تھا۔ اور اسی فرزند کے بیٹے۔ ابوسفیان۔ مغیرہ۔ نوفل تھے۔ ان مین سے ابوسفیان اور نوفل ایمان لائے تھے۔ یہ ابوسفیان دوسرے ہین یعنی یہ بنی ہاشم ہین اور وہ حضرت امیر معاویہ صاحب کے باپ بنی اُمیہ مین سے ہین ایمان وہ بھی لائے ہین۔ اور ان لوگون مین سے ضرار وقثم و حجل کے کوئی اولاد نہین ہوئی اور بعض کے نزدیک قثم حارث کا بھائی ماں کی طرف سے

Marfat.com

تھا وہ صغر سنی مین مرگیا۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قبل پیدا ہونے خواجہ عبداللہ پدر بزرگوار حضور پُرنور سرورعالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ایک دن خواجہ عبدالمطلب نے خواب دیکھا کہ میری پشت سے ایک زنجیر نورانی نکلی اُس مین چار طرفین ہین ایک طرف آسمان کی جانب چلی اور دوسری طرف جانب زمین۔ اور تیسری طرف سمت مشرق۔ اور چوتھی طرف سمت مغرب۔ اور وہ زنجیر ایسی تابان اور روشن اور پرنور ہے کہ نگاہ کو اُس کے دیکھنے کی تاب نہین ہے۔ پھر وہ زنجیر ایسی بڑھی کہ مثل ایک بڑے اونچے درخت کے سرسبز اور شاداب ہوگئی اور اُس مین ہر طرح کے میوے لگے ہوے نظر آئے اور اُس کے سایہ مین دو شخص نہایت متبرک اور نورانی صورت کھڑے نظر آئے۔ مین نے اُن سے پوچھا کہ آپ کون ہین ایک نے کہا کہ مین نوح نبی ہون علیہ السلام۔ اور دوسرے نے فرمایا کہ مین ابراہیم خلیل اللہ ہون علیہ السلام اور کہا کہ ہم اس لیے آئے ہین کہ اِس درخت کے سایہ مین آرام کرین خواجہ عبدالمطلب کہتے ہین کہ مین اس جگہ سے اُٹھ کر خوف زدہ گھر سے باہر آیا۔ اور قریش کے کاہنون سے اس کی تعبیر پوچھی۔ کاہنون نے کہا اے عبدالمطلب تیرے صلب سے ایسا شخص پیدا ہوگا کہ جسپر اہل سما اور ساکنین زمین ایمان لاینگے اور جملہ عالم کے لیے رحمت کا سبب ہوگا اور خدا کی نافرمان قوم کے لیے موجب خرابی کا ہوگا **الغرض** اس خواب کے دیکھنے کے بعد خواجہ عبدالمطلب نے مسماۃ **فاطمہ** مخزومہ بنت عمر بن عابد مخزومی سے نکاح کیا اور اُن کے بطن سے **عبداللہ** حضور پُرنور سرورعالم حضرت سیدنا ومولٰنا **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والد ماجد پیدا ہوے اُن کے جمال ظاہری کو دیکھکر خواجہ عبدالمطلب نے جانا کہ میرے خواب کی بشارت والا لڑکا یہی ہے لیکن چونکہ پوتا بیٹے ہی کا حکم رکھتا ہے

Marfat.com

ظہوراوس نوید کا حضرت **خواجہ عبداللہ** کی پشت مبارک سے ہوا جب
عبداللہ جوان ہوے توحسن وجمال صوری ومعنوی کے سوا بڑے زور آور
وپہلوان اور تیر انداز بہی ہوے۔ کرم وخلق مین بے مثل اور حسن وجمال مین
لاجواب۔ صنادید قریش مین سے ہر شخص اس بات کا متمنی تہا کہ خواجہ عبداللہ
کا نکاح اپنی دختر سے کرے اوس زمانہ مین عورات کا ہنہ بہت تہین اور علم
کہانت کو بڑا فروغ تہا اونکو اکثر اس علم کے ذریعہ سے خبرین معلوم ہوا کرتی تہین
وہ جب آپ کو دیکہتی تہین تو آپ سے نکاح کا اور مواصلت کا شوق ظاہر
کرتی تہین مگر اوس نور مبارک کے سبب سے آپ کا دامن عصمت وطہارت
کسی لوث سے آلودہ نہوا مگر **یہود** کو جو تورات کی بشارتون سے معلوم ہوچکا تہا
کہ سرزمین عرب سے ایک نبی ظاہر ہونگے اور اونکو نئی شریعت دی جائیگی اور
اس شریعت کے احکام منسوخ ہوجائینگے تو اونکو بڑا ہی رنج تہا کاہنون سے
آپکی ولادت کی علامات دریافت کرتے رہتے تہے آخر کو معلوم ہوا کہ اوس
برگزیدۂ نبی کے والد ماجد کی ولادت تو ہوگئی وہ ناحق شناس قوم خواجہ عبداللہ
کا پتہ لگاکر اونکے قتل کے اسباب تلاش کرنے لگے اور کئی بار انکے قتل کی
فکر مین اطراف مکہ مکرمہ تک پہونچے مگر من جانب اللہ ایسے ایسے امور عجیبہ
اون لوگون نے مشاہدہ کئے کہ ناگزیر واپس ہونا پڑا **دوسرا خواب**
خواجہ عبدالمطلب کا یہہ ہے کہ جب یہہ اپنے چچا کے بعد سردار کئے گئے
تو ایک دن فنائے کعبہ یعنے صحن حرم مین سو رہے تہے کہ ایک شخص نے
خواب مین حکم دیا کہ **چاہ زمزم** کو ظاہر کر۔ زمزم شریف شامت اعمال قوم
جرہم کے سبب سے غائب ہوگیا تہا یعنی عمرو بن حارث سردار قوم جرہم نے
حجر اسود کو رکن کعبہ سے جدا کرکے مع ہر دو **غزالِ کعبہ** جنکو اسفندیار

Marfat.com

فارسی نے بطور ہدیہ بھیجے تھے اور کچھ ہتیار کہ بیت اللہ مین تھے چاہ زمزم
مین رکھکر پاٹ دیا تھا اور نشان زمزم شریف کا مٹا دیا تھا اور خواجہ عبدالمطلب
مقام زمزم سے واقف نہ تھے کہ وہ کہان اور کس مقام پر ہے لہذا یہہ متوقف
ہوے پھر دوسری بار خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ زمزم ذخیرۂ
شیخ اعظم یعنے اسمعیل ہے جب بیدار ہوے تو زیادہ تر حیران ہوے اور پھر
سو رہے تو بار دگر کہنے والے نے کہا کہ مابین سرگین ودخون جس جگہہ کوّا اپنی
منقار سے سوراخ کرے اور اوسکے سامنے دو بت سرخ رنگ رکھے ہوی ہین
وہی مقام زمزم ہے ناچار خواجہ عبدالمطلب دوسرے دن بیت الحرام مین
داخل ہوے اور مترصد علامات مرّبیّہ کے جو شب کو خواب مین کہہ دے گئے تھے
منتظر ہوکر بیٹھے اتفاقاً کئی مشرک ایک قربانی ذبح کر رہے تھے کہ دفعتہً وہ چھری
کے نیچے سے نکل کر بھاگی اور چشمہ زمزم کے پاس پہونچی جہان دو بت یعنی
آساف ۔ اور نائلہ ۔ قائم تھے اون مشرکون نے اوس قربانی کو وہین پکڑکر
ذبح کر دیا اور خون اوسکا اون دونون بتون پر مل دیا اور گوشت وپوست
خود اوٹھاکر لیگئے اور سرگین وغیرہ جو معدیکی کثافت تھی وہ وہین چھوڑ گئے
اوسیوقت ایک کوّا وہان آیا اور اوسنے اپنی منقار سے سوراخ کیا خواجہ
عبدالمطلب نے اپنے خواب کا بتایا ہوا نشان ٹھیک پایا تو سمجھے کہ ضرور
یہین چاہ زمزم ہے آپ نے مصمم ارادہ کرلیا کہ اسی جگہہ کھودنا چاہیئے ضرور چاہ
زمزم نکلے گا جب آپ آمادہ ہوکر وہان آے تو قریش نے روکا ۔ خواجہ عبدالمطلب
اور اونکے بڑے فرزند حارث نے مانعین کا مقابلہ کیا اور اللہ تعالےٰ شانہ
نے انکو قریش پر غلبہ دیا آخر دونون باپ بیٹون نے اوس مقام کو کھودنا شروع
کیا یہانتک کہ زمزم شریف ظاہر ہوا اور وہ چیزین جو اوسمین دفن تھین نکلین

Marfat.com

اس واقعہ سے خواجہ کی بڑی شہرت ہوئی اور جتنا اقتدار انکا ملک عرب مین تہا اوس سے بدرجہا زیادہ ہوگیا۔ اوسوقت خواجہ عبدالمطلب نے یہہ نذر مانی کہ اگر میرے دس بیٹے ہونگے تو مین ایک بیٹے کو اللہ کی راہ مین قربان کرونگا چنانچہ اللہ تعالےٰ شانہ نے دس بیٹے آپ کو عنایت فرماے جب یہہ اولاد جوان ہوئین تو خواجہ نے خواب دیکہا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ اپنی نذر ادا کر خواجہ نے بیدار ہوکر ایک بکری ذبح کی اور فقرا و مساکین کی دعوت کی پہر دوسری بار خواب دیکہا کہ کوئی کہتا ہے کہ قربانی کر اور اس سے بزرگ تر خواجہ نے ایک گاے قربان کی مگر وہ بہی مقبول نہوئی پہر تیسری بار خواب مین حکم ہوا کہ قربانی کر اور اس سے بہی بزرگ تر خواجہ نے خواب سے بیدار ہوکر ایک اونٹ قربان کیا اور فقرا و مساکین کو کہلایا شب کو سوئے تو پہر چوتہی بار حکم ہوا کہ اس سے بہی بزرگ تر قربانی کر خواجہ نے پوچہا کہ اس سے بزرگ تر کیا ہے حکم ہوا کہ ایک فرزند اللہ کی راہ مین قربان کر صبح کو خواجہ عبدالمطلب جو خواب سے بیدار ہوے تو نہایت غمناک تہے ناچار اپنی اولاد کو جمع کرکے صورت حال بیان کی فرزندان سعادتمند نے بیک زبان عرض کی کہ ہم سب حاضر ہین چاہے ایک کو راہ خدا مین قربان کیجیے چاہے سبکو

سر در رہِ عشقِ تو فدا شد چہ بجا شد	این بار گران بود ادا شد چہ بجا شد

خواجہ عبدالمطلب اپنی اولاد کی سعادتمندی سے بہت خوش ہوے کہ سب مطیع اور فرمان بردار ہین مگر راے یہہ قرار پائی کہ قرعہ ڈالا جاے اوسمین جس فرزند کا نام نکلے وہی قربان ہو۔ قرعہ خواجہ عبداللہ پدر بزرگوار حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نام پر نکلا عبدالمطلب بہت مضطر تہے مگر کیا کرتے ناچار چہری ایک ہاتہہ مین لی اور ایک ہاتہہ سے

Marfat.com

فرزند کا ہاتھہ پکڑا اور قربان گاہ مین پہونچے مکہ مکرمہ مین شور پڑگیا ایک تو آدمی کی قربانی اللہ کی راہ مین اور آدمی بہی کون خواجہ عبداللہ یوسف ثانی عرب کا ایک آدمی گہر مین نرہا سب کے سب قربان گاہ مین حاضر ہوگئے اور خواجہ عبدالمطلب کا ہاتھہ پکڑلیا اور کہا کہ یہہ تو ہو نہین سکتا کہ ہماری آنکہون کے سامنے یہہ یوسف وقت ذبح ہوجاے آخر کو بعد ردّ وکد بسیار یہہ بات ٹہری کہ سجاح کاہنہ کے پاس انکو لیجاو جو وہ کہے اوسپر عمل کرنا چاہئے سب کے سب خواجہ عبداللہ کو لئے ہوے اوس کاہنہ کے پاس آے اور اوس سے صورت حال بیان کی اوس نے کہا کہ آدمی کی دیت تمہارے ہان دس۱۰ اونٹ ہین پس ایک طرف عبداللہ کو رکہو اور ایک طرف دس۱۰ اونٹ رکہو اور قرعہ ڈالو جہان تک عبداللہ کا نام نکلتا جاے دس۱۰ اونٹ زیادہ کرتے جاؤ جب اونٹونکے نام قرعہ پڑے سمجہہ لو کہ عبداللہ کا فدیہ ہوگیا چنانچہ اوسکے کہنے کے موافق کیا گیا برابر قرعہ عبداللہ کے نام پڑتا گیا گیارہوین بار قرعہ اونٹون کے نام سے پڑا اور سو۱۰۰ اونٹونکی تعداد پوری ہوگئی خواجہ عبدالمطلب نے اون سب اونٹون کو اللہ کی راہ مین ذبح کرکے مساکین اور مستحقین کو کہلادیا اسوقت عمر عبداللہ کی پچیس برس اور ایک قول کے موافق تیس۳۰ برس کی تہی۔ یہہ وجہہ تہی کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمایا کرتے تہے۔ اَنَا اِبْنُ الذَّبِیْحَیْنِ مین دو ذبیحونکا بیٹا ہون ایک میرے باپ عبداللہ اور ایک میرے جداعلیٰ حضرت اسمعیل علیہ السّلام۔

روضۃ الاحباب مین ہے کہ جس شب کو عبداللہ پدر بزرگوار حضور پرنور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوے ہین اہل کتاب کو معلوم ہوگیا کہ پیغمبر آخرالزمان کی ولادت کا زمانہ قریب آگیا اسلئے کہ اونکی پاس

Marfat.com

ایک سفید پیراہن صوف کا تہا جو حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام کے بدن مبارک
کا تہا اور یہہ مضمون اونکی کتب سماویہ سے ثابت تہا کہ جب یہہ پیراہن سرخ
ہوجاے اور خون کے قطرے اوس سے ٹپکین تو یہہ علامت پیغمبر آخرالزمانکی
ولادت کے قرب کی ہے خواجہ عبداللہ کی ولادت کی شب کو یہہ اثار اوس
پیراہن سے ظاہر ہوے تہے اور یہہ بہی یہود کو پتا لگ گیا تہا کہ جس شب
وہ پیراہن خون آلود ہوا ہے اوسی شب عبداللہ پیدا ہوے ہین الغرض
جب عبداللہ جوان ہوے تو بڑے شجاع اور پہلوان اور تیر انداز ہوے
اور اکثر اوقات شکارین مصروف رہتے ایک دن عبداللہ شکارین مصروف تہے
وہان نو سے آدمی اہل کتاب سے گہوڑونپر سوار آپہونچے شام کیطرف سے
تلوارین برہنہ اونکے ہاتہون مین تہین اور خواجہ عبداللہ کیطرف بارادۂ
قتل متوجہ ہوے - وہب بن مناف بہی اوسی جنگل مین مصروف شکار تہے
اونہون نے جو یہہ واقعہ دیکہا تو ادہر بڑہے کہ جلد پہونچکر خواجہ عبداللہ کی
اعانت کرین ناگاہ چند سوار ابلق گہوڑون پر سوار غیب سے ظاہر ہوے
اور وہ فرشتے تہے کہ بحکم خداوند آسمان وہان نازل ہوے تہے کہ خواجہ عبداللہ
کو اوس گروہ بے شکوہ کے شر سے بچائین اور یہہ شریر آدمی تہے طائفۃ العین
مین ہلاک کر ڈالا وہب بن مناف نے جو یہہ واقعہ ملاحظہ فرمایا تو خواجہ عبداللہ
کی عظمت و بزرگی اونکے دل مین گہر کر گئی اور خیال کیا کہ اپنی دختر نیک اختر **آمنہ خاتون** کا عقد عبداللہ سے کر دون جب مکان پر آئے تو اپنی زوجہ
سے کل واقعہ بیان کیا اونکی زوجہ نے بہی انکی راے سے اتفاق کیا تو سماۃ
برہ بنت اُم حبیبہ بنت برہ بنت قلابہ بنت امیمہ بنت وہب بنت لیلیٰ بنت عوف
والدۂ بی بی آمنہ زوجہ وہب بن زہرہ بن کلاب بن مُرّہ نے عبدالمطلب کو

Marfat.com

پیغام بھیجا وہ خود اس تلاش مین تھے کہ اگر کوئی لڑکی نیک بخت صاحب جمال باحسب ونسب ملجاے تو عبداللہ کا عقد کردون جب حضرت بی بی آمنہ خاتون کو جملہ صفات حمیدہ سے موصوف پایا فورًا رضامند ہوگئے اور باہم خطبے کا طریق قایم ہوگیا اور بعد چندے شعب ابیطالب مین عقد سے فراغت حاصل ہوئی اہل سیر کے نزدیک شب جمعہ اوسط ایام تشریق قریب جمرۃ الوسطی نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صلب پدر سے طرف بطن مبارک حضرت والدہ ماجدہ کے متوجہ ہوا یعنے حضرت بی بی آمنہ خاتون بارور ہوئین حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس جمعہ کی شب کو لیلۃ القدر سے افضل جانتے ہین اسلئے کہ تمام خیر وبرکات کا سرچشمہ آپ ہی کی ذات مبارک ہے جو اوس عالم سے اس عالم کیطرف تعلیم توحید کے لئے بھیجی گئی ہے پھر ایسی برکت تا دور قیامت دنیا مین نازل نہوگی۔ اسی سال کفار عرب نے جمادی الثانی مین حج ادا کیا تھا اونکا معمول تھا کہ جب وہ حج بھول جاتے تھے تو تقدیم وتاخیر کا خیال نہ کرتے تھے غیر ماہ ذیحجہ بھی حج کرلیا کرتے تھے۔ روایت ہے کہ اس رات فرشتون کو حکم ہوا کہ تمام عالم کو منور کردین رضوان خازن بہشت کو ارشاد ہوا کہ دروازے بہشت کے کھول کر مشام ملکوت وجبروت ولاہوت کو معطر کرے مالک کو فرمان پہونچا کہ آتش دوزخ کو آجکی رات سرد کردے اور تخت شیطان کہ بین السماء والارض ہوا پر معلق تھا اولٹ دیا گیا اور وہ مردود چالیس شبانہ روز جبل ابوقبیس پر بحالت اضطراب واویلا کرتا رہا اوسکی ذریات نے آکر اوس سے اس فریاد وزاری کا سبب پوچھا اوسنے بیان کیا کہ آجکی شب پیغمبر آخرالزمان کی والدہ بارور ہوئین وہ زمانہ آگیا کہ شرک وکفر بے حقیقت ہوگئے اور لات ومنات کی پرستش دنیا سے

Marfat.com

جاتی رہی۔ عزّیٰ و ہُبل کی پوجا نیست و نابود ہوجائیگی۔ باطل اس جہان سے حرف غلط کیطرح حک ہوجائیگا ہر طرف سے نعرہ الحق والحق کی صدائین بلند ہونگی زناکاری۔ شراب خواری۔ قمار بازی۔ سود خواری حرام کردیجائیگی ہماری آمد و رفت آسمانپر اب نہوسکے گی۔ عدل و انصاف کا دور ہوگا نہ ظلم رہیگا نہ جور ہوگا تمام روے زمین مسجد ہوجائیگی اوس وحدہٗ لاشریک کی عبادت عام ہوجائیگی۔ **روایت** ہے کہ جس شب نور محمدیؐ نے بطن مبارک والدہ ماجدہ کو مشرف فرمایا ہے اوسکی صبح کو تمام بتخانون کے بت مونہہ کے بل زمین پر گرے ہوے پاے گئے اور شیاطین آسمان پر جانیسے روکدیگئے اور آسمان و زمین نور محمدیؐ سے روشن ہوگئے وحوش وطیور نے کلام کیا۔ **روایت** ہے کہ قبل انتقال نور محمدیؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خواجہ عبداللہ مسماۃ رُقیقہ بنت نوفل کیطرف سے گذرے اور ایک روایت مین مسماۃ قُتَیلہ۔ اور ایک روایت فاطمہ شامیہ اور ایک روایت مین خَثْعَمیّہ بفتح خاے معجمہ وسکون ثاے مثلثہ وفتح عین مہملہ یعنی فاطمہ کہ منسوب بقبیلہ خشعم تہی تو وہ آپ کو دیکھکر بیخود ہوگئی اور بولی کہ اے عبداللہ مین تجھے سو اونٹ دونگی اگر تو میری مراد کے موافق ہو آپنے فرمایا کہ یہہ بات بغیر نکاح ممکن نہین اوسنے بہت اصرار کیا مگر آپکا دامن عصمت وطہارت اوس لوث سے بچا رہا اور آپ نے اوس سے حیلہ کیا کہ مین گہر جاتا ہون وہان سے پلٹ کر ابہی آتا ہون پہر آپ دولت سراے اقبال مین تشریف لائے اور نور محمدیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسی وقت منتقل ہوا بطن مبارک والدہ ماجدہ کیطرف پہر جو آپ اوسکی طرف ہوکر گذرے تو اوسنے آپکی طرف کچھ التفات نکیا آپ نے اوس گرم جوشی اور اس بے توجہی کا سبب پوچھا

Marfat.com

اوسنے کہا کہ مین علم کہانت مین ید طولی رکھتی ہون مجھے اوس علم کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ تیرے صلب مین پیغمبر آخر الزمان ہے مینے تمنا کی تھی کہ وہ میرے بطن سے پیدا ہو مگر میرے مقدر مین نہ تھا ورنہ مین زانیہ اور بدکار عورت نہین ہون اپنی زوجہ کو میری طرف سے مبارک باد دے کہ وہ اس دولت سے بہرہ مند ہوئی اور اُسکو یہہ خبر دی کہ تیرے پیٹ مین بہترین اہل زمین ہے اور بعض اہل سیر کا قول ہے کہ یہہ عورت اُم قتال ورقہ بن نوفل کی بہن تھی اوسنے اپنے باپ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ذکر سنا تھا کہ وہ بنی اسمعیل سے ہونگے اس لئے نور محمدی خواجہ عبداللہ کی پیشانی مین جلوہ گر دیکھکر یہہ خواہش کی تھی۔

روایت ہے کہ ان دنون قحط وخشک سالی کے سبب سے قریش پر بڑی سختی تھی حضور پرنور کی برکت سے خوب پانی برسا اور تمام دنیا سرسبز ہوگئی اور غلہ بہت پیدا ہوا کاشتکار مالدار ہوگئے اسی ارزانی کی خوشی مین عرب نے اس سال کا نام سَنَۃُ الْفَتْحِ وَالْاِبْتِہَاج رکھا۔

روایت ہے کہ بی بی **آمنہ خاتون** کے حمل پر دو مہینے گذرے تھے کہ خواجہ عبداللہ حضور پرنور کے والد ماجد قافلہ قریش کے ساتھہ تجارت کیلئے ملک شام کو گئے تھے وہان سے جب واپس ہوے تو بیمار ہوکر مدینہ مین اپنے ماموں کے گھر انتقال فرمایا اور **دار نابغہ** مین دفن ہوے۔ **نابغہ** نُعمان بن منذر کے شاعر کا تخلص تھا دار نابغہ اوسیکا مکان تھا۔

روایت صحیحہ مین ہے کہ حضور پرنور اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک مین پورے نو مہینے رہے نہ زیادہ نہ کم اور جیسا کہ عورتونکی عادت ہے کہ زمانہ حمل مین بدمزگی طبیعت اور ناخوشی خاطر رہا کرتی ہے آپکی والدہ ماجدہ کو

Marfat.com

ان مین سے کوئی بات لاحق نہوئی آپ فرماتی تہین کہ زمانہ حمل مین مجھے کبھی یہہ بات نہین معلوم ہوئی کہ مین باردار ہون۔

روایت آپ فرماتی ہین کہ ایک رات مین درمیان بیداری وخواب کے تہی کہ ایک آواز میرے کان مین آئی کہ تو حمل سے ہے اور تیرے حمل مین بہترین خلایق ہے اوسوقت سے مینے جانا کہ مین باردار ہون اور مدت حمل تک ہر مہینے میرے کانون مین یہہ آواز آتی تہی کہ اے آمنہ تجھے مبارک ہو کہ ابوالقاسم کے ظہور کا دن آپہونچا۔

ولادت باسعادت حضور پرنور

روایت ہے کہ بعد نو مہینے کے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم طلوع صبح صادق کے بعد اور آفتاب نکلنے سے پہلے دوشنبہ کے دن بارہوین ربیع الاول کو بالاتفاق سرائے محمدؐ ابن یوسف نزار مین مختون ومسرور مستقبلِ قبلہ دونون ہاتھہ زمین پر رکہے ہوے اور سر مبارک آسمانکی طرف اوٹہاے ہوے پیدا ہوے

غزل مولف مطلع اوّل

مقدس ہوگئی دنیا ہوا غل شہ کی آمد کا	۱	بتون نے سر جہکا کر پڑہ لیا کلمہ محمدؐ کا
زبان وہ پاک ہے جسنے پڑہا کلمہ محمدؐ کا	۲	وہ دل روشن ہے جسمین جلوہ ہوا نور احمدؐ کا
ملایک کا وظیفہ ہے فلک پر نام احمد کا	۳	زمین پر پڑہ رہے ہین آدمی کلمہ محمدؐ کا
ملایک چیخ اوٹہی مژدہ سنا جب شہ کی آمد کا	۴	خدا کا شکر ہے دنیا مین چمکا نور احمدؐ کا
کہا فاران کی چوٹی نے سجدہ شکر کا کرکے	۵	الٰہی تو نے چمکایا ہے مجہپر نور احمدؐ کا
وجودِ پاکِ شاہِ انبیا اوّل ظہور آخر	۶	قیامت تک بس اب ڈنکا بجیگا دینِ احمدؐ کا

Marfat.com

حضور اس عالم ظاہر مین اب تشریف لائے ۷ زمین سے عرش پر مژدہ گیا ہی آمد آمد کا
ہوئی ہین جمع روحین انبیا کی آکے مکہ مین ۸ خدا کا شکر ہی وقت آگیا حضرت کی آمد کا
فلک پر ماہ چمکے جتنا بیشک اسکو زیبا ہی ۹ یہہ کہتا ہی کہ اک زرہ ہی مجمہ مین نور احمد کا
سبب یہہ ہی جو طوبی مین ہی اسدرجہ کی رعنائی ۱۰ یہی تو ہی جو سایہ لے اوڑا ہی آپکے قد کا
نظر آتی ہی چادر چاند تارونکی جو یہہ ہلکو ۱۱ کھنچا ہی چرخ پر نقشہ رسول اللہ کی مسند کا
کری چار و نظر فسے کیون نہ اسکو آسمان سجدے ۱۲ زمین کو فخر حاصل ہی رسول اللہ کے مرقد کا
نماز صبح پڑہکر پھر گئے طیبہ کی جانب کو ۱۳ یہین سے طوف کر لیتے ہین عاشق اپنے معبد کا
جو کچھہ سامان شاہانہ ہی سب موجود ہی آئین ۱۴ یہہ دنیا اک چلو خانہ ہے سرکار محمدؐ کا
نظر کی ہمنے جب اسمین تو وہ روضہ نظر آیا ۱۵ بحمد اللہ ہمارا دل مدینہ ہے محمدؐ کا
فلک گردشمین کیا بیفائدہ ہی مین سمجھتا ہون ۱۶ طواف اسپر ابد تک فرض ہی حضرت کے مرقد کا
ضرور اللہ حل کرتا ہی مشکل اپنے بندونکی ۱۷ مصیبت مین مجرب ہے وظیفہ یا محمدؐ کا
مدار اہل توکل کا ہی اس نام مبارک پر ۱۸ کشود کار کا باعث ہے پڑہنا یا محمدؐ کا
جہانتک نخل طوبی خلد مین ہین اوسکی شاخین ہین ۱۹ زمین سے اوٹھگیا سایہ رسول اللہ کی قد کا
مدینے کے حرم مین نام جسکا باب رحمت ہے ۲۰ وہی ہی ایک دروان جہانمین فیض سرمد کا
نہو اولاد کو امید کیون اوس ذات اقدس سے ۲۱ گنہ حضرت نے بخشا یا ہی اپنے جد امجد کا
مجھے اس فن مین شاگرد خدا کا ہی لقب حاصل ۲۲ اوسی نے مجھکو بتلایا طریقہ نعت احمد کا
مرے زیر نگین ملک سخن ہی ایک مدت سے ۲۳ دکھایا نعت نے جوہر مری تیغ مہند کا
فنا فی اللہ علم فقر کی ہے انتہا اکبر ۲۴ فنا ہی ذات مرشد نام ہی اس فن کی ابجد کا
ملک نے مجھسے پوچھا قبر مین تو کسکا عاشق ہے ۲۵ کہا مینے محمدؐ کا محمدؐ کا محمدؐ کا

اسی تاریخ اور اسی مہینے مین حرمین شریفین کے علما اور اکابر مجلس میلاد شریف کرتے ہین یعنے شب دوازدہم ربیع الاول کو اور آداب و مناسک بجالاتے ہین

Marfat.com

اور علماے باتحقیق وقت میلاد تعظیم بھی کھڑے ہوکر بجالاتے ہین اور اہل مکہ
اب تک زیارتِ مقام مولد شریف کرتے ہین اور اس مقام کو متبرک جانتی ہین
اور وہ دولت سراے اقبال مکہ معظمہ کے ایک کوچہ مین واقع ہے کہ اوسکو
رقاق المولد کہتے ہین اور وہ کوچہ ایک شعب مین ہے کہ مشہور بشعب بنی ہاشم
ہے اور جو بعض کہنے والے کہتے ہین کہ ولادت شریف حضور پرنور رمضان مبارک
مین واقع ہوئی ہے اور دلیل اوسکی یہہ لاتے ہین کہ علوق نطفہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شب عرفہ یا اوسط ایام تشریق مین واقع ہوا اور مدت
حمل کے پورے نو مہینے تھے اس حساب سے نصف ماہ ذی الحجہ سے نصف ماہ
رمضان تک نو مہینے ہوتے ہین اس قول کی تطبیق قول اشہر مین یون ہوتی ہے
کہ اگر کسی عادثہ کی وجہ سے ذی الحجہ مین حج نہ کرسکے تو کسی دوسرے مہینے
مین ارکان حج بجالاتے تھے چنانچہ سال میلاد شریف مین شیخ جمادی الثانی
مین حج کیا تھا اس تقدیر پر ربیع الاول پورا نواں مہینا ہوتا ہے واللہ اعلم
الاحباب **فائدہ** شیخ جلال الدین سیوطی کی تحقیق ہے کہ اول
پیدا ہونے والے جو نبی مختون ہین۔ آدم۔ نوح۔ سام۔ شیث۔ ادریس۔ صالح۔
یوسف۔ لوط۔ شعیب۔ موسیٰ۔ سلیمان۔ زکریا۔ خطاء۔ عیسیٰ۔
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم۔ اور صاحب دُرمختار نے مسائل
شتی جلد اخیر مین لکھا ہے اور کُتب معتبرہ سے اسکا استنباط ہے کہ جس دن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوے ہین اوسدن واقعہ اصحاب فیل
سے چالیس یا پچیس یا پچپن دن گذرے تھے اور نوشیروان بادشاہ تھا اور
اوسکی سلطنت پر بیالیس برس گذر چکے تھے۔ اور سکندر رومی کے انتقال کو
آٹھسو بیاسی برس ہوے تھے۔ اور ہبوط آدم علیہ السلام سے چھ ہزار تین سو اکاون

Marfat.com

برس قمری اور دوسو انتیس روز ہوے تھے اور اہل حساب کے نزدیک بیسوین یا اٹھائیسوین شہور رومیہ سے تھی اور سترہوین دے ماہ فارسی سے تھی جس شبکو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے نوشیروانکا محل زلزلے مین آیا اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے اور یہ اشارہ اسطرف ہے کہ اوسکی اولاد مین چودہ آدمی اور بادشاہ ہونگے اور پھر یہہ سلطنت قبضہ اسلام مین آجائیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آتشکدہ فارس جسکی آگ ہزار برس سے بجھی نہین تھی وہ شب میلاد حضور پرنور کے دن سرد ہوگئی۔ اور دریاے ساوہ جو بڑے زور و شور سے بہتا تھا خشک ہوگیا۔ اور دہانہ سماوہ جو ہزار برس سے سوکھا پڑا تھا اوسمین سے پانی جاری ہوگیا اس سے یہہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ آتش پرستونکے مذہب کی گرم بازاری سرد ہوجائیگی اور دریاے کفر مین خاک اوڑنے لگے گی اور اسلام کی ترقی کا دریا موجزن ہوجائیگا۔ ان واقعات سے نوشیروان بہت گھبرایا اور بہت دنون تک خائف رہا مگر اس حال کو اوسنے کسی سے بیان نہین کیا یہان تک کہ فارسیونکے قاضی القضات نے جسے اونکی زبان مین **موبدان** کہتے ہین یہ خواب دیکھا کہ شتران تند و سرکش عربی گھوڑون کو کھینچتے ہین یہانتک کہ دجلے سے گذر گئے اور بلاد مین پھیل گئے موبد نے اسکی تعبیر یون کہی کہ عرب کے ملک مین کوئی حادثہ برپا ہوگا جس سے عجم کا ملک مغلوب ہوجائیگا نوشیروان ان واقعات سے بہت پریشان ہوا اور اوسنے نعمان ابن المنذر کو لکھا کہ کوئی عالم نجومی میرے پاس بھیجدے کہ اوس سے مین ان واقعات کو دریافت کرون۔ نعمان نے عبدالمسیح ابن عمرو غسانی کو بھیجا۔ نوشیروان نے اوسے ان واقعات سے مطلع کیا اور اسکی تشریح اوس سے چاہی اوس نے کہا کہ یہہ سب واقعات کسی حادثہ عظیم الشان پر دلالت کرتے ہین مگر تعین وقت حادثہ سے میرا مامون جسکا نام سطیح ہے جواب دیسکتا ہے اور یہہ سطیح وہ شخص تھا کہ جو ایام سیل عرم مین پیدا ہوا تھا عمر اوسکی چھ سو برس کی تھی

Marfat.com

اور بڑا کاہن شاطر اپنے علم مین ماہر تہا اور ہیئت ترکیبہ بدن اوسکی قدرت
حق کی ایک اعجوبہ نشانی تہی کہ تمام بدن مین جوڑ بند نہ تہے قدرت نشست
و برخاست نرکتا تہا مگر جب غضب مین آتا تو ہوا مین بہرتا اور بیٹہتا اور اعضا
مین ہڈی نتہی سوائے استخوان جمجمہ کے اور کنارے ہاتہہ اور اونگلیون کے
گویا ایک سطح گوشت کی تہی جسوقت اوسکو کہین لیجانا چاہتے تو لپیٹ لیتے
جیسے کپڑے کو لپیٹ لیتے ہین نہ اوسکا سر تہا نہ گردن اور مُنہ اوسکا سینہ پر
تہا جب کوئی غیب کی بات پوچہتا تو اوسکو ہلاتا جیسے دہی کی مشک کو
ہلاتے ہین تو اوسمین دم پڑتا اور وہ جواب دیتا۔ وہب ابن مُنبّہ سے
روایت ہے کہ ایک جن اوسکا دوست تہا وہ غیب کی خبرین اوسکو بتایا کرتا تہا
اور یہہ وہ جن تہا جس نے طور سینا پر اللہ تعالیٰ شانہ کا کلام جو موسیٰ سے
ہوا تہا سنا تہا الغرض نوشیروان نے عبدالمسیح کو سطیح کے پاس بہیجا
جسوقت عبدالمسیح سطیح کے شہر مین پہونچا تو اوسے سکرات موت مین پایا وقت
ملاقات بعد سلام نوشیروان کی جانب سے پیام پہونچایا سطیح نے جواب نہ دیا
عبدالمسیح نے سطیح کو ہلایا اور چند بیتین جسمین کسریٰ کا سوال نظم تہا پڑہین سطیح نے
جب اونکو سنا تو جنبش کی اور کہا عبدالمسیح آیا ہے سطیح کیطرف تیلکے ہوئی اونٹنی پر
سوار اور سطیح قریب اسکے ہے کہ قبر مین داخل ہو بہیجا ہے تجہکو ملک ساسان
یعنے نوشیروان نے بہ سبب اضطراب و تزلزل ایوان اور گرنے کنگرونکے
اور بجہنے آتشکدۂ فارس کے اور خواب قاضی موبدان کے کہ سرکش اونٹ
عربی گہوڑون کو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلے سے گذر گئے اور بلاد فارس مین
منتشر ہوے اے عبدالمسیح مین کہتا ہون کہ جسوقت ظاہر ہو تلاوت قرآن کی
اور اوٹہین پیغمبر صاحب عصا۔ اور دریاے سماوہ مین پانی بہاری ہو اور

Marfat.com

دریاے ساوہ خشک ہوجاے۔ اور فارس کا آتشکدہ سرد ہوجاے اور
بابل فارسیوں کا مقام نرہے اور نہ شام سطیح کا خوابگاہ یعنی سطیح زندہ نہو سلطنت
عجم تمام ہو صرف چودہ آدمی سلطنت کیانی پر تخت نشین ہون اے عبدالمسیح
جو کچھ ہونے والا ہے ظاہر ہوگا اور واقعات اس زمانہ کے افسانہ ہونگے
چنانچہ یہہ کلام کرکے سطیح مرگیا اور عبدالمسیح نے یہہ جواب کسریٰ سے بیان کیا
کہ چودہ کنگرے جو گرے ہین وہ چودہ آدمی تمہارے خاندان کے ہین جب
یہہ آدمی بادشاہی کرچکین گے تو سلطنت تمہارے خاندانکی تمام ہوجائیگی
مگر اسکو مدت مدید چاہیئے لیکن تقدیر الٰہی سے غافل تھا دسویں بادشاہ تو صرف
چار ہی برس مین مرگئے اور بادشاہونکی حکومت حضرت خلیفہ ثانی عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تک رہی اور خلافت خلیفہ ثالث مین وہ بھی
جاتی رہی۔ جو باتین سطیح نے کہین تھین وہ سب واقع ہوئین اور یزدجرد
کا ملک سال اکتیس ۳۱ ہجری مین بسرکردگی حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ
تعالےٰ عنہ فتح ہوا۔ اور یزدجرد آخر خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین
ایک آسیابان کے ہاتھہ سے مرو کے جنگل مین مارا گیا پھر اونمین کوئی بادشاہ
نہوا فن تاریخ کے محققین فرماتے ہین کہ بعد سطیح کے کوئی کاہن راست گو ثابت
نہین ہوا۔ اور عبداللہ ابن عمرو ابن عاص سے روایت ہے کہ اہل شام
مین ایک درویش عیص نام اکثر کہا کرتا تھا کہ اے اہل مکہ تم مین ایک لڑکا
پیدا ہوگا جسکے مطیع عرب و عجم ہونگے اور قریب تر ہونے والا ہے چنانچہ
جب کوئی لڑکا مکہ مین پیدا ہوتا تو وہ اوسکے حالات پوچھتا حتیٰ کہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوے تو عبدالمطلب نے اوسکو آگاہ کیا
تو اوسنے کہا کہ یہہ وہی لڑکا ہے جسنے اسکا نام کیا رکھا ہے عبدالمطلب نے کہا

Marfat.com

محمدؐ نام ہے اوسنے کہا کہ مجھکو اسکی تین علامتین معلوم ہین ایک تو یہہ کہ شب گذشتہ مین ستارا اسکا طالع ہوا۔ دوسری علامت یہہ ہے کہ دوشنبہ کو پیدا ہوا۔ تیسری علامت یہہ ہے کہ اسکا نام محمدؐ رکھا گیا۔ اور فاطمہ ثقیفہ بنت عبداللہ مادر عثمان ابن ابی العاص کہتی ہین کہ تولد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وقت مین آمنہ کے پاس موجود تھی تو مجھکو ایک نور ایسا نظر پڑا جس سے تمام گھر روشن ہوگیا۔ اور ستارہ آسمانی ایسے نزدیک آگئے کہ مجھے گمان ہوا کہ مجھپر یا آمنہ پر گر پڑینگے۔

حضور آئی زمین پر زمین ہوئی روشن
عرب کا ملک کا ملک آن ہوگیا گلشن

زمین کو چوم رہے ہین فلک کے سیارے
زمین ہی عرش پر اب انبساط کو مارے

زمین فخر کرے جسقدر وہ زیبا ہے
بلند عرش سے بھی آج اسکا رتبا ہے

تلاش جسکی فلک کو تھی ایک مدت سے
وہ انجمن مین نکل آیا آج خلوت سے

ہوے سلام کو حاضر فرشتگان خدا
کہ وہ خدا ہی نہین ہے کسی جگہہ بھی جدا

سلام آپکو کرتا ہے آپ کا جبریل
سلام کرنیکو حاضر ہوا ہے میکائیل

حضور حاضر خدمت ہوا ہے اسرافیل
سلام کیجئے اسکا بھی یا نبی جلیل

فرشتگان خدا کی کٹہی ہوئی ہے صف
سلام کرتے ہین وہ آپکے حضور ادب سے

اب اپنی امت عاصی کا بھی لین سلام حضور
نگاہ لطف ادہر بھی ہو اے خدا کے نور

امت عاصی کا سلام

السلام اے شفیع روز نشور
السلام اے خدا کے پیارے نور

یا رسول خدا سلام علیک
یا نبی الورا سلام علیک

آپ پر یا حبیب حق ہو سلام
آپ ہی ہو ہمارے ہم تیرے غلام

Marfat.com

ہو گنہگار دنکا سلام قبول	یا نبی آپ ہین ہمارے رسول
آپ کی شان شانِ رحمت ہے	ہم گنہگارون پر عنایت ہے
شافع مذنبین سلام علیک	خواجہ راستین سلام علیک
مرحبا مرحبا سلام علیک	یا حبیب خدا سلام علیک
دلبر یار غار تُمپہ سلام	ہر گھڑی لاکھہ بار تُمپہ سلام
ہو عمر کے شفیق تُمپہ سلام	یا غنی کے رفیق تُمپہ سلام
مرتضیٰ کے برادر پُر نور	ہو وظیفہ مرا سلام حضور
اپنے اکبر کے حال پر ہو نگاہ	کھولدو اسپر اب خدا کی راہ

جب حضور پر نور نے فرش زمین پر قدم ناز رکھا پروردگار نے ارشاد فرمایا۔ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ دنیا مین آپ کی تشریف آوری اللہ کیطرف سے بندونپر خاص احسان ہے چنانچہ وہ مالک الملک خود ارشاد فرماتا۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ترجمہ۔ ہر آئینہ بے شک اللہ کا مومنین پر احسان ہے جسوقت پیدا کیا اونہین لوگون مین سے رسول۔ **بھائیو سنو اور غور سے سنو** حضور پر نور کی تشریف آوری سے پہلے تمام دنیا خصوصاً ملک عرب کی جو کیفیت تہی ظاہر ہے بیان کرنیکی ضرورت نہین کعبہ شریف جو تمام جہانمین خدائے لاشریک کی عبادت کے لئے بنایا گیا تہا اوسکے اندر تین سو ساٹھ بتونکی پوجا ہو رہی تہی عرب کے رہنے والے کسی ایک مذہب کے پابند نتہے جتنے آدمی اوتنے ہی مذہب تہے ہر آدمی اپنے مالک حقیقی کو بہولا ہوا تہا سوائے اپنے ہاتھون کے بنے ہوے بتون کے کوئی خالق زمین و آسمان کو پہچانتا ہی نتہا کتنا بڑا احسان اللہ تعالےٰ شانہ کا اپنے بندونپر ہوا کہ

Marfat.com

اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ذریعہ سے اوس ٹوٹے ہوے رشتہ کو نئے سرے سے جوڑ دیا اور ہر دل مین اپنی محبت کی لاگ لگا دی اور اوس برگزیدہ نبی نے اپنی جان متبارک کو خطرے مین ڈالکر ہمین کفر وشرک کی اندہیری کوٹھری سے نکالکر نہایت روشن انجمن مین لاکر بٹہادیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علیٰ احسانہٖ

صحف انبیا علیہم السلام مین حضور کی بشارت صحیفہ آدم علیہ السلام مین آپکی بشارت یہہ ہے کہ مین مکہ کا خداوند ہون وہانکے رہنے والے میرے ہمسایہ ہین اوسکی زیارت کرنے میرے مہمان جاتے ہین اوسکی تعمیر بلند کرونگا ابراہیم سے اور آبادی اوسکی منتہی کرونگا تیرے ایک فرزند پر جسکا نام محمدؐ ہے اور وہ خاتم النبیئن اور میرے گہ کا خاص والی ہوگا **صحیفۂ ابراہیم** مین ہے کہ مینے تیری دعا اولاد اسمعیل کے حق مین قبول کی اور اوسکی اولاد مین سے محمدؐ نام میرا مقبول اور درجہ دیا ہوا پیدا ہوگا وہ میری وحی پہونچائیگا ایسی امت کو جو سب امتون سے بہتر ہے **توریت** مین ہے کہ محمدؐ بیٹا عبداللہ کا پیدا ہوگا مکے مین اور ہجرت کریگا مدینہ مین اور ملک شام مین اوسکا راج ہوگا اوسکی امت کے لوگ شکرگذار ہونگے اور ناف تک کمربند باندہینگے۔ اور اطراف بدن کو وضو کرینگے اور بلندی پر اذان کہینگے اور نماز مین صف سیدہی کرینگے **حبقوق پیغمبر** جو دانیال پیغمبر کے ہمعصر تھے اونکی کتاب مین ہے کہ لایا اللہ برکت اور پاکیزگی مکہ کے پہاڑ و نپر اور بہر گئی زمین تقدیس اور تحمید احمد سے اور اوسی کتاب مین ہے کہ نورانی ہوگیا آسمان روشنی محمدؐ سے اور بہر گئی زمین اوسکی اوسکی تعریف سے اور **صحیفۂ اشعیا** مین ہے

Marfat.com

کہ میرا پیارا بندہ کہ مین اوس سے خوش ہون ڈالتا ہون اوسمین روح اپنی بھیجتا ہون
اوسپر وحی اپنی دونگا اوسکو وہ دونگا جو کسیکو نہین دیا وہ احمدؐ ہے وہ میرا نور ہے
اوسکے تابع ہونگے جن وانسان انتہیٰ۔ زبور مین چند مقام پر آپ کے اوصاف
جمیلہ مذکور ہین کہ کسی نبی پر سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منطبق نہین
ہوسکتے۔ انجیل مین ہے کہ خدا تمکو فارقلیط دیگا وہ روح صادق ہے وہ
تمکو سب چیزین سکھلا دیگا اب واقع ہونے سے پہلے تمکو خبر دیتا ہون تاکہ
تم اسوقت یقین کرو وہ تمکو تمام سچے حکم بتلا دیگا اور اپنی طرف سے کچھ نہ کہیگا
بلکہ جو خدا سے سنیگا وہ کہے گا اور آیندہ کی تمکو خبر دیگا یہہ مختصر خلاصہ ہے
یوحنا کی انجیل کی عبارت کا۔ اسکے سوا اور بہت سی روایتین اس بات پر
دلالت کرتی ہین کہ آپکا تذکرہ قدیم الایام سے اہل کتاب مین جاری تہا۔
ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ زمانہ سلف مین
تبع نام ایک شخص تہا مدینہ والون نے اوسکے بیٹے کو مار ڈالا تہا وہ اس
قصد سے آیا کہ مدینہ کو اوجاڑ دے اوسوقت یہود کے جو بڑے بڑے علما
تہے وہ مجتمع ہوکر اوسکے پاس گئے اور اوسے کہا کہ ہرگز ایسا نہ کیجیو اس لئے
کہ یہہ شہر نبی آخر الزمان کا مقام ہجرت ہے اور اپنی کتابون سے
آپکی بشارتین اوسکو سنائین وہ بہت مشتاق ہوا اور غائبانہ آپ پر
ایمان لایا اور ایک خط آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
نام مبارک سے لکھا اور اوسمین اپنے ایمان کی شہادت تحریر کی اور
شموئیل یہودی کو جو یہود کے علما مین سب سے بڑا عالم تہا دیا اور وصیت کی
کہ اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو یہہ میرا خط
اور میرا اسلام حضرت کو پہونچانا اور اگر تمہارے زمانہ مین آپ کا ظہور نہو تو

Marfat.com

اپنی اولاد کو وصیت کر جانا کہ یہہ خط اور میرا اسلام جو حضرت کا زمانہ پائے
وہ پہونچا دے چنانچہ شاموں یعنے شموئیل کی اولاد مین اوس نامہ مبارک
اور سلام حضور کی وصیت پشت در پشت ہوتی چلی آئی آخر کو اکیسوین پشت
مین حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیدا ہوے اور وہ خط
حضور پر نور کے سامنے پیش کیا اور ایمان لاے اور اجل صحابہ مین شمار
کئے گئے **محمد ابن اسحاق** نے کتاب المغازی مین لکھا ہے کہ اوسوقت
چار سو علماے توریت عمدا بانٹکر مدینہ مین ٹھہرے کہ نبی آخر الزمان کی
صحبت کے شرف سے مشرف ہون اور اس تبع نے ہر ایک کے واسطے
ایک ایک گھر بنا دیا اور مال کثیر اونکو عنایت کیا **اور جبیر ابن مطعم**
روایت کرتے ہین کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کا مکہ معظمہ مین شہرہ ہوا مین ملک شام کو گیا ہوا تھا جب بصرے مین پہونچا
تو وہان لوگون نے مجھسے پوچھا کہ تو حرم سے آتا ہے مینے کہا ہان تو تم
بولے کہ تو پہچانتا ہے صورت اوس شخص کی جو مکہ مین دعوی نبوت کر رہا ہی
مینے کہا کہ ہان وہ میرا ہاتھہ پکڑکر کلیسا مین لے گئے اور بہت تصویرین
دکھائین مینے کہا اونکی تصویر انمین نہین ہے پھر وہ لوگ مجھکو ایک بڑے
کلیسا مین لے گئے اور بہت سی تصویرین دکھائین مینے آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شبیہ مبارک پہچانی اور حضرت ابوبکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہی تصویر دیکہی کہ وہ انحضرت کا زانو سے مبارک
پکڑے ہوے ہین اون لوگون نے مجھسے پوچھا کہ تم نے اونکی تصویر پہچانی
مینے کہا ہان پہچان لی مگر اونکو نہ بتایا تاکہ اونکی معلومیت کا امتحان
ہوجاے تو وہ لوگ خود بیان کرنے لگے کہ وہ تصویر یہہ ہے مین نے

Marfat.com

اون لوگون سے کہا کہ ہان یہی ہے پہر اون لوگون نے پوچھا کہ یہہ دوسرا شخص کون ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا زانوے مبارک پکڑے ہوئے ہے۔ مینے کہا کہ یہہ آپ کے مصاحب ہین اور سب سے پہلے آپ کی نبوت کی تصدیق آپ ہی نے کی ہے **الغرض** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ پیدا ہوے تو خواجہ عبدالمطلب نے ساتوین دن آپکا عقیقہ کیا اور نام نامی آپکا **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رکھا لوگون نے دریافت کیا کہ تم نے اس فرزند کا نام اپنے آبا واجداد کی وضع پر کیون نہین رکھا محمد نام کیون رکھا خواجہ عبدالمطلب نے جواب دیا۔ اَرَادَتُ اَنْ یَّحْمَدَہُ اللّٰہُ فِی السَّمَآءِ وَیَحْمَدَہُ النَّاسُ فِی الْاَرْضِ ترجمہ یعنے مینے اس فرزند کا نام محمد اسلئے رکھا ہے تاکہ تعریف کرے اسکی اللہ تعالےٰ آسمان مین اور آدمی تعریف کرین اسکی زمین مین انتہی چنانچہ یہہ مراد عبدالمطلب کی اللہ تعالےٰ نے پوری کی یعنی خاص اللہ تعالیٰ نے کتب مقدسہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعریف فرمائی اور انبیاء علیہم السلام نے اپنی امتون کو آپکی توصیف سنائی پس چرچا ہوگیا آپکی خوبیونکا زمین و آسمان مین۔ اور تمام ملائکہ اور جن وانسان مین۔ **حاکم** نے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ شہر مکہ مین ایک یہودی تاجر تہا اوسنے قریش سے کہا رات کو ایک لڑکا تم مین پیدا ہوا ہے قریش نے کہا ہمکو خبر نہین وہ بولا بے شبہ ہوا ہے اور اوسکے شانون کے بیچ مین بال مجتمع ہین جسطرح گھوڑے کی رگین چنانچہ قریش نے اسکی جستجو کی اور پتا لگا تو وہ اوس یہودی کو لیکر حضرت بی بی آمنہ خاتون کے دروازے پر

Marfat.com

لیکر آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دکھلایا تو وہ علامت
پائی گئی - یہودی بیہوش ہوکر گر پڑا جب ہوش میں آیا تو بے اختیار چلایا
کہ واللہ نبوت بنی اسرائیل سے منتقل ہوئی - اور عبدالرحمن بن عوف اپنی والدہ
سماۃ شفا سے روایت کرتے ہیں کہ جس رات آمنہ کو درد زہ ہوا ہے
تو آمنہ کی قابلہ میں تھی جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بطن مادر سے
میرے ہاتھوں پر آئے ہیں تو میں نے سنا کہ کوئی کہتا ہے یرحمک ربک اور مشرق
سے غرب تک ایسی روشنی ہوگئی کہ میں نے بعضے قلعے روم کے اپنی
آنکھوں سے دیکھے - اور آمنہ فرماتی ہیں کہ جب میرے درد شروع ہوا
تو میں نے ایک آواز سنی کہ جس سے ڈر گئی پھر میں نے دیکھا کہ ایک پیالہ سفید شربت
سے بھرا رکھا ہوا ہے میں نے دودھ سمجھی چونکہ میں بہت پیاسی تھی اور کر
پی لیا میرے دل کو اطمینان ہوا - اور میں اور اہل تاریخ کی تحقیق یہ ہے
کہ جس شب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں تو آمنہ خاتون
تنہا تھیں اسی سبب سے ترساں اور ہراساں ہوئیں کہ غیب سے ملائکہ
نے نزول کیا تو دل مبارک آپکا مطمئن ہوا - اس روایت میں اور اس
روایت میں جسمیں حاضر رہنا فاطمہ بنت عبد اور مادر عبدالرحمن ثابت ہے
تعارض واقع ہے اور وہ تعارض یوں رفع ہوتا ہے کہ جب درد زہ ہوا
تو آمنہ تنہا تھیں اور وہ اول شب تھی اور آپ کی ولادت باسعادت
صبح صادق میں واقع ہوئی اوسوقت یہ سب خبریں کرانی ہونگی - اور حضرت
آمنہ خاتون فرماتی ہیں کہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیدا ہوئے اوسی وقت سجدہ کیا اور انگشت شہادت آسمان کی جانب
اوٹھائی ایسا قیاس ہوتا ہے کہ حضور پرنور نے پیدا ہوتے ہی اقرار

Marfat.com

پروردگار تعالیٰ شانہ کی الوہیت کا اور اوسکی توحید کا فرمایا آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ اسکے بعد ایک ابر سفید آیا اور اوسنے حضرت کو چھپا لیا اور میرے کانون مین آواز آئی کہ آپ کو مشرق و مغرب مین پھرا لاؤ تاکہ سب مخلوق آپکی برکت سے فیضیاب ہون اور ہدایت سے کامیاب ہون۔ اور آپ کو حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کا خلق اور حضرت شیث علیہ السلام کی معرفت اور حضرت نوح علیہ السلام کی شجاعت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلت اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کی زبان اور حضرت اسحق علیہ السلام کی رضا اور حضرت صالح علیہ السلام کی فصاحت اور حضرت لوط علیہ السلام کی حکمت اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا بشریٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شدت اور حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر اور حضرت یونس علیہ السلام کی طاعت اور حضرت یوشع علیہ السلام کا جہاد اور حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز اور حسب حضرت دانیال علیہ السلام کا اور وقار حضرت الیاس علیہ السلام کا اور عصمت حضرت یحییٰ علیہ السلام کی اور زہد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عطا ہوا۔ اور آپ دریاے اخلاق انبیا علیہم السلام مین غوطہ دئے گئے۔ حضرت بی بی آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ مینے یہہ آواز سُنی کہ آپ کو انبیاء علیہم السلام کے دریاے اخلاق مین غوطہ دو چنانچہ آپ اوس دریا مین غوطہ دئے گئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ صاحبہ فرماتی ہین کہ جب مین یہہ آواز سن چکی تو وہ ابر کھل گیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک سبز پارچہ مین لپٹے ہوے پائے گئے اور اوس حریر سبز سے پانی کی بوندین ٹپک رہی تھین اور کوئی کہنے والا

Marfat.com

کہہ رہا تھا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حاکم ہوے تمام دنیا پر
اور آپ کا روے مبارک ماہ شب چہار دہم کیطرح روشن تھا اور آپ کے
جسم مبارک سے خوشبو مشک اذفر کی آتی تھی اور تین شخص نظر آئے ایک کے
ہاتھہ مین ابریق نقرہ اور دوسرے کے ہاتھہ مین طشت زمرد اور تیسرے
کے ہاتھہ مین حریر سفید۔ ایک نے انگشتری نکالی اور سات مرتبہ دہو کر
بین الکتفین مہر کردی اور ایک ساعت اپنی گود مین رکھکر میری گود مین دیدیا
اور خواجہ عبد المطلب سے منقول ہے کہ حضرت کی ولادت کی رات کو
مین خانہ کعبہ کی مجاورت مین تہا جب نصف شب گذری تو مینے دیکہا کہ
کعبہ مقام ابراہیم پر جہکا اور سجدہ کیا اور در و دیوار سے یہہ آواز آتی تہی
اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمدِ المصطفےٰ الآن قد طہرنی ربی من انجاس الاصنام
وارجاس المشرکین۔ یعنی اللہ بزرگ ہے جو پروردگار محمدؐ مصطفےٰ کا ہی
اب اوسنے مجہے بتون کی نجاست اور مشرکونکی خباثت سے پاک کر دیا۔
اور غیب سے آواز آئی کہ کعبہ مقبول ہی اور محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کا مسکن قرار دیا گیا اور خواجہ عبد المطلب کہتے ہین کہ مین نے اپنی آنکہون سے
دیکہا کہ جو بت خانہ کعبہ مین گرد اگرد رکہے ہوے تہے پارہ پارہ ہو گئے اور
ہبل جو سب بتون مین بڑا تہا منہ کے بل گر پڑا اور غیب سے آواز آئی کہ
محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بطن مبارک آمنہ سے پیدا ہوے
اور سحاب رحمت آیا عبد المطلب یہہ احوال مشاہدہ کرکے حضرت بی بی
آمنہ خاتون کیطرف متوجہ ہوے تو تمام گہر کو انوار سے منور پایا عبد المطلب
نے بی بی آمنہ خاتون کی طرف دیکہا تو نور تابانِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم پیشانیِ حضرت بی بی آمنہ خاتون پر نظر نہ آیا۔ خواجہ عبد المطلب نے

Marfat.com

بی بی آمنہ خاتون سے پوچھا کہ تیری پیشانی کا نور کیا ہوا فرمایا کہ مین نے وضع حمل کیا خواجہ نے فرمایا کہ جلد مجھے اوس بچہ کو دکھا حضرت بی بی آمنہ خاتون نے فرمایا کہ آپ اوسکو ابھی نہین دیکھہ سکتے آپ نے پوچھا کہ کیون نہین دیکھہ سکتا حضرت بی بی آمنہ خاتون نے فرمایا کہ جسوقت یہہ بچا پیدا ہوا ہی تو ایک بڑا طویل القامت اور نورانی شخص آیا اور کہا کہ تین زن تک اس بچہ کو کسی کو نہ دکھانا خواجہ نے اس امر مین مبالغہ کیا حضرت بی بی آمنہ خاتون نے فرمایا کہ جاؤ اوس گھر مین ہین آپ جو اوس گھر کیطرف چلے تو ایک مرد باشان و شوکت جسکی صورت سے نہایت ہیبت ظاہر ہوتی تھی سامنے آیا اور خواجہ کو روکدیا اور کہا کہ اے عبدالمطلب جب تک فرشتگانِ آسمان اس فرزند ارجمند کی زیارت سے فراغت حاصل نہ کرلین گے کسی بشر کو اجازت زیارت نہوگی خواجہ اس بات کو سُنکر فورًا واپس ہوے **محمد بن اسحٰق** رحمت اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ان دنون خواجہ عبداللہ یعنے آپ کے والد بزرگوار کی وفات ہوچکی تھی موضع ابوا مین۔

مولنا اصیل الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ بعد معاملہ نکاح و زفاف آمنہ خاتون خواجہ عبدالمطلب نے اپنے فرزند عبداللہ کو تجارت کا مال لیکر ملک شام کیطرف روانہ کیا تھا جب خواجہ عبداللہ نے وہان سے معاودت کی تو مدینہ منورہ مین بیمار ہوکر قبیلہ بنی نجار مین ٹھہر گئے جب قافلہ دو چار روز کے بعد مکہ معظمہ کو روانہ ہوا تو ابوا مین پہونچکر خواجہ عبداللہ نے وفات پائی اور اوسوقت عمر آپ کی پچیس ۲۵ برس یا بائیس ۲۲ برس کی تھی اور **دارالنابغہ** - **یا دارالنائلہ** مین مدفون ہوے یہہ روایت دوسرے طرق سے اوپر بھی تحریر ہوچکی ہے

Marfat.com

صاحب مدارج النبوت تحریر فرماتے کہ عبداللہ اور آمنہ سے سوائے حضور پرنور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اور کوئی اولاد نہین ہوئی۔
محمد بن اسحق کے نزدیک خواجہ عبداللہ کے انتقال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شکم مادر مین تھے اور بعض کا قول ہے کہ آپ گود مین تھے سات مہینے کے یا اٹھائیس ۲۸ مہینے کے اور ایک جماعت کا قول ہے کہ آپ دو مہینے کے تھے اور یہہ قول اقوال صحیحہ سے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ نے جب وفات پائی تو فرشتون نے افسوس سے کہا کہ اے معبود بحق تیرا پیغمبر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یتیم ہوگیا ارشاد ہوا کہ مین اوسکا حافظ و ناصر اور کفیل ہون اور تم اوسپر صلوٰۃ وسلام بھیجا کرو اور دعا کیا کرو بالجملہ جب عبدالمطلب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا تو بہت خوش ہوے اور بیت اللہ مین لیگئے اور پناہ خدا مین سونپ دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نام رکھا اور دروازہ کعبہ پر کھڑے ہوکر خدا کا شکر ادا کیا بعد اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بحفاظت تمام خاتون کے پاس لائے اور محافظت کے واسطے نہایت تاکید کردی اور کہا کہ اے آمنہ آگاہ ہو کہ میرے اس فرزند سعادت مند کی شان بہت بلند ہوگی اور اوسکو مرتبہ ارفع عنایت ہوگا۔ الصلوٰۃ السلام علیک یا رسول اللہ۔ الصلوٰۃ السلام علیک یا حبیب اللہ۔ الصلوٰۃ السلام علیک یا سید المرسلین۔ الصلوٰۃ السلام علیک یا شفیع المذنبین۔ فائدہ واضح ہو کہ حضرت کا اسم شریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اشہر اسماء مبارکہ سے ہے اور یہ لفظ مبارک اسم مفعول کا صیغہ ہے باب تفعیل سے ہے اور تکریر اور تکثیر اسکا خاصہ ہے محمد کے معنی حامد باب تفعیل کے قاعدہ کے موافق ستودہ مکرر و بسیار ہے والنعم ما قیل ؎

Marfat.com

مقام تو محمود و نامت محمدؐ		بدینسان مقامی و نامی کہ دارد

مطالع المسرات مین ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے خلقت خلق سے پہلے حضرت کا اسم مبارک محمدؐ رکھا تھا یہی وجہ تھی کہ خواجہ عبد المطلب کی زبان پر منجانب اللہ یہ نام گرامی ترین اسما جاری ہوا بعض قریش نے خواجہ عبد المطلب سے پوچھا کہ تمہارے آبا و اجداد مین سے یہ نام کسیکا نہ تھا تمنے اس فرزند ارجمند کا یہ نام کیون رکھا خواجہ نے جواب دیا کہ مینے یہ نام اسلیئے رکھا ہے کہ ہر شخص اس فرزند ارجمند کو اس نام سے پکارے اور خدائے تعالےٰ اسکو ایسا ہی کر دے کذا فی مزرع الحسنات اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ حضرت آمنہ خاتون نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہے اَنْتِ حَامِلَةٌ بِسَيِّدِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَاِذَا وَضَعْتِ فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا یعنے اے آمنہ تیرے شکم مین اس امت کا سردار ہے پس جب یہ پیدا ہو تو اس کا نام محمدؐ رکھنا اور اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے کلام پاک مین چار مقام پر اسی مبارک نام سے یاد فرمایا ہے۔ اول مقام وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ دوم مقام مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ تیسرا مقام وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ چوتھا مقام مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اور ذکر شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کتب سابقہ اور السنہ انبیائے گذشتہ مین باسم محمدؐ و احمدؐ بیشتر تھا اور ان دونون اسمائے گرامی کو اللہ تعالیٰ شانہ نے ایسا پوشیدہ رکھا تھا کہ کوئی شخص قبل حضرت کے اس نام سے موسوم نہین ہوا لیکن احمدؐ پس بالاتفاق کوئی اس نام کا مسمیٰ نہین ہوا اور محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم یہ بھی ویسا ہی ہے مگر جب زمان ظہور ذات بابرکات حضرت خاتم الانبیا محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قریب تر پہونچا اور علمائے تورات و انجیل اور کاہنان قریش نے

Marfat.com

اس بشارت کو اطلاع دی کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نام کا ایک فرزند قریش مین پیدا ہونے والا ہے تو بعض نے اپنے لڑکون کا نام محمد رکھا اس اُمید سے کہ شاید اس نام کی برکت اس مولود مین اثر کرے اور یہی فرزند نبی آخر الزمان ہو لیکن عجائب حکمت آلہیہ سے یہ بات ہوئی کہ جتنے نام اس تمنا مین رکھے گئے اُنمین سے کسی نے بھی دعوی نبوت نہ کیا کہ باعث التباس و اشتباہ ہوتا حافظ ابن حجر اور سخاوی نے پندرہ آدمیون کے نام گنوائے ہین جنکا نام محمد رکھا گیا وھُوھٰذا۔ محمد[1] ابن عدی ابن ربیعہ تمیمی سعدی۔ محمد[2] ابن اوصیہ اوسی بصیغہ تصغیر و ہرد وحاے مہملہ۔ محمد[3] ابن اُسامہ۔ محمد[4] ابن البراء بکری۔ محمد[5] ابن حارث محمد[6] ابن حرمان یعمری۔ محمد[7] ابن حرمان جعفی۔ محمد[8] ابن خزاعی سلمی۔ محمد[9] ابن خول ہمدانی۔ محمد[10] ابن سفیان۔ محمد[11] ابن یحمادی۔ محمد[12] ابن یزید۔ محمد[13] ابن الاسدی محمد[14] ابن القصمی۔ اور قاضی عیاض نے محمد[15] ابن مسلمہ انصاری کو بھی امین مین شمار کیا ہے اور غرایب قدرت سے یہ ہے کہ یہ نام پاک یعنی احمد و محمد بعض اوراق و شمار پر بخط قدرت لوگون نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ اون کا ذکر قاضی عیاض نے شفا مین اور قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین کیا ہے جنکو شوق ہو وہ ان کتابون کو ملاحظہ کرین۔ اور عبداللہ نوزی کہتے ہین کہ غرہ رجب ۱۰۱۲ھ مین ایک بچہ بکریکا پیدا ہوا تو اوسکی پیشانی پر محمد رسول اللہ بخط قلم قدرت لکھا ہوا تھا مینے اوسکو اپنی آنکھون سے دیکھا اور صاحب فتح المتعال فرماتے ہین کہ ۱۰۲۶ھ ہجری مین فقیر نے بلدہ فارس مین ایک پتھر ایک عورت کے پاس دیکھا اوسکی ایک جانب قلم قدرت سے سیاہ حرفون مین لا الہ الا اللہ لکھا تھا اور دوسرے پہلو مین محمد رسول اللہ تحریر تھا مینے اوس عورت سے وہ متبرک پتھر لینا چاہا اور اوس پتھر کے دو وزن برابر سونا اوس عورت کو دیا تھا مگر وہ رضامند نہوئی۔

Marfat.com

حدیث شریف مین ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ اوس شخص کو دوزخ مین نہ ڈالیگا جسکا نام احمدؐ یا محمدؐ ہوگا۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے گھر مین تین نام ہون محمدؐ۔ احمدؐ۔ عبداللہ۔ تنگی یعنی افلاس نہ آئیگا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے بیٹے کا نام میری محبت کے واسطے میرے نام پر رکھے قیامت کے دن وہ اپنے بیٹے کیساتھ بہشت مین داخل ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ مومن اپنے بیٹے کا نام محمدؐ رکھے اور جب اوسکو بلاوے اور کہے اے محمدؐ تو تمام حاملان عرش اوسکے جواب مین کہین لبیک یا ولی اللہ۔ پھر کہین کہ خوشخبری ہو تجھکو یا ولی اللہ ہماری عبادت اور طاعت مین تو شامل ہے اور ہماری عبادت کے اجر کی برابر اللہ تعالےٰ شانہ تجھکو اجر عنایت فرمائیگا کذا فی الرکن الثانی من المعارج النبوت ملا عباد حاشیہ صدر مین تحریر کرتے ہین کہ نام مبارک رسول الثقلین کا بضم میم بولنا چاہیئے یعنی محمدؐ اور حضور کے سوا دوسرے کا نام بفتح میم یعنی محمدؐ لینا چاہیئے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ہمتو یہہ سمجھتے ہین کہ یہہ قاعدہ اہل ادب نے ایجاد کیا ہے اور بہت درست ہے نبی اور امت کے نام کیواسطے مابہ الامتیاز کوئی حرکت ہونی چاہیئے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بیان رضاعت حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عالم بطون سے عالم ظہور مین

Marfat.com

تشریف لائے تو اول سات دن حضرت بی بی آمنہ خاتون نے اپنے فرزند کو دودہ
پلایا پھر ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودہ پلایا یہہ وہی لونڈی ہے جسنے آپ کی
ولادت کی خوشخبری ابولہب کو دی تھی اور اس خوشخبری کے صلہ مین ابولہب نے
اوسے آزاد کر دیا تھا اور یہہ کہدیا تھا کہ تو جا کر دودہ پلا تو اوسنے حضرت کو دودہ پلایا
اور حمزہ ابن المطلب اور ابوسلمہ عبداللہ ابن عبدالاسد مخزومی اور عبداللہ حجش
اسدی نے بھی اوسی کا دودہ پیا۔ اوسوقت ثویبہ کا جو لڑکا تھا اوسکا نام مسروح تھا
اگرچہ ثویبہ کے اسلام مین اختلاف ہے لیکن حضور پرنور اوسکا احترام کرتے تھے
اور مدینہ منورہ سے حضور پرنور اکثر انکے واسطے تحفہ و تحائف بھیجا کرتے تھے
ثویبہ نے ۸ سنہ ہجری مین خیبر کے واقعہ کے بعد وفات پائی کیا عجب ہے
انکی مغفرت ہوئی ہو۔

فقیر محمد اکبر ابو العلائی داناپوری مولف کتاب ہذا عرض کرتا ہے
کہ جب مین ثویبہ کی مغفرت کے لفظ پر پہنچا ہون تو خود بخود میری آنکھین بند ہوگئین
اور دیر تک یہہ حالت رہی جب مجھے افاقہ ہوا تو یہہ بات میرے دل مین
آئی کہ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دسترخوان حضور کے انگشتان
مبارک کے مس کرنے کے سبب سے آگ مین نجلا تو جس بی بی کا دودہ
حضور پرنور کے جسم اطہر کا جزو ہوا ہے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ شانہ کی بخشش کی
سزاوار نہوئی ہونگی۔ یہی خیال میرا حضور پرنور کے والدین کی طرف ہے
مُوتی جس صدف مین ہوتا ہے اوسکی آبداری کو دیکھئے حضور کی ذات پاک تو
وہ گوہر باآب و تاب تھی جسنے تمام دنیا کو روشن کر دیا کیا حیرت کی بات ہے کہ
ذات مبارک باعث آفرینش عالم ہوا اوسی دُرِ دریائے نبوت کے ماں باپ
نجات کے محتاج ہون ہذا العجب ہذا العجب ہذا العجب جو لوگ حضرت رسول صلعم

Marfat.com

کے والدین کی نسبت معذب ہونیکا گمان رکھتے ہین اونکے پاس اسکے ثبوت کا کیا سرمایہ ہے کیا ان دونون حضرات نے ہمارے حضور پرنور کی نبوت کا زمانہ پایا تہا اور حضرت کی نبوت سے انکار کیا تہا والد ماجد نے تو اوسوقت انتقال فرمایا کہ آپ بطن مادر مشفقہ مین تہے اور مادر مہربان نے اوس زمانہ مین رحلت فرمائی کہ حضور پرنور چھہ برس اور بروایتے سات برس کے تہے اور یہ زمانہ نبوت سے خالی سمجہا جاتا ہے پہر کس دلیل سے یہ حضرات معذب سمجھے جاتے ہین باوجودیکہ **ابوطالب** نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کا زمانہ پایا ہی اور حضور پرنور نے اونکو نبوت کی تلقین بہی کی لیکن اونہون نے اقرار نبوت نہ کیا اور موت اونکی کفر پر واقع ہوئی مگر صاحب قرۃ العیون نے لکہا ہے کہ دنیا مین تین آدمیون کی موت کفر پر ہوئی ہے مگر قیامت کے دن وہ مسلمان اٹہائے جائینگے نوشیروان انصاف کے سبب سے حاتم سخاوت کے سبب سے ابوطالب خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سبب سے **الغرض** حضرت عباس ابن عبدالمطلب فرماتے ہین کہ مین نے اپنے بہائی ابولہب کو خواب مین دیکہا کہ وہ بہت بری حالت مین ہے مین نے اوس سے پوچہا کہ تیرا کیا حال ہے اوس نے کہا کہ بس یہی حالت ہے جو تم دیکہ رہے ہو مگر شب دوشنبہ کو عذاب مین تخفیف ہوتی ہے سوائے اس روز کے ہمیشہ اسی حالت مین مبتلا رہتا ہون حضرت عباس ابن عبدالمطلب کہتے ہین کہ مینے اس تخفیف کا سبب پوچہا تو جواب دیا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوئے اور ثویبہ نے مجھے اونکی ولادت کی خوشخبری پہونچائی تو مینے اوسکو اوس مژدہ کے انعام مین آزاد کیا اور وہ رات دوشنبہ کی تہی یہ سبب ہے کہ شب دوشنبہ کو میرے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے ؎

Marfat.com

نماند لعصیان کسے در گرد		که دارد چنین سید پیش رو	

کتاب صحیح بخاری شریف مین بھی اسکا ذکر آگیا ہے جو حضرات کہ حضور پر نور کی ولادت کی شب میلاد شریف کی مجلسین کرتے ہین وہ حضور عند اللہ ماجور ہین اور مسلمان بھائی ضرور ان مجالس کا اہتمام کیا کرین مگر میری عرض یہ ہے کہ میلاد خوان اسکا بہت زیادہ خیال رکھین کہ وہ پاک ذکر غیر مستند روایات سے پاک ہو سچی روایتین اور صحیح صحیح حدیثین بیان کی جائین کہ موجب زیادتی ثواب کا ہو ثویبہ کے بعد حضور پُر نور کی پرورش حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذویب کے دودہ سے ہوئی اور مفصل روایتین اسکی یون ہین جنکو طبرانی - اور بیہقی اور ابو نعیم وغیرہ محدثین نے حلیمہ سعدیہ سے روایت کی ہے کہ حلیمہ فرماتی ہین کہ جب مین قبیلہ بنی سعد ابن بکر کی عورتون کے ساتھ جو شیر خوار بچون کی تلاش مین نکلین تین مکے مین آئی اوس سال بڑا قحط پڑا تھا اور میرے پاس ایک مادہ خرتھی جو لاغری سے چل نہ سکتی - اور ایک اونٹنی تھی جو ایک قطرہ بھی دودہ نہ دیتی تھی اور میرا لڑکا اور خاوند میرے ساتھ تھے اور عسرت یعنی تنگدستی کی تکلیف سے نہ رات کو نیند آتی تھی نہ دن کو چین پڑتا تھا فاقون کے سبب سے نہایت ضعف لاحق ہو گیا تھا جب قوم کی عورتین مکے مین پہونچین تو سب نے اچھے اچھے امرا کے لڑکے دودہ پلانے کے لئے لے لئے صرف حضور پر نور کو یتیم ہونے کے سبب سے کسی نے نہ لیا مینے اپنے شوہر سے مشورہ کیا کہ مجھے کدے خالی جاتے ہوئے بہت شرم آتی ہے خیر جو کچھ ہے اسی یتیم بچے کو لے لون چنانچہ اس مشورہ کے بعد حلیمہ سعدیہ بی بی آمنہ خاتون کے پاس گئین وہ فرماتی ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو دیکھا کہ ایک سفید کپڑے مین لپٹے ہوئے سوتے ہین اور تنفس جاری ہے

Marfat.com

یعنی آہستہ آہستہ سانس لینے کی آواز آرہی ہے اور یہہ عادت محمود ہی اور جو بعض نے خراٹا لینے کی روایت کی ہے وہ صحیح نہین ہے بلکہ یہہ ثابت ہے کہ حضور کبھی خراٹا نہ لیتے تھے۔ خراٹا ایک ناپسند آواز ہے اور اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تمام ناپسندیدہ باتون سے پاک اور منزہ رکھا تھا یہہ تقریر حضرت مولٰنا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہٗ کی ہے بی بی حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ بدن مبارک سے مشک کی خوشبو آرہی ہے اور سارا مکان معطر ہے میرا دل آپکی صورت پر فریفتہ ہوگیا مین آہستہ آہستہ آپکے قریب گئی اور سینہ مبارک پر مین نے اپنا ہاتھہ رکھا آپنی آنکھین کھولدین اور مجھے دیکھکر تبسم فرمایا مینے بہت پیار سے حضور کی دونون آنکھین چومین اور گود مین لیکر پستان راست دہن مبارک مین دی حضرت نے دودہ پیا پھر مینے پستان چپ دینے کا ارادہ کیا مگر آپ نے منہ اوس طرف سے پھیر لیا اور تا زمان رضاعت کبھی پستان چپ سے دودہ نہین پیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہین کہ حق تعالیٰ شانہ نے ابتدای حال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر عدالت اور انصاف کا وصف کھولدیا تھا آپ نے دودہ پینے مین بھی سررشتہ عدالت وانصاف ہاتھہ سے نہ دیا ایک طرف سے آپ دودہ پیا کرتے اور دوسری جانب اپنے رضاعی بھائی کے واسطے چھوڑ دیتے۔ حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ مین حضرت کو گود مین لیکر اپنے فرودگاہ پر آئی اور اپنے خاوند کو دکھلایا وہ بھی آپ کو دیکھتے ہی فریفتہ ہوگیا۔ اور میری اونٹنی جو ایک قطرہ دودہ نہ دیتی تھی اور فاقہ کشی سے لاغر ہوگئی تھی اوسکے تھن دودہ سے بھر گئے میرے شوہر نے اونٹنی کا دودہ دوہا اور خود پیا اور مجھکو پلایا اور اللہ تعالیٰ شانہ نے وہ تکلیف فاقہ کشی کی مجھہ سے

Marfat.com

دور کردی اور رات کو نیند آئی اور آرام سے سوئی صبح کو میرے خاوند نے کہا کہ اے
حلیمہ یہہ لڑکا تجھے مبارک ہو کہ اسکا تشریف لانا ہمارے لئے دفع عسرت کا سبب ہوا
آخر چند روز کے بعد حلیمہ سعدیہ حضرت بی بی آمنہ خاتون سے رخصت ہوئین اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنے آگے گود مین بٹھالیا یا تو وہ مرکب نہایت لاغر
اور کم رفتار تہا یا سب مرکبون سے آگے جاتا تہا۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ چپ و راست
مجھے آواز آتی تہی کہ اے حلیمہ اب تو غنی ہوگئی اور جس منزل پر اوترتی تہی وہ منزل
سرسبز ہوجاتی تہی حالانکہ قحط کے سبب سے صحرا مین سبزی کا نام بہی نہ تہا۔ جب
اپنے گہر پہونچی تو ایک عجیب رونق اور آبادی ہوگئی اور حضور پر نور کے قدم مبارک کی
برکت سے ہر چیز مین برکت پائی جاتی تہی اور بکریان بہت بہت سا دودہ دیتین
اور گانون کے لوگ اپنے اپنے چرواہون سے کہتے کہ جس چراگاہ مین حلیمہ کی بکریان
چرتی ہین تم بہی اوسی چراگاہ مین اپنی بکریان چرایا کرو الغرض برکت نے حضرت حلیمہ
سعدیہ کے گہر مین ہمیشہ کے واسطے اپنا قیام مقرر کرلیا۔ پہر جب حضرت کو طاقت گفتار
پیدا ہوئی تو مین نے سنا کہ اکثر آپ کی زبان مبارک پر یہہ الفاظ جاری ہوا کرتے تہے
اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ اور کبہی کپڑون پر
بول وغایط نہ فرماتے تہے اور بول وغائط کا ایک وقت مقرر تہا۔ اور جب طاقت
رفتار ہوئی تو آپ خرامان خرامان گہر کے دروازہ پر جاتے اور وہان لڑکون کو کہیلتے
ہوے دیکہتے تو ارشاد فرماتے کہ انسان لہو ولعب کے واسطے مخلوق نہین ہوا ہے
وہ کام کرو جسکے واسطے تم پیدا کئے گئے ہو اور خود حضور پر نور اونکے زمرے مین
شریک نہ ہوتے ؎

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست	

حضور پر نور کا نشو۔ نما اسطرح پر تہا کہ آپ ایک مہینے مین اتنا بڑہتے جتنا اور بچے سال بہر مین

Marfat.com

اور رونا مچلنا۔ روٹھنا اور لڑکونکی طرح آپکی عادت مین نتھا۔ اور کوئی چیز بائین ہاتھ
مین آپ نہ لیتے تھے اور جس چیز پر آپ دست مبارک رکھتے پہلے بسم اللہ فرماتے
حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ مین کبھی آپ کو اپنے پاس سے جدا نکرتی تھی مگر ایکدن
غافل ہوگئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی رضاعی بہن مسماۃ شیما
کے ساتھہ دہوپ مین باہر چلے گئے مین آپکو ڈہونڈتی ہوئی نکلی تو مین نے آپ کو
شیما کے ساتھہ پایا مینے شیما سے خفا ہوکر کہا کہ تو ایسی گرمی اور دہوپ مین آپکو
کہان لے گئی تھی اوسنے کہا کہ انہین دہوپ سے کچھہ بھی مضرت نہوئی ایک ٹکڑا
بدلی کا انکے ساتھہ ساتھہ تھا اوسکا سایہ اپر تھا **فائدہ** قبیلہ بنی سعد ابن بکر
عرب مین نہایت فصیح و بلیغ تھا اور جہان وہ لوگ رہتے تھے وہانکی آب ہوا بھی
بہت اچھی تھی اس سبب سے مکہ معظمہ کے لوگ جو دولت مند تھے اپنی اولاد کو وہانکی
عورات سے دودہ پلواتے اور اس خیال سے کہ بچونکی تندرستی اچھی رہے گی اونکے
سپرد کردیتے تھے لہذا وہانکی عورات سال مین دوبار یعنی فصل ربیع اور خریف مین وہان سے
مکہ معظمہ آتین اور بچون کو دودہ پلانیکے لئے لیجاتین اسی تقریب سے حضور پر نور بھی
اوس قبیلہ مین رونق افروز ہوے۔ اور جب عمر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی تین یا چار برس کی ہوئی تو واقعہ **شق صدر** پیش آیا **واقعہ**
شق صدر واقعہ شق صدر ایک ایسا واقعہ ہے کہ اصحاب عقل جبھی جب یہہ
واقعہ سنتے ہین تو بہت حیرت ظاہر کرتے ہین کہ جس آدمی کا دل نکال لیا جاے
تو وہ کیونکر زندہ رہ سکتا ہے اور جب ڈاکٹرونکی چیر پہاڑ کے حیرت انگیز واقعات
گوش زد ہوتے ہین تو پھر کچھہ تعجب ہے نہ حیرت آمنّا وصدقنا کہنے کو موجود ہین
جی ہان ڈاکٹر صاحب ایسے ہین اور ڈاکٹر صاحب ویسے ہین۔ خیر جو کچھہ ہو ہمین
اونکی زق زق و بق بق سے کچھہ غرض نہین ہمتو اپنے مذہب کے اصول سے

Marfat.com

اس روایت پر پورا اعتبار کرتے ہین ہمارے علماے کرام اس روایت مین کچھ شک وشبہ ظاہر نہین کرتے اور ہمکو اون سے ہی غرض ہے ؎

تو وطوبیٰ وما وقامتِ یار		فکر ہر کس بقدر ہمت اوست	

روایت ایک دن حضور پرنور نے حضرت حلیمہ سعدیہ سے استفسار فرمایا کہ میرے بھائی دن کو کہان رہتے ہین حلیمہ سعدیہ نے کہا کہ اے جان مادر تیرے بھائی دن کو بکریان چرانے جایا کرتے ہین اور رات کو گھر آجاتے ہین چونکہ یہہ فعل انبیا علیہم السّلام کی سنّت مین سے تہا حضور نے بہی اسکی خواہش فرمائی اور مادر مشفقہ سے اصرار کیا کہ ہم بہی اپنے بہائیونکے ساتہہ بکریان چرانے جائینگے ناگزیر حضرت حلیمہ سعدیہ نے صبح کیوقت آپکا روے مبارک دہویا دست وپا کی شست وشو فرمائی موئے مبارک مین شانہ کیا چشمان نرگسین مین سرمہ لگایا اور برادران رضائی کے ہمراہ کر دیا اور ایک ہار مہرہ ہاے سلیمانی کا حضور کے گلوئے مبارک مین دفع نظر بد کے لئے ڈالدیا حضور نے اوس ہار کو فی الفور گردن سے اوتار کر مادر مہربان کو واپس کیا اور فرمایا کہ میرا پروردگار میری حفاظت فرمائیگا۔ اور عصا دست مبارک مین لیکر برادران رضاعی کے ہمراہ چراگاہ کو روانہ ہوے اور اون بے زبانونکی نگاہبانی مین مشغول رہے ناگاہ دوپہر کے وقت **ضمرہ** حلیمہ سعدیہ کا فرزند اتان وخیران روتا چلاتا اپنی مادر مشفقہ کے پاس آیا اور کہا اے مادر مہربان دوڑ اور بہائی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خبر لے قریب ہے کہ تو اوسی زندہ نہ پاے اور کام تمام ہوجاے حضرت حلیمہ سعدیہ نے پوچہا کہ کیا ہوا **ضمرہ** نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک مقام پر کہڑے تہے کہ دو آدمی آئے اور اونکو اوٹہا کر ایک طرف لے گئے پہر لٹا کر پیٹ چاک کیا اسکے بعد کیا ہوا یہہ ہمین نہین معلوم یہہ واقعہ سنتے ہی حلیمہ پریشان ہوگئین اور اپنے شوہر کو ہمراہ لیکر

Marfat.com

چراگاہ کیطرف دوڑین جب پہاڑ پر گئین تو دیکھا کہ حضور پرنور صحیح وسالم بیٹھے ہین
اور آسمانکی طرف دیکھہ رہے ہین لیکن چہرۂ مبارک متغیر ہے حضور نے اپنی عادت
کریمہ کے موافق تبسم فرمایا حضرت حلیمہ سعدیہ نے پیشانی نورانی کا بوسہ لیکر عرض کی
کہ میری جان آپ پر فدا کیا معاملہ گذرا حضور نے ارشاد فرمایا کہ دو آدمی سفید کپڑے
پہنے آئے ایک کے ہاتھہ مین چاندی کی چھری اور دوسرے کے پاس زمرد کا طشت
تھا جو برف سے بھرا تھا وہ دونون مجھے وہان سے اوٹھاکر یہان پہاڑ پر لے آئے
اور ایک نے نہایت مہربانی سے لٹاکر میرا سینہ ناف تک چاک کر ڈالا مگر مجھے
کچھہ درد یا الم محسوس نہوا پھر پیٹ مین ہاتھہ ڈالکر رودے نکالے اور اوسی
برف کے پانی سے دھوکر پھر اونہین اپنی جگہہ پر رکھدیا دوسرے نے دل کو
نکالا اور چاک کیا اور نقطۂ سیاہ خون آلود نکالکر پھینکدیا اور کہا ھٰذا حظ
الشیطان منک یا حبیب اللہ اور ایمان واثق وعرفان حق وایقان
صادق میرے دل مین بھرے پھر دل کو اوسی مقام پر رکھدیا اور ایک انگشتری
نورانی نکالکر دل پر مُہر کردی بس میرا دل حکمت ونبوت کے انوار سے بھر گیا اور
ایسی خنکی اور تازگی دل مین سماگئی کہ اوسکا اثر ہنوز جوڑ اور بند مین باقی ہی ؎

دلم خزانہ اسرار بود دست قضا	درش ببست وکلیدش بہ دلستانی داد

پھر اوسی شخص نے میرا سینہ برابر کر دیا۔ اور اوسکا نشان باقی رہگیا حضور پرنور
فرماتے ہین کہ پھر وہ مجھے چھوڑکر پرواز کر گئے اوس خط مبارک کی صفت سراپائے
رسول اکرم مین مولوی محسن صاحب کاکوروی یون فرماتے ہین ؎

خطِ مو سینہ سے تا ناف جو ہی مشک سیاہ	رشتۂ جان سے شیرازۂ مکتوب الٰہ
یا رُخ حور پہ ہے گیسو مشکین سیاہ	یا مصلے پہ رکھا سُبحہ ہے سبحان اللہ
جسکے ہر دانہ سے دانائی جہان ہی آگاہ	یا شب تار مین ہی وادیٔ ایمن کی راہ

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ مینے اوس زخم کا نشان شکم مبارک پر دیکھا تو ایک نشان لنبا باریک خط سا تہا۔ الغرض جب حضرت تمام شق صدر فرما چکے تو حلیمہ سعدیہ آپ کو گود مین لیکر گھر مین آئین وہان لوگون نے کہا کہ انکو کاہن کے پاس لیچلو حلیمہ سعدیہ آپ کو کاہن کے پاس لیگئین اور پوری سرگذشت کہنے کا سلسلہ شروع کیا اوسنے کہا کہ تم ٹہرو یہہ بچہ اپنا حال آپ ہی کہیگا چنانچہ حضرت نے تمام واقعہ تفصیل تمام ظاہر کیا کاہن نے حضرت کو گلے لگایا اور چلایا کہ اے عرب آؤ اور اس بچہ کا کام تمام کر دیہہ وہی لڑکا ہے جو جوان ہوکر تمہارے دین کو باطل اور علما کو جاہل کہیگا اور ایسے خدا کی طرف بلائیگا کہ جسکو تم نہ جانتے ہوگے نہ پہچانتے ہوگے اور ایسے دین کیطرف دعوت کریگا جس سے تم محض ناآشنا ہوگے حضرت حلیمہ سعدیہ نے کاہن کی یہہ باتین سنکر فورًا حضور پرنور کو اوسکی گود سے چہین لیا اور کہا کہ تو دیوانہ ہوگیا ہے اگر مجہے تیری یہہ حالت معلوم ہوتی تو مین اپنے نور نظر کو تیرے پاس کبہی نہ لاتی یہہ بچہ تو معصوم اور بے گناہ ہے مگر تو بے شک واجب القتل ہے جو صرف اپنے خیال باطل پر ایک نفس زکیہ کے قتل کا فتوی دے رہا ہے پہر حضرت حلیمہ سعدیہ حضور پرنور کو گود مین لیکر اپنے دولت خانہ پر تشریف لائین۔ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ جب یہہ واقعہ ظاہر ہوا تو میرے شوہر نے کہا کہ اب اس بچہ کا یہان رکہنا مناسب وقت نہین ہے فورًا عبدالمطلب کے پاس پہونچانا چاہیئے ایسا نہو کہ اسکی جان کو کوئی صدمہ پہونچے لہذا مینے اپنے نور نظر کو مکہ معظمہ پہونچا دینے کا مصمم ارادہ کرلیا اوسی شب کو مینے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ قبیلہ **بنی سعد** سے خیر و برکت جاتی ہے **بطحا مکہ** کے رہنے والے خوش ہون کہ اونکی زیب و زینت کے دن آتے ہین وہ ہمیشہ حفظ و امان مین رہین گے حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ

Marfat.com

جب مین مکہ کے قریب پہونچی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایک محفوظ
مقام پر بٹہادیا اور خود قضائے حاجت کے لئے گئی جب وہان سے فراغت ہوکر
آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہان نہ ملے ہرچند مینے ادہر اودہر حضور پر نور کی
تلاش کی مگر کچھہ پتا نملا اور جس شخص سے مینے دریافت کیا اوسنے کچھہ نشان نہ دیا
مین ادہر اودہر حیرانی و پریشانی کی حالت مین روتی پھرتی تہی کہ ناگاہ ایک
بوڑہا آدمی مجھے ملا اور میرا حال اوسنے پوچھا مینے بیان کیا اوس نے کہا چل مین
تجھے ایک جگہہ لیچلون وہان تیرے گم شدہ فرزند کا سراغ مل جائیگا وہ مجھے
ہبل بت کے پاس لیگیا اور اوسنے سات بار اوس بت کا طواف کیا اور نہایت
منت وسماجت اور الحاح وزاری سے کہا کہ محمد ابن عبداللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سراغ بتا اس مبارک نام کا اُس بوڑہے آدمی کی زبان سے
نکلنا تہا کہ وہ بت اوندہے مُنہ زمین پر گر پڑا اور جتنی اور مورتین اوس بت کے
گرد وپیش کھڑی تہین وہ بہی گر پڑین اور اون بتون سے یہہ آواز آئی کہ ای پیر مرد
یہانسے دور ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام یہان نہ لے وہی ہمارا
خراب کرنے والا اور رسوا کرنے والا ہے وہ بوڑہا آدمی اس آواز کے سنتے ہی
گہبرایا ہوا باہر آیا اور لاٹھی جو اوسکے ہاتہہ مین تہی وہ چھوٹ گئی اور بے ہوش ہوکر
زمین پر گر پڑا جب اوسے ہوش آیا تو اوسنے حلیمہ سعدیہ سے کہا کہ اے حلیمہ تیرے
بیٹے کا حافظ خدا ہے ہرگز اوسکو ضائع نکریگا اگرچہ حلیمہ کو اس تقریر سے فی الجملہ
تسکین تو ہوئی لیکن یہہ سوچی کہ اس راز سربستہ کو کہولنا اور معاملۂ مخفیہ کو
ظاہر کردینا اور خواجہ عبدالمطلب کو اس سے آگاہ کرنا ضروریات سے ہے حلیمہ سعدیہ
فرماتی ہین کہ ناچار مین اس واقعہ کی خبر کرنے خواجہ عبدالمطلب کے پاس گئی اور
واقعۂ گذشتہ اور معاملہ پیش آمدہ بیان کیا۔ خواجہ عبدالمطلب یہہ خبر سُنکر

Marfat.com

نہایت مضطر اور پریشان ہوے اور دوڑکر کوہ صفا پر چڑہ گئے اور قریش کو آواز دی کہ
اے آل غالب چلو اونکی آواز سنکر سب قوم قریش جمع ہوکر آئی۔ اعلاے مکہ سے
تا اسفل مکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سب نے تلاش کیا مگر کسی جگہہ
حضور کا پتہ نہ لگا۔ اب خواجہ عبد المطلب بہت زیادہ پریشان ہوے اور مسجد حرام
مین آے اور سات بار کعبہ شریف کا طواف کیا پہر دعا مانگی ہاتف غیب نے ندا دی
کہ اے عبد المطلب غم نکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا
حافظ خدا ہے خواجہ عبد المطلب نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کہان ہین ہاتف نے جواب دیا وادی تہامہ مین کیلے کے درخت کے نیچے بیٹھے
ہین خواجہ عبد المطلب اودہر چلے راہ مین ورقہ ابن نوفل ملا وہ بہی خواجہ عبد المطلب
کے ہمراہ ہوا یہانتک کہ اوس مقام پر جو ہاتف نے بتایا تہا پہونچکر دیکہا کہ حضرت
کیلے کے درخت کے نیچے جلوہ افروز ہین اور پتے چن رہے ہین خواجہ نے دوڑکر
حضور کو گود مین لے لیا اور گہوڑے پر اپنے آگے بٹہالیا بہت خوشی کے ساتہہ
مکہ معظمہ مین داخل ہوئے خواجہ نے اونٹ نحر کئے اور سونا خیرات کیا حلیمہ سعدیہ
فرماتی ہین کہ مجہکو بہی خواجہ نے بہت کچہہ دیکر رخصت کیا فایدہ بزرگون نے
بیان کیا ہے کہ معلوم نہین حضور کی گمشدگی مین کیا حکمت اللہ تعالی شانہ کی مخفی تہی

فقیر حقیر نعلین بردار حضرت صوفیہ کرام محمد اکبر ابو العلائی
دانہ پوری غفر اللہ ذنوبہ دست بستہ عرض کرتا ہے یہہ وہ واردہ ہے
جو میرے مالک میرے خالق میرے رزاق میرے ستار میرے غفار کی طرف سے
میرے قلب پر وارد ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ دنیا کے بادشاہ جب کسی دوسرے
مقام سے اپنے دار السلطنت مین داخل ہوتے ہین تو کیا کچہہ انتظام شہر کی آراستگی وغیرہ
کا نہین ہوتا وہ اللہ کا بندہ جو خاتم المرسلین ہونے والا ہے تین چار برس بعد

Marfat.com

اپنے وطن مین داخل ہوتا ہے اور یون داخل ہو کہ نہ کوئی پیشوائی کو آئے نہ شہر مین کسیکو خبر ہو اللہ تعالیٰ شانہ کو یہہ بات پسند نہ آئی اس پیشوائی اور اطلاع عام کے واسطے حضرت کو ایک مقام محفوظ مین بٹہا دیا تاکہ تمام مکہ معظمہ کے اصاغر و اکابر یہین سلام کے واسطے حاضر ہون اور حضور باشان و شوکت تمام حرم محترم مین داخل ہون اور یہہ داخلی فتح مکہ کے دنکی داخلی کی فال تھی الحمد اللہ علی احسانہ شیخ صدر کے ساتھہ ہی بیان شرح صدر مناسب مقام معلوم ہوتا ہے لہذا ناظرین کتاب ہذا کے انشراح طبیعت کیواسطے ہدیۃً نذر ہے وھو ھذا ؎

کتاب وصفِ ترا آب بحر کافی نیست	کہ ترکنم سرِ انگشت وصفحہ بشمارم

شرحِ صدر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہی ایک خاص فضیلت ہے شاید کوئی نبی سوائے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اس فضیلت سے مشرف ہوا ہو اگرچہ بیان اوسکا نہایت طویل ہے مگر بطور اختصار نذر ناظرین ہے روایت تفسیر سورہ اَلَم نشرح لَکَ صَدرَکَ کے تحت مین مفسرین محققین رحمہم اللہ نے بہت سے نکات و لطائف بیان کئے ہین مگر پہر بہی وسعت قلب شریف کی حقیقت سمجہ مین نہین آتی لیکن یہہ کج مج زبان متقدمین کی تصانیف سے خوشہ چینی کرتا ہے ؎

تمتع زہر گوشۂ یافتم	ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم

شرح صدر کے معنی فراخی حوصلہ کے ہین اور ہر شخص کے حوصلہ کی فراخی فطرتًا اوسکی استعداد کے موافق ہوا کرتی ہے اور ہر شخص کے حوصلہ کی فراخی کا ادراک اوسیکو ہوتا ہے جو اوسکا ہم مرتبہ ہو جیسا کہ مشہور ہے لَا یَعرِفُ الْوَلِیَّ اِلَّا الْوَلِیُّ پس ایک تو حضور کا حوصلہ فطرتًا فراخ تہا ہی مگر پیدایش کے بعد پہر فراخ کیا گیا اور یہہ فراخی کسی آدمی کو نہین دی گئی لہذا حضور کا ہم مرتبہ کوئی آدمی

Marfat.com

خواہ وہ نبی ہو یا غیر نبی پیدا نہین ہوا اسی قیاس سے یہہ بات سمجھہ لی گئی کہ ادراک شرح صدر مصطفوی غیر ممکن ہے اور یہی وجہہ ہے کہ آپ خاتم الانبیا ہین اور مرتبہ خاتمیت پر حضرت کے سوا کوئی نبی فائز نہین ہوا اور کوئی آدمی اس قلب کا نہ پیدا ہوا ہے نہ آیندہ کو ہوگا ؎

بصورتِ تو نگارے نہ آفرید خدا	ترا کشید و دست از قلم کشید خدا

چنانچہ بیان ابدالانِ شام مین حضرت **عبداللہ ابن مسعود** رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔

روایت ہے کہ تین سو ابدال ہین کہ اونکے دل حضرت آدم علیہ السّلام کے مانند ہین۔ اور چالیس ابدال ہین کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا سا دل رکھتے ہین اور سات ابدال ہین جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا سا دل دئے گئے ہین۔ اور پانچ ابدال ونکا دل حضرت جبریل علیہ السّلام کے دل کی مثل ہے۔ اور تین ابدال ون نے حضرت میکائیل کا دل پایا ہے۔ اور ایک ابدال حضرت اسرافیل کے دل پر مخلوق ہوا ہے۔ مگر نہین پیدا کیا گیا کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دل پر اسوجہہ سے کہ کائنات مین کوئی اسکی استعداد نرکھتا تھا کہ حضور پرنور کے دل پر پیدا کیا جاے پس کیونکر کوئی آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قلب شریف کی کیفیت تحریر کر سکتا ہے مگر تمثیلاً جیسے کہ اللہ تعالےٰ شانہ اپنے نور کو شمع و چراغ سے ہمارے سمجھانے کے لئے تشبیہ دیتا ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اسیطرح سنت اللہ کے موافق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قلب شریف کی ایک مثال عرض کرتا ہون۔

مثال۔ حضور پرنور کے قلب شریف کو فضاے بے پایان اور میدان وسیع

Marfat.com

سمجھنا چاہیئے اور اوس مقدس میدانمین ایک عظیم الشان عمارت قائم ہے۔ اور اُس عمارت مین بارہ نشیمن ہین اونمین سے بعض تو انتظام امور دنیاوی کیساتھہ متعلق ہین اور بعض احکام دینی کے ساتھہ اور کچھہ ان دونون سے جدا۔

نشیمن اوّل مین ایک بادشاہ عظیم الشان سریر سلطنت پر چار بالش حکومت بجماے اجلاس فرما رہا ہے اور بادشاہان روے زمین دست بستہ اوسکے حضور مین حاضر ہین اور آئین سیاست اور تدبیر مملکت کے اسرار و غوامض حل کر رہے ہین چنانچہ توقیعات کسریٰ اور تزک تیموری اور واقعات بابری اور آئین اکبری اور تزک جہانگیری اور کلمات طیبات عالمگیری اس دعوی کے شاہد ہین کہ تمام ضوابط ملکی و مالی اور قواعد فوجی کتاب مستطاب شرع محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے انتخاب کرکے ان کتابون مین درج کئے گئے ہین۔

نظم

سلیمان قدر دار الملک لولاک	جنیبت ران نہ میدانِ افلاک
فراز ہفت مسند چار طاقش	حریم حضرت عزت وثاقش

نشیمن دوم مین ایک حکیم ہمہ دان بیٹھا ہوا سیاست منزلی اور تہذیب اخلاق و آراستگی آداب بیان کر رہا ہے اور حکماے جہان و فیلسوفان زمان اوس سے مسائل حکمی استفادہ کر رہے ہین اور جو قواعد وہ ارشاد کرتا ہے ابن سینا و ابن مسکویہ و نصیر طوسی و فخر رازی وغیرہم اوس سے علوم بے شمار استخراج کرتے ہین اور اپنے فنون مین اوسکو صرف کرتے ہین۔ **نشیمن سوم** مین ایک قاضی القضات مسند عدالت پر متجلس ہے اور طریقہ فیصلہ خصومات و رفع منازعات و رضامندی متخاصمین کیسے کیسے عمدہ طرق سے ارشاد کر رہا ہے کہ قضاۃ عالم اوسکو اپنی لوح دل پر اپنی آیندہ نسلونکے لئے دستور العمل طیار کر رہے ہین۔

Marfat.com

نشیمن چہارم مین ایک مفتی متبحر وسادہ افتاد پر متمکن ہے اور ایک دریاے بیکنارِ القاے ربانی اوسکی زبان معجز بیان سے روان ہے اور ہر واقعہ وقایع جدیدۂ حکم الٰہی سے موافق کتاب وسنت ومطابق قواعد اصول رسالت استنباط کرکے واضح واضح بیان کر رہا ہے اور مفتیان جہان اور غرائض نویسان دوران گرداگرد اوسکے بیٹھے ہین اور ہر ہر لفظ اوسکا نقل کر رہے ہین اور اپنے واسطے کتاب کافی مرتب کرتے جاتے ہین **نشیمن پنجم** مین ایک محتسب منصب احتساب پر رونق افروز ہے اور پیادگان مطیع الحکم ارباب مسکرات کو لیے حاضر ہین اور وہ ہر ایک پر حد اور تعذیر اور حسن تادیب کے احکام جاری کر رہا ہے اور محتسبان دنیا قواعد احتساب وتعذیرات وسیاست اہل بدعت اوس سے یاد کر رہے ہین۔

نشیمن ششم مین قاری آہنگ خوش خوانی وطیب الحانی ہفت قرات کو وجوہ وروایات کے ساتھہ از بر پڑہ رہا ہے اور قاریان عالم ظاہر اوس سے ہر وجہ اور ہر روایت کو تحقیق کر رہے ہین وہ ایک کو قاعدۂ ادغام ارشاد کرتا ہے دوسرے کو طریقہ تخفیف ہمزہ تعلیم فرماتا ہے۔ کسیکو قاعدۂ یرملون واظہار واخفا سکھا رہا ہی

نشیمن ہفتم مین عابد اور ادخوان سجادۂ طاعت پر مشغول وظائف ونوافل ہی کہ دنیا ومافیہا سے خبر نہین صبح سے شام اور شام سے صبح تک تلاوت قرآن واذکار نووی وحصن حصین جزری وحزب الاعظم ملا علی قاری واوراد شیخ الشیوخ مین مستغرق ہے اور بہ سبب کثرت انوار ملایکہ علوی وسفلی اوسکی مجلس نورانی مین حاضر ہوکر موانست قلبی اور تلذذ روحانی حاصل کرتے ہین جسکی وجہ سے لذات نفسانیہ کو خیرباد کہہ چکے ہین پس جو حضرات کہ شایق اوراد خوانی ہین وہ اوس سے اسناد انکی حاصل کرتے ہین **نشیمن ہشتم** مین عارف کامل صوفی واصل مصلاے تحقیق پر خرقہ فقر وفنا زیب بدن کیے ہوئے جلوہ گر ہے اور شرح نکات اسرار ذات وصفات

Marfat.com

وافعال الٰہی کہ جو ہر ذرّے مین بحکم اَلْاُصُوْلُ یَسْرِیْ فِی الْفُرُوْعِ سرایت کئے ہوئے ہے علوم بے انتہا کے ساتھہ بالسنہ مختلفہ ہر مذہب کی اصطلاحین زبان گوہر فشان سے بیان فرما رہا ہے اور صوفیانِ عالم فتوحات مکیہ۔ اور فصوص الحکم عوارف المعارف وغیرہم اوس سے سنکر جمع کر رہے ہین **نشیمن نہم** مین واعظ فرشتہ صورت عمامہ اطلس نور و عبائے محبت زیب تن نورانی کیکے منبر عرش منزلت پر بیٹھا ہوا سرگرم وعظ ہے کہ کلمات طیبات کے سُننے سے تمام قلوب زیر و زبر ہو رہے ہین وہ کسیکو ثواب عظیم کے حاصل کرنیکا طریقہ تعلیم فرماتا ہے اور کسیکو عذاب الیم سے ڈراتا ہے اور واقعات حشر و نشر و عبور پل صراط و عقوبات دوزخ و مراتبات عالیات بصراحت تمام ارشاد کر رہا ہے کہ جسکو سنکر کفار زُنّار توڑتے ہین اور گنہگار تایب ہوتے ہین سنگ دلونکا جگر پانی ہوتا ہے ناحق شناس اتلاف حق سے توبہ کرتے ہین۔ **نشیمن دہم** مین ایک رسول صاحب عزم ہے کہ تسخیر قلوب اُمّت کے واسطے دلول و تدبیرات کر رہا ہے کہ گمراہون کو ضلالت کی راہ سے روکے اور شاہِ راہ ہدایت پر لگا دے اور چند برگزیدہ لوگون کو اس کام کے واسطے اپنا اصحاب اور رازدار بنایا ہے اور بقدر استعداد ہر ایک کو تبلیغ رسالت و دعوت کے لئے ہر شہر و ملک مین روانہ کیا ہے اور ہر قوم کے معاملات اپنے رسول کی معرفت سُنتا ہے اور فکر صایب اور عقلِ سلیم کے ذریعہ سے اونکا تدارک کرتا ہے **نشیمن یازدہم** مین مرشد کامل صاحب طریقت سجادۂ مشیخت پر جلوہ افروز ہے اور بے شمار طالبانِ خدا اوسکے آستانہ فیض کاشانہ پر دست بستہ حاضر ہین اور بزبان حال یون عرض کر رہے ہین ؎

انانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند	آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

کوئی رفع حجاب ناسوتی کی التجا کرتا ہے کوئی ترقی مقامات کا خواہان ہے کسیکو

Marfat.com

طریقۂ شکستِ نفس تعلیم ہوتا ہے کسیکو ترکیب نسخۂ کحل البصر خاکساری بتائی جاتی ہے

عیب است بزرگ ترکشیدن خودرا		وز جملۂ خلق برگزیدن خودرا
از مردمکِ چشم بباید آموز		دیدن ہمہ کس راو ندیدن خودرا

کوئی حصولِ مقام وصول الی اللہ کی تمنا مین مٹا ہوا ہے اور بچشم اشکبار عرض کر رہا ہے ؎ لمولفہ

یارب یہہ میرے دل کا مجھے مدعا ملے		تیری تلاش ہے مجھے تو اے خدا ملے

تتمیم دوازدہم مین ایک محبوب نازنین دلربائے ماہ جبین حسین سراپا ناز حبیب عاشق نواز ہمہ تن نور رشکِ صد جلوۂ طور مسند زرنگار اطلس قدس پر تکیہ لگائے رونق افروز ہے اور خود حسن ازل مروحۂ گیسو حور ہاتھہ مین لئے منصب خواصی پر پس پشت باادب استادہ ہے اور خود جمال بہ نفس نفیس باینہمہ کمال بامید سرفرازی عہدۂ مشاطگی عرضداشت خون تمنا سی لکھکر گذرانے کو منتظر حکم کھڑا ہے اور ہزارون عشاق جان باختہ اویس رض کردار بے توقع منفعت شوق دیدار مین دور دور سے چلے آتے ہین۔ اور لاکھون مشتاق لقا مثل بلال رض آستانہ فیض کاشانہ پر پڑے سجدے کر رہے ہین اور یون عرض کر رہے ہین ؎

ز مہجوری برآمد جان عالم		ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی		ز محرومان چرا غافل نشینی
ز خاک اے لالۂ سیراب برخیز		چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
بہ تن در پوش عنبر بوے جامہ		بسر بر بند کافوری عمامہ
ادیم طایفی نعلین پاکن		شراک از رشتۂ جانہاے ما کن

مگر یہہ وہ مقام ہے کہ کسیکو اسکی ہوا بھی نہین لگی ہے صرف دو تین اولیاء اللہ

Marfat.com

بطفیل محبوب مقبول اس مقام کو فایز ہوئے ہین جیسے حضرت پیر دستگیر سیدنا قطب عالم عبد القادر جیلانی اور حضرت سلطان الاولیا سیدنا نظام الدین زری زربخش محبوب آلہی اور حضرت قطب دارین محبوب جل وعلا سیدنا ابو العلا رضی اللہ تعالی عنہم **واقعہ شق صدر** مین کچہ اختلاف نہین ہے مگر زمانہ عمر مین علما رحمہم اللہ کو اختلاف ہے۔ **روایات** صحیحہ سے ثابت ہے کہ اول حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دو برس قبیلہ بنی سعد مین جلوہ افروز رہے اور مدت رضاعت کے تمام ہونے کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ آپ کو حضرت بی بی آمنہ خاتون کے حضور مین پہونچا گئین مگر مکہ معظمہ کی آب وہوا ان دنون کچہہ خراب ہوگئی تہی لہذا با اجازت حضرت بی بی آمنہ خاتون پہر حضور پرنور کو اپنے گہر واپس لے آئین اور دو۲ برس یا تین۳ برس اور اپنے پاس رکہا حاصل کلام حضور کا قبیلہ بنی سعد مین پانچ برس رہنا ثابت ہے بعد پانچ برس کے چہٹے برس کے شروع مین حضرت حلیمہ سعدیہ کو شق صدر کیوجہہ سے خوف ہوا کہ کہین پہر یہہ معاملہ واقع نہ ہو آپ کو بی بی آمنہ خاتون اور خواجہ عبد المطلب کے سپرد کر گئین مخفی نرہے کہ روایات شق صدر مختلف ہین ایک یہہ کہ قبیلہ سعد مین اول بار یا دو بار واقع ہوا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جب حضور چہہ برس کے ہوے اوسوقت شق صدر واقع ہوا اور بعض دس برس کی عمر مین بیان کرتے ہین اور سوائے انکے احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شق صدر شب معراج مین بہی واقع ہوا پس جمع بین الروایات جس سے تعارض رفع ہوجاے یون ہوتا ہے کہ یہہ معاملہ عجیب اور حادثہ غریب کئی مرتبہ واقع ہوا **فائدہ** بعض کہتے ہین کہ مکتب اطفال جو ہندوستان مین چار برس چار ماہ چار روز مین مقرر ہے اوسکی توجیہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا شق صدر

Marfat.com

اسی عمر مین ہوا ہے مگر اس تقریر کو قوت نہین ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عمر شریف اوسوقت تین برس کی تہی شرح شرعۃ الاسلام مین بہی یہہ توجیہ بیان کی ہے بعد اوسکے لکہا ہے والمشہور انہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کَانَ عُمرُہٗ ثلث سنین اور حضرت مولنا محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اربعین مین لکہا ہے کہ یہہ طریقہ جو ہندوستان مین مکتب اطفال کے واسطے مقرر ہوا ہے بے اصل ہے **صاحب تفسیر حسینی** سورۂ بنی اسرائیل کی آخر آیت کے نسبت لکہتے ہین کہ جو لڑکا اولاد عبدالمطلب سے باتین کرنے کے قابل ہوتا تو حضور اوسکو یہہ آیت سکہاتے وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ○ ترجمہ اور کہہ سراہیئے اللہ کو جسنے نہین رکہی اولاد اور نہ کوئی اوسکا ساجہی سلطنت مین اور نہ کوئی مددگار اوسکا ذلت کے وقت پر اوسکی بڑائی کر بڑا جانکر۔ **تفسیر** اور نہین ہے اوسکے واسطے کوئی دوست یعنی ولی مِنَ الذُّلِّ ذلت کی راہ سے کہ وہ رکہتا ہوتا کہ وہ اوس دوست کی دوستی کے سبب سے عزت دار بنجاے۔ یون سمجہئے کہ وہ خدا اسلئے کسیکو اپنا دوست نہین بناتا کہ اوس دوست کے سبب سے عزت دار سمجہا جاے جیسا کہ آدمیونکا دستور ہے کہ بادشاہون اور اُمرا اور وزرا سے ملاقاتین پیدا کرتے ہین اور اوسکو اپنی عزت کا سرمایہ سمجہتے ہین اللہ تعالےٰ شانہ اپنے بندونکو دوست رکہتا ہے اونکی نکوکاری کے سبب سے اور اپنے فضل وکرم کی وجہ سے ۱۲ **المختصر** حضرت حلیمہ سعدیہ کے تشریف لیجانیکے بعد مسماۃ برکۃ المشہور اُمّ ایمن حبشیہ کنیز خواجہ عبداللہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو میراث والدین مین پہونچی تہین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہواداری وخدمت گذاریمین مصروف ہوئین ۱۲

Marfat.com

فرماتی ہین کہ مینے بچپن مین بہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہوکہ
پیاس کا کبہی شاکی نہ پایا بلکہ جب صبح ہوتی تہوڑا پانی نوش فرماتے تہے پہر جب
دوپہر ہوتی اور مین کہانے کے واسطے کہتی تو ارشاد فرماتے مجہے حاجت نہین
پہر جب چہہ برس اور برواتیے سات برس کے ہوے تو حضرت بی بی آمنہ خاتون
آپ کو مع اُمّ ایمن مدینہ باسکینہ کو لیگئین اور قبیلہ بنی عدی مین اپنے ماموں
کے گہر ایک مہینے کامل مقیم رہین اس اثنا مین یہود مدینہ آپ کو شواہد و علامات
سے پہچانتے اور کہتے کہ نبی موعود آخر الزمان یہی ہین پہر بعد ایک مہینے کے
حضرت آمنہ خاتون مکہ معظمہ تشریف لیچلین اور موضع **ابوا** مین جو ما بین مکہ معظمہ
اور مدینہ واقع ہے مقام فرمایا اوسی جگہہ اونکی وفات ہوئی اور وہین مدفون
ہوئین اور بعض علما نے اونکی قبر ام القرا مین لکہی ہے اور جمع بین الروایتین
یہہ ہے کہ اول ابوا مین دفن کیا تہا بعد اوسکے مکہ معظمہ مین لاکر دفن کیا **فائدہ**
متقدمین کو عدم اسلام ابوین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
مین یقین واثق ہے اور متاخرین مین ابن حجر اور مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی
رحمتہ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے مگر بعض متاخرین اہل حدیث نے اسلام ابوین
رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بلکہ جمیع آبا و امہات کا اسلام
حضرت آدم علیہ السلام تک ثابت کیا ہے اور اثبات اسلام کے تین طریق بیان
کیے ہین۔ **اول** یہہ کہ والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
دین حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر تہے۔ **دوم** یہہ کہ دونون زمانہ
فترت مین تہے نہ زمانہ نبوت مین یعنی اونکو کسی نبی کی دعوت نہین پہونچی۔
سوم یہہ کہ اللہ تعالے شانہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی
دعا سے دونون کو زندہ کیا کہ اسلام لائے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے

Marfat.com

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اللہ تعالیٰ شانہ سے سوال کیا کہ آلہی میرے
ماں باپ کو زندہ کردے اللہ تعالیٰ شانہ نے زندہ کردیا اور اون دونون نے تصدیق
الوہیت اور نبوت کی فرمائی اور پہر اپنی اپنی قبرونمین آرام فرمایا اگرچہ بعض نے
اس حدیث کو ضعیف کہا ہے لیکن محققین نے اس حدیث کو اصول سے تقویت
بہی دی ہے اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث احیا اون احادیث سے ہے
جنکو متقدمین محدثین نے روایت کیا ہے اور یہہ علم گویا متقدمین سے پوشیدہ تہا
کہ متاخرین پر اللہ تعالیٰ نے کہولا۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء من فضلہ۔ اور
شیخ جلال الدین سیوطی نے اس باب مین رسالے تحریر کئے ہین اور مخالفین کو
جواب دئے ہین کذا قال المحقق الدہلوی فی شرحہ للمشکوٰۃ۔ الغرض اُمِّ ایمن
بعد وفات حضرت آمنہ خاتون حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مکہ معظمہ مین
لائین اور خواجہ عبدالمطلب آپ کی پرورش مین مصروف ہوے اور اپنی سب اولاد
سے زیادہ حضور پرنور کو دوست رکہنے لگے۔ ایک مرتبہ خواجہ عبدالمطلب کو سفر
یمن کا اتفاق پڑا اور قریش بہی ہمراہ تہے جب وہان سے واپس آئے تو قریش پر
قحط مستولی تہا اور اوس قحط کے زمانہ کو بہت طول ہوا اور کئی برس تک رہا آخر
عبدالمطلب کو غیب سے آواز آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے استسقا
کراؤ لہذا خواجہ عبدالمطلب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنی کندہو پر چڑہایا اور پہاڑ پر لیگئے
دعا کرائی اوسیوقت پانی برسا اور اتنا برسا کہ قحط سالی دور ہوگئی جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
آٹہہ برس دو ماہ دس روز کے ہوئے اور بروایتے آمنہ خاتون کی وفات سے دو برس گذرے تو خواجہ
عبدالمطلب نے وفات پائی عمر خواجہ کی ایکسو بیس برس کی تہی اور اوسی سال **نوشیروان**
اور حاتم طائی نے وفات پائی اور نوشیروان کا بیٹا **ہرمز** بادشاہ ہوا۔
اُمّ ایمن سے روایت ہے کہ جب خواجہ عبدالمطلب کا جنازہ باہر نکلا تو حضور پرنور

Marfat.com

جنازہ کے پیچھے روتے ہوئے جاتے تھے بالجملہ بعد وفات خواجہ عبد المطلب ابوطالب نے حضور پرنور کی پرورش اپنے ذمہ لی اور یہہ نعمت غیر مترقبہ ابوطالب نے قرعہ ڈالکر حاصل کی تھی اور حضور نے بھی اپنے اعمام مین سے آپ ہی کو قبول فرمایا اور ابوطالب آپ سے نہایت محبت کرتے تھے ہمیشہ اپنے پاس رکھتے ایک دم بھی جُدا نکرتے اور آپ کی مدح مین اشعار کہا کرتے اور نجو بترین وجہ اونپر یہہ بات تھی کہ نبی موعود یہی ہین ابن عساکر اپنی تاریخ مین غُرُنْفُطہ۔ بضم الغین وسکون الراے المہملہ وضم الفار واہمال الطار سے روایت کرتے ہین کہ مین ابوطالب کے زمانہ کفالت مین داخل مکہ ہوا تو وہان قحط سالی تھی قریش عبد المطلب کے زمانہ مین قحط کا پڑنا اور حضرت سرور کائنات کی دعا سے مینہ کا برسنا دیکھہ چکے تھے ابوطالب سے کہا کہ تم اپنی بھتیجے سے دعا کراو کہ پانی برسے ابوطالب گھر سے نکلے اور اطفال قریش کا ہجوم اونکے ساتھہ ہوا اون مین ایک لڑکا ایسا نورانی تھا کہ جس طرح آفتاب ابوطالب نے اوسکو اوٹھاکر پیٹھہ اوسکی دیوار کعبہ سے لگادی اوس نے آسمانکی طرف اونگلی سے اشارہ کیا تو چارون طرف سے بادل گھر آیا اور پانی برسنے لگا اور ایسا برسا کہ جنگل بھر گئے حالانکہ حضرت کی اونگلی اوٹھانیکے پیشتر کہین ابر کا نشان بھی نتھا۔ **حضرت کی عمر کا نوان برس** جب عمر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نو برس کی ہوئی تو حضرت اسرافیل ملازمت مین حاضر ہوئے اور تین برس تک اکثر حاضر ہوا کرتے تھے پھر حضرت جبریل علیہ السلام انتیس ۲۹ برس تک حضرت کی خدمت بابرکت مین اکثر حاضر رہتے تھے بطریق پوشیدہ۔ **حضرت کی عمر کا بارہوان برس** جب بارہ برس دو مہینے دس روز کی عمر ہوئی تو ابوطالب نے شام کا سفر کیا حضور پرنور بھی اوس اپنے چچا ابوطالب کے ساتھہ تھے جب شہر بصریٰ پر پہونچے تو بصریٰ کے چھہ میل اسطرف موضع کفر مین

Marfat.com

ایک صومعہ تہا اوس مین ابو عُداس المقلب بہ بحیرا المشہور بہ جرجیس زاہد نصرانی رہتا تہا اور مدت دراز سے اوسکی سکونت وہان تہی لہذا وہ قریہ دیر بحیرا کے نام سے مشہور تہا اوس نے علامات مندرجۂ کتب آسمانی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خوب پڑہا تہا اور وہ زیادہ تر تائید علامات وشواہد یہہ ہوئی کہ اوسنے قریش کے قافلہ پر ایک ابر کا ٹکڑا سایہ کئے ہوے دیکہا تو اوسے یقین کامل ہوا کہ اس قافلہ مین پیغمبر آخر الزمان رونق افروز ہین اور یہہ بحیرا راہب مدت سے حضور کا منتظر تہا ہر قافلہ کو نظر غور سے دیکہا کرتا اوس نے اس پورے قافلہ کی دعوت کی چنانچہ ابو طالب مع اہل قافلہ وہان گئے اور حضور پر نور کو وہین ایک درخت کے نیچے چہوڑ گئے لہذا وہ ابر جو قافلہ پر سایہ کئے ہوئے تہا وہ بہی قافلہ سے جدا ہو کر اوسی درخت پر ٹہیر گیا بحیرا نے پوچہا کہ تمہارے ساتہیون سے کوئی شخص فرودگاہ پر رہ تو نہین گیا ہے ابو طالب نے کہا ہان میرا یتیم بہتیجا رہ گیا ہے اور اوسی وقت حضور پر نور کو طلب کیا تو وہ ابر آپ پر سایہ کئے ہوے چلا آیا بحیرا نے آپ کو دیکہکر پہچان لیا اور ابو طالب پر تاکید کردی کہ انکو شام مین ہرگز نہ لے جانا یہود انکے دشمن ہین لہذا ابو طالب نے مال تجارت بصرے مین فروخت کیا اور پلٹ آئے۔

روایت ہے کہ بحیرا نے حضرت کو سوکہی روٹی اور خرمے دئے تہے اور ترمذی نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہ موٹی روٹی اور روغن زیتون ہمراہ کر دیا اور اہل تحقیق کہتے ہین کہ بحیرا نے دست مبارک پکڑ کر کہا کہ یہہ شخص رسول رب العالمین ہے اہل قافلہ نے کہا کہ تو نے کسطرح جانا اوس نے کہا کہ جب تم لوگ دو پہاڑونکے بیچ مین سے نکل کر یہان آئے ہو تو ہر ایک شجر وحجر انکو سجدہ کرتا تہا اور یہہ دونون سجدہ نہین کرتے مگر پیغمبر کو یہہ روایت ہے

Marfat.com

ابو موسیٰ اشعری کی الغرض ابوطالب نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخوف یہود مکہ معظمہ کو روانہ کر دیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ وہ بھی قافلہ مین تھے حضرت کے ہمراہ گئے۔

ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے کہ اس عرصے مین سات آدمی روم کے رہنے والے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ڈھونڈتے ہوئے آئے تھے بحیرا نے اون سے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو اون لوگون نے کہا کہ پیغمبر آخرالزمان ان دنون باہر نکلنے والا ہے اوسکی تلاش مین پھرتے ہین کہ اگر ملجاے تو قتل کرین۔ بحیرا نے اون سے کہا کہ جو امر خدا نے مقدر کیا ہے اوسکو تم پھیر سکتے ہو وہ بولے کہ کسی بشر کا مقدور نہین کہ اللہ کے حکم کو پلٹا دے بحیرا نے کہا پھر اس کوشش بے فائدہ کا کیا حاصل ہے تمہارے واسطے یہی بات بہتر ہے کہ تم اوسپر ایمان لاؤ اور اوسکے ہاتھہ پر بیعت کرو وہ بیشک خاتم المرسلین ہے اور تم اوسکو ضرر نہ پہونچا سکوگے۔ روایت ہے کہ بحیرا نے ابوطالب سے تخلیہ مین پوچھا کہ یہہ لڑکا تمہارا کون ہے ابوطالب نے کہا کہ میرا بیٹا ہے بحیرا نے کہا کہ بالکل غلط ہے اسکی علامات سے ایک علامت یہہ بھی ہے کہ وہ یتیم ہوگا ابوطالب نے کہا کہ یہہ بھتیجا ہے بحیرا نے کہا یہہ سچ ہے پھر بحیرا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوکر کہا کہ تمکو لات وعزیٰ کی قسم مجھکو خبر دو کہ تمہارے دونون شانون کے درمیان اس شکل کا نشان ہے حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک لات وعزیٰ کی کوئی عزت نہین ہے جیسے اور حجر ہین ویسے ہی یہہ بھی ہین مین انکی قسم کو نہین مانتا تو بحیرا نے کہا کہ تمکو اوس اللہ کی قسم ہے جو تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے سچ کہو کوئی اس شکل کا نشان ہے آپ نے فرمایا کہ تو جیسا چاہتا ہے بے شک ہے بحیرا نے اوسے دیکھا اور بوسہ دیا

Marfat.com

اور کہا اشہد انک رسول اللہ حقاً **فائدہ** اہل تحقیق کے نزدیک بحیرا بت پرست نہ تہا اوسنے لات وعزیٰ کی قسم امتحاناً دی تہی - پہر حضور پرنور مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور حضرت ستّرہ برس کے ہوے **حضور پرنور کی عمر گرامی کا سترہوان برس** - **روایت** جب حضور کی عمر شریف ستّرہ برس کی ہوئی تو زبیر - خواہ عباس ابن عبدالمطلب حضور کو باسید یمن و برکت ابی طالب کی اجازت سے ملک یمن کو لے گئے اونکو بہی اکثر خوارق عادات حضور پرنور کے نظر آے - **حضور کی عمر گرامی کا بیسوان برس** - جب عمر شریف حضور پرنور کی بیس برس کی ہوئی تو ظہور ملائکہ اور واقعات عجیبہ دیکہے گئے جو کتب تواریخ واحادیث مین موجود ہین - اسی سال مین حلف الفضول واقع ہوا اور حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ زبید یمنی نے اپنا اسباب عاص ابن وایل کے ہاتہہ بیع کیا عاص نے قیمت ندی زبید نے کوہ بوقبیس پر چڑہ کر عاص کے ظلم کی شکایت مین ایک شعر پڑہا اسپر قریش جمع ہوے اور دار الندوہ مین اس بات پر عہد ہوا کہ ظالم کا ظلم دفع کرین زبیر بن عبدالمطلب اس مین سرغنہ ہوے بعد اوسکے ایک گروہ نے عبداللہ ابن جدعان کی حویلی مین ہوکر اختلاف کیا اور کہا ہذا حلف الفضول مجلس اول مین حضور پرنور بہی جلوہ فرما تہے لیکن عہد و پیمان مین کسی کے شریک نہ تہے - **عمر شریف حضور پرنور کی بیس برس سے متجاوز ہوئی** جب عمر شریف بیس برس سے متجاوز ہوئی تو حضرت نے کوہ اجیاد مین شبانی شروع کی اور جو کچہہ مزدوری مین ملتا مسکینون کو عنایت کرتے اور اپنے واسطے ایک مقدار قلیل رکہہ لیتے - **حضرت کی عمر شریف کا پچیسوان برس** جب حضرت کی عمر پچیس برس کی ہوئی تو ابوطالب پر افلاس غالب آیا پر ایک دن اپنا حال کہکر ملتمس ہوئے کہ قریش کا

Marfat.com

قافلہ بقصد تجارت ملک شام کو جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ **خدیجہ بنت خویلد** کو ایک امین آدمی کی ضرورت ہے اگر اوسکا مال آپ لے جائین تو شاید ہمکو نفع ہو دفعتہً یہہ خبر خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو پہونچی حضرت خدیجہ نے نہایت آرزو سے اسبات کی تمنا کی اور کہلا بھیجا کہ اگر آپ قبول فرمائین تو مین دوچند اجرت دینے پر رضامند ہون ابوطالب نے قبول کیا حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے بے تامل اجرت پیشگی بھیجدی لہذا حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت ام المومنین کے غلام کو جسکا نام میسرہ تھا ہمراہ لیکر قافلہ کے ساتھہ ملک شام کو روانہ ہوے۔ جب شہر بصریٰ مین پہونچے تو آپ ایک خشک درخت کے نیچے ٹھہرے وہان ایک نصرانی راہب رہتا تھا جسکا نام نسطورا تھا اوس نے آپ کو درخت کے نیچے اوترا ہوا دیکھکر کہا کہ اس درخت کے نیچے سوائے پیغمبر کے کوئی نہین اوترتا لہذا وہ حضرت کے حضور مین حاضر ہوا اور اسم شریف دریافت کرکے کہنے لگا کہ آپ خاتم النبیئن ہین اور میسرہ سے حضور کے خوارق عادات سنکر کہا کہ مین اس پیغمبر کے انتظار مین تھا الحمد للہ کہ زیارت نصیب ہوئی اے میسرہ تجھے وصیت کرتا ہون کہ انسے ہرگز جدا نہونا اور شام مین نہ لیجانا کہ یہود انکے دشمن ہین اسلئے کہ یہہ پیغمبر آخر الزمان ہین میسرہ نے کہا کہ مینے شدت حرارت مین انپر دو مرغ سایہ کرتے ہوے دیکھے ہین اور اونکے قدم کے نیچے سے پانی جاری ہوتا ہے اور ایک آدمی کے لایق کھانا انکی برکت سے سوا آدمی کھاتے ہین اوس نے اسکی تصدیق کی چنانچہ میسرہ نے اسباب تجارت وہین فروخت کرایا سہ چند نفع ہوا۔ اور بعض اس معاملہ کو یون بیان کرتے ہین کہ جب حضرت مسلم کی **عمر شریف** چوبیس ۲۴ برس نو مہینے چھہ روز کی ہوئی اور امانت و دیانت

Marfat.com

آپ کی تمام ملک عرب مین مشہور ہوئی اور قوم قریش آپ کو امین کے لقب سے
پکارنے لگی تو حضرت اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواہش
اسباب کی ہوئی کہ حضور پرنور کو اپنی مال تجارت کا نگران قرار دین اور آپ کیساتہ
اپنا مال تجارت ملکونمین روانہ کرین اور یہہ پیغام حضور مین روانہ کیا گیا اور ہمارے
سرکار بلند اقتدار حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے عم مکرم
خواجہ ابوطالب کے مشورہ سے قبول فرمایا۔ حضرت اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ
رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنے غلام میسرہ اور خزیمہ رشتہ دار کو ہمراہ رکاب
حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کرکے شام کی طرف روانہ
فرمایا یہہ معاملہ حضور پرنور کے نکاح سے دو مہینے چوبیس ۲۴ دن قبل ہوا بالجملہ جب
حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بصرے مین اسباب
فروخت کیا اور مراجعت فرمائی اور جب حرم مکہ معظمہ کے قریب پہونچے تو اُسوقت
گرمی کی شدت تہی اور ایک اونٹ پر حضور سوار تہے اور دوسرے پر خزیمہ اور
میسرہ اور حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ کوٹھے پر اپنے غرفہ سے دیکہہ رہی تہین
اور چند عورات قریش بہی آپ کے پاس بیٹہی تہین دفعتہً حضور پرنور کی سواری
نظر آئی تو حضرت اُمّ المومنین نے دیکہا کہ دو مرغ کہ حقیقت مین دو فرشتے تہے
اپنے پرون سے حضور پرنور پر سایہ کئے ہوے ہین اور خزیمہ اور میسرہ دونون
دہوپ مین ہین حضرت ام المومنین اس واقعہ کو دیکہکر متحیر تہین اور عورات
قریش کو بہی تعجب تہا یہان تک کہ خزیمہ اور میسرہ دونون حضرت ام المومنین
کے پاس پہونچے حضرت ام المومنین نے اونکی خیریت پوچہکر حضرت کا حال اور
سایہ کی حقیقت کا سوال کیا اون دونون نے نسطور راہب کا کلام بیان کرکے
جو کچہہ خوارق عادات آپ کے ملاحظہ کئے تہے بیان کئے **کتاب** بہجۃ المحافل مین ہے

Marfat.com

کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور میسرہ ملک شام سے
اسباب لیکر آئے تو ام المومنین نے اوسکو فروخت کیا اور دونا فائدہ اوٹھایا
اور اُجرت بھی دونی دہی اور اُجرت کے چار اونٹ تھے جوان۔ حاصل کلام
یہہ ہے کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جب حضرت کے حالات سُنے تو آپکی
عظمت وشان اور محبت آپکے دل مین گھر کرگئی اور آپ نے چاہا کہ مین حضرت کی
زوجیت کا شرف حاصل کرون لہذا آپ نے مسماۃ نفیسہ بنت منیہ کو بلاکر کہا کہ
تو حضرت سے دریافت کر کہ آپ کا میلان نکاح کیطرف ہے یا نہین چنانچہ مسماۃ مذکورہ
حضور مین حضرت ختم المرسلین کے حاضر ہوئی اور اپنا مافی الضمیر عرض کیا آپنے
فرمایا کہ نکاح کا ساز وسامان ہمارے پاس نہین ہے وہ بولی کہ اگر کوئی عورت
اپنی قوم کی شریف اور مالدار ایسی ملے کہ سامان نکاح کی بہی کفالت کرے جب تو
آپ کو کچھہ عذر نہوگا حضور نے فرمایا کہ ایسی عورت کہان مسماۃ نفیسہ نے کہا
خدیجہ بنت خویلد آپ کی تمنا رکہتی ہے اور چاہتی ہے کہ آپ سے نکاح کرون
اوس نے مجھے استمزاجاً بہیجا ہے حضور پرنور نے ارشاد فرمایا کہ خیر کیا مضایقہ
ہے چنانچہ نفیسہ بی بی خدیجہ کے پاس یہہ مژدہ لیگئین اور حضرت ام المومنین رضی اللہ
تعالیٰ عنہا اونکی ممنون ہوئین اور بعض کا بیان ہے کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے میسرہ غلام نے اس تقریب میمنت قریب کو انجام دیا۔ بہر تقدیر
جب حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو معلوم ہوا کہ آپ کو نکاح
سے انکار نہین ہے تو آپ نے اپنے چچا عمرو ابن اسد کو کہ وہ خویلد کے مرجانے
کے بعد وارث اور ولی تہا بلایا اور حالات گذشتہ سے اطلاع دی اور بعض کے
نزدیک یہہ ہے کہ حضرت ام المومنین نے اپنے چچازاد بہائی ورقہ ابن نوفل کو
بلایا تہا۔ الغرض دونون راضی ہوے۔ اب ہمارے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے بھی اپنے اعمام سے یہہ حال بیان کیا وہ سب بھی رضامند ہوے چنانچہ حضرت حمزہ
وعباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما اور ابوطالب وغیرہم حضور پرنور کے ہمرکاب تھے حضرت
ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے پہر روسار قریش کے سامنے ابوطالب نے
خطبہ پڑہا ترجمہ خطبہ حمد وسپاس اوس خدا کو ہے جس نے ہمکو اولاد ابراہیم واسمعیل
سے گردانا اور منبت نشو ونما ہمارا اصل مضر ومعد بنایا اور اپنے حرم محترم کا نگہبان کیا
اور صنادید عرب اور ارباب فضل وادب کا مقتدا اور پیشوا کیا اور بعد حمد۔ میرا بھتیجا
محمدؐ ابن عبداللہ وہ شخص ہے کہ اوسکا ہموزن مخلوق خدا مین سے کوئی نہین ہوسکتا
بلکہ اگر موازنہ کیا جاے تو محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم راجح نکلین اگرچہ کیسہ مال
اوسکا مشہور بقلت ہے لیکن مال کا اعتبار نہین ہے یہہ تو سایہ ہے معرض زوال مین
اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہ ہے جسکی قرابت تمکو معلوم ہے حالانکہ اوس نے
خواہش کی ہے خدیجہ بنت خویلد کی اور اوسکو نکاح مین لاتا ہے بعوض مہر جسکا مؤجل
ومعجل میرے مال سے متعلق ہے اور خدا کی قسم کہ محمدؐ کو بعد اس معاملہ کے مرتبہ عظیم عطا
ہوگا بعد اسکے ورقہ ابن نوفل نے یہہ خطبہ پڑہا ترجمہ خطبہ ورقہ ابن نوفل
یہہ ام المومنین کے چچازاد بہائی تھے۔

ترجمہ خطبہ ورقہ ابن نوفل حمد وسپاس اوس خدا کو ہے جسنے ہمکو اون فضائل
مین گردانا جو تم نے بیان کئے پس ہم سردار عرب ہین اور تم ان کمالات کے اہل ہو کوئی
آدمی اور کوئی فرد افراد قبائل وعشایر عرب سے تمہارے فضل کا منکر نہین ہے اور
نہ کوئی متنفس تمہاری شرافت کو رد کرسکتا ہے اور حقیقۃً مجھکو اس خطبہ کے قبول کرنے مین
خوشی ہے۔

اسکے بعد ابوطالب نے کہا کہ اے ورقہ مین چاہتا ہون کہ عمرو بن اسد بھی تیرا
شریک ہو تو عمرو ابن اسد نے کہا کہ اے گروہ قریش تم گواہ رہو کہ مین نے خدیجہ بنت خویلد کو

Marfat.com

محمدؐ ابن عبداللہ کے نکاح مین دیا بالجملہ نکاح طرفین کی ایجاب وقبول سے منعقد ہوا۔ اور بعد تمامی قاعدہ عقد صحیح کے ابوطالب نے کئی اونٹ ذبح کرکے نحر کراکے اشراف قوم کو کھانا کھلایا اور بایماے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا لونڈیون نے دف بجاکے رقص کیا اور دوپہر کے وقت اوسی دن زفاف واقع ہوا **فائدہ** مہر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ایک روایت مین چار سو مثقال طلا تہا اور مثقال کا وزن ساڑہے چار ماشہ کا ہوتا ہے اور ایک روایت مین پانچ سو درہم اور درہم کا وزن ساڑہے تین ماشہ ہے اور ایک روایت مین بیس اونٹ ہین یہہ جو کہانا ابوطالب نے کہلایا طعام **ولیمہ** تہا ولیمہ مشتق ہے التیام سے اور التیام کے معنے اجتماع کے ہین چونکہ اجتماع زوجین کے وقت یہہ کہانا کہلایا جاتا ہے اسلئے اسکو ولیمہ کہتے ہین پس ولیمہ وہ طعام ہے جو نکاح مین کہلایا جاے اکثر علما اس کہانیکو سنت کہتے ہین اور بعض مستحب بتاتے ہین اور ایک جماعت واجب کہہ رہی ہے اور وقت ولیمہ کا بعد وصال زوجین ہے۔ بعض کا قول ہے کہ عقد کے وقت بہی اور بعد وصال بہی۔ اور اختلاف کیا ہے علمانے دعوت ولیمہ مین زیادہ دو دن سے اور ایک گروہ نے علما کے مکروہ کہا ہے اور مالکیہ نے ہفتہ تک اسے مستحب کہا ہے اور مختار یہہ ہے کہ ولیمہ بقدر حال شوہر کے ہونا چاہیئے صاحب **مجمع البحار** کہتے ہین کہ دعوت کی آٹہہ قسمین ہین۔ ولیمہ نکاح کے لئے۔ خُرس وہ دعوت ہے جو لڑکا پیدا ہونیکی خوشی مین ہو۔ اعذار بچہ کے ختنے کی خوشی مین۔ وکیرہ تعمیر مکان کے واسطے جو خوشی کی جاتی ہے۔ نقیعہ مسافر کے آنیکی خوشی مین۔ وضیمہ مصیبت کے وقت احباب کو اور متقی لوگون کو کہانا کہلانا کہ اوسکی وجہ سے اللہ تعالےٰ اوسکو دفع کردے۔ عقیقہ بچہ کے نام رکہنے اور موتراشی کی خوشی مین۔ مأدبہ بالہمزہ وضم الدال وبای موحدہ وہ کہانا ہے جو احباب کی

Marfat.com

یا متقی لوگونکی دعوت کی جاتی ہے بغیر کسی سبب کے اور یہہ سب اقسام مستحب ہین
مگر ولیمہ کہ یہہ بعض علما کی تحقیق مین واجب ہے اور صحیح یہہ ہے کہ سنت ہے اسلئے
کہ خود حضور پرنور نے ہر نکاح کا ولیمہ کیا اور صحابہ کیا کرتے تھے اور بعض علما کے نزدیک
ولیمہ مین جانا واجب ہے جو نجاے وہ گنہگار ہے اور ایک جماعت کے نزدیک
مستحب ہے کہنا ضرور نہین اگر کچھ عذر ہو تو نکہاے۔ **فایدہ** حضرت ام المومنین
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اولاً ورقہ ابن نوفل ابن اسد سے منسوب ہوئی تھین
مگر کسی وجہ سے نوبت نکاح کی نہین پہونچی پہر عتیق ابن عاید مخزومی نے خواہش کی
اوس سے اول نکاح ہوا اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئی پہر عتیق مرگیا تو نیا ابن زرارہ
تمیمی سے نکاح ہوا اوس سے بہی ایک بیٹا ایک بیٹی عالم وجود مین آئے اور ایک
روایت مین ہے کہ ہند و ہالہ و زینب پیدا ہوے پہر وہ بہی مرگیا تو آپ حضور
پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نکاح مین آئین تو حضور پرنور سے قاسم
و عبداللہ و طاہر تین فرزند پیدا ہوے۔ اور زینب و رقیہ و ام کلثوم و فاطمہ
چار بیٹیان پیدا ہوئین مگر تینون صاحبزادے حالت شیرخوارگی ہی مین داخل بہشت
ہوے۔ اور زینب و رقیہ و ام کلثوم نے حضور پرنور کے سامنے ہی وفات فرمائی مگر
حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات شریف
کے چھ مہینے بعد رحلت فرمائی اور سب اولاد حضور کی حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ
رضی اللہ عنہا سے ہوئی جنکا ذکر اوپر ہوا ہے صرف حضرت ابراہیم آپکے فرزند ماریہ قبطیہ سے
تھے اور وہ بہی عالم صغر سنی ہی مین جنت کو تشریف لے گئے اور جب حضرت ام المومنین
خدیجۃ الکبریٰ حضور کے نکاح مین آئی ہین تو بعض کے نزدیک عمر حضرت ام المومنین کی
اٹھائیس ۲۸ برس کی تھی اور حضور پرنور کی عمر شریف پچیس برس کی تھی۔ مگر مولنا
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خدیجہؓ کی عمر نکاح کے وقت

Marfat.com

چالیس برس کی لکھی ہے وہو الصحیح اور باقی حالات حضرت ام المومنین کی ازواج مطہرات کے حالات مین مفصل بیان ہونگے انشا اللہ اور ایک بہت بڑی فضیلت آپ کی اس مقام پر بیان کی جاتی ہے بعد نکاح حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت سرور عالم کے حضور مین عرض کی کہ پروردگار تعالے شانہ خدیجہ کو سلام فرماتا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدیجہ یہہ جبرئیل امین ہین تیرے رب کا سلام تجھکو کہتے ہین حضرت ام المومنین نے فرمایا ان اللہ ہو السلام ومنہ السلام وعلی جبرئیل السلام وعلیک یا رسول السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جب عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پینتیس ۳۵ برس کی ہوئی تو قریش نے بناے کعبہ اور بقولے تعمیر کعبہ شروع کی اور چاہا کہ مسقف کرین قبل کی بنا خرابی کے قریب تہی اور بلندی دیوار کی قد آدم کے برابر تہی اسی عرصہ مین اتفاقیہ ایک کشتی کہ روم سے براہ دریا جاتی تہی تباہ ہوئی اوس کشتی کے آدمیون مین سے ایک شخص فن تعمیر مین اوستاد پختہ کار باقوم نام تہا اپنے ہمراہیون کے ساتہہ جدہ شریف مین مقیم ہوا قریش نے یہہ خبر سنی تو ولید ابن مغیرہ نے جدہ مین جاکر کشتی کی لکڑی خرید کی اور باقوم معمار کو حرم شریف مین لایا اور تعمیر کعبہ پر متعین کر دیا اور فہمایش کی مطابق بنار ابراہیم علیہ السلام کے بنانا بدین شرط کہ اجزاے دیوار مین کسی طرح کا خلط نہو باقوم معمار نے کہا کہ یہہ بات حیز امکان سے خارج ہے دو باتین اختیار کر دیا تو اجازت دو کہ پتہر اور مٹی ملاکر بنایا جاے یا مقدار بیت سے کچہہ کم کیا جاے قریش نے شق ثانی اختیار کی اور موضع حجر کو بیت سے قطع کیا اسی موضع کو حجر اور حطیم اب کہتے ہین بعد اسکے چارون رکن قبائل قریش مین تقسیم ہوے اور تعمیر شروع ہوئی اور سب مل کر پتہر لانے لگے ہمارے آقا ہمارے مولا ہمارے دستگیر ہمارے شفیع ہمارے مان باپ سے بڑہکر مہربان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہی پتہر

Marfat.com

لانے مین اپنی قوم کے شریک تھے یہانتک کہ دیوارین تیار ہوئین اور آستانہ بیت کرم بلند کیا گیا تاکہ سیل آب سے بیت اللہ محفوظ رہے اور بغیر اذن بواب کوئی شخص بیت اللہ مین داخل نہونے پائے جب حجر اسود کے رکھنے کی نوبت آئی تو بطون قریش یعنی بنو ہاشم و بنو امیہ و بنو مخزوم و بنو زہرہ وغیرہم مین مخالفت پیدا ہوئی بلکہ بنو عبد الدار نے اتفاق کیا کہ جب تک ہم سب قتل نہو جائینگے ہرگز دوسرے قبیلہ کو وضع حجر مین دخل نہ دینگے چنانچہ اسی سبب سے نام اس عہد کا عقد الدم قرار پایا جب یہ فساد ظاہر ہوا تو ولید ابن المغیرہ نے سب لوگون کو منع کرکے یہ بات قرار دی کہ جو شخص کل **باب بنی شیبہ** سے اول داخل ہو وہی اس قضیہ کا فیصلہ کرے اور اوسکے حکم کو سب مانین چنانچہ اوس روز سب سے اول باب بنی شیبہ سے ہمارے دستگیر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم داخل ہوئے چنانچہ جملہ متخاصم حضرت کو دیکھکر خوش ہوئے کہ ضرور ہم سب اپنے اپنے مقاصد مین کامیاب ہونگے اور سب نے حضور سے عرض کی کہ اس قضیہ مین جو آپ ارشاد کرینگے وہ ہمین منظور ہے حضور نے اپنی چادر دوش مبارک سے اتاری اور زمین پر بچھادی اور دست اقدس سے حجر اسود کو اوٹھاکر اوس چادر مبارک پر رکھدیا اور فرمایا کہ ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی چادر کے کونے پکڑکر اوٹھائے اور مقام حجر تک اوس چادر کو لائے تاکہ سعادت و برکت سے کوئی قبیلہ محروم نہ رہے بعد ازان سب لوگ حجر اسود کے رکھنے مین مجھے اپنا اپنا وکیل کردین قریش نے قبول کیا اور عتبہ ابن ربیعہ و ابو زمعہ و ابو حذیفہ ابن المغیرہ و قیس ابن عدی نے چادر کے کونے پکڑے اور اوٹھاکر موضع حجر تک لے گئے اوسوقت حضور نے اپنے دست مبارک سے حجر کو اوٹھاکر موضع حجر مین رکھدیا اور بطون قریش اسپر رضامند ہو گئے اسی عرصہ مین یہ ہوا کہ بیت اللہ کے اندر ایک کنوان تھا اوسمین سے ایک بڑا سانپ طلوع آفتاب کے وقت نکلتا اور دیوار پر بیٹھتا تھا اور سب لوگ اوسے دیکھکر ڈرتے تھے مگر حضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعا کی برکت سے ایک دن اوسے عقاب اوٹھا کر لے گیا کہ سب لوگون کا خوف جاتا رہا **فائدہ**۔ **بیت اللہ شریف** کی خرابی کے مورخین نے دو سبب بیان کئے ہین کہ بیت اللہ کے اندر کنوان تہا حکّامان ماضیہ نے چند زیور مع آہو برہ طلائی ومکلل بجواہر جو اسفندیار فارسی نے بطور ہدیہ نذر کعبہ کئے تہے اوسمین دفن کر دیے تہے چند اباشون نے اوسکو کہود کر نکال لیا اس سبب سے بیار دیواری کم زور ہو گئی تہی بیت اللہ شریف قریب بہ انہدام ہو گیا تہا اور بعض کا یہ قول ہے کہ سیل کے صدمہ سے بنا کعبہ مین تزلزل پیدا ہو گیا اور جمع بین القولین یون ہے کہ اول اباشون نے کہود کر وہ خزانہ نکال لیا اور پہر سیل کے صدمہ نے اور زیادہ کمزور کر دیا انہین دونون صدمون نے خانہ کعبہ کی بنیاد ہلا دی تہی کہ اوسے قریش نے پہر از سر نو بنایا حاصل کلام یہ ہے کہ اسی سال سے آثار خیر و برکت ام القریٰ مین ظاہر ہونے لگے۔ اور لوایح نبوت روشن ہو چلے اور اخبار راہبین اور کاہنین کی پیشین گوئیون کا ظہور شروع ہوا کہ وقت بعثت نبی قریب آ گیا پس زید ابن عمرو ابن نفیل[۱] ورقہ ابن نوفل[۲] وعثمان ابن الحویرث[۳] وعبداللہ ابن جحش[۴] ملکر قوم قریش کو بت پرستی پر لعن وطعن کرنے لگے اور دین قویم ابراہیم علیہ السلام کی طلب مین مکے سے نکلے اور شہرون مین متفرق ہوئے چنانچہ زید ابن عمرو کو اطراف شام مین ایک عالم توریت ملا اوس سے زید ابن عمرو نے طریقۂ عبادت پوچہا اوس نے کہا جس شہر سے تو آیا ہے اوسی شہر مین خاتم المرسلین رسول رب العالمین جلد تر مبعوث ہونے والا ہے اوسکے ہاتہہ پر دین ابراہیمی از سر نو عروج پکڑے گا پہر زید ابن عمرو اوسی مقام سے کہ جو ارض بلقا سے تہا پہر اگر بلاد عجم مین دشمنون کے ہاتہہ سے مارا گیا اور ورقہ ابن نوفل نصرانی ہوا اور کتابین بنی اسرائیل کی پڑہ کر صفات حضرت خاتم المرسلین سے بخوبی آگاہ ہوا اور اوسنے یہ جانا کہ نبی جلد تر مکہ معظمہ مین ظاہر ہونے والا ہے اور اسی انتظار مین عمر اپنی بسر کرتا اور حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے پوچہا کرتا کہ وہ حضرت کے صفات بیان کرتین

Marfat.com

تو ورقہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھتا تو حضور کے چہرۂ مبارک پر بوسہ دیتا اور کہتا کہ لاریب تمہین پیغمبر آخرالزمان ہونے والے ہو چنانچہ ابتدائے نبوت تک یہ شخص زندہ رہا پھر مرگیا بعض اوسکے ایمان کے مقر ہین اور بعض محل تردد مین ہین

فقیر محمد اکبر ابوالعلائی دانا پوری عرض کرتا ہے جسنے خود حضور کو خاتم المرسلین ہونیکی بشارت دی اوسکا دل حضرت کی رسالت کی تصدیق کر چکا تہا اور یہ تصدیق قوی سے فعل مین بھی آچکی تہی اور ایک بار نہین بلکہ بارہا یعنی جب وہ حضور سے ملتا تہا پیشانی مبارک کو بوسہ دیتا تہا اور حضور پرنور نے بہی ارشاد فرمایا ہے رأیت ورقہ ابن نوفل بجنۃ لہ او جنتین پس اگر وہ مومن نہ تہا تو بہشت مین وہ کیونکر پہونچا = اور عثمان ابن الحویرث روم مین جاکر نصرانی ہوا = اور عبداللہ ابن جحش اول اسلام لایا پہر حبش مین جاکر مرتد ہوگیا اور حالت ارتدادی مین مرا - اور اسی سال مین حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام پیدا ہوئین = حضرت کی عمر شریف کا اڑتیسوان سال اور انوار کا مشاہدہ اور شوق خلوت نشینی اور کوہ حرا مین عزلت گزینی جب حضور پرنور کی عمر مبارک کا اڑتیسوان برس شروع ہوا تو آپ کو انوار نظر آنے لگے اور غیب کی آوازین کانون مین آنے لگین اور دل کو گوشہ گزینی اور خلوت نشینی کا شوق پیدا ہوا کوہ حرا پر تشریف لیجاتے اور بیت اللہ کو دیکہا کرتے اور ذکر حق مین مشغول رہتے

فائدہ یہ پہاڑ جسکو حرا بکسر حا و فتح را مہملہ کہتے ہین مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اسیکو جبل نور بہی کہتے ہین اسمین ایک غار ہے چار گز لمبا اور ایک تہائی گز چوڑا ہے اور وہان سے بیت اللہ شریف نظر آتا ہے اسلئے وہ مقام حضور پرنور کو پسند آیا = اور ابن حجر عسقلانی شرح صحیح بخاری مین تحریر کرتے ہین کہ ان دنون حضور والا متشرع بشریعت ابراہیمی تہے وہو الصحیح اور جو بعض حضرات یہ فرماتے ہین کہ طریق عبادت حضور کا کسی دین سے اخذ نہین کیا گیا تہا اوسکا مطلب یہ ہے کہ یا تو عقل سلیم جو بنیاد کوری جہان

Marfat.com

ہے اسکے ذریعہ سے طریقہ عبادت اخذ فرماتے تھے یا بہ الہام اسلئے کہ ابتک وحی کا نزول
تو ہوا نہین تہا یا بروپائے صادقہ وہو المختار = اور حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ
مین متوقف ہین - اور عبادت مین اختلاف ہے بعض فکر کی طرف گئے ہین اور بعض ذکر
کیطرف - و ھو الصحیح لِاَنَّ الذِّکْرَ اَعْلٰی مِنَ الْفِکْرِ = اور اس مسئلہ مین اتفاق ہے
جملہ علما کو کہ حضور پُرنور نے مادر و پدر کی کوئی جاہلیت اختیار نہین فرمائی بلکہ جمیع صغایر و کبائر
سے معصوم تھے **الغرض** خلوت سے یہ بات پیدا ہوئی کہ شجر و حجر سے آپکو سلام کی آواز
آتی تہی ان لفظون سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ چنانچہ حضرت فرماتے تھے
کہ مین پہچانتا ہون جو کچہ مین مجکو قبل نبوت سلام کیا کرتا تہا **سفر السعادت** مین ہے کہ
نزول وحی سے پہلے صرف یَا مُحَمَّدُ کی آواز آتی تہی لیکن آواز دینے والا نظر نہ آتا تھا =
اور سات برس صرف انوار نظر آئے اور حضور پُرنور اسی مشاہدہ مین مسرور رہتے تھے -
حضور کی عمر گرامی کا چالیسواں برس جب عمر گرامی حضور والا کی چالیس
برس کی ہوئی یا ایک دن زیادہ تو انوار وحی کا مشاہدہ شروع ہوا اور بقول صحیح ظہور اس
انوار کا تاریخ ہشتم یا سوم ربیع الاول یوم دوشنبہ سنہ ۴۱ عام الفیل کو ہوا صحیح بخاری
مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ علامات وحی مین رویائے
صالحہ و صادقہ ہوے کہ جو کچہ حضور شب کو مشاہدہ فرماتے یعنی خواب مین وہ صبح بعینہ ہوتا
اسکے بعد خلوت پسند آئی تو ادسکا یہ طریقہ مقرر فرمایا گیا کہ چند روز کا کہانا ہمراہ لیکر حضور غار ثور
مین تشریف لیجاتے اور تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا مین مشغول رہتے جب کہانا ختم ہوتا تو آپ
دولتخانہ پر تشریف لاتے اور دو چار روز آرام فرما کر پہر وہین تشریف لیجاتے اور غار کے قیام
کی مدت ایک ماہ سے کم ہوتی تہی الغرض ایک دن حضور پُرنور جبد مبارک کی شدت و شور
فرمانے کو غار سے باہر تشریف لائے تھے کہ دفعۃً حضرت جبرئیل امین نے ہوا سے
آواز دی یا محمدؐ حضرت نے دیکہا تو کوئی نظر نہ آیا پہر دوسری بار جبریل امین نے آواز دی -

Marfat.com

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متحیر ہو کر دائین بائین دیکھا تو ایک نورانی شخص نورانی تاج سر پر اور حلۂ سبز پہنے ہوئے تشریف لائے اور ایک ٹکڑا حریر کا دیکر حضور سے کہا پڑھو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین پڑھا نہین ہون تو جبریل علیہ السلام نے آپ سے معانقہ کیا اور حضرت کو دیر تک دبوچے رہے کہ حضور کو عرق آگیا پھر حضرت کو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھو پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین پڑھا نہین ہون پھر حضرت جبریل نے اوسیطرح معانقہ قلبی دیا اور چھوڑ دیا اور پھر کہا کہ پڑھو یہ تیسرا معانقہ تھا پھر سورہ اقرا مالم یعلم تک پڑھایا اور ایک روایت مین ہے کہ اول نعوذ اور بسم اللہ کہلائی پھر یہ آیت پڑھائی کہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو یاد ہوگئی چنانچہ تفسیر واحدی مین ہے کہ اول تعلیم جبریلؑ کی یہ ہوئی کہ یا محمدؐ استعذ باللہ ثم قل بسم اللہ اور ایک روایت مین ہے کہ بعد تعلیم آیات مذکورہ حضرت جبریلؑ نے اپنا پاؤن زمین پر مارا کہ ایک چشمہ جاری ہوگیا پھر طریق استنجا اور مضمضہ اور استنشاق اور کل ارکان وضو تعلیم کئے یعنی وضو کر کے دکھا دیا اسلئے کہ ایسے افعال مین تعلیم فعلی زیادہ تر مفید ہوتی ہے بعد اسکے جبریل علیہ السلام نے ایک چلو پانی لیکر حضور کے روے مبارک پر چھینٹا دیا اور خود آگے بڑھکر دو رکعت نماز پڑھی اور ہمارے حضور نے اقتدا جبریل علیہ السلام کی فرمائی بعد نماز جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یون وضو ہوتا ہے اور اسطرح نماز پڑھی جاتی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت بعد نزول سورۂ فاتحہ صحیح ہے۔ **حضرت جبریل** علیہ السلام بعد تعلیم آیات خود جانب آسمان روانہ ہو گئے اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم اپنے دولت سرا کو تشریف لائے راہ مین جو درخت یا پتھر ملتا تھا اوس سے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز آتی تھی اور حضرت کا دل مبارک کانپتا تھا اوسی حالت مین داخل دولت سرا ہوئے اور حضرت نے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ یعنی مجھے چھپاؤ مجھے چھپاؤ حضرت ام المومنین نے بالاپوش اوڑھایا اور ٹھنڈا پانی چہرہ کا جب افاقہ ہوا تو آپ

Marfat.com

نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ خدا آپ کو ضایع نکرے گا اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کرکے کہا کہ تم غریبون کی مدد کرتے ہو اور محتاجون سے سلوک اور ایسے کامون مین جنسے حق کی تائید ہو اعانت کرتے ہو پھر تم مستحق رحمت الٰہی ہو نہ غضب الٰہی پھر آپ کو ورقہ ابن نوفل کے پاس لے گئین جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے برادر عم زاد تھے ورقہ نے حضور سے کہا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے تمنے کیا دیکھا آپ نے تمام کیفیت بیان فرمائی ورقہ کتب سماوی پڑھے ہوے تھے اونکو بہت بڑی معلومات تھی ورقہ نے کہا کہ یہ ناموس اکبر تھا جسے جبریل کہتے ہین یہی فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا تم اس امت کے پیغمبر ہو کاش مین جوان ہوتا اون دنون مین جب کفار تمھین نکالینگے آپنے ورقہ سے پوچھا کہ کیا یہ لوگ مجھے مکہ سے نکال دین گے ورقہ نے کہا کہ انبیا پر اونکی امت نے اکثر ظلم کئے ہین اور آپ بھی نبی ہین آپ کی خبر عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے آپ اس بات سے خوف نکرین یہی امر آپ کی ترقی کا سبب ہوگا پھر اوسی زمانہ مین ورقہ نے انتقال کیا **فائدہ** حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے ایک دن حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ورقہ کا حال پوچھا یہ استفسار اوپر بھی گذر چکا ہے کہ حضور ورقہ کی نسبت کیا فرماتے ہین اوس نے آپ کی تصدیق کی تھی مگر زمانہ ظہور نبوت اور اتباع احکام اوسکو نصیب نہوا حضور نے ارشاد فرمایا کہ مینے ورقہ کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا ہے اگر اوسکی نجات نہوئی ہوتی اور مسلمانون مین محسوب نہوتا تو سفید کپڑے پہنے نظر نہ آتا۔ یہ حدیث شریف اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مردہ مسلمان کو سفید کپڑے پہنے ہوئے خواب مین دیکھے تو یہ دلیل اوسکی نجات کی ہے اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاِلْبِسْنَا لِبَاسَ الْاَخْیَارِ بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **فائدہ** جسطرح ورقہ ابن نوفل زمانہ نبوت سے پیشتر ایمان لائے تھے اسیطرح

Marfat.com

جیب سنجار وغیرہ ایمان لائے تھے چنانچہ سعد ابن کرب الحمیری حضرت کی بعثت سے دو برس قبل ایمان لائے ہین اور انہین سعد نے اول کعبہ شریف کو لباس پہنایا ہے اور قیس ابن ساعدہ ایادی حکیم العرب جسکی عمر سات سو برس کی کہی جاتی ہے اور زید ابن نفیل ابن عم حضرت عمر ابن خطاب اور امیہ ابن الصلت شاعر۔ اور بحیرا راہب اور نسطور راہب وغیرہم قبل ظہور نبوت ایمان لا چکے تھے فائدہ نبوت اور رسالت محض عنایت اور موہبت الہی ہے اسمین کسب کو اصلا دخل نہین ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ریاضت و مجاہدے کا نتیجہ نبوت و رسالت ہے اس معاملہ مین حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمال فراست واضح ہوا کہ حقایق امور کی معرفت تامہ اونکو حاصل تھی اور اگرچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نبوت اور جبریل علیہ السلام کے پہچاننے مین شک و شبہہ نہ تھا مگر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اپنی راے کے موافق ورقہ ابن نوفل کے پاس لیجانا مناسب سمجھا کہ حضور پرنور کو عین الیقین حاصل ہوا اور جو خود حقیقت حال مفصل بیان کرتین تو بیان نہو سکتا کیونکہ حالات کتب سابقہ اونکو معلوم نہ تھے = اور ورقہ نے جو حضرت کو برادرزادہ کہا تو یہ بات محاورہ عرب کے موافق تھی اور ورقہ جناب عبداللہ کے ہم عمر تھے اس قصہ مین کئی نکتے ہین اول یہ کہ بنی آدم کی تربیت و تعلیم مین طریق تدریج جاری ہے خصوصاً ایسے بار عظیم کے اوٹھانے مین تدریج واجبات سے ہے کیونکہ اگر اول ہی بار حضرت پر بذریعہ وحی قرآن شریف نازل ہوتا تو از روے قاعدہ فطرت انسانی اوسکا تحمل دشوار تھا لہذا اول خواب مین علوم جزئیہ کی تعلیم شروع ہوئی تاکہ حضور مرتبہ بمرتبہ علوم عالم غیب سے خوگر ہون پھر بحالت بیداری و ہوشیاری خلوت کی محبت دل مین ڈالی کہ زن و فرزند کے تعلقات سے طبیعت یکسو ہو جاے اور عالم غیب سے اُنس پیدا ہو اور اس خلوت نشینی کے لیے ایک مکان بتا دیا گیا کہ وہان جنس بشر سے کوئی نہوتا کہ بروقت نزول وحی کسیکو گمان تلقین و تلمذ کسی بشر سے دل مین کسیکے نہ گذرے

Marfat.com

پہر وقت نزول وحی ایک صدمہ سخت قلب شریف پر ڈالا کہ دیکھنے والون کو توہم تلبیس اور تصنع پیدا ہو اور اس سے پہلے حضرت جبریل کو یہ ارشاد ہوا کہ تم حضرت پر نمودار ہوا کرو اور تسلی دیا کرو تاکہ بمقتضاے بشریت بار نبوت سے گھبرا نہ جائین = دوسرا یہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے معانقہ سے جو روحانی قوت سے تہا روح مبارک حضور پُر نور کی کامل ہوگئی اور فوراً طاقت قرات آگئی اسیکو **معانقہ قلبی** کہتے ہین اور حضرات **صوفیہ کرام** کے خاندان مین شایع ہے اور یہی **معانقہ** تہا جو حضور پُر نور نے حضرت عبداللہ ابن عباس کو دیا تہا جسکی وجہ سے جتنا تفسیر کے بیان مین اونکو ملکہ تہا کسی اور صحابی کو بیان تفسیر قرانی مین یہ قوت حاصل نہ تہی - اور **توجہ** کا طریقہ حضرات صوفیہ کرام کے خاندان مین چار طرح پر جاری ہے **اول** تاثیر انعکاسی مثلاً ایک شخص عطر لگاکر مجلس مین آئے اور اوسکی خوشبو سے اہل مجلس مستفید ہون یہ استفادہ اوسی وقت تک رہتا ہے جب تک وہ شخص مجلس مین ہے لہذا یہ طریقہ تاثیر مین ضعیف تر ہے - **دوسری** تاثیر ابقائی مثلاً کوئی شخص تیل اور بتی ایک چراغ مین رکہہ کر لائے اور اور ایک اور آدمی آگ لئے بیٹہا ہے اوسکو روشن کردے کہ چراغ جلنے لگے یہ طریقہ اوس اوّل طریقہ سے فی الجملہ تاثیر مین قوی ہے کہ صحبت کے بعد بہی اسکا اثر باقی رہتا ہے لیکن ہوا سے تند کی تاب نہین لاسکتا فوراً بجہہ جائیگا اس صورت مین نفس کو تہذیب نہین حاصل ہوتی جسطرح بے روغن و فتیلہ شعلۂ آتش اصلاح نہین کرسکتا **تیسری** تاثیر اصلاحی مثلاً کسی دریا یا چاہ سے پانی لیکر کسی خزانہ مین جمع کرین اور فوارۂ حوض تک راستہ بخوبی صاف کردین اور پانی کو اوسی راہ سے جاری کردین کہ فوارہ جوش و خروش سے چہوٹنے لگے اسکا اثر بہ نسبت تاثیر بالا کے قوی ہے اور اصلاح نفس و تہذیب و لطایف بہی ہوتی ہے لیکن بقدر استعداد خزانہ و مسافت راہ نہ بقدر دریا و چاہ باایں ہمہ اگر خزانہ پر کوئی آفت آجائے تو نقصان مین شک نہین **چوتھی** تاثیر اتحادی کہ مرشد کامل

Marfat.com

اپنی روح پرکمال کو مُستَرشِد کی روح سے ایسا ملادے کہ مرشد کی روح کا کمال مُسترشِد کی روح مین مل کر شیر و شکر ہوجاے اور یہ نسبت انواع تاثیر مین قوی تر ہے اور دونون روحین واحد ہوجاتی ہین بار بار حاجت استفادہ کی نہین پڑتی اتحاد روحی اسیکا نام ہے اور اس قسم کی تاثیر نادر الوقوع ہے مگر اولیاے امت مصطفوی سے یہ بھی واقع ہوئی ہے اس نسبت کے صاحب اول تو حضرت **یار غار صاحب لاتحزن اِنّ اللہ معنا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ** تھے اور صدی ششم و ہفتم ہجری مین حضرت **امیر خسرو** و حضرت **مولنا مظفر بلخی** قدس اسرارہما گذرے ہین **حاصل کلام** تاثیر حضرت جبریل علیہ السلام حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم مین اتحادی تھی کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی روح لطیف کو حضور کے جسد اطہر کے مساات سے داخل بدن مبارک کیا کہ روح مبارک حضور پُرنور سے مثل شیر و شکر کے ملگئی اور ایک عجیب حالت بشریت اور ملکیت کی پیدا ہوگئی ؎

تفدیر بیک ناقہ نشانید و محمل　　سلمای حدوثِ تو دلیلی قدم را

اور شرح اس نسبت اتحادی کی بیان مین نہین آسکتی اگرچہ کہنے کو توشہیدی نے کچھ کہا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ کچھ نہ کہہ سکا ؎

ادہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق کے شامل　　خواص اوس برزخ کبریٰ مین ہے حرف مشدد کا

محققین فرماتے ہین کہ **ورقہ ابن نوفل** نے حضرت کی تشفی کی اور نزول وحی پر گواہی دی اور حضرت جبریل امین کو پہچان لیا اور خود نصرت و اعانت پر مستعد ہوگیا مگر خدا تعالےٰ شانہٗ نے اوسکو بہت جلد اس عالم سے اوٹھالیا کہ کسیکو یہ گمان نہو کہ اوسی نے قصص اوایل اور شرایع سابقہ سے حضرت کو مطلع کیا ہے اور یہی منظور الٰہی تھا کہ کسی اہل کتاب کے سبب سے نصرت حضور کی نہو اور ہر نوع استقلال رہے اور ایسا کلام لسان جبریل علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ جس سے دغدغہ **اُمّی محض** ہونے کا جاتا رہے یعنی ارشاد

Marfat.com

علم الانسان

ہوا اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَءْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ترجمہ یعنی پڑہ اپنے رب کا کلام اوسی کے نام سے اور اوسی کی مدد سے اسواسطے کہ آدمی کلام قدیم کو اپنے نفس کے زور سے نہین پڑہ سکتا اور اگر اس بات کا دغدغہ ہو کہ ہمارا پڑہنا حادث ہے اور یہ کلام قدیم ہے تو خیال کرو اوسی پروردگار نے پیدا کیا ہے اشیا کو اپنے اسما کی صورت مین پھر وہی کلام قدیم کو حرف کی صورت مین تصویر کر کے خیال مین ڈالے گا کیونکہ دنیا کا انتظام اسی اسباب کے ساتھہ متعلق ہے اور اسی طریقہ سے اسماے قدیمہ کو صور حادثہ مین ظاہر کیا ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ کلام قدیم مرتبۂ عزت مین ہے اور یہ خاک کا پتلا مرتبۂ ذلت مین ہے تو ایسی چیز جو اسقدر عزت رکھتی ہو اوسکو اتنے پست مقام مین اوتارنا قیاس سے بعید ہے - یہ بات غور اور فکر کرنے سے سمجھہ مین آئیگی کہ انسان کو خون بستہ سے پیدا کیا اور وہ خون بستہ اوس قطرۂ آب سے بنا جسپر نجاست کا شرعی حکم ہے اور رفتہ رفتہ اوسی خون بستہ سے صورت بنی اور اوس صورت مین روح پھونکی گئی اور جب اوس خون کے پتلے مین روح آئی تو اوسنے اپنی پرورش کے لیے غذا طلب کی ماں کے پیٹ مین کوئی باورچی خانہ تو موجود ہی نہ تہا وہی خون طمث جو ہزارون نجاست کی ایک نجاست سمجھی جاتی ہے اوس پتلے کی غذا قرار دی گئی لیکن یہ دہن جسنے اب ہم غذا کہاتے ہین اسکو اوسنے اپنا نام لینے کے لیے بنایا تہا اوسکو اوس نجس غذا سے پاک رکہا اور ناف کے ذریعہ سے اوس ناپاک غذا کو تمام بدن کی پرورش کا سبب کیا اور پھر اوسکو وہ عزت بخشی کہ اسرار حقہ کا حامل کیا انتہیٰ یہ کہ اسی جسد مین ایک مکان بناکر اپنی تجلیون کے لیے خاص کیا اور اوس خلوت سرا کا نام دل رکہا ؎

کعبہ بنگاہ خلیل آذر است　　دل گذرگاہِ جلیل اکبر است

اور اعضاے مختلفہ سے اپنے افعال ظاہر فرمایئے - اور روح لطیف والطف کو جسم

Marfat.com

کثیف کے ساتھہ وہ ربط بخشا کہ کچھہ فرق باقی نرہا اور قدرت اسکو کہتے ہین کہ باوجود ایسے وصل کے پھر فصل ایسا کہ لطافت روحیہ اپنے مقام پر اور کثافت جسمیہ اپنے مقام پر ؎

نہ جوہر مین ہے وہ نہ ہے سنگ مین ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ مین

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور ان سب اعضا اور روح کو ایک ہی مادہ کثیف نجس و ذلیل سے پیدا کیا اور کچھہ حصّہ کو تو طاہر و مطہر اور لطیف و الطف کر دیا اور کچھہ حصہ کو نجس و کثیف و ذلیل ہی رکھا اور لطف یہ ہے کہ ایک ہی مقام مین دونون کی سکونت اور طرز معاشرت علیحدہ اور ایک ہی غذا سے دونون کی پرورش اور دونون کے مزاج مین آسمان و زمین کا تفاوت اور لطافت و کثافت کی یہ حالت کہ ایک جسم اور ایک جوہر ایک کا ہر جزو قابل قسمت اور ایک غیر منقسم بالکل ایک کے مزاج کی ماہیتین معلوم اور ایک کی حقیقت نامعلوم پھر اگر جس قادر مطلق نے ان اضداد کو جسم مین جمع کر دیا ہے تو کیا تعجب ہے کہ وہ اپنے کلام قدیم کو صوت و حروف کے ذریعہ سے قوت متخیلہ اور آلات نطقیہ مین القا فرمائے اور کلام کو بے تغیر اوسی لطافت پر قایم رکھے جیسے کہ جسم فانی فنا ہو گیا اور روح باقی رہ گئی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ چونکہ حضور پر نور کو قبل حصول علم لدنی اِقْرَءْ کا لفظ مشکل معلوم ہوتا تھا اور دشوار خیال فرماتے تھے **ناموس اکبر** کہہ رہے ہین کہ پڑھیے اور آپ فرماتے ہین کہ مین پڑھا ہوا نہین ہون اس سکوت کو دیکھہ کر پھر ناموس اکبر نے کہا کہ اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ پڑھیے اپنے پروردگار کے نام پاک کی استعانت سے وہ بڑا قادر و توانا ہے اوسکو امی کا عالم کر دینا اور جاہل کل عاقل بنا دینا سہل ہے کیونکہ امی کو مانع تحصیل علم یہ سبب ہے کہ اوسکے پاس اسباب تحصیل علم نہین اور یہ تمام افراد انسانی مین بہ نسبت بعض علوم کے موجود ہے باینہمہ وہ کریم محض اپنے فضل و کرم سے اون علوم کو بعض مخلوقات کے ذریعہ سے پہونچا دیتا ہے چنانچہ **قلم** کو کہ جو چیزین حواس و عقل کے وسیلہ سے دریافت نہین ہو سکتین لکھنے سے معلوم ہو جاتی ہین جیسے احوال قرون گذشتہ و کیفیات سنین ماضیہ و حالات انبیا دا و لیا اور اس تاکید کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اوّل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و

Marfat.com

واصحابہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ اپنے تواب نفس کے واسطے قرآن پڑہو پہر اورون کو پہنچاؤ
اسلیے کہ نبیؐ کو تبلیغ ضروریات سے ہے جسطرح امت کو ثواب اور تزکیہ نفس کے واسطے
قرات لازمی امر ہے اور اگر نبی تبلیغ نفرماے تو امت کو قرات میسر نہو لہذا خداے کریم
کو یہ منظور ہوا کہ ہمارا نبیؐ اپنی امت کو اونکی استعداد کے موافق کارخانہ الوہیت کے اسرار
سے مطلع فرماے اور قلم کے ذریعہ سے تعلیم کرے جیسے سلاطین کی عادت جاری ہے کہ
اپنی رعایا اور ملازم کو اپنے احکام قلم کے ذریعہ سے پہونچاتے ہین اور زبانی گفتگو بہت کم
کرتے ہین یہی آداب سلطنت ہے کہ بادشاہ وزراے سے کلام کرے اور وزرا نوابون
سے اور نواب اپنے ماتحتون سے اور وہ ماتحت رعایا کو وہ احکام پہونچاتے ہین مثلاً محل
شاہی کے لوگون کی فہرست اسما دفتر نظارت سے دستیاب ہوتی ہے - اور تعداد ممکنہ
یعنی مکانات قلم بیوتات سے - اور شمار ملازمین مواجب مقرری قلم دفتر بخشی گری سے -
اور حالات مستحقین اور وجوہ خیرات دفتر صدرات سے - اور عرض وطول بلاد وشہور
وقربات قلم دفتر تقسیم سے - اور شمار جاگیر وخالصہ قلم دفتر وزارت سے - تعداد قیدیان
ومحبوسان قلم دفتر اطلاق سے - اور تعداد خزانہ قلم دفتر میر سامانی سے فائدہ یہ خیال
نکرنا چاہیے کہ حضرت تو امی تہے تو پہر حضرت کو تکلیف پڑہنے کی کیون دی گئی یہ تکلیف
تو مالایطاق ہے اسکو یون سمجھنا چاہیئے کہ یہ حکم تکلیفی نہین ہے بلکہ تلقینی ہے جسطرح
اوستاد نئے بچہ کو مکتب مین لیجاکر کہتا ہے کہ پڑہ حالانکہ وہ بچہ ابہی مکتب مین داخل ہوا
ہے وہ کیا جانے کہ قرات کیا چیز ہے اور کیونکر پڑہتے ہین حالانکہ اوستاد کا مطلب
یہ ہوتا ہے کہ مین پڑہتا ہون تو سن اور پڑہنے کے لئے آمادہ ہوجا نہ یہ کہ خواہ مخواہ پڑہ
اور اسطرح لفظ اِقْرَأْ اور چارون سورتون کی قُلْ داخل قران ہین ان سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا ہے جسطرح اوراد امر ونواہی سے بس یہ الفاظ بطور سرنامہ
فرمان وخطوط ہین جیسے بآید شناخت - وبدانند - وبشناشند - الغرض اسی عرصہ مین

Marfat.com

ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام بہر درمیان آسمان وزمین کے ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے نظر آئے - حضور کو بہر وہی حالت پیش آئی زملونی زملونی فرمانے لگے جسطرح غار ثورمین واقع ہوئی تھی اور وحی ہوئی یَاأَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ یعنی اے لحاف مین لیٹے ہوئے کھڑا ہو بہر قوم کو ڈرا - بعضے علما فرماتے ہین کہ نبوت حضور پُرنور کی رسالت پر مقدم تھی اسلئے کہ اہل حدیث کے نزدیک رسالت کیواسطے تبلیغ اور انذار ضرور ہے پس تکمیل و تزکیہ نفس کیواسطے اور نیز تعلیم و تلقین کے لئے سورۂ اِقْرَأْ نازل ہوئی اور تبلیغ و انذار کے واسطے سورۂ مدثر اول نبوت ہے اور دوسری رسالت سے **فائدہ حضرت جبریل علیہ السلام** کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے کہ روح القدس اور روح الامین انکا خطاب ہے سب پیغمبرون کے پاس وحی لائے اور اللہ تعالیٰ شانہ کے وکیل رہے شرایع کا پہونچانا عابدون کا مددگار رہنا اور کافرون کو ہلاک کرنا اور فتح و شکست کا ظاہر کرنا انہین کا کام ہے - انکا احسان آدمیون پر زیادہ ہے مگر فضیلت مطلقہ نہین ہے بلکہ بالخصوص بملاحظہ کار ہائے نافع نوع انسانی **مرتبہ حضرت اسرافیل** حضرت اسرافیل علیہ السلام اطلاع مکنونات لوح محفوظ اور قرب و منزلت مین پیش قدم بلکہ حضرت جبریل و میکائیل و عزرائیل پر حاکم و فرمان روا ہین **اقسام وحی** واضح ہو کہ نزول وحی حضور پُرنور پر کئی طرح سے ہوتا تھا ایک یہ کہ حضور پُرنور سچے خواب دیکھا کرتے تھے کہ معظمہ مین اسکی ابتدا ہوئی یعنی جتنے خواب دیکھے اوسکا ظہور فی الفور ہو گیا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اول ما بدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم من الوحی الرویا الصالحۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح یعنی اول جو بات اقسام وحی مین سے آپ پر ظاہر ہوئی وہ سچے خواب تھے پس رسول اللہ جو خواب دیکھتے تھے اوسکی تعبیر صبح کے وقت نورا ہو جاتی تھی دوسری قسم یہ تھی کہ آپ کے قلب شریف پر حضرت جبریل علیہ السلام احکام الٰہی القا کر دیتے تھے اور خود ظاہر نہ ہوتے تھے اور نہ کوئی آواز آپ سنتے تھے کما قال اللہ تعالیٰ نزل بہ روح الامین علیٰ قلبک اور اس قسم

Marfat.com

کو نفث کہتے ہین - تیسری قسم یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام مرد کی صورت مین متمثل ہوکر آتے اور حکم خدا پڑہکر سُناتے اور اکثر حضرت جبریل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت مین حاضر ہوتے تھے چنانچہ گاہ گاہ بعض اصحاب نے اونکو اسی صورت مین دیکھا ہے - اہل تحقیق فرماتے ہین کہ رویت جبریل علیہ السلام حالت نزول وحی مین بصارت کے زوال کا سبب ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ واقعہ پیش آیا روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس ایک شخص کو بیٹھا ہوا دیکھا جب وہ چلا گیا تو پوچھا کہ یہ کون آدمی تھا حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے دیکھ لیا آپ نے عرض کی کہ ہان مینے دیکھا حضور نے فرمایا کہ وہ جبریل تھے اب تیری آنکھون کی روشنی جاتی رہے گی مگر حضور کی صحبت سراپا برکت کے سبب سے ظہور اسکا آخر عمر مین ہوا اور حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ اگرچہ میری بصارت ظاہری زائل ہوگئی ہے لیکن زبان وقلب مین روشنی ہے - اور حضرت شیخ عبدالحق شرح مشکوٰۃ مین فرماتے ہین کہ جسنے جبریلؑ کو سوائے پیغمبر کے دیکھا اوسکی بینائی جاتی رہی اور بینائی تیری بھی جانے والی ہے لیکن تیرے وفات کے دن یہ روشنی پھر آنکھون مین آجائیگی کہتے ہین کہ جب حضرت ابن عباس کا انتقال ہوا اور اونکو کفن مین لپیٹا تو ایک سفید جانور آیا اور کفن مین غایب ہوگیا ہرچند لوگون نے تلاش کیا مگر نہ ملا تو عکرمہ حضرت ابن عباس کے غلام آزاد نے کہا کہ اے لوگو یہ اونکی بینائی چشم ہے جسکا وعدہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تھا اور جب اونکو لحد مین رکھا تو ایک آواز غیب سے آئی - یَآاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً - اگر کوئی اور شخص یہ شبہہ کرے اور صحابہ نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا کبھی اعرابی کی صورت مین کبھی حضرت دحیہ کلبی کی صورت مین جیسا جلال الدین سیوطی نے تحقیق کیا ہے کہ حضرت عایشہ صدیقہ اور اُبی ابن کعب اور عبدالرحمٰن ابن عوف اور عرباض ابن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی دیکھا ہے - اور ابی داود نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ مناجات حضرت

Marfat.com

جبرئیل کی پیغمبر خدا کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنی ہے پھر اونکی بصارت کیون نہ ایل ہوئی تو رفع اسکا یون ہوتا ہے کہ وہ وقت نزول وحی کا نہ تھا اس سبب سے زوال بصر نہوا۔ اور بعض علما فرماتے ہین کہ یہ ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کا عام نہ تھا بلکہ خاص ابن عباسؓ ہی کیواسطے تھا کیونکہ یہ حضرت اوسوقت صغیر سن تھے اور امور غیبیہ کے مشاہدہ کی طاقت نرکھتے تھے لہذا صدمہ شدید پہنچا جب تک قوت رہی بصارت رہی جب انحطاط عمر کا شروع ہوا تو بصارت کو بھی صدمہ عارض ہوا لیکن یہ توجیہ رکیک ہے صحیح یہ ہے کہ برکت صحبت حضور پرنور نے اوسے دکا اور زمانہ پیری پر اوسے بشادیا اور جب حضرت ابن عباسؓ کی آنکھین محسوسات ظاہری کی طرف سے بند ہوئین تو اوسوقت صور خیالیہ اور اعیان مثالیہ سے مشغول ہوئین۔ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اور صحابہ نے جو حضرت جبرئیلؑ کو دیکھا تو اوسوقت اونکے چہرۂ مبارک پر ناسوتی انوار تھے جسکے وہ متحمل ہوئے اور جب حضرت ابن عباسؓ نے دیکھا ہے تو اوسوقت آپ کے روے مبارک پر ملکوتی انوار ہونگے لہذا نظر متحمل نہ ہوئی اس سبب سے زوال بصارت ہوا۔ علامہ ترمذی فرماتے ہین کہ حضرت ابن عباسؓ سے جبرئیل علیہ السلام کو دوبارہ دیکھا ایک مرتبہ تو دحیہ کلبی کی صورت مین جنانچہ سیوطی نے جوامع مین لکھا ہے کہ فرمایا ابن عباس نے کہ ایک مرتبہ گذرا مین پیغمبر خدا پر پاچہ سفید پہنے ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دحیہ کلبی سے کچھ باتین کر رہے تھے سخنان رازکی طرح اور وہ دحیہ نہ تھے بلکہ جبرئیل تھے تو حضرت جبرئیلؑ نے حضور پرنور سے کہا یہ ابن عباسؓ ہے اگر سلام کرتا تو ہم جواب دیتے اسکے کپڑے خوب سفید ہین اور بعد اسکے اسکی اولاد سیاہ کپڑے پہنے گی اور جب چلا گئے جبرئیل آسمان پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کس نے سنا کیا تھا تجکو سلام سے مینے عرض کی یا رسول اللہ آپ دحیہ کلبی سے باتین کر رہے تھے مینے اس بات کو طریقۂ ادب کے خلاف سمجھا کہ اوسوقت آپکی توجہ کو اپنی طرف پھیرون فرمایا حضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ وہ جبریل تھے روایت کیا اسکو ابن عساکر نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ قصہ دو بار ہوا کذا فی جامع الاصول معلوم ہوا کہ ایک بار عالم ناسوت کے انوار انکے چہرہ پر تھے اور دوسری مرتبہ عالم ملکوت کے جسکا تحمل اونکو نہوا اور یہی رویت ثانیہ سبب فقدان بصارت ہوئی۔ شرح سفر السعادت مین لکھا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا بشر کی صورت مین نازل ہونا اسواسطے تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو انس پیدا ہو جنسیت کی وجہ سے اہل تحقیق فرماتے ہین کہ جسوقت افادہ واستفادہ مین مناسبت وجنسیت شرط ہے تو جب کبھی بشریت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خصلت جبریل علیہ السلام کی ملکیت پر غالب آتی تھی تو جبریل علیہ السلام صورت بشری مین ظاہر ہوتے تھے۔ اور جب ملکیت حضرت جبریل علیہ السلام حضور پُرنور کی بشریت پر غالب ہوتی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وجود بشری سے غایب ہوکر عالم ملکوت مین جلوہ افروز ہوتے تھے اور صورت اولیٰ وحی کی بوعدہ بشارت ہوتی تھی اور صورت ثانیہ بوعید و نذارت یعنی اوسمین جنت اور نعماے جنت کی خوشخبری دی جاتی تھی اور دوسری مین بیان عذاب اور تخویف ہوتی تھی۔ مواہب لدنیہ مین ہے کہ دحیہ کلبی نہایت حسین وجمیل وخوش اندام تھے حتیٰ کہ جب سفر سے پلٹ کر آتے تو مرد وعورت برادری اور غیر برادری کے دیکھنے کو آتے تھے۔ صاحب تفریح الاذکیا فرماتے ہین کہ اسی مناسبت سے حضرت جبریل علیہ السلام اکثر دحیہ کلبی کی صورت مین تشریف لاتے تھے کہ حسن صوری سبب مسرت وفرحت روح انسانی کا ہے چوتھی صورت وحی کی یہ تھی کہ آواز مانند آواز جرس گوش مبارک مین آتی کہ بجز حضور پُرنور کے اور کوئی اوسکے الفاظ اور معانی نہ سمجھ سکتا تھا اور اسی وحی مین جبین روشن پر عرق آجاتا تھا اور اگر آپ کسی مرکب پر اوسوقت سوار ہوتے تھے تو وہ بیٹھ جاتا تھا چنانچہ حضرت ام المومنین عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرد ترین ایام زمستان مین جب وحی حضرت پر نازل ہوتی تھی تو اوس موسم مین بھی جبین روشن پر عرق آجاتا تھا اور قطرات عرق

Marfat.com

ٹپکنے لگتے تھے اور گھوڑے یا اونٹ وغیرہ کی سواری کے وقت وحی کا نزول ہوتا تو وہ مرکب گر پڑتا مگر وہ شتر جو خاص حضور کی سواری کی تھی **عضبا**۔ اور **قصوا** ان دونون کے ہانہہ پاؤن تو خم ہوجاتے تھے مگر گرنے سے محفوظ رہتے اور اگر کسی صحابی کی ران پر حضور تکیہ کرکے بیٹھتے اور اوسوقت نزول وحی ہوتا تو ران کی ہڈی کے ٹوٹنے کا خوف ہوتا تھا اور حضور پُر نور کا چہرۂ مبارک سرخ ہوجاتا تھا اور انفاس شریف کی آواز بلند ہوجاتی تھی کہ دور کے لوگ سُن لیتے تھے۔ اور بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ ایک مرتبہ حضور پُر نور زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ران پر سر رکھے لیٹے تھے کہ دفعتہً وحی کا نزول ہوا تو اونکی ران گرانی سے ٹوٹنے لگی۔ اور جب سورۂ مایدہ نازل ہوئی ہے تو حضور پُر نور ناقہ پر سوار تھے قریب تھا کہ اوسکا بازو ٹوٹ جاے۔ اور اہل تحقیق کہتے ہین کہ متعلق وحی کے نزول مین حضرت پر ایک نوع کی شدت ہوتی تھی اور چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہوجاتا تھا کچھ صلصلۃ الجرس کی تخصیص نہین تھی کما اشار الیہ تعالیٰ شانہٗ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا **پانچوین** صورت وحی کی یہ تھی کہ حضرت جبریل علیہ السلام اصلی صورت مین تشریف لاتے تھے اور حکم خداوند تعالیٰ شانہ بیان کرتے تھے جیسا کہ سورۂ نجم مین واقع ہے۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ترجمہ یعنی اوسکو دیکھا ہے ایک دوسرے نزول مین بیری یعنی سدرہ کی اوس حد مین اوسکے نزدیک ہے بہشت رہنے کی جگہ۔ اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت پر دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک بار اول نبوت مین جب وہ سورۂ مدثر لائے ہین اوسوقت کرسی پر بیٹھے تھے اور آسمان کے دونون کنارے اون سے بھرے ہوے تھے۔ اور دوسری بار شب معراج مین فلک ہفتم سے آگے سدرۃ المنتہیٰ پر اور اوسوقت اونکے چھ سو بازو تھے کذا حققہ الشیخ فی تکمیل الایمان۔ **انبیا علیہم السلام کے پاس جبریل علیہ السلام کا آنا**۔ **روایت** ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے

Marfat.com

پاس بارہ مرتبہ آئے - اور حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس چار مرتبہ - اور حضرت نوح علیہ السلام کے پاس پچاس مرتبہ - اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیالیس مرتبہ - اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے پاس چار سو مرتبہ - اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس دس بار اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت بابرکت مین چوبیس ہزار مرتبہ لیکن صورت اصلی مین دو بار - یوسف علیہ السلام کے پاس بھی چاہ کنعان مین جبریل کا آنا بیان ہوا ہے مگر صاحب تفریح الاذکیا نے اوسکا ذکر اپنی کتاب مین نہین کیا ہے -

چھٹی صورت وحی کی یہ تھی جو شب معراج مین حضور پر نازل ہوئی - **ساتوین صورت** یہ ہے کہ حضرت حق نے بیواسطہ جبریل اپنے حبیب سے کلام کیا - **آٹھوین صورت** یہ ہے کہ شب معراج مین بیواسطہ و بے حجاب حضرت حق سے کلام ہوا اور ظاہر ہے کہ وحی فوق السماوات اسی قبیل سے ہے **نوین صورت وحی** یہ ہے کہ حضور پر نور نے حضرت حق کو خواب مین دیکھا اور کلام کیا چنانچہ حدیث زہری مین وارد ہے جَاءَنِی رَبِّی فِی اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ وَقَالَ اَتَعْلَمُ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی ترجمہ یعنی آیا میرا پروردگار میرے خواب مین اچھی صورت مین اور فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ کس چیز مین جھگڑتے ہین ملاء اعلیٰ **دسوین وحی** القائی کہ فیصلہ خصومات کے وقت جو حکم حضور پر نور کو حضرت حق کی طرف سے قلب شریف پر القا ہوتا تھا - **گیارہوین طرح وحی** کی یہ تھی کہ ایک آواز شہد کی مکھی کی آواز کی طرح گوش حق نیوش مین آتی تھی اوس سے حضور الفاظ اور مطلب سمجھ لیتے تھے **بارہوین وحی** استنشاق نفحات الٰہیہ تھی جیساکہ حضور نے حضرت اویس قرنی کے حال سے خبر دی اِنِّی اَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ جَانِبِ الْیَمَنِ **تیرہوین طرح وحی** کی بطریق ملامسہ ہوتی تھی چنانچہ حضور فرماتے ہین وَضَعَ اللّٰہُ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - ترجمہ کہا اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنی ہتھیلی کو میرے دونون شانون کے بیچ مین تو پائی مینے ٹھنڈک اوس مبارک

Marfat.com

ھیبتی کی اپنی جہاتی کے بیچ مین پس حاصل ہوا مجھے وہ علم کہ جو کچھ آسمان و زمین مین ہے
سب مجھے معلوم ہونے لگا **چودہ ہوئین وحی** بواسطہ حضرت اسرافیل علیہ السلام تھی
چنانچہ **صحاح** مین **عامر** شعبی سے روایت ہے کہ اول معین ہوے حضرت اسرافیل علیہ السلام
اور تین برس تک نظر آئے اور وحی لایا کئے پھر موکل ہوے حضرت جبریل علیہ السلام اور قرآن
شریف لائے - اور **طبرانی** نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ نازل ہوے مجھپر اسرافیل اور بولے کہ
مین رسول خدا کا ہون اور حکم خدا کا لایا ہون کہ آپ چاہے پیغمبری اختیار فرمایئے اور عبد اللہ
ہو جیئے اور چاہے پیغمبری بادشاہی کے ساتھ اختیار فرمایئے تو مینے جبریلؑ کی طرف دیکھا
تو اوسنے کہا کہ تواضع اور بندگی اختیار فرمایئے - اور اسی حدیث مین ہے کہ اسرافیل علیہ السلام
کسی پیغمبر اور نبی پر نازل نہین ہوے کذا فی المواہب اور یہ بھی اسی کتاب مین ہے - کہ
حضور پر طریق نزول وحی چھالیس طور پر تھا - اور ملا **علی قاری** نے فتح الباری مین لکھا
ہے چھالیس طور وحی کے باعتبار اختلاف حامل وحی کے تھے **فائدہ** لغت مین
وحی کے معنی مخفی طریقہ سے آگاہ کرنے کے ہین جسطرح پر ہو خواہ کلام کے ذریعہ سے
یا کتابت کے طور پر یا رسالت و اشارت کے طریقہ پر - اور کبھی لفظ وحی سے اسم مفعول کے
معنی قصد کرتے ہین جیسا کہ خلق سے مخلوق اور یہ کلام الٰہی ہے کہ جو کچھ انبیا پر نازل ہوتا ہے
اوسمین سے ہمارے حضور پر نور پر قسم کی وحی ہوئی اور انبیاے سابقین پر بتوزیع یعنی بہ تفریق
کچھ کسی نبی پر کچھ کسی نبی پر ؎

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری		آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

فائدہ - نزول وحی کے تاریخ و ماہ مین اختلاف ہے **محمد اسحٰق** فرماتے ہین کہ نزول
وحی رمضان شریف مین ہوا اور اوسوقت چھ ہزار تینتیس ۶۰۳۳ برس ہبوط آدم
علیہ السلام سے گذرے تھے - اور کتاب جامع الاصول مین اختلافات کے بیان کرنیکے

Marfat.com

بعد تصحیح کی ہے کہ نزول وحی میسری یا آٹھوین ربیع الاوّل کو ہوا اور عمر شریف حضور پُرنور کی اسوقت اکتالیس برس کی تھی اور کتاب **بہجۃ المحافل** مین ہے کہ جبریل علیہ السلام اول بروز شنبہ شب کے وقت تشریف لائے - اور یکشنبہ کو بھی آئے اور پیر بروز دوشنبہ تاریخ ہشتم یا دہم ربیع الاوّل کو مخاطب بالرسالۃ کر گئے - اور اوسوقت قتل کسریٰ سے سات مہینے گذرے تھے ۵

للہ الحمد ہر آن چیزکہ خاطر میخواست		آخر آمد پس پردۂ تقدیر برون

الغرض حضور پُرنور نے اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھے تشریف نبوت سے سرفراز فرمایا مین خدا کا پیغمبر اور خاتم الانبیا ہون **سابق الایمان حضرات کا ذکر اوّل حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شرف** بایمان ہوئین بعد ازان اوسی دن آخر وقت یا دوسرے روز اوّل وقت حضرت امیر المومنین یعسوب الدین والمسلمین علی ابن ابیطالب رضی اللہ ایمان لائے چنانچہ حضرت کا ارشاد ہے صَلَّیْتُ مَعَ النبی قبلَ النَّاسِ آپکے بعد زید ابن حارثہ پھر حضرت امیر المومنین امام المتقین بالتحقیق ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ - اور بعض کا قول ہے کہ جسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کوہ حرا سے تشریف لائے اور احوال وحی بیان فرمایا اوسی وقت حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائین قَدْ ذَهَبَتْ اِلَيْهِ جماعة من الصابته والتابعین اور کچھ لوگ یہ کہتے ہین کہ اوّل حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے - اور ایک جماعت کا بیان یہ ہے کہ سب سے پہلے ورقہ ابن نوفل ایمان لائے - اور شیخ ابن الصلاح کے نزدیک احوط یہ ہے کہ طایفہ عورات سے اوّل حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائین اور گروہ اطفال سے اوّل علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور جوانون مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ - اور موالی مین زید ابن حارثہ اور غلامون مین بلال حبشی رضی اللہ عنہم - اور ابن عبد البر نے دعویٰ کیا ہے کہ بالاتفاق

Marfat.com

ثابت ہے کہ اوّل علیؓ ابن ابی طالب ایمان لائے ہین لیکن صغیر سن تھے اور ابوطالب کے خوف سے ایمان کو چھپائے ہوے تھے - اور صدیق اکبر نے فوراً بے تامل و تردد اپنا ایمان ظاہر کردیا - اور دلیل اونکی یہ ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے سُنا اپنے باپ سے وہ فرماتے تھے کہ صدیق اکبر مجھسے چار باتون مین سابق ہین ایک افشاے اسلام مین دوسرے ہجرت مین تیسرے مصاحبت غار مین - چوتھے اقامت صلوٰۃ مین اور مین براہ خوف اظہار اسلام اور ادائے صلوٰۃ مین اخفا کرتا تھا - اور حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ آیہ کریمہ سورۂ احقاف حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ شان مین حضرت ابوبکر صدیق نازل ہوئی ہے - اور قصہ اسکایون ہے کہ جب عمر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیس برس کی ہوئی تو ہمراہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصد تجارت شام کو گئے اور ایک مقام پر بیر کے درخت کے نیچے نزول فرما ہوے اوسکے قریب ایک درویش کتابی رہتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ اوسکے پاس گئے اوسنے آپ سے پوچھا کہ بیر کے درخت کے نیچے کون ہے حضرت ابوبکر نے جواب دیا محمدؐ ابن عبداللہ بن عبدالمطلب - اوس راہب نے کہا واللہ یہ نبی ہین بعد عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام - کے اس درخت کے سایہ مین کوئی نہین بیٹھا مگر محمد نبی اللہ پس یہ کلام اوسی وقت سے حضرت صدیق اکبر کے دل مین جم گیا اور اوسی روز سے حضرت صدیق اکبر نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی یہانتک کہ چالیس برس کے ہوے اور ابوبکر صدیقؓ اسلام لانے کے وقت اڑتیس برس کے تھے **الغرض** حضرت صدیق اکبر کے ایمان لانے سے **دعوت اسلام** شروع ہوئی اور آپ کی فہمایش سے اکابر عرب ایمان لانے لگے **حضرات سبّاق** چنانچہ حضرت عثمان ابن عفان رئیس بنی عبد شمس - زبیر العوام سردار بنی اسد - عبدالرحمن ابن عوف - وسعد ابن ابی وقاص رئیس بنی زہرہ - وطلحہ ابن عبداللہ امیر بنی تیم حضرت کے حضور مین حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوے - اور قبایل قریش کی شوکت

Marfat.com

شکست ہوئی انہین بزرگوار کو سبّاق کہتے ہین - پہر دوسرے روز عثمان ابن مظعون اور ابو عبیدہ ابن الجراح و ابو سلمہ ابن عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی - اور ارقم بن ابی الارقم اور عبد اللہ ابن مسعود ہذلی ایمان لائے - کنیت ابن مسعود کی ابو عبد الرحمن ہذلی بضم ہا و کسر ذال نسبت جانب قبیلہ ہذیل کے ہے اور یہ قبیلہ قبائل قریش سے جدا ہے بعض کی تحقیق یہ ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چند روز پیشتر ایمان لائے ہین اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ یہ بعد پانچ آدمیون کے چھٹے شخص ہین - سفر مین حضور پر نور کی پاپوش اور مسواک اور آب طہارت انہین کی حفاظت مین رہتا تہا اور آئمہ حنفیہ کے نزدیک بعد خلفاے اربعہ کے ان سے زیادہ کوئی فقیہہ نہ تہا یہ نحیف البدن کوتاہ قامت گندمی رنگ تہے ساٹہہ برس سے کچہہ عمر زیادہ ہوئی وفات سال سی و دوم ۳۲ھ ہجری مین ہوئی اور بقیع مین مدفون ہین - اور بعد ان حضرات کے سعید بن زید اور اونکی زوجہ فاطمہ بن خطاب اور بلال اور خباب ابن الارت اور صہیب رومی ایمان لائے - یہ صہیب رومی بن سنان غلام آزاد عبد اللہ بن جدعان تمیمی کے ہین کنیت انکی ابو یحییٰ اور مسکن زمین موصل واقع میان دجلہ و فرات اہل روم کی لوٹ مین ہاتہہ آئے تہے اس وجہ سے رومی کہلائے اور رومیون سے قبیلہ کلب نے خریدکیا ان سے عبد اللہ بن جدعان نے مول لیا اور آزاد کیا اور بعض کہتے ہین کہ روم سے مکہ معظمہ مین بہاگ کر آئے تہے اور کم عمر تہے جب جوان ہوئے تو عبد اللہ بن جدعان سے ہم قسم ہوئے اور اسلام لائے عمر شریف آپکی ستر برس کی ہوئی سنہ ۸ ہجری مین وفات پائی بقیع مین مدفون ہوئے - اور انکے بعد عمار یاسر اور سمیہ عمار کی والدہ اور ارقم سلمہ اور خولہ بنت حکیم ایمان لائین اور ان سب کے ایمان لانے ہین حضرت صدیق اکبر محرک ہوئے اور اللہ تعالیٰ شانہ نے حضرت صدیق اکبر کی دعوت کو اثر بخشا - اور ابن سعد کہتے ہین کہ بعد حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سب عورتون سے پہلے ام الفضل زوجہ حضرت عباس رضی اللہ عنہما و اسما بنت حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائین

Marfat.com

حاصل کلام تین برس تک دعوت اسلام پوشیدہ اور مخفی طریقہ سے ہوتی رہی اور ضعفا و غربا ایمان لاتے گئے چوتھے برس دعوت اسلام کے واسطے عام حکم ہوا - آیہ کریمہ نازل ہوئی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ترجمہ یعنی ظاہر کرو اوس کام کو جسکا تمہین حکم ہوا ہے اور پھیر لو اپنا منہ مشرکون سے - بس حکم کی دیر تھی علی رؤس الاشہاد دعوت اسلام شروع ہوگئی یہانتک کہ سورہ شعرا مین ارشاد ہوا - وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ - ترجمہ یعنی ڈرا اپنے قریب رشتہ دارون کو اور تواضع کر ایمان لانے والونکی جو تیری پیروی کرین - جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تمام قریش کو پکار کر سنایا اور اپنے چچا اور پھوپھی اور بیٹی سے فرمایا کہ اللہ کے یہان اپنی فکر کرو میں تمہارا اللہ کے یہان ایمان نہ لانے کی حالت مین کچھ سامان نکر سکون گا جب دعوت اسلام عام ہوئی تو ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل اور زمعۃ الاسود بن المطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس بن حنظلہ شرارت و خباثت باطنی سے بدگوئی کرنے لگے کہ ایک ہی دن مین اللہ تعالیٰ شانہ نے پانچون کو جو حقیقت مین پنج عیب شرعی تھے کسی ہمارون مین مبتلا کر کے داخل جہنم کر دیا - بعض کا یہ قول ہے کہ عاص اور ولید ہجرت کے بعد مرے ہین - اسی برس مین یہ واقعہ ہوا کہ ایک دن وقاص چند آدمیون کے ساتھ کعبہ شریف مین نماز پڑھنے گئے تو مشرک اکٹھے ہوئے ایک مشرک کو ان لوگون نے قتل کیا یہی پہلا خون ہے جو اسلام مین واقع ہوا - ابن اسحٰق فرماتے ہین کہ اول چالیس آدمی مسلمان ہوئے پھر تو عورت و مرد اسلام کیطرف دوڑے اور دین اسلام کا اظہار ہونے لگا قریش نے تعرض موقوف کیا مگر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زبان مبارک پر بتوں کی کاوہش ظاہر ہوئی تو مشرک اوسوقت در پے ایذا ہوئے اور آپس مین یہ عہد کیا کہ جو اسلام لائے اوسے مارو ابو طالب اور دیگر بنی ہاشم سوائے اپنے مذہب کے حضور پرنور کے گھلکر معین و مددگار ہو گئے ایک روز شرفاء قریش جمع ہو کر ابو طالب پر چڑھ آئے

Marfat.com

اور کہنے لگے کہ تمہارا بھتیجا ہمارے بتون کو بُرا کہتا ہے اور ہمارے آباو اجداد کو عیب لگاتا ہے اور ہمارے دین کو باطل جانتا ہے اوسکو منع کرو اسلیئے کہ تم بھی اوسی دین مین ہو جسمین ہم ہین ابوطالب نے ملایمت اور حلم سے اونکو سمجھا دیا اسی طرح دو تین مرتبہ وہ سب مجتمع ہو کر آئے پہر ایک روز عمار و ابن ولید و ابن مغیرہ کو لاکر کہا کہ یہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عوض ہے ابوطالب نے کہا سبحان اللہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ مجکو ہرگز منظور نہین پہر تو کفار قریش لڑائی پر آمادہ ہو گئے ابوطالب نے بنی ہاشم بنی مطلب و بنو عبد الشمس و بنی نوفل کو اعانت کے واسطے طلب کیا تو باستثناے ابی لہب سب بنی ہاشم و بنی مطلب حاضر ہوے مگر بنی عبد الشمس اور بنی نوفل نہ آئے لیکن فتنہ فرو ہو گیا **فائدہ** اسی باعث سے بنی مطلب ذوی القربی مین داخل ہین **بخاری** مین جبیر ابن مطعم سے روایت ہے کہ جب حضرت صلعم نے سہم ذوالقربیٰ تقسیم کیا تو مین نے اور عثمان بن عفان نے کہا یا رسول اللہ ہم اور بنی مطلب قرابت و بزرگی مین برابر ہین آپ نے انکو حصہ دیا اور ہمکو نہ دیا حضور نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی ایک ہی چیز ہے **واضح ہو** کہ عبد مناف کے چار بیٹے ہاشم مطلب ۔ عبد شمس ۔ نوفل ۔ تو نوفل سے جبیر اور عبد الشمس سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہما پس جسوقت حضور پُرنور نے خیبر کا پانچوان حصہ تقسیم فرمایا اور بنی ہاشم اور مطلب کو دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تو اون دونون نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت کے ہم قایل ہین لیکن کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو آپ نے حصہ دیا اور ہم کو نہ دیا اگر برادری کی حالت پر نظر کی جاے تو ہم اور وہ برابر ہین اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَّاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ خلاصہ یہ ہے کہ ان دونون کی اولاد کبھی جدا نہین رہی رنج و غم راحت و الم کفر و اسلام مین شریک ہی اونکی خصوصیت کا یہ سبب ہے **اجتہاد** حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اجتہاد فرمایا

Marfat.com

کہ جو المطلب کو آل مین شمار کرتے ہین - الغرض حسب فرمان دا نذر عشیرتک الاقربین حضور
پرنور کوہ صفا پر جلوہ فرما ہوئے اور اپنے اقارب کو ایک ایک کا نام لیکر پکارا - اکثر سردار آئے
اور بعض نے اپنی طرف سے کسی آدمی کو بھیجا جب یہ لوگ مجتمع ہوگئے تو حضور پرنور نے فرمایا
کہ اے اہل قریش اگر مین تمسے کہون کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے نیچے اترا ہوا ہے اور
تمپر تاخت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو تم اسے سچ سمجھوگے یا جھوٹ - بولے وہ سب کے سب
بولے کہ ہم بیشک آپکی بات کو سچ مانینگے - کیونکہ ہمنے کبھی تمکو جھوٹ بولتے ہوئے
نہین دیکھا اور نہ کسی سے سنا تو حضور والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریش مین تمکو
عذاب خدا سے ڈرانا ہون تمہین لازم ہے کہ تم میرا کہنا مانو نکبخت ناحق شناس ابولہب بولا
تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا یعنی تو ہلاک ہو جیو گیا اسی واسطے تو نے ہمکو
بلایا تھا حضور پرنور جو سراپا شان رحمت تھے ساکت ہوگئے اور اوسکی بیہودہ گوئی کا کچھ جواب
نہ دیا جواب جاہلان باشد خموشی مگر پروردگار تعالی شانہ کو اوسکی گستاخی پسند نہ آئی اور اپنے
حبیب کی دل شکستگی پر خیال فرماکر اوسکے کلام کو اوسیکی طرف پھیر دیا تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ
وَّتَبَّ یعنی ٹوٹ جاوین دونون ہاتھ ابی لہب کے اور وہ ہلاک ہو - نام ابی لہب کا عبدالعزیٰ مگر
اوسکے چہرے کا رنگ سرخ زیادہ تھا لہذا عبدالمطلب نے اوسے ابی لہب کے لقب سے
پکارا - مردے کی اچھی بری علامت جہان بیان کی ہین اوسمین نام محمود علامت مردے کے
چہرے کی سرخی ہے اور سبزی وزردی علامت مذمت سے ہے لہذا وہ نامعاقبت اندیش
زندگی ہی مین دوزخیون کے زمرے مین شامل ہوچکا تھا اور اوسکی زوجہ کا نام ام جمیل تھا وہ بھی اپنے
شوہر کی طرح حضور کی دشمن جان تھی اور حضور عالی کے راستہ مین ببول کے کانٹے بچھا دیا
کرتی تھی وہ بھی بڑی خرابی سے مری اور حطب جہنم ہوئی اللہ تعالی شانہ نے اوسی حالۃ الحطب
فرمایا ہے یعنی لکڑیون کا بوجھ اٹھانے والی بخت وبخل کے سبب سے جب سورۃ تبت یدا
نازل ہوئی تو ایک دن حمالۃ الحطب ایک پہاڑ پر لکڑیون کا بوجھ لیکر مسجد الحرام مین آئی جہان حضور پرنور اور صدیق اکبر

Marfat.com

بیٹھے ہوئے تھے مگر اللہ تعالیٰ شانہ نے حضور پُرنور کے جمال کے ملاحظہ سے اوسکی آنکھون
کو اندھا کر دیا اوسنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور اون سے کہا کہ مینے
سنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے میری ہجو کہی ہے اگر مین اونکو پاتی تو یہی پتھر
اونکے سر پر مارتی - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتے تھے حضور پُرنور
کہ مین دو ہمسایون کے بیچ مین تھا ایک ابولہب اور دوسرا عقبہ ابن معیط یہ دونون
گوبر جمع کر کے حضور پُرنور کے راستے مین بچھا دیا کرتے تھے کہ حضرت کو تکلیف ہو راستہ
چلنے مین اور حلم حضرت کا یہ تھا کہ جب آپ دولتسرا سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے کہ
اے بنی عبد مناف یہ کیا حق ہمسایگی ہے جو تم ادا کر رہے ہو اور خود بنفس نفیس
اوس نجاست کو علیحدہ فرما دیتے کہ اور کسی راستہ چلنے والے کو اوس نجاست کا اثر نہ پہونچے
بڑون کی بات بھی بڑی ہوا کرتی ہے - اور قریش کا یہ حال تھا کہ جو شخص مکے مین داخل ہوتا
تو اوس سے کہتے کہ محمد کی نہ سُننا اور سُنا تو اوسکو مت ماننا ورنہ فتنہ مین پڑ جاؤ گے اور کسی سے
کہدیتے کہ یہ شخص ساحر ہے اور کبھی کسی سے کہدیتے کہ یہ شاعر ہے یا کاہن اور کسی سے
کہدیتے کہ یہ مجنون ہے غرض جو جسکے دل مین آتا وہ کہتے مگر حضور کسی کا جواب نہ دیتے
چنانچہ ایک مرتبہ یہ اتفاق ہوا کہ ولید ابن مغیرہ بڑا قابل اور طویل العمر تھا قریش سے کہنے لگا کہ
موسم حج مین کہ جسکا زمانہ اب قریب ہے قبایل عرب اطراف وجوانب سے سمٹ کر
زیارت بیت اللہ کو آئینگے اور آوازہ لیاقت محمد ابن عبداللہ سُن چکے ہین بے شبہ
وہ لوگ ایمان لاوینگے ایسی کوئی بات تجویز کرنی چاہیئے جسمین اونکے دل پھر جائین مگر
ایک ہی بات تجویز کرو اور وہ ایسی بات ہو کہ جسمین ہیر اختلاف نہ واقع ہو رؤسائے قریش
نے کہا کہ اے عبدالشمس تو ہی کچھ فکر کر ولید نے کہا تم لوگ اول تجویز کرو پھر مین بھی اپنی
عقل کے موافق تبلاؤنگا تو ایک شخص نے کہا کہ محمد کو کاہن کہنا چاہیئے اوسنے کہا کہ واللہ
مینے بہت کاہن دیکھے ہین مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کلام ہرگز کاہنون کے

Marfat.com

سجع اور موزون سے مناسبت نہین رکھتا کیونکہ کاہن کبھی سچ کہتا ہے اور کبھی جھوٹ لیکن
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہرگز جھوٹ نہین بولتے اگر یہ تجویز کروگے تو عرب کے لوگ
تمکو جھوٹا کہینگے تو ایک دوسرا نامعقول بولا کہ اچھا تو یہ کہین کہ یہ مجنون ہین ولید ابن مغیرہ
بولا کہ یہ اوس سے زیادہ کم فہمی کی بات ہے کہ ایک اعلیٰ درجہ کے دانشمند کو دیوانہ کہدین کیا
وہ لوگ اوس سے ہمکلام ہونگے سلسلہ کلام ہی تو وہ معیار ہے کہ عاقل و دیوانہ کا فرق ظاہر
کردیتی ہے واللہ مین تو اسمین جنون کا کوئی شعبہ نہین پاتا یہ تو وہ شخص ہے کہ تمام دنیا کے
عاقل اسکی صحبت سے فیض اوٹھاین دیوانون کا کلام ہذیان ہوتا ہے اور سلسلہ کلام دیوانون
کا جابجا سے منقطع اور ناتمام اور بے معنی ہوتا ہے ایک جملہ کو دوسرے جملہ سے ربط نہین ہوتا
اسکا کلام تو وعظ و نصایح اور حکمی مسایل سے بھرا ہوا ہے - کچھ اور عقل کے اندھے بولے
اوسے کہ ہم شاعر کہین گے ولید ابن مغیرہ نے کہا کہ شاعر ہی نہین ہے مین نے عبد ابن الابرص
اور امیہ ابن الصلت اور دیگر شعرائے متقدمین کے اشعار سنے ہین اور خود بھی فن شعر سے
خوب ماہر ہون اوسکے کلام کا سیاق اصلا شعرا سے مناسبت نہین رکھتا اور نہ اوس کو
شاعری کی طرف توجہ ہے - کچھ اور مجانین نادان یہ بڑھا نکلنے لگے کہ بس یہ بات تحقیقی ہے
کہ اسکو ساحر کہین ولید ابن مغیرہ نے کہا کہ واہ یہ بات سب سے زیادہ مہمل ہے مینے بہت سے
ساحرون کو دیکھا ہے اور اون سے ہم صحبت رہا ہون اسمین اونکی سی کوئی بات نہین ہے
اسواسطے کہ کلمات سحر بے معنی اور مہمل ہوتے ہین اور ساحر ہمیشہ اپنے سحر کے ذریعہ سے
کسب معیشت دنیوی کرتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کلام پُر از معنی ہے
اور اسکو مال کی ہرگز پروا نہین ہے اس تقریر کے بعد اوسکو ایک سکوت ہوگیا اور بہت
دیر تک وہ حالت اوسپر طاری رہی قریش اوسکی یہ حالت دیکھکر گھبرائے اور کہنے لگے کہ اچھا تو ہی
بتلا کہ کیا کہین ولید ابن مغیرہ بولا - جو کلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بولتے ہین اوسمین
عجیب حلاوت و فصاحت و تو رد قبول ہے کہ کسی کلام مین یہ باتین نہین پائی جاتین اور وہ خود

Marfat.com

بذات خاص ایسا نہین ہے کہ اوسے کوئی پہچانتا نہو کیونکہ نسب مین سب سے افضل ہے یعنی عبدالمطلب کا پوتا ہے اور فصاحت و بلاغت مین بے نظیر ہے پھر جو بات تم تجویز کروگے وہ اوسکی ملاقات کے بعد بے اصل ثابت ہوگی مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ سحر بابل ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بسندِ صحیح کہین سے پہونچا ہے - اور سحر بابل اس سحر سے جدا ایک چیز ہے اور دلیلِ قوی اوسکے سحر ہونے پر یہ ہے کہ محمد صلعم کے کلام مین ایک خاص تصرف ہے اور وہ ظاہر ہے کہ اوسکے حکم سے باپ بیٹے اور زن و شو مین جدائی ہو جاتی ہے اس حیثیت سے فی الجملہ سحر سے مشابہت ہے ناگزیر اگر کچھ کہا چاہتے ہو تو ساحر ہی کہو اگرچہ یہ بھی تمہارے مطلب کے واسطے کافی نہین ہے - غرضکہ اسی پر سب لوگ متفق ہوئے اور تمام شہر مین منادی کروادی کہ اب محمد صلعم کو ساحر کہا کرو اور کوئی شخص شاعر اور مجنون اور کاہن نکلے پھر موسم حج مین جو شخص حضور کے پاس آتا اوس سے یہی کہتے کہ محمد صلعم ساحر ہین چنانچہ اسی ولید کے حال مین سورۂ مدثر مین ارشاد ہوا ہے اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ ترجمہ اوسنے سوچا اور دل مین ٹھیرایا پس لعنت کیا گیا ہو جیو کیسا اندازہ کیا پھر ملعون ہو جیو (وہی ولید) کیسا اندازہ کیا - پھر نگاہ کیجیو - پھر تیوری چڑھائی اور منہ تھوتھا یا پھر پیٹھ پھیری اور غرور کیا پھر بولا نہین یہ جادو ہے جو چلا آتا ہے سحر دن مین سلسلہ بسلسلہ - اور نہین یہ آدمی کا سا - اب اوسکو مین ڈالون گا آگ مین اور تو کیا سمجھا کیسی ہے وہ آگ - نہ باقی رکھے نہ چھوڑے نظر آتی ہے پنڈے یعنی بدن پر عجب اتفاق ہے کہ ولید ابن مغیرہ کے عناد کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن ولید مسجد مکہ مین بیٹھا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی وہین رونق افروز تھے کہ سورہ حم سجدہ نازل ہوا آنحضرتؐ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حسب عادت شریف اوسکو باواز بلند تلاوت فرمایا تو ولید نے بھی توجہ سے اوسے سنا جب حضور نے دیکھا کہ یہ شخص بہت توجہ سے سن رہا ہے تو دوبارہ اوسکی تلاوت فرمائی اوسنے تامل کرکے اپنی قوم سے کہا کہ انصاف تو یہ ہے کہ مینے جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا ہے وہ ہرگز آدمی کا سا کلام نہین ہے اور نہ اسمین ایسی شیرینی ہے جو کسی کلام مین پائی نہین جاتی اور یہ کلام ضرور سب کلام پر غالب رہے گا پھر جب وہ اوس مجلس سے اوٹھا تو یہ خبر ابوجہل کو پہونچی کہ ولید آج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کلام معجز نظام پر شیفتہ ہوگیا لہذا وہ مردود ازل بہت گھبرایا اور قریش کے رئیسون کو ہمراہ لیکر ولید کے گھر گیا اور اوس سے کہا کہ تجھسے سخت تعجب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کا اثر تجھپر پڑگیا اور تجھکو بھی رغبت اون کہاؤن کی ہوئی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے صاحب کے لیے لاتا ہے ولید اس بات پر نہایت برافروختہ ہوا اور کہنے لگا کہ تو میرا عیش اور تنعم جانتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور پسر ابوقحافہ اب تک میرے دروازے کے فقیر کے برابر بھی نہین ہین تجھکو اونکے کہانے کی کیا پروا ہے۔ ابوجہل مردود نے کہا کہ اگر یہ بات ہے جو تو کہتا ہے تو مسجد حرام مین چلکر قبایل قریش کو بلوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے معاملات مین مشورہ کر۔ ولید مسجد حرام مین آیا اور سب سردار قریش کے جمع ہوگئے۔ ابوجہل۔ ابولہب۔ ابوسفیان۔ نضر بن الحارث۔ امیہ ابن خلف۔ عاص ابن وایل سب کے سب ولید کی طرف متوجہ ہوگئے اور کہنے لگے کہ سخت مشکل درپیش ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دعوی نبوت کرتے ہین اور جو کلام وہ پڑہتے ہین اوسکو خدا کا کلام بتاتے ہین اور موسم حج قریب ہے بہت آدمی جمع ہونگے اور جو اون سے ملے گا وہ اونکا کلمہ پڑہنے لگیگا لہذا کچھ انتظام کرنا چاہیے ولید نابکار کفر مین بہت شدید تہا اسلیے کہ وہ حقیقت قرآن اور نزول قرآن اور اوسکی فصاحت و بلاغت سے خوب واقف تہا یعنی یہ سمجھتا تہا کہ یہ فصاحت و بلاغت حد معجزہ

Marfat.com

کو پہونچی ہوئی ہے اور خود اقرار کرتا تھا کہ بشر کا کلام نہین ہے اور باوجود اسکے ابطال حقیقت
مین کوششین کرتا تھا اور اس کافر شدید الکفر کی بہت سی اولاد ذکور تھین لیکن سات آدمی
بہت مشہور ہین اوّل ولید ابن الولید دوم حضرت **خالد ابن الولید سیف اللہ** یا اللہ
تو پاک ہے اور تیری قدرت کاملہ تک عقل بشر کو رسائی نہین کہان ولید سا کافر اور اوسکا بیٹا
خالد سیف اللہ۔ اے پروردگار تو قادر علی الاطلاق ہے جو چاہا وہ کیا اور جو چاہے گا وہ کریگا
تعالیٰ اللہ شانہٗ سوم عمارہ ابن الولید چہارم ہشام ابن الولید پنجم عاص ابن الولید ششم
قیس ابن الولید ہفتم عبد الشمس ابن الولید انمین سے چار شخص مشرف باسلام ہوئے۔ ولید۔
خالد۔ عمارہ۔ ہشام اور تین شخص کافر مرے۔ لیکن عمارہ کا اسلام باسناد صحیح ثابت نہین
ہے۔ خالد رضی اللہ عنہ انکی شجاعت کے کارنامون سے اسلامی فتوحات کی کتابین بھری ہوئی
ہین آفتاب نیمروز کی طرح انکی سچی روایتین مشہور عالم ہین۔ یہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم ہی کے حکم سے منصب امیر الامرائی پر مقرر ہوئے اور حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آپکو خطاب **سیف اللہ** سے مخاطب فرمایا اور بعد تشریف بری
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین بھی
یہ عہدہ آپ کی ذات پاک سے شرف پاتا رہا فتوحات شام وعراق کے **فاتح** آپ ہی ہین
اور بیشتر مہم مرتدین کو آپ ہی نے انجام دیا ہے۔ مسیلمہ کذاب کے قاتل اگرچہ وحشی ہین جو حضرت
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل ہین زمانہ کفر مین مگر اوس لشکر کے امیر حضرت خالد ہی تھے **ولید ابن الولید**
یہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے دوسرے بھائی ہین انکو انکے باپ ولید بن مغیرہ نے اسلام لانے کی
خبر سنکر مکہ معظمہ مین قید کیا تھا اسلئے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
حضور مین حاضر نہونے پائین حضور پرنور نے انکی خلاصی کے واسطے نماز صبح مین قنوت فرمائی
اور باواز بلند کہ جملہ حاضرین نماز نے سنا مگر ادنکی رہائی کے بعد اوسے حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ والہ واصحابہ وسلم نے ترک فرمایا اور یہ شخصی دعا مین اسلام کے اوّل مین تھین اور بعد

Marfat.com

شیوع اور غلبۂ اسلام کے ثابت نہین اور وہ قنوت یہ ہے اَللّٰھُمَّ انجِ الولید بن الولید و عباس بن ابی ربیعہ و سلمۃ ابن ہشام و المستضعفین من المومنین یہانتک کہ یہ لوگ اون ظالمونکے ہاتھہ سے رہا ہوکر فیض یاب صحبت بابرکت ہوئے - **ولید ابن مغیرہ** کو اللہ تعالیٰ شانہ نے مال بھی بہت دیا تہا یعنی مال زراعت - مال مواشی - مال تجارت - کہ ان قسمون کے مال سے جو کچھہ حاصل ہوتا خرچ سے بہت زیادہ پس انداز ہوتا تہا اسکے سوا قابلیت اور لیاقت شعر و سخن و تبحر و کمال ہر فن اللہ تعالیٰ شانہ نے اوسے عنایت کیا تہا اسی جامعیت کے سبب سے وہ ریحانۂ قریش کہلاتا تہا باوصف ان امور کے ایسا ناشکر گذار تہا کہ کبھی کلمۂ شکر زبان پر نہ لایا اور سوائے بت پرستی یعنی عبادت لات و عزیٰ کے کسی اچھے کام مین مصروف نہوا آخر کار یہ نوبت پہونچی کہ پے در پے نقصان مال و جاہ لاحق ہونے لگا یہانتک کہ فقیر ہوکر مرا اور آخرت مین کندۂ دوزخ بنا اور ان شبہات داہیہ کو اللہ جل شانہ نے رفع کیا ہے اس واقع کو سورۂ **ذاریات** مین اوس پاک پروردگار تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ اَتَوَاصَوْا بِهٖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ یعنی ہمیشہ ان سے پہلون کو جو رسول آیا ہے کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ آیا ہی کہہ مرے ہین ایک دوسرے کو کوئی نہین پہنچا یہ لوگ شریر ہین اور سورۂ **طور** مین ارشاد ہوتا ہے فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ - **ترجمہ** یعنی اب تو سمجھا کہ تو رب کے فضل سے نہ کاہن ہے - نہ مجنون کیا کہتے ہین یہ شاعر ہے ہم راہ دیکھتے ہین اسپر گردش زمانہ کی تو کہہ کہ تم راہ دیکھو کہ مین بھی تمہارے ساتھہ تمہاری راہ دیکھتا ہون **روایت** صحیح ہے کہ عروہ ابن زبیر نے عبداللہ ابن عمرو ابن عاص سے پوچھا کہ مجھکو خبر دے اوس سخت تکلیف سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قریش سے پہونچی تہی اوسنے کہا کہ ایک دن قریش صحن کعبہ مین تھے اور مین بھی وہین تھا

Marfat.com

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ذکر آیا تو کہنے لگے کہ واللہ ہمنے کبھی ایسا صابر نہین
کیا جیسا اب کرتے ہین یعنی جو کچھ چاہتے ہین **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہمکو ہمارے
باپ دادا کو کہتے ہین اور ہمارے دین کو بُرا جانتے ہین اتنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم تشریف لائے اور طواف کعبہ مین مشغول ہوئے تو اثنائے طواف مین قریش پر بھی گذرے قریش نے
ایک بات سخت ایسی کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کا چہرۂ مبارک مین نے متغیر دیکھا پھر دوسرے اور تیسرے
طواف مین بھی وہی کلام کیا تیسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کھڑے ہوکر ارشاد کیا کہ اے
قریش سُنو اور خوب متوجہ ہوکر سُنو مین تمپر ذبح لایا ہون اگر میرا کلام نہین سنتے اور میری متابعت نہین کرتے
تو مین تمکو بکری کیطرح ذبح کرونگا اور تم آگاہ ہوجاؤ کہ میری لڑائی مین تم سب برباد اور خانہ خراب ہوجاؤگے
اس کلام کے سنتے ہی سب کی آوازین بند ہوگئین اور بدن پر لرزہ پڑگیا آخر بمعذرت پیش آئے۔ دوسرے دن پھر سب
جمع ہوئے اور اسوقت بھی مین موجود تھا پھر آنحضرت تشریف لائے اور طواف مین مشغول ہوئے کہ یکایک سب کا فر بپھر کر
پھر اونپر کتون کی طرح دوڑ پڑے اور کہنے لگے کہ تو ہی ہمارے اور ہمارے بتون کے
حق مین بدزبانیان کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ہان ہان وہ
مین ہی ہون اسوقت ایک کافر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مبارک کا کنارہ پکڑا
اور گردن مبارک پر ڈالکر کھینچنے لگا کہ حضور پُرنور کی سانس رُکنے لگی **حضرت سیدنا**
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ حال دیکھتے ہی دوڑ پڑے اور کافرون سے حضور پُرنور کو چھوڑایا
وہ لوگ حضرت صدیق اکبر سے لپٹ گئے اور مارنے لگے یہانتک کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر
بیہوش ہوگئے اور آپ کے سر مبارک کے بال ٹوٹ گئے اور بہت چوٹ آئی تو بنو تیم نے چھوڑایا
جب تھوڑی دیر مین ہوش آیا تو کہنے لگے اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ
جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ۔ یعنی تم ایسے شخص کو قتل کیا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب
اللہ ہے اور تمہارے پاس خدا کی نشانیان لایا ہے **صحیح بخاری** مین روایت ہے ابن عمر
سے کہ وہ کافر عقبہ ابن معیط تھا اور تکلیف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو غش آگیا

Marfat.com

تہا اور حضرت صدیق نے حالت بیہوشی مین چھوڑا یا ہے **فضیلت صدیق اکبر** ارباب تحقیق فرماتے ہین کہ مومن آل فرعون سے حضرت صدیق اکبر افضل تھے اس لئے کہ اوسنے زبان ہی سے حضرت موسیٰ کی خدمت کی تہی اور حضرت صدیق اکبر نے زبان اور ہاتھہ سے کی اور قول اور فعل سے نصرت کی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جو فضیلت کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ تہی وہ انہین جان نثارون سے ظاہر ہے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ بہی واقعات اپنی چشمان مبارک سے ملاحظہ فرماکر سیدنا صدیق اکبر کی اشجعیت کے قایل تھے۔ عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیت اللہ کے نزدیک نماز مین مشغول تھے اور اس امت کا فرعون یعنی ابوجہل ملعون ایک جماعت قریش کے ساتھہ بیٹھا ہوا تہا اوسنے قوم سے کہا دیکھو یہ کیا کر رہا ہے کوئی ایسا ہے کہ فلان مقام سے اونٹ کا شکنبہ یعنی اوجھہ اوٹھا لائے اور جب یہ مرد سجدے مین جاے تو اسکے شانون پر رکھدے عقبہ علیہ اللعنۃ گیا اور اونٹ کا شکنبہ اوٹھا لایا جب حضور پرنور سجدے مین گئے تو اوس ملعون نے وہ شکنبہ حضور پرنور کے دونون شانون کے بیچ مین رکھدیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سجدے ہی مین رہے ادہر مبارک نہ اوٹھایا اور جماعت قریش تمسخر کرنے لگی ایک دوسرے کو کہتا کہ یہ کام اسنے کیا یہانتک کہ حضرت **خاتون قیامت** سیدۃ النسا فاطمہ زہرا علیہا السلام کو خبر ہوئی وہ تشریف لائین تو اوسی حال مین حضور پرنور کو سجدے مین پایا اور اوس آلائش کو جدا کرکے کافرون کو ملامت کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اونکے واسطے دعاے بد فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ اس کلمہ کو حضور پرنور نے تین بار فرمایا پہر نام لیکر فرمایا اللھم علیک بابی جہل ابن ہشام وعتبۃ ابن ربیعہ وشیبۃ ابن ربیعہ ووکید ابن عتبۃ وامیۃ ابن خلف وعقبہ ابن معیط وعمارہ ابن الولید رواہ الشیخان عن عبداللہ ابن مسعود۔ پس عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہین کہ واللہ جس جس کا نام حضرت نے دعا مین لیا

Marfat.com

وہ جنگ بدر مین مارا گیا اُمیّہ ابن خلف مردود حضور کے دست مبارک سے زخمی ہوکر مکے مین آیا اور مرگیا - عمّارہ کے نام مین شک ہے - مؤلف مشارق الانوار کے نزدیک یہی شخص تہا جسکو راوی بہول گیا مگر اس قول پر وثوق نہین کیونکہ عمارہ بن الولید کی موت مورخین نے حبش مین بیان کی ہے شاید کوئی اور کافر ہوگا جسکا نام حضور پُرنور نے لیا مگر راوی بہول گیا

ابن اسحٰق فرماتے ہین کہ جب قریش کو حضرت پر کچہہ دست رس نہوئی تو باہم یہ عہد و پیمان کیا کہ جو کوئی مسلمان بے قوم و قبیلہ اور درماندہ و عاجز ہو اسکو ایذا مین دو تاکہ اورون کو عبرت ہو چنانچہ حضرت عمار ابن یاسر اور اونکی والدہ اور ہمشیرہ کی تکلیف دہی مین مشغول ہوئے ایک دن گرم ریت پر لٹائے مار رہے تہے اور وہ مظلوم آہ و بکا اور گریہ و زاری کر رہے تہے - اتفاقاً حضور پُرنور شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سیدنا و مولانا **محمد مصطفٰے** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا گذر اوسطرف سے ہوا آپ کی خاطر مبارک بہت غمگین ہوئی آپ نے فرمایا اِصْبِرُوا یَا آلَ یَاسِرٍ فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنَّۃُ آخرکار ابوجہل مردود نے یاسر و سُمَیّہ کو مارتے مارتے مار ڈالا کہ ابتداے اسلام مین درجۂ شہادت انہین کو نصیب ہوا یہ سُمَیّہ دختر خیاط مُعتقۂ ابوحذیفہ تہین اور مہاجرین اولین کے ساتہہ حبش کو تشریف لیگئین تہین جب وہان سے مراجعت کی تو اس مردود نے ہلاک کیا - اور ایک روایت یہ ہے کہ آپکے قُبُل یعنی پیشاب گاہ مین نیزہ مارا لعنۃ اللہ علیہ وعلی من تبعہ - اور انکے سوا حضرت بلال رضؓ کو بڑی تکلیفین دین -

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے دردناک حالات

حضرت بلال رضؓ عاشق خداے ذو الجلال - اُمیّہ ابن خلف کے غلام تہے اور مخفی طریقہ سے زیور ایمان اور لباس ایقان سے آراستہ و پیراستہ ہو چکے تہے اور عبادت حق حسب فرمودۂ رسول برحق کیا کرتے تہے جسنے یہ خبر ابن خلف ناخلف کو پہونچی اوسنے اپنی خدمت سے آپ کو جدا کیا اور کلید خزانہ و بت خانہ آپ سے چھین کر دوسرے غلام کے سپرد کی اور بلال رضؓ سے پوچہنے لگا کہ تو کس کی پرستش کرتا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

فرمایا کہ مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خدا پر ایمان لایا ہون وہ
یہ سنتے ہی شعلہ آتش کی طرح بھڑک اوٹھا اور بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو اس مذہب سے
دست بردار ہو نہین تو مارا جائیگا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مرنا گوارا ہے مگر یہ
نہین ہوسکتا کہ مین اس پاک مذہب سے توبہ کرون پس پھر کیا تھا یہ جواب سنتے ہی حضرت
بلال رض کی تعذیب پر آمادہ ہوگیا اور غلامون کو حکم دیا کہ ہر صبح بلال رض کو بیول کی خاردار چھڑیون
سے خوب مارا کرو کہ تمام بدن اوسکا مجروح ہوجاے اور جب آفتاب خوب گرم ہوجاے
تو اسکو دھوپ مین چت لٹاکر تمام بدن کو پتھر کے گرم ٹکڑون سے چپادو تاکہ زخم پر اوس کے
چنکے لگین اور گرداگرد آگ روشن کردیا کرو کہ حرارت بالاے حرارت پہونچتی رہے اور جب
شام ہوجاے تو ہاتھ پاون باندہ کر اندھیری کوٹھری مین بند کردیا کرو جب تک یہ اس مذہب
سے توبہ نکرے اسی عذاب مین مبتلا رکھو ؎

عاشقی رنج است دمردان را بسینہ راستے	سلسلہ بند است شیران را بگردن زیور است

یہان دل مین وہ حرارت عشق موجود ہے کہ سب حرارتین اوسکے سامنے برف آب ہے
زیادہ ٹھنڈی ہین حضرت بلال رضی اللہ عنہ پکار پکار کر فرما رہے ہین **اَحَدٌ اَحَدٌ**
یعنی میرا معبود ایک ہے وہی تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسکے
مثل کوئی شے نہین نہ کوئی تشبیہ اوس تک پہونچے نہ کوئی صفت ۔ کچھ عرصہ تک یہ ایذا دہی
قایم رہی مگر عشق خدا سے لایزال اونکے دل مین ایسا جاگزین تھا کہ اوسنے اپنی جگہ نچھوڑی
وہ اپنے خدا کے عشق مین محو تھے کہان کی حرارت آتش اور کہان کی زمہون کی ایذا حبس
قادر علی الاطلاق نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وہ آتش گلزار کردی تھی اوسی قادر توانا نے
انکی آگ کو بھی اونکے بدن پر سرد کردیا تھا ایک روز شب کے وقت حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر اوس گھر کی طرف سے ہوا جسمین حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ
بند تھے اور **اَحَدٌ اَحَدٌ** پکار رہے تھے آپکے گوش مبارک مین جو یہ آواز ایک سچے عاشق خدا

Marfat.com

کی پہونچی تو اوسنے آپکے دلِ مبارک کو بیقرار کر دیا ایک تو سچے عاشق کی آواز دوسرا ایسے صدمہ کے وقت کی جو کچھ اوسکا اثر ہوسکتا ہے ہر آدمی اسکو جانتا ہے آپ وہان ٹھیر کر اوس آواز کو سننے لگے اور لوگون سے پوچھا کہ اس گھر مین کیا ہوتا ہے جو واقف راز تھے اونہون نے **حضرت بلال رضی اللہ عنہ** کا دردناک واقعہ مفصل کہہ سُنایا حضرت صدیق رضؓ سے عاشق کا دل اور بیتاب ہو جاے اسکے کیا معنی جتنی چیزین دنیا مین نازک پیدا کی گئی ہین اون سب سے بہت زیادہ نازک **عاشق کا دل** ہے اور اون نازک دلون مین اور سب سے زیادہ **حضرت صدیق اکبر کا دل** تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عاشق کا شعر ہے اوس نے ایک مصرعہ اپنے واسطے کہا ہے اور ایک مصرعہ اپنے محبوب خوش اسلوب کے واسطے ؎

سراپا مین صعوبت کش مگر نازک ہے دل میرا	وہ سر سے پاون تک نازک مگر اک دل ہی بہتر ہے

اوسوقت تو آپ اپنی دولت سرا مین تشریف لاے مگر تمام رات حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دس حصہ زیادہ بیقرار رہے صبح ہوتے ہی آپ اوس بیوہ بے بہبود یعنی اُمیّہ بن خلف کے مکان پر تشریف لاے اور اوس خدا ناشناس کو نصیحت فرمائی کہ او سنگ دل خدا سے ڈر اور اللہ کے بندون پر ناحق ظلم نکر اوسنے سچا دین اختیار کیا ہے اسکو غنیمت سمجھ اور اوسکے ساتھ باحسان پیش آ یا کر یہ احسان آخرت مین تیرے کام آئے گا اور قیامت کی سختیون سے بچائے گا اوس مردود نے یاوہ گوئی کی کہ آخرت کہان ہے اور کیونکر معلوم ہوا کہ یہ دین سچا ہے اور اگر ہم مان بھی لین کہ یہ دین سچا اور آخرت مین یہان کی نیکیون کا اجر ملے گا تو مجکو یہین کس چیز کی کمی ہے جو وہان کی محض خیالی وہمی چیزون پر فریفتہ ہو جاون حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سُن ہر شے کے واسطے ظاہر و باطن ہے یہ مسئلہ مسلم ہے یا تجھے اسمین کچھ اختلاف ہے اس حکیمانہ تقریر کا اوسکے پاس سواے اقرار کے اور کیا جواب تھا اوسنے کہا ہان ہے آپنے فرمایا کہ یہ عالم شہادت جو ہمارے پیشِ نظر ہے عالم ظاہر

Marfat.com

ہے یا باطن اوسنے کہا کہ ظاہر ہے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسکا کوئی باطن
ہونا چاہیئے یا نہین بس سکوت کے سوا کیا جواب تھا آپ نے فرمایا کہ تجھے اب یہی ماننا پڑیگا
کہ اوس عالم باطن کے بھی دنیا مین دیکھنے والے موجود ہین یہ باتین خیالی نہین ہین تو بلال ہی
کی حالت کو دیکھ اور غور کر کہ اسکی عقل کا اندازہ کتنا ہے ایسا آدمی خیالی باتون پر فریفتہ نہین ہوا کرتا
جب تک وہ کچھ نہ کچھ آنکھون سے دیکھ نہ لے اقرار نہین کرتا آخر کو جب وہ نامعقول معقول
ہوگیا تو جل کر کہنے لگا کہ مجھے ترے حکمی مسائل سے کچھ غرض نہین تیرا دل اسکے مصایب
دیکھنے کا متحمل نہین ہے تو تو اسے خرید لے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ اچھا مین طیار ہون اسکے عوض مین تو جو طلب کرے گا مین دونگا اوسنے کہا کہ تو اسکو نہ خرید
سکے گا آپ نے فرمایا کہ اللہ میری مدد فرمائے انشاء اللہ تعالیٰ مین اسے ضرور خرید ون گا -
اوسنے کہا کہ اچھا تو اپنا نسطاس غلام رومی جسکے پاس دو ہزار کا سرمایہ بھی ہے مجھے دو اور
اس حبشی غلام کو لے لو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فوراً رضامندی ظاہر کر کے بیع کامل
کرلی کہ مبادا یہ اپنے قول سے پھر نہ جاے یا بلال رضی اللہ عنہ اوس قید و ضربت کے صدمہ
سے مرنجائین جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلال رضؓ کو اپنے ہمراہ لیکر چلے ہین تو وہ
کافر ہنستا تھا اور کہتا تھا کہ صدیقؓ باوجود اس فطانت و زیرکی کے اس مقام پر دھوکا کھا گیا مین تو
بلال رضؓ کو ایک دانق کے بدلے بھی نہ لیتا دانق درم کا چھٹا حصہ ہے - اوسکا یہ کلام سُنکر حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے بے وقوف اس غلام کا یہ رتبہ ہے کہ اگر تو
اسکے بدلے مین تمام زمین کی بادشاہی مانگتا اور وہ میرے قبضہ مین ہوتی تو مین بے تکلف بیچنے
سمجھے دیدیتا اور اسے لیتا صدیقؓ اکبر کو اسی تصدیق نے صدیق اکبر کیا یہ بلال رضؓ کے
ایمان کی تصدیق نہین ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کی تصدیق ہے
اور آپکے ارشادات کا ایقان ہے ؎

تصدیقِ نخستین زدلِ صدیق است	

Marfat.com

الغرض حضرت صدیق اکبرؓ بلال رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر لائے اور تمام احوال گذشتہ عرض کیا اور پھر حضور پُرنور مین دست بستہ عرض کی کہ آپ گواہ رہیئے کہ مینے بلالؓ کو اللہ تعالیٰ شانہ کی رضامندی کے واسطے آزاد کیا۔

بلال رضی اللہ عنہ کی آزادی اور حضور پُرنور کی مسرت

جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین آکر آزاد کیے گئے ہین تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہت خوش ہوئے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فارغ البال ہوکر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت کرنے لگے سُبحانَ اللہ وَبِحَمدِہٖ مالدار ہو تو ایسا ہو اور مال ہو تو ایسا ہو۔ مکہ معظمہ کے دو مالدار آدمی اور اونکی دولت کا صرف مکہ معظمہ کے رئیسون مین سے دو آدمی بڑے مالدار تھے ایک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور دوسرا آدمی اُمیّہ ابن خلف یہ وہی شخص ہے کہ حضرت بلالؓ جسکے غلام تھے ان دونون کا معاملہ مال کے صرف کرنے مین مختلف ہوا۔ اُمیّہ نے بارہ غلام لئے اور ہر ایک کو تربیت کرکے ایک ایک کام مین لگا دیا کسیکو کاشتکاری کی تعلیم کی اور کسیکو باغبانی اور میوہ جات کی حفاظت اور کسیکو قیمتی اموال کی تجارت۔ کسیکو فن تعمیر۔ غرضکہ اسی طریقہ سے اوسنے بہت مال جمع کرلیا تھا مگر اس ثروت کے ساتھ بھی محتاج اور فقیر کو ایک حبّہ بھی نہ دیتا تھا اور اگر اوسکا غلام کسی محتاج کو کچھ دیتا تو وہ اوس سے ناراض ہوکر اوسکے عہدہ سے معزول کر دیتا۔ اور اگر قوم کا آدمی اوسے کچھ نصیحت و پند کرتا اور آخرت کا ذکر آتا تو کہتا کہ اوّل تو آخرت کا وجود نہین ہے اور اگر بفرض محال ہے بھی تو مجھکو اوسکی ضرورت نہین لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

حضرت صدیق اکبرؓ کا مال اور اوسکا صرف

یا اللہ تو مجیب الدعوات ہے تیرے آگے کوئی مشکل مشکل نہین ہے اگر تو ہم مسلمانون کو دولت عنایت فرمائے تو ایسی ہی پاک دولت عطا فرما کہ جیسی حضرت صدیق اکبرؓ کو دی تھی اللھم آمین تاکہ اوس کا بھی صرف ایسا ہی ہو۔

Marfat.com

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابتدائے زمانہ اسلام سے کہ مسلمان نہایت ضعیف اور شکستگی کی حالت مین تہی اپنے مال کو اللہ تعالیٰ شانہ کی رضامندی مین صرف کیا یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تصرف مین اور مسلمانون کی آزادی مین یا اور کسی نیک کام مین صرف کیا اور ذخیرہ آخرت کا جمع کرلیا جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملہ مین ظاہر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **کُنیَت** ابو عبداللہ ہے اور بعض کے نزدیک ابو عبداللہ کی اور بعض کے نزدیک ابو عبدالکریم ہی اور بلال رضی اللہ عنہ کے باپ کا نام رَبَاح ہے اور انکی والدہ کا نام حمامہ ہے اور انہین کے ہاتھ اُمیّہ بن خلف جمحی غزوہ بدر مین مارا گیا اور حضرت بلال رض سخت گندمی رنگ طویل القامت اور کثیر الشعر تھے ساٹھ برس برداہتے ستر برس کی عمر مین **سنہ ۲۰ بستم** ہجری مین مقام دمشق مین **وفات** پائی انکے فضائل یہ ہین اور بڑی تعریف انکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ سابقین چار ہین - مین سابق عرب ہون اور بلال رض سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور یہی حضرت نے فرمایا کہ بلال رض کو مینے اپنے آگے بہشت مین دیکھا -

حضرت مولنا رومی قدس سرہٗ نے حضرت بلال رض کا واقعہ مثنوی شریف مین نظم فرمایا - ناظرین کتاب کے ملاحظہ کے لئے یہان درج ہوتا ہے **مثنوی**

تن فدائے خار میکرد آن بلال — خواجہ اش میزد برائے گوشمال

کہ چرا تو باد احمد میکنی — بندۂ بد منکر دین منی

میزد اندر آفتابش او بخار — او احد میگفت بہر افتخار

تا کہ صدیق آن طرف میگشت تفت — ان احد گفتن بگوش او در فت

چشم او پر آب شد دل پر عنا — زان احدمی یافت بوی آشنا

لبسد ازان خلوت بدید و پند داد — کز جہود ان خفیہ میدار اعتقاد

Marfat.com

عالم السر اوست پنہان دار کام		گفت کردم تو نپذیرفت اے ہمام	

حضرت صدیق اکبرؓ کا دل مبارک جو اس واقعہ سے حد درجہ غمگین ہوا تو آپ نے حضرت بلالؓ کو خلوت مین نصیحت کی کہ اے بلال اللہ تعالیٰ شانہ عالم السر ہے وہ باطن کے حالات کو جانتا ہے جب تک تیرے واسطے کشود کار کا وقت نہ آئے تو اپنے اعتقاد کو مخفی رکھ حضرت بلالؓ نے آپکے ارشاد کو قبول کیا لیکن جب عشق عاشق کے دل کے پردون مین گھر کر لیتا ہے پھر اوس سے پردہ نشینی محالات سے ہے اگرچہ زبانِ حضرت بلالؓ کی اقرار کر چکی تھی مگر دل چپکے سے یہ کہہ رہا تھا ؎

عاشق سے بھی ہوتا ہے کہین صبر و تحمل	وہ بات تو کہتا ہے جو آتی نہین مجھکو

روز دیگر از پئے صدیق تفت	آن طرف از بہر کارے می رفت
باز آحد بشنید و زخم ضرب خار	برفروزید از دلش شور و شرار
باز پندش داد و بازاد تو بہ کرد	عشق آمد توبہ اورا بخورد
توبہ کردن ترین مطلب بسیار شد	عاقبت از توبہ او بیزار شد
فاش کرد اسپرد تن را در بلا	کاے محمدؐ اے عدوے توبہا
اے تنِ من دے رگِ من پرز تو	توبہ را گنجا کجا باشد درو
توبہ را ازین پس زدل بیرون کنم	از حیاتِ خلد توبہ چون کنم
عشق قہار است و من مقہورِ عشق	چون قمر روشن شدم از نورِ عشق
برگِ کاہم پیش تو اے تند باد	من چہ دانم تا کجا خواہم فتاد
گر ہلالم در بلا لم سید دم	مقتدی بر آفتابے مے شوم
ماہ را باز فتنی و زاری چہ کار	در پئے خورشید پو بد سایہ دار
کاہ برگے پیش باد انگہ قرار	رستخیز و انگہانے فکرِ کار
گر بہ در ابنائم اندر دست عشق	یکدمے بالا و یکدم پست عشق

Marfat.com

لاہی گردانمدم بر گردِ سر — نے بزیر آرام دارم نے زبر
عاشقان در سیلِ تند افتادہ اند — بر قضاے عشق دل بنہادہ اند
باز آمد شاہ ما در کوے ما — باز آمد آبِ جان در جوے ما
می خرامد نخبت و دامن کشد — نوبتِ توبہ شکستن میرسد
توبہ را بارِ دگر سیلاب بُرد — فرصت آمد پاسبان را خواب بُرد
ہر خماری مست گشت و بادہ خورد — رخت را امشب گرو خواہیم کرد
زان شرابِ لعل و لعلِ جانفزا — لعل اندر لعل اندر لعل ما
باز محرم گشت و مجلس دل فروز — خیز و دفعِ چشمِ بد اسپند سوز
نعرۂ مستانہ خوش مے آید — تا ابد جانان چنین مے بایدم
نمک ہلاے بلاے یار شد — زخم خارِ او گل گلزار شد
گر ز زخمِ خار تن غربال شد — جان و جسم گلشن اقبال شد
تن بہ پیشِ زخمِ خارِ آن جہود — جان من مست و خرابِ آن وجود
بوے جانے سوے جانم میرسد — بوے یارِ مہربانم میرسد

المختصر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلال رض کی تو یہ سے ہاتھ دہو یا اور ان کا سب مفصل حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین عرض کیا اور اونکو اوس یہودی سے خرید کرکے آزاد کردیا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی مسجد مبارک کا موذن انکو مقرر فرمایا اور اونکے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا تھا جیسا کہ اپنی اولاد سے کرتے ہین **مسلمانون** کے مذہب مین یہ حکم بڑی تاکید کا ہے کہ غلامون کو تکلیف نہ دو اور غلامون کے آزاد کرنے کا بہت بڑا ثواب ہے عرب بات بات مین لونڈی غلام آزاد کیا کرتے تھے جب اون غلامون کو جو حیوانی حالت مین خریدے جایا کرتے تھے مہذب ہوکر حیوان سے آدمی ہوگئے تو آزاد کردیا یہ تو اونکے ساتھ کمال احسان ہوا کرتا عرب کی غلامی سے ہزارون حبشی آدمی

Marfat.com

ہو گئے ۵

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم		چشمۂ آفتاب را چہ گناہ	

الغرض اسی طرح کے سات نفر غلام وکنیز اور بھی مبتلاے بلا تھے اونکو بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کافرون سے خرید کر کے آزاد کر دیا ازانجملہ **عامر بن فہیرہ** تھے کہ انکو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رطل سونا دیکر بنی جذعان سے مول لیا اور اللہ کے واسطے آزاد کیا یہ ہجرت کے روز حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہمراہ تھے اور بیر معونہ کے روز شہید ہوئے یہ بڑے اولیا اللہ سے تھے اور انہین مین سے زہیرہ تھین کہ بڑی ایمان داری مین کافرونکی تکلیف دہی مین بسر کرتی تھین جب انکو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مول لیکر آزاد کیا ہے تو انکی آنکھین جاتی رہین تو ان کے سابق مالکون نے طعنہ دیکر کہا کہ لات وعزیٰ کا کرشمہ دیکھ لیا آپ نے فرمایا کہ تمہارا خیال ہے اور غلط خیال ہے ان بتون کو نفع وضرر پہونچانے کی طاقت نہین ہے یہ تو اپنی جگہ سے حرکت نہین کر سکتے انمین روح نہین ہے چل پھر نہین سکتے ہاتھ یا دن حرکت نہین کرتے جو انکو پوجتے ہین وہی جہان چاہین اوٹھا کر رکھدین آدمی کے ہاتھ کے بنائے ہوئے ہین آدمی سے جو ذی شعور ہے یہ بات کس قدر حیرت ناک ہے کہ ایک پتھر پر ہزارون چوٹین مار کر ایک صورت درست کرین اور پھر اوسکے آگے ناک رگڑنے لگین مین ان تراشیدہ پتھرون کی مورتونکی معتقد نہین ہون میرا خدا تو واحد لاشریک ہے پرستش کے قابل وہی ہے اوسکو بقا ہے اور تمام جہان فانی ہے خداوند تعالیٰ شانہ نے انکو صحت دی اور بصارت انکی عود کر آئی اور انہین مین سے **مہدیہ** اور اونکی بیٹی ہین یہ دونون بنی عبدالدار کی ایک عورت کی لونڈیان تھین وہ عورت ان دونون کو نہایت ایذا دیتی تھی حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ خبر سُنکر اوس عورت کے پاس گئے اور اوس کو بہت نصیحت کی اور کہا کہ جو کچھ قیمت ہو مجھسے لے اور ان دونون کو مجھے دیدے چنانچہ جو کچھ قیمت اوس نے مانگی آپ نے

Marfat.com

بے عذر دیدی اور حضرت صدیقؓ نے اون دونون عورتون سے کہا کہ خوشخبری ہو تمہین مینے تم دونون کو مول لیکر اللہ کی راہ مین آزاد کیا اوٹھو جہان چاہو وہان جاؤ بیس رہی تہین کہنے لگین کہ ہمنے ایک مدت تک اس بی بی کا نمک کہایا ہے ہم اسکا کام ادہورا نچھوڑینگے حضرت صدیق اکبرؓ نے اوسکی بہت تعریف کی اور اجازت دی سُبحَانَ اللہِ وبِحمدہٖ **دنیا مین** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سا نبی پیدا نہوا اور **حضرت صدیق اکبر** رضی اللہ عنہ کا سا جان نثار صحابی پیدا نہوا حق تو یہ ہے کہ ایسے نبی کو ایسے ہی صحابی کی ضرورت تہی اے **پروردگار** تو سچا اور تو نے اپنے رسولون کو خصوصاً حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سچا پیدا کیا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تو نے وہ آل پاک عنایت کی کہ جنکا سلسلہ نسب قیامت تک منقطع نہوگا اور اصحاب وہ بخشے کہ جو آسمان اسلام کے روشن ستارے ہین خصوصاً حضرت صدیق اکبرؓ کہ جنکی مردون مین تصدیق پہلے اور جنکے پاکیزہ مال نے اسلام کو ہر زمانہ مین مدد دی چنانچہ ابتدائے زمانہ اسلام مین جو مدد پہونچی وہ اسی مقام پر موجود ہے اور اکثر جہاد مین جو اپنی مالی مدد فرمائی ہے پوشیدہ نہین **تعمیر مسجد نبوی** زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً کے وقت جو مدد فرمائی ہے وہ بہی اسی **کتاب** کے پہلے حصہ مین موجود ہے انہین مین سے ایک عورت بنی مویل کی لونڈی تہی یہ بہی **بنی عدی** کا ایک فرقہ ہے اوس عورت کو لوگ بہت اذیتین دیتے تہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اوسے بہی خرید کر کے آزاد کیا **حضرت ابوعبیدہ** کو بہی خرید کر کے آزاد کیا اور سوائے انکے جنکا تذکرہ ہوا ہے اور بہی بہت غلامون کو آزاد کرایا ہے **روایت** ہے کہ جب آپ کا بہت مال غلامون کے آزاد کرانے مین صرف ہوا تو آپکے والد بزرگوار حضرت **ابوقحافہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے ابوبکر ان لوگون کے آزاد کرنے سے کیا فائدہ ہے اگر چست و چالاک غلام لیکر آزاد کرتے تو کسی وقت بیماری پر معین و مددگار ہوتے حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ انّما اُرید ما اُرید وبہ آیہ

Marfat.com

قرآن شریف مین نازل ہوئی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ترجمہ بس جس نے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو ہم رفتہ رفتہ پہونچا دین گے اوسکو آسانی مین اور یہ آیت بھی نازل ہوئی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰٓی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ترجمہ اور کسیکا نہین اسپر احسان جسکا بدلا دے مگر رضامندی اپنے پروردگار کی جو سب سے اوپر اور آگے ہے وہ راضی ہوگا۔ **تفسیر**۔ پہلی آیت کی۔ پس جس شخص نے دیا اپنا مال راہ خدا مین اور پرہیز کیا شرک اور کبیرہ گناہون سے اور بہت تصدیق کی نیک کلمہ کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے مفسرین فرماتے ہین کہ یہ سورت کچھ تو حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان مین ہے اور کچھ اُمیّہ بن خلف یا ابوجہل کی کیفیت مین ہے **کشف الاسرار** مین ہے کہ دو آدمیون کی شان مین یہ سورت ہے ایک **اتقیٰ** جو صدیقون کا پیش رو ہے اس امت مین سے یعنی **ابوبکر صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ دوسرا **اشقیٰ** یعنی بڑا شقی کہ پیشوا زندیقون کا ہے اہل ضلالت مین سے یعنی ابوجہل اور ابتداے سورہ مین خداوند تعالیٰ شانہ نے جو رات اور دن کی قسم کھائی ہے اوسمین اشارہ ہے اشقیٰ کی ظلمت اور اتقیٰ کی نورانیت کی طرف یعنی شب ضلالت مین کسی کو وہ گمراہی نہ تھی جو ابوجہل کذاب شقی کو تھی۔ اور روز دعوت مین کسی کو وہ نور ہدایت ظاہر نہوا جو خلیفہ اول **صدیق اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوا لکھا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُمیّہ بن خلف کے غلام تھے وہ کافر انکو طرح طرح کی تکلیفین پہنچاتا تھا اور کہتا تھا کہ اسلام سے پھر جا مگر ہر وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے دل مین محبت کی آگ بھڑکتی ہی جاتی تھی ایک روز خلیفہ اوّل صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ اُمیّہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو جلتی ہوئی ریگ پر ڈالدیا ہے اور گرم پتھر اونکے سینۂ مبارک پر رکھدیے ہین اور وہ اس حالت مین بھی اَحَدٌ اَحَدٌ کہہ رہے ہین یہ واقعہ دیکھکر حضرت صدیق اکبر بیقرار ہوگئے اور کہا اے اُمیّہ افسوس ہے

Marfat.com

بچھیرا اس خدا کے دوست کو کہانتک عذاب کرے گا اُمیّہ نے کہا کہ اے ابوبکر اگر تمکو
اوس سے محبت اور دلسوزی ہے تو اوسکو مجھسے خرید لو آپ نے اوس سے پوچھا
کہ کتنے کو فروخت کرے گا اوس نے کہا کہ نسطاس رومی سے بدلتا ہون یہ شخص
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام تہا اور دس ہزار دینار قیمت مل سکتی تھی اور حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہہ دیا تہا کہ اگر تو ایمان لائے گا تو جو مال کہ تیرے
پاس ہے اور تو اوس سے تجارت کرتا ہے تجھے بخشدونگا مگر وہ مسلمان نہین ہوتا تھا
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دل اوس سے رنجیدہ تہا جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے یہ کلمہ اُمیّہ سے سُنا آپ نے فوراً نسطاس رومی کو مع اوسکے سب مال کے اُمیّہ
کے حوالہ کیا اور حضرت بلال رضؓ کو لے لیا اور اوسیوقت اللہ کی راہ مین آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ
شانہ نے یہ سورت نازل فرمائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سیرت سے خبر دی
بعض کفار کہتے تہے کہ بلال رضؓ کا کچھ حق ابوبکر رضؓ کے ذمہ تہا اس سبب سے حضرت صدیق رضؓ
نے اونکو خرید کر کے آزاد کیا اسکی پروردگار تعالیٰ شانہ نے نفی فرمائی کہ کافر جھوٹے ہین
اوسکے ذمہ کسیکا حق نہین ہے وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ اور نہین کسیکا اوسپر احسان
جسکا بدلا دے مگر چاہکر مونہ اپنے رب کا جو سب سے اوپر اور آگے ہے وہ راضی ہوگا۔
القصہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اکثر مال ایسے نیک کامون مین صرف ہو چکا
تو اب فقط چالیس ہزار درم سرمایہ رہا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور دوسرے
مسلمانون پر حسب ارشاد فیض بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نثار کر دیا
اب ہجرت چھ ہزار درم باقی رہے اوسکو سفر ہجرت اور تعمیر **مسجد نبوی** مین صرف کیا یہ
وجہ تہی کہ حضور پُر نور فرماتے تہے کہ جیسا ابوبکر کے مال نے مجھے فائدہ دیا ایسا کسیکے
مال نے مجھے فائدہ نہین دیا کیونکہ حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور ابوطالب

Marfat.com

اور عبدالمطلب کا مال تو حضرت کی خاص ضرورتون اور [illegible]
کی اعانت مین صرف ہوا اور حضرت ابوبکرؓ کا مال خاص تمام تر اسلام اور اعانت [illegible]
اہل اسلام مین صرف ہوا پس ان دونون مصرف مین فرق بین ہے۔ **عمر**

صدیق اکبرؓ کی فضیلت اور اونکا تواجد رضی اللہ عنہ سبحان اللہ

ایمان والے مالدار اس شان سے تہیدست ہوتے ہین جب سب مال حضرت صدیق
اکبر کا صرف ہوچکا تو اب کچھ اونکے پاس نرہا تو ایک روز آپ کمل کا کرتہ پہنے حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اوسوقت حضرت جبریل علیہ السلام
حاضر مجلس تھے آپنے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا کہ صدیق تو بڑا مالدار تھا اسکا کیا حال
ہوگیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ نے ارشاد فرمایا کہ اسنے اپنا سب مال مجھپر صرف کیا جبریل نے
فرمایا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ابوبکر کو سلام کہا ہی کہ اس تنگی معاش مین بھی مجھسے راضی ہی حضرت صدیقؓ کا
یہ کلام سنکر وجد مین آئے اور تواجد کیا اور بار بار یہ فرماتے تھے کہ **اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ** اسیکا اشارہ کلام پاک مین ہے **وَلَسَوْفَ یَرْضٰی**۔
یہ پہلا تواجد ہے جو اسلامی دنیا مین واقع ہوا ہے اور اس سے پہلے جو تواجد پایا جاتا
ہے وہ **تواجد ابراہیمی** ہے فرشتے اللہ کا نام خوش الحانی سے پڑہتے تھے اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام تواجد فرماتے تھے جب فرشتے چپ ہوجائین تو فرشتہ ہو کہ ایک
بار تو میرے مالک کا نام اور سنا دو فرشتے طالب انعام ہون اور ادہر بخشش کا دروازہ کھلجاے
چند بار مین تمام گھر بار دیدیا اور تواجد کا سلسلہ کم ہوا آخر بڑی مشکل سے غریب فرشتے اپنی
جان بچاکر بھاگے ورنہ **خلیل اللہ** کا سلسلہ تواجد تا بقیامت ساکن ہوتا خلیل اللہ کی سنت
حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی اور حضرت صدیق اکبرؓ کی سنت تمام اولیاے امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سنت تاقیام قیامت باقی رہیگی۔
الغرض جب کفار نابکار نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حد سے

Marfat.com

بادہ تکلیف دی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم دیا کہ تم لوگ حبشہ کو چلے جاؤ وہان کا سلطان مرد عادل ہے وہ تمہاری خاطرداری کرے گا ہجرت اوّل جانب حبشہ چنانچہ ماہ رجب نبوت کے پانچوین سال گیارہ یا بارہ مرد اور چار عورتین پوشیدہ روانہ ہوئے اونکی فہرست یہ ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ زبیر ابن العوام۔ عبداللہ ابن مسعود۔ عبدالرحمن ابن عوف۔ مصعب ابن عمیر۔ ابوسلمہ ابن عبدالاسد۔ اُم سلمہ ابوسلمہ کی زوجہ۔ عثمان ابن مظعون۔ عامر ابن ربیعہ۔ لیلیٰ زوجہ عامر۔ طالب ابن عمیر۔ سہل ابن بیضا۔ ابوحذیفہ ابن ربیعہ قرشی۔ سہلہ بنت سہیل ابن عمرو زوجہ اونکی مشہور یہ ہے کہ ابوحذیفہ کا نام ہشام ہے ذوقبلتین اور ذوہجرتین ہین اور قبل دار ارقم اسلام لائے اور بدر مین حاضر ہوئے اور بروز یمامہ شہید ہوئے عمر چون ۵۴ باون ۵۲ برس کی ہوئی جب یہ لوگ حبشہ مین پہونچے تو اواخر رمضان سال مذکور مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ مشرکون سے صلح ہوگئی تو مہاجرین نے بمقتضاے حب وطن مراجعت فرمائی اور شوال مین ام القریٰ کے قریب آگئے وہان ایک قافلہ ملا اوسنے اوس خبر کو غلط کہا تو چار مہاجرین بہ امان داخل ہوئے چنانچہ عثمان ابن مظعون جوار ولید ابن مغیرہ مین اور سلمہ ابن ہرہ بنت عبدالمطلب جوار ابیطالب مین اسیطرح اور لوگ بھی اپنے اپنے شناسا کے امان مین داخل ہوئے مگر عبداللہ ابن مسعود بلا طلب جوار خدمت حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوئے پھر دوسری مرتبہ بعدم تحمل ایذاے قریش جانب حبشہ گئے اور اس بار اور اصحاب بھی ہمراہ مہاجرین اولین کے ہوئے چنانچہ جعفر ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ بھی اونہین مین تھے اور بروایات صحیحہ ثابت ہے کہ اس ہجرت ثانیہ مین اسّی نفر سے زیادہ مرد تھے اور گیارہ عورات قرشیہ اور سات اور بھی لڑکون کے سوا۔ اور جو حبشہ مین پیدا ہوئے وہ اس سے علاوہ فائدہ یہ دونو ہجرتین پہلی ہجرتین ہین انکے بعد ہجرت کبریٰ ہے جو مدینہ منورہ کی طرف ہوئی اور یہ حکم

Marfat.com

باقی ہے اور یہ حکم اور اسکا ثواب قیامت تک باقی رہے گا سبب اوسکی وجہ پوچھی جاتی ہے
یعنی فرار بالدین و عجز از مقاومت مشرکین و ملحدین یعنی بھاگنا دین کی خرابی کے سبب سے
کہ دینی احکام جاری نہونے پائین نماز و روزہ و حج و زکات کے ادا کرنے مین ہر دم روک ٹوک ہے
یا مشرکین و ملحدین کے ہاتھون سے ایذا پہونچتی ہو اور مفصل وجوہ ہجرت کتب فقہ و حدیث
مین تحریر ہین شایقین ملاحظہ فرمائین **الغرض** مہاجرین حبشہ بامن و امان گذران کرنے
لگے یہ خبر قریش مکہ کو پہونچی - ابن اسحٰق کی روایت سے ثابت ہے کہ قریش مکہ نے
براہ حسد و بغض عمارہ ابن الولید - اور عمرو ابن عاص سہمی کو تحف و ہدایا دیکر شاہ حبش کے پاس
اس غرض سے روانہ کیا کہ مہاجرین کو وہان سے نکلوا دین - عمارہ کے بارہ مین اختلاف ہے
بعض نے عمارہ کی جگہہ پر عبداللہ ابن ربیعہ کا نام لیا ہے اور کچھ لوگ یہ کہتے ہین کہ یہ تینون گئے
تھے اور صحیح یہ ہے کہ ایک بار عبداللہ عمرو کے ہمراہ گیا اور دوسری بار عمارہ گیا اور وہان ایک
عورت سے متہم ہوا مگر نجاشی نے کسیطرح پے اوسے ہلاک کرد اوّالاخیر جسطرح پر ہو عمارہ
وہین مرا جب یہ لوگ حبشہ مین داخل ہوئے تو اوّل نجاشی کو سجدہ کیا اور قریش کے تحایف
وہدایا پیش کئے اور وزرا کو بھی رشوتین دیکر اپنا معین و مددگار کر لیا اور اون سے کہا کہ ہمارے
بنی اعمام اپنا وطن قدیم چھوڑ کر یہان آئے ہین اور عقیدہ اونکا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو غلام کہتے ہین اور یہ عقیدہ اونکے بادشاہ کا بھی ہے لہذا انکو ہمارے ساتھہ کر دینا چاہیے
نجاشی بادشاہ اگرچہ اوسوقت تک نصرانی تھا مگر اس تقریر سے نہایت ناخوش ہوا اور
قریش سے کہا کہ یہ امر میری شان کے لایق نہین ہے کہ جو لوگ میری پناہ مین آئے ہین انکو
ین دشمنونکے حوالے کردون پھر مسلمانون کو طلب کیا وہ سب حاضر ہوئے اور برسم اسلام
بادشاہ کو سلام کیا اہل دربار نے کہا کہ تم لوگون نے سلام کیا مگر آداب شاہی بجا نہ لائے تمکو
بادشاہ کو سجدہ کرنا تھا جیسا کہ دربار کا دستور ہے **جعفر ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ** نے
فرمایا کہ ہم لوگ سوائے اپنے معبود حقیقی کے کسی آدمی کو سجدہ نہین کرتے اور نہ ہم کسیکو اس

Marfat.com

ان سمجھے ہین کہ اوسکو سجدہ کیا جاوے ہمارے پیغمبر حضرت **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یہ نصیحت ہے کہ سوائے اللہ جل جلالہ کہ معبود برحق وہی ہے اور کسی کو سجدہ کرنا گناہِ عظیم ہے بعدازان اپنے دین مقبول یعنی اسلام کے اکثر احکام بیان کیے اور کفار قریش کی شرارتین اور خباثتین ظاہر فرمائین کہ ان لوگون نے اسطرح کی تکلیفین مسلمانون کو دی ہین کہ بیان اونکا بادشاہ کے دل کو بہت دردناک کرے گا اور ہمکو فی الحال کفار قریش سے مقابلہ کی طاقت نہین ہے اسی وجہ سے ہم بادشاہ کے شہر مین بھاگ کر آئے ہین اور آپکو عادل اور باانصاف سمجھتے ہین **نجاشی** نے بہت خوف کھایا اور کہا اے جعفرؓ جو کچھ کلام الہی تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہوتا ہے اوسمین سے کچھ میرے سامنے پڑہو تاکہ مین اوسکی حقیقت سے آگاہ ہوجاؤن چنانچہ حضرت جعفر ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کا شروع پڑہا بسم اللہ الرحمن الرحیم کٓهٰیٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ترجمہ یہ مذکور ہے تیرے رب کی مہربانی کا اپنے بندے ذکریا پر جب پکارا اپنے رب کو چھپی پکار بولا اے میرے رب بوڑہی ہوگئین ہڈیان اور ڈہک نکلی سر سے بڑہاپے کی اور تجھسے مانگ کر اے رب مین محروم نہین رہا اور مین ڈرتا ہون بھائی بندون سے اپنے پیچھے اور عورت میری بانجھ ہے تو بخش مجھکو اپنے پاس سے ایک کام اوٹھانے والا جو میری جگہ بیٹھے آل یعقوب سے اور کر اوسکو اے رب مین مانتا۔ **نجاشی** فصاحت کلام سے رونے لگا اور اوسکے آنسو اوسکی ڈاڑہی پر بہنے لگے اہل دربار متحیر ہوئے **نجاشی** نے کہا واللہ یہ کلام اور توراۃ کا کلام ایک ہی مقام کا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ہمکو اسی طرح پہونچا ہے مجھکو کسیطرح شبہ اوس

Marfat.com

شک نہین نجاشی کا ایمان مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم رسول برحق ہین اور عیسیٰ روح اللہ نے انہین کی خبر دی ہے میرے
ہدایا قریش واپس کیا اور عمرو عاص اور عمارہ کو صاف جواب دیا کہ واللہ مین ان کو
سپرد نکرون گا اور یہ امور بادشاہی اگر مجھسے متعلق نہوتے تو مین خود اونکی خدمت
ہوکر شرف نعلین برداری حاصل کرتا اور مسلمانون سے کہدیا کہ تم بخوشی خاطر یہان رہو
تمہارا مزاحم نہوگا کافرون نے کہا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برا کہتے ہین نجاشی نے
اہل اسلام سے پوچھا - جعفر ابن ابیطالب نے کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین
یہ کہتے ہین کہ وہ خدا کے بندے ہین اور حرف کلمہ کُن کے ذریعہ سے حضرت مریم
علیہا السلام کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور وہ پیغمبر اللہ تعالیٰ ہین
نجاشی نے کہا کہ انجیل مین صفت اونکی یہی ہے تم سچے ہو الغرض ایلچی قریش کے دربار
نجاشی سے مردود ہوے اور خائب و خاسر و روسیاہ پھر گئے اور اہل اسلام وہین رہے
جب حضرت سرور عالم صلی اللہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ کو باسکینہ کو رونق بخشی تو نجاشی
مرداد رآلہ عورتین داخل ام القریٰ ہوئین یعنی مکہ معظمہ مین ازانجملہ دو شخص فوت ہوگئے
اور ساٹھ آدمی قید رہے اور جو بیس ۲۰ غزوہ بدر مین حاضر ہوئے اور بقایاے مہاجرین
بروز فتح خیبر ہمراہ حضرت جعفر ابن ابی طالب تشریف لائے اور حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوئے روایت ہے کہ دوسری ہجرت مین عمر
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے مگر مالک ابن الدغنہ سردار قبیلہ قارہ بر سبیل اجارہ
سے اپنی پناہ مین لیکر واپس لایا فائدہ دُغنہ اہل لغت کے نزدیک بضم دال مہملہ وسکون غین
معجمہ وتشدید نون ہے وہو المشہور - اور بخاری مین بفتح دال مہملہ وکسر غین معجمہ وسکون نون
اور نام اسکا حارث ابن زید اور عند البعض مالک ہے اور دغنہ عام اسکی بان کا ہے اور
قارہ بفتح قاف اور تخفیف راے مہملہ ایک قبیلہ ہے قبائل مضر سے اور برک الغماد بفتح

کہ ان راستے سے مکہ و کسر غین معجمہ و میم خفیفہ ایک موضع ہے ام القریٰ سے پانچ میل کے فاصلہ پر یمن کی راہ پر اور بعض نے بکسر موحدہ و ضم غین معجمہ بھی پڑھا ہے الغرض ابن دُغنہ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو اپنی پناہ مین لیا اور اونکے مکان پر پہونچا دیا اور خبر اپنی پناہ دہی کی شرفاے قریش سے کہلا بھیجی اون لوگون نے کہا کہ ہمین اس شرط پر پناہ منظور ہے کہ یہ قرآن گھر سے باواز بلند نہ پڑھا کرین اسلیے کہ اوسکو سُنکر ہمارے لڑکے بالے فریفتہ ہوتے ہین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چند روز ایسا ہی کیا **اسلام کی تمام مسجدون سے پہلی مسجد دنیا بھر مین یہی ہے** پھر بیرونِ صحن خانہ ایک مسجد بنائی اور نماز تہجد اور دوسری نمازون مین بھی قرآن مجید باواز بلند پڑھنا شروع کیا اور عادت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ تھی کہ جب قرآن شریف پڑھتے تو بے اختیار روتے تھے ہمسایہ کی عورتین اور لڑکے مجتمع ہوکر سننے لگے کافرون نے ابن الدُغنہ سے کہلا بھیجا اوسنے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ عہد کے خلاف کرتے ہین میری پناہ قایم نرہے گی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سواے خدا کے کسیکی پناہ مین رہنا منظور نہین ہے وہ اپنی پناہ توڑکر چلا گیا اور حضرت صدیق اکبر بامان خدا محفوظ رہے **عینی شرح صحیح بخاری** مین ہے کہ اول مسجد اسلام مین یہ ہے کہ جسکو صدیق اکبر نے تعمیر کیا۔ جب سال ششم نبوت کا آیا تو حضرت امیر حمزہ ابن **عبدالمطلب** ایمان لائے لقب آپ کا **سید الشہدا** اور **اسد اللہ** بھی آیا ہے یہ حضرت بڑے شجاع اور بہادر و غیور قوی جوان تھے آپکی والدہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ بی بی آمنہ خاتون کی بہن تھین تو آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا بھی ہین اور خالہ زاد بھائی بھی ہین آپکی والدہ اور جدکا نام ہالہ بنت وہب تھا **حضرت امیر حمزہ کا ایمان لانا**

راویان راست گفتار یون بیان کرتے ہین کہ ایک دن ابوجہل ملعون نے حضرت سرور عالم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین بہت کچھ بے ادبانہ کلمات استعمال کئے مگر حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہایت تحمل فرمایا اور کچھ جواب نہ دیا لیکن عبداللہ بن جدعان
کی لونڈی نے حضرت امیر حمزہ سے یہ واقعہ بیان کردیا کہ ابوجہل تمہارے بھتیجے کو بہت سخت
دورشت کہہ رہا ہے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اوسوقت شکار سے آئے تھے اور طواف
کعبہ کررہے تھے سنتے ہی غصہ مین بھر گئے اور ابی جہل پاس آئے اور اس زور سے
کمان اوسکے سر پر ماری کہ سر اوس ملعون کا پھٹ گیا اور کہا کہ اے نامعقول تو محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو گالیان دیتا ہے تجھے معلوم نہین کہ مین اونکے دین مین ہون اور
اوسی وقت حضور اقدس مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے حضرت کو بڑی خوشی ہوئی
اور اب اوننالیس ۳۹ اہل اسلام حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ ہوئے
اوسوقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ارقم کے گھر مین تھے اور اصحاب باصفا
بھی کفش برداری مین حاضر تھے مگر پوشیدہ رہتے تھے اور قریش مین دو آدمی بڑے سردار تھے
ایک ابوجہل ابن ہشام اور دوسرے عمر ابن الخطاب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے دونون کے لئے دعا فرمائی کہ یا اللہ دین اسلام کو عزت دے اسلام عمر ابن الخطاب
یا ابوجہل ابن ہشام سے لہذا یہ دعا آپکی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق
مین قبول ہوئی **حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا** دعا حضرت کی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے حق مین قبول ہوئی **راوی** یون بیان کرتا ہے کہ حضرت امیر حمزہ
رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے
ہین اور وہ نبوت کا شروع چھٹا سال تھا اور صورت اسلام لانے کی یون بیان کی ہے
کہ جب آیہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ
نازل ہوا تو ابوجہل لعین نے ایک مجمع مین جسمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے متصل خانہ
کعبہ کے کھڑے ہوکر کہا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سر کاٹ کر لاوے

Marfat.com

مین سو اونٹ اور چالیس ہزار درہم دون حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ کام
مین کرسکتا ہون ابوجہل نے لات وعزی کی قسم کہائی اور کعبہ مین جاکر ہبل کو گواہ کیا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی قصد سے مسلح ہوکر روانہ ہوئے راہ مین ایک شخص نعیم ابن عبداللہ
ابن النجام سے ملاقات ہوئی وہ مسلمان تھے اونہون نے پوچھا یا عمر کہان جاتے ہو آپ نے
کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سر کاٹنے نعیم نے کہا کہ بنی ہاشم کے قبیلہ سے
کیونکر بچوگے حضرت عمرؓ نے کہا کہ شاید تو نے اونکا دین اختیار کیا ہے اگر ایسا ہے تو پہلے
تیرا ہی کام تمام کرون نعیم نے کہا کہ مین آبائی دین پر ہون اور نیت یہ رکھی کہ دین ابراہیمی پر ہون
پھر دونون باہم ملکر چلے کہ آگے سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ ملے اونہون نے
کہا کہ یا عمرؓ کہان جاتے ہو اونکو بھی وہی جواب دیا حضرت سعدؓ ابن ابی وقاص نے کہا
اونکی قوم سے کسطرح نجات ملے گی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار کھینچی قریب تھا کہ
باہم محاربہ واقع ہو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پہلے اپنی بہن فاطمہ خواہ آمنہ اور اپنے بہنوئی
سعید کو جو اسلام لاچکے ہین قتل کرلو پھر اور کو دیکھنا حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیونکر معلوم ہو کہ
وہ اسلام لاچکے ہین کہا کہ وہ تمہارے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھائینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
غضب کی حالت مین اپنی ہمشیر کے گھر مین گئے اوسوقت اونکے گھر مین خبابؓ ابن الارث
صحابی تھے اور سورہ طٰہٰ کہ اونہین دنون مین نازل ہوئی تھی سعید و فاطمہ کو پڑھا رہے تھے اور
کیواڑ دروازے کے بند تھے حضرت عمرؓ نے کان لگاکر سنا اور آواز دی خواہ دستک دی
خبابؓ صحابی تو صحیفہ چھپا رہے کیواڑ کھولدئے حضرت عمرؓ گھر مین آئے اور پوچھا کہ کیا
پڑھتے تھے اونہون نے کہا کہ باتین کرتے تھے پھر حضرت عمرؓ نے ایک بکری ذبح کی اور اوسکا
گوشت بھون کر بہن اور بہنوئی کو دیا اون لوگون نے نہ کہا حضرت عمرؓ نے سمجھ لیا کہ سعد کی بات
درست ہے اور غصہ ہوکر بہن کو ایسا مارا کہ تمام سر اور منہ خون آلود ہوگیا اور بہنوئی کو بھی مارا آخر کو
اون لوگون نے صاف کہدیا کہ ہمارے ٹکڑے کرڈالو ہم تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

واصحابہ وسلم پر ایمان لائے ہین اور اونکی نبوت کی تصدیق کر چکے ہین حضرت عمرؓ نے دیکھا
مین اِن لوگون کو مضبوط بانہا اور بہن کے سر اور مُنہ کو خون آلود دیکھکر رحم کیا اور الگ ہو بیٹھے
تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ جو تم پڑھتے تھے میرے پاس لاؤ تو اوس صحیفہ کو جسمین سورہ طٰہٰ تھی
نکالا حضرت عمر نے چاہا کہ ہاتھہ مین لیکر پڑہین اونکی خواہر معظمہ نے فرمایا کہ تم نجاست شرک سے
آلودہ ہو اور صحیفہ مقدس کے واسطے یہ حکم ہے لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ترجمہ نہین ہاتھہ
لگاتے اوسکو مگر پاکیزہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوٹھے اور غسل کیا محدثین علیہم الرحمہ
فرماتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورہ طٰہٰ ہاتھہ مین لیکر شروع سے پڑہا جب یہانتک پہونچے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى تو بے طاقت ہو گئے اور بولے کہ جس خدا کا یہ کلام ہے
اوسکی پرستش مین تقصیر کرنا گناہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اب حضرت خباب رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے ہوئے باہر نکلے
اور فرمانے لگے کہ مینے سُنا تہا کہ کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ
الْاِسْلَامَ بِاَبِی الْحَكَمِ ابْنِ الْهِشَامِ اَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَاللّٰهُ اللّٰهُ يَا عُمَرُ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین لے چلو حضرت
خبابؓ نے کہا کہ حضور پُرنور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے گھر مین جلوہ افروز ہین **فائدہ**
روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپکے اصحاب کبار یا خود حضور
پُرنور کی شان مین کسی طرح کا کلمہ خلاف شان ایام جاہلیت مین استعمال نہین کیا اور نہ کسیطرح
کی ایذا دی ؎

لِلّٰہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست	آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر برون

حضرت عمرؓ خباب صحابی اور اپنی بہن اور بہنوئی کے ساتھہ بعزم اسلام حاضر ہوتے ہین
اور اللہ تعالیٰ شانہ کی رحمت آپ کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے حضور پُرنور کی
اجابتِ دعا حضرت عمرؓ ابن الخطاب کا مبارک ہاتھہ پکڑے ہوئے ہے اور آپ حضرت

Marfat.com

امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ فیض کاشانہ پر پانچون ہتیار سے آراستہ حاضر ہین
کسی صحابیؓ نے دروازے کے شگاف سے آپ کو مسلح دیکھکر کہا کہ عمرؓ مسلح آئے ہین یہ سنکر
سب ڈر گئے مگر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اگر بارادۂ خیر آئے
ہین تو چشم ما روشن دل ماشاد اور اگر دوسرے قصد سے آئے ہین تو ہم بنی ہاشم ہی تلوار کے
سایہ ہی مین پلے ہین چنانچہ دروازہ کھول دیا اور خود بنفسِ نفیس حضور سرور عالم خواجہ کائنات
مفخر موجودات شفیع المذنبین خاتم المرسلین حضرت سیدنا و مولٰنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لیکر پیشوائی باہر تشریف لائے اور حضرت عمرؓ کو معانقہ سے
مشرف فرمایا اور خوب دبایا کہ اونکا یعنی حضرت عمرؓ کا بند بند ہل گیا اور فرمایا کہ یا عمرؓ
اگر بہ نیت خیر آیا ہے تو خیر ہے ورنہ جیتا نہ جائیگا حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ مین جان نثار دی
فہرست مین نام لکھوانے آیا ہون اور تلوار اپنے ہاتھ سے ڈالدی اور بآواز بلند کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** مین اقرار کرتا ہون
اور اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ یہ تمام بت باطل ہین اور ہرگز سوائے اوس واحد لاشریک
کے جو سب کا خالق ہے پرستش کے قابل نہین ہین وہی اللہ ہے جو تمام جہان کا
مالک وخالق ہے اور لاشریک ہے اور بے شک وشبہ آپ اوسکے برگزیدہ رسول ہین
اور آپ ہی کی ذات پاک پر نبوت کا خاتمہ ہوا۔ سب مسلمانون نے تکبیر بآواز بلند کہی حضرت
عمرؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ اب تک کتنے آدمی مسلمان ہوئے ہین حضور پرنور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یا عمرؓ تمسے چالیس کا عدد کامل ہوا ہے
حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ جب عمرؓ نے حضور کے جان نثارون کی فہرست مین
نام لکھوایا ہے تو مسلمان چھپ کر عبادت کیون کرین اوسیوقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کو لیکر باہر نکلے داہنی طرف حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ اور بائین طرف حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آگے آگے

Marfat.com

اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور اونکے آگے
امیر المومنین فاروق اعظم عمرؓ ابن خطاب مسلح اور تیار اور پیچھے پیچھے اور اصحاب
سید ابرار رضوان اللہ علیہم بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے اوسوقت مشرکین
قریش حضرت عمرؓ ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے انتظار مین حجر کے پاس بیٹھے تھے
کہ ناگاہ حضرت عمرؓ نظر آئے مشرکین نے پوچھا کہ تمہارے پیچھے کیا ہے آپ نے فرمایا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگر کسی نے اس مقام سے جنبش کی تو تہ تیغ ہوگا چنانچہ
کفار نا ہنجار فوراً وہان سے اوٹھے اور دبے پاون چلدیے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کعبہ شریف مین داخل ہوکر دو رکعت نماز پڑہی اوسی روز وحی آئی
یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین الغرض حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے دن سے غلبۂ اسلام شروع ہوا۔
صحیح بخاری مین عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر
ترجمہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ باعزت
رہے جب سے عمرؓ اسلام لائے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب جو اسلام کو غلبہ ہوا اور کفار
قریش نے جان لیا کہ حبشہ اصحاب کا ہجرت گاہ ہوا تو یہ مشورہ کیا کہ سب اہل مکہ اتفاق
کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر حملہ کرین مگر بنی ہاشمیون کے خوف سے
کوئی تدبیر اونکی کارگر نہوتی تھی وہ جانتے تھے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو
نصیب دشمنان کوئی چشم زخم پہونچا تو بڑا کشت وخون ہوگا اور ہزارہا آدمیون کے قتل پر
بھی اہل اسلام کا جوش فرو نہوگا تو آخرکار ایک روز جملہ کفار قریش نے جمع ہوکر خواجہ ابوطالب سے
کہا کہ اب ہم تمسے لڑینگے نہین تو اپنے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو
ہمارے حوالے کردو خواجہ ابوطالب نے یہ بات قبول نکی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
اصحابہ وسلم کو اپنے ساتھ لیکر مع بنی ہاشم وبنی مطلب واصحاب ایک پہاڑ کی گھاٹی یا اپنے احاطہ

Marfat.com

مین پوشیدہ ہو گئے اور بحفاظت رہنے لگے۔ کفار نے برادری قطع کردی اور یہ کوشش کی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے کوئی شخص کسی طرح کا سلوک نکرے بلکہ بنیون اور سوداگرون کو منع کردیا کہ ان لوگون کو سودا سلف ندین اور کسی قسم کا لین دین نکرین اور بنی ہاشم سے رشتہ و قرابت قطع کرنیکا ایک عہدنامہ لکھکر اور سب نے اوسپر دستخط اپنے اپنے کرکے خانہ کعبہ مین آویزان کردیا کاتب اسکا منصور ابن عکرمہ تہا اوسکے ہاتہہ شل ہو گئے یہ سال **ہفتم نبوت** کا واقعہ ہے اور جنگ بُعاث بہی اسی سال مین واقع ہوئی **بُعاث** ایک قلعہ ہے جسکے مالک۔ اوس تہے اون سے اور خزرج سے لڑائی ہوئی یہ لڑائی آخری تہی

پہر آٹہوین برس نبوت کے مابین فارس و روم عراق پر لڑائی ہوئی۔

رومیون اور مجوسیون کی جنگ اور قرآن پاک کا معجزہ پیشین گوئی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ابی ابن خلف سے سو اونٹ کی شرط جیتنا اور اونکو خیرات کردینا

۔ فارسی مجوسی تہے اور رومی نصاریٰ تہے اہل اسلام نصاریٰ کی فتح چاہتے تہے اور قریش مجوسیون کی مگر خبر آئی کہ فارس روم پر غالب آئے کافر خوش ہوئے مسلمان رنجیدہ کافر کہنے لگے کہ آج ہمارے بہائی تمہارے بہائیون پر غالب ہوئے ہین کل ہم تمپر غالب ہونگے خدائے تعالیٰ شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۝ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ترجمہ دب گئے ہین روم نکٹے ملک مین یعنی جس ملک کی سرحد اونکے ملک سے ملتی ہے اور وہ اس دبنے کے پیچہے پہر غالب ہونگے کئی برس مین اللہ کے ہاتہہ مین ہین کام پہلے اور پیچہے اور اوس دن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے مدد کرتا ہے وہ جسکی چاہتا ہے اور وہی ہے زبردست رحم والا۔ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ

Marfat.com

اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ اللہ کا وعدہ ہوا لیکن بہت
لوگ نہین جانتے ۔ یَعْلَمُوْنَ ظَاہِرًا مِّنَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَہُمْ عَنِ الْاٰخِرَۃِ ہُمْ
غٰفِلُوْنَ ○ اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَیْنَہُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ط وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآءِ رَبِّہِمْ
لَکٰفِرُوْنَ ○ ترجمہ جانتے ہین ظاہری باتون کو دنیا کا جینا اور وہ لوگ آخرت سے
خبر نہین رکھتے ۔ کیا فکر نہین کرتے اپنے جی مین اللہ نے بنائے آسمان وزمین اور جو
کچھ اونمین ہے مگر حق کے واسطے یعنی حکمت کے ساتھ یعنی پروردگار نے انکو عبث
نہین پیدا کیا ہے ہر شے کی آفرینش مین بڑی بڑی حکمتین ہین کہ عقل انسانی اونکے
سمجھنے سے عاجز ہے لیکن اوسیقدر کہ جتنا پروردگار نے سمجھا دیا ہے اور سمجھا دے
اور وہ سب ایک وعدے پر ٹھیرے ہوے ہین اور بہت لوگ اپنے رب کا ملنا نہین
مانتے ۔ تفسیر ابوالجوزا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین کہ حروف
مقطعہ آیت ربانیہ ہین ہر حرف اشارہ ہے ایک صفت کیطرف کہ اوسکے ساتھ خدا کی
ثنا کرتے ہین چنانچہ ان کلمات مین الف کنایہ ہے الوہیت سے اور لام لطف سے
اور میم مُلک سے اور بعض کے نزدیک الف اشارہ ہے نام پاک اللہ سے کہ اسم ذات
ہے واحد لاشریک کا ۔ اور لام طرف جبریل کے اور میم طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے یعنی اللہ تعالیٰ شانہ نے وحی بھیجی جبریلؑ کے واسطے سے طرف حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے غُلِبَتِ الرُّوْمُ مغلوب ہوے روم اور فارس
اونپر غالب آئے فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ اوس زمین مین جو بہت نزدیک ہے عرب سے
زمین روم کی بہ نسبت اور وہ شہر اَذْرِعَات یا فلسطین تھا یا شکریا اذرعات اور بصرے کا
درمیان اور وہ غلبہ اسطرح پر تھا کہ خسرو پرویز نے شہربار اور فرخان کو کہ اوسکے دو امیر تھے
اونکو بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا اور ملایات روم مین سے اون دونون نے کچھ فتح کر لیا اور روم

Marfat.com

کی فوج کو شکست ہوئی اور بقول احسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مبعوث ہونیکے **نو۹ برس** یہ خبر مکہ معظمہ مین پہونچی کفار خوش ہوئے اور مسلمانون سے بدخواہی کے طور پر کہنے لگے کہ تم اور نصاریٰ دونون اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی دونون اُمّی ہین پس فارس جو روم پر غالب ہوا تو ہم اس سے یہ فال نکالتے ہین کہ ہم بھی تمپر غلبہ پائینگے حق سبحانہٗ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اوس آیت مین ظاہر کیا کہ وَهُمْ اور روم والے مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ بعد اپنے مغلوب ہونیکے سَيَغْلِبُوْنَ ۙ قریب ہے کہ غالب ہونگے فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ تھوڑے برسون مین کہ تین۳ اور نو۹ برس کے درمیان ہوتے ہین حضرت صدیق اکبرؓ نے بعد نزول اس آیت کے مشرکون سے کہا کہ تمہاری آنکھین روشن نہون قسم ہے خدا کی روم کے لوگ فارس پر غالب ہونگے چند سال مین اُبی ابن خلف نے کہا ایسا نہین ہے اور ہم تمسے شرط کرتے ہین پس مدت تین۳ سال کی مقرر کرکے دس۱۰ جوان اونٹونکی شرط لگائی اور پھر حضرت صدیق اکبرؓ نے یہ حال حضور مین عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بضع سنین درمیان تین اور نو کے ہے تم جاؤ اور مال اور مدت بڑہاؤ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر گئے اور نو۹ برس کی مدت مقرر کرکے سو اونٹ پر شرط کی اور باہم ضمانت کی جنگ بدر کے دن جب مسلمان کفار قریش پر غالب ہوئے تو فارسیون پر رومیون کے غالب ہونے کی خبر بھی پہونچی - اور بعض کا قول ہے کہ یہ خبر جنگ حدیبہ کے دن تحقیق ہوئی ہے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سو اونٹ موافق قول اوّل کے اُبی ابن خلف سے لیے اور موافق قول ثانی کے اوسکے ضامن سے لیے کیونکہ اُبی جنگ اُحد مین مارا گیا تھا - حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے صدیقؓ ان اونٹون کو صدقہ دیدو خدا کی راہ مین **یہ آیت شریفہ معجزۂ پیشینگوئی** ہے جو اہل تاریخ کے سچے راویون اور صحیح اسناد سے ثابت ہے لِلّٰهِ الْاَمْرُ اللہ ہی کے واسطے ہے حکم اور فرمان

Marfat.com

مِنْ قَبْلُ قبل غالب ہونے فارس کے روم پر وَمِنْ بَعْدُ اور بعد غالب ہونے
کے فارس پر یعنی ہر وقت حکم اوسکا جاری ہے اور سب کام اوسکے قبضۂ قدرت مین ہین
کشف الاسرار مین ہے کہ قبل سے مراد ازل ہے اور بعد سے مراد ابد ہے یعنی امر ازل
وابدی اوسی کے واسطے ہے کہ وہ خداوند تعالیٰ ازلی وابدی ہے وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ ط اور جب روم والے فارسیون پر غلبہ کرینگے تو خوش ہونگے
مومن اللہ تعالیٰ شانہ کی مدد کے سبب سے کہ وہ اہل کتاب کو مدد دے گا اور فتح اوس قوم پر
جو کتاب نہین رکھتے کیونکہ اس صورت مین اولٹ جانا فارس کی فتح کا نیک فال ہے مسلمانون
کے واسطے اور ایمان والون کی دی ہوئی خبر کا صدق ظاہر کرتا ہے اور کی ہوئی شرط کا ظاہر
لیتا ہے اور یقین صحابہ رضی اللہ عنہم کا زیادہ ہوتا ہے پس البتہ مومنین خوش ہون گے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تصدیق اور یقین - اسی یقین نے تو حضرت
ابوبکر ابن ابوقحافہ رضی اللہ عنہما کو عام وخاص کی زبان پر صدیق کر دیا اور پروردگار تعالیٰ شانہ
نے اپنے کلام مین فرمادیا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝
ترجمہ بے شک عزت اللہ کے ہان اوسیکی بڑی ہے جسکو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہے
اور سب سے خبردار **تفسیر تحقیق** کہ بہت بزرگ تمہارا اللہ کے نزدیک بڑا پرہیزگار تمہارا ہے
اسواسطے کہ پرہیزگاری سے نفسون کو کمال رتبہ حاصل ہوتا ہے جو پرہیزگاری مین بہت بڑھکر
ہو اوسکا قدم مرتبہ کمال مین بہت بڑھا ہوا ہے کہ الشرف بالعلم والادب لا بالاصل والنسب
تحقیق کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے تمہاری اصل اور تمہارا نسب آگاہ ہے تمہارے علم وادب
سے **مفسرین** کا مذہب یہی ہے کہ اتقیٰ سے یہان حضرت صدیق اکبر ہی مراد ہین جیسا
سورۃ اللیل مین وارد ہوا ہے وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى اور دور
کیا جائیگا اوس آگ سے وہ بڑا پرہیزگار یعنی ابوبکر کہ دیتا ہے مال اپنا اور چاہتا ہے
اوس سے پاکی اور ستھرائی چنانچہ اسکی مفصل تفسیر اوپر تحریر ہو چکی ہے غرضکہ ان دونون مقام مین

Marfat.com

التقی سے مراد حضرت صدیق اکبر ہی کی ذات پاک ہے سورہ روم کی پانچوین
آیت کی تفسیر بِنَصْرِ اللّٰهِ ط يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ اللہ کی
مدد سے مدد کرے جسکی چاہے وہی ہے زبردست رحم والا غلبہ دیتا ہے ایک گروہ
کو دوسرے گروہ پر۔ وَعْدَ اللّٰهِ ط لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے غلبہ روم کا یا مسلمانوں کی خوشی کا وعدہ
اور وعدہ خلاف نہیں کرتا اللہ اپنا وعدہ کے لیئے جھوٹ اوسپر ممتنع ہے وہ ہمیشہ اپنا وعدہ سچ ہی کرتا ہے
ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے اوسکے وعدے کی صحت اور سچائی کو يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ جانتے ہیں چیزیں ظاہر کی دنیا
کی زندگانی سے یعنی دنیا کے مال ومتاع جاہ ودولت یا اسباب معیشت وتجارت اور
کتاب تیسیر اور وسیط میں لکھا ہے کہ دنیا سے مراد مکان بنانا ہے اور
کھیتی کرنا اور نہریں جاری کرنا اور کھیت اور باغ سے مال لانا ہے کہ اکثر دنیا کے لوگ
اسکے قواعد جانتے ہیں وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ○ اور وہ امور آخرت سے
کہ غایت درجہ موجود ہے هُمْ غٰفِلُوْنَ وہ غافل ہیں بیان هُمْ کی ضمیر جو مکرر واقع ہوئی
ہے تاکید کے لئے ہے اور اسمیں کمال فصاحت ہے اسکا لطف ہمہ فصحاے عرب
ہی جانتے ہیں سبحان اللہ بحمدہٖ وہ پاک پروردگار غافل بندوں کو ہوشیار
کرکے ارشاد فرماتا ہے اور وہ بات فرماتا ہے جو تزکیہ نفوس کی جڑ ہے اور کس مہ بال سے
فرماتا ہے اے میرے مالک اے میرے خالق میری جان تجھپہ فدا
تو بڑا مہربان مالک ہے میری جملہ امیدوں کو برلا اور مجھے اپنا دیدار دکھا
يَا رَبِّ اَرِنِيْ ۔ يَا رَبِّ اَرِنِيْ ۔ يَا رَبِّ اَرِنِيْ ارشاد خداوندی اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا
فِيْ اَنْفُسِهِمْ ط مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ
وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ

Marfat.com

تفسیر آیا تفکر نہین کرتے اپنے دلون مین کہ مرایا سے ممکنات یعنی جو چیزین کہ نظر آتی ہین اور وہ آفاق ہین ہین اور اونکی نمود نفسون مین پا سکتے ہین یا یہ معنی ہین کہ اپنے کامون مین کیون تفکر نہین کرتے تاکہ اپنے پہلے پہل پیدا ہونے سے دوبارہ قیامت کے دن اوسنے پر دلیل پکڑین یعنی جو لوگ اسکے منکر ہین کہ قیامت مین آدمی اپنی قبرون سے کیونکر نکلین گے گوشت پوست سب سڑکر نیست و نابود ہوگیا ہوگا استخوان ریزہ ریزہ ہوکر خاک کے ذرّون مین مل گئے ہونگے پھر دوبارہ پیدا ہونے کی کیا صورت ہے اونکو اپنی پہلی خلقت پر نظر کرنی چاہیئے کہ پہلے انکا مادہ کہان تہا اور اوس خالق نے انکو پیدا کیا اور کیسے تنگ و تاریک مکان مین یعنی شکم مادر مین نو مہینے رکہا اور ایسے آرام سے کہ نہ کبھی درد سر ہوا نہ بخار آیا نہ آنکھین دکہین نہ کسی قسم کی شکایت ہوئی اب تو کسیکو ایسے تنگ مکان مین بند کردیجئے دیکھئے تو ایک منٹ مین مرجاتا ہے کہ نہین یہ باتین پیش نظر کرکے انمین فکر کرے اور اسد پاک کے وعدون اور احکام کو سچا اور واجب الادا سمجھے اور یہ خیال کرے کہ اوسنے اتنا بڑا آسمان اور ایسی وسیع زمین جسمین ہزارون بڑے بڑے سربلند پہاڑ اور دریا اور سمندر اور سرسبز باغات اور ہرا بہرا جنگل پہر اوسمین طرح طرح کی خوبصورت مخلوقات کہ ہر مخلوق اپنے حسن و جمال مین ایک جداشان رکہتی ہے پیدا کین کیا یہ کام کسی آدمی کا ہے پھر ستارون کی طرف نظر کرو اونکی روشنی اونکی رفتار اونکی تاثیرین پہچانو کیا یہ حیرت ناک مشاہدہ ہمکو یہ بات نہین بتاتا کہ بالیقین جسمین کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے ضرور ان تمام مخلوقات کا ایک خدا ہے کہ دارائے خلق اوسیکا نام پاک ہے اور عربی زبان مین اوسیکو اللہ کہتے ہین اور ہر چیز پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی قدرت کاملہ نے کیا کیا صناعیان کین ہین ایوا العلالی طریقہ مین دو چیزین ہین اور اشغال و اکساب کے سوا ایک تو فکر ہے۔ اور دوسری چیز توجہ عینی ہے فکر کرنے کے اور توجہ عینی لینے اور دینے کے طریقے جدا جدا ہین توجہ عینی شب کے وقت نہایت

Marfat.com

تخلیہ مین ہوتی ہے اور ہجرت ہوتی ہے اور بدن کو ایسا سادہ بنا ہوتا ہے کہ ذرا بھی جنبش نہو توجہ دینے کے لئے اور لینے کے لئے تین روز پہلے سے تیار ہوتا ہوتا ہے اور یہی حالت ہے طریقۂ کلمۃ الحق کی اور یہ طریقہ اتنا چھپایا گیا ہے کہ اسمین ندرت آگئی ہے اور اسکو بھی ابو العلائی طریقہ والون نے بہت مشق کیا ہے اگرچہ روز بروز اسلام کو ضعف ہوتا جاتا ہے مگر اللہ کا شکر ہے کہ کچھ تھوڑے سے لوگ ایسے باقی رہ گئے ہین کہ جنکی زبان سے یہ تذکرے سنے جاتے ہین واللہ اعلم ان حضرات کے بعد یہ ان باتون کا زندہ کرنے والا کون پیدا ہوگا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تفسیر وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ط اور اسکے نام رکھے ہوے وقت کے کہ جب وہ زمانہ آوے گا تو یہ سب چیزین نہایت کو پہونچ جاوینگی اس سے قیامت کا دن مراد ہے وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ اور تحقیق کہ بہت لوگ آدمیون مین سے یعنی کفار بِلِقَآءِ رَبِّھِمْ اپنے پروردگار کی لقا یعنی دیدار سے منکر ہین لَکٰفِرُوْنَ یعنی نہین مانتے یعنی قیامت کے دن کہ وہ دیدار الٰہی کا وقت البتہ کافر سخت منکر ہین انتہی۔ **الغرض نبوت کا یہ نواں برس ہے** نبوت کے نویں برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے اہل کے ساتھ محاصرہ سے نکلے اور عہدنامہ توڑا گیا اور اوسکے ٹوٹنے کی یہ صورت ہوئی کہ ہشام ابن عمر عامری اور زبیر ابن ابی امیہ مخزومی۔ اور والدہ اوسکی مسماۃ عاتکہ بنت عبد المطلب۔ اور مطعم ابن عدی نوفلی۔ اور ابو البحری ابن ہشام اور زمعہ ابن اسود اسدی۔ یہ پانچون سردار قریش کے رات کو ایک جگہ جمع ہوے اور باخود ہا مشورہ ہوا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب پر حد سے زیادہ تکلیف ہے حمیتِ قومی اسکی مقتضی نہین کہ ہمارے خاص قرابتی ایسی سخت تکلیف مین رہین اور ہم راحت و آرام سے گھر مین پاؤن پھیلا کر سوئین اور خوب آسودہ ہو کر کمائین اب اس عہدنامہ کو توڑ دینا چاہیے غرضکہ یہ پانچون سردار باہم قسم ہوے کہ صبح کے وقت عہدنامہ چاک کرینگے جب صبح ہوئی

Marfat.com

تو زبیر ابن ابی امیہ بیت اللہ شریف مین آیا **عہدنامہ کا چاک ہونا اور ابوجہل سے اور ان پانچون سردارون سے مخالفت کا ہونا** زبیر ابن ابی امیہ بیت اللہ شریف مین آیا اور طواف کر کے کہنے لگا کہ ہم اہل مکہ بعیش و نشاط کھانا کھائین اور بنو ہاشم ہلاک ہون واللہ مین یہان نہ بیٹھون گا جب تک وہ عہدنامہ نہ توڑا جاے اور عہدنامہ چاک نہ کیا جاے ابوجہل نے کہا واللہ تو کاذب ہے یہ عہد کبھی نہ ٹوٹے گا زمعہ ابن اسود نے کہا اے ابوجہل تو بڑا کاذب ہے یہ صحیفہ جسوقت لکھا جاتا تھا ہم رضامند نہ تھے ابوالبختری نے کہا ٹھیک ہے مطعم ابن عدی نے کہا کہ تم دونون سچے ہو جو شخص تمہارے خلاف ہے وہ جھوٹا ہے ہم بھی اس قول و قرار اور عہدنامہ سے بیزار ہین پس مطعم ابن عدی نے دوڑکر وہ عہدنامہ اتار لیا تو کیڑے اوسے سب کا سب کھا گئے تھے صرف اللہ کا نام باقی رہ گیا تھا اوسنے اوس بقیہ کرم خوردہ کو مل دل کر پھینک دیا ابوجہل نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشورہ رات کو ہوا ہے اب قریش مین خصومت اور نزاع پڑی **فائدہ** قبل اس معرکہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے از روے وحی ابوطالب سے فرمایا تھا کہ اس صحیفہ مین سواے اللہ کے نام کے جو باتین ظلم و جور کی لکھی ہین کچھ بھی باقی نرہینگی کیڑے کھا جائینگے چنانچہ جس دن وہ پانچون سردار کعبہ مین آئے ہین اتفاقاً ابوطالب بھی کچھ اجنبیون کو اپنے ہمراہ لیکر گھاٹی سے باہر نکلے تھے اور کعبہ مین آکر بیٹھے اور قریش سے کہا کہ اے قوم قریش یہ صحیفہ کہان ہے قریش نے کہا ان مہری ہے ابوطالب نے کہا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہا ہے از روے وحی کہ اس عہدنامہ مین سواے اللہ کے نام کے اور کچھ باقی نرہے گا پس اس صحیفہ کو دیکھو اگر یہ قول اونکا سچ ہے تو مضمون سے صحیفہ کے درگذرو اور اگر اونکا قول غلط ثابت ہو تو اونکو مین تمہارے سپرد کردونگا قوم کا ہر فرد اسپر متفق ہوا اور کہنے لگا کہ سخن انصاف یہی ہے جو ابوطالب نے کہا ہی چنانچہ جب عہدنامہ کھولا گیا تو حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر مین سرمو فرق نہ تھا کافر سرنگون پشیمان

Marfat.com

ہو گئے مگر ابوجہل اور اوسکے ہمخیال ہمراہی اوسی عہد پر رہے خواجہ ابوطالب اون لوگون کے حق مین دعاے بد فرما کر چلے آئے۔ الغرض اون پانچون سردارون نے وہ عہد توڑا اور مطعم ابن عدی نے عہدنامہ چاک کیا اور بنوہاشم و بنومطلب حصار سے باہر نکلے۔ اب عمر شریف حضور پُرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی اونچاس برس کی ہے۔

ابوطالب کا انتقال پرملال اور ایمان

روایت ہے کہ نبوت کو دسویں برس بعد گذرنے نو مہینے اکیس روز کے ابوطالب نے وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بڑا غم ہوا پہر اس واقعہ کے تین دن بعد حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر جنت اختیار فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ملال بالاے ملال ہوا آپ نے اس سال کا نام عام الحزن رکھا خواجہ ابیطالب کی عمر ستاسی برس کی ہوئی اور حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ کی پینسٹھ برس کی ہوئی تھی آپ بعد نکاح پچیس برس زندہ رہین صحیحین مین سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ جب ابوطالب کو مرض موت لاحق ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف لائے۔ ابوجہل اور عبداللہ ابن ابی امیہ دونون کافر وہان موجود تھے **کیفیت انتقال خواجہ ابوطالب** روایت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اے چچا ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ لو اسکے ذریعہ سے قیامت کے دن مین تمہارے واسطے اللہ تعالیٰ شانہ سے عرض معروض کرون گا اور شفاعت کو میری میرا مالک منظور کرے گا مجھے اوسکی ذات پاک سے امید ہے ابوطالب نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے اگر مجھے قریش کی طعنہ زنی کا خوف نہوتا کہ وہ کہین گے کہ موت کے خوف سے کلمہ پڑھا تو مین بے تامل یہ کلمہ پڑھ لیتا اور تمکو خوش کر دیتا

Marfat.com

اور وہ شقی ابوجہل اور عبداللہ ابن ابی امیہ ابوطالب کو روک رہے تھے اور کہہ رہے تھے
کہ اے ابوطالب تو اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھرے گا روایت ہے
کہ ابوطالب نے اوسوقت کچھ شعر پڑہے جنکے مضمون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی رسالت کی تصدیق اور دین اسلام کا حق ہونا ظاہر ہوتا تہا اور یہ مضمون ہی
تہا کہ اگر مجھکو خوف طعنہ قریش کا نہوتا تو مین ضرور اس دین کو قبول کرتا یہ سُنا تہا کہ کفار قریش
چلائے کہ اے ابوطالب تو دین ابا سے پھر گیا ابوطالب نے کہا کہ نہین مین دین آبا کی
پر ہون خلاصہ یہ ہے کہ ابوجہل وغیرہ کے روکنے سے اونکی زبان سے یہ نکلا عَلٰی مِلَّۃِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ
اوسوقت حضور پُر نور خاتم المرسلین شفیع المذنبین سیدنا ومولانا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مین بخشاؤنگا اگر منع نہ کیا گیا چنانچہ بعد موت ابوطالب کے حضرت
نے اونکے لئے استغفار کیا صحابہ کرام نے بہی اپنے آبا واجداد کے لئے استغفار
کرنا شروع کیا اوسپر یہ آیت اوتری سورہ توبہ مین مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
اَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا اُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيمِ ترجمہ یعنی نہین پہنچتا ہے نبی کو اور ایمان والون کو کہ بخشش
مانگین مشرکین کی اگرچہ وہ ہون قرابتی جب کہ کہل چکا اونپر کہ وہ دوزخی ہین تفسیر نظم الجواہر
مین مفتی ولی اللہ فرخ آبادی لکہتے ہین کہ سدی سے روایت ہے کہ جب ابوطالب کی
وفات قریب ہوئی تو قریش نے مشورہ کیا کہ چلو اوس شخص سے درخواست کرین کہ اپنے
برادرزادے کو منع کردے اور ہمکو حیا آتی ہے کہ ابوطالب کی موت کے بعد اوسکو قتل
کرین اسلئے کہ اہل عرب کہینگے کہ جب ابوطالب کی حمایت نرہی تو مار ڈالا - چنانچہ ابوسفیان
وابوجہل ونضر ابن حارث وامیہ واُبی پسران خلف وعقبہ ابن معیط وعمرو بن عاص
واسود بن بختری ابوطالب کے پاس آکر کہنے لگے کہ تو ہمارا بزرگ ہے اور محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمکو اور ہمارے بتون کو ایذا دی بہتر ہے کہ اوسکو فہائش کر

Marfat.com

کہ ہمارا اور ہمارے بتون کا ذکر نہ کیا کرے ابو طالب نے حضرت کو بلوایا اور کہا کہ یہ لوگ تمہاری قوم اور چچیرے بھائی ہین حضور نے ارشاد فرمایا کہ کیا چاہتے ہین حاضرین نے کہا کہ تم ہمکو اور ہمارے بتون کو چھوڑ دو اور ہم تمکو اور تمہارے خدا کو چھوڑ دین - ابو طالب نے کہا یہ بات تو انصاف کی ہے قبول کرو فرمایا کہ بہر کیوجب اون لوگون نے مکر کہا فرمایا کہ اگر مین ایسا کرون تو مجکو تم ایک کلمہ کہدو گے ابو جہل نے کہا قسم تمہارے باپ کے مین کی اور تم بھی دہ مانگو اوسکے ایکہ وہ بات فرمایا تم کہو لا الہ الا اللہ وہ سب کے سب بگڑ گئے ابو طالب نے کہا کچھ اور کہو حضرت نے فرمایا کہ اگر لائین آفتاب کو اور رکھین میرے ہاتھ پر تمکون مین نگر یہی کلمہ - اور صحیحین مین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا اے محمد ابو طالب تمہارا چچا تھا تمہارے واسطے قریش سے لڑتا تھا اور تمہاری حمایت مین سعی وافر بجا لاتا تھا تم بھی کچھ اوسکو نفع پہونچاؤ گے آپ نے فرمایا کہ وہ ضحضاح آتش مین ہے کہ دونون ٹخنون تک پہونچتا ہے جس سے ام الدماغ کہولتا ہے اور جو مین نہوتا تو وہ درک اسفل دوزخ مین ہوتا **فائدہ** - ضحضاح آب قلیل کہ زمین مغاک مین جمع ہو اور شتالنگ تک ہو یا اوس سے بھی قلیل **المختصر** اور روایات سے بھی ابو طالب کی موت ملت آبائی پر ثابت ہے **فقیر محمد اکبر ابو العلائی دانا پوری** عرض کرتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم مین عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ابو طالب تمہارا چچا تھا تمہارے واسطے قریش سے لڑتا تھا تمہاری حمایت مین سعی وافر بجا لاتا تھا تم بھی کچھ اوسکو نفع پہونچاؤ گے - حضرت کی اس عرض پر قربان جواب تو وہی تھا جو کونین کے بادشاہ نے ارشاد فرمایا اس سے بڑھکر کوئی کیا جواب دے سکتا ہے مگر مین بھی عرض کرتا ہون کہ خواجہ ابو طالب کے چھوٹے فرزند حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو آپ نے اپنی دختر نیک اختر حضرت سیدۃ النسا خاتون قیامت فاطمہ الزہرا علیہا السلام عنایت فرمائی اس سے زیادہ حسن سلوک کیا ہو سکتا تھا خود حضرت کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے دعا دی کہ اونکی اولاد مین سلطنت آگئی اور

Marfat.com

کئی پشت تک قایم رہی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **سید الشہدا** کا درجہ
پایا وہ کون تہا کہ جسنے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے تنکے کے برابر سلوک
کر کے ہزار گونہ اوسے زیادہ بدلہ نپایا ہو ہم اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کے بعد درجہ
صحابہ کا ہے اور صحابہ کے بعد تابعی کا اور تابعی کے بعد تبع تابعی کا پہر انکے بعد سب
امت برابر ہین ہمکو نہین پہونچتا کہ ہم صحابہ کے اقوال پر نظر کرین ایک بات تھی جو زبان قلم
پر آگئی **بعض اہل تاریخ** نے خواجہ ابو طالب کا ایمان بہی نقل کیا ہے چنانچہ ابن اسحاق
نے کہا ہے اِنَّہٗ اَسْلَمَ عِنْدَ الْمَوْتِ **روایت** ایک روایت مین یون
بیان ہوا ہے جب وفات ابو طالب قریب ہوئی تو عباس ابن مطلب نے دیکہا کہ
دونون لب ابو طالب کے ہلتے ہین تو لگا ے دونون کان اوسکی طرف اور کہا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کہ اے بیٹے میرے بہائی کے قسم خدا کی کہا
میرے بہائی نے اوس کلمہ کو جو تلقین کیا تہا تمنے کنا فی اللائل لیکن اہل تحقیق اس قول
کی تضعیف کرتے ہین - اور ظاہرا یہ قول اوس قول کے خلاف ہے جو صحیحین سے
پہلے اسی قول کے اوپر بیان کیا گیا ہے اور طایفہ اثنا عشری کہتے ہین کہ ابو طالب مسلمان
تھے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال - جو کچہہ عنایت وحمایت ومحبت وشفقت طرفداری وجان نثاری
حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خواجہ ابو طالب نے کی ہے وہ سب کتب سیر
مین بتفصیل مذکور ہین اور جو کچہہ نزع کے وقت خواجہ نے حضور کی شان مین اشعار پڑہے
ہین وہ بہی اون کتابون مین ہین ہمکو اس کے باب مین بحث کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا
اسکا کون انکار کر سکتا ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جان نثار نہ تھے
اور ضرور تھے لَا شَکَّ فِیْہِ **الغرض** بعد وفات خواجہ ابو طالب کے کفار قریش
نے طرح طرح کی ایذائین دینی شروع کین کہ ابو طالب کی زندگی مین یہ نوبت کبہی نہ پہونچی
تہی چنانچہ ایک دن کسی کافر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر مٹی ڈالی آپنے

Marfat.com

صبر کیا اور اپنی دختر پاکیزہ گہر کے گھر مین تعزیف لے گئے اون جنت کی بی بی نے حضرت
کو غسل کرایا اور پدر مہربان کی حالت پر بہت روئین آپ نے فرمایا کہ صبر کر اللہ تعالیٰ شانہ
اونکی شر سے مجھے محفوظ رکھے گا جب تک ابوطالب زندہ رہے کسی نے حضرت کو علانیہ
اسطرح ایذا ئین نہین دین بعد ابوطالب کے کچھ دن ابولہب نے بہی حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حمایت و اعانت کی مگر کفار قریش نے ابولہب کو اپنی
طرف ملالیا اوسنے اپنی حمایت و اعانت اوٹہالی یہ عجب اتفاق تہا کہ سب تکلیف دہندے
حضور کے جوارہی مین، تہے اور کوئی اونمین سے مسلمان نہوا مگر حکم ابن ابی العاص اور وہ بہی
مضطرب ہوکر **فائدہ** یہ سب ایذا ئین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوٹہاتے
تہے اور صبر فرماتے تہے اور حکمت الہی یہ تہی کہ جو مرتبہ آپ کو عطا کیا جاے وہ پورا ہو ناقص
نہو تو نفس مبارک حضور کا صبر کا ہی خوگر کیا گیا لہذا جسقدر ایذا ئین قوم نے دین اور حضور
پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صبر فرمایا تو مرتبہ و مقام صبر کامل ہوتا گیا اور ایسا کامل
ہوا کہ اپنی پوری حد کو پہونچ گیا چنانچہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جگر پارہ سیدنا
حسین علیہ السلام نے جو ترکہ اپنے نانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
سے وراثتاً پایا تہا دنیا کو دکہا دیا کہ انبیا علیہم السلام کا ترکہ مال وزر - زمین و جائداد نہین ہے
یہ ترکہ ہے جو ہمین ملا ہے اور یہ وہ مقام صبر تہا کہ کوئی **صا** بر اولیا اللہ مین سے ایسا
نہین گذرا کہ جسنے اس استقامت کے ساتہہ اس مقام مشکل کو طے کیا ہو بے شک و شبہہ
حضرت سیدنا **امام حسین** سید الصابرین والشاکرین ہین اللہم صل وسلم علی سیدنا و
مولنا محمدٍ سید الصابرین و امام الشاکرین **الغرض** بعد وفات ابوطالب کے کئی طریقہ
سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعوت اسلام فرمائی لیکن کسی نے قبول نکی
بلکہ بے انتہا ایذا دی ناچار مجبور ہوکر حضور پُرنور نے یہ قصد فرمایا کہ اب بیگانون کو اسلام
کی طرف بلاؤن گا چنانچہ ابوطالب کے انتقال کے تین مہینے بعد قبیلہ بنی بکر مین تشریف

Marfat.com

لیجاکر دعوت اسلام فرمائی لوگون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنے یہان
ٹھیرنے نہ دیا تو آپ نے قبیلہ ثقیف کا قصد کیا یہ قوم بھی بہ شرارت پیش آئی پھر حضور
پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم طائف - اور ثقیف کی طرف متوجہ ہوئے اور زید
ابن حارثہ حضور کی خدمت مین تھے اوسوقت بنی ثقیف مین تین ۳ سردار تھے
عبد یالیل مسعود - وحبیب یہ تینون عمرو ابن عمرو کے بیٹے تھے انکو اور اس قوم کے
جملہ اکابر کو دعوت فرمائی ہر ایک بدسلوکی سے پیش آیا اور مہمان کے طریقے پر بھی کسی نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت نفرمائی اور ایسی ایسی ایذائین حضرت
صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو دین کہ وہ دن حضور پرنور پر یوم اُحد سے زیادہ سخت تھا
صحیحین مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مینے
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا یا حضرت یوم اُحد سے بھی سخت دن
کوئی آپ پر گذرا ہے آپ نے فرمایا سخت ترین ایام یوم عقبہ تھا جب مین نے ابن
عبد یالیل ابن کلال کو دعوت کی اوسنے قبول نکی لہذا مین رنجیدہ ہوکر چلا اور ہوش مین
نہ آیا مگر اوس مکان مین میرے حواس درست ہوئے جب موضع قرن الثعالب مین پہونچا
اور وہان سے آسمان کی طرف سر اوٹھایا تو ایک ٹکڑا ابر کا مجھپر سایہ کئے ہوئے نظر آیا وہان
سے حضرت جبریلؑ نے کہا اے محمدؐ صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم اللہ تعالی شانہ نے
تمہاری قوم کے حالات ملاحظہ فرماکے ملک الجبال کو بھیجا ہے آپ جو حکم اوسے دینگے وہ بجالائیگا ملک الجبال نے
سلام کرکے عرض کی کہ اگر آپ حکم فرمائین تو مین ان دونون پہاڑون کو جنکے بیچ مین کہ ہے اس جفاکار قوم
پر لاکر ڈال دون کہ انکے استخوان تک پس کر سرمہ ہوجائین حضور پرنور نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات مجھے
منظور نہین مین اپنے مالک وخالق سے امید رکھتا ہون کہ انکی پشت سے ایسی اولاد کا ظہور
ہو کہ جو خدائے لاشریک کو واحد لاشریک سمجھین اور یہی سمجھکر اوسکی عبادت کرین یہ ظلم کرین اور مین
صبر کرون کبھی تو یہ اپنی خطا کو خطا سمجھینگے باوجود سیکڑون تکالیف شاقہ کے آپ نے اپنا

Marfat.com

رحم وکرم نہ چھوڑا اس آیت شریفہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نے حضور پُرنور کے کرم ورحم کی غایت بتادی ؎

عذرخواہِ چون محمد جرم بخش چون اِلا	گر بترسد از گنہ روے گنہگاران سیاہ

عُقْدَةُ الرَّسُوْل مخیر خواہ دشمنان اسی مقام سے حل ہوتا ہے تواریخ سے ثابت ہے کہ سرداران بنی ثقیف نے بڑی بڑی شرارتین کی ہین یعنی لڑکون اور غلامون کو اشارہ کردیا اونہون نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نازیبا باتین کہین اور پتھرون سے حضرت کی ساق مبارک کو مجروح کردیا مگر حضرت سید الصابرین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکے واسطے بھی دعاے بد نفرمائی علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت سید الصابرین خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دس دن طایف مین رہے بعد اسکے مکہ معظمہ کو روانہ ہوے پہلے وقت آپ کو نہایت تشویش ہوئی اور زید ابن حارثہ اس سفر مین ہمراہ رکاب تھے اثناے راہ مین ایک باغ عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ کا ملا اوسمین حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیٹھے عتبہ وشیبہ دونو موجود تھے اون لوگون نے آپکو پریشان خاطر دیکھکر بلحاظ قرابت وخویشی رحم کھاکر عداس نام غلام نصرانی المذہب کے ہاتھ انگور کے خوشے طبق مین رکھکے بھیجے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھکر تناول فرمائے عداس غلام نے کہا کہ مینے یہ کلمہ اس بستی مین آج کے سوا کبھی نہین سُنا حضور پُرنور نے فرمایا کہ تو کہان کا رہنے والا ہے اور کس دین مین ہے اوسنے عرض کی کہ مین نینوی کا رہنے والا ہون اور دین میرا نصرانی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو یونس ابن متی کے گانون کا ہے وہ بولا کہ آپنے یونس کو کیونکر جانا حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا بھائی تھا یعنی وہ پیغمبر تھا اور مین بھی پیغمبر ہون اور جملہ انبیا آپس مین علاتی بھائی ہین عداس نے یہ سنا آپ کا اسم شریف کیا ہے حضرت نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

اوسنے کہا کہ مین زمانہ دراز سے انجیل مقدس مین حضرت کے اوصاف حمیدہ پڑہتا ہون اور توریت مین لکھا ہے کہ آپ کو خدائے تعالیٰ پیغمبر کرے گا مگر قوم کے لوگ قبول نکرینگے اور اپنے شہر سے ہجرت کرنے پڑے گی آخر کار نصرت الٰہی شامل حال ہوگی اور تمام روے زمین پر آپ کا دین شایع ہوگا چونکہ فضل الٰہی عداس کے شامل حال تہا وہ حضرت پر ایمان لایا اور قدمبوس ہوا عتبہ وشیبہ نے جو عداس کی یہ کیفیت دیکہی تو کہا اس شخص نے تجھکو فریب دیا اوسنے کہا کہ نہین آپ پیغمبر ہین اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے راہ مین ایک باغ یعنی بطن نخلہ ملا جو مکہ معظمہ سے رات بسے کی راہ ہے وہین منزل فرمائی آدہی رات کو جب آپ نماز پڑہنے لگے تو اوسوقت سات نفر جن اور برواییتے نو نفر جن آپکی قرات سنکر حضور پرنور کے پاس آئے اور پہچانا اور اپنی قوم مین جاکر اسکا چرچا کیا۔ **مقام بطن نخلہ مین آدہی رات کو قوم جن کا نماز مین قرات سنکر آپ کو پہچاننا اور اپنی قوم مین جاکر اسکا ذکر کرنا اور ایمان لانا**۔ مورخ محتاط اس روایت کو تحریر کرکے یہ لکہتا ہے کہ روایت ابن اسحاق اور اونکے توابع کی ہے اور **صحیحین** سے ثابت ہے کہ یہ معاملہ بازار عکاظہ کا ہے جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اصحاب کے ساتہہ نماز صبح پڑہتے تہے اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ جب حضور طائف شریف سے پلٹے تو بازار مذکور مین جلوہ فرما ہوئے اور یہ بازار ایسا تہا کہ اسمین ہر جنس کے تاجر موجود ہوتے تہے بیسوین شوال سے دسوین ذیقعدہ تک وہان قیام کرتے تہے اسی سبب سے چند اصحاب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو وہان مل گئے اونکے ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان شب باش ہوئے وہ مقام مکہ معظمہ سے رات بسے کی راہ ہے جب صبح ہوئی تو حضور پرنور اصحاب کے ساتہہ نماز مین مشغول ہوئے اوس حال مین **نو نفر جن شہر نصیبین منطقات** شام کے رہنے والے **فرقہ بنی شیصان** سے کہ سادات قوم مذکور سے تہے

Marfat.com

اوس طرف گذرے اور قرات حضور پُرنور کی سُنی ازانجملہ رولعبہ وعمرو دونفر سردار عظیم الشان تھے اونہون نے اپنی قوم کی دعوت اسطرح شروع کی کما قال اللہ تعالیٰ شانہ فی سورۃ الاحقاف یاقومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ مصدقا لما بین یدیہ یہدی الی الحق والی طریق مستقیم یاقومنا اجیبوا داعی اللہ وآمنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم ومن لا یجب داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض ولیس من دونہ اولیاء اولئک فی ضلال مبین ترجمہ اے ہماری قوم ہمنے سُنی ہے ایک کتاب جو اُتری موسیٰؑ کے بعد سچا کرتی ہے سب اگلون کو سوجھاتی ہے سچا دین اور ایک راہ سیدھی اے ہماری قوم مانو اللہ کی طرف بلانے والے کو اور اوسپر یقین لاؤ کہ بخشے تمکو کچھ تمہارے گناہ اور بچادے تمکو ایک دکھہ کی مار سے اور جو نہ مانے گا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکے گا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکو اوسکے مددگار وہ لوگ صریح گمراہ ہین - جب یہ باتین قوم جن نے سُنین اور بہت لوگ ایمان لائے مگر اس مرتبہ جنون سے ملاقات نہین ہوئی جیسا مواہب لدنیہ اور روضتہ الاحباب مین لکھا ہے کہ ملاقات ہوئی یہ بات ہے کہ قوم جن مین بھی مومن اور کافر ہین کافر کو عذاب نار ہے بالاتفاق مگر مومن مین اختلاف ہے مالک - وابن ابی لیلیٰ وابو یوسف - ومحمدؒ کہتے ہین جسطرح مسلمان آدمی کو جنت مین ثواب ملے گا اسیطرح جن کو بھی - قاضی - اور صاحب کشاف کا مختار یہی قول ہے - اور ضحاک کہتے ہین کہ جن بہشت مین کھائینگے پئین گے - مختار اکثر مشائخ کا یہی ہے اور ایک جماعت کہتی ہے کہ جسطرح آدمی نعمت سے لذت پائینگے وہ عینی قوم جن تسبیح وذکر سے لذت اوٹھائینگے - علماے باخبر فرماتے ہین کہ کئی دن حضور پرنور نے اوس مقام مین اقامت فرمائی پھر عازم مکہ ہوئے زید ابن حارثہ نے عرض کی کہ یا حضرت جن لوگون نے آپکو نکالا ہے اونہین لوگون مین آپ پھر تشریف لئے جاتے ہین حضور پُرنور صلی اللہ علیہ و

Marfat.com

آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ناامید نہو اللہ تعالیٰ شانہ مدد کرے گا الغرض مکہ مکرمہ کے قریب جاکر ایک صحابی کو قریش کے پاس بطلب جواب روانہ فرمایا اور بلا تامل اس سے داخل نہو سکے کہ شاید اہل مکہ طائف کے حالات سُنکر اوسی طرح پیش آوین۔ کسی مشرک نے حضور کا جوا پسند نکیا مگر معلم ابن عدی نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کعبہ مین تشریف لائے اور طواف فرمایا اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور دو رکعتین ادا کرکے دعا مانگی کہ یا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب ایسا سبب کر کہ ایسی قوم ایمان لائے جو میرے دین صادق کی مدد کرے بعد اوسکے باعانت ظاہری معلم ابن حدی کی اپنی منزل خاص مین جلوہ فرما ہوے اور معلم مع اپنے توابع ولواحق کے مشغول بحراست وحمایت ہوا اور لوگون کو بنابر متابعت دین اسلام لانے لگا اور ابولہب اوسکے پیچھے ہوا ہر جگہ کہتا جاتا کہ معلم جھوٹا ہے اپنے دین آبائی سے پھر گیا ہے اُسی سال طفیل ابن عمرو دوسی کہ اشراف قوم سے تھا حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ اپنی قوم کو اسلام کی دعوت کرون لیکن کوئی نشان ایسا ہو کہ اوسکے سبب سے قوم مین صورت امتیاز پیدا ہوجاوے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ شانہ نے ایک نور چراغ کیطرح دونون آنکھون کے بیچ مین روشن کردیا یہ نشان لیکر طفیل دوسی قوم کیطرف روانہ ہوا پھر اوسکے دل مین یہ خطرہ پیدا ہوا کہ شاید اس علامت کو قوم کے لوگ کوئی بُری بیماری خیال کرین اور کہین کہ اسلام لانے سے اس بیماری مین مبتلا ہوا ہے لہذا دعا مانگی کہ یا اللہ یہ نشان متغیر ہوجائے اوس مجیب الدعوات نے اوس نشان کو اوس کے تازیانے کی نوک پر چمکا دیا وہ قندیل کیطرح چمکنے لگا طفیل اس نشان کے ساتھ قوم مین داخل ہوا اور دعوت اسلام شروع کی چند نفر ایمان لائے طفیل ناراض ہوکر حضور پُرنور مین حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میری قوم ہلاک ہونے کے قابل ہے آپ اوسکے واسطے دعاے ہلاکی فرمائے حضور نے دعا فرمائی الٰہی دوس کی قوم صراط مستقیم

Marfat.com

اختیار کرے اور طفیل سے کہا کہ تو قوم مین نہایت زمی اور تواضع سے بسر کر۔ طفیل رخصت
ہوئے اوس دعا کی برکت سے ستر یا اسی خاندان کے آدمی ایمان لائے۔ اور بعد فتح خیبر
اور برواپسی قبل فتح داخل مدینہ طیبہ ہوئے اور جب تین مہینے دخول مکہ پر گذرے تو
نوے نفر جن شہر نصیبین و نینوا کے رہنے والے مع توابع بنا بر ملازمت حضور پر نور بدن
مکہ حاضر ہوئے ازانجملہ روبعہ سردار جن نے حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یارسول اللہ جنات ملازمت کو حاضر ہین جسوقت حکم ہو شرف بابوس
حاصل کرین فرمایا کہ شعب الحجون[۵۱] مین جمع ہون اگر یہان آوینگے تو شہر کے لوگ ڈرینگے
چنانچہ روبعہ نے اسی مقام مین سب جنات کو جمع کیا اور بعد ادائے صلوٰۃ عشا مع عبداللہ
ابن مسعود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف لے گئے تو حضور پر نور کو ایک فوج
نظر آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو
شعب حجون کے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور ایک خط محیط مدور انکی گرد کھینچ دیا اور فرمایا اسی مین
قایم رہ اور آنحضرت صلعم خود بنفس نفیس درہ کوہ مین داخل ہوئے اور جنات نے حضرت صلعم
کے شوق دیدار مین ازدحام کیا حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہین کہ مین نے جنات کو
دیکھا بعض بصورت کرگس اور بعض بصورت قرط یعنی سیمون - بوزنیہ جو متصل بصرہ کے رہتے
ہین اور سب برہنہ سر اور برہنہ پا اور سیاہ رنگ اور ایک پارچہ سفید بطور لنگ ستر عورت کے
واسطے باندھے ہوئے تھے اسی طرح اس فرقہ کے لوگ مختلف صورتون مین نظر آئے انکی
تلقین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تا سحر مشغول رہے۔ اسی عرصہ مین قوم
جن مین ایک قتل واقع ہوگیا اوس قوم نے اپنی رضا و رغبت سے آنحضرت صلعم کو حکم مقرر
کر دیا حضور پر نور نے خدا کے حکم کے موافق فیصلہ کر دیا کہ سب قوم ضامن ہو گئی۔
عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارہ ہزار جن جزیرہ موصل کے رہنے
والے جراپھاڑ مین کہ جسکو اب جبل نور کہتے ہین جمع ہوئے اور حضور پر نور تن تنہا وہان

[۵۱] یہ مقام مزدلفہ سے ۲ کوس واقع ہے

Marfat.com

تشریف لے گئے اور تمام شب اوسی جگہہ مقیم رہے وقت صبح اصحاب رسول اللہ نے آثار اونکے دیکھے اور جو کچھہ اسباب کی قسم مین سے چھوڑ گئے تھے ملاحظہ فرمائیے یہ قصہ صحیح مسلم مین موجود ہے۔ اسی طرح احادیث صحیحہ سے حاضر ہونا جنات کا کئی بار حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین ثابت ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ قوم جن نے حضور سرور عالم سردار بنی آدم ہادی کونین رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے امور دینیہ مین تحقیقات کی ہے اسمین کچھہ شک نہین ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جسطرح عالم انسان پر مبعوث برسالت و نبوت تھے اسی طرح عالم جنات پر بھی تھے۔ ازروے حدیث صحیح متواتر ثابت ہے کہ جب حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سورۂ رحمن فرقہ جن پر تلاوت فرمائی تو اس قوم نے نہایت ادب سے سُنی اور آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کو سُنکر عرض کرنے لگے کہ اے پروردگار ہم تیری کسی نعمت کے ساتھہ ناشکری نہین کرتے **فائدہ اول** با فرقۂ جنات کے حاضر ہونے کا حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین یہ سبب تھا کہ جب حضور پرنور صلعم نبی ہوئے تو نزول وحی کا شور تمام عالم مین پڑ گیا اور شیاطین وجنات کا آسمان پر جانا اور اخبار غیبیہ کا سُننا قطعاً بند ہوا ابلیس اور اوسکے توابع جو آدمیون کو گمراہ کرتے پھرتے تھے سخت ذلیل وخوار ومجبور ہوئے اونکے سب مکر اور حیلے جو اونکے گمراہ کرنے کے ذرایع تھے بیکار ہوگئے تو اوس قوم نے باہم یہ مشورت کی کہ تمام دنیا کی سیاحت کرو اور پتہ لگاؤ کہ دنیا مین ایسی کون سی بات ظاہر ہوئی ہے جسکے سبب سے ہم اخبار غیبیہ کے سننے سے منع کر دیے گئے اگر کچھہ بھی معلوم ہو جائے تو درصورت امکان اوسکا تدارک کیا جاے چنانچہ قوم شیاطین اور جنات نے عالم کا گشت شروع کیا۔ ازانجملہ نو نفر جن قبیلہ بنو شیصان کے جو قبایل جن سے عمدہ قبیلہ ہے اور شہر نصیبین کے رہنے والے تھے وادی نخلہ سے پھرتے ہوئے وادی نخلہ مین وارد ہوئے اور وہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا قرآن پڑھنا سُنکر

Marfat.com

یقین لائے کہ بے شک یہ کلام معجز نظام ملکِ علام کی طرف سے اوترتا ہے اسیکی ہوشیاری وخبرداری ہورہی ہے کہ اسکو کوئی چرانے پاسے پھر اوس قوم نے اپنے لوگون مین اسکا تذکرہ کیا اور اوس قوم کے اشراف جماعت کثیر کے ہمراہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوئے اور ایمان لائے اور بے تامل بہ آواز بلند سنادی کر دی کہ اب قوم جنات عہدۂ خبر رسانی اور سفارت سے معزول ہوئی اور خاتم المرسلین پیغمبر اولوالعزم پیدا ہوئے سب کے سب چلکر اونکی پیروی کر دچنانچہ اکثر جنات نے جو عرب کے جزائر مین رہتے تھے یہی دیرہ اختیار کیا کہ خود حاضر ہوکر ایمان لاتے تھے کہ اکثر حکایات انکی کتب حدیث مین منقول ہے از انجملہ صحیح بخاری وغیرہ مین حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین ایکدن اپنے بتون کے پاس بیٹھا تھا اوسوقت ایک آدمی گاے کا بچہ لایا اور بت کی نذر کے واسطے ذبح کیا ایک بیت سے آواز بہت سخت نکلی کہ ایسی آواز مینے کبھی نہین سنی تھی اور ہر خاص وعام نے اوس آواز کو سنا - یاجلیح اَمْرٌ نَجِیحٌ رَجُلٌ فَصِیحٌ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ترجمہ اے زور آور آدمی ایک کام کی بات ہے ایک شخص پکار کر کہتا ہے لا الہ الا اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جتنے لوگ وہان موجود تھے سب بھاگے لیکن مین کھڑا رہا کہ دیکھون یہ آواز کسکی ہے چنانچہ مینے دوسری تیسری بار بھی وہی آواز سنی مجکو نہایت حیرت ہوئی اس بات کو کچھ تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ حضرت کی نبوت کی خبر عام ہوئی اور لوگون کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کی تلقین فرمائی ہے - اور اسیطرح ایک بوڑھے آدمی سے مجاہدؓ روایت کرتے ہین کہ وہ کہتا تھا کہ ایکدن مین ایک گاے انکے لیے جاتا تھا دفعۃً مینے ایک آواز سنی کہ یاذریح قول فصیح رجل یصیح ان لا الہ الا اللہ یعنی اے ذبح بات ابھی کھلی ہے کہ ایک شخص پکار کے کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ پھر مین مکہ مین آیا وہان سنا کہ ایک پیغمبر مبعوث ہوئے ہین وہ یہ کلمہ فرماتے ہین فائدہ ذریح یعنی بدقبیلہ بمعنی بشنہ ماذلہا بھی آتا ہے اسیطرح بیہقی

Marfat.com

نے سواد بن قارب سے روایت کی ہے کہ وہی کہتے تھے کہ ایام جاہلیت مین ایک جن میرا آشنا تھا کہ اخبار آیندہ سے وہ مجھے مطلع کرتا رہتا تھا اور وہی مین لوگون سے کہتا تھا اور نذر و نیاز بھی لیتا تھا ایک دن رات کو مین سوتا تھا وہی جن آیا اور کہنے لگا کہ اوٹھہ اور سمجھہ اگر عقل ہے ایک نبی لُوئی بن غالب کی اولاد مین سے ظاہر ہوا ہے اور اسی بیان کے چند شعر پڑہے حاصل اون اشعار کا یہ ہے کہ ہمارے قوم کے سردار مکے کو جاتے ہین ایمان لانے کو تو بھی چلکر مسلمان ہو سواد کہتا ہے کہ مین چونک پڑا اور تمام شب مشوش رہا پھر دوسری اور تیسری رات کو بھی یہی معاملہ گذرا بس خیال اسلام کا شوق میرے دل مین پیدا ہوا اور مین سامان سفر کرکے مکہ معظمہ کو روانہ ہوا وہان پہونچکر مجھے آپکا حال معلوم ہوا اور مین حضرت کے حضور مین حاضر ہوا آپنے مجھے دیکھتے ہی فرمایا مرحبا سواد بن قارب مجھے معلوم ہے جو امر تیرے آنے کا سبب ہوا ہے مینے عرض کی یا رسول اللہ مینے چند بیتین آپکی مدح مین موزون کی ہین اول انکو سُن لیجئے سواد نے قصیدہ بائیہ یعنی جسکے قافیہ کا حرف روی حرف بے ہے جیسے قارب کی ب پڑہا جسکا آخر شعر یہ ہے ؎

فکن شفیعا یوم لا ذو شفاعۃ	سوالک لمبعن عن سواد بن قارب

یعنی ہوجا میرا شفیع اوسدن کہ نہوگا تیرے سوا کوئی کام آنے والا سواد ابن قارب کا

از انجملہ امام احمد نے جابر سے اور ابو نعیم نے ضمیرہ سے روایت کی ہے کہ اول خبر **آنحضرتؐ کی بعثت کی** مدینہ مین اسطرح ہوئی کہ ایک جن ایک عورت پر جو مدینہ ہی مین رہتی تھی عاشق تھا وہ جن شب کو اوسکے پاس آیا کرتا تھا ایک روز وہ آیا اور اوس عورت سے دور آکر بیٹھا اوسنے کہا تو میرے پاس کیون نہین آتا اوسنے کہا کہ اب ہماری تمہاری جدائی ہوئی اوس عورت نے سبب پوچھا جن نے جواب دیا کہ مکہ مین ایک پیغمبرؐ پیدا ہوا ہے اوسنے زنا کو حرام کیا ہے اور بیہقی نے بطور ارسال حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے اور حضرت عثمان نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کا ماجرا شام مین

Marfat.com

دیکھا تھا چنانچہ ابونعیم نے اون سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم ایک مرتبہ ملک شام کو گئے تھے وہان ایک کاہنہ فن کہانت مین سرآوردہ تھی ہم بھی اوسکے پاس اپنے سفر کا حال پوچھنے گئے اوسنے کہا کہ اب مجھے کچھ نہین معلوم ہوتا وہ جن جس سے مجھے رابطہ محبت تھا اور اوسکے ذریعہ سے اخبار آیندہ کی اطلاع ہوا کرتی تھی ایک دن میرے دروازہ پر آکر کہہ گیا کہ ہم رخصت ہوتے ہین مینے سبب پوچھا اوسنے کہا کہ ظاہر ہوئے محمدؐ مکہ مین جنکے مقابلہ کی طاقت ہم مین نہین ہے اور وہ حکم خدا کا لیکر آئے ہین اور وہ فوراً چلا گیا جب سے پھر نہین آیا **از انجملہ اسحٰق بن شاہین** وغیرہ محدثین نے وہب بن حارث سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ مجھسے اور ایک جن سے ملاقات تھی اور رابطہ اتحاد بڑھ گیا تھا وہ مجھسے اخبار غیبیہ کہا کرتا تھا ایک دن وہ آیا مینے حسب معمول اوس سے خبر آسمانی دریافت کی اوسنے حسرت سے میری طرف دیکھکر کہا **محمدؐ نبی موعود** مکہ مین پیدا ہوئے ہین وہ صاحب کتاب ہین مخلوق کو اللہ کی طرف بلاتے ہین اور اونکی بات کوئی نہین سنتا وہب کہتا ہے کہ مینے کہا کہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا تھوڑے دنون مین میری بات سمجھ مین آجائیگی اور یہ کہکر وہ چلا گیا چند روز کے بعد حضرتؐ کی پیغمبری کی خبرین متواتر مینے سُنین **از انجملہ** فاکہی نے تاریخ مکی مین عامر بن ربیعہ سے اور ابونعیم نے ابن عباس سے **روایت کی ہے** ایک دن جبل ابوقبیس پر ایک جن نے سخت آواز سے چند اشعار دین اسلام کی ہجو مین پڑھے اور یہ مضمون بھی تھا کہ اہل اسلام کو جلد قتل کرنا چاہیئے اور شہر سے باہر نکال دو اور بت پرستی بدستور سابق جاری رکھو کفار مکہ اس مضمون کے شعر سُنکر بہت خوش ہوئے اور مسلمانون سے کہنے لگے کہ دیکھو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم غیب سے بھی آیا مسلمانون کو بہت رنج ہوا حضورؐ پُرنور کی خدمت مین حاضر ہوئے اور یہ واقعہ عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تم سب مطمئن رہو یہ آواز ایک شیطان کی تھی کہ اوسکا نام مسعر ہے اوس کو بہت جلد اللہ تعالیٰ شانہ سزا دے گا تیسرے دن حضور پُرنورؐ نے فرمایا کہ آج ایک جن

Marfat.com

کہ جسکا نام شمیج ہے مسلمان ہوا اور مینے اوسکا نام عبداللہ کہا اوسنے مجھسے اجازت لیکر مشعر
کو قتل کیا اور شام کے وقت اوسی پہاڑ سے ایک سخت مہیب آواز سنی گئی ان لفظون سے
کہ مین وہ ہون کہ جسنے مشعر کو قتل کیا اسلیے کہ اوسنے غرور کیا اور حق کی تکذیب کی اور ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہجو کی ازانجملہ ابن سعد نے کتاب شرف المصطفےٰ
مین جندل بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پُرنور سے
عرض کی کہ یارسول اللہ ایک جن میرا دوست تہا غیب کی خبرین مجھسے کہا کرتا تہا ایکرات
کو وہ مضطرب الحال میرے پاس آیا اور مجھے سوتے سے جگایا اور آپ کے حضور مین حاضر
ہونے کو موکد ہوا الغرض اس قسم کی بہت سی سچی روایتین کتابون مین درج ہین تطویل
کتاب کے خیال سے وہ قلم انداز ہوئین - اسی سال کے ماہ شوال مین حضور پُرنور نے حضرت
ام المومنین سودہ بنت زمعہ اور حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے نکاح
فرمایا اور اسی سال مین کہ سال یازدہم نبوت تہا موضع عقبہ مین ایک جماعہ خزرج مدینہ
سے آئی اون مین سے چند مرد ایمان لائے - ابوامامہ[1] اسعد ابن زرارہ - وعوف[2] ابن حارث
ابن عفراء - رافع[3] ابن مالک ابن العجلان - قطبہ[4] ابن عامر - عقبہ[5] ابن عامر - جابر[6] ابن عبداللہ
ابن رباب یہ چھہ بزرگ اہالیان مدینہ سے ہین یہ حضرات سباق اسلام کے
جاتے ہین انہین کے سبب سے مدینہ مین ذکر حضور پُرنور کا مشہور ہوا اور ایسا مشہور ہوا کہ ہر گلی
کوچہ مین اسلام کا چرچا ہونے لگا یہانتک کہ کوئی گہر باقی نہ تہا جسمین روزانہ حضور پُرنور کا ذکر
شریف نہوتا ہو یہی لوگ انصار ہین اور اس بیعت کو بیعت عقبہ اولیٰ کہتے ہین اسلیے
کہ عقبہ کے نزدیک جو منا کے متصل واقع ہے اوّل یہی بیعت واقع ہوئی ہے اب یہان
ایک چھوٹی سی مسجد ہے ۵

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود	سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود

زمین نے تو بے انتہا سرمایہ سعادت اور شرف عظمت حاصل کر لیا غریب و بیچارہ آسمان

Marfat.com

اس غم مین ایسا غمگین ہوا کہ بار غم سے کمر خم ہوگئی پروردگار سے عرض کی کہ یارب تو تو اپنی کل مخلوقات کا کارساز ہے مخلوق ہونیکی حیثیت سے نظر مین سب برابر ہونے چاہئین زمین کو تو نے یہ عزت بخشی کہ اپنے حبیب کو تو نے وہین پیدا کیا اور جس شہر مین تیرا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوا اوسکو یہ شرف حاصل ہوا کہ تو نے اوسکی قسم کہائی لا اقسم بھذا البلد میری کیا تقصیر ہے کہ مین اس شرف سے محروم رکھا جاتا ہون التجا ہے آسمان قبول ہوئی۔

ذکر معراج شریف حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

معراج شریف کی روایتین ہر قرن اور ہر زمانہ مین اسقدر کی گئی ہین کہ حد تواتر سے گذری ہوئی ہین اور معراج کی حدیث کے راوی بڑے بڑے ثقہ حضرات ہین اور صحابی جلیل الشان حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے معراج کی تصدیق فرمائی ہے ؎

تصدیق نخستین رسول صدیق است		
راہ معراج شاہ باریک تر است	رباعی	پرسید ز صدیق کہ او باخبر است
از منزل غار تا مقامات دنی		واللہ کہ با صاحب خود ہمسفر است
از نکتۂ معراج عقول است جہول	رباعی	این عقدہ شد است حل بعشاق رسول
زین آمد و رفت ہست سالک آگاہ		چون شد بعروج و چون در آمد بنزول
گویند شب رفت بر افلاک رسول	رباعی	زان سان کہ نقشش فرد ماند عقول
گویم من آنکہ بہر معراج درس		خود عرش خدائے اکبر آمد بہ نزول

معراج اسم آلہ ہے یعنی بلندی پر چڑہنے کی شے جسے زبان فارسی مین کہتے ہین در ہندی مین سیڑہی اوسکا نام ہے مگر اب محاورے مین اوس مبارک سفر کو کہتے ہین جو حضور پرنور

Marfat.com

سرور عالم حضرت سیدنا و مولنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نبوت کے گیارہوین سال رجب شریف کی ستائیسوین تاریخ رات کے وقت مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور قدس شریف سے عرش تک کیا ہے اور اوسی رات کو معراجعت فرمائی چنانچہ خود پروردگار تعالےٰ شانہ اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے قال اللہ تعالیٰ شانہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی ترجمہ پاک ہے وہ اللہ جسنے سیر کرائی اپنے بندے کو ایک شب مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف یہانتک کی سیر کا منکر تو کافر ہے اسلئے کہ یہ سفر تو آیت محکم سے ثابت ہے جسمین کوئی تاویل نہین ہے اور جو شخص بیت المقدس سے عرش تک جانے کا منکر ہے وہ فاسق ہے اسلئے کہ وہ احادیث صحیحہ کا منکر ہے۔ اور یہ نیچری معراج کے بالکل منکر ہین وہ کہتے ہین کہ ہماری عقل مین یہ بات نہین آتی کہ آدمی آسمان پر جاوے اور طرفۃ العین مین واپس آئے ؎

برین عقل و دانش بباید گریست	

واقعی عقل بہت تھوڑی اور بات بہت بڑی کیونکر سمجھ مین آئے یہ مسئلہ وہی آدمی سمجھے گا جسے اللہ تعالیٰ شانہ اپنی طرف سے سمجھ عطا فرمائے گا مین اون حضرات سے پوچھتا ہون کہ آفتاب زمین سے کتنی دور ہے لاکھون کوس کا شمار ہے مگر اوسکی روشنی روزانہ دنیا مین آسمان چہارم سے چند منٹ مین پہونچتی ہے جو قادر و توانا آفتاب کو زمین تک اتنی جلدی پہونچاتا ہے اوسی کا حکم زمین سے عرش برین تک آپ کو بھی لے گیا اسمین تعجب ہی کیا ہے یہ مسئلہ بھی مانا ہوا ہے کہ آسمان پر ایک مخلوق بستی ہے یعنی ملائکہ جو محض نوری ہے اور وہ فرشتے آسمان سے زمین پر آن واحد مین چلے آتے ہین اور طرفۃ العین مین چلے جاتے ہین وہی نوری فرشتہ اگر اللہ کے کسی برگزیدہ بندے کو وہان تک لیجاے تو کیا تعجب ہے یہ خوب بات ہے کہ صاحب یہ بات ہماری عقل مین نہین آتی۔ ماں کے پیٹ مین ایک قطرۂ آب سے اتنا دراز قد آدمی بنجاتا ہے اب اونکے بدن کی ساخت اعضا کا جوڑ بند رگون کا جال استخوان کی

Marfat.com

ساخت اور آلپسمین اونکا جوڑ توڑ کیونکر ہوا یہ نظم بدن بطن مادرمین درست ہوئی کیا کسی آدمی کی سمجھ مین آسکتی ہے ہرگز نہین پھر اسکا انکار کیونکر کروگے تم کیا تمہاری عقل کیا ابھی بے انتہا علوم ایسے ہین جنکا ظہور دنیا مین ابھی ہوا ہی نہین کسی زمانہ مین ضرور ہوگا۔ تار برقی ریل۔ ٹیلیفون۔ فوٹوگراف۔ فانوگراف۔ جب تک یہ جدید ایجاد نہین ہوئی تھین کبھی عقل مین آنے کی قابل تھین اگر کسی سے کہا جاتا ایک منٹ مین دلی سے لندن کو خبر پہونچتی ہے اور تم ہندوستان مین بیٹھے بیٹھے لندن والون سے باتین کرلو تو اوسوقت کے لوگ یہی کہتے کہ بھئی انکی ذرا فصد کھلوادو انہین جنون ہوا چاہتا ہے اور اب تو بچہ بچہ کہہ رہا ہے کہ یہ بات کیا مشکل ہے یہ حیرت انگیز ایجادین اب حیرت انگیز ہین ہم اہل مذہب خصوصاً اہل اسلام کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ شانہ ہمارے دلون کے حالات کو جانتا ہے تو لامذہب اس بات کو سنکر ہنستے ہین اب ایک آلہ اللہ کے بندے نے ایجاد کیا ہے کہ صندوق مین سیکڑون چیزین رکھدو اور اوسے متقفل کردو اور وہ آلہ لگاکر دیکھ لو ایک ایک چیز نظر آجائیگی چنانچہ یورپ مین محکمہ چنگی اسی آلہ کے ذریعہ سے مال کے صندوقون کی تلاشی لیتی ہے سبحان اللہ جن لوگون نے یہ ایجادین ظاہر کین ہین اونہین کے سمجھ مین خداوند تعالیٰ شانہ کا علم اور قدرت نہین آتی ہائے تک کہ وجود باریتعالیٰ شانہ کے منکر العلم حجاب الاکبر دنیا مین جتنے آدمی بستے ہین انمین لامذہبون کی نسبت مذہبی آدمی بہت زیادہ ہین اونکو اس مسئلہ سے انکار نہین مذہبی عیسائی ہی بہت ہین وہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرفوع ہونے کو مان رہے ہین ہندو بھی اسے محالات عقلی سے نہین جانتے جن لامذہبون کو خدا کی نشانیان نہین سوجھتین وہی گمراہون کی باتین کرتے ہین لہذا ہمین اس قلیل جماعت کے انکار کی کچھ پروا نہین ہے ہم خدا پرستون اور دوسرے مذہبی آدمیون کی بڑی جماعت ہے جس سے تمام دنیا بھری پڑی ہے وہ لوگ اپنے خدا کو اپنے اپنے لغت مین پکار رہے ہین ؎

Marfat.com

ندانم آن گل خندان چه رنگ و بو دارد | | که مرغ هر چمنے گفتگوے او دارد ؛

آدمی اللہ تعالیٰ شانہ کی مخلوقات مین سب سے اعلیٰ و افضل ہے اور اشرف ہے جتنے علوم و فنون اسوقت تک دنیا مین ظاہر ہو چکے ہین وہ سب آدمی ہی کے دل سے نکلے ہین اور جو ایجادین آیندہ کو نکلین گی وہ بہی اس مشت خاک کے دل سے نکلین گی بجلی کی قوت کس نے ظاہر کی اسی آدمی نے ہوا کی قوت کو کسنے قید کیا اسی آدمی نے مقناطیسی قوت کا کسنے پتا لگایا اسی آدمی نے ہوا پر تخت کسکا اڑا اسی آدمی کا اتنا بہاری تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین اسی آدمی کا علم لے آیا الغرض جتنی قوتین ہین سب انسان ہی مین ہین اور اس انسان کا دل اون قوتون کا خزانہ ہے اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے اون قوتون کو دل انسان مین جمع کر رکہا ہے جب جس قوت کے ظہور کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنے کسی بندہ کے دل سے نکالکر اپنی مخلوقات مین اونکی رفع ضرورت کے لیئے ظاہر کر دیتا ہے حضور پُر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین وہی قوت موجود تہی جو جسم نازنین حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو زمین سے آسمان اور آسمان سے عرش تک لیگئی **لمولفہ غزل**

آدمی جانِ جہان ہے مجھے معلوم ہوا | | خاک مین گنج نہان ہے مجھے معلوم ہوا
مینے پہچانا رے خاک کے پتلے تجھکو | | لامکان تیرا مکان ہے مجھے معلوم ہوا
ہے شجر دانے مین مخفی تو شجر مین دانہ | | یونہین ترکیب جہان ہے مجھے معلوم ہوا
کوئی ظاہر نہین ایسا ہو جس کا باطن | | بے نشان کا یہ نشان ہے مجھے معلوم ہوا
پیرہن جسکا ہے یہ جسم وہ ہے اور کوئی | | یار پردے مین نہان ہے مجھے معلوم ہوا
اوسی جانب سے سکون و حرکت ہے اپنی | | وہی سررشتۂ جان ہے مجھے معلوم ہوا
شکل انسان مین نہ ڈہونڈو اوسے کیون اے اکبر | | معنی صورت مین نہان ہے مجھے معلوم ہوا

Marfat.com

لمولفہ ابیات۔

کیا کہون مین کیا ہے اکبر آدمی
منظہرِ اسرار ہے ہر آدمی

آدمی ہے بادشاہِ کائنات
ہے پناہ خلق و عالم اسکی ذات

آدمی کا جلوہ ہے خورشید مین
لطفِ نظارہ ہے اسکی دید مین

شاہی اسکی ہے نبوت اسکی ہے
حسن اسکا ہے وجاہت اسکی ہے

ہے یہ دنیا مین شریفون کا شریف
نازپروردہ طبیعت ہے لطیف

آدمی ہے سب فرشتون کا امام
اس سے بڑھکر کون ہے عالی مقام

ہے جو مسجودِ ملک انسان ہے
خاک ہے لیکن سراپا جان ہے

دیکھ لو تم ساکنِ افلاک کو
کر رہے ہین سجدہ مشتِ خاک کو

نورِ احمد سے منور ہے یہ خاک
ذرہ ذرہ اسکا اب ہے تابناک

اب تو یہ اللہ کا محبوب ہے
سب سے بہتر ہے یہ سب سے خوب ہے

آدمی مورد ہے صلی اللہ کا
ہے یہ تمغا احمد ذیجاہ کا

چومے نعلین اوسکے عرشِ پاک نے
کیا ترقی کی ہے مشتِ خاک نے

معراج شریف

خوابِ نوشین مین تھے شاہِ انبیا
پر مقدر آپ کا بیدار تھا

آئے جبریل امین لیکر براق
خوبیان تین جنکی سب مین تھا وہ طاق

دستبستہ عرض کی چومین زمین
ہو جیئے بیدار خیر المرسلین

یا محمد مصطفے بیدار ہو
یا نبی الانبیا بیدار ہو

یا شفیع المذنبین بیدار ہو
رحمۃ للعالمین بیدار ہو

صاحبِ جود و کرم بیدار ہو
حامیِ ظلم و ستم بیدار ہو

Marfat.com

صاحبِ صدیقؓ اکبر جاگئے
آپ پر ہے فضلِ داور جاگئے

مالکِ فاروقؓ اعظم جاگئے
رات کم ہے جانِ عالم جاگئے

حضرتِ عثمانؓ کے مالک جاگئے
عرش کی منزل کے سالک جاگئے

مرتضیٰؓ کے مصطفیٰؐ بیدار ہو
خلق کے مشکلکشا بیدار ہو

آپ کا جبریلؑ ہون آیا ہون مین
آبِ کوثر غسل کو لایا ہون مین

حُلّۂ خلدِ برین موجود ہے
دیکھئے یہ خلعتِ معبود ہے

ہو گئے بیدار شاہِ انبیا
آبِ کوثر غسل کو حاضر کیا

غسل کرکے حُلّہ زیبِ تن کیا
پیک حق نے سامنے تو سن کیا

کولتا توسن براقِ بادپا
دونون عالم جسکا جولانگاہ تھا

طے ہوئی دم بھر مین دورِ فلک
اب ہوے خدمت سے رخصت سب ملک

بیٹھے رفرف پر جنابِ مصطفیٰؐ
وہ وہان سے برق بنکر اوڑ گیا

پہونچے فوراً آپ عرشِ پاک پر
مرحبا کا شور تھا افلاک پر

حق کو دیکھا آپنے پھر بے حجاب
کھل گئے علم لدن کے جملہ باب

علم جتنے تھے وہ حاصل ہو گئے
کاملون کے آپ کامل ہو گئے

مانگا جو کچھ آپ نے سب مل گیا
انتہیٰ اس پر ہوئی رب مل گیا

واہ امت کی بھی قسمت جاگ اُٹھی
اوسکو بھی معراجِ خمسہ ملگئی

تحفہ لائے بہرِ امت یہ نبیؐ
مومنون کے گھر مین شادی رچ گئی

پہونچا ہر مومن کو خالق کا سلام
مومنون کا گھر ہوا دار السلام

ہر نمازی کے لئے آیا سلام
مین ترے قربان اے میرے امام

اپنی امت کو نہ بھولا تو حسینؑ
آفرین صد آفرین صد آفرین

Marfat.com

معراج شریف کی روایتین

روایت ہے کہ جب بارہوان سال نبوت کا ہوا اور عمر شریف حضور پُر نور کی اکاون برس نو ماہ کی ہوئی تو اکثر محدثین کے نزدیک حضور پُر نور اُم ہانی کے گھر مین رونق افروز تھے اور وہ گھر صفا و مروہ کے بیچ مین واقع تھا نماز عشا ادا فرما کر آپ مصلے پر بیٹھے تھے اور آرام فرمانے کا تہیہ تھا کہ ناگاہ اوس مکان کی چھت شق ہوئی اور جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور بہت ادب سے عرض کی کہ حق تعالیٰ شانہ طلب فرماتا ہے چلیے شرف لقاے پروردگار تعالیٰ شانہ سے سرفرازی حاصل فرمایئے آپ کو اللہ تعالیٰ شانہ وہ بزرگی دیا چاہتا ہے جو آج تک کسی نبی کو نہین ملی اور نہ کسیکے کانون نے سُنی نہ کسیکی آنکھون نے دیکھی نہ کبھی کسیکے دل مین اسکا خطرہ گذرا حضور والا ارشاد فرماتے ہین کہ مینے طہارت کی اور دو رکعت نماز پڑھی اور باہر آیا اور ایک **روایت** مین ہے کہ مینے طہارت کا ارادہ کیا تھا کہ رضوان بہشت دو ابریق یاقوت آب کوثر سے بھرے ہوئے لایا کہ اوس سے حضور پُر نور نے غسل کیا بعد اسکے حُلّہ نور زیب جسم نازنین فرمایا اور عمامہ سر مبارک پر رکھا اور جبریلؑ نے چادر نور اوڑھائی اور نعلین سبز زمرد کی پہنائی اور پٹکا یاقوت سرخ کا کمر سے باندھا اور تازیانہ زمرد کا دست مبارک مین دیا اور حضور پُر نور کا ہاتھ پکڑ کر بیت الحرام مین لائے وہان حضورؐ نے پھر تازہ وضو کیا آب زمزم سے اور سات مرتبہ طواف الوداع ادا فرمایا پھر مقام حجر مین کہ حطیم کے پاس ہے تھوڑی دیر توقف فرمایا یا آرام کیا وہان جبریلؑ نے آپ کو لٹایا اور طشت سونے کا لائے جسمین اور انبیا کے دل دھوئے گئے تھے اور صدر مبارک کو ناف تک چاک کیا اور دل مطہر کو باہر نکالا اور میکائیل نے طشت زرین مین آب زمزم سے اوسکی شست و شو فرمائی اور دل مبارک کو شق کر کے اوسمین انوار حکمت و عرفان بھر دیئے پھر اوسے اپنے مقام پر جسطرح تھا اوسی طرح رکھدیا یونہین ہے صحیحین مین بعد اسکے

Marfat.com

جبریلؑ دست مبارک تھام کر مسجد حرام سے بطحاے مکہ مین لائے وہان میکائیل و
اسرافیل فرشتگان مقرب ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ کھڑے تھے حضور پُرنور
ارشاد فرماتے ہین کہ انہون نے مجھپر سلام کیا اور تعظیم بجالائے مین نے جواب سلام کا دیا پھر
اونہون نے مجھے انعام الہی سے بشارت دی وہان مینے ایک مرکب کھڑا ہوا دیکھا میانہ قد
گھوڑے کے برابر اوسکے اعضا مختلف حیوانون کی صورت کے تھے مگر ایک حدیث مین
بُراق کی تعریف اتنی ہے کہ ایک دابہ تھا گھوڑے سے چھوٹا خچر کے برابر اور رنگ اوسکا
سفید تھا مگر نہایت رخشان کہ اوسکے دیکھنے سے نگاہ خیرگی کرتی تھی برق کی تصغیر براق ہے
مینے وہ تعریف براق کی قلم انداز کی جو کتاب حیرت الانسان مین ہے وہ اس کتاب کے
شان کے لایق نہین اوسکی پیشانی پر بخط نور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا پھر جبریلؑ
نے رکاب تھامی اور میکائیل نے بُراق کی باگ پکڑی اور حضور پُرنور کو سوار کرایا اور مسجد اقصیٰ
کی طرف لیچلے اور بہت بڑی جماعت فرشتونکی حضور پُرنور کے یمین و یسار تھی روایتاً
بیان ہے کہ آپ اوسکی دونون باگین کھینچتے تھے حضرت جبریل نے کہا یا حبیب اللہ
اسکی باگین ڈھیلی کیجیے یہ مامور ہے جہان جانا ہے اوس مقام کو جانتا ہے حضرت نے
باگین ڈھیلی کردین وہ ایسا چلا کہ حضرت نے فرمایا ان ترکتھا سارت وان حرکتھا
طارت جب باگین چھوڑدین تو زمین کو چشم زدن مین طے کرتا تھا اور جہان اوسے حرکت
دی تو اوڑنے لگتا تھا اور حضرت جبریلؑ نے عرض کی کہ یا محمدؐ اگر راہ مین کوئی پکارے تو
التفات نہ فرمایئے گا اور نہ جواب دیجیے گا اور مین آگے چلتا ہون بیت المقدس مین
ملونگا القصہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہین کہ جب مین تھوڑی
سی راہ چلا تو کسی نے داہنی طرف سے آواز دی یا محمدؐ لا تعجل فانک اخطات الطریق
یعنی اے محمدؐ جلدی نکرو تم راہ بھولے ہو ٹھیرو تو مین رہبری کرون مین ملتفت نہوا پھر بائین طرف
سے بھی آواز آئی مگر مین نے التفات نکیا پھر ایک عورت عمدہ لباس اور انواع زیورات سے

Marfat.com

آراستہ سامنے آئی اور بولی کہ یا محمدؐ ذرا ٹھیرو تو راز کی بات آپ سے کرون مینے نظر نہ ڈالی اور براق کو جلد آگے بڑہا دیا جب جبرئیلؑ ملے تو انکا حال پوچھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا پہلا پکارنے والا تو یہود تہا اگر آپ جواب دیتے تو بعد آپکے امت یہود ہو جاتی اور دوسرا پکارنے والا نصرانی تہا اگر آپ اوسکو جواب دیتے تو امت آپکی آپ کے بعد نصرانی ہو جاتی اور وہ عورت دنیا تہی اگر آپ اوسکی طرف توجہ فرماتے تو امت آخرت کو چھوڑ کر دنیا اختیار کرتی -

روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول کریم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہ بعد اسکے مینے ایک پتھر دیکھا اوسمین ایک باریک سوراخ تہا اوس سے پانی نکلتا پھر وہ پانی اوسی سوراخ مین جانا چاہتا تہا مگر وہ جا نہ سکتا تہا جبرئیل علیہ السلام نے کہا اسکی یہ مثال ہے کہ جیسے آدمی کا منہ اور سوراخ آدمی کی زبان اور پانی نشانِ سخن اسمین یہ اشارہ ہے کہ جو بد بات آدمی کے منہ سے نکلی پھر بعد پشیمانی وہ ہٹ نہین سکتی - پھر فرمایا کہ مین شخص آگے آئے ایک جوان ایک بوڑہا ایک ادہیڑ عمر کا مینے جوان کی طرف دیکھا اوسکے اور بوڑہے کو نہ دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ افضت یہ مقلب سعدی یعنی دولت و بخت پر آپ نے نظر نہ فرمائی عاقبت کو اختیار کیا بہت خوب کیا دولت دنیا کی بے اعتبار ہے اور بخت ناپائدار ہے اور عاقبت کو قرار ہے آپ کو خوشخبری ہو کہ آپکی امت کو عاقبت ہی پسند رہے گی پھر فرمایا کہ دو پیالے آگے لائے ایک مین دودہ تہا اور ایک مین شراب - مینے دودہ کا پیالہ اختیار کیا اور اوسمین سے کچھ مینے پیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے راہ مستقیم پائی اپنی امت کو اور شراب کو حرام کیا - پھر دو پیالے اور میرے سامنے لائے ایک مین پانی دوسرے مین شہد مینے دونون مین سے تہوڑا تہوڑا پیا - جبرئیل علیہ السلام نے کہا خوب کیا شہد مین شفا ہے اور پانی پائدار ہے امت کے واسطے قیامت تک اور پانی سبب ہے امت کی طہارت اعمال بد کا آپ فرماتے ہین پہر مین تہوڑی دور آگے چلا تو جبرئیلؑ نے کہا کہ یا محمدؐ یہ یثرب یعنی مدینہ ہے آپکی ہجرت گاہ آپ یہان اوترکر نماز پڑہیے چنانچہ مین نے

Marfat.com

وہان نماز پڑہی حضور فرماتے ہین کہ مین پہر سوار ہوا اور چلا اور **مدین** کے نواح مین مقام طور سینا
جو تجلی گاہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے اور بیت اللحم جو مقام مولد عیسیٰ علیہ السلام ہے پہونچا
تو وہان بہی جبریلؑ علیہ السلام کے اشارہ سے نماز پڑہی پہر **بیت المقدس** مین پہونچا
تو ایک جماعت ملائکہ کرام میرے استقبال کو حاضر تہی اوس جماعت نے مجہپر ان لفظون سے
سلام کیا السلام علیک یا اول یا آخر یا حاشر پہر جبریل نے مجہے براق سے
اُتارا اور براق کو رسن حریر بہشت سے میدان مسجد اقصیٰ مین جہان اور انبیا کے مرکب بندہے
تہے باندہ دیا ایک روایت کے موافق مسجد کے حلقۂ در سے باندہا پہر جبریلؑ مجہے مسجد مین
لائے تو ارواح مقدسہ انبیا علیہم السلام کہ استقبال کے واسطے آئی ہوئی تہین شرف و ادب کے
شرایط بجا لائین اور رسم تحیۃ و سلام ادا کی مینے دوگانہ شکرانہ ادا کیا اور انبیا اور ملایکہ مقتدی
ہوئے مینے اوّل رکعت مین فاتحہ اور الم ترکیف اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور لایلاف پڑہا جب
نماز سے فراغت ہوئی تو خواص انبیا نے پروردگار کی ثنا کی اوّل حضرت **آدمؑ** علیہ السلام نے
کہا - الحمد للہ الذی اتخذنی صفیا وجعل خلیفۃ وللملائکۃ مسجودا وحل
حوّا زوجتی صلحۃ وعفیفا واباح لنا الجنۃ انہارا وقصورا ونعیما طرد
عنا وی شیطانا رجیما - **ترجمہ** تعریف ہے اوس خدا کو جسنے مجکو برگزیدہ کیا اور اپنا
خلیفہ بنایا اور فرشتون سے سجدہ کروایا اور حوا نیک بخت پاکیزہ کو میرا جفت کیا اور مباح کیا
مجہپر بہشت کی نہرون اور بہشت کے محلون کو اور مردود کیا میرے دشمن شیطان رجیم کو
پہر حضرت **نوحؑ** علیہ السلام نے کہا کہ حمد و سپاس اوس خدا کو جسنے مجکو نبی کیا اور دعوت کی
مینے اپنی قوم کو ہزار برس رات دن لیکن میرے بلانے سے وہ اور زیادہ بہاگتے رہے
اور ایمان نہ لائے وہ قوم مجہپر اور اللہ پر بگڑتہوڑے اور قبول کیا خدا نے میری دعا کو اور بہیجا اوپر
طوفان اور غرق کر دیا اونکو پہر حضرت **ابراہیمؑ** علیہ السلام نے کہا حمد ہے اوس خدا کو جسنے مجکو
اپنی دوستی مین قبول کیا اور پیشوا اور امام بنایا اور میری ذات واحد کو امت کیا اور ملک عظیم

Marfat.com

ارزانی فرمایا اور نمرود کی آگ سے بچایا - پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا حمد وسپاس اوس خدا کو جسنے مجھے کلیم اپنا کیا اور سات معجزے ظاہر عطا فرمائے - ایک پتھر سے بارہ چشمے پانی کے نکالے - دوسرا میری امت پر من وسلویٰ بھیجا - تیسرا ابر سنے سایہ کیا - چوتھا دریا نے راستہ دیا - پانچواں فرعون اور اوسکی قوم کو ہلاک کیا - چھٹا مجھپر توریت نازل فرمائی - ساتواں میری امت کے حق مین نازل فرمایا یھدون بالحق و به یعدلون - پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا حمد وسپاس اوس خدا کو جسنے مجکو علم زبور کا دیا اور احسانمند کیا اپنے کرم سے اور آواز خوش عطا فرمائی اور نرم کیا آہن سخت کو میرے ہاتھہ مین اور مسخر کیا میرا پہاڑون اور جانورون کو اور ہلاک کیا میرے ہاتھہ سے جالوت کو اور فضل و خلافت و حکومت اور خطاب عنایت کیا - پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ حمد وسپاس اوس خدا کو جسنے ہوا کو میرا مسخر کیا اور لشکر دیو و پری کو میرا فرمان بردار کیا اور زبان طیور مجھے سکھائی اور ملک عظیم عنایت فرمایا بے حساب - پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ حمد و سپاس خدا کو جسنے مجکو کلمہ اپنا کہا اور روح اپنی فرمایا اور آدم کی طرح بے پدر پیدا کیا اور بطن مادر مین اپنی کتاب سکھلائی اور خزانہ حکمت جو توریت اور زبور اور انجیل مین مخفی تھا مجکو دیا اور میرے دم مین تاثیر دی کہ جب مٹی سے صورت مرغ بنا کر اوسمین اپنا دم پھوکون جان پڑ جاے اور میرے ہاتھہ مین شفا کی کہ میرے چھونے سے کوڑہی اندہے لنگڑے لولے اچھے ہوتے تھے اور مجکو آسمان پر بلا کر سب آلایشون سے پاک کیا اور میری مان کو اور مجکو شر شیطان سے پناہ مین کیا - پھر ہمارے حضور پرنور سرور عالم شفیع المذنبین خاتم المرسلین سیدنا و مولنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اظہار احسانات خداوندی مین یون گہر افشانی فرمائی کہ جب سب انبیاء محامد کبریائی جل شانہ وجل جلالہ سے فارغ ہوئے مینے بھی حمد الٰہی اور ثنا سے بادشاہی اسطرح شروع کی - حمد وسپاس اوس خدا کو جسنے مجکو تمام عالم کا رحمت لکھا اور مجموع

Marfat.com

خلایق کی ہدایت پر مامور فرمایا اور سب کے واسطے بشیر و نذیر کیا اور قرآن جسمین ہر چیز کا بیان ہے مجھپر نازل فرمایا اور میری امت کو بہترین امم کیا اور سب کے لئے مجھے وسط عدل کیا اول و آخر صفت میری بیان فرمائی سینہ میرا کھول دیا خطرات دل کے دور کئے۔ میرے نام کو بلندی بخشی مجھکو فاتح اور خاتم کہا اور سپاس خاص اوس جناب کبریا کو ہے جسنے تمام زمین کے میدانون کو میرے واسطے مسجد کیا اور تمام زمین کی خاک کو حکم پانی کا دیا اور فتوحات و ہدایا و غنایم مجھکو کرامت فرمائی اور خواتیم سورہ بقر سے مکرم کیا اور سبع مثانی یعنی سورہ فاتحہ ارزانی فرمائی اور مجھپر علم توحید اور بیان قرآن کا بہت آسان کیا اور ملایک میری مدد کو بھیجے اور قیامت تک توبہ کا دروازہ میری امت پر کھلا رکھا اور حوض کوثر مجھے دیا مجھکو گناہ کبیرہ کی شفاعت مین ذخیرہ قبولیت دعا کا عنایت کیا۔ حضور پُر نور نے فرمایا کہ جب مین نے یہ خطبہ تمام کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور انبیا کی طرف اشارہ فرما کر کہا ہذا افضلکم محمدؐ حضرت فرماتے ہین کہ ہر پیغمبرون نے مجھسے کہا اے محمدؐ حق تعالیٰ نے آج کی رات تمکو وہ شرف دیا ہے کہ ہرگز انبیا سے اولین و آخرین کو نصیب نہین ہوا اب آپ کو لازم ہے کہ جہان تک ہو سکے امت کیواسطے تخفیف و رفاہت طلب کیجیے گا پھر جبریلؑ نے دست مبارک حضرت کا اپنے ہاتھ مین لیا اور صخرے پر لائے وہ ایک سنگ معلق بابین آسمان و زمین بیت المقدس ہے۔ ابوبکر ابن عربی شرح موطاے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ مین لکھتے ہین کہ یہ سنگ اعجوبہ قدرت الٰہی سے ہے غبار و گرد آلود درمیان مسجد بیت المقدس بے سہارے معلق ادھر مین ہے کسی طرف سے اوسکو علاقہ نہین ہے وہی اوسکو ٹھیرائے ہوئے ہے جسنے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے اوسمین اوپر کیطرف جانب جنوب نشان قدم حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہے جب آپ معراج کی شب مین وہان براق پر سوار ہوئے تھے اور وہ حضرت کی تعظیم کے واسطے جھکا تھا اور دوسری

Marfat.com

طرف اوسکے فرشتون کی انگلیون کا نشان ہے کہ جبکتے وقت اوسکو تھام لیا تھا -
سیرت حلبی مین لکھا ہے فقد اثر فی صخرۃ بیت المقدس لیلۃ الاسری وان ذالک الاثر
موجود الی الآن - اور اسیکے موافق حافظ شمس الدین ناصر الدین دمشقی نے بھی معراج نامہ
مین تحریر فرمایا ہے اور فتح المتعال مین لکھا ہے - قد رایت حجر فیہ اثر قدم بقیہ
الصخر الشریفہ بالبیت المقدس والناس یعظمونہ ویبرکونہ یعنی مینے
دیکھا پتھر اوسمین نشان تھا آپکے قدم مبارک کا صخرہ شریف مین بیچ بیت المقدس کے
اور آدمی تعظیم کرتے تھے اوسکی اور تبرک سمجھتے تھے اوسکو المختصر حضور محبوب خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم روایت صحیحہ براق پر سوار ہوکر **معراج** کے راستے سے
آسمان پر تشریف لے گئے اور جبریل علیہ السلام ہمراہ تھے - فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ جب مین معراج سے آگے بڑھا تو ایک دریا بہت گہرا جس کا
نام فاضہ تھا ہوا مین معلق نظر آیا ایک قطرہ اوس دریا کا زمین پر نہین گرتا اور رنگ اوس کا
بہت زیادہ گہرا ہونے کے سبب سے نیلا ہے اور اوسکے عکس سے آسمان بھی نیلا نظر
آتا ہے پھر وہان سے بڑھا تو خزانہ ہوا پر پہونچا وہان سے فلک پردہ ایک دریا ہے آسمان
پر کھنچا ہوا دامن اوسکا سراپردہ کے مانند زمین مین ہے اور ہر آسمان کا ایسا ہی ایک
فلک ہے ستارے اوسمین تیرا کرتے ہین کما قال اللہ تعالیٰ شانہ کل فی فلک یسبحون
یعنی تیرتے ہین ستارے فلک مین - پھر فرمان آلہی پہونچا اوس فرمان کے پہونچتے ہی
میری تمکین کے لئے فلک حرکت دوری سے ٹھیرا تو براق اوس پر قدم رکھکر آگے چلا
یہانتک کہ آسمان دنیا کے دروازے پر جسکا نام **باب الحفیظ** ہے پہونچا اوس کے
دربان کا نام **اسمعیل** ہے اور ایک بہت بڑی فوج فرشتون کے لئے ہوئی وہان مقیم
ہے اور یہ فوج صرف شوکت کی وجہ سے ہے کسی غنیم کے خیال سے نہین ہے اوس
مقام پر کسی غنیم کو کب دخل ہوسکتا ہے اور وہ دروازہ ایک دانہ یاقوت سرخ کا ہے اوسپر مروارید کا

Marfat.com

قفل لگا تھا جبریلؑ نے پکارا اوسنے کہا کون جبریل علیہ السلام نے کہا مین جبریلؑ ہون اوسنے جبریلؑ سے پوچھا تیرے ساتھہ کون ہے اوسنے کہا محمدؐ رسول اللہ اوسنے دروازہ کھول دیا اور کہا کیا خوب آئے آپ اور کیا ہی اچھا آنا ہے آیئے تشریف لایئے۔ اسمٰعیل اور توابع اسمٰعیل کی تسبیح یہ ہے سبحان الملک الاعلی سبحان العلی الاعلی سبحان من لیس کمثلہ شی **فائدہ** جبریلؑ کو اسمٰعیل نے پوچھا اور یہ کہا کہ تیرے ساتھہ کون ہین اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کے بہت دروازے ہین جبرئیلؑ کے آنے جانے کا دوسرا دروازہ ہوگا اور یہ دروازہ خاص حضرتؐ ہی کے تشریف لانے کے واسطے ہوگا۔

روایت ہے کہ آسمان زمردسبز کا ہے نام اسکا **رقیقا** ہے الغرض دروازہ کھولا گیا اور حضورؐ اوسمین داخل ہوئے تو حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضور نے حسب آیکا سے جبریل علیہ السلام رسم سلام وتحیۃ ادا کی حضرت آدم علیہ السلام نے کمال مسرت سے جواب سلام دیا اور شکر کیا اور کہا مرحبا یا ابن الصالح والنبی الصالح الحمد للہ الذی اکرمک وجعلک من تسلی اور تسبیح حضرت آدمؑ کی یہ تھی سبحان الجلیل الاجل سبحان الواسع الغنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان العظیم وبحمدہ استغفر اللہ پھر آپ نے دروازے دیکھے ایک داہنی طرف دوسرا بائین طرف۔ حضرت آدم علیہ السلام جب داہنی طرف دیکھتے تھے تو ہنستے تھے اور جب بائین طرف دیکھتے تھے تو روتے تھے۔ حضور فرماتے ہین کہ مینے جبریل علیہ السلام سے استفسار کیا کہ اس مسرت وحزن کا کیا سبب ہے، جبریلؑ نے عرض کی دست راست کی طرف بہشت کا دروازہ ہے کہ آپ کی نیک اولاد کی روحین ادہر سے بہشت برین مین جاتی ہین جنکو دیکھکر آپ خوش ہوتے اور بائین ہاتھہ کی طرف دوزخ کا دروازہ ہے ادہر سے آپکی اولاد بدکردار کی روحین دوزخ کو جاتی ہین اون لوگون کو دیکھکر حضرت کو صدمہ ہوتا ہے اور آپ گریہ فرماتے ہین **فائدہ** حضرت آدم علیہ السلام آسمان اوّل پر اس سبب سے ہین کہ آپ انبیا مین سے پہلے شخص ہین

Marfat.com

اور اول کو اول سے نسبت ہے یہ ظاہر ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس آسمان کا نام آسمان دنیا ہے اور دنیا مین آنکی اولاد بستی ہے اوسکی محبت نے آگے نہ جانے دیا۔ سیر آسمان دوم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہین کہ جب مین آسمان دوم پر پہونچا تو اوسکو نہایت نورانی پایا فقیر مولف محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری عرض کرتا ہے ؎

ترک دنیا گیر تا سلطان شوی	ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی

اسی دنیا مین مشاہدہ کرلو دور کیون جاؤ جو لوگ اللہ والے ہین اور دنیا کو ترک کرکے فرش خاک پر گرد وغبار مین بیٹھے ہین اونکے نورانی جمال کو دیکھئے کہ دیکھنے والون کی آنکھین خیرگی کرنے لگتی ہین اور نور جمال کے ساتھ جلالت کی وہ شان ہے کہ اون سے آنکھین نہین ملائی جاتین اور وہ بادشاہ جو لاکھون روپیہ کا تاج جواہرین سر پر رکھے ہوئے کروڑون روپیہ کے تخت پر جلوس کر رہا ہے اون خاک نشینون کی غلامی کر رہا ہے ؎

اے ہما پیش فقیری سلطنت کیا مال ہے	بادشاہ آتے ہین بابوس گدا کے واسطے

(اکبر بادشاہ نور اللہ مرقدہٗ حضرت خواجہ ہندالولی غریب نواز اجمیری قدس سرہٗ کے مزار حاضر تھا اور بادشاہ کے ساتھ حضرت شیخ سلیم چشتی قدس سرہٗ بھی تھے اور فیضی بھی تھا اسنے اکبر بادشاہ سے کہا کہ حضور حضرت شیخ سے دریافت فرمائین کہ حضرت خواجہ کا کیا مرتبہ ہے آپ نے برجستہ جواب دیا کہ خواجہ کا مرتبہ ظاہری تو یہ ہے کہ اکبر سا بادشاہ جنکی خاک بوسی کے واسطے آگرہ سے پیادہ پا حاضر ہوا ہے اور باطنی مرتبہ یہ ہے کہ سلیم غریب اس تربت شریف کو اللہ تعالیٰ شانہ کے حضور مین اپنی نجات کا واسطہ گردانتا ہے) لہذا آسمان دنیا کی شوکت بسبب قربت دنیا کم ہے اور آسمان دوم کی نورانیت دنیا کی دوری کی وجہ سے زیادہ ہے اور دوسری وجہ فقیر مولف کے خیال مین یہ بھی گذرتی ہے کہ آسمان دوم کو دنیا سے دوری ہے اور عرش سے نزدیکی ہے المختصر ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ آسمان زرسرخ کا ہے اور نام اوسکا قیدوم ہے اور دربان اوسکا اسرافیل ہے دو لاکھ فوج ملائکہ کی اوسکی

Marfat.com

مطیع ہے جبریلؑ علیہ السلام نے بڑھکر دروازہ کھولا تو اوسی فرشتے نے جو دربان ہے کہا کون ہے جبریلؑ نے کہا مین جبریلؑ ہون اور میرے ساتھہ محمدؐ ہین اوسنے پوچھا کہ محمدؐ پیدا ہوگئے جبریلؑ نے کہا کہ ہان دربانون نے کہا الحمد للہ مرحبا اہلاً وسہلاً آپ داخل ہوئے۔ حضرتؐ ارشاد فرماتے ہین کہ جب مین آگے بڑہا تو مجھے دو جوان ملے یحییٰؑ و عیسیٰؑ اور یہ دونون خالاتی بہائی ہین آپ نے بہ ایماے جبریل علیہ السلام انکو سلام کیا اون دونون نے جواب سلام کا دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ایک روایت مین ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے مجھسے مصافحہ کیا اور خوشخبری سنائی اور تسبیح اونکی یہ تھی۔ سبحان الحنان المنان سبحان الابد الابد سبحان المبد المعید **فائدہ** حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام دونون خالاتی بہائی ہین اور درحقیقت ایک ہی شعبہ سے ہین اسی سبب سے ایک مقام مین دونون ملے اور چونکہ من حیث الزمان عیسیٰ علیہ السلام حضورؐ سے قریب تھے اور بشارت یاتی من بعدی اسمہ احمد کی دی تھی اور زمانہ آخر مین قواعد شریعت محمدیہ پر دعوت بھی فرمائینگے اس لئے آسمان دوم پر ملے **فائدہ** حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام الیشاعہ ہے اور وہ دختر فاقودا کی ہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مادر محترمہ مریم ہین وہ بیٹی حنہ کی ہین اور حنہ بیٹی ہین فاقودا کی لہذا دونون حضرات برادر خالاتی ہوئے **سیر آسمان سوم** فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ یہان سے آگے بڑہا مین اور آسمان سوم پر پہونچا حسب معمول سابق جبریلؑ نے دروازہ کھلوایا اور مین دروازہ مین داخل ہوا یہ آسمان آسمان دوم سے بھی زیادہ روشن اور تابان ہے اور مروارید رخشان کا ہے نام اسکا زیلون ہے اور دربان اسکا نہایت مقتدر ہے اسکے تحت مین وہان سے زیادہ فوج ہے تین لاکھہ فرشتے ہین تسبیح اونکی یہ ہے سبحان المعطی الوہاب سبحان الفتاح العلیم سبحان المجیب لمن دعاہ حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ وہان بہائی یوسفؑ سے ملاقات ہوئی اونکو ملا تہا پارہ حسن اور عابد اونکی امت کے اونکے ساتھہ تھے مینے اونکو سلام کیا

Marfat.com

یوسفؑ نے جواب سلام دیکر کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح یعنی کیا ہی اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا - اور مجھسے معانقہ کیا اور کرامت الہی سے بشارتین دین تسبیح اونکی یہ ہے سبحان الجلیل الاجل سبحان الفرد الوتر سبحان الابد الابد ایک روایت مین ہے آگے بڑہکر حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام ملے اونہون نے میرے سلام کا جواب دیکر بشارتین دین اور کہا کہ آج کی رات امت کی شفاعت خواہی مین کوتاہی نکرنا تسبیح حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ تہی سبحان الخالق النور سبحان الثواب الوہاب سبحان الشدید العقاب اور تسبیح حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ تہی سبحان المالک الملوک سبحان القاہر الجبار سبحان من الیہ تصیر الامور **روایت** ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب آگے بڑہا مین تو ایک دریاے عظیم ملا اسی کو **بحر النقم** کہتے ہین تہوڑا سا پانی اسکا زمانہ نوح علیہ السلام مین زمین پر پہونچا تہا طوفان برپا ہوا اور جب اوس دریا سے آگے بڑہا تو آسمان چہارم پر پہونچا-

سیر آسمان چہارم

یہ آسمان مروارید سے زیادہ سفید ہے نام اسکا زیلون ہے موکل عزرائیل - اور واسطے موضیائیل دبرواسطے مومیائیل ہے تسبیح اسکی سبحان الخالق الظلمات والنور سبحان الشمس والقمر المنیر سبحان الرفیع الاعلی - چار لاکہ فرشتے اوسکے تابع ہین اور کلیہ اوسکے تفویض ہین - اور یہ آسمان اتنا بڑا ہے کہ ہفت طبقہ اور ہر سہ آسمان اوسکے مقابلہ مین ایک طبقہ کے برابر ہین وہان ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اونکو مینے سلام کیا اونہون نے جواب دیکر کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح - اور بعض لوگون نے ملاقات موسیٰ علیہ السلام بہی اسی آسمان پر بیان کی ہے **فائدہ** حضرت ادریس علیہ السلام کا محل موت بقول بعض آسمان چہارم ہے اسی سبب سے یہان ملاقات ہوئی بعد اسکے اسی آسمان پر حضرت عزرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ جدا کرتا ہے دوست کو دوست سے اور بیٹے کو باپ سے اور باپ کو بیٹے سے اور ویران کرتا ہے گہرون کو اور اوجاڑتا ہے شہرون کو روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ عزرائیل مجھے دیکہکر مسکرایا اور تعظیم کو

Marfat.com

اوٹھا اور کہا مرحبا بک حق تعالیٰ نے تمہاری برابر کوئی بزرگ اور عزیز خلق پر نہین بھیجا اور امت تمہاری بہترین امم ہے اور مین اونپر اونکے مادر و پدر سے زیادہ رحم کرتا ہون پھر بعد ملاحظہ عجائبات چہارم مین آسمان پنجم پر آیا الیانیقون اسکا نام ہے **سیر آسمان پنجم** دربان اسکا سقطائیل ہے تسبیح اُسکی قدوس قدوس رب الارباب سبحان ربی الاعلی الاعظم قدوس قدوس رب الملایکۃ والروح اور پانچ لاکھ فرشتے اوسکے زیر حکم ہین اوسنے خوشخبری کرم حق کی سنائی بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ اس آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام ملے اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق اور حضرت لوط اور حضرت یعقوب علیہم السلام کو بھی دیکھا حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا مرحبا بک اور دعاے خیر کی - پھر آپ وہان کے عجائبات ملاحظہ کرکے آسمان ششم پر رونق افروز ہوئے - **سیر آسمان ششم** فرمایا حضرت نے کہ دربان اسکا روعائیل ہے اوسے مینے سلام کیا اوسنے جواب دیا اور دعا دی - بارک اللہ فی حسناتک وزادنی کراماتک ونورک فیک مین نے آمین کہی جبہ لاکھ فرشتے اوسکے فرمانبردار ہین تسبیح اوسکی یہ ہے سبحان اللہ الکریم سبحان اللہ النور المبین سبحان اللہ من فی السموات ومن فی الارضین بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب مین اوسکے آگے بڑہا تو حضرت **موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی** اونکو مینے بہ ایماے جبریل سلام کیا موسیٰؑ نے جواب دیا اور معانقہ کیا اور میری پیشانی پر بوسہ دیکر کہا - الحمد للہ الذی ارانی وجھک پھر کرامت الہی سے خوشخبری دی اور کہا کہ آج کی رات اپنی امت کو نہ بھولنا اور جو کچھ خدمت امت پر فرض ہوا وسمین تخفیف چاہنا اور تسبیح اونکی مینے یہ سُنی - سبحان اللہ یہدی من یشاء ویفعل من یشاء وھو الغفور الرحیم **روایت** ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین آگے بڑہا تو موسیٰ علیہ السلام رونے لگے اون سے رونے کا سبب ملایکہ مین سے کسی نے پوچھا تو کہا مین روتا ہون اس بات پر کہ ایک کم عمر صاحبزادہ میرے بعد نبی ہوا یا یون کہا کہ ایک جوان کو نبی کیا اور پیدا کیا

Marfat.com

میرے بعد اور داخل ہوگی اوسکی امت بہشت مین میری امت سے بہت زیادہ اور
ایک **روایت** ہے کہ فرمایا حضرت نے سُنا مین نے کہ موسیٰ علیہ السلام کہتے تھے اکرمتہ
وفضلتہ بزرگ کیا اوسکو تو نے اور فضیلت دی اوسکو سب پر کہا مین نے کہ جبریلؑ موسیٰ علیہ السلام
کسپر غصہ اور عتاب کر رہے ہین جبریلؑ نے کہا آپ کے پروردگار پر آپکی بزرگی کے سبب
سے کہا مینے کہ جھڑک جھڑک کر بولتے ہین اپنے رب سے کہا جبریل علیہ السلام نے
کہ خداوند تعالیٰ شانہ نے اسکو معاف کیا ہے ابتک اُنکو یہ گمان تھا کہ مین سب انبیا مین
بزرگ تر ہون اب اُنکو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہین **فائدہ** گریہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام کا از روے حسد نہ تھا معاذ اللہ منہا اسلئے پیغمبر صغیرہ اور کبیرہ سے پاک ہین
وہ معصوم ہین اونکو اپنی امت پر افسوس تھا اور یہ گریہ امت کی حالت پر کمال شفقت کے
سبب تھا جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ آپکی امت خیر امم ہے اور انکی عمرین تھوڑی ہین مگر
فضل الٰہی جو انکے شامل حال ہے تو بہشت مین انہین کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور
حضور کو جو لڑکا کہا معاذ اللہ وہ از روے حقارت نہ تھا بڑے لوگ کم عمرون کو پیار کے
سبب سے یونہین کہا کرتے ہین اور فی الحقیقت یہ جملہ تعریف کا ہے کہ ایک کم عمر نبیؑ
اس مرتبہ بلند کو پہونچا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوا القصہ حضرت آسمان ششم کے
عجائبات ملاحظہ فرماکر آسمان ہفتم پر تشریف لے گئے **سیر آسمان ہفتم** فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ یہ آسمان پانچسو برس کی راہ ہے اور ہر ایک
آسمان کو دوسرے آسمان سے اتنا ہی تفاوت ہے یہ آسمان جو ہر سفید یا نور تابان سے
بنا ہے نام اسکا اسحاقائیل ہے اور اسکے دربان کا نام روحائیل ہے توابع اسکے سات لاکھ
ہین تسبیح اسکی یہ تھی سبحان الذی بسط السموات فرقہا سبحان الذی سطح الارض فوقہا
سبحان الذی اطلع الکواکب وازہرہا سبحان الذی ارسی الجبال فیہا۔ حضرت فرماتے ہین کہ
اوسکو مینے سلام کیا اوسنے جواب دیا اور خوشخبری کرامت کی سنائی اور بعد معانیہ عجائبات

Marfat.com

آسمانِ ہفتم جبریلؑ مجکو آگے لے گئے مینے ستّر ہزار پردے طے کیے کہ جو آتشین تھے ہر ستّر ہزار حجاب سونے کے ہر ستّر ہزار حجاب ابرق کے ہر ستّر ہزار حجاب یاقوت سرخ کے ہر ستّر ہزار حجاب ظلمت کے اور ہر حجاب مین پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ تہا ہر ستّر ہزار حجاب نور کے ہر ستّر ہزار حجاب پانی کے طے کیے پہر داخل ہوا مین حجب سلطانی مین پہر پہونچا حجب قربت مین پہر حجب عظمت مین پہر حجب کبریا مین پہر حجب ملکوت مین پہر حجب جلال مین پہر حجب عزت مین پہر حجب فردانیت مین پہر سایہ سدرۃ المنتہی مین یعنی نشیمن جبریل مین

فائدہ۔ سدرہ - بیری کے درخت کا نام ہے یہ درخت نہایت بلند ہے اور بیر ایسے بڑے ہوتے ہین جیسے حجر کے مٹکے عرب مین حجر ایک مقام کا نام ہے جسکے مٹکے بہت بڑے بڑے ہوتے ہین اور اوسکے پتے ایسے بڑے ہوتے ہین جیسے ہاتھی کے کان اور جڑ اوسکی آسمان ششم مین ہے وہی درخت تحت و فوق کی مخلوق ہوا ہے کہ نیچے کی مخلوق اوپر نہین جاسکتی اور اوپر کی مخلوق نیچے نہین آسکتی اور اوس درخت پر فرشتون کا ہجوم ہے جدا جدا سب کے آشیانے ہین اور اس کثرت سے ہین کہ شمار اونکا سوائے خدا کے کسیکو نہین معلوم اوسکے وسط مین حضرت **جبریل کا آشیانہ** ہے اور اوسکو سدرۃ المنتہیٰ اس سبب سے کہتے ہین کہ علوم خلق اللہ وہین تک پہونچتے ہین اوس سے آگے کوئی نہین گیا سوائے **حبیب خدا حضرت سیدنا و مولٰنا محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اور اوسیکے پاس بہشت ہے اور بعض کا قول ہے جو تحت سے فوق کو جاتا ہے وہان منتہی ہوتا ہے - اور بعض کا یہ قول ہے کہ شہیدون کی روحین وہان تک پہونچتی ہین اور یہ مقام شہیدون کی ارواح کی سیر کا منتہیٰ ہے اور سدرہ کی وجہ تسمیہ شارع کے علم پر موقوف ہے - کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ سدرہ ایک درخت ہے بیر کا کہ بیر اوسکے زرسرخ کے ہین اور شاخین مروارید کی جڑ سے شاخون تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے ایک پتہ اوسکا سائبان تمام خلق پر

Marfat.com

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اوس درخت کی جڑ مین چار ندیان ہین دو ظاہر دو پوشیدہ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ پوشیدہ نہرین سلسبیل و کوثر ہین کہ بہشت کو جاتی ہین اور دو نہرین ظاہر ہین نیل مصری اور فرات کوفہ ان دونون نہرون کا پانی اون دونون نہرون کا نمونہ ہے یہ دونون نہرین وہین سے بہکر دنیا مین آئی ہین یا یہ بات ہے کہ فرات و نیل کو اون سے مدد پہونچتی ہے ہمکو نظر نہین آتا - مسلم شریف مین روایت ہے کہ چار نہرین دنیا کی بہشت سے ہین - نیل - فرات - صیحان - جیحان - اور طریق جمع یہ ہے کہ جڑ سدرہ کی بہشت مین ہے پھر جب نہرین اوس سے نکلین تو بہشت سے ہر ایک اور جو شریک نام راوی نے کہا ہے کہ آسمان دنیا مین حضرت کو دو نہرین ملین اور حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ نیل مصر و فرات کوفہ ہین تو یہ امر بلحاظ کمال اشتہار اون نہرون کے تہا اور سوائے انکے اور بہی نظر آئی ہین - فرمایا حضرت صلعم نے ثم رفع الی البیت المعمور یعنی پہر اوٹہایا گیا طرف بیت المعمور کے یہ گہر فرشتون کا کعبہ ہے کہ ہر لحظہ اون سے بہرا رہتا ہے اور وہ مقابل کعبہ معظم کے آسمان ہفتم پر رکہا ہے اگر بیت المعمور اپنی جگہ سے نزول کرے تو ٹھیک کعبہ پر آکر ٹھیرے وہان حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹہے تہے اور بعض روایت مین ہے کہ دروازہ بہشت مین کرسی پر جلوہ فرما تہے مینے اونکو سلام کیا آپ نے جواب سلام کا دیکر مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اے محمد آج کی امت کو یاد رکہیو اور جہانتک ہوسکے تخفیف طلب کیجیو اور تسبیح اونکی یہ تہی سبحان من لا یصف ابوالیصفون عظمتہ و ثناؤہ و سبحان من خضعت لہ الرقاب ذلت لہ الصعاب - بعد اوسکے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت وصیتین فرمائین منجملہ اوسکے یہ ہین کہ اے محمد زمین بہشت کی پاک اور قابل زراعت ہے اپنی امت سے فرماؤ کہ اوسمین درخت بوئین حضورؐ نے پوچہا کہ کسطرح بوئین حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بہت پڑہا کرین - روایت ہے کہ بیت المعمور کے پاس تین پیالے

Marfat.com

لائے گئے ایک مین شراب دوسرے مین دودہ تیسرے مین شہد حضرت صلی اللہ علیہ آلہ واصحابہ وسلم نے کسی قدر شہد پیا اور شراب کو نہ دیکھا اور دودہ کو اختیار کیا جسطرح پہلے دودہ لیا تہا حضرت جبرئیل نے کہا دودہ پیدائشی دین اسلام کی صورت ہے جسپر آپ ہین اور آپکی امت - بعض روایت مین چار پیالے بیان ہوئے ہین اونمین سے ایک پیالہ پانی کا تہا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دودہ کو اختیار کیا فرشتون نے بہت آفرین کی اور کہا اگر آپ پانی اختیار فرماتے تو آپکی امت غرق ہوجاتی اور اگر شہد اختیار فرماتے تو امت لذت دنیا مین مبتلا ہوجاتی اور اگر شراب آپ قبول فرماتے تو امت تمامتر نشہ باز ہوجاتی دودہ کے اختیار کرنے مین آفات و بلیات سے بچی لیکن چونکہ تھوڑا دودہ حضور نے چہوڑ دیا تہا اس سے امت پر تہوڑا گناہ باقی رہا تو حضور نے فرمایا کہ اب مین اسے پی لون جبرئیل علیہ السلام نے کہا تقدیر پلٹتی نہین چونکہ حضور کو اپنی امت سب کی سب پیاری ہے نہایت رنج ہوا فقیر مولف عرض کرتا ہے وہ گناہ جو امت پر باقی رہا وہ نہایت بکار آمد ہے حضور کو جو مرتبہ شفاعت عطا ہوا ہے اوسکا نفاذ کس پر ہوتا اور حضور کے اس مرتبہ سے اہل حشر کو کیا خبر ہوتی دوسری بات یہ ہے کہ ارباب کرم کا دستور ہے کہ اپنے حصہ مین سے اپنے خدام کے لئے ضرور چہوڑ دیا کرتے ہین یہ حضور نے اپنی عادت کریمہ کے موافق عمل فرمایا اور دستور ہے خواجگان بندہ نوازکا ؎

خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش

فائدہ دودہ کا اختیار کرنا فال نیک ہے اس بات کی کہ آپ کی امت علم وہدایت کو کہ اوس سے اسلام مراد ہے اختیار کرے گی اس قیاس سے کہ عرب کو دودہ نہایت مرغوب ہے اور وہ محبوب ترین اشیا سمجھتے ہین اونکو اسمین بہت نفع اور اونکی اولاد کی پرورش اور مہمانون کی تواضع اسی پر منحصر ہے لہذا جو کوئی خواب مین دیکھے کہ اوسنے دودہ پیا ہے تو ازروے احادیث صحیحہ کے اوسکی تعبیر حصول علم وحکمت ہے الغرض حضور پرنور فرماتے ہین

Marfat.com

کہ جبریلؑ نے میرا ہاتھہ پکڑا اور اپنے مقام سے سدرہ پر لایا اور مجھے رخصت کیا مینے اُسوقت
کہا کہ مجھے تنہا کیون چھوڑتا ہے کہا یا رسولؐ اللہ مجھے یہان سے آگے بڑہنے کی طاقت نہین
ہے یہانتک مین آپکے ساتھہ تہا اب آپ تشریف لیجائیے خواجہ عالم سیاح لامکان
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے اقرار کیا تہا میرے ساتھہ رہنے کا اور کہا تہا انا لمن الت
الی اللہ پھر کیون یہان ٹھیرتے ہو یہ کہکر حضورؐ پرنور نے جبریلؑ کا ہاتھہ پکڑا اور ایک قدم اپنی طرف
کو کھینچا تو مشاہدہ تجلیات عظمت الہی سے متغیر اور بدن اونکا عصفور کی مانند چھوٹا ہوگیا
اور وہ کمال مضطرب الحال ہوکر رونے لگے اور کہنے لگے کہ یا رسولؐ اللہ مجھکو میرے
مقام پر رہنے دیجئے اگر مین یہان سے ذرا بھی آگے بڑہا تو جلال عظمت کبریائی سے جلکر
خاکستر ہوجاونگا اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب سدرہ
سے مین آگے بڑہا تو جبریلؑ نے کہا کہ آپ آگے چلین مینے کہا کہ تم چلو جبریلؑ نے کہا کہ یا محمدؐ
تقدم فانک اکرم عند اللہ منی پس مین آگے بڑہا اور چلا اور جبریلؑ پیچھے پیچھے چلے یہانتک کہ جب
حجاب زبرجد تک پہنچا اور اسکو ہلایا تو آواز آئی کون ہے کہا جبریلؑ ہے کہا کہ تمہارے ساتھہ
اور میرے ساتھہ محمدؐ ہین فرشتہ نے حجاب کے اندر سے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حجاب کے اندر
سے آواز آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر پھر فرشتہ نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا حجاب کے
اندر سے آواز آئی صدق عبدی انا اللہ لا الہ الا انا پھر فرشتہ نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ
پھر حجاب کے اندر سے آواز آئی صدق عبدی انا ارسلت محمداً پھر فرشتے نے کہا حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح حجاب کے اندر سے آواز آئی صدق عبدی ودعا الی عبادی پھر سنا مینے کہ
آواز آئی یا محمدؐ اکمل اللہ بک الشرف علی الاولین والآخرین پھر اُس فرشتے نے پردے کے اندر سے
میرا ہاتھہ پکڑا اور مجھے اوٹھایا جبریلؑ وہین کھڑے رہگئے حضرت نے فرمایا کہ اے جبریلؑ تم ایسے
مقام مین مجھسے کیون جدا ہوتے ہو جبریلؑ نے کہا یا رسول اللہ وما منا الا لہ مقام
معلوم اس سبب سے کوئی فرشتہ اپنے مقام سے بڑہ نہین سکتا مگر آج کی رات آپکے سبب سے

Marfat.com

یہان تک پہونچا ہون نہین تو کبھی سدرہ سے آگے نہین بڑہا فائدہ جبریلؑ کے قول سے معلوم ہوا کہ ہر فرشتہ کے لئے مقام معلوم و معین ہے لیکن افضل ترین بشر کو مقام معین کی قید نہین ہے اسلئے کہ حضرت سرور انبیا حبیب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو مقام معلوم پہ حصر نہین رہا فرمایا حضرت نے پھر مین وہان سے تنہا روانہ ہوا اور ہزارون حجاب نور و ظلمت طے کیے اب بُراق بھی تھک کر رہ گیا اور رفرف نورانی سر آیا اوسپر بیٹھکر مین **عرش** کے نیچے تک گیا - ایک **روایت** یہ ہے کہ بعد جبریلؑ کے میکائیلؑ آئے حضرت اونکے پرون پر بیٹھکر چلے اور کئی دریا میکائیلؑ اپنے بازو کے زور سے طے کیے پھر پردے آئے ہر پردہ پانچسو برس کی راہ تہا اونکو بھی طے کیا پھر حجاب آئے ہر حجاب ہزار برس کی راہ تہا پھر میکائیلؑ بھی تھکے یا یہ بات تھی کہ وہ اونکا مقام تہا اب اسرافیلؑ حاضر ہوے اور اپنے پرون پر بٹھاکر حضرت کو لیچلے اسرافیلؑ نے چند حجابات طے کیے پھر حجاب قدرت آیا وہ بھی طے ہوا پھر حجاب عظمت آیا اور اسرافیلؑ بھی تھکے یہ انکا مقام معلوم ہوتا ہے یہ بھی عذر شایستہ کرکے لوٹ گئے پھر ایک **رفرف** آیا حضرت فرماتے ہین کہ وہ گوہر تابندہ درخشان سے بنا ہوا تہا اوسنے سلام کیا اور اوسکی تسبیح و تہلیل کا آوازہ ملکوت مین پڑا ہوا تہا رفرف فرش کا نام ہے حضرت فرماتے ہین کہ مینے اوسپر قدم رکہا اوسنے ایک حرکت مین ساق عرش پر پہونچا دیا اور اُسنے حجاب زمرد و یاقوت و نور و ظلمت بہت سے طے کرائے اور پردہ داران عرش مین پہونچایا وہان پردے دیکھے بعض یاقوت کے بعض مروارید کے بعض اور جواہرات کے جب ایک پردہ رہگیا تو رفرف قدم کے نیچے سے غایب ہوگیا اور ایک گھوڑا سفید موتی کا نظر آیا مین اوسپر سوار ہوا اوسنے وہ حجاب طے کرایا جب **حجاب کبریا** آیا تو وہ بھی غایب ہوا اب کوئی سواری میرے پاس نہ رہی مین اوس نور کے میدان مین حیران تہا خطاب ہوا اے میرے حبیب آ اور اس پردے کو طے کر اوس طرف نگاہ کی سینے وہ حجاب طے ہوا اور کئی قدم پیچھے رہا

Marfat.com

پھر خطاب آیا اُدْنِ مِنّی میرے پاس آہر مین اسی خطاب سے مشرف ہوتا تہا اور قدم آگے رکہتا تہا جسقدر دوری زمین سے وہان تک تہی وہ دوری بیان ہر قدم مین طے ہوتی تہی حضرت فرماتے ہین کہ مین ہزار بار خطاب ادن منی سے مشرف ہوا **فائدہ** - اُدْنِ امر کا صیغہ ہے لہذا بکسر نون پڑہنا چاہیئے دنی سے ہے - حضرت فرماتے ہین کہ آخر مینے اوس مقام سے ترقی کی اور مرتبہ او ادنی پر پہونچا اور وہان سے فیاض ازل نے مجھے فندلی کے مقام پر شرف عروج بخشا اور وہان خلوتخانہ وحدت کاشانہ فکان قاب قوسین اَوْ اَدنیٰ سے کامیاب ہوا - پھر محرم اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی سے شرف اختصاص حاصل ہوا **تنبیہ** ادن فقرا کے لئے کہ جو اپنا شمار صف ارباب تصوف مین فرماتے ہین اتباع **شرع شریف** سے محروم ہین اب اس سے مقام بالاتر کوئی مقام نہین ہے یعنی جبریلؑ - میکائیلؑ - اسرافیلؑ سب کے سب تہک کر رہگئے تو جب ان حضرات کا وہان گذر نہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سوا دوسرا کون اوس مقام پر پہونچ سکتا ہے مگر اس کتاب کے اس مقام کے سیر کرنے والے اس لفظ کو نہایت غور سے پڑہین اور سمجھین قال اللہ تعالیٰ شانہ فاوحی الی **عبدہ** ما اوحی جل جلالہ وتعالیٰ شانہ اوس پروردگار نے اپنی شان سلطانی کا اظہار جیسا وہ بلند مقام تہا اوسی بلندی اور عظمت کے ساتھ ظاہر فرمایا الی عبدہ ما اوحی جب تک عبد کا مرتبہ ہے وہ دایرہ **شرع شریف** کے اندر ہے کوئی شرع کا حکم ایسا نہین ہے کہ عبد کی ذات پر جو حادث ذاتی ہے **واہب فقیر نیازمند محمد اکبر ابو العلائی داناپوری** عرض کرتا ہے کہ الی عبدہ تو مقام رسالت ہے اور ما اوحی مقام محبوبیت ہے اور یہ مرتبہ حضرت ہی کی ذات مبارک پر ختم ہوا اب باوجود اس مقام بلند **محبوبیت** کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے افعال پر نظر کی جائے کہ کبھی نماز حضرت کی فوت ہوئی ہرگز نہین تا دم وصال حضور نے اپنے یار غار **صدیق اکبر** کی امامت سے نماز ادا فرمائی **اے مسلمان بھائیو** یہ جو مینے عرض کیا ہے اسکو

Marfat.com

اسکو تحقیق کرلو اگر یہ صحیح نکلے تو مانو اور نہین تو تمہین اختیار ہے میرے اعتقاد مین کہ
بے نماز مرد فقیر نہین ہو سکتا بے شک وہ جوگی یا راہب کے لقب کا سزاوار ہے میری
اس عرض و معروض کا بُرا نمانو انصاف کرو قرآن پاک اسیواسطے نازل ہوا ہے کہ
ہمکو اللہ کی سیدہی راہ بتاے اور گمراہی سے بچاے اور پیر اور مرشدان طریقت
اس واسطے ہین کہ ہمکو قرآن کے احکام کے غوامض و اسرار سمجھادین اور وہ اطرح سمجھادین
کہ جمہور کے خلاف نہو صرف ایک اونہین کی راے نہو بلکہ تمام صوفیہ کرام کی اور یہ مسلم الثبوت
ہے کہ جو احکام فرض ہین اونپر سب کا اتفاق ہے علماے ظاہر اور دانندۂ اسرار باطن کیکو
اوس سے خلاف نہین اور جو فرض کی فرضیت کا منکر ہے وہ باتفاق جمہور کافر ہے
جس فقیر نے اپنے شیخ کا شرف صحبت حاصل کیا انشاء اللہ تعالیٰ وہ ان گمراہیون
سے محفوظ رہے گا اسلیے کہ اولیاء اللہ معصوم تو نہین ہین مگر محفوظ ضرور ہین اللہ کا فضل
اونکا حافظ ہے اور جو فقیر صورت اتباع شرع سے محروم ہے اونکے ہاتھ مین ہرگز
ہاتھ نہ دینا چاہیے مولنا ے رومی قدس سرہٗ فرماتے ہین ؎

اے بسا ابلیس آدم روے ہست　　پس بہر دستے نباید داد دست

مضمون تنبیہ کا تمام ہوا اب اصل مطلب معراج کیطرف عنان قلم پھرتی ہے روایت آخر
حضور ایسے مقام پر پہونچے جہان جہات ستہ کا نشان نتھا یعنی تحت فوق جنوب و
شمال مشرق و مغرب کا پتہ نہ ملتا تھا وہان اللہ تھا اور اوسی اللہ کے محبوب بندے جو
شرف رسالت سے مشرف تھے اوس مقام مین جو ابین عبد معبود کلمہ و کلام و حرف
و حکایات واقع ہوئی اوسکا بیان نہ زبان سے ہو سکتا ہے نہ قلم لکھ سکتا ہے فاوحی
الی عبدہٖ ما اوحی حضور نے خواہش ظاہر فرمائی کہ اسی مقام پر مجھے مداومت ہو
اور دنیا کی طرف میری مراجعت نہو حکم ہوا یا محمدؐ تو اپنی امت کی غمخواری اور ہدایت کیواسطے
واپس بھیجا جاتا ہے اور جب تجھے خلق سے ملال پہونچے تو روبے نیاز قبلہ گاہ نماز کی طرف کر

Marfat.com

اوسوقت تو اسی مقام پر ہوگا چنانچہ جب کبھی حضورؐ کو کچھ رنج ہوتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے یعنی صلواۃ خمسہ کے سوا **روایت** ہے کہ جب حضرت عرش معلی کے نیچے پہونچے تو کچھ خوف لاحق ہوا اوسی وقت ایک قطرہ شیرین بامزہ عرش سے آپ کے دہن مبارک مین ٹپکا کہ علم اولین و آخرین حضرت پر منکشف ہوگیا - **روایت** ہے کہ فرمایا حضرت فاطمہ علیہا السلام نے کہ مین نے ایک روز حضرتؐ سے پوچھا کہ اللہ تعالی شانہ نے آپ سے کیا کیا کلام فرمائے آپ نے ارشاد کیا کہ اللہ نے میری امت کی چند شکایتین کین کہ مین اونکے رزق کا ضامن ہون اور وہ میری اس ضمانت پر اعتماد نہین کرتے دوسری یہ کہ تیری امت کے واسطے مینے جنت بنائی ہے مگر وہ اسطرف رغبت نہین کرتی - تیسری یہ کہ دوزخ اونکے دشمنونکے واسطے ہے مگر وہ خود دوزخ مین جانے کی کوشش کرتے ہین - چوتھی یہ کہ خلوت مین گناہ کرتی اور مجھسے نہین ڈرتی اور بندون سے بخوف ملامت ڈرتی ہے - پانچوین مین کل کام اون سے آج نہین لیتا اور وہ مہنتون اور مہینون اور برسون کا رزق مجھسے طلب کرتی ہے - چھٹی مین اوسکی روزی دوسرے کو نہین دیتا اور وہ میری عبادت و طاعت غیر کو دیتی ہے یعنی ریا کے طور پر عبادت کرتی ہے اور میری بندگی و طاعت مین دوسرے کو شریک کرتی ہے - ساتوین تیری امت غیر سے عزت چاہتی ہے حالانکہ عزت دینے والا مین ہون - آٹھوین نعمت دینے والا مین ہون اور یہ شکر اور کا کرتی ہے - نوین مین انکی نافرمانی کی شکایت اپنے فرشتون سے نہین کرتا اور تیری امت ذراسا بھی رنج پہونچنے سے میری شکایت لوگون سے کرتی پھرتی ہے **روایت** ہے کہ ایک دن حضرت سیدنا علیؓ کرم اللہ وجہہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے التماس کیا کہ یا رسولؐ اللہ معراج کے سخنان پوشیدہ سے کوئی بات ارشاد فرمایئے حضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالی شانہ نے فرمایا کہ اے محمدؐ امت سابقہ جو گناہ کرتی تھی مین اُنپر عذاب نازل کرتا تھا اور تیری امت جو گناہ کرتی ہے تو مین اسکی پردہ پوشی کرتا ہون -

Marfat.com

روایت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے اے محمدؐ تیری امت دو قسم کی ہے مطیع اور عاصی مطیعون کی طاعت میری رضا سے ہے اور عاصیون کی معصیت قضا سے پھر جو میری رضا سے ہے مقبول ہے کہ مقتضاے کرم یہی ہے اور جو قضا سے ہے وہ لایق عفو ہے کہ یہی مقتضاے رحمت ہے **ابن عباس** رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ اے محمدؐ کچھ طلب کر کہ مین عنایت کرون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عرض کی الٰہی تو میرے مطلب سے واقف ہے فرمایا تو تقصیرات امت سے غمگین رہتا ہے لہذا تقصیرات فرایض مین تو شفیع ہے اور تقصیرات سنن مین مین شفیع ہون **روایت** بعض ثقات سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ مجھے وحی ہوئی کہ اے محمدؐ مجھ مین اور تیری امت مین کئی شرطین ہین۔ اوّل جو کوئی طاعت کرے گا اوسے رد نکرون گا اور بقدر استطاعت اوس سے اطاعت چاہون گا نہ اپنی شان کے لایق اور جزا اوسکی اپنے کرم کے موافق دون گا۔ دوسری جو کوئی گناہ سے توبہ کرے گا قبول کرون گا۔ تیسری ہفت اندام پر نظر کرون گا اگرچہ عضو گناہ سے ملوث ہونگے اور ایک مشغول بہ طاعت تو عضو مطیع کے طفیل سے سب کو بخشدونگا۔ چوتھی مین دل کو دیکھتا ہون اگر گناہ کر کے پشیمان ہوتا ہے تو عفو کرتا ہون۔ پانچوین جب میرا بندہ گناہ پر اصرار نہین کرتا اور نادم ہوتا ہے تو اوسکو درد و بیماری دیتا ہون تاکہ کفارہ گناہ ہو جاے۔ چھٹی تیری امت کے افعال کا شمار اپنے فضل سے کرتا ہون نہ عدل سے اگر طاعت زیادہ ہوتی ہے تو اوسکی جزا دیتا ہون اور جو معصیت زیادہ ہوتی ہے تو اوسکے ظلم کرنے والے پر رکھتا ہون۔ ساتوین تیری امت کا حساب کرم سے کرون گا اور گناہ اُنکے اپنے فضل سے بخشون گا اور جنت مین رحم سے لیجاونگا **روایت** ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی امت کو میرے پانچ پیغام پہنچادو۔ **پیغام اول** اگر تم کسی کو کسی احسان کے سبب سے دوست

Marfat.com

رکھنا تو مجھی کو دوست رکھنا کیونکہ مینے تمپر بہت احسان کئے ہین - دوسرا پیغام اگر کسی سے
خوف کرو تو مجھی سے خوف کرو کہ مین اوس سے زیادہ قدرت رکھتا ہون تیسرا پیغام
اگر کسی سے امید رکھو کہ تمہارے اوسکی وجہ سے مراد کو پہونچو تو میری ہی امیدواری کرنا کہ مرادین دینے والا
مین ہون اور حاجتین برلانے والا مین ہون اگر دعا مانگو تو مجھی سے مانگو اور التجا کرو تو مجھ سے
مین تمہاری سب حاجتین اور مرادین اور التجائین برلاؤنگا چوتھا پیغام اگر کسی سے
شرم رکھو جفا کرنے مین تو بہتر ہے کہ مجھسے رکھو کہ تمسے جفا کاری ہوتی ہے اور مجھ سے
وفاداری پانچوان پیغام اگر کسی کی خدمت کرو جان و مال سے تو بہتر ہے کہ مال
کو میری راہ مین صرف کرو اور جان و تن کو میری خدمت مین حاضر کرو کہ مین خلف وکذب سے
منزہ اور طمع اور غرض سے مبرا ہون حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دیکھا مینے اپنے اللہ کو نہایت اچھی صورت
مین اور مجھسے حق تعالی نے پوچھا کہ کس بات مین ملائکہ جھگڑتے ہین مینے عرض کیا کہ یا
الہ العالمین تو عالم الغیب ہے تو ہی جملہ آشکارہ ونہان سے خبردار ہے تو کہی میری اللہ نے اپنی کف
مبارک میرے دونون شانون کے درمیان مین یعنی بین الکتفین بس میرا پایا مینے اثر رحمت
وراحت کا درمیان دونون پستانون کے اور جو کچھ آسمان وزمین کے مغیبات تھے مجھپر
کھل گئے پھر پوچھا مجھسے میرے خالق نے کہ اے محمد کچھ جانتا ہے تو فرشتے کیا کہتے
ہین مینے کہا کفارات یعنی عبادت مین کلام کرتے ہین فرمایا حق تعالی شانہ نے کیا ہین کفارات
مین نے عرض کیا الکفارات اسباغ الوضوء فی المکارہ والمشی بالاقدام الی الجماعت وانتظار
الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ یعنی پوشیدہ کرنے والی گناہونکی تین چیزین ہین پہونچانا وضو کے پانی کا
مقامات وضو مین جاڑون کے موسم مین اور شدائد نفس کے وقت اور مسجدین جماعت
کی شرکت کے لئے پاپیادہ جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا جو کوئی
ان تین چیزون پر قیام کرے زندگانی اوسکی بوجہ احسن بسر ہوا اور اس عالم نا پائدار سے

Marfat.com

نیکنامی کے ساتھ عالم پایدار کو جاے اور گناہون سے بچے اور پاک رہے۔
تنبیہ - کیون بے نماز فقیر وکیا کہتے ہوان روایتون کی نسبت یہ تو وہ باتین ہین جو شب معراج مین اللہ تعالیٰ شانہ سے اور اوسکے حبیب کرم سے ہورہی ہین یا اس روایت کے ملاحظہ کے بعد بھی جوگی اور راہب بنے رہوگے اگر تم حضرت محمد مصطفےٰ کو سچا رسول اللہ کا سمجھتے ہو تو اس ڈھکوسلے کی ساڑھی کو جو ہندؤنکی عورتین پہنتی ہین اوتار کر پھینکدو اور اہل اللہ جو مردان خدا کہے جاتے ہین اونکا لباس پہنو تاکہ جوانانِ بہشت کے ساتھ اوٹھاے جاؤ یارو کہنا ہمارا کام ہے ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے خدا نے تمہین مرد بنایا ہے بڑے شرم کی بات ہے کہ تم عورت بنتے ہو اے بہادر و شیردن کا شکار کرو اس پردے مین عورتون کا شکار مت کرو۔ ایک اور روایت مین ہے کہ جب کف دست پروردگار تعالیٰ شانہ نے حضور کے بین الکتفین رکھدیے تو خبر منجیات ارض و سما حضور پر منکشف ہوگئے تو حضرت حق نے آپ سے پوچھا فیم یختصم الملاء الاعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عرض کی فی الکفارات والمنجیات والدرجات والمہلکات حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا صدقت یا محمد سچ کہا تمنے اے محمد پھر فرشتون کو خطاب ہوا کہ اے ملایکہ تمنے حلال مشکلات کو پایا اب پوچھو اس سے جو مشکل ہو اسرافیلؑ نے پوچھا کہ اے محمد کیا ہین کفارات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اسباغ الوضو الخ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے فرمایا حضرت حق نے سچ کہتے ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم - پھر میکائیلؑ نے پوچھا کیا ہین درجات یعنی جس سے بندون کے درجہ بلند ہوتے ہین جواب دیا حضور نے اطعام الطعام وافشاء السلام والصلوٰۃ باللیل والناس نیام یعنی کھانا کھلانا اور سلام ظاہر کرنا اور نماز تہجد پڑہنا کہ لوگ سوتے ہون حق تعالیٰ نے فرمایا صدقت یا محمد پھر جبریلؑ نے پوچھا کیا ہین منجیات یعنی نجات دینے والی چیزین عذاب الٰہی سے کہا حضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ والقصد فی الفقر والغناء والعدل فی الغضب والرضاءِ یعنی ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر اور میانہ روی درویشی و تونگری مین اور راستی غضب وخوشی مین یا یہ مطلب ہون کہ ظاہر و باطن مین اللہ سے اور تنگی و فراخی مین رضامند رہنا اور غصہ مین حد سے تجاوز نکرنا فرمایا حق تعالیٰ نے صدقت یا محمدؐ۔ پھر عزرائیلؑ نے پوچھا کیا ہین مہلکات اے محمدؐ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے شئ مطاع و ھواء منتع واعجاب المرء بنفسہٖ یعنی بخیلی اطاعت کی گئی کہ جو کہے اوسپر عمل کرے یا شیطان کے کہنے پر چلنا اور ہوائے نفس کی پیروی کرنا اور اپنے نفس کو اچھا جاننا حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا صدقت یا محمدؐ نقل ہے کہ مدت ہائے دراز سے یہ چار فرشتے ان چار مسئلون مین گفتگو کر رہے تھے اور درست جواب نہ دے سکتے تھے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس شب ان چارون کی تسکین کردی۔ **حضور پر نور کا عرش مجید پر پہونچنا اور پروردگار کی ثنا کرنا**۔ روایت ہے کہ جب حضور سید المرسلین عرش مجید پر پہونچے تو پروردگار تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ اے محمدؐ میری ثنا کر حضرت نے عرض کی التحیات للہ والصلوات والطیبات حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب ملائکہ ملکوت نے یہ رتبہ ملاحظہ کیا تو ایکبارگی سب کے سب پکار اوٹھے اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ اوسوقت حضرت کا التحیات آخر تک کہنا گویا حضور بادشاہی مین تعظیمی سلام کرنا ہے اور خداوند تعالیٰ کا سلام تا آخرت ایسا ہے جیسے ایک مہربان بادشاہ اپنے مقرب بارگاہ کا سلام نہایت مہربانی سے عزت کے لفظون مین لیتا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا السلام علینا آخر تک فرمانا ایسا ہے جیسے عالی ہمت مقربان بارگاہ بادشاہی

Marfat.com

جب حضرت سلطان کی مہربانی اپنے حال پر مشاہدہ کرتے ہین تو وہ اپنے خدام کو بھی
مورد مراحم سلطانی بنا دیتے ہین اور ملایکہ کا اشہدان لا الہ کہنا گویا حضرت سلطان کے مراحم
خسروانہ کی تعریف ہے اور مقرب بارگاہ کے عالی حوصلگی کی تعریف ہے کہ وہ حضور سلطانی
کی توجہ کے وقت اپنے خدام کو نہ بھولا اور اسکا پڑہنا قعود نماز مین اسواسطے مقرر ہوا کہ یہ
رکن جملہ ارکان مین زیادہ عزت و توقیر کا رکن ہے اور ان خدام پر بھی نماز کی حالت مین
فیضان معراج طاری ہو - روایت ہے کہ پہر حضرت پر پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی اور
پہر عرض معروض کے بعد پانچ وقت کی رہگئی مگر پروردگار تعالیٰ شانہ نے اپنے کمال فضل و
کرم سے فرمایا کہ اگرچہ نماز مین تخفیف ہوئی مگر اپنے بندون کو ثواب پانچ وقت مین پچاس ہی
وقت کا دونگا - **مواہب صوفیہ** مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی تین صورتین تھین - بشری - ملکی - حقی - کما قال اللہ تعالیٰ - انما انا بشر مثلکم
وقال علیہ السلام - انی لست کاحدکم ابیت عند ربی ویطعمنی ویسقینی
وانی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل - اور حق تعالیٰ
شانہ نے ہر صورت مین حضرت سے کلام کیا ہے - صورت بشری مین کلمات مرکبہ جیسے
قل ہو اللہ احد اور صورت ملکی مین بحروف مفردہ جیسے کہیعص اور حمعسق - اور صورت حقی مین بطریق
ابہام جیسے فاوحی الی عبدہ ما اوحیٰ اور دلیل صورت ثالثہ پر ایک یہ بھی ہے کہ
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے من رانی فقد رای الحق **الحاصل**
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جبریلؑ کے ہمراہ ام ہانی بنت ابی طالبؑ کے گھر
تشریف لائے حضرت عمار کی روایت مین تینؑ ساعتین اس سفر مین گذرین اور وہب ابن
منبہ و ابن اسحٰق کے قول پر چار ساعتین گذرین ارباب سیر فرماتے ہین کہ حضرت نے وقت
معاودت صحرائے ذی طوی مین جبریلؑ سے کہا کہ قریش اس واقعہ کا انکار کرینگے جبریلؑ نے
کہا کچھ ڈر نہین ہے ابوبکر صدیقؓ تصدیق کرے گا **حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ**

Marfat.com

کی فضیلت اِس مقام سے اس بات کا پورا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے یہ
سب حالات صدیق اکبرؓ کو مشاہدہ کرا دیے تھے چنانچہ **مواہب صوفیہ** مین ہے
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی رب اول مین جلال کبریائی سے متوحش تھا
جب آواز ابوبکرؓ کی اسطرح آئی کہ قف یا محمد فان ربک یصلی تو مجھے اطمینان
ہوا اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ مینے اسی واسطے تجھے آواز ابوبکرؓ کی سنائی تھی کہ وہ تیرا بڑا
دوست ہے تو اوسکی آواز سُنکر مطمئن ہوجائے گا - اور مراد صلوٰۃ سے اس جگہ رحمت خدا
ہے **روایت** اُم ہانی سے روایت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی شب کو میرے
گھر مین تھے صبح ہوئی تو ارشاد کیا کہ جبرئیلؑ رات کو مجھے بیت المقدس مین لے گئے وہان
سے افلاک پر اور صبح ہونے سے پہلے مجھے واپس لائے - اُم ہانی کہتی ہین کہ مینے کہا
یارسولؐ اللہ اس راز کو منکرون کے سامنے بیان نکیجیے گا وہ جل کر اور دشمنی کرینگے حضورؐ
نفرمایا واللہ اسے ام ہانی مین کہونگا - **روایت** حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم موضع حجر مین جلوہ فرما تھے کہ ابوجہل
لعین آیا اور از روے تمسخر و مضحکہ بولا کہ کچھ نیا استفادہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے فرمایا ہان رات کو مینے سفر کیا اوسنے کہا کہان کا سفر کیا حضرتؐ نے بالتفصیل
معراج کا حال بیان فرمایا اوسنے کہا رات کو گئے صبح پھر آئے بھلا اور دن سے بھی بیان
کروگے حضرت نے فرمایا ہان سب سے کہونگا ابوجہل نے بنی کعب بنی لوی کو آواز دی
وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو حاضر ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوّل تقریر
کو مفصل دوبارہ بیان کیا اون لوگون نے سر اپنے پیٹے اور ہاتھ ملے بعد اسکے ابوجہل اور
بنی کعب و بنی لوی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور تمام احوال جو حضرت کی زبان
مبارک سے سنا تھا بیان کیا حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ جو کچھ حضرت نے ارشاد کیا ہے
سب سچ ہے سرِ مو تفاوت نہین خدا کی قدرت سے ہرگز بعید نہین ہے دیکھو جبرئیلؑ آسمان ہفتم

Marfat.com

سے چشم زدن مین آتے ہین اور پھر جاتے ہین وہ مردود شرمندہ ہوکر چپ ہورہا بعد اوسکے
بعض قریش جو کہ بیت المقدس دیکھ چکے تھے وہ وہان کے مقامات پوچھنے لگے
حضرت نے باعانت حضرت رب العزت وہ تمام مقام بتفصیل بیان کردیے پھر قریش
نے پوچھا کہ قافلے راہ مین ہین کسیکو دیکھا فرمایا حضرت نے کہ آیا مین روحا مین ایک
قافلے پر گذرا تو اوسکا اونٹ کھو گیا تھا اوسے ڈھونڈتے تھے اور منزل پر پانی کا پیالہ
سرار کھا تھا مین نے اوسکا پانی پیا جب وہ تلاش کرکے پھرے تو پیالہ ویسا ہی پُر ملا وہ
سب آوین تو پوچھ لینا - اور فرمایا کہ جب پہونچا مین ذی مرو مین ایک قافلہ پر تو دو مرد ایک
اونٹ پر سوار ملے اونکا اونٹ میرے براق کو دیکھکر بھڑکا ایک آدمی گر پڑا اوسکا ہاتھ ٹوٹ
گیا وہ آجائین تو ان سے دریافت کرلینا پھر قریش نے پوچھا کہ ہمارے گھر کا قافلہ کہان
دیکھا فرمایا تنعیم مین اور جتنا اونکے پاس اسباب تھا اور جتنے آدمی تھے ایک ایک کا نام
بتا دیا اور فرمایا دو اونٹ خاکستری رنگ کے تھے مخطط غرارے لدے ہوے وہ دونون
قافلے کے آگے آگئے تھے - اور فرمایا کہ یہ قافلہ پرسون طلوع آفتاب کے وقت آجائیگا
پھر وہ لوگ حضرت کے پاس سے گئے اور کہا واللہ لقد قص محمد شیئا بینة
یعنی قسم ہے خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بیان کی ٹھیک بات مگر باہم
دل مین پیچ وتاب کھاتے تھے اور کہتے تھے جہان تک ہوسکے ان سب باتون کو تحقیق
کرنا ضرور ہے کوئی بات تو خلاف نکلے گی اوسی کو ذریعہ تکذیب ٹھیرائینگے چنانچہ بروز موعود
بعض سنکر فجر کے وقت گھر سے نکلکر راہ مین بیٹھے اور طلوع شمس کے منتظر ہوے اور
قافلے کو تاکنے لگے اور اپنے ٹھاکرون کے نام لیکر دعا مانگنے لگے کہ قافلہ نہ آوے
اتنے مین کسی نے آواز دی کہ وہ قافلہ آیا سب نے اودہر دیکھا تو قافلہ آرہا ہے جب پہونچ گیا
تو وہ باتین پوچھین جو حضرت نے فرمائین تھین سب ٹھیک تھین قریش مغموم ہوے لیکن
پھر بھی اپنی شرارت سے باز نہ آئے اور کہنے لگے ھذا سحر مبین -

Marfat.com

تعلیم نماز روز اوّل

روایت ہے کہ جس شب حضور سفر مبارک معراج شریف سے واپس تشریف لائے ہین علی الصباح جبریل علیہ السلام آئے اور صبح سے عشا تک پانچ وقت کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تعلیم فرمائی اور جمہور صحابہ کے ساتھ اول وقت بہ امامت جبریلؑ ادا کی دوسرے دن ہر نماز کے آخر وقت آئے اور اسی طرح آخر وقت بہ امامت نماز پڑہی تو حضور کو اول و آخر وقت ہر نماز کا معلوم ہو گیا اور ہر نماز مین سوائے مغرب کے دو دو رکعتین فرض ہوئی تہین پہر ظہر و عصر و عشا مین دو دو رکعتین شکرانہ کی اور زیادہ ہوئین اسواسطے سفر مین قصر کا حکم آیا اور چونکہ مغرب مین تین رکعتین فرض ہوئی تھین وہ سفر مین اپنی حالت پر رہین یعنی صبح کی فرض جو دو رکعتین تہین اونمین بہی قصر نہین ہے اور مغرب کی تین رکعتون مین بہی قصر نہین ہے ظہر اور عصر اور عشا انمین فرض چار رکعتین ہوئین ان مین دو رکعتین قصر کی گئین **مسئلہ** جب کوئی مقیم کسی مسافر کا مقتدی ہو تو مسافر امام اپنی قصر کی دو رکعتین پڑہکر سلام پہیر دے اور مقتدی مقیم اپنی دو رکعتین پوری کرلے اور جب کہڑا ہو تو سورہ فاتحہ کے مقدار سے کہڑا رہے مگر سورہ فاتحہ نہ پڑہے اور رکوع و سجود اور قعدہ مین جو پڑہتا ہی وہ پڑہے۔ **فائدہ** حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر آیۂ کریمہ دنیٰ فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ - مین فرماتے ہین کہ دنیٰ یعنی نزدیک ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے پروردگار سے بے کیف - فتدلی - پس اوٹہا حجاب کو اور حضرت اوس حجاب کے اندر گئے پہر اوس حجاب کو بدستور چہوڑ دیا وہان کسی ملکِ مقرب کی گنجایش نہ تہی اور حضرت کو پہر کسی نے نہین دیکہا اور حضرت نے حجاب بے نہایت طے کئے حتیٰ کہ کان بین الحبیب والمحبوب قاب قوسین یعنی یہانتک کہ فرق نہا درمیان حبیب و محبوب کے بقدر دو قوس کے - اور شرح تعرف مین لکہا ہے کہ جب

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبریلؑ سے جدا ہوئے تو سات مقام اور طے کئے کہ ان مقامات مین سے جبریلؑ کو ایک مقام سے بھی خبر نہ تھی پس آیۃ کریمہ کے معنی مشکل ہین نکتۂ ارباب اسرار۔ بعض ارباب حال فرماتے ہین کہ قوسین سے مراد حاجبین ہین یعنی دونون ابرو جسطرح ابرو پیوستہ کو باہم اتصال ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ اور ادنیٰ سے عبارت ہے آنکھونکی سفیدی وسیاہی سے یعنی قرب حضرت کا جناب الٰہی مین ایسا تھا جسطرح قرب دونون ابرون کا باہم بلکہ اس سے بھی نزدیک تر جسطرح آنکھ کی سفیدی و سیاہی ملی ہوتی ہے اور بعض اہل اسرار نے کہا ہے۔ ترک نفسہ فی السماء فتدلی۔ وترک قلبہ فی سدرۃ المنتھی۔ وترک روحہ۔ بقاب قوسین او ادنیٰ۔ فبقی سرہ وحدہ یہ ترجمہ یعنی چھوڑا آپنے اپنے نفس کو آسمانون پر پھر آگے بڑھے اور چھوڑا دل مطہر کو سدرۃ المنتھی پر پھر آگے بڑھے اور چھوڑا روح مبارک کو قاب قوسین اور ادنیٰ کے مقام پر باقی رہا سر اوسکا اور پروردگار اوسکا۔ تو کہا نفس نے کہان ہے دل۔ اور کہا دل نے کہان ہے روح۔ اور کہا روح نے کہان ہے سر۔ اور کہا سر نے کہان ہے دوست۔ فرمایا پروردگار نے اے نفس تیرے واسطے نعمت ہے اور مغفرت۔ اور اے دل تیرے واسطے عشق ہے اور محبت ہے۔ اور اے روح تجھکو بزرگی ہے اور نزدیکی ہے اور اے سر تیرے واسطے مین ہون اور میرے واسطے تو فذالک قولہ او ادنیٰ یہ اسواسطے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا قرب دریافت ہو۔ حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے معنی دنی فتدلی کے پوچھے آپ نے فرمایا جسمین جبریلؑ کو گنجایش نہین ہے پھر بیچارہ نوری کی کیا حقیقت ہے اور کیا ہستی ہے نوری کی جو اس سر کا انکشاف کرے پھر آپ یون گوہر فشان ہوئے سبحان اللہ وبحمدہ دنی بُعد کے پیچھے ہوتا ہے وہان بُعد کہان اور تدلی مکان مین ہوتا ہے مکان کا وہان کیا امکان۔ اور فکان زمانہ سے عبارت ہے زمانہ وہان کہان۔ اور قاب اشارہ

Marfat.com

مقدار کا ہے مقدار کا وہان کیا شمار ہے۔ اور قوسین کنایہ ہے مثال سے وہان مثال کا کیا خیال۔ اف کلمہ ہے شک کا شک خود وہان معدوم ہے۔ اور ادنیٰ مبالغہ ہے دنو مین یعنی نزدیک تر یہان نزدیک تر کی کیا گفتگو ہے۔ یہ مقام اظہار و بیان سے دور ہے اور علم جمیع خلایق اس آیت کی تفسیر مین معترف بقصور ہے۔ اور بعض حضرات تفسیر اس آیۃ کی یون فرماتے ہین دنیٰ عبداً یعنی گیا پروردگار تعالیٰ شانہ کے پاس حالت عبودیت مین۔ فتدلیٰ فرداً آیا وہان سے مالک مقام فردانیت ہوکر دنیٰ مکیاً مکہ کا رہنے والا۔ فتدلیٰ ملکیاً۔ دنیٰ قرشیاً۔ فتدلیٰ عرشیاً۔ دنیٰ مجاھداً۔ فتدلیٰ مشاھداً یعنی آیا وہان سے فرشتہ خو ہوکر۔ جاتی دفعہ قرشی تہا آتی دفعہ عرشی ہوا۔ گیا تو مجاہد تہا آیا تو مشاہد۔ دنیٰ طالباً فتدلیٰ واصلاً۔ یعنی گیا اہل طلب کی حالت مین اور آیا اہل وصل ہوکر دنیٰ ومعہ الرحمۃ۔ فتدلیٰ ومعہ الرحمۃ یعنی گیا تو اوسکے ساتہہ مشقت تہی اور آیا تو اوسکے ساتہہ رحمت تہی۔ دنیٰ افتقاراً فتدلیٰ افتخاراً یعنی گیا حالت فقر مین اور آیا مفخر ہوکر۔ دنیٰ منادیاً فتدلیٰ مناجیاً یعنی گیا ندا کرتا ہوا اور آیا نجات پاکر۔ دنیٰ مادحاً فتدلیٰ ممدوحاً یعنی گیا مدح کرتا ہوا اور آیا ممدوح ہوکر۔ دنیٰ شاکراً فتدلیٰ مشکوراً گیا شکر کرتا ہوا اور آیا مشکور ہوکر۔ **حکمت ذکر قوسین** اہل عرب جب باخود ہا کسی سے اتحاد قایم کرتے تہے تو اونکا معاہدہ کرنے کا یہ طریقہ تہا کہ عہد باندہنے والے دونون آدمی اپنی اپنی کمانین لاتے اور کمانون کو ملاتے اور ایک دفعہ ایک ہی ساتہہ اونکے قبضے پکڑتے اور ایک ہی ساتہہ اونکے قبضے کہینچکر تیر چلاتے چونکہ عرب ہمیشہ سے ایک بہادر قوم ہے اونکے خیالات بہی بہادرانہ تہے اور باخود ہا عہد کرنیکا طریقہ بہی بہادرانہ طریقہ پر قایم ہوا کرتا تہا پس جب ان دونون نے ایک ساتہہ برابر تیر چلائے تو یہ بات مستحکم ہوگئی کہ تمہارا دوست ہمارا دوست اور تمہارا دشمن ہمارا دشمن۔ اور بس یہ عہد پشت ہا پشت قایم رہتا تہا اور یہی لوگ حلیف یعنی ہم قسم ہین اور اس قسم کے بہی اقسام ہین

Marfat.com

چنانچہ اس حصہ کے اول مین اسکا بیان ہوچکا ہے الغرض اس آیۃ کریمہ مین قوسین کا اشارہ اسی عہد کی طرف ہے یعنی خدا تعالیٰ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر قرب ہے بلکہ اس عہد سے زیادہ جسے رسول نے قبول کیا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی مقبول ہے اور جو بارگاہ رسالت کا مردود ہے وہ بارگاہ خداوندی کا بھی مردود ہے **بعض اہل اسرار** یون فرماتے ہین کہ دنیٰ اشارہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے مقام کا - اور فتدلیٰ اشارہ ہے مقام قلب سے - اور قاب قوسین اشارہ ہے مقام روح سے - اور اوادنیٰ اشارہ ہے سر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے - ان چار مقام پر ذات اور دل اور روح اور سر ہر ایک اپنے مطلب کو پہونچے - مثلاً ذات معظم آپ کی مقام خدمت مین - اور دل نورانی مقام محبت مین - اور روح شریف مقام قرب مین - اور سر لطیف مقام مشاہدہ مین -

بیان بعض عجائبات آسمان اوّل

جو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آسمان اول پر ملاحظہ فرمایئے - اونمین سے ایک یہ ہے کہ ایک گروہ فرشتون کا نظر آیا صفین باندھے اور سر جھکائے ادب سے کھڑے ہوے یہ تسبیح پڑھتے تھے - سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح جبرئیلؑ سے پوچھا کہ عبادت ان فرشتون کی یہی ہے جبرئیلؑ نے کہا کہ ہان جس دن سے آسمان بنا ہے اوس دن سے قیامت تک انکی عبادت یہی ہے حق تعالیٰ شانہ سے آپ بھی سوال کیجیے تا یہ طریقہ آپکی امت پر بھی لازم ہو لہذا آپنے سوال کیا خداوند تعالیٰ شانہ نے اسی وقت یہ عبادت قیام بطور بخشش میری امت کو عنایت فرمائی اور قیام نماز مین فرض ہوا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قیام کو نماز مین خوب اچھی طرح ادا کرے اور بعد اسکا یاد رکھے یعنی آسمان اول کے فرشتون کی یہی نماز ہے حضرت نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ فرشتے شمار مین کتنے ہونگے جبرئیلؑ نے کہا کہ انکا شمار اللہ ہی کو معلوم ہے وما یعلم جنود ربک الا ھو

Marfat.com

یعنی نہین جانتا کوئی تمہارے رب کے لشکر کا شمار لیکن وہی اللہ - بعد اسکے حضرت آدمؑ سے ملاقات کرکے آپ آگے بڑہے تو ایک مرغ سفید عظیم الشان نظر آیا کہ ایک بار داہنا اسکا مشرق مین اور دوسرا مغرب مین پاون اوسکے تحت الثرا مین اور سر عرش سے لگا ہے سر یاقوت کا اور پر نور کے وظیفہ اوسکا حمد خدا ہے حضرت نے جبریل علیہ السلام سے اوسکی نسبت سوال کیا جبریلؑ نے اوسکا نام بتایا کہ یہ طاؤس الملایکہ ہے یہ وہ فرشتہ ہے کہ جب رات آخر ہوتی ہے تو یہ فرشتہ مرغ صورت ٹہاٹہ مار کر کہتا ہے سبحان الملک القدوس الکبیر المتعال لا الہ الا ھو الحی القیوم اسکی آواز سے تمام دنیا کے مرغ ہوشیار ہوکر آواز دیتے ہین **فائدہ** اس زمانہ مین جو اہل عقل کہے جاتے ہین وہ مذہب کے پابند نہین ہین لہذا مذہبی روایتون پر تمسخر کرتے ہین چنانچہ ایک صاحب فرمانے لگے اتنا بڑا مرغ بیٹ کتنی کرتا ہوگا پہر اوسے صاف کون کرتا ہوگا - مینے عرض کیا کہ جناب من آپ کو اس مرغ کی روایت پر تعجب ہوا آسمان پر تو اور بہت سے جانور ہین - شیر ہے جسکے نام سے برج اسد مشہور ہے - سرطان ہے اسکے نام سے برج سرطان مشہور ہے بیل ہے جسکے نام سے برج ثور مشہور ہے علی ہذا القیاس اور بھی جانور ہین جو انکا فضلہ اور بول و براز صاف کرتا ہوگا وہی اسکی بیٹ بھی صاف کرتا ہوگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پہر حضرت نے ایک فرشتے کو دیکھا کہ وہ نصف بدن سے آگ کا ہے اور نصف بدن سے برف کا ہے آگ برف کو نہین گلاتی اور برف آگ کو نہین بجہاتی - میرے بہولے دوست کو اسپر بھی تعجب ہوا مینے عرض کی کہ یہ تو وہی جز سے مرکب ہے اور آپکو اتنا تعجب ہے آپ کو اپنی ترکیب بدن سے خبر نہین اسمین تو چار عنصر ہین **قطعہ**

مردنِ ما چہ عجب زندگی ما عجب است	زانکہ جمعیتِ ما از سببِ اضداد است
خانۂ خاکی ما بر سرِ آب است بنا	چون چراغِ سحری منتظرِ یک باد است

دوست نے اس قطعہ کو پسند کیا اور لکھ لیا مینے بھی اسکے مسودہ کو جب صاف کیا تو اپنے

Marfat.com

دوست کے خدشات اور اپنی ٹوٹی پھوٹی تقریر کو اسمین اضافہ کردیا الغرض جبرئیلؑ نے کہا یارسولؐ اللہ اس فرشتہ کا نام رعد ہے اللہ تعالیٰ شانہ نے اسے ابر پر موکل کیا ہے جب یہ ابر کو چلاتا ہے اور وہ آپسمین ٹکر کھا جاتے ہین تو آواز مہیب پیدا ہوتی ہے جب اظہار عنف کرتا ہے برق پیدا ہوتی ہے طبرانی اور براز نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب حضور پُرنور آگے بڑھے تو ایک جماعت کھیتی کرتی ہوئی نظر آئی وہ اسیوقت تخم افشانی کرتے ہین اور فوراً کاشت اونکی پیدا ہوئی اور سرسبز ہوکر پختہ ہوئی اور کھیتی کرنے والون نے کاٹ لی اور ایک ایک دانے مین سات سات سو دانے حاصل ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے حضور سے عرض کی کہ یہ لوگ مجاہدی سبیل اللہ ہین اور منفقین لہ ہین کما ورد فی القرآن العظیم فی سورۃ البقرہ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبہ یعنی مثال اونکی جو خرچ کرتے ہین اپنے مال اللہ کی راہ مین جیسے ایک دانہ اوس سے اوگین سات بالیان ہر بال مین سو سو دانے پھر کچھ لوگ نظر پڑے کہ فرشتے اونکے سر پتھرون سے کچلتے تھے حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ نماز مین سستی کرتے تھے اور رکوع و سجود کو باطمینان ادا نہین کرتے تھے اور نماز بیوقت پڑھتے تھے قال اللہ تعالیٰ شانہ فویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون یعنی پھر خرابی ہے اون نمازیون پر جو اپنی نماز سے بیخبر ہین - پھر حضور ایک اور جماعت پر گذرے کہ بھوکے پیاسے ننگے دوزخ کے کھانے پینے کی طرف چارپایون کی طرح جاتے ہین فرشتے اونکو ہانک رہے ہین جبرئیلؑ نے کہا یہ وہ لوگ ہین جنھون نے زکوٰۃ نہین دی فقیر پر رحم نہین کھایا اور صدقہ فطر اور قربانی سے انکار کیا کما ورد فی القرآن العظیم والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یعنی جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اللہ کی راہ مین پس بشارت دے اونکو عذاب سخت کی - پھر حضور ایک اور جماعت پر گذرے

Marfat.com

کہ اونکے آگے اچھی اچھی نعمتین رکھی ہین وہ نہین کھاتے ایک دیگ مین گوشت پختہ اور لطیف رکھا ہے اور دوسری دیگ مین گوشت خام اور مردار ہے وہ اوسی مردار گوشت کو کھاتے ہین جبرئیلؑ نے حضور سے عرض کی کہ یہ وہ مرد ہین کہ اپنی منکوحہ حلال بی بی کو چھوڑ کر غیر منکوحہ عورات کی طرف رغبت کرتے ہین اور یہ وہ عورتین ہین کہ اپنے شوہرون کو چھوڑ کر غیر مردون سے تعلق پیدا کرتی ہین یہ وہ ہین کہ باوجود اسکے کہ مال حلال انکے پاس موجود ہے مگر خیانت پر کمربستہ ہین الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات یعنی گندی عورتین گندے مردون کے لئے ہین اور گندے مرد گندی عورتون کے لئے ہین **روایت** ہے کہ ایک عورت حضور کو نظر آئی کہ زبان اوسکی نکلی ہوئی ہے اور وہ اوسی سے بندہی لٹک رہی ہے اور ایک عورت چھاتی سے بندہی ہوئی ہے اور ایک عورت کے ہاتھ بندہے ہین اور ایک کے پاون اور وہ لٹک رہی ہین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی کہ اول عورت زبان دراز ہے اور دوسری وہ کہ جسنے بغیر حکم شوہر کے کسی کے بچہ کو دودہ پلایا۔ اور تیسری وہ ہے کہ جسنے اپنے شوہر کا مال اپنے ہاتھون سے بے ضرورت کے تلف کیا اور چوتھی وہ کہ جو بغیر حکم اپنے شوہر کے کسیکے گھر مین گئی۔ پھر اور ایک شخص نظر آیا کہ جسکی پشت پر اسقدر بوجھ رکھا تھا کہ ہل نہ سکتا تھا مگر وہ کہتا تھا کہ اور بوجھ لاکے رکھدو جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ وہ شخص ہے جو امانت مین خیانت کرتا ہے اور باوجود اسکے کہ لوگونکے حقوق اسکی گردن پر ہین گرفتار کیے جاتا ہے۔ پھر اور ایک قوم نظر آئی کہ ایک آگ کی قینچیون سے اونکے لب و زبان تراشی جاتی ہین اور پھر فوراً وہ بدستور سابق درست ہوجاتی ہین اور پھر تراشی جاتی ہین جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ لوگ خطیب فتنہ پرداز ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ یہ وہ لوگ ہین جو دربار شاہی مین جاتے ہین اور اونکی جھوٹی باتون کی تصدیق کرتے ہین اور امر بالمعروف نہین کرتے اور منکرات سے روکتے نہین سورہ ہود مین فرمایا پروردگار تعالیٰ شانہ نے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنی مت جھکو اونکی طرف جو حد سے گذر گئے

Marfat.com

ہین کہ چھوٹے ٹمکو آگ - پہر ایک چھوٹا سا پتہر نظر آیا اوسمین سے ایک گائے نکلی جو بہت بڑی تھی پہر اوسنے پتہر مین جانے کا قصد کیا جسمین سے نکلی تہی مگر اوس پتہر مین نہ داخل ہوسکی جبریلؑ نے کہا یہ وہ آدمی ہے جسنے بُری بات مُنہ سے نکالی اور اوسکی وجہ سے پشیمان ہے اب چاہتا ہے کہ اوس بات کو پہر دل مین چھپا رکھے مگر اب وہ دل مین نہین جاسکتی جو نکلی سو نکلی پہر ایک جنگل مین گذر ہوا وہ جنگل نہایت خوش آیند خوشبو سے معطر ہے اور نہایت دلکش آوازین وہان سے آرہی ہین حضرت جبریلؑ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہ بوے خوش اور آواز دلکش جنت کی ہے وہ کہہ رہی ہے یا الٰہی اپنا وعدہ وفا کر اور اپنے نیک بندون کو میرے قصرون مین رہنے کو اور میرے باغات مین سیر کرنیکو بہیجدے اونکے واسطے میںنے ہر طرح کی عمدہ عمدہ نعمتین مہیا کر رکھی ہین پروردگار تعالیٰ شانہ فرماتا ہے کہ اے بہشت تیرے ہی واسطے ہین مسلمان مرد اور مسلمان عورتین بہشت کہتی ہے یا الٰہین راضی ہوئی تجھسے ارشاد پروردگار تعالیٰ شانہ - انا اللہ لا الٰہ الا انا اخلف المیعاد وقد افلح المومنون وتبارک اللہ احسن الخالقین - پہر ایک اور جنگل طے ہوا بوے بد اور آوازہاے ناخوش محسوس ہوئی جبریلؑ نے کہا کہ یا حبیب اللہ یہ دوزخ کی آواز ہے وہ کہہ رہی ہے کہ پروردگار تعالیٰ اپنا وعدہ وفا کر اور دون نافرمانون اور اشقیا لوگون کو بہیج جن لوگون نے تیرے حکم کی عزت نہین کی اور تیری توحید سے انکار کیا تیرے برگزیدہ بندے جو تیری طرف سے اونپر رسول ہوکر گئے تہے اونکی تکذیب کی اور اون سے استہزا اور تمسخر کیا اونکے لئے عذاب الیم موجود ہے اوسکے سوال کے جواب مین پروردگار تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ تیرے ہی واسطے ہے ہر مشرک اور مشرکہ اور ہر کافر و کافرہ اور وہ جبار جو منکر قیامت ہے دوزخ نے کہا پروردگار مین راضی ہوئی - بعض روایات مین ہے کہ بوے بہشت و دوزخ حضرت کو آسمان ششم پر معلوم ہوئی تہی -

رسالہ معراجیہ مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک جماعت پر گذرے

Marfat.com

کہ وہ لوگ آگ کی سولیون پر چڑھے ہین اور وہ سولیان ایسی ہین جیسے خاردار درخت کہ راہ چلنے والون کے دامن جسے اولجھ کر پھٹ جاتے ہین جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین جو راہون مین بیٹھ کر مسافرون کو ایذا مین پہونچاتے ہین اور استادن اور کنایون مین گالیان دیتے ہین کما قال اللہ تعالیٰ شانہ نے ۔ ویل لکل ھمزۃٍ یعنی عذاب ہے ہر سخن چین اور بدزبان کے اور فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ ۔ ولا تقعدوا بکل صراطٍ توعدون وتصدون عن سبیل اللہ یعنی مت بیٹھو جس راہ مین ڈراتے ہو اور باز رکھتے ہو خدا کی راہ سے اور واذا مروا بھم یتغامزون یعنی جب مسلمان کافرونکے پاس نکلتے ہین تو کافر انکی طرف بحقارت ابرو سے اشارہ کرتے ہین **روایت** ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک جماعت ایسی دیکھی کہ اونکے منہ سیاہ اور آنکھین ازرق اوپر کے ہونٹھ سرون پر اور نیچے کے ہونٹھ پانون پر اور پیپ لعاب دہن سے بہہ رہا ہے اور گدھون کی طرح چیخ رہے ہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ حضور کی امت کے میخوار ہین ہر ایک گروہ پر گذر ہوا کہ زبانین انکی سرون کی طرف کھنچتی ہین اور صورت مانند خوک کے ہے اوپر سے عتاب نیچے سے عذاب ہو رہا ہے جبرئیلؑ نے کہا یہ لوگ جہوٹی گواہی دینے والے ہین ۔ اور بیہقی نے ابوسعید خدری سے **روایت** کی ہے کہ ایک قوم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دیکھی جنکے پیٹ پہولے ہوئے رنگ زرد ہتکڑیان ہاتھون مین طوق گردنون مین اونٹنے ہین تو انہ سے منہ گرڑتے ہین جبرئیلؑ نے کہا یہ لوگ **سود خوار** اور **مرتشی** ہین یعنی رشوت لینے والے ہین کما قال اللہ تعالیٰ شانہ الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس یعنی جو لوگ سود کہاتے ہین نہین کھڑے ہوتے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جسکو دیوانہ کر دیا ہے شیطان نے مسلط ہو کر **فائدہ** اس آیت سے تسلیط شیاطین از تصرف قوم جن بدن آدمی مین روح ہوا جسا یزد ممکن ہے اسیکو صرع الجن اور آسیب کہتے ہین

Marfat.com

مین بولتے ہین اور نزدیک اہل سنت وجماعت کثرہم اللہ۔ زیادہ کرے اللہ تعالے
اونکی جماعت کو بلکہ نزدیک اکثر فرق اسلام کے مسلم ہے بلکہ **تفسیر نیشاپوری** وغیرہ مین
اسی آیت کی تفسیر مین مذکور ہے کہ واکثر المسلمین علی ان الشیطان قادر علی
الصرع والقتل والایذاء بتقدیر اللہ تعالیٰ اور سوائے فرقہ معتزلہ کے کوئی مخالف
نہین اور معتزلہ نے کچھ کیک سی توجیہین اپنی تفسیرونمین لکھی ہین اونکا ذکر کرنا اس مقام پر
بیفائدہ ہے اور **اناجیل اربعہ** مین دس پندرہ قصے آسیب جن کے لکھے ہین اور
احادیث مین قدر کثیر اس مقدمہ کا مذکور ہے ہرگز مجاے انکار نہین مگر علماے اہل سنّت
اس باب مین مختلف ہین کہ آدمی بعد مرگ یہ کام کرسکتا ہے یا نہین اکثر اہل تحقیق قائل
بجواز ہین اور بعض منع کرتے ہین دلیل صاحبان انکار کی یہ ہے کہ انسان تین حال سے
خالی نہین یا صالح ومتقی ہے یا فاسق وفاجر ویا کافر ہے پس اگر انسان صالح ومتقی ہے تو
تو ایذا واضرار کی اوس سے توقع نہین کہ خلاف صلاح وتقویٰ ہے۔ اور فاسق وکافر ہے
تو موکلین عذاب کے ہاتھ سے اونکو فرصت کہان کہ یہ عمل کرسکین ولہذا مجوزین کے
دو گروہ ہو گئے۔ ایک جماعت اسطرف گئی ہے کہ یہ بات از باب انقلاب نہین ہے
بلکہ از قسم مسخ اخروی ہے کہ اصل اوسکی آخرت مین وما بعد الموت احادیث کثیرہ سے ثابت
ہے اور جب یہ معاملہ از قسم مسخ اخروی ہوا تو خلاصی عذاب سے نسبت فاسق وکافر کے
کسطرح لازم آتی ہے بلکہ یہ بھی از قسم تعذیب ہے کہ اوسمین گرفتار ہے **علماے**
ماتریدیہ کا یہی مسلک ہے **ملا معین** شرح برزخ مین فرماتے ہین کہ انسان کیون
جن ہوجاتا ہے عالم برزخ مین بالمسخ اور یہ تعذیب وغضب ہے خدا کی طرف سے
جسپر وہ چاہے جسطرح کرے اُمم سابقہ وقرون ماضیہ مین سور اور بندر ہوجاتے تھے مگر اللہ
تعالیٰ نے عالم شہادت مین اس عذاب سے **اُمت مرحومہ محمدیہ** کو محفوظ رکھا ہے
حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعا کی برکت سے لیکن یہ ثابت ہے کہ

Marfat.com

قیامت کے قریب اس امت مین بھی مسخ وخسف واقع ہوگا فقیر محمد اکبر ابو العلائی
دانا پوری مولف کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ بے شک آثار قیامت مین سے یہ
بات ثابت ہے مگر یہ دو نصاریٰ کا وجود باقی رہیگا معدوم نہوگا اوسی قوم مین سے وہ
لوگ ہونگے جو مسخ ہوجائینگے یا اسی امت کے بعض لوگ ایسے گنہگار ہونگے جو اپنے
شامت اعمال کے سبب سے اُس امت سے خارج ہوجائینگے لہذا وہ اس امت
مرحومہ مین شمار نکئے جائینگے جسطرح بعض روایت سے ثابت ہے کہ خلفاے راشدین
رضی اللہ عنہم کے سَبّ کی وجہ سے بعض آدمی بندر کی صورت مین مسخ کردیے گئے
یا یہ قوم نیچری جو آپ کو مسلمان ظاہر کرتی ہے مگر وہ حقیقت مین مسلمان نہین ہے جو
اُنکی زندگی کا اصول ہے وہ صرف اتباع خواہشات نفسانی پر مبنی ہے وہ شرم کی وجہ سے
اپنے عقاید کا اظہار نہین کرتے وگرنہ اُنکا اصول زندگی بہایم کی مطلق العنانی سے کم نہین ہے
اگر کوئی ایسا ملک ہو کہ اس قوم کے سوا دوسرے مذہب کا کوئی آدمی نہو تو یہ کسی حلال وحرام
مین فرق نکرین اور بالکل وہی طرز معاشرت ہو جو حیوانون کا ہے اگرچہ بعض مصلحت سے
اپنے آپ کو یہ مسلمان کہین مگر فی الحقیقت مسلمان نہین ہین اور کیا عجب ہے کہ رفتہ رفتہ
یہ کھلے بندون ویسے ہی آزاد ہوجائین جیسے بعض یورپین ہین۔ الغرض
اسکے بعد فرماتے ہین کہ انسان کا عالم برزخ مین جن کی صورت مین مسخ ہونا غالباً کفار کے
واسطے ہو یا جو مومنین ظالمین اور زانیین ومغلمین مرے ہون مارے گئے ہون حالت
جنابت مین اسی طرح مرتدین غیر تائبین یعنی جن لوگون نے توبہ نہین کی مگر یہ ضروری امر
نہین ہے اسلئے کہ اسکی کہین خبر نہین ہے کہ ایسے لوگ ضرور مسخ کئے جائینگے۔ اور
صلحا اور اولیا مین مسخ کو دخل نہوگا اگرچہ وہ کسی وجہ سے ناپاک مرے ہون رحمت حق
اُنکی طہارت فرمائیگی مگر یہ ثابت ہے کہ مسخ قیامت مین ہوگا ضرور۔ چنانچہ روایت ہے کہ
اصحاب کہف کا کُتا بلعم باعور کی صورت مین داخل بہشت ہوگا اور بلعم باعور سگ اصحاب کہف

Marfat.com

کی صورت مین داخل دوزخ ہوگا - اور یہ روایت ہے کہ جو نمازی سجدے کی حالت مین اپنا سر امام سے پہلے اُٹھاے قیامت مین اُسکا سر گدہے کا ہوگا - اور اسی قبیل سے رشوت لینے والون کا اور جھوٹی احادیث بنانے والون کا مسخ انتہی - اور **دوسری جماعت** اسطرف گئی ہے کہ یہ صورت نہ از باب انقلاب ہے نہ قسم مسخ اخروی سے ہے بلکہ بطور تشبیہ کے ہے اور ہر قوم کی بلاغت و فصاحت اُسکے طریقہ علم ادب یعنی انشا پردازی پر منحصر ہے جس آدمی کی حرکات و سکنات جس حیوان سے ملتی ہوتی ہے اُسکی تشبیہ اُسی سے دی جاتی ہے جیسے مرد قوی و دلیر کو شیر کہتے ہین اور آدم بسیار خوار کو بیل سے نسبت کرتے ہین اور انسان کم عقل کو گدہا کہتے ہین انتہی - **الغرض** منجملہ عجائبات آسمان اول کے ایک قوم حضور پُر نور کو ایسی نظر آئی کہ لب اُنکے اونٹون کے سے ہین اور آگ اُنکی غذا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نے یتیمون کا مال ناحق کھایا ہے یہ بیہقی کی روایت ہے ابی سعید خدری سے - ازانجملہ ایک اور قوم دیکھی گئی کہ اُنکے بدن کا گوشت کاٹ کر اُنکو کھلاتے ہین جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ یہ چغلخور اور نمام اور عمّاز اور غیبت گو اور عیب جو ہین **حدیث شریف** مین ان باتون کی مذمت بہت آئی ہے پروردگار تعالیٰ شانہ کتاب مجید و فرقان حمید مین فرماتا ہے ایہ شریفہ سورۃ الحجرات ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ یعنی تم لوگون مین سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے برادر مردہ کا گوشت کھاے اور پھر اسکو بُرا جانے - ازانجملہ ایک قوم نظر آئی کہ مابین دنیا و آخرت کے قید تھی اور معلق ہوا مین لٹک رہی تھی جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ منافق ہین کما قال اللہ تعالیٰ شانہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار - بعد حساب و کتاب جہنم مین بھیج دئے جاینگے اور منافقین کے لئے دوزخ مین جو طبقہ سب طبقون کے نیچے ہے اور اُسمین سب سے زیادہ عذاب ہے وہ ہے **ازانجملہ** ایک گروہ حضور کو نظر آیا دوزخ کے جنگل مین اونچر

Marfat.com

ایسا شدید عذاب ہوتا تھا جسکے صدمہ سے اُنکی روح فنا ہو جاتی تھی اور پھر وہ از سر نو زندہ کیے جاتے تھے اور اُسی عذاب مین مبتلا کیے جاتے تھے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ ماں باپ کے نافرمان ہین - **ازانجملہ** ایک گروہ عورتون کا نظر آیا کہ اُنکے مُنہ سیاہ اور آنکھین کرنجی آگ کا لباس پہنے ہوئے ہین اور گرز آتشین سے وہ ماری جاتی ہین اور مانند سگ و خوک کے وہ شور کرتی ہین جبریلؑ نے کہا یہ وہ عورتین ہین جو اپنے شوہرون کی نافرمان بردار ہین اور اُنکو ایذائین دیتی ہین - ازانجملہ ایک گروہ نظر آیا کہ اُنکو فرشتگان عذاب آگ کی چھریون سے مار رہے ہین اور خون سیاہ اُنکے بدن سے جاری ہے اور ہر بار مرتے ہین اور پھر زندہ ہوتے ہین جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے خون ناحق کیے ہین اور مسلمانون کو قتل کیا ہے بغیر کسی بدلہ کے - **فائدہ** یہ امور عجیبہ جو حضور نے ملاحظہ فرمائے ہین اُنکا ذکر کتب تاریخ مین ہے مگر احادیث مین مذکور نہین ہے - **کتاب الرویا مشکوٰۃ المصابیح** مین بروایت بخاری ایک احادیث ہے جس سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ مشاہدات خواب ہین جنکا کسی وجہ سے بعض نے شب معراج مین ذکر کر دیا ہے -

عجائبات آسمان دوم

ازانجملہ ایک جماعت ملائکہ کی نظر آئی کہ صف بستہ رکوع مین مشغول تھی اُنکی تسبیح یہ تھی - سبحان الوارث الوسع سبحان الغنی الذی یدرک الابصار ولا یدرکہ الابصار سبحان العظیم العلیم جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ آپ بھی طلب کیجیے حضرت نے دعا کی تو رکوع نماز مین فرض ہوا - ازانجملہ ایک فرشتہ نظر آیا کہ اُسکے شصت ہزار سر ہین اور ہر سر مُنہ مین شصت زبانین ہین اور ہر زبان سے اللہ تعالیٰ شانہ کی تسبیح پڑھ رہا ہے - سبحان الخالق العظیم سبحان العظیم الاعظم جبریلؑ نے کہا کہ اس

Marfat.com

فرشتہ کا نام قاسم ہے اسکو اللہ نے بندونکی رزق رسانی پر معین کیا ہے ہر ایک کو رزق پہونچاتا ہے **حدیث** شریف مین ہے کہ جس بندے کو رزق کی تنگی ہو وہ اس تسبیح کو نماز فجر کی فرض وسنت کے درمیان مین پڑہ لیا کرے ایک تعداد مقرر کرکے اللہ تعالیٰ شانہٗ اُسکے رزق مین کشایش وفراخی عطا فرمائے گا۔

عجائبات آسمان سوم

اس آسمان کے عجائبات بھی بہت ہین منجملہ اُنکے یہ ہے کہ متعدد صفین فرشتون کی نظر آئین کہ سب سجدہ مین اور یہ تسبیح پڑہ رہے ہین سبحان الخالق الذی لا یمقرو لا ملجاء الا اللہ سبحان العلی الاعلیٰ جبریلؑ نے عرض کی کہ انکی ازل سے ابد تک یہی عبادت ہے یا رسولؐ اللہ آپ بھی اللہ تعالیٰ شانہٗ سے یہ عبادت طلب کیجئے آپ نے درخواست فرمائی اللہ تعالیٰ شانہ نے قبول کی سجدہ نماز مین فرض ہوا اور چونکہ ان فرشتون نے جواب سلام کا سر اُٹھا کر حضرت کو دیا تھا اور پھر سجدہ مین گر پڑے تھے اسلئے دوسرا سجدہ فرض ہوا۔

عجائبات آسمان چہارم

اس آسمان کے عجائبات بھی بہت ہین اُنمین سے بعض بیان کئے جاتے ہین منجملہ اُنکے یہ ہے کہ حضور نے ایک گروہ فرشتون کا دیکھا کہ سب کے سب قعدہ مین تھے اور یہ تسبیح اُنکی تھی سبحان الروف الرحیم سبحان النور المبین سبحان الذی لا یخفی علیہ شی سبحان رب العالمین جبریلؑ نے حضرت سے کہا کہ ان فرشتون کی یہی عبادت ہے آپ بھی اپنی امت کیواسطے طلب کیجئے حضور نے یہ عبادت بھی مانگی اور مل گئی قعدہ نماز مین فرض ہوا۔ از انجملہ حضرت بی بی مریم پاک دامن والدہ حضرت

Marfat.com

عیسی علیہ السلام - اور حضرت نوخاندیروا سیتے نوخاندا در موسیٰ علیہ السلام - اور حضرت آسیہ
بنت مزاحم زوجہ فرعون اُنہون نے استقبال کیا حضرت مریم کے ستر ہزار محل مروارید سفید کے
تھے - اور بی بی نوخاندا در موسیٰ علیہ السلام کے ستر ہزار محل زمرد سبز کے تھے - اور آسیہ
خاتون کے ستر ہزار محل یاقوت سرخ کے تھے اور ستر ہزار مرجان کے تھے - حضور نے ایک
فرشتہ کو کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا نہایت غمگین اور آزردہ اُس کرسی کے چار گوشے تھے
اور ساٹھ لاکھ پائے اور اُسکے گرداگرد فرشتے کھڑے ہوئے تھے داہنی طرف کے فرشتے
نہایت خوبصورت اور لباس سبز پہنے ہوئے اور بائین طرف کے فرشتے بدصورت اور خشمگین
گرز آتشین ہاتھ مین لئے کھڑے ہوئے تھے اور ایک دفتر عظیم اُسکے سامنے رکھا
تھا اور ایک لوح اُسکے ہاتھ مین تھی اُسی پر نظر جمائے ہوئے تھا اور سامنے کرسی کے ایک
درخت تھا نہایت عظیم الشان اور اُسمین بے شمار پتے تھے اور ہر ایک پتے پر نام لکھا ہوا تھا
اور ایک طشت سامنے رکھا ہوا تھا وہ کرسی نشین فرشتہ بہت جلد جلد اُس طشت کیطرف
اپنا ہاتھ دراز کرتا تھا اور کچھ اُسمین سے لے لیتا تھا کبھی داہنے ہاتھ سے نورانی فرشتون کو دیدیتا
تھا اور کبھی بائین ہاتھ سے ظلمانی فرشتون کو دیدیتا تھا جبریلؑ نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ کرسی نشین
فرشتہ عزرائیل ہے جو موکل قبض ارواح ہے پھر اُسنے حضرت کی تعظیم کی حضور نے پوچھا
کہ تو مغموم اور اندوہگین کیون ہے اُسنے کہا یا رسولؐ اللہ خدا نے مجکو قبض ارواح کا عہدہ
دیا ہے لہذا مین بسبب کبریائی سے نہایت متخوف ہون حضور نے پوچھا کہ یہ طشت کیا ہے
کہا یہ مثال تمام دنیا کی ہے اس سرے سے اُس سرے تک میرا تصرف ہے پھر حضور نے
پوچھا کہ یہ لوح کیسی ہے اُسنے کہا اسمین سب کی اجل لکھی ہے اور یہ دفتر روزنامچہ ہے بندون
کا پھر حضور نے استفسار فرمایا کہ یہ درخت کیا ہے کہا کہ یہ نشان ہے نیک و بد کی زندگی کا اسکے
پتون پر ایک طرف نام لکھا ہے اور دوسری طرف سعادت و شقاوت لکھی ہے جب کوئی بندہ
مرض الموت مین مبتلا ہوتا ہے تو اُسکے نام کا پتہ زرد ہو جاتا ہے اور جب اجل آپہنچتی ہے

Marfat.com

تو وہ پتہ درخت سے جھڑکر لوح پر گر پڑتا ہے اور نام اُسکا لوح سے مٹ جاتا ہے یہان سے مین ہاتھہ بڑہاکر روح اُس بندہ کی قبض کر لیتا ہون اگرچہ وہ کسی مقام پر ہو جو نیک بخت ہے اُسکی روح تو اعلیین اہل رحمت کو دیتا ہون اور جو بدبخت ہے تو اُسکی روح فرشتگان عذاب کے حوالہ کرتا ہون پھر حضور نے پوچھا کہ کتنے فرشتے تیرے ماتحت ہین اُسنے کہا کہ مین نہین جانتا اللہ کو اسکا علم ہے حضرت نے پوچھا کہ اے ملک الموت تو خود جاکر روح قبض کرتا ہے یا تیرے توابع اُسنے کہا کہ مین اپنے توابع کو بھیجتا ہون جب وہ روح قبض کرکے حنجرۂ حلق تک لاتے ہین تو مین یہین سے ہاتھہ بڑہاکر اُس روح کو قالب سے باہر لاتا ہون پھر حضور پُرنور نے ملک الموت کا ہاتھہ پکڑا اور اپنی امت کیواسطے سفارش فرمائی۔

حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ العزیز نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ ایسا کوئی گھر نہین جسمین موت کا فرشتہ دن مین پانچ وقت نہ آتا ہو جسکی موت آتی ہے اُسکی روح کو قبض کرتا ہے اور اُسکے گھر والے روتے ہین اور واویلا کرتے ہین اور وہ موت کا فرشتہ کہتا ہے کہ افسوس ہے تمہاری گریہ وزاری پر جسنے تمہارا رزق نہین کم کیا اور کسیکو اُسکے عوض نہین مارا اور بغیر حکم خدا یہان نہین آیا اور یاد رکھو کہ مین پھر آؤنگا پھر آؤنگا پھر آؤنگا یہانتک کہ کسیکو نچھوڑونگا۔ پھر آپ نے دریاے برف ملاحظہ فرمایا اسکا ذکر اور بحر النقم کا ذکر اوپر معراج مین گذر چکا ہے۔ ازانجملہ آپ نے آفتاب کو ملاحظہ فرمایا ابن عباس سے روایت ہے کہ میدان آفتاب کا اسّی ہزار برس کی راہ ہے۔ اور بعض مفسرین نے قرارگاہ خورشید زیر عرش لکھی ہے کذا فی العرائس

فائدہ عجایب آسمان پنجم

آسمان پنجم کے عجائبات بھی بہت ہین منجملہ اُنکے ایک یہ ہے کہ ملایکہ کا بہت بڑا گروہ مصروف عبادت نظر آیا کہ وہ قیام مین ہین اور پشت پا پر نظر جمی ہوئی ہے اور تسبیح اُن کی یہ ہے

Marfat.com

سبحان القاضی الاکبر سبحان العدل الذی لا یجور۔ حضرت جبریلؑ نے کہا انکی عبادت یہی ہے یا رسولؐ اللہ آپ بھی اپنی امت کیواسطے طلب کیجئے تو آپ کو اور آپکی امت کو عنایت فرمائی جاوے حضرت نے دعا مانگی اور ملی لہذا نماز مین حضور قلب اور عجز و نیاز لازم ہوا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے۔ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب۔ ازانجملہ حضور نے ایک دریا آگ کا ملاحظہ فرمایا اور گرداگرد اُسکے فرشتگان تند خو بدمزاج تھے جبریلؑ نے کہا یہ بحر الصعق ہے کہ برق سوزندہ و جہندہ اسی سے نکلتی ہے۔

عجائبات آسمان ششم

جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مشاہدہ کئے بے انتہا ہین منجملہ اُنکے کچھ بیان کئے جاتے ہین ایک گروہ فرشتون کا حضور نے ملاحظہ کیا کہ کمال عجز و نیاز سے عبادت مین مشغول تھے اور اُنکی تسبیح یہ تھی سبحان من یسبح لہ الہام فی امکنہ سبحان من یسبح لہ الانعام فی صحاریہا سبحان من یسبح لہ الوحوش فی رء اسیماسبحان من یسبح لہ الدیدان فی ضیفہا وفنکہا۔ ازانجملہ ایک دروازہ کافور کا نہایت عظیم الشان نظر آیا اُسمین دو کبواڑ تھے اُسمین قفل لگا تھا جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہ **باب الامان** ہے اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ جب دوزخ کو باریتعالے شانہ نے پیدا کیا تو ایک دن اُسکی آگ بھڑکی کچھ تنگے اُس آگ کے جھڑے تو جو مخلوق کہ اُسوقت دنیا مین بستی تھی وہ سب جلکر خاک ہوگئی ملایک افلاک اور باقیماندگان ساکنان کرۂ خاک مین الامان الامان کا شور بپا ہوا اُسوقت پروردگار تعالیٰ شانہ نے اس دروازے کو درمیان دوزخ اور کائنات کے کھڑا کر دیا بس کائنات مین امن ہوگیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک کے اشارے سے اُسے کھولا جب دروازہ کھلا تو دھوان اور اندھیرا اور غبار دوزخ کا ظاہر ہوا پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے

Marfat.com

دوزخ مین نظر کی تو دیکھا کہ ایک فرشتہ نہایت طویل القامت عظیم الجثہ سیاہ لباس پہنے ہوے
لوہے کے منبر پر بیٹھا ہے اور اُسکی صورت نہایت خوفناک ہے اور اُسکے سامنے بہت سے
فرشتے ویسے ہی ترش رو اور ہیبت ناک گرز آتشین ہاتھون میں لیے کھڑے ہین اور وہ
سر جھکاے یہ تسبیح پڑھ رہا ہے۔ سبحان الذی لا یجور ھو ملک جبار سبحان
المنتقم من اعدائہ سبحان المعطی من یشاء سبحان من لیس کمثلہ شئی
اور اُسکے مُنہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہین اور ناک کے دونون نتھنے بھی آتش بار
ہین اور دونون آنکھون سے بھی آگ بھڑک رہی ہے جبریلؑ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ
اس فرشتے کا نام مالک ہے اور یہ نگہبان دوزخ ہے یہ جس دن سے پیدا ہوا ہے
کبھی ہنسا نہین نہ کبھی خوش ہوا ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُسے
سلام کیا اُسنے کچھ جواب نہ دیا اور وہ اپنی تسبیح مین ایسا مشغول تھا کہ اُسے بالکل خبر نہوئی جبریلؑ
نے کہا کہ اے مالک یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین اُسوقت اُسنے سر اُٹھایا اور جواب
سلام کا دیکر تعظیم کو اُٹھا اور حضرتؐ کا دست مبارک پکڑا اور کہا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم اللہ
جل جلالہ وتعالی شانہ کے کرم و رضا کی آپ کو بشارت ہے اور آتش دوزخ آپ پر حرام
کی گئی ہے۔ جو شخص آپکی اطاعت کرے گا آتش دوزخ سے پناہ مین رہے گا۔ حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دوزخ کے فرشتے ہزار برس دوزخ کی پیدایش سے
پہلے پیدا ہوئے ہین اور ہر روز اُنکی قوت بڑھتی رہتی ہے۔ ازانجملہ ایک فرشتہ کرسی
پر بیٹھا ہوا نظر آیا اور اُسکے سامنے بہت بڑی ترازو استادہ ہے اور اعمال نامے بے شمار اُسکے
پاس رکھے ہوئے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون فرشتہ ہے
جبریل علیہ السلام نے کہا یہ میکائیلؑ ہے حضرت نے اُسے بڑھکر سلام کیا اُسنے جواب دیا اور
معانقہ کیا اور کہا زادک اللہ کرامۃ وفرحا پھر کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ کو
بشارت ہو کہ آپکی امت کی برابر خیر و برکت کسی امت کو نصیب نہین ہوئی اور اُنکے

Marfat.com

عمل کا پلہ سب اُمتون کے پلہ سے بھاری ہے زہے نصیب اُسکے جسنے آپکی شریعت
کی پیروی کی اور آپ کا حکم مانا اور دو ستدار ہوا اور افسوس ہے اُسپر جسنے آپ کی اتباع نکی
اور آپ کی نافرمانی کے سبب سے آپ کا دشمن قرار پایا اور میکائیلؑ کے بہت خادم تھے اُسنے
عرض کی یارسولؐ اللہ یہ سب آپ کے خادم ہین آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پچیس
ہزار برس پہلے سے آپ پر درود بھیج رہے ہین اُنمین خادمون مین سے ایک فرشتہ
موکل ہے مینہ کی بوندون پر اور برف پر اور گھاس پر جو زمین سے اُگتی ہے اور تسبیح میکائیلؑ
کی یہ ہے سبحان رب کل مومن و کافرٍ سبحان من یضیع من ھیبۃ
ما فی البطون الحوامل ازانجملہ ایک دریا نظر آیا کہ اُسمین بے شمار فرشتے ہین اور اُنکی
تسبیح یہ تھی سبحان القادر المقتدر الکریم الاکرم سبحان رب الجلیل الاعظم
جبریل علیہ السلام نے کہا یہ بحر اخضر ہے۔ ازانجملہ پھر ایک اور دریا نظر آیا کہ اُسکا پانی نہایت
سیاہ اور تاریک تھا اور اُسمین بھی بہت فرشتے تھے اور وہ یہ تسبیح پڑھ رہے تھے۔ سبحان
من علی قصرٍ سبحان المطلع علی من ضاقت وجھر جبریلؑ نے کہا کہ مین نے ان فرشتون
کو جانتا ہون نہ اس دریا کو اسکی حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے ازانجملہ ایک میدان نظر آیا
جو نہایت معطر تھا جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یارسولؐ اللہ یہ سب خوشبو جنت کی ہے
اور بہشت سے آواز آئی تھی۔ یارب آتنی بما عدتنی فقد کثر عبقری واستبرقی
وحریری وسندسی یعنی اے پروردگار میرے عنایت کر مجکو جسکا تو نے وعدہ فرمایا ہے
بڑھ گئے ہین فرش نفیس میرے اور لباس دیبا و حریر کے جو نمک اور نازک ہین جبریل علیہ السلام
نے کہا یا حبیب اللہ یہ آواز بہشت کی ہے پھر اُسکا جواب پروردگار تعالیٰ شانہ نے دیا ھولک
کل مسلم ومسلمۃ ومومن ومومنۃ یعنی تیرے لئے ہین سب ایمانداران و مردنمین
ہے خدا سوائے میرے اور مین جھوٹا وعدہ نہین کرتا بہشت نے عرض کی قد رضیت
ازانجملہ ایک صحرا حضور نے ملاحظہ فرمایا نہایت بدبو اُسمین تھی جبریلؑ نے عرض کی یارسولؐ اللہ

Marfat.com

یہ جہنم کی بو ہے اور اُسمین سے یہ آواز آتی تھی کہ بارخدایا جو شخص میرے لایق ہے اور جسکا تو نے وعدہ کیا ہے اُسکو میرے پاس پہونچا میری زنجیرین میرے طوق میرا گرم پانی میری خاردار گھاس وغیرہ طیار ہین۔ پروردگار نے جواب مین ارشاد کیا تیرے واسطے ہین سب مشرک و مشرکہ و کافر و کافرہ دوزخ نے عرض کی مین راضی ہوئی۔

عجائبات آسمان ہفتم

بہت ہین کتاب مختصر مطالب کثیر اکثر عجائبات قلم انداز ہوئے از انجملہ ایک عظیم الشان کمال نورانی فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آیا تسبیح اُسکی یہ تھی سبحان المتعجب من خلقہ سبحان السمیع العلیم۔ سبحان ربنا وتعالیٰ۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کی یہ اسرافیلؑ صاحب صور ہے۔ از انجملہ ایک گروہ عابدون کا نظر پڑا کہ باادب کھڑے ہوئے پکار پکار کر پڑھ رہے تھے۔ سبحان الجلیل الکریم الحلیم من لا یصف الواصفون کنھہ عظمتہ وصفتہ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً۔ از انجملہ ایک فرشتہ نظر آیا کہ اُسکے بہت سے سر تھے اور ہر سر مین بہت سے چہرے اور ہر چہرے مین بہت سے مُنہ اور ہر مُنہ مین بہت سے زبانین اور ہر زبان مین جداگانہ لغات اور ہر لغت مین یہ تسبیح پڑھ رہا ہے سبحان ما اعظم شانک سبحان یا سیدی ما اعلی مکانک سبحان یا سیدی ما ارحم بخلقک۔

غرایب سدرۃ المنتہیٰ

سدرۃ المنتہیٰ کے عجائبات بھی بے شمار ہین از انجملہ ایک یہ ہے کہ حضورؐ نے ایک نہر دیکھی جسکے کنارے پر یاقوت و مروارید و زمرد کے خیمے کھڑے تھے اور سبز پرندون کا جسکے گرداگرد خوشنما جھرمٹ تھا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ حوض کوثر یہی ہے جو آپ کو

Marfat.com

ہلا ہے اسکے سنگ ریزے یاقوت و زمرد کے ہین پانی اسکا جیسا سفید ہے ویسا ہی
شیرین ہے شہد سے بہت زیادہ شیرین اور لطیف ہے اور اسپر حوصلے بے شمار ستارے
چمک رہے ہین یہ آبخورے ہین ہر مومن کے نام پر جُدا جُدا رکھے ہین حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک آبخورہ اُٹھایا اور اُس مبارک حوض سے جو آپ کو
پروردگار کے حضور سے عطا ہو چکا تھا پانی لیکر پیا واقعی وہ ایسا ہی تھا جیسی اُسکی تعریف
حضرت جبریل علیہ السلام نے کی تھی ازانجملہ اُسی سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلا ہوا ایک اور
چشمہ حضور نے ملاحظہ فرمایا جسکا نام **سلسبیل** تھا **فائدہ** وہ عجائبات آسمانی جو حضور نے
معراج سے مراجعت کے وقت ملاحظہ فرمائے ہین کتب حدیث مین مفصل مذکور ہین مگر یہان
بطور مختصر بیان ہوتے ہین **ازانجملہ** فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ جبریلؑ مجھکو
بہشت مین لے گئے منازل و درجات بہشت کے دکھلائے حور و قصور و غلمان و درخت
و میوہ و باغ و سبزہ و نہر و حوض اور جو کچھ بہشت مین ہے مینے دیکھا حضرت فرماتے ہین
کہ جب مین بہشت کی سیر کر چکا تو جبریلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مالک کے پاس لایا اور
کہا اپنے قیدیون کو دکھلاؤ اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی کہ آپ
اپنے قدم مبارک کے نیچے نظر کیجیے حضور فرماتے ہین کہ مینے نظر کی تو آسمان و زمین شق
ہوے اور بیت المقدس نظر آنے لگا وہان ایک شخص مہیب ناک نظر آیا مالک نے اُسکو پکارا
اُسنے بآواز سخت لبیک کہا حضرت جبریلؑ نے عرض کی کہ یہ خازن دوزخ ہے اِس کا
نام صرحائیل ہے دوزخیون پر سختی کرنا اور اُنکو سزا دینا اسکا کام ہے پھر اُسنے درکات دوزخ
کے دکھلائے مفصل بیان اسکا کتب احادیث مین ہے طوالت کا خیال مانع تفصیل ہے
اوّل طبقہ دوزخ پر لکھا ہے **فویل للمصلین الذین ہم عن صلوٰتہم ساھون**
اے تارک الصلوٰۃ مسلمانون یہ حضرت نے خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی چشمان خدابین کا مشاہدہ ہے پھر آپ حضرات نماز کے نسبت کیا کہتے ہین اب

Marfat.com

بھی نماز آپ پر فرض ہوئی یا نہیں ۔ ۵

سر نوشتِ دارِ گون را راست میسازد نماز عکسِ معکوسِ نگین در سجدہ میگردد درست

طبقہ دومِ دوزخ پر لکھا ہے ویل للمشرکین طبقہ سومِ دوزخ پر لکھا ہے ویل للمکذبین طبقہ چہارم دوزخ پر لکھا ہے ویل للمطففین۔ طبقہ پنجم دوزخ پر لکھا ہے ویل للقاسیۃ قلوبھم عن ذکر اللہ طبقہ ششم دوزخ پر لکھا ہے ویل لکل ھمزۃ لمزۃ طبقہ ہفتم دوزخ پر لکھا ہے ویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ویقولون ھذا من عند اللہ **فائدہ** معراج اسم آلہ ہے عروج سے مراد اس سے زبان ہے کہ اُسکے ذریعہ سے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عروج کیا اور ساتون آسمانون سے گذر گئے اُس معراج کے دو عارض تھے یعنی بانس جو دو بڑے بڑے بانس ہوتے ہین جنپر زینہ قایم کیا جاتا ہے ایک یاقوت سرخ کا اور دوسرا زمرد سبز کا اور اُسکے پرتے زمرد سبز کے بہت عریض وطویل یہ معراج راستہ ہے اُن فرشتونکا جو آسمان سے زمین پر آتے ہین اور جاتے ہین۔ روایت ہے کہ حضرت عزرائیل کے توابع اسی راہ سے انسانون کی قبض ارواح کے لئے آتے جاتے ہین الغرض یہ معراج وہ ہے کہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عروج فرمایا اور مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک تو براق زمین پر گیا اور بیت المقدس سے اسی معراج پر براق پر سوار حضرت تشریف لے گئے۔ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک کے مبارک سفر کا نام اسرا ہے جو شخص اسرا کا منکر ہے وہ کافر لنزول القرآن فیہ اسلئے کہ قرآن اسپر ناطق ہے اور بعض محققین یون فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک جنت الماویٰ اور عرش وکرسی تک حضور کا تشریف لیجانا قرآن سے ثابت ہے اور وہ آیت کریمہ قال فما خطبکم کے چوتھے رکوع مین ہے محقق علام صاحب تفریح الازکیا فرماتے ہین کہ میرے نزدیک اس سفر مبارک کا منکر بھی کافر ہے اور جو کچھ اس باب مین احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اُسکا منکر مبتدع اور خیال ہے اور جو کچھ احادیث غریبہ مین وارد ہے

Marfat.com

اُسکا منکر جاہل ہے۔ **تنبیہ** بعض عیسائی کہتے ہین کہ **مسجد بیت المقدس** چہ سو برس پیشتر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے نیست ونابود ہوچکی تہی پہر وہان حضرتؐ کسطرح تشریف لے گئے **جواب** اُسکا یہ ہے کہ نہ تو کسی تفسیر اور نہ حدیث اور نہ تاریخ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بیت المقدس نیست ونابود کیا گیا تہا عمارت موجود تہی مگر خاک سے مٹی بھر دی گئی تہی اور بیت المقدس کی یہ بیحرمتی اوّل تو بخت نصر مجوسی نے بنی اسرائیل کے مقابلہ کے وقت کی تہی مگر کورنش ہمدانی نے بعد اس خرابی کے تیس ہزار معماروں سے ولایت ایلیا کو آباد کیا اور عمدہ طرح سے اُسکی ترمیم کی بعد اسکے پہر طرطوس رومی نے اس مبارک مقام کی تخریب کی اور بنی اسرائیل کو قتل کیا اور لوٹا مگر عمارت مسجد کا نیست ونابود کرنا کہین ثابت نہین ہوتا اور نہ یہ ثابت ہے کہ عرصہ چہ سو برس مین پہر اس مسجد کو کسی نے باوصف اِسکے کہ قبلہ سلاطین اور امراے بنی اسرائیل تہی درست نہین کیا اور یہ بہی ظاہر ہے کہ بیت المقدس مکہ معظمہ سے بہت دور کے فاصلہ پر نہ تہا عرب تجارت کے ذریعہ سے ہمیشہ آتے جاتے رہتے تہے اور پہر جب **معجزہ معراج شریف** واقع ہوا تو وہ تمام شکوک رفع ہوگئے اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ بیت المقدس موجود تہا کفارِ مکہ کو اسکا بڑا خیال تہا جو قافلہ شام سے آتا تہا وہ بیت المقدس کے آثار وعلامت اُن سے پوچہتے تہے اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بیان کے مطابق پاتے تہے اور بعض نے تو مزید تحقیق کے لئے اپنے اپنے قاصد روانہ کئے تہے جس سے اُنکا اطمینان ہوگیا تہا۔ ولیم میل انگریز کی ایک کتاب ہے جس کا نام مفتاح التواریخ ہے اور وہ فارسی زبان مین ہے اُسکی عبارت یہ ہے۔

مسجدِ اقصیٰ در شہر اورسلیم است کہ آنجا بیت المقدس در ایام سلف استادہ بود چون یکے از قیاصرہ روم کہ اصنام پرست بود در سنہ ہفتاد عیسوی بیت المقدس را از بیخ وبن برکندہ مسمار ساخت بعد ازین سہ سال قیصر روم بسبب آنکہ آن مکان مولد حضرت عیسیٰؑ است مسجد اقصیٰ را تعمیر ساختہ بود حضرت عمر بن خطاب در ایام خلافت خود سنہ ۶۳۶ عیسوی آن شہر را تسخیر نمود

Marfat.com

انتہی بلفظہ اس عیسائی مورخ کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب سے جدید مسجد اقصیٰ تین سو برس معراج شریف سے پہلے ہوئی ہے **بعض حضرات** نے یہ بیان کیا ہے کہ واقعہ معراج شریف نبوت کے بارہوین سال واقع ہوا اور سال و ماہ و یوم و تاریخ مین بھی کچھ اختلاف ہے مگر مین اُن اختلافات کو چھوڑتا ہون کہ ناظرین کتاب ہذا کی طبیعت پریشان نہو اُسی قول کو لکھتا ہون کہ جسپر اب علماے حرمین شریفین کا عمل ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت شب بست و ہفتم ماہ رجب حسب قول مشہور لکھی ہے اور یون معراج کی نسبت ابن دحیہ کا قول ہے کہ انشاء اللہ شب دوشنبہ ہی ہوگی تاکہ موافق مولد و مبعث و ہجرت و وفات کے پڑے اور بعض نے شب جمعہ بھی بیان کی ہے۔ کچھ لوگ شب شنبہ کی روایت بھی کرتے ہین۔ اس مقام پر بہت ضروری بات یہ ہے کہ کن کن بزرگون نے معراج کی روایت کی ہے اُنکے اسماے گرامی کیا ہین اور یہ اسما یاد رکھنے کے قابل ہین۔

راویان معراج کے اسماے گرامی

منصدقِ اول[1] حضرت خلیفہ اول خیر البشر بعد الانبیاے بالتحقیق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ[2] حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ[3] حضرت جامع القران سیدنا عثمان ابن عفان ذی النورین رضی اللہ عنہ[4] حضرت مشکلکشا سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ[5] حضرت عبداللہ ابن عباس[6] عبداللہ بن عبدالمطلب۔ عبداللہ[7] بن عمر ابن الخطاب۔ عبداللہ[8] بن زبیر۔ عبداللہ[9] ابن مسعود۔ عبداللہ[10] بن اوفیٰ۔ عبداللہ[11] بن عامر۔ ابوہریرہ[12] انصاری۔ انس[13] ابن مالک۔ جابر[14] ابن عبداللہ انصاری۔ بلال[15] ابن سعید۔ بلال[16] حبشی مولاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مالک[17] ابن صعصعہ۔ حذیفہ[18] بن الیمان۔ ابوسلمہ[19]۔ ابوایوب[20] انصاری۔ ابوامامہ[21] باہلی۔ عمران[22] ابن الحصین۔ اسامہ[23] ابن زید۔ ابوذر[24] غفاری۔ ابی[25] ابن کعب۔

Marfat.com

ابوسعید خدری[۲۶] ابو درداء[۲۷] عبدالرحمن بن عوف[۲۸] حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ[۲۹] رضی اللہ عنہا
ام ہانی[۳۰] بنت ابی طالب[۳۱] ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم —
حضرت مولنا شاہ عبدالعزیز قدس سرہٗ فرماتے ہین کہ جناب سرور انبیا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دو معراجین علم ازلی مین مقدر تہین ایک معراج علوی دوسری معراج سفلی
معراج علوی مین تن تنہا تشریف لے گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز سے مانوس ہوئے
اور معراج سفلی مین جو غار ثور ہے اپنے یار غار کی رفاقت مین رہے اور وہ کہ معظمہ سے ذالی
کوس کے فاصلہ پر ہے معراج علوی مین براق پر سفر کیا اور اس معراج مین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دوش پر اللہ تعالیٰ
شانہٗ نے صدیق اکبر کو کیسا خوش قسمت پیدا کیا تہا سبحان اللہ وبحمدہٖ یہ معراج حضرت کو
چہارشنبہ کے دن ماہ صفر کی اٹہائیسوین تاریخ کو حاصل ہوئی اُسی دن مہتاب ظاہر ہوا اور
صبح غرہ ربیع الاوّل قرار پایا **رویت باری تعالیٰ شانہ** تفسیر شاہی مین ہے کہ
آیۃ لاتدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار یعنی نہین دیکہہ سکتین اُسکو آنکہین اور وہ دیکہتا ہے
آنکہون کو اس آیت سے نفی ادراک ہے رویت کی نفی نہین ہے ادراک کے معنی ہین واقف
ہونا اور چوانب وحدود شئے مرئی کے اور رویت صرف دریافت کرنا ایک شے کا بینائی کے
ذریعہ سے نفی ادراک سے نفی رویت لازم نہین آتی اور ابصار سے کافرون کی آنکہین مراد ہین
جو یہان اور وہان دونون جگہہ رویت حق سے بے نصیب رہینگی — انس اور ابن عباس اور حسن اور عکرمہ رضی اللہ عنہم اس
مسئلہ کے قائل ہین کہ حضرتؐ نے اپنے رب کو اپنی چشمان مبارک سے دیکہا چنانچہ ترمذی نے عکرمہ سے روایت کی
ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ دیکہا محمدؐ نے اپنے پروردگار کو چشم سر سے مین نے کہا کہ لاتدرکہ الابصار کے کیا
معنی ہین ابن عباس نے کہا کہ افسوس ہے تجہپر یہ اوسوقت فرمایا ہے کہ جب حضرت حق جو ذات تجلی فرما ہے
اور حضرت ابن عمرؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے کہلا بہیجا کہ حضرت محمد رسول اللہ نے معراج مین اپنے رب کو دیکہا یا نہین
آپ نے کہا کہ ہان دیکہا اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے **خلت** ابراہیم علیہ السلام کو دی اور **کلام** موسیٰ علیہ السلام
کو اور **رویت** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو — **قاضی عیاض** نے شفا مین لکہا ہے

Marfat.com

کہ نقاش نے امام احمد سے حکایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے بین بلا خطہ الحدیث ابن عباس
کہتا ہون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو چشم سر سے دیکھا اور اس کلام کو اتنا تکرار سے
فرمایا کہ اُنکی سانس رُکنے لگی - اور امام ابو الحسن اشعری اور امام حسن بصری سے منقول ہے
کہ قسم کھائی اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے اکثر صحابہ
اس پر متفق ہین اور یہی مذہب ہے عروہ ابن زبیر اور کعب احبار اور زہری اور صحابہ و تابعین
اور تبع تابعین کا رضوان اللہ علیہم - اور مسلم نے ابو العالیہ سے اور اُسنے ابن عباس سے
تفسیر آیت کریمہ ما کذب الفواد ما رای مین بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت حق کو دو مرتبہ دیدۂ دل سے اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ دیدۂ دل سے اور
دوسری مرتبہ چشم ظاہر سے دیکھا - لیکن سعید ابن جُبیر کہتے ہین کہ اس مقام مین توقف اولیٰ
ہے اسلئے کہ دلائل فریقین باہم متعارض ہین اور یہ علمیات مین نہین ہے کہ دلیل ظنی پر اکتفا
کیجاے فافہم الغرض بعد اس واقعۂ عجیبہ کے اسی سال یعنی **نبوت کے بارہوین**
سال بیعت عقبہ ثانیہ واقع ہوئی بارہ آدمی قبیلۂ اوس و خزرج کے اُن چھ نفر مسلمانون
کے ساتھ آئے جو **عقبہ اولیٰ** مین بیعت کر گئے تھے اور اُسی مقام مین حاضر ہوے اُنکے
اسماے گرامی یہ ہین - اسعد ابن زراہ و عوف و معاذ پسران عفرا و رافع ابن العجلان
و ذکوان ابن عامر و عبادہ ابن صامت و یزید ابن ثعلبہ و عباس ابن عبادت و عقبہ ابن عامر
از قبیلۂ خزرج و ابو الہیثم ابن التیہان و عویم ابن ساعدہ اور ایک شخص اور جسکا نام کتب حدیث
و سیر مین صحیح بے اختلاف نہین ملتا یہ قبیلہ اُس سے تھے اِن حضرات نے اس طریقہ
سے بیعت کی کہ ہم کسیکو اللہ تعالیٰ شانہ کا شریک نہ ٹھیرائینگے اور چوری اور زنا نکرینگے اور اولاد
کو قتل نکرینگے اور کسی پر بہتان نہ باندہین گے یعنی کسی پر جھوٹا دعویٰ نہ کرینگے اور جھوٹی گواہی
نہ دینگے یا کسی معاملہ مین جھوٹی قسم نہ کھائین گے اور آپ کی نافرمانی نکرینگے اور اسی طریقہ پر عورات
مومنات کی بیعت واقع ہوئی جسکا ذکر پروردگار تعالیٰ شانہ نے سورۂ ممتحنہ مین فرمایا ہے اور اس

Marfat.com

اور اِس بیعت مین اقرار جہاد اس سبب سے نہین لیا گیا کہ اس وقت تک جہاد فرض نہین ہوا تھا بیعت کے بعد ان حضرات نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ آپ ایک شخص ہمارے ساتھ کردین جو ہمین قرآن کی تعلیم کرے اور احکام **شرع** بتلاوے حضورؐ نے مصعب ابن عمیر عبدری کو رخصت کرتے وقت اونکے ہمراہ کر دیا انہین لوگون نے مصعب کا نام مقری یعنی قرات سکھانے والا رکھا تھا اور انہین مصعب نے اول مدینہ طیبہ مین **نماز جمعہ** پڑہی اور انہین نے دعوت اسلام مدینہ منورہ مین جاری کی اور کلمہ اسلام انہین کے سبب سے بعنایت حق مدینہ اسکینہ مین شایع ہوا کہ اشراف واکابر سب ایمان لائے اور سب نے اپنے اپنے **بت توڑ ڈالے** اور ہر گھر مین کوئی نہ کوئی مرد یا عورت مسلمان ہو گئے - **بیان وعظ مصعب ابن عمیر** ایک دن مدینہ پاک مین مصعب ابن عمیر بنی عبد الاشہل کے باغ کے دروازہ پر قرآن شریف پڑہ رہے تھے کہ سعد ابن معاذ کو جو اسعد ابن زرارہ کے خالاتی بہائی تھے خبر ہوئی وہ نیزہ لیکر غصہ کی حالت مین آئے اور کہا کہ یہان سے چلے جاؤ نہین تو مین تمکو بہت سخت سزا دونگا مصعب ابن عمیر وہان سے اوٹھ گئے دوسرے دن پہر اسعد ابن زارہ کے ساتھ اوسی جگہ آکر وعظ فرمانے لگے پہر کسی نے یہ خبر معاذ کو پہونچائی وہ پہر آپہونچے مگر بہ نسبت روز اول کے کچھ نرمی سے گفتگو کی سعد ابن زارہ نے کہا کہ اے بہائی یہان بیٹھ کر سنو تو کہ یہ کہتے کیا ہین اگر انکا کلام تمہین پسند نہ آئے تو تم اس سے بہتر کہکر ہمین سناؤ اور جو انکے کلام مین ہدایت ہو تو مانو سعد ابن معاذ نے مصعب ابن عمیر سے کہا کہ اچہا آپ کیا فرماتے ہین مصعب نے کہا کہ یہ جو مین پڑہتا ہون اللہ تعالیٰ شانہٗ کا کلام ہے آپ بیٹھ جائین اور اطمینان سے سُنین وہ بیٹھ گئے حضرت مصعب نے سورہ حم کی اول آیت اونکو پڑہ کر سنائی - بسم اللہ الرحمن الرحیم حم والکتاب المبین انا جعلنا قرانا عربیا لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم ؎ آخر تک سعد ابن معاذ سُنکر کمال محظوظ ہوئے اور متغیر الحال ہو گئے اگرچہ اونہون نے اوسیوقت کلمہ شہادت

Marfat.com

نہین پڑا مگر اونکا دل نور ایمان سے روشن ہوگیا اور اپنی قوم مین آکر بنی عبدالاشہل کو بلایا اور خود مسلمان ہوکر اونکو دین اسلام کی دعوت کی اور کہا کہ اے صغیر و کبیر جسکو اس امر مین شک ہو وہ اس سے بہتر کچھ کہے آسے بنی عبدالاشہل تم لوگون مین میرا مرتبہ کیسا ہے اون لوگون نے جواب دیا کہ انت سیدنا و افضلنا فرمایا کہ مجھے تمسے کلام کرنا حرام ہے جبتک تم ایمان نہ لاؤ گے چنانچہ اوسیوقت سب کے سب ایمان لائے۔

یہ عبارت جو مینے اوپر تحریر کی ہے تفریح الازکیا کے مصنف علام کی ہے اور یہ جواب لکھتا ہون یہ تحقیق محقق کامل ابن الاثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے وہ یون تحریر فرماتے ہین۔

مدینہ والون کا مکہ معظمہ مین آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم سے اپنے ملک لیجانے اور حمایت کرنے کے واسطے بیعت کرنا

جب انصار مین اسلام پھیل گیا تو کچھ لوگون نے جمع ہوکر یہ ارادہ کیا کہ اسطرح چھپ کر حضور رسالت پناہ مین حاضر ہون کہ کسیکو خبر نہو۔ چنانچہ یہ پاک جماعت موسم حج یعنی ذی الحجہ کے مہینے مین اپنی قوم کے کفار کے ساتھ مکہ کو آئی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوئے اور آپ سے وعدہ کیا کہ ایام تشریق کے وسط مین ہم آپکے جمال باکمال کی زیارت عقبہ کے مقام پر کرینگے جب اوس وعدہ کی شب ہوئی تو دو ثلث شب گذرنے کے بعد ایک ایک آدمی فرداً فرداً اپنی جماعت سے نکلا اور عقبہ مین جاکر سب جمع ہوئے یہ سب ستر آدمی تھے اور اون مین دو عورتین تھین نسیبہ بنت کعب۔ عمارہ کی ماں اور اسماء عمرو بن عدی کی ماں جو بنی سلمہ سے تھی۔ حضور پرنور بھی وہان رونق افروز ہوئے

Marfat.com

اور آپ کے ہمراہ حضرت عباس آپکے چچا تھے اگرچہ وہ سوقت تک آپ ایمان نہین لائے تھے مگر حضرت کے ساتھہ عہد و پیمان کی توثیق کرنے کو گئے تھے - اور اسی وجہ سے اوس مجلس مین سب سے اوّل حضرت عباس ہی نے کلام کیا اور کہا - یا معشر الخزرج - (عرب کا قاعدہ تھا کہ جب ان دونون قبیلونکے آدمی ایک مجلس مین جمع ہون تو خزرج ہی کا نام لیکر خطاب کیا کرتے تھے اور مخاطب دونون سمجھے جاتے تھے) اسی واسطے خزرج ہی کے نام سے خطاب کیا حالانکہ اونمین اَوس بھی شریک تھے) جیسا کہ تم جانتے ہو محمدؐ ہم مین بعزت وبحفاظت تمام رہتے ہین مگر تمہاری خوشی کیواسطے یہ چاہتے ہین کہ تمہارے پاس چلے جائین اسلئے اگر تم اوس وعدہ کو پورا کرو جو اون سے کرتے ہو اور آپ کی حمایت اچھی طرح کرو تو تم اور وہ خوش رہو فہو المراد پس یہی ہمارا مقصد ہے اور اگر تم اونمین کسیوقت چھوڑ دو تو اسی وقت چھوڑ دو کہ وہ ہمارے پاس بعزت وحرمت رہین گے اور ہم بہت اچھی طرح حفاظت کرین گے - مگر انصار نے انکی باتون پر بہت توجہ نہ کی بلکہ کہا کہ ہان ہان جو تمنے کہا وہ ہمنے سُن لیا اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم سے مخاطب ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ارشاد فرمائین جو آپ چاہتے ہین اور جو حکم خدا کا ہے اوس سے ہمین مطلع کیجئے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے گہرفشان فرمائی اور قرآن سُنایا اور اُنھین اسلام کی رغبت دی پھر ارشاد فرمایا کہ میری ایسی حفاظت کرنا چاہیے جیسے تم اپنی عورتون اور بچون کی کرتے ہو - پھر **براء بن معرور** نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور کہا قسم ہے اوس ذات پاک کی جس نے آپ کو سچا نبی کرکے بھیجا ہے آپ کی ایسی حفاظت کرینگے جیسی ہم اپنی بچون کی کرتے ہین یا رسول اللہ ہمسے آپ بیعت لیجئے ہم لوگ اہل حرب ہین اور جنگ وجدال کے عادی ہین - اسی اثنا مین ابوالہیثم بن التیہان درمیان مین بول اوٹھا اور کہا یا رسول اللہ ہمارے قبیلے سے اور دوسرے قبایل سے رسیون کے سے بندہن بندھے ہوئے ہین اور اون سے یعنی یہود سے معاہدے ہین آپ سے بیعت کرنیکے

Marfat.com

بعد اون سب کو توڑنا پڑے گا اگر اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عنایت فرمائے اور اوسوقت آپ
اپنی قوم کی طرف پھر تشریف لیجائین تو پھر ہم لوگون کو سخت دقتین پیش آئین گی اوسکا چارہ کار
کیا ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور متبسم ہوکر فرمایا بل الدم الدم
والهدم الهدم انتم منی وانا منکم اسالم من سالمتم واحارب من
حاربتم یعنی ایسا ہرگز نہوگا بلکہ میرا خون تمہارا خون ہے اور میرے کپڑے تمہارے کپڑے
ہین تم میرے ہو مین تمہارا ہون جس سے تم صلح کروگے مین بھی صلح کرونگا جس سے تم لڑوگے
اوس سے مین بھی لڑونگا - پھر حضور پُر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ
تم اپنے لوگون مین سے بارہ نقیب منتخب کرو کہ وہ اپنی قوم کی نگرانی کرین اسلیئے اون سب نے
نو آدمی تو خزرج سے اور تین آدمی اوس مین سے نکالے - عباس بن عبادہ بن نضلا الانصاری
نے کہا یا معشر خزرج تمہین معلوم ہے کہ آپ سے جو تم بیعت کرتے ہو وہ بیعت احمر واسود
یعنی عرب و عجم کی لڑائی کے لئے ہے اگر تم اوسوقت جب تمہارے اموال پر مصیبت آئے اور
تمہارے اشراف قتل ہوجائین تو آپ کو چھوڑ دو تو ابھی چھوڑ دینا بہتر ہے کیونکہ اوس وقت چھوڑ دینا
دنیا و آخرت کی خرابی ہے - اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم اپنے عہد و پیمان کو پورا کرینگے تو بیشک
آپ کا ہاتھ پکڑ لو اور آپ کو اختیار کرلو یہی دنیا و آخرت کی سب سے اچھی نعمت ہے - اون سب نے
کہا کہ کچھ ہو ہمارے اموال جائین ہماری جانین جائین ہمنے آپ کو لے لیا - پھر حضور
سے مخاطب ہوکر عرض کی یا رسول اللہ ہمین اسکے عوض مین کیا ملے گا - حضور پُر نور نے
ارشاد فرمایا جنت - سب نے بالاتفاق النجا کی کہ دست مبارک ہماری طرف دراز فرمایئے
اور ہماری بیعت قبول کیجئے یکے بعد دیگرے سب نے اوسی جلسہ واحد مین بیعت کرلی - عباس
بن عبادہ کی تقریر نہایت پُر معنی تھی اوسکا مقصد تھا کہ عہد و پیمان کمال استحکام کے ساتھ
ہوگویا قوم کو اوسنے عہد و پیمان کے استحکام پر تشویق دلائی تھی اور بعض نے کہا ہے
کہ وہ یہ چاہتا تھا کہ عبداللہ بن اُبی بن سلول بھی آجائے تاکہ قوم کو اوسکے آنے سے قوت زیادہ

Marfat.com

حاصل ہوجاے - اسمین اختلاف ہے کہ اِن لوگون مین سے سب سے اول کس نے بیعت کی بعض
تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کا نام لیتے ہین اور ایک جماعت ابوالہیثم بن التیہان کو - لکھتے ہین
تیسرا گروہ براء بن معرور کی اولیت کا مقر ہے انکی بیعت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اب آپ لوگ اپنی منازل مین چلے جائین - عباس بن عبادہ
نے عرض کی یارسول اللہ اگر آپکی مرضی ہو تو ہم صبح ہی اہل منا پر اپنی تلوارین کھینچین حضورؐ نے
ارشاد فرمایا کہ ابھی مین مامور بالجہاد نہین ہون لہذا سب کے سب اپنی اپنی جگہون مین
چلے گئے اور مجلس برخاست ہوئی -

براء کا کعبہ شریف کی طرف نماز پڑہنا اور قریش کا مسلمانون کو ایذائین دینا

جب یہ پاک جماعت بیعت کے بعد اپنے اپنے مقام پر گئی اور اوس متبرک شب
کی صبح ہوئی تو دو آدمی قریش کے مدینہ والون کے پاس آئے اور کہا ہمنے سنا ہے کہ
تم لوگ ہمارے آدمی کے پاس آئے ہو کہ تم اوسکو ہمارے شہر سے اپنے ہمراہ لیجاؤ
اور تمنے اوس سے ہماری لڑائی کے واسطے بیعت کی ہے جتنے قبایل عرب کے ہین
اونمین سے کسی کی لڑائی ہمکو اس قدر بُری نہین معلوم ہوتی جتنا ہم تم سے لڑنے کو بُرا
سمجھتے ہین وہان انصار کے ساتھہ کچھہ مشرکین بھی تھے اون لوگون نے کہا کہ یہان تو
اس قسم کا کوئی معاملہ نہین ہوا - جب انصار مکۂ مکرمہ سے مدینۂ طیبہ مین واپس ہوکر پہونچے
تو براء بن معرور نے کہا کہ اے بنی خزرج میرے نزدیک تو یہ بہتر ہے کہ مین اپنی
نماز مین کعبہ کی طرف پشت نکرون لوگون نے کہا کہ رسول اللہ تو شام کی طرف مُنہ کیا کرتے
ہین ہم آپ کے خلاف نہین کر سکتے مگر براء نے نہین مانا اور کعبہ ہی کی طرف نماز پڑہتے رہے

Marfat.com

جب وہ مکہ مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ
ہان وہی قبلہ تہا تو اوسی پر صبر کرتا تو بہتر ہوتا پہر وہ رسولؐ اللہ کے قبلہ کی طرف نماز پڑہنے لگے
مگر آخر کار کعبہ ہی قبلہ ہوگیا اور عین نماز مین آپ کو کعبہ کیطرف پہر جانے کا حکم ہوا جب آپؐ
کعبہ کیطرف پہر گئے تو اور لوگ متوقف ہوئے مگر دس اصحاب آپ کے ساتہ فوراً پہر گئے
وہی عشرہ مبشرہ ہین یعنی یہ دس اصحاب قطعی جنتی ہین حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت
عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت زبیر حضرت طلحہ حضرت ابوعبیدہ حضرت سعد حضرت
سعید حضرت عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہم الغرض جب انصار نے آپؐ سے بیعت کرلی
اور مدینہ کو لوٹ گئے تو ذی الحجہ ہی کے مہینے مین وہان پہونچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم بقیہ ایام ذی الحجہ اور محرم و صفر تک مکہ مین رہے اور ربیع الاول کے مہینے مین
مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور بارہوین تاریخ ربیع الاول کو داخل مدینہ طیبہ ہوئے۔
جب قریش کو یہ امر بہ تحقیق معلوم ہوگیا کہ انصار مسلمان ہین تو انکی عداوت اہل اسلام سے بہت بڑہگئی
اور جو مسلمان مکہ معظمہ مین تہے اونپر انتہا سے زیادہ جفائین کرنے لگے اور طرح طرح کی ایذائین
دینے لگے اور اس ایذادہی سے قریش کا مطلب یہ تہا کہ یہ لوگ گہبراکر اسلام سے پہر جائین
لیکن یہ حضرات تو آفتاب نبوت کی روشنی اپنی آنکہون سے دیکہہ رہے تہے بہلا تاریکی
کفر مین کب آنے والے تہے ہر طرح کی تکلیف برداشت کی اور رسولؐ اللہ کا دامن مبارک
ہاتہہ سے نہچوڑا یہ غریب مسلمانون کے لئے آخری فتنہ تہا اور انکی مصیبت کی راتون کی صبح
صادق تہی اور پہلا وہ فتنہ تہا کہ جسمین بعض اصحاب نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تہی۔ یہ جو عقبہ
ثانیہ کی بیعت تہی اسکی وہ شرطین نہ تہین جو عقبہ اولیٰ کی شرطین تہین عقبہ اولے
کی بیعت عورتونکی سی بیعت ہوئی تہی اور بیعت عقبہ ثانیہ احمر و اسود عرب و عجم کی جنگ کے لئے
ہوئی تہی

اصحاب رسول اللہ کی ہجرت مدینہ منورہ کیطرف

Marfat.com

جب اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر بے انتہا جفائین ہونے لگین تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دیا اصحاب نے ہجرت کا ارادہ مصمم کر لیا سب سے اول **ابو سلمہ** بن عبد الاسد روانہ ہوے یہ اس بیعت سے ایک سال پہلے ہی چلے گئے تھے انکے بعد **عامر** بن ربیعہ حلیف بنی عدی نے اپنی زوجہ مسماۃ لیلیٰ بنت ابی حشمہ کے ساتھ ہجرت کی پھر عبد اللہ بن جحش اور اونکے بھائی ابو احمد اور اونکا کنبہ کا کنبہ ہجرت کر گیا انکے بعد پے در پے کے بعد دیگرے اصحاب رسول اللہ مدینہ کو روانہ ہونے لگے۔ پھر حضرت **عمر ابن الخطاب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عباس بن ابی ربیعہ بھی روانہ ہو گئے **صاحب تفریح الازکیا** رحمۃ اللہ علیہ واقعہ ہجرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ یون تحریر فرماتے ہین کہ اسی سال یعنی **نبوت کے تیرھوین سال** بعض اصحاب جانب مدینہ روانہ ہوئے مثل عمر ابن الخطاب زید ابن خطاب عباس ابن ربیعہ حمزہ ابن عبد المطلب۔ عبد الرحمن ابن عوف طلحہ ابن عبد اللہ عثمان بن عفان زید بن حارثہ عمار بن یاسر۔ عبد اللہ ابن مسعود صہیب رومی بلال حبشی سعد ابن ابی وقاص مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم اب کبار صحابہ مین سے حضور پر نور کے ساتھ سوائے حضرت صدیق اکبر اور حضرت علی مرتضیٰ کے اور کوئی باقی نہ رہا **صاحب معارج** تحریر کرتے ہین کہ اکثر اصحاب کی ہجرتین پوشیدہ ہوئین مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یون ہجرت کی کہ آپ مسلح ہو کر کعبہ مین آئے اور سات طواف کئے اور مقام ابراہیم مین دو رکعتین واجب الطواف کی ادا فرمائین پھر باواز بلند فرمایا کہ اونکے اوقات ضایع ہون جو پتھرون اونکے ٹکڑون کو خدا جانتے ہین اور قریش مجتمع تھے کسی نے کچھ جواب ندیا۔ اسی سال حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضور باریتعالیٰ شانہ مین ہجرت کی اور ہجرت کے مقام دریافت ہونے کی التجا کی تو تین مقام آپ کو دکھائے گئے ایک مقام بلاد بحرین سے دوسرا مقام ارض شام مین سے تیسرا

Marfat.com

مقام یثرب زمین حجاز مین مگرہی تیسرا مقام پسند خاطر شریف ہوا لیکن تعین وقت اور میعاد
تشریف بری مین تامل رہا اب جو پے در پے صحابہ کی ہجرتین ہونے لگین تو قریش نے
سمجھ لیا کہ یہ پروانے شمعِ حرم قدس سے جدا ہوکر جس طرف گئے ہین اونکا جذبِ عشق
شمع کو بھی اپنے ہی پاس بُلالے گا اونکو معلوم ہوگیا کہ بہت جلد سرزمین مکہ مکرمہ فراقِ
حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین ہجرت زدہ ہوکر صفِ ماتم قایم کرنے والی ہے
اس خیال سے کفار قریش ابوجہل وغیرہم نے **دارالندوہ** مین جو خانہ کعبہ کے پاس
عرب کے مشورہ کرنے کا ایکگھر بنا ہوا تھا نشست کی اور اونکے سربرآوردہ اشخاص
جمع ہوئے اور دروازہ مکان کا بند کرکے مشورہ کرنے لگے ایک شخص جو نجد کے شیخ
کے لباس مین تھا اور کہا جاتا ہے کہ وہ شیطان علیہ اللعن تھا اور اس لباس مین متمثل ہوکر
آیا تھا اوس مکان مین داخل ہوا وہ لوگ اوسے دیکھکر متعجب اور مشوش ہوئے اور اوسے
اپنی انجمن کا مخالف سمجھے اوسنے اُن لوگون کو تشفی دی اور کہا کہ تم پریشان نہو مین بھی تمہاری
ہی جماعت اور خیال کا آدمی ہون اور نجد کا رہنے والا ہون جو بات میری سمجھ مین آئیگی
مین بھی کہون گا اگر تمہین بھی معلوم ہو قبول کرنا وسمجھے یہ آدمی ہمین مشورہ دینے کیلئے رغبت سے آیا ہے
اور اوسکا شکریہ ادا کرکے اوس انجمن مین داخل ہونے اور رائے دینے کی اجازت دی
اور بڑی گرمجوشی سے مرحبا وا ہلاً وسہلاً کہہ کر بٹھایا - قریش نے اوسکے سامنے تقریر کی کہ
ہمین **محمدؐ** نے بہت تنگ کیا ہے ہمنے انکے واسطے کوئی بات سوچنے کو یہ انجمن قایم کی
ہے ہمارے معبودون نے ہمپر بڑی عنایت کی کہ آپکو ہمارے پاس مشورہ دینے کو بھیجدیا
ہم آپ کے شکریہ کے ساتھ اپنے معبودون کا بھی شکریہ ادا کرتے ہین اب آپ ہمین مشورہ
دیجئے کہ ہم اس شخص کو کیونکر اپنے ملک سے جدا کرین اوسنے کہا کہ تمہاری جماعت مین
بھی بڑے دانشمند لوگ ہین پہلے آپ اپنی رائے ظاہر کیجئے اگر وہ ماننے کے قابل ہوگی
تو بیشک وہ مانی جائے گی نہین تو اوسکی اصلاح کیجائیگی پہلے قریش مین سے جسنے کلام کیا اور

Marfat.com

شاید وہ ہشام بن عمر تہایون اوس موذی نے زہر اگلا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایک تنگ وتاریک مکان مین قید کرو شیخ نجدی نے کہا کہ آخر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تنہا نہین ہین اونکا جتھا ہے اونکے ہمراہ مطیع اور فرمان بردار لوگ ہین وہ بغیر جدال وقتال کے کیونکر تمہارے ہاتھہ مین قید ہونے دینگے ایک آدمی کے قابو مین کرنیکے لئے اتنی خونریزی قرین مصلحت نہین ہے۔ پہر دوسرا شخص بولا اس مین بہی راوی کو شک ہے کہ شاید وہ ابو البختری تہا کہ انکو یہان سے دوسرے ملک مین پہونچا دو کہ اس شہر کے لوگون کو تو پناہ ملجائیگی شیخ نجدی نے جواب دیا کہ یہہ راے بہی پسندیدہ نہین ہے یہہ بات سب کو معلوم ہے کہ یہہ سحر بیان آدمی ہین جس ملک مین جائینگے وہین لوگ انکے دام تقریر مین اسیر ہوکر انکا کلمہ پڑہنے لگین گے پہر انکو بہت قوت ہوجائیگی پہر یہہ ایک بڑی فوج لیکر تمپر چڑہ آئینگے اور تمکو ان سے مقابلہ کرنیکی قوت نہوگی آخر ابو جہل مردود نے تقریر کی کہ عرب کے جتنے قبیلے ہین ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی لے لیا جاے اور وہ سب ملکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قتل کرین بنی ہاشم کو تمہا سب قبیلون سے لڑنیکی قوت نہوگی ناچار یہہ لوگ دیت پر راضی ہوجائینگے بس دیت دیدی جائیگی شیخ نجدی نے اسی راے کو پسند کیا اور یہی راے قایم رہی چنانچہ پانچ قبیلونکے پانچ نوجوان سردار اس کام کے واسطے مقرر ہوے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آستانۂ ملایک آشیانہ حضرت محبوب رب العالمین پر حاضر ہوے اور یہہ سب سرگذشت عرض کردی جیساکہ قرآن پاک مین وارد ہوا ہے واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین یعنی جب فریب بنانے لگے آپس مین مشورہ کرکے

Marfat.com

کہ تجھکو نظر بند کرین یعنی قید کرکے اپنے نگرانی مین رکھین یا قتل کرین یا شہر مکہ سے
جدا کردین اور مکر یعنی داؤن کر رہے ہین اور اللہ ان مکاروں کے مکر کو خوب سمجھتا
ہے ۱۲ اور یہہ بھی حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ آپ مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائین
صحیح بخاری شریف اور مسلم شریف مین ہے کہ جب سب اصحاب ہجرت
کرگئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اجازت چاہی حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹھہر جاؤ جلدی نکرو مین امید رکھتا ہون کہ
مجھے بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہے لہذا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہمرکابی کے منتظر رہے اور آپ نے
دو اونٹ چار ماہ پہلے سے خوب اچھی طرح سے کھلا پلا کر طیار کر رکھے تھے چنانچہ
حضور پر نور کو بھی اجازت ہوئی آپنے اوسی روز دوپہر کے وقت حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کو مطلع فرمایا حضرت صدیق اکبر نے عرض کی کہ مین بھی ہمرکابی کی
دولت سے بہرہ اندوز رہون حضور نے اجازت دی اور حضور پر نور نے بھی ایک
ناقہ جسکا نام قصوی تھا چار سو درم کو مول لیا اور عبداللہ ارلقیط دیلی کو نوکر رکھا
تاکہ تین روز بعد دونون اونٹ ہمراہ لیکر جبل ثور مین حاضر ہو یہہ شخص اگرچہ امام
نووی کی تحقیق مین مسلمان نتھا مگر امین تھا۔

بیان ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

جو ہشتم ربیع الاول وبقول صحیح لبست وہفتم صفر بروز
دوشنبہ سنہ چہاردہم نبوت کو واقع ہوئی

الغرض جب ابوجہل کی رائے پر شیخ نجدی متفق ہوا تو اور لوگون نے بھی یہی

Marfat.com

رائے پسند کی رات کے وقت ابوجہل ابن ہشام حکم ابن ابی العاص عقبہ
ابن معیط نضر ابن حارث امیہ ابن خلف طلحہ بن عدی حکیم ابن حزام وغیرہ ہم
سب کے سب ہتھیارون سے مرتب ہوکر آستانہ فیض کاشانہ پر حاضر ہوے۔
جبرئیل علیہ السلام آپ کو ان واقعات سے مطلع کر گئے تھے اور یہہ بھی عرض
کر دیا تھا کہ آج شب کو آپ اپنے بستر پر آرام نفرمائین لہذا حضور پرنور نے اپنی
ردائے مبارک جو سبز رنگ کی تھی حضرت **شیر خدا علی مرتضیٰ** کرم اللہ وجہہ کو
عنایت فرمائی اور کہا کہ تم اسکو اوڑہکر سو رہنا کافر تمکو کچھہ ایذا نہ پہونچا سکینگے
اور تم سب اسباب امانت جن لوگون کے میرے پاس رکھے ہین وہ سب اون
لوگون کو سپرد کرکے مدینہ کو چلے آنا حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ وہ چادر مبارک
اوڑہکر سو رہے اور حضور پرنور بہ نفس نفیس ایک چادر اوڑہکر دروازے سے
باہر آئے اور سورہ یسین شریف کا پہلا رکوع لایبصرون تک پڑہ کر ایک مٹھی
خاک اوٹھاکر کفار کی جماعت پر پھینک ماری وہ خاک ہر کافر کے سر اور منہ او
آنکھون پر پڑی اور حضور پرنور وہان سے تشریف لے گئے جب حضور اونکی حد نظر
سے بہت دور نکل گئے اور ان کفار نے حضور پرنور کو نہ دیکھا اور ہنوز منتظر تھے
کہ ایک شخص قریش کے پاس آیا اور اوسنے پوچھا کہ تم کسکے انتظار مین کھڑے ہو
وہ بولے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوسنے کہا کہ تمہین خدا
غارت کرے وہ تو تمہارے سامنے سے ابہی ابہی چلے گئے ہین کیا تم نے
نہین دیکھا اوسنے اونکی طرف دیکھکر کہا کہ تمہارے سر و پر خاک کیسی پڑی ہوئی
ہے اون لوگون نے دیکھا تو واقعی اونکے سر اور چہرے بالکل خاک آلود ہو رہے
تھے جب وہ لوگ حضرت کی دولتسرا مین داخل ہوے تو ایک شخص کو سبز چادر
اوڑہے ہوے سوتا پایا جب اوٹھانے گئے تو کہنے لگے یہہ تو علی ابن ابیطالب

Marfat.com

ہین پہرادن لوگون نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کہان ہین آپ نے کہا مجھے معلوم نہین مگر ادن لوگون نے حضرت علیؓ کو پکڑا اور
بہت سخت تکلیفین دین آخر کو چھوڑ دیا اسطرح اللہ تعالی شانہ نے اپنے حبیب کو
دشمنون سے بچایا پہر حضرت علیؓ نے وہ سب امانتین جو آپ کے پاس لوگون کی
رکہی ہوئی تہین جون کی تون جنکی تہین اونکو پہونچادین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھہ لیکر ہجرت کرنا اور غار ثور مین تین روز رہکر مدینہ طیبہ کو روانہ ہونا

حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صبح یا شام کیوقت روزانہ میرے باپ کے مکان پر ایک
مرتبہ تشریف لایا کرتے تہے لیکن جس روز آپ کو ہجرت کا حکم ہوا ہے تو آپ دوپہر کو
تشریف لائے میرے باپ نے آپ کی تشریف آوری خلاف عادت دیکہکر عرض کی
کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون اسوقت کسوجہ سے تشریف لانا ہوا جب آپ
مکان کے اندر تشریف لائے اور چوکی پر بیٹہے تو فرمایا کہ اگر یہان کوئی غیر آدمی
ہو تو اوسے جدا کردو میرے باپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہی میری دونون لڑکیان ہین انکے سوا کوئی اور دوسرا
آدمی نہین ہے حکم ہو تو انکو جدا کردون۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالی شانہ نے
مجھے ہجرت کا حکم دیدیا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی
کہ مجھے کیا حکم ہوتا ہے فرمایا کہ تم بہی میرے ساتھہ چلو حضرت ام المومنین

Marfat.com

عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہین کہ میرے باپ کو اسقدر خوشی ہوئی کہ فرط مسرت سے
رونے لگے اور عبداللہ بن اریقط کو جو قبیلہ بنی الدیل بن بکر سے تہا اور وہ
مشرک تہا اوسے اُجرت پر راستہ بتانے کے لئے ہمراہ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہجرت فرمانیکا حال سوائے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے اور اونکی آل یعنی دخترونکے اور کسیکو معلوم نہتا۔ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے مکان کی کھڑکی سے جو اوس مکان کی پشت کی طرف واقع تہی تشریف
لے گئے تاکہ کسیکو خبر نہو اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمراہ تہے دونون خادم
ومخدوم **جبل ثور** کے غار مین رونق افروز ہوے اس ایک برج مین آفتاب
وماہتاب کا قران ہوا ہمارے علامہ ابن اثیر نے اکثر مقامات مین اختصار کیا
ہے لہذا مجھے اور کتابونکی طرف بہی رجوع کرنی پڑی **روایت** معتبر روایتونسے
ثابت ہے کہ جو خاک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سورۂ یٰسین کا
پہلا رکوع پڑہکر اون کافرونکی طرف پہینکی تہی اور وہ اون لوگون کے سر و نپر
اور چہرون پر پڑی تہی اوسکا یہہ معجزہ ہوا کہ جس جس کافر پر وہ خاک پڑی وہ
غزوہ بدر مین بحالت کفر مارا گیا سوائے حکیم ابن حزام کے کہ وہ مشرف باسلام
ہوے اور ایک سو بیس برس زندہ رہے ساٹہہ برس کافر رہے اور ساٹہہ
برس اسلام کی حالت مین یہہ صحابی ہین اور اونکا بیٹا تابعی ہے **حزام** بکسر
حاء حطی وفتح زاء معجمہ **روایت** ہے کہ جب حضور پر نور اپنی دولتسرا سے حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گہر پر تشریف لائے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ ہزار دینار لئے اور حضور کے
ہمراہ ہوے اور دونون خادم ومخدوم پا پیادہ روانہ ہوے نعلین بہی حضورؐ
نے پاے مبارک سے نکال ڈالین تہین تاکہ زمین پر نشان رفتار معلوم نہو

Marfat.com

اولنگلیون کے بہل حضور چلتے تہے جب پاے مبارک پر اثر جراحت کا پہنچا
توحضرت صدیق اکبر نے حضور پرنور کو اپنے دوش پر سوار کر لیا اور غار ثور تک
لیگئے یہہ سیدنا صدیق اکبر کی معراج تہی - یہہ غار مکہ معظمہ سے تخمیناً دو کوس
کے فاصلہ پر ہے - چونکہ پہاڑون کے غارمین اکثر حشرات الارض کا مسکن ہوتا
ہے لہذا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت کو اوسمین داخل ہونیسے
روکا اور خود اوسمین داخل ہوے اور اوسے خوب صاف کر ڈالا اور اوسمین
کئی سوراخ تہے اپنی چادر کو پہاڑ پہاڑ کے سب سوراخ بند کر دیئے صرف
ایک سوراخ باقی رہگیا تہا اوسمین اپنے پاون کا انگوٹہا لگا دیا اور بعض روایت
مین ایڑی ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر سر رکہکر سو گئے جس سوراخ مین حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کی ایڑی یا انگوٹہا لگایا ہوا تہا اوسمین سانپ تہا اوسنے انگوٹہے
مین کاٹا مگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے کہ حضرت بیدار
نہو جائین جس سے آپکے آرام مین خلل واقع ہو اپنے پاون کو ذرا جنبش ندی
لیکن شدت تکلیف سے آپکے آنسو نکل آے اور کچہہ قطرے اشک کے حضور
کے رخسار مبارک پر ٹپکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آنکہین
کہول دین حضرت صدیق اکبر نے عرض کی کہ میرے پاون مین سانپ نے کاٹ لیا
حضور نے آب دہن مبارک اوس مقام پر مل دیا جسکے سبب سے اثر زہر دفع ہو گیا
تین شبانہ روز حضرت نے اسی غار مین قیام فرمایا - القصہ کفار حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے در دولت سے پلٹ کر حضرت صدیق اکبر
کے گہر پر آئے دروازہ پر حضرت اسماء یعنی حضرت صدیق اکبر کی دختر کہڑی تہین
اونسے مردود ابوجہل نے پوچہا کہ تیرا باپ کہان ہے آپ نے کہا کہ مین نہین

Marfat.com

جانتی اوس شقی نے ایک طمانچہ زور سے حضرت اسما کے چہرہ پر مارا کہ جسکے صدمہ سے آپکے کانون کے گوشوارے نکل پڑے پھر اون کفار نے ایک راہبر کو اپنے ساتھہ لیا اور نشان قدم پر چلے اور جبل ثور تک پہونچگئے راہبر نے کہا کہ تمہارا مطلوب یہان سے آگے نہین گیا ہے اور یہہ لوگ غار کے کنارہ پر کھڑے تھے حضرت صدیق اکبر نے کہا کہ یارسول اللہ اگر یہہ لوگ اپنے قدم پر نظر ڈالین گے تو ہمین دیکھہ لینگے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا ابا بکر ما ظنک یا ثنین اللہ ثالثہما یعنے اے ابا بکر تو کیا گمان کرتا ہے اون دو کی نسبت جنکا تیسرا خدا ہے یعنی ہم دونون تنہا نہین ہین ہمارے ساتھہ خدا ہے جو تیسرا ہے وہ ہمین انکے شر سے محفوظ رکھیگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا یعنی غمگین نہو اللہ ہمارے ساتھہ ہے اوس غار کے منہ پر کبوتر نے انڈے رکھے تھے اور وہ بیٹھا ہوا انڈے سے رہا تھا کہ ان لوگون کو دیکھہ کر کبوتر اوڑا اور مکڑی کا جالا بھی اوس غار کے منہ پر اون کافرونکو نظر آیا اون لوگون نے کہا یہان ہرگز کوئی آدمی نہین آیا اگر کوئی شخص اسمین داخل ہوتا تو مکڑی کا جالا بالکل ٹوٹ جاتا اور یہہ جنگلی کبوتر بھی یہان نہ ہوتے بعض کفار نے کہا کہ سنتے ہو یہہ مکڑی کا جالا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش سے پہلے دیکھا ہے ناچار کفار نگونسار بے نیل ومرام وہان سے واپس گئے **سبحان اللہ وبحمدہ** اللہ کے خاص بندے جو صرف اوسی پر بھروسا کر لیتے ہین وہ ہر طرح اونکا معین اور مددگار رہوتا ہے اور اون کو کسیطرح کسی آفت مین مبتلا نہین ہونے دیتا یہہ لوگ تو دنیا کے منتخب لوگون مین ہین انکا تو ذکر ہی کیا اگر آپکی ذات پاک محفوظ نر کہی جاتی تو اوس

Marfat.com

پاک پروردگار تعالیٰ شانہ کے کلمہ پڑہنے والون کا زمین پر نشان نرہنے پاتا

خیر جو فضائل اور بزرگیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہین
وہ تو ہم کیا جانتے ہین ؎

سرنحور

محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی	خدا سے پوچھیے شان محمدؐ

ہمین صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے دنیا اور مافیہا کو توحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے پیدا کیا اور آپ کی ذات پاک کو اپنے واسطے پیدا کیا پھر جسقدر حفاظت وہ پاک پروردگار آپکی فرماتا وہ کم تھی وہ مالک حقیقی اون گناہگارون کی جان و مال وایمان وآبرو کی حفاظت کرتا ہے جو اوسپر پورا بھروسا کر لیتے ہین چنانچہ اسی ۱۳۲۲ھ ہجری کا واقعہ ہے جو مجھپر اس شہر اکبر آباد مین گذرا ہے اور میرے مالک نے میری مدد کی ہے ۱۲ فقیر محمد اکبر ؎

پوچھنا کیا ہے جو ہی مرتبہ ابرارونکا	سامنا ہوگا پر اک روز گنہگارونکا
اپنی معصومی پر افسوس ملک کرتی ہین	نازاوٹھاتا ہے جب اللہ گنہگارونکا
یہہ وہ ہین جنکی سبب سے ہی نزول رحمت	ایک عالم پہ ہے احسان گنہگارونکا
ہوگی گلگونۂ رخسار شفاعت اکدن	کیون ہوا جاتا ہی منہ زرد گنہگارونکا
ہاتھہ مین لیکے وہ گیسوی رسا کہتا ہون	یہہ وسیلہ ہی قیامت مین گنہگارونکا
جابجا ذکر ہی قرآن مین انکا واعظ	بے وضو ہو تو نہ لی نام گنہگارونکا
جتنے اوصاف ہین سب تجھہ مین ہین یا لیکن	دل بھی دیدے تجھے اللہ گنہگارونکا
حشر مین پوچھی گئے پہلے ہمین ای اکبر	حق مقدم ہی رہا سب سے گنہگارونکا

پھر وہی ہجرت کا بابرکت واقعہ اس ہجرت کے واقعہ مین اللہ جل جلالہٗ وتعالیٰ شانہ نے اس اُمت مرحومہ مین سے دو بزرگون کو وہ فضیلت

Marfat.com

عنایت فرمائی کہ سوائے اونکے اور کسیکو یہہ شرف حاصل نہوا حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غار ثور مین تین دن ملے اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو ایک شب جو آپنے بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر استراحت فرمائی ہے اور مرتبہ وقدر مین یہہ دونون شرف برابر ہین زیاتی وکمی کا ذکر نہین ہے اگرچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان مین بہت وضاحت کے ساتھہ نزول اس آیت کا ہے اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی شان پاک مین جو آیت نازل ہے اوسکو بہی مفسرین نے آپ ہی کی شان مین سمجھا ہے ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد۔ ترجمہ اور بعض آدمی بیچتے ہین اپنی جان خدا کی رضامندی کی تلاش مین اور اللہ بہت مہربان ہے اپنے بندونپر ۱۲ **حضرت سیدنا صدیق اکبر** رضی اللہ عنہ نے اس سفر ہجرت مین جو حق رفاقت ادا کیا ہے کسیطرح وہ شایگان خدمت نظر انداز کرنیکے قابل نہین ہے یہہ ضرور ہے کہ کہنے والا یہہ کہیگا کہ یہہ خدمت جو آپ بجا لائے تو کسی پر احسان کیا جو کچھہ کیا اپنی ذات کے واسطے کیا اور اوسکا فائدہ اوٹھایا صدیق اکبر رضؓ ہوگئے بعد وفات حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ کے خلیفہ ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پہلو مین دوش بدوش رفیق رہے بے شبہہ ہر انسان جو کوئی نیک کام کرتا ہے اوسکی غرض یہی ہوتی ہے کہ مجھے اسکا اچھا بدلہ ملے اور ضرور حضرت صدیق اکبر رضؓ کی بہی یہی خواہش تہی مگر یہہ تفصیلی حالات اونکو نہین معلوم تہے کہ اس خدمت کے صلہ مین مین حضرت کا خلیفہ ہوجاونگا اور بعد انتقال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پہلوے مبارک مین دوش بدوش مجھے جگہہ ملجائیگی کوئی شخص کوئی نیک کام کرے اوسکو کیا معلوم ہے اللہ تعالیٰ شانہ نے وہ نیکی اوسکی قبول کی یا نہین حضرت صدیق اکبر رضؓ جو خدمت حضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بجالائے وہ اوس سبب سے تہی کہ جو اللہ تعالیٰ شانہ نے روز ازل سے تخم محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اونکی مزرعۂ دلمین بودیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عنایتون نے جب اوس مزرعہ دل کی آب پاشی فرمائی تو اوس نخل مبارک نے یہہ برگ و بار پیدا کئے **الحمد للہ**

اے عشاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

دل خوش رکھو کہ عشق رسول اللہ زینہ ہے اللہ کی عشق کا اور عشق مرشد زینہ ہے عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اور ان تینون عشق کی معیار یعنی کسوٹی **شریعت غرا** ہے اگر کوئی سالک اپنے مرشد کے عشق کا دعویٰ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا فرمان مبارک یعنی **شریعت** مصطفوی اوسکے پاس نہو تو دعوی عشق مرشد غلط اور یہہ دعویٰ اوسکا گمراہی ہے اور جب سالک نے دعویٰ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کیا اور **اللہ جل جلالہ وعم نوالہ** کے احکام کی بجاآوری کا اوسے خیال نہین ہے تو دعویٰ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غلط ہے **مرید** - **سالک** - **صوفی** - وہی سمجھا جائیگا جو ان اصول کا پابند ہو اب یہہ بات رہی کہ پیر کون اور کیسا ہونا چاہیئے مولٰنا ے روم فرماتے ہین ؎

پیر تا بستان و خلقان تیر راہ	خلق مانند شب اند و پیر راہ
کردہ ام بخت جوان را نام پیر	کو زحق پیر است نہ از ایام پیر
ہر کہ در رہ پے قلاوزی رود	ہر دو روزہ راہ صد سالہ شود
پیر را بگزین کہ بے پیر این سفر	ہست بس پُر آفت و خوف و خطر

بعض حضرات یہہ کہتے ہین کہ پیر کے حکم کی اطاعت ہمپر واجب ہے ہمنے اپنے پیر کو نماز پڑہتے نہین دیکہا نہ ہمین ہمارے پیر نے نماز کا حکم دیا جن باتون کا

Marfat.com

حکم دیا ہے وہ کر رہے ہین **شریعت غزائے مصطفوی** اسکا جواب دیتی ہی
کہ تمہارا پیر پیر نہین ہے اسلئے کہ دفتر رسول اللہ صلعم مین اوسکا کہین نام نہین ہے
اور نہ تمہارے پیر کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مہری فرمان
ہے لہذا تمہاری بیعت اوسکے ہاتھہ پر درست نہوئی نہ تم اوس کے مرید نہ وہ
تمہارا پیر ہے

اے بسا ابلیس آدم روے ہست		پس بہر دستے نباید داد دست

پھر وہی ہجرت کا بابرکت واقعہ مشکوٰۃ شریف مین حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی یہہ روایت ہے **روایت** حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے
تہے کہ اگر ابوبکر صدیق رضؓ میری ساری عمر کی اعمال حسنہ لے لین اور اوسکے بدلہ مین
ایک شب اور ایک دن اپنا مجھے دیدین مین بہت راضی ہون رات تو شب
ہجرت کی اور دن حضور کی وفات کا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے **اصحاب**
رسول اللہ کی یہہ بزرگوار ایک ہی گلبن کے پہول ہین جو انکی رنگت وہی
اونکی جو انکی خوشبو ہے وہی اونکی مگر اپنی بزرگی اور فضیلت کا کوئی مقر نہین ہر صحابی
اپنے سے اچھا دوسرے کو سمجھہ رہا ہے جب تو اللہ تعالیٰ شانہ نے یہہ مرتبہ بلند
انکو عنایت فرمایا کہ بڑے بڑے اولوالعزم اور فاتحان ملک کے نام ونشان مٹ گئے
مگر انکی نام پاکیزہ کتابون مین اور قبرین طاہر ومطہر زمینون مین باقی ہین اور قیامت تک
یہہ نام ونشان باقی رہینگے انشا اللہ تعالیٰ **راویان پاک سرشت** بیان
کرتے ہین کہ ابوجہل بدبخت نے منادی کرادی کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زندہ یا مردہ گرفتار کرکے لائیگا
اوسے دو سو اونٹ انعام مین ملینگے اور جو ان دونون مین سے کسی ایک کو لائیگا
اوسے ایک سو اونٹ ملینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تین روز

Marfat.com

غارمین رونق افروز رہے عامر بن فہیرہ اور ابوبکر اپنے ساتھ
اسما بنت ابی بکر کھانا کھلا جاتی تھین اور عبداللہ ابن ابی بکر بھی وقت جان شب
شب کو آتے تھے اور قریش کے اخبار بیان کر جاتے تھے جب تیسری رات کی
صبح ہوئی تو پنجشنبہ کا دن تھا اور صاحب مدارج النبوۃ کے قول کے موافق
غارمین تشریف آوری تو بست ہفتم صفر کو ہوئی اور تشریف بری یکم ربیع الاول کو
عبداللہ ابن اریقط دلی دونون اونٹ موافق قرار داد روز وعدہ تاریخ کے لایا ناقہ
قصوا پر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہوے اور دوسرے اونٹ پر عبداللہ اور عامر سوار
ہوکر سواحل کے راستہ سے تاریکی مین روانہ مدینہ منورہ ہوے اثنار راہ مین ایک
سنگ کلان کے سایہ مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا پوستین
بچھا کر حضرت کو بٹھایا اور خود صحرا مین گشت کرنے لگے قریش کا ایک چرواہہ جو
حضرت صدیق اکبرؓ کا شناسا تھا ملگیا وہ دودہ کے دو پیالے بھرلایا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پانی ملا کر تھوڑا سا دودہ نوش فرمایا اور وہان سے
روانہ ہوے اور منزل قدید مین ام معبد عاتکہ خزاعیہ بنت خالد کے خیمہ پر پہونچے
معجزہ آپ نے اُم معبد سے کہا کہ تھوڑا دودہ چاہیئے ام معبد نے کہا کہ خیمہ مین
ذرا بھی دودہ نہین ہے جو بکریان دودہ دیتی ہین وہ چرنے کو گئی ہین اوس خیمہ
کے گوشے مین ایک بکری بندہی ہوئی تھی حضور نے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو
ہم اسکا دودہ لے لین اُم معبد نے عرض کی کہ یہہ بکری تو بہت بوڑہی ہوگئی ہے
اسکا دودہ خشک ہوگیا ہے حضور نے فرمایا کہ ہم اسمین سے دودہ نکال لینگے
اوسنے عرض کی بہت خوب بکری حاضر ہے حضور نے بسم اللہ کہکر اوسے دوہنا
شروع کیا حضور کے ہمراہ جو ظروف تھے وہ سب بھر گئے اُم معبد کے گھر مین

Marfat.com

پھر برتن تھے وہ سب بھر گئے **مشکوٰۃ شریف** مین ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غار مکہ سے مع صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وعامر ابن فہیرہ اور عبداللہ لیثی جانب مدینہ باسکینہ تشریف لیچلے راہ مین خیمہ اُم معبد خزاعیہ پر گذرے یہہ عاقلہ کہن سالہ قویہ عورت تہی اور اپنے خیمہ مین تکیہ لگاکر بیٹھتی اور فقیرون کو کھانا دیتی تہی جس روز حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان پہونچے ہین تو وہ اپنے دستور کے موافق وہان بیٹھی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکو دیکھکر فرمایا کہ اگر تیرے پاس گوشت اور خرمے ہون تو ہم کو بقیمت دے اوسنے قحط سالی کا عذر کیا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک بکری اوسکے خیمہ مین بندہی ہوئی دیکھی اوسسے ارشاد فرمایا کہ اس بکریکا کیا حال ہے کیون چراگاہ مین نہین گئی اوسنے کہا یہہ بہت لاغر ہے اس سے چلا نہین جاتا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پوچھا کہ یہہ دودہ دیتی ہے اُم معبد نے کہا اسکے تن تو سوکھے پڑے ہین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اگر تو اجازت دے تو مین اسکے تھنون سے دودہ نکال لون اوسنے کہا میرے مان باپ آپ پر فدا اگر اسکے تھنو مین دودہ ہو تو آپ نکال لین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا فرمائی اور اپنا دست مبارک اوسکے تھنون سے لگا دیا بکری نے دودہ دینا شروع کیا ایک بڑا برتن لبریز ہوگیا آپ نے اُم معبد کو پلایا پھر اپنے ہمراہیونکو اور سب کے پیچھے آپ نے نوش فرمایا پھر دوبارہ اوسی دوہا اور اُم معبد کے سب برتن بھر دئے اور بیعت اسلام لی اور وہان سے جانب مدینہ تشریف لیچلے **کذا فی شرح السنۃ البغوی** روایت ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد ابوم ابن ابی الجون ابو معبد شوہر اُم معبد کا آیا اور گھر کے برتنون مین دودہ بھرا ہوا دیکھکر حیران ہوا اور اپنی عورت سے پوچھا کہ اسقدر دودہ کہان سے آگیا اوسنے وہ تمام قصہ بیان کرکے رسول صلعم کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ بھی ظاہر

Marfat.com

اور کہا کہ اونکے ہاتھہ کی برکت سے اس بکری کے تھن دودھ سے بھرا ہوا ہے اور مین نے
کہا کہ واللہ یہہ مرد قریش کا صاحب تہا جسکو وہ تلاش کرتے ہین اور جسکا شہرہ
تمام عالم مین ہو رہا ہے اگر مین اوسوقت ہوتا تو اونکی ہمراہی کی درخواست کرتا
بعد اوسکے ابو معبد اور اُمّ معبد نے ہجرت کی اور اپنا اسلام اوسے دن سے شمار کیا
روایت ہے کہ وہ بکری اٹھارہ برس جیتی رہی اور صبح و شام دودہ دیتی تہی
زمانہ قحط مین کہ ایک بڑا قحط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین ہوا تہا
صبح و شام دودہ دیتی تہی اور تمام عرب کے شیردار جانورون کے تھن سوکھہ گئے
تہے۔ الغرض جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُمّ معبد کے خیمہ سے
تشریف لیچلے تو **سُراقہ ابن مالک** کا معاملہ پیش آیا روایت صحیح سے یہہ
واقعہ یون بیان کیا گیا ہے **بخاری** مین عبدالرحمٰن ابن مالک مُدلجی سے روا
ہے کہ سراقہ ابن مالک ابن جعشم کا بھتیجا تہا کہا اوسنے کہ میرے باپ نے مجھسے
تذکرہ کیا کہ سراقہ کہتا تہا کہ قریش کے ایلچی ہمارے قبیلہ مین آئے اور حضرت
کی تشریف بری مدینہ منورہ سے ہمکو مطلع کیا اور کہا کہ جو شخص اونکو گرفتار کرے
اوسکو اتنا انعام ملیگا چنانچہ اس معاملہ کو مُستند المحدثین جناب مفتی محمد عنایت احمد
بعثہ اللہ فی زمرۃ الصالحین اپنی کتاب **تاریخ حبیب الٰہ** مین یون تحریر
فرماتے ہین **سراقہ بن مالک کا واقعہ**۔ سراقہ بن مالک بن جعشم سرداران
عرب مین سے ایک شخص تہا اوسکا گہر ایک جھیل کے کنارے پر تہا اوس نے
مضمون شہرہ کفار قریش سنا تہا کسی نے اوسسے جاکر کہا کہ ابہی چند آدمی اونٹونپر
سوار ادہر سے گئے ہین شاید یہہ وہی ہون جنکی قریش کو تلاش ہے **سُراقہ**
نے بطمع انعام قریش ارادہ اونکے تعاقب کا کیا اور اس خیال سے کہ کوئی اور
انکی گرفتاری مین پیش قدمی نکرے قوم کے دہوکا دینے کو کہا کہ یہہ لوگ

Marfat.com

وہ نہین ہین فُلان قبیلے کے آدمی ہین بعد اسکے گھوڑا طیار کرا کے ایک ٹیلے
کے نیچے منگوایا اور کمان و ترکش سے مسلح ہوکر روانہ ہوا اور گھوڑا جھپٹا کر
حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قریب پہونچا حضرت سیدنا ابوبکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حفاظت کے
خیال سے ہر طرف نظر کرتے ہوے جارہے تھے آپکی نظر مبارک سُراقہ پر پڑی
عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک ولک واصحابک وسلم ایک سوار آپہونچا
آپ نے اوسے دیکھا اور سراقہ کے لئے بد دعا کی فورًا زمین نے سراقہ کے
گھوڑیکو اوسکے پیٹ تک نگل لیا گھوڑا چارون پاؤن سے زمین مین گھس گیا
سراقہ نے کہا کہ مین سمجھ گیا کہ آپ دونون صاحبونکی بد عا سے میرے گھوڑیکا
یہہ حال ہوا ہے آپ مجھے اس بلا سے بچاوین اب مین عہد کرتا ہون کہ جو شخص
مجھے آپ کی تلاش مین آتا ہوا ملیگا مین اوسے پھیر دونگا تاکہ وہ آپ تک نہ پہونچے
آپ نے دعا کے لئے اپنے دست مبارک بلند فرمائے زمین نے فورًا گھوڑی کو
چھوڑ دیا سُراقہ کہتا ہے کہ مجھے اوسیوقت یہہ خیال ہوا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ آپکو غلبہ
اور ظفر عنایت فرمائیگا مین آپکے قریب گیا اور مینے عرض کی کہ آپ مجھے امان نامہ
لکھدیجئے کہ جب اللہ تعالیٰ شانہ آپ کو قوم پر فتحمند کرے تو مین محفوظ رہون آپنے
حضرت **عامر بن فہیرہ** کے ہاتھہ سے امان نامہ لکھوا دیا سُراقہ اگرچہ اوسوقت
مسلمان نہوے لیکن اسکے بعد وہ ایمان لاے اور اصحاب کے زمرہ مین داخل
ہوے سراقہ نے جب مراجعت کی تو حسب وعدہ جو شخص اونکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تلاش مین جاتا ہوا ملا اوسکو پلٹا دیا اوس سے کہا کہ
مین دیکھہ آیا ہون اب تمہارے جانیکی ضرورت نہین ہے **معجزہ** یہہ معجزہ
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا معجزۂ **موسوی** کا ہم پہلو ہے

Marfat.com

فرق دونون معجزون مین رحمت و غضب کا ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا معجزہ سراپا رحمت ہے کہ وہ سراقہ کے لیے سبب ایمان ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ قارون کے واسطے سبب ہلاکت کا ہوا اور باوجود اقرار اسلام اوسکا اسلام رد کر دیا گیا۔ ؎

ببین تفاوتِ رہ از کجا ست تا بکجا ٭ ہم گنہگاران دل شکستہ عرض کرتی ہین یہ اللہ تعالیٰ شانہ کا قول ہے اور ہم اسی قول محکم کو اپنا ذریعہ شفاعت قرار دیتے ہین۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ؎

یارسول اللہ انظر حالنا	یاحبیب اللہ اسمع قالنا
انني في بحر غم مغرق	خذ یدی سهل لنا اشکالنا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ رحمۃ للعالمین ہین ہم گنہگار ہین اور گنہگارونکی صفت مین اپنے قصور طاعت پر ماتم نشین ہین اگر آپ کی شانِ رحمت نے دستگیری نفرمائی تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین آپکا معبود و مقصود اور ہمارا خالق و رازق فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

نظم

ز مہجوری برآمد جانِ عالم	ترحم یا نبی اللہ ترحم ٭
نہ آخر رحمۃ للعالمینی	ز محرومان چرا غافل نشینی
ز خاک اے لالہ سیراب برخیز	چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
ادیم طایفی نعلینِ پاکن ٭	شراک از رشتۂ جانہاے ماکن
برون آورد سر از بردِ یمانی	کہ روے تست صبح زندگانی
شبِ اندوہِ ما را روز گردان	ز رویت روز ما فیروز گردان
بہ تن در پوش عنبر بوے جامہ	بسر بر بند کافوری عمامہ

Marfat.com

درود او نیز از سر گیسوان را
فگن سایه بپا سرو روان را

جهانے دیده کرده فرش راهند
چو فرش اقبال پابوس تو خواهند

ز حجره پاے در صحن حرم نه
بفرق خاک ره بوسان قدم نه

بده دستے ز پا افتاده گان را
بکن دلداری دل داده گان را

اگرچه غرق دریاے گناهم
فتاده خشک لب بر خاک راهم

تو ابر رحمتے آن به که گاهے
کنی بر حال لب خشکان نگاهے

خوشا کز گرد ره سویت رسیدیم
بدیده گرد از کویت کشیدیم

بمسجد سجدهٔ شکرانه کردیم
چراغت را ز جان پروانه کردیم

بگرد روضه ات گشتیم گستاخ
دلم چون پنجره سوراخ سوراخ

ز دیدم از اشک ابر چشم بیخواب
حریم آستان روضه ات آب

گهے رفتیم زان ساحت غبارے
گهے چیدیم ز و خاشاک و خارے

ازان نور سواد دیده دادیم
وزان بر ریش دل مرهم نهادیم

بسوے منبرت ره برگرفتیم
ز چهره پایه ات در زر گرفتیم

ز محرابت بسجده کام جستیم
قدمگاهت ز خون دیده شستیم

بپاے هر ستون قد راست کردیم
مقام راستان درخواست کردیم

ز داغ آرزویت با دل خویش
ز دم از دل بهر قندیل آتش

کنون گر تن نه خاک آن حریم است
بحمد الله که جان آنجا مقیم است

بخود درمانده ام از نفس خود رای
به بین درماندهٔ چندین بهشتاے

اگر نبود چو لطفت دستیارے
ز دست ما نیاید هیچ کارے

قضاے افگند از راه ما را
خدا را از خدا درخواه ما را

چو هول روز رستاخیز خیزد
به آغوش آبروے ما نریزد

Marfat.com

لنذا ایسے

چوچگان سرفگندہ آدمی رو

بجُز اہتمامت کار جامی

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ

قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ

رسول اے حبیب ہمنے تمکو دنیا مین تمام عالم کیواسطے رحمت

بھیجا ہے یہہ خطاب تو حضور پر نور کیطرف ہے اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ

مرتبہ سے آپ کو اسی آیت کے ذریعہ سے مطلع فرمایا کہ آپ خود بھی اپنی بزرگی

وشرافت سے مطلع ہوجاوین کہ آپکی کیا شان ہے جل شانہ وجل جلالہ

وعم نوالہ اور اپنی امت کو بھی آگاہ فرمادین پھر امت پر یہہ بات واجب

کہ وہ اپنے اون بھائیون کو جو اس بشارت سے مطلع نہین ہین اطلاع

اور یہہ امت مرحومہ بھی اپنی بزرگی وشرافت سے واقف ہوجاے اور

نعمت کا شکریہ بطور وجوب بجالایا کرے چنانچہ جیسا خطاب مستطاب

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف ہے ویسا ہی حکم اظہار

امت مرحومہ کیطرف ہے قال اللہ تعالیٰ شانہ فی القران

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ

يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ

مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ بہ تحقیق احسان کیا اللہ نے مومنون

جبکہ اوٹھایا اون مین سے ایک رسول کہ جو اونہین سے

نہایت برگزیدہ بندہ ہے اور وہ کیسا برگزیدہ بندہ

Marfat.com

ہمارے مومنین بندون پر ہماری آیتین اور سکھاتا ہے کتاب اور حکمت اور
اونکے قلوب کا تزکیہ کرتا ہے اور اونکے نفوس کو اخلاق رذیلہ سے پاک کرتا ہے
اور آراستہ کرتا ہے اوصاف حمیدہ سے اور یہلوگ اسسے پہلے نہایت گمراہی
کی حالت مین پہنسے ہوے تہے **احسان کا بدل بجز احسان کے**
نہین چنانچہ یہہ ارشاد فیض بنیاد موجود ہے احسن کما احسن اللہ
الیک نیکی کر جیسی نیکی اللہ نے تیرے ساتھہ کی اللہ تعالیٰ شانہ نے مومنین
بندونکے ساتھہ یہہ احسان کیا کہ اونکے آراستہ کرنے کے لئے اپنا رسولؐ بہیجا
اوس رسولؐ نے اپنی جان مبارک کو ہزارون خطرونمین ڈالا بڑی بڑی مصیبتین
اوٹھائین قوم سے ناگوار باتین سنین قوم کی جفا سہی دندان مبارک شہید ہوگیا
ایسی پتہر برسائے طایف کے نخلستان مین وہان کے لوگون نے کہ ساق مبارک
خون آلود ہوگئی اور وہان کے باغ مین ٹہرنے ندیا پھر وطن سے جدا کیا اعوان
وانصار کو طرح طرحکی ایذائین دین مگر اوس اولعزم رسولؐ نے سوائے اسکے
اور کچہہ نہ فرمایا کہ یا اللہ اس قوم کی ہدایت فرما اور انکے صلب سے ایسی اولاد
پیدا کر کہ جو تیری توحید کا اقرار کرین۔ لہذا ہمکو ایسے رحیم نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے احسان کا **شکریہ واجب** ہے اور وہ شکریہ
یہہ ہے کہ ہم ہمیشہ اپنی قوم کو کسی پاک گہر مین جمع کر کے جو کچہہ ماحضر موجود ہو اونکی
اونکی دعوت کرین پھر اوس برگزیدہ رسولؐ کے سچے سچے حالات جو ہمارے
بُرے اخلاق کو سنوارین اوس جماعت اخوان الصفا کے سامنے پڑہین اور
جس مبارک روز و ماہ مین بطن مادر سے زمین پر اوس نے قدم ناز رکہا ہے
اوس سے اپنے بہائیون کو مطلع کرین کہ ایمان اونکا تازہ ہوتا رہے اور اوس
رسول مکرم کی امانت دیانت تقویٰ اور اخلاق کریمہ کے بیان ہمارے

Marfat.com

کا لوگ [illegible]
اللہ جل جلالہ کے کلام مین [illegible] جو اپنے [illegible]
کا بیان سب ہمارے واسطے سلامتی اور [illegible]
شانہ فی سورۃ المریم + والسلم علی یوم ولدت
یہہ قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے جو اپنے قوم کے [illegible]
واسطے وہ دن سلامتی اور مبارکی کا ہے جسدن مین پیدا ہوا اور وہ
سلامتی اور مبارکی کا ہے جس دن مین دنیا سے رحلت کرونگا اور وہ دن
جسدن مین اپنی آرامگاہ سے پھر زندہ ہوکر اوٹھونگا سلامتی کا ہے
تعالیٰ شانہ نے یہہ قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی کتاب کریم مین
اور پھر اوسکی تصدیق فرمائی کہ یہہ قول سچا ہے جسکو شبہ ہو وہ
اس مسئلہ کو دیکھہ لے ہمارے **میلادخوان** اس آیت کو اپنی
رکھین مگر اسکا خیال ضرور ہے کہ ایسی پاک مجلس مین جھوٹی من گھڑت
نہ پڑہی جائین اور جب ولادت کا بیان ختم ہوجائے اور سلام پڑھ
کے **اخلاق کریمہ اور اوصاف حمیدہ** کا بیان کیا جائے
معتبر کتابون سے اور علماے متقدمین کی تصنیفات سے منتخب کرکے
ہون اور مجلس کو بہت طول نہ دین کہ جو سننے والونکی گرانی طبیعت کا
اور اگر سننے والے شوقین ہون اور وہ فرمایش کرین تو مضایقہ نہین
اہل مجلس کا دل نگہبرائے پڑہین اور جب دیکھین کہ اب لوگون کا
ہے فوراً بیان کو تمام کرکے فاتحہ پڑہ دین پروردگار تعالیٰ
ارشاد ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ع
عرب کی آپکی تشریف آوری سے پہلے [illegible]

Marfat.com

کعبہ شریف کے اندر تین سو ساٹھ بت رکھے ہوے تھے اور جو بت کہ فضاے حرم مین تھے وہ اسکے علاوہ تھے اور جو بت کہ اپنے گھرون مین تھے وہ فضاے حرم کے بتون سے جدا تھے غرض یہہ کہ عربستان جو اب ملک اسلام ہے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رونق افروزی سے پہلے ہندوستان سے بہت زیادہ وسیع ٹہاکر دوارہ تہا اوسکو ملک اسلام اوسی برگزیدہ نبیؐ نے بنایا جسکو اوسی برگزیدہ نبیؐ کے خدا نے رحمۃ للعالمین کہکر پکارا اہل انصاف اپنے اپنے دلونمین انصاف فرمائین کہ ایام جہالت مین عیسیٰ علیہ السلام کے مرفوع ہونیکے بعد سے آپکے ظہور تک کسی اور کی بہی صدا توحید اور نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا تہا تمام دنیا اللہ کو اسطرح بہول گئی تہی کہ جیسے کبہی کسی نے یہہ نام پاک سنا ہی نہا تمام دنیا کو اپنے اپنے ہاتہون کے ترشے ہوے بتون سے سروکار تہا معاذ اللہ منہا اونکے خیال مین وہی اونکے ہاتہون کی گڑہی ہوئی مورتین قاضی الحاجات تہین معاذ اللہ منہا مارین وہ جلائین وہ پانی وہ برسائین قحط وہ ڈالین غرض یہہ کہ ہر شے پر وہی پتہر کی مورتین جنکو اونکے پوجاری ادہر سے اودہر اوٹہا کر رکہدیا کرتے تہے قادر تہین اونکو سجدے ہوتے تہے اونپر قربانیان چڑہائی جاتی تہین اوس اللہ کے پہچاننے والے نے بہت تہوڑے دنون مین اللہ کو پہنچوا دیا اور پہر صرف عرب نے ہی نہین پہچانا تمام دنیا نے پہچان لیا دیکہلو دنیا کے اس کنارے سے اوس کنارے تک کونسا ملک ایسا ہے جس مین کسی خداشناس کا گہر نہین ہے پہر آپ رحمۃ للعالمین نہین ہین تو کون ہے قاتل نفس ہر مذہب مین اس سے بڑہ کر کوئی گناہ نہین عرب اور ہندوستان وغیرہ مین یہہ گناہ عام طور پر شایع تہا کہ لوگ اپنی دخترون کو قتل کر ڈالتے تہے

Marfat.com

مین اسکا انتظام ہوگیا تہا اور سنی ہوئیتا جو ہندوستان
انتظام شاہجہان بادشاہ نے کردیا اکثر عیسائی مرد و
کرتے تہے اور اب بہی عیسائیون مین ایک قوم کیتہولک ہے جو اس
باز نہین آئی مگر اسلام نے اونکی برائیان اونپر ثابت کردین مخبر صادق
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمادیا کہ اسلام کی پاک وصاف چا
رہبانیت کا داغ یا دہبا نہین ہے شراب حرام الخبائث ہے
اسلام نے اوسکی برائیون کو روز اول ہی سمجہہ لیا تہا اور عیسائیت نے اب
اٹہارہ سو برس بعد اوسے سمجہا ہے پہر بہی ویسا نہین سمجہا جیسا اسلام نے
روز اول سمجہا تہا اور یہہ بہی اسلام ہی کی برکت ہے جتنا کچہہ سمجہا ہے سبحان ا
وبحمدہ کیا سچا قول ہے حضرت مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا
الاسلام یعلوا ولا یعلی یعنی اسلام خود بلند شان رکہتا ہے کسیکے پا
کرنے سے وہ بلند نہین ہوتا یا اللہ ترا شکر ہے کہ تونے ہمین
مسلمان پیدا کیا الحمد للہ اب مین اس کتاب کے اصل مطلب کیطرف
رجوع کرتا ہون یعنی **بیان ہجرت** جب حضور پرنور مدینہ منورہ کے
قریب پہونچے تو بریدہ بن الحصیب اسلمی ستر سوارونکی جماعت سے آپ
ملے آپنے اون سے پوچہا کہ تم کون ہو اونہون نے جواب دیا بریدہ بن الحصیب
آپ نے تفاول کیطرح فرمایا برد امرنا خنك اور ٹہنڈا ہوا کام ہمارا
اونکے قبیلہ کا نام اسلم سنکر حضور نے ارشاد فرمایا سلمنا سلمت
ہم پہر حضور نے دریافت کیا قبیلہ اسلم مین سے کس قوم کے آ
کہا بنی سہم کی قوم سے آپ نے فرمایا خرج سہمك [illegible]

Marfat.com

تیرا یعنی اسلام سے تجھے حصہ ملا بریدہ آئے تو تھے دوسرے ارادہ سے کہ حضرت کو مکہ معظمہ کفار قریش کے پاس لیجائین اور انعام موعودہ اون سے حاصل کرین لیکن جمال مبارک سے جو مشرف ہوے خود اسیر کمند الفت ہوگئے اور گویا بزبان حال یون عرض کرتے تھے ؎

غلام نرگس مست تو تاجداران اند	خراب بادۂ لعل تو ہوشیاران اند
تو دستگیر شوائے خضر پے خجستہ کہ من	پیادہ میروم و ہمرہان سواران اند

بریدہ نے عرض کی کہ میرا اور میرے ہمراہیونکا اسلام قبول ہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لیجئے کس کام کو آئے تھے اور کیا ہو گئے پھر بریدہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ مین داخل ہونیکے وقت آپکے آگے نشان ہو بریدہ نے اپنے عمامہ مین سے کپڑا پھاڑکر ایک نیزہ مین باندہ کر نشان بنایا حضور نے اونہین کو نشان برداری کا حکم دیا حلیمہ سعدیہ کے گھر سے جب آپ مکہ معظمہ آے تھے تو شہر مین داخل ہونیکی دوسری شان تھی جیسا کہ اسی کتاب مین اوپر بیان ہو چکا ہے شائقین کتاب ہذا مین ملاحظہ فرمالین مدینہ منورہ مین داخل ہونیکی یہ شان ہے آپ ہین بھی تو خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ طیبہ کے لوگون کو جو حضور کی تشریف آوری کی خبر پہونچ چکی تھی تو روزانہ بخیال استقبال مکہ معظمہ کے راستہ پر آتے اور دوپہر تک انتظار کرکے واپس چلے جاتے چنانچہ رونق افروزی مدینہ کے روز بھی ایک جماعت کثیر استقبال کو حاضر ہوئی تھی دیر ہوجانیکے سبب سے واپس ہونیکا ارادہ کر رہے تھے کہ ایک یہود کی نظر جو ایک ٹیلہ پر سے دیکھ رہا تھا پرچم نشان رسالت پر پڑی جو بریدہ کے ہاتھ مین تھا چلایا اور واپس ہونے والی جماعت کو روکا اور کہا

Marfat.com

یہہ سنتے ہی وہ جماعت مستانگان لقائے حبیب
وسلم کمال جوش مسرت مین یکبارگی پلٹ پڑی اور گو
جمال کی زبان پر یہہ ترانہ تہا غزل
سایہ رحمت گیسوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جانِ جہان یہہ نور کی صورت صلی اللہ علیہ وسلم
فرض ہے ہمپر عشق نبی کا شغل ہی یہہ ہر ایک ولی کا
آپکی الفت عین عبادت صلی اللہ علیہ وسلم
سرو کی ہستی کیا ہو وہان پر خاک قدم طوبیٰ ہو جہان پر
عرش سے اونچی رفعتِ قامت صلی اللہ علیہ وسلم
جلوۂ موسیٰ نام ہے جسکا حال ہمین معلوم ہی اسکا
تہا وہ فروغ عارض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حُسن محمدؐ حُسن ازل ہے آپکی الفت حسنِ عمل ہے
پڑہ یہہ وظیفہ تا ہو زیارت صلی اللہ علیہ وسلم
یہہ مرا سر ہے پائے نبی پر کہتی ہین عاشق اسکو مقدر
کیون نہ پڑہون ہم آپکی مدحت صلی اللہ علیہ وسلم
کہتے ہین سب دنیا کو ضعیفہ نام ہی اس مردار کا جیفہ
پڑہ تو اسے چہوڑ اسکی محبت صلی اللہ علیہ وسلم
عشق نبیؐ نے کام کیا ہی گرتے ہوی کو تہام لیا ہی
سینے ہو اکبر اب تو یہہ سمجہ
سب کے سب حضور کے ہمراہ

Marfat.com

کی لڑکیان حضور کی جلوہ افروزی کی خوشی مین یہہ شعر گا رہی تہین اور دف بجا رہی تہین حضرت نے اون لڑکیون سے کہا واللہ مین تمکو دوست رکہتا ہون یہہ دختران بنی نجار یعنی انصار کی تہین شعر

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ	وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

ترجمہ چودہوین رات کا چاند طالع ہوا ہم لوگون پر ثنیات الوداع کی طرف سے ٭ واجب ہوا شکر ہم پر جب تک دعا کرے اللہ سے کوئی دعا کرنے والا ٭ فائدہ ثنیات الوداع کے معنی ہین رخصت کرنیکی گہاٹیان اہل مدینہ کا یہہ دستور تہا کہ مکہ جانے والے مسافر کو ان گہاٹیون تک پہونچانیکو جایا کرتے تہے اور جو کسی مکہ سے آنے والے کی خبر ہوتی تو اوسکے لینے کو یہانتک آیا کرتے تہے ٭ قاموس مین یونہین ہے اور بعض اہل لغت اور محدثین نے لکہا ہے کہ ثنیات الوداع مدینہ سے شام کیجانب ہے نہ مکے کی جانب اور یہہ شعر مدینہ کی لڑکیون نے اوس وقت گایا ہے جب آپ نے غزوہ تبوک سے معاودت فرمائی تہی اور صحیح بخاری سے ثنیات الوداع کا شام کی ہی جانب ہونا ثابت ہے فقیر محمد اکبر عرض کرتا ہے کہ گہاٹیان پہاڑونکی مکہ معظمہ کے ہر طرف ہین مسافر اس طرف سے ہی پہاڑیون کی گہاٹیون تک پہونچاے جاتے ہین اور اوسطرف سے بہی رونق افروزی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ طیبہ مین حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بارہوین ربیع الاول دوشنبہ کے دن دہم ماہ ایلول رومی سنہ ۹۳۳ اسکندری مین رونق افروز مدینہ طیبہ ہوے اور محلہ قبا منازل بنی عمرو بن عوف مین ٹہرے اور بخانہ سعد بن خشمیہ قوم بنی عمرو بن عوف بن کلثوم بن الہدم کہ والدہ عبد المطلب اسی قوم سے تہین جلوہ فرما ہوے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عوالی مدینہ محلہ

Marfat.com

شیخ قبیلہ بنی الحارث بن الخزرج بن حبیب بن نسناف مین فروکش ہوے روایت صحیحہ ہے کہ حضرت ایک درخت کے سایہ مین خاموش بیٹھے تھے اور حضرت صدیق اکبر آنے جانے والونکی تعظیم کے لئے کھڑے تھے وہ انصار جن لوگون نے حضرت کا جمال جہان آرا اسسے پہلے نہین دیکھا تھا اونکی آمد شروع ہوئی اونکو حضرت صدیق اکبر پر رسول اللہ کا دھوکہا ہوا وہ حضرت صدیق اکبر کو سلام علیک کرتے تھے اور جانتے تھے کہ رسول اللہ آپ ہی ہین جب درخت کا سایہ ڈہلا اور دھوپ آگئی تو حضرت صدیق اکبر نے اپنی چادر آپ پر تان دی اور دھوپ کا بچاو کیا اب انصار نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہچان لیا سبحان اللہ اس ادب کے قربان خدام باادب آقا اور مالک کو یون پہچنوایا کرتے ہین ؎

کردم از عقل سوال کہ بگو ایمان چیست	عقل در گوشِ دلم گفت کہ ایمان ادب است
بے ادب را بسموات بقا منزل نیست	بسمواتِ بقا منزلِ پاکان ادب است
چند روزے تو درین خانۂ تن مہمانی	باادب باش کہ خاصیت مہمان ادب است

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو صدیق اکبر کا خطاب کسنے دلوایا اسی **ادب** نے **حضرت صدیق اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرتبہ صحابیت کسنے بخشا اور ممدوح مدح لا تحزن ان اللہ معنا کسنے کیا اسی **ادب** نے **حضرت صدیق اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ اول رسول مقبول کسنے کیا اسی **ادب** نے **حضرت صدیق اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعد وفات رسول اللہ کے پہلو مین کسنے جگہ دی اسی **ادب** نے ؎

ادب تاجے است از فضل الٰہی	بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

کتب معتبرہ مین یون مرقوم ہے کہ پہلی نصیحت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انصار کو فرمائی وہ یہہ ہے۔ ظاہر کرو اسلام کو اپنے اور بیگانون

Marfat.com

اور کھانا کھلا دو یعنی مواسات فقرا کرو۔ اور صلہ رحم ادا کرو یعنی پیوند کرو اہل قرابت سے
اور رات مین نماز پڑھو یعنی کثرت کرو نوافل کی جسوقت آدمی سوتے ہون داخل
ہوگے جنت مین سلامتی کے ساتھ **کیون بے نماز بہائیو** کیا ارشاد فرماتی ہو
یہہ وہ نصیحت ہے کہ جب آپ مدینہ طیبہ مین داخل ہوے ہین اوسوقت جو کلمات
طیبات آپکی زبان مبارک سے پہلے نکلے ہین وہ یہہ ہین راوی فرماتے ہین کہ
عبداللہ ابن سلام بہی اس نصیحت کے سامعین مین سے تہے اس جگہہ
حضور نے چودہ روز قیام فرماکر **مسجد قبا** باعانت خلفاے راشدین
رضی اللہ عنہم تعمیر کرا کے اسمین **نماز پڑہی** نماز کے جو اسرار ہین وہ تو مجہپر کہلے
نہین ہین مگر مجھے یہہ تعلیم روز اول ہوئی جب مینے اپنے **پیر و مرشد**
حضرت مولنا سید شاہ محمد قاسم قدس سرہ دانا پوری
کے حضور مین بتاریخ ۱۹ شعبان المعظم ۱۲۷۸ھ حاضر ہوکر غلامی کا شرف حاصل
کیا ہے **ارشاد فیض بنیاد** حضرت پیر و مرشد قدس سرہ اے نور نظر نماز
معراج المومنین ہے جس صوفی فقیر سالک نے نماز کی حفاظت نگی خوب سمجہہ لو کہ
نور ایمان اوسکے دل مین نہین ہے اسوقت تمہاری استعداد کے مناسب یہہ بات
ہے کہ نماز پنجگانہ تمہارے مہربان مالک کے دربار کا پنج وقتی سلام ہے اگر تم
چاہتے ہو کہ تمہارے مالک کے دربار مین تمہاری حاضری پانچون وقت ہو
پنجگانہ نماز کا اہتمام کرو اور اگر یہہ چاہتے ہو کہ **شاہی دربار** مین اُمرا و وزرا
کی صف پر کہڑے ہو **تہجد** ناغہ نکرو الحمد اللہ علی احسانہ **یا اللہ** نہ مجھے اپنی
نماز پر بہروسا ہے نہ تہجد پر مجھے اگر امیدواری ہے تو تیرے **فضل** کی اور
فی الحقیقت یہی چیز بہروسے کی ہے

بر کریمان کارہا دشوار نیست

Marfat.com

مینے اپنے ایمان کی پھٹی پرانی چادر کے کونے مین کوئی چیز گرہ باندہ کر رکھی ہے
اور وہ یہی شے ہے یعنی تیرا **فضل** یا اللہ مین تیرے **عدل** کے سامنے
لرزہ براندام اور سربسجود ہون مجھے تو تیرا **فضل** درکار ہے جو میرے ایمانکی
چادر کے کونے مین بندہا ہوا ہے **یا اللہ** اس چادر کے کونے کی گرہ قیامت
کے دن تیری سامنے کھلے اور تو اپنے ہاتھہ سے کھولکر نقد فضل وکرم مجھے عطا فرماکر
یہہ ارشاد کرے کہ ہمارے فضل نے تجھے بخشا اللھم آمین اللھم آمین اللھم
آمین **الغرض** یہہ آیت سورہ توبہ کی اسی **مسجد قبا** کی شان مین نازل ہے
لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ ترجمہ یعنی
بے شک وہ مسجد جسکی بنیاد ہوئی تقوی پر پہلے ہی دن سے لایق ہے اسبات کے
کہ تم اوسمین نماز پڑہو۔ قبا مین یہہ مسجد شریف بنی اور جب تک آپ وہان رہے
اوسمین نماز پڑہتے رہے۔ اسی مسجد قبا کی تعریف ہے فیہ رجال یحبون
ان یتطہروا یہہ **اول مسجد ہے کہ عہد اسلام مین بنائی گئی**
اسکے فضائل احادیث مین بہت ہین اور بڑی فضیلت یہہ ہے کہ حضور پرنور
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دوشنبہ اور پنجشنبہ کو وہین نماز پڑہتے تہے
اسی مسجد کے مقابلہ مین منافقین نے ایک مسجد بنائی تہی جسکی مذمت سورہ توبہ
مین ہے قصہ اوسکا یہہ ہے کہ ابوعامر راہب ایک بڑا مفسد قوم خزرج مین سے
تہا اوسنے پہلی کتابین پڑہی تہین اور وہ نصرانی ہوگیا تہا اوّل حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خبر اہل مدینہ سے بیان کرتا تہا جب آپ
رونق افروز مدینہ ہوے تو اوسکا مادہ حسد جوش زن ہوا جسنے اوسے ایمان
لانے سے روکا اب وہ سرگرم عداوت ہوگیا وہ **غزوہ بدر** کے بعد مدینہ سے
بہاگ گیا اور قریش کے ہمراہ **جنگ احد** مین آیا اور سب سے پہلے تیر

Marfat.com

لشکر ظفر پیکر اسلام پر اوسنے چلایا غزوہ حُنین مین شریک قوم ہوازن رہا پھر
روم کو چلا گیا کہ لشکر روم کو چڑہا لاوے یہہ اوسکا خیالِ خام خام ہی رہا پکنے
نہ پایا اوسنے پھر مدینہ مین آنیکا قصد کیا اور منافقان مدینہ کو کہلا بہیجا کہ ایک مسجد
مسجد قبا کے قریب بناوین مین اوسمین بیٹہہ کر تعلیم و تلقین کرونگا اور مشورت
کے لئے بہی ایک خاص جگہہ ہوجائیگی چنانچہ منافقون نے مسجد قبا کے قریب
مسجد ضرار بنائی اور نفاق کے چہپانے کے لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوکر مستدعی ہوئے کہ آپ اوسمین چلکر نماز پڑہین
آپ نے فرمایا کہ ابتو ہم بتوک کیجانب جہاد کو جاتے ہین جب وہان سے مراجعت
کرینگے تو دیکہا جائیگا جب حضور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مراجعت
فرمائی تو کچہہ لوگ حاضر خدمت ہوے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
مین عرض کرین اور مسجد ضرار کی رونق کے لئے اوسمین لائین اللہ تعالیٰ شانہ
نے یہہ آیت نازل فرمائی والذین اتخذوا مسجدا ضرارا اور اون کے
فریب سے حضور کو مطلع فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعنی حضور نے
اوس مسجد کو کہدوا ڈالا اور جلا دیا۔ اس مقام سے علمار رحمہم اللہ نے استنباط
کیا ہے کہ جس مسجد کی بنا مین ریا و سمعہ یا اور کوئی غرض اللہ تعالیٰ شانہ کی خواہش
کے سوا یا مال حرام مثل سود اور رشوت وغیرہم سے تعمیر کی گئی ہے وہ مسجد
ضرار مین داخل ہے اوسمین نماز پڑہنا درست نہین ہے حضرت مولانا شاہ
عبد العزیز محدث دہلوی کا فتوی ہے کہ **مسجد زن رقاصہ**
مین نماز ذمہ سے ساقط ہوجاتی ہے مگر مسجد کا ثواب نہین ہوتا اسلئے کہ وہ مسجد
مال حرام سے تعمیر کی گئی ہے اور آیتہ کریمہ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا
سے علمانے استنباط کیا ہے کہ استنجا کرنا پانی سے افضل ہے مگر اوّل

Marfat.com

کلوخ سے کرنا چاہیئے کیونکہ مسجد قبا کے لوگ اسی طرح کرتے تھے کہ ممدوح حق ہوے علماے اصول نے اخذ کیا ہے کہ مَسِّ ذکر سے وضو نہین جاتا اسواسطے کہ اللہ تعالی شانہ نے مستنجی بالماکو موصوف طہارت سے فرمایا اگر مَسِّ ذکر ناقض وضو ہوتا تو طہارت سے کبھی موصوف نہوتا **الغرض** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم محلہ قبا مین تشریف فرما تھے کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ تیسرے دن بروایت صحیحہ تشریف لاے اور چودہ روز محلہ قبا مین قیام فرماکر شہر کے اندر اقامت کا ارادہ فرمایا شہر کے لوگ اسبات کی تمنا کرتے تھے کہ آپ ہماری محلہ مین ٹہرین جب آپ سوار ہوے تو ہر قبیلہ کے لوگ ہمراہ رکاب تھے اور یہی درخواست زبان پر تھی آپنے فرمایا کہ میری اونٹنی مامور ہے جہان وہ بیٹھے گی وہین ٹہرونگا اونٹنی جب وہان پر پہونچی کہ جو مقام مسجد نبوی کے دروازہ کے محاذی ہے اور وہان خانقاہ شہامہ ہے اور صحیح یہہ ہے کہ منبر مسجد شریف کی جگہہ بیٹھہ گئی پھر حضرت نے اوٹھایا پھر اونٹھی چند قدم چلکر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھی پھر اوٹھی اور مقام اول پر آکر بیٹھہ گئی اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہذا المنزل انشا اللہ **فایدہ** یہہ ابو ایوب انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دادی صاحبہ سے قرایب قریبہ رکھتے تھے اور **تبع حمیری بادشاہ یمن کا مکتوب** بنام حضور جو ایمان نامہ تھا وہ ابو ایوب انصاری ہی کے گھر مین پشت ہا پشت سے چلا آتا تھا قصہ مختصر حضرت ابو ایوب انصاری نے حضرت کا اسباب اوتارا اور گویا بزبان حال یون فرماتے جاتے تھے۔ **شعر**

ہماے اوج سعادت بدام ما افتد	اگر ترا گذرے برمقام ما افتد

Marfat.com

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہی چاہتے تھے کہ مین بنی نجار مین اوترون تو اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خواہش کے موافق آپکے ناقہ کو یہین بیٹھنے کا حکم دیا حضرت اوسکے گھر مین اوسوقت تک جلوہ افروز رہے جبتک مسجد نبوی اور حجرات شریفہ تعمیر ہوے **درج الدرر** مین ہے کہ حضرت سات مہینے اونکے گھر مین رہے اور صحیح یہہ ہے کہ اوّل ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور کو نیچے کے مکانمین اوتارا اور خود مع اہل وعیال بالاخانہ مین رہنے لگے پھر سوء ادب کا خیال ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بالاخانہ پر لے گئے اور آپ نیچے اوتر آے

حال آبادی مدینہ طیبہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

بنا اس بقعہ متبرکہ کی یون واقع ہوئی ہے کہ بعد طوفان حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اہل کشتی نواح بابل مین اوترے اور اولاد احفاد کی کثرت ہوئی **نمرود** ابن کنعان بن حام بن نوح نے اپنی ذات کو یعنی اپنے تئین امیر اور رئیس قرار دیا اور اپنی شوکت وحشمت ظاہر کرنے لگا نہایت ظلم خلق اللہ پر کئے کفر وفسق کا بازار گرم ہوا۔ اولاد سام بن نوح کی ایک جماعت اس ظلم وستم سے تنگ دل ہوکر وہان سے جدا ہوئی اور وہ اس زمین مین آکر آباد ہوئی اور اس مقام کے اطراف وجوانب مین اپنا تصرف کیا اور زراعت کرنے لگے اسی گروہ کو عمالقہ کہتے ہین یعنی عملاق بن ارفخشد بن سام بن نوح ہین اور جبابرہ شام اور فراعنہ مصر انہین سے ہوے ہین انکے بعد یہود زمین مدینہ پر متصرف ہوے اسکی دو صورتین ہوئین ایک صورت یہہ کہ ابن زبالہ نے عبداللہ ابن حنظلہ اور عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوبین

Marfat.com

نقل کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ مع طوائف بنی اسرائیل حج بیت اللہ کو تشریف لائے تو مراجعت کیوقت زکین مدینہ طیبہ پر اونکا گذر ہوا تو علمائے توریت نے اس بلدہ شریفہ کو اون علامات اور نشانات سے متصف پایا کہ جو پیغمبر ذیشان آخر الزمان کی ہجرت گاہ کے واسطے کتب سماویہ مین بیان کئے گئے تھے وہ لوگ حضرت کلیم اللہ کی رفاقت ترک کرکے اس پاک زمین مین بس گئے دوسری صورت یہہ ہے کہ ابن زبالہ نے عروہ ابن زبیرؓ سے روایت کی ہے کہ جب عمالقہ کا جور وستم حد سے متجاوز ہوا تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ السلام کو خبر پہونچی اوسوقت آپ فرعون کی تنبیہ مین مصروف تھے لہذا توقف فرمایا جب اس مہم سے فراغت حاصل ہوئی تو ایک لشکر عظیم الشان عمالقہ کے استیصال کے لئے روانہ کیا اوسنے بادشاہ عمالقہ کو جسکا نام ارقم بن الارقم تھا قتل کیا اور اوسکی قوم کو باستثنائے صبیان ونسوان تہ تیغ کیا جب اس لشکر نے مراجعت کا ارادہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کی خبر پہونچی تو سرداران لشکر نے مدینہ منورہ ہی مین قیام کیا اور **تاریخ طبری** کا مولف لکھتا ہے کہ یہود کا تسلط مدینہ مین بخت نصر کے عہد مین ہوا ہے مگر تعارض روایات یون رفع ہوجاتا ہے کہ اول جماعۂ یہود یہان رہی اور لشکر کے آنے پر متسلط ہوئی پھر جب بخت نصر نے یہود کو شام سے نکالا تو بعض یہود یہان آئے اور بعد یہود کے انصار نے اس بلدہ مبارک مین قیام فرمایا اور معاملہ انکے قیام کا یون ہوا کہ ایک قوم نسل یعرب ابن قحطان سے ارض سبا مین آباد تھی اور جس شہر مین رہتی تھی اوسکا نام بلدہ طیبہ تھا یہہ لوگ عیش و عشرت مین غرق تھے چونکہ کفران نعمت لازمہ بنی آدم ہے ایکدن دعا مانگنے لگے کہ یا الٰہی آبادی ویرانہ ہوجاے تو ہم سفر کرین اور دوسرے شہرونکی

Marfat.com

ہوا کہا میں خدا نے ایک فوج بھیجی اوسنے آکر شہرون کو ویران کیا اور پانی ایسا برسا کہ
تمام مکانات گر گئے یہان تک سد لقمان اکبر عادی بھی ٹوٹ گئے سب لوگ ڈوب کر
مر گئے صرف چند آدمی نسل سبا سے اور ایک عمرو ابن عامر رئیس اولاد گیلان کا اپنی
تیرہ ۱۳ بیٹیون سمیت بچا سو یہہ بھی قبل نزول عذاب شہر سے نکل گیا تہا اور اوسنے
اپنی اولاد سے کہا کہ جس جگہہ تم چاہو سکونت اختیار کرو از انجملہ ثعلبہ عمرو ابن عامر کا
بڑا بیٹا جو اوس اور خزرج کے قبیلہ کا مورث اعلی ہے کہنے لگا ہمکو زمین حجاز پسند
ہے وہ اپنی اولاد و اتباع کو لیکر یثرب مین آیا کہ اسوقت یہہ نام مدینہ طیبہ کا تہا
اون دنون قوم یہود یہان رہتی تہی اونہین کے پاس یہہ بھی مقیم ہوا اور اللہ تعالے
شانہ نے اسے ثروت عطا کی تہی یہود تو قدیم سے حاسد قوم ہے وہ اسکی ثروت
کو دیکھہ نہ سکے آتش رشک مشتعل ہوئی اور باخود ہا مقدمہ جنگ قایم ہوگیا یعنی
بنو قریظہ و بنو نضیر کہ قبائل یہود سے تہے لوٹ مار کرنے لگے اور یہہ مرتبہ جور و ظلم کا
پہونچا کہ ہرگز کوئی عورت نو عروس اپنے شوہر کے پاس نہ جانے پاتی جبتک یہہ
کمبخت قوم اوسکو بے آبرو نہ کر لیتی ناچار اوس و خزرج نے ابو جبلہ سلطان
شام کو لکھا اور استغاثہ کیا اوسنے ایک لشکر غدار بھیج کر اونکو اس سرزمین سے
نکلوا دیا اور اونکا سب مال و متاع اور خانہ باغ و زراعت اوس و خزرج کے ہاتھہ
آیا چند روز یہہ دونون بھائی میل جول کے ساتھہ رہے آخر بمقتضاے اصول
زمانہ انمین بھی نزاع و فساد کی بنیاد پڑ گئی اور آپس مین ایک سو بتیس ۱۳۲ لڑائیان ہوئین
جنکے مقتولین کی لاشون سے سادی زمینین جو آباد ہو کر ہزار دن من میوہ جات
اور غلہ پیدا کرتین مردونکی بستیان بنگئین مگر عہد کرامت مہد حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین یہہ بتیسون ۳۲
برس کی الجھی ہوئی گتھی سلجھہ گئی اور وہ خونخوار و خونریز قبائل باخود ہا شیر و شکر ہو گئے

Marfat.com

جب تبع بادشاہ یمن کا بیٹا
مین گذرا وسکا ہوا اور اپنے بیٹے کو اپنا خلیفہ
خود شام و عراق کیطرف روانہ ہوا اوسوقت
لوگون نے سلطان کی روانگی کے بعد اوسکے خلیفہ کو قتل کر ڈالا
یہہ دردناک خبر پہونچی تو وہ غضبناک ہوکر انتقام کے لئے
قتل عام کا حکم دیا اتفاق سے اوسیوقت اوسکی سواری کا گھوڑا جو اوسے
محبوب تہا مارا گیا اوسنے قسم کہائی کہ جب تک اس شہر کو غارت نکر
نہ بڑہو لگا علمائے یہود نے کہا کہ یہہ شہر پیغمبر آخر الزمان
دار الہجرت ہے تیرا حکم اسپر ہرگز جاری نہوگا ناچار تبع اپنے ارادے
باز رہا اور یمن کیطرف چلا گیا اوسوقت چار سو عالم توریت جو بادشاہ
تہے بامید ملازمت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ
اور تبع نے ہر شخص کے واسطے گہر بنا دئے اور اونکی خدمت کے
غلام دئے اور گہرون کو ضروری اسباب وسامان سے مرتب کر دیا
زر نقد اونکو عنایت کیا اور اپنی طرف سے ایک خط لکہکر شام
دیا اور وصیت کی اگر تجسے پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ
سے ملاقات ہو تو یہہ میرا خط اونکو دینا اور اگر تیرے زمانہ
خط تیری اولاد کے پاس رہے تیری اولاد میں سے جو
خط میری طرف سے اونکی خدمت میں
دولتخانہ تعمیر کرا کے وصیت کی کہ
وقت نزول مدینہ باسکینہ اسی

Marfat.com

ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ اوسی عالم کی اولاد مین سے تھے اور آپ نے تبع بادشاہ یمن کا عریضہ حضور مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گذرا تھا اور نامہ شریف مین یہہ شعر بھی لکھا ہوا تھا شعر

شھدت علی احمد انہ رسول من اللہ باری النسم

فلو مد عمری الی عمرہ لکنت وزیرا لہ وابن عم

ترجمہ یعنی مین گواہی دیتا ہون احمد پر کہ وہ خدا کے رسول ہین ایسا خدا کہ وہ پیدا کرنے والا ہے آدمیونکا + پس اگر دراز ہوتی میری عمر اونکی عمر تک تو مین اونکا وزیر ہوتا اور ابن عم **معارج النبوۃ** مین ہے کہ یہہ نامہ شریف حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی لیلیٰ کے واسطہ سے اوسوقت حضور مین پیش کیا ہے کہ جب آپ قبیلہ بنی سلیم مین جلوہ فرما ہوئے ہین اور عبارت اوس نامہ مبارک کی یہہ تھی۔

ایمان نامہ تبع ابن حمیر بادشاہ یمن کا بنام گرامی حضور پرنور سرور عالم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو اس بادشاہ نے حضور پرنور کی بعثت سے ہزار برس پہلے حسب ہدایت علمائے توریت لکھا تھا اور وہی نامہ مبارک پشت بہ پشت ابو ایوب انصاری کے گھر مین چلا آتا تھا

اما بعد یا محمد فانی آمنت بك وبكتابك الذی انزل الله عليك

Marfat.com

من ربك من خير ايمان والحلاوة
ادركتك فيها وان لم ادرك كلك فاشفع لي
فان من امتك الاولين وبايعتك قبل مجيئك
تعالى اياك وانا على ملتك وملة ابيك ابراهيم خليل الله
اور اوس نامہ پر اپنی مہر کی اور مہر مین سہ کندہ تہا لله الامر من قبل
یعد یومئذ یفرح المومنون۔ تفسیر حسینی مین سورہ دخان کی تفسیر
مین ہے کہ جب حضرت ابو ایوب رض نے نامۂ تبع پیش کیا تو حضرت نے
فرمایا مرحبا بالاخ الصالح اور یہہ نامہ لکہا ہوا ایکہزار چالیس برس قبل
تہا درج الدرر سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے اس مقام سے ظاہر ہوتا ہے کہ
رضی اللہ عنہم اولاد انہین عالمونکی ہین جو تبع کے ساتہہ سے مدینہ مین
تہے اور اونسے بہت خوشی سے اون علما کو مدینہ مین بسنے کی اجازت دی
مکانات رہنے کو بنوا دیئے خرچ کافی دیا جیسا کہ ہم اسکے اوپر لکہ
تفسیر معتبرہ سے ثابت ہے کہ تبع حمیری کا نام اسعد بن ملکی کرب ہے
اوسکی ابو کرب ہے کثرت توابع کے سبب سے تبع اسکا لقب ہوگیا
ابن عباس مین ہے بعض تبع کو نبی کہتے ہین اور بعض مرد صالح
جلالین مین بحث کریمہ اہم خیر ام قوم تبع سورہ الدخان مین ہے کہ
اوسکا اسلام مشکوک نہین ہے **موضح القران** مین ہے کہ تبع جاہلیت
تہا اوسکی قوم بت پرست تہی اوسکو توریت پر یقین آیا اہل
کہ سچا دین کونسا ہے آگ جلوائی وہ جا لگی تو بیت اپنی کتا
لیکر اور دو بت پرست اپنے بتون کو لیکر آگ
Marfat.com

سلامت نکلے بت پرست جل گئے یا آگ کی سوزش کی تاب نہ لاسکے اولٹے قدم
بھاگ آئے **فائدہ** پہلا نام مدینہ طیبہ کا یثرب۔ اثرب۔ اثارب تھا حضور پرنور
نے اسکا نام مدینہ رکھا بعضے کہتے ہین یثرب نام اوس زمین کا ہے جو احد کے
غربی سمت کیطرف واقع ہے اور وہان نہرین اور نخلستان بکثرت ہین ابن زبالہ
جو اصحاب امام مالک سے ہین اور اہل تاریخ کے سرحلقہ سمجھے جاتے ہین روایت
کرتے ہین کہ اب مدینہ کو یثرب کہنا منع ہے۔ اور امام بخاری اپنی تاریخ مین لکھتے
ہین کہ جو شخص ایک مرتبہ یثرب کہے تو ادائے کفارہ کے لئے دس بار مدینہ کہہ لے
اور امام احمدؒ و ابو یعلی سے روایت ہے کہ استغفار کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اسکا نام طابہ وطابہ رکھا ہے اور اس نام کی کراہت
کی وجہ یہہ ہے کہ یثرب مشتق ہے ثرب سے کہ بمعنی فساد لغت مین آیا ہے
یا تثریب کہ بمعنی عقاب ہے یا نام ایک کافر کا ہے اولاد نوح علیہ السلام سے
کہ اول وہی اسجگہ رہا تھا جب اللہ تعالیٰ شانہ نے عہد اسلام مین اسے خس و
خاشاک کفر و فساد سے پاک کر دیا تو اب یہہ نام اوسپر صادق نہین آتا اور کلام
الٰہی مین جو یا اھل یثرب لا مقام لکم وارد ہے وہ بطریق حکایت ہے جیسے
اکثر کفار کے نام قرآن مین آئے ہین اور جو حدیث مین آیا ہے وہ قبل از نہی ہے
کذا فی جذب القلوب الیقصہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ابو ایوب
انصاری کے گھر مین رونق افروز ہوے تو **عبد اللہ ابن سلام** سب سے
پہلے حاضر خدمت ہوئے اور کلمات ہدایت آیات سنکر چلے گئے چونکہ اسلام کا
ذایقہ زبان پر آچکا تھا تخلیہ کے وقت پھر آئے اور عرض کی یا حضرتؐ میرے
تین سوال ہین اور سوائے پیغمبر کے کوئی اوسکا جواب نہین دے سکتا اوّل
یہہ ہے کہ علامت قیامت کی کیا ہوگی دوسرا بہشت مین اول طعام کیا ملے گا

Marfat.com

پیغمبر صلعم کی آمد

[illegible] اور جب تک مرد کی غالب ہوتی

ہے اور اگر مان کی منی کو غلبہ ہوا تو بچہ مانکی صورت ہوتی ہے

ابن سلام کا اسلام یہ جواب سنکر عبداللہ بن سلام

لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ ﷺ

مدتے بود کہ مشتاق لقایت بودم	لاجرم روئے ترا

عبداللہ ابن سلام نے عرض کی یارسول اللہ قبل اسکے کہ

خبر کو شہرت ہو آپ یہودیون کو بلا کر انکی اعتقاد کا امتحان لیجئے

اونکا خیال کیسا ہے مین علیحدہ ایک گوشہ مین ہو جاؤنگا جب

بلایا اور فرمایا کہ تم خوب جانتے ہو اور اچھی طرح پہچانتے ہو کہ

ہون پہر ایمان کیون نہین لاتے وہ کمبخت کہنے لگے کہ ہم اسکو

جانتے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ

بن سلام کا کیا رتبہ ہے یہود نے کہا ہو سید نا وابن سید نا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اگر وہ

میری رسالت و نبوت پر گواہی دے لو تم اسلام قبول

خدا نکرے کہ وہ مسلمان ہو اور اسلام

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

ایک ہی جواب دیتے رہے

Marfat.com

آوازدی وہ کلمہ پڑہتے ہوئے نکل آئے اور اپنی قوم کے لوگون سے متوجہ ہوکر فرمانے
لگے کہ تم خوب جانتے ہو کہ آپ رسول برحق ہین کیون انکار کرکے ہاویہ شقاوت مین
داخل ہوتے ہو وہ بولے کہ تو جھوٹا ہے ہم انکو کاہنون مین کا ایک شخص جانتے ہین
پھر کہا ھو اشرنا وابن اشرنا واجھلنا وابن اجھلنا پھر یہہ معاملہ اتنا
بڑہا کہ ردوبدل کی نوبت آگئی اور عبداللہ بن سلام کے دشمن ہوگئے اور حضرت سے
نہایت دشمنی اس قوم کو ہوگئی نصاریٰ سے پہلے اللہ تعالیٰ شانہ نے انپر لعنت
فرمائی ہے ابن سلام نے عرض کی یارسول اللہ انکو دفع کیجئے مجھے ان سے ڈر
معلوم ہوتا ہے حضرت نے اونکو نکلوا دیا۔ **تفسیر ابن جریر وابن حاتم**
وکتب طبرانی وبیہقی ومسند امام احمدؒ ومسند ابن حمید مین **روایت** ہے کہ جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ طیبہ مین جلوہ فرما ہوے تو عبداللہ
ابن صوریا جو احبار فدک سے تہا مع ایک جماعہ یہود حضور رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوا اور بطور امتحان حضور سلطان الانبیا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین عرض کی کہ آپ اپنے خواب سے مجھکو مطلع فرمائین کہ
ہم نے پیغمبر آخر الزمان کی علامات اپنی کتاب مین دیکھی ہین حضرت شفیع المذنبین
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکھین سوتی ہین اور میرا دل
جاگتا ہے اگر یہی علامت ہے تو مجھہ مین موجود ہے اوس نے کہا سچ ہے
پھر اوس نے کہا کہ اور کئی سوال ہم کرتے ہین انکا جواب وہی دیگا جو
پیغمبر ہوگا آپ نے کہا کر و لیکن وہ اقرار کرو جو یعقوب نے اپنے بیٹون سے
کیا تہا کہ اگر مین تمہارے سوالات کا جواب دون تو بیعذر تمہین ایمان لانا ہوگا
اور میری متابعت اختیار کرنی پڑیگی سب نے کہا کہ ہمین یہہ شرط منظور ہے
اوسنے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ بچہ کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور

Marfat.com

کبھی ماں سے آپنے [illegible]
پوچھا کہ کون عضو مرد کی منی سے بنتا ہے اور کون
نے فرمایا کہ استخوان و پے یعنی پٹھے و عضروف باپ
گوشت و خون و بال و ناخن ماں کی منی سے ہووے
پھر سوال کیا کہ اہل جنت کی مہمانی جنت مین داخل ہونیکے وقت کیا
ہوگی حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کے دل کے کباب سے اوسنے کہا درست
سوال کیا کہ حضرت یعقوب اسرائیل نے کونسا کھانا اپنے نفس پر حرام کیا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کا دودھ اور
گوشت اور اسکا سبب یہہ ہوا کہ آپ کو مرض عرق النسا عارض ہوا تو آپنے
نذر مانی کہ اگر مجھے صحت ہوجاوے تو جو کھانا مجھے مرغوب ہے اوسکو مین اپنی
ذات پر حرام کردونگا اللہ تعالی شانہ نے آپ کو صحت عطا فرمائی تو آپنے
یہہ دونون چیزین جو آپ کو مرغوب تھین ترک کردین بعد اسکے آپ کی اولاد پر بھی
حرام ہوگئین اوسنے کہا بہت درست ہے آپ نے فرمایا اب ایمان کیون
نہین لاتے اوسنے کہا کہ ایک بات اور باقی ہے یہہ فرمائیے کہ آپ پر وحی کون
فرشتہ لاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جبرئیل جو ہر نبی اور پیغمبر کے پاس وحی لاتے
تھے تو وہ بدبخت جماعت کہنے لگی کہ ہمین آپکی متابعت منظور نہین اگر کوئی اور
وحی لاتا تو ہم آپ پر ایمان لاتے یہہ فرشتہ تو ہمارا دشمن ہے اسنے [illegible]
بچالیا تھا **فائدہ** قوم یہود دنیا بھر کی قومون مین نہایت شقی
قوم ہے جب تو انکے لئے حضرت موسی علیہ السلام سے [illegible]
بھیجے گئے تھے وہ چند روز اس قوم سے جدا ہوئے اور [illegible]
حضرت ہارون کو اپنا وصی کر گئے تھے [illegible]

Marfat.com

جب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو قوم کا یہہ حال دیکھکر غضب ناک ہوگئے
جب ایک دن مین انسّی ہزار آدمی قتل ہوگئے تو توبہ و فریاد ہونے لگی آخر اللہ
جل جلالہ نے توبہ قبول کی چند روز کچھہ ٹھیک طور پر رہے اور پھر اگڑ گئے یہہ لوگ
اچھی طرح حضرت کو جانتے تھے کہ آپ نبی ہین مگر اونکا حسد اتنا بڑھا ہوا تھا کہ
راہ ہدایت پر آنے نہ دیتا تھا **الغرض** ایسی ایسی شرارتین اور خباثتین یہود نابہبود
کی بہت ہین جو پوشی انکا خلقی شعار ہے **واضح ہو** کہ مشاہیر مہاجرین رضی اللہ
عنہم یہہ حضرات ہین مصعب ابن عمیر عبیدی عبداللہ ابن ام مکتوم ابو عبدالرحمن
بلال ابن رباح۔ سعد ابن ابی وقاص جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین۔ عمار ابن
یاسر عمر ابن خطاب۔ عثمان ابن عفان۔ غراب۔ بنو جحش۔ زبیر ابن العوام۔
اسما بنت ابی بکر زوجہ زبیر۔ عبدالرحمن ابن عوف۔ طلحہ ابن عبداللہ۔ ابو سلمہ
ام سلمہ زوجہ ابو سلمہ۔ عیاش ابن ابی ربیعہ۔ عثمان ابن مظعون۔ زوجہ عثمان مذکور
زید ابن خطاب۔ حمزہ بن عبدالمطلب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ابن حارثہ
ابو بکر صدیق۔ عتبہ ابن غزوان۔ عبیدہ ابن الحارث ابن المطلب [illegible]
برادر طفیل۔ مسطح ابن اثاثہ۔ علی ابن ابیطالب۔ غزوان [illegible]
حضرات کے فضائل مین یہہ آیہ کریمہ قرآن مین نازل ہوئی للفقراء المهاجرين
الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم تا اولئك هم الصادقون اور انہین
حضرات کو انصار نے اپنی حویلیون مین رکھا چنانچہ اوس ابن ثابت برادر حسان
ابن ثابت نے حضرت عثمانؓ کو اپنے گھر مین اوتارا اور نہایت خاطر کی اور
تا زیست اونسے ویسی ہی محبت رکھی بہجۃ المحافل مین ہے کہ بعد شہادت حضرت
عثمان اوس ابن ثابت اونکے وارث بھی ہوے۔ غراب رضی اللہ تعالے عنہ
سعد ابن خثیمہ کے گھر مین رہے اور بنو جحش عاصم ابن ثابت کی حویلی مین ٹھہرے

Marfat.com

عبداللہ ابن زبیر کی ولادت مھاجرین کے بچونمین یہہ پہلی ولادت ہے جو مدینہ مین ہوئی

وہین عبداللہ ابن زبیر پیدا ہوئے انہین کے منہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈالا ہے اور یہہ مہاجرین کی اول اولاد ہین جو مدینہ مین پیدا ہوے اور سب مسلمانون کو نہایت خوشی ہوئی اسلئے کہ یہہ بات مشہور ہوئی تھی کہ یہودی نے سحر کیا ہے ان مھاجرین کے کوئی اولاد نہوگی۔ اور مصعب ابن عمیر اسعد ابن زرارہ کے پاس فروکش ہوے۔ اور عبدالرحمن ابن عوف سعد ابن ربیع کے گہر مقیم ہوے۔ اور سعد ابن ابی وقاص سعد یمانی کے پاس اوترے۔ اور طلحہ ابن عبداللہ عمیر ابن معبد کے گہر مین رہے۔ اور ابوسلمہ مع اپنی زوجہ ام سلمہ کے عیادت کے مکان مین سکونت پذیر ہوے۔ اور عیاش نے ابولبابہ کے مکان مین قیام کیا۔ اور عثمان ابن مظعون معہ زوجہ خود ابن جبیر کی حویلی مین رہے۔ اور عمر ابن خطاب مع زید اور اپنی توابع کے ساتھہ رفاعہ ابن رافع انصاری کے گہر مین جلوہ فرما رہے۔ اور حمزہ و زید ابن حارثہ مع توابع ولواحق کلثوم ابن الہدم کے پاس اوترے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ مع توابع خارجہ ابن زید کے گہر مین رہے علی مرتضی عویم ابن ساعدہ کی حویلی مین رونق افروز رہے۔ اور عتبہ ابن غزوان معہ پدر عباد ابن بشر کے گہر مین رہے۔ عبیدہ بن الحارث مع طفیل وحصین برادران اور مسطح ابن اثاثہ وغیرہ عبداللہ ابن سلمہ کے مکان مین رہے انہین انصار کی شان مین یہہ آیۃ جلیل الشان سورہ حشر مین نازل ہوئی ہے

Marfat.com

والذین تبوء الدار والایمان من قبلہم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا ویوثرون علی انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ یعنی جو گھر پکڑ رہے ہین اس گھر مین اور ایمان مین ان سے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آئے اونکے پاس اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملا اور مقدم رکھتے ہین اونکو اپنی جان پر اگرچہ وہ خود بھوکے ہون۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس قوم کا نام دین کی نصرت دہی کے سبب سے انصار رکھا اور یہہ حدیث انکی شان مین فرمائی

انصار رضی اللہ عنہم کی فضیلت حدیث شریف کا ترجمہ

انصار کی محبت ایمانکی نشانی ہے اور نفاق کی علامت انصار کی دشمنی ہے بخاری و مسلم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور مسلم نے زید ابن ارقم سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے الٰہی بخش انصار کو اور اونکے بیٹون اور پوتون کو چنانچہ پہلے درجہ والے اصحاب ہوے اور دوسرے درجہ والے تابعین اور تیسرے درجہ والے۔ تبع تابعین لفظ حدیث کے یہ ہین اللھم اغفر للانصار ولابناء ابناء الانصار بعید نہین ہے کہ مراد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اولاد ابناء انصار ہو قیامت تک۔

فضیلت مھاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

یہہ جو اوپر کی آیت انصار کی شان مین ہے وہ انصار کی علوی شان اسلامی دنیا کے بسنے والون کو دکھا رہی ہے اس آیت کے اوپر کی ایک اور آیت ہے

Marfat.com

اس سے نہایت مفصل فضیلت مہاجرین کی ظاہر ہوتی ہے اور اسپر بھی اگر کوئی
ان حضرات کی فضیلت کا خیال نکرے تو ایسا خیال اوسکے واسطے مبارک رہے
وہ آیت کریمہ یہ ہے للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم
واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله
اولئك هم الصدقون ترجمہ از تفسیر حسینی وقسمت برائے یتیمان ومسکینان
وابنائے سبیل است وور ولیشان ہجرت کنندہ آنانکہ بیرون کردہ شدہ اند
از سراہائے ایشان کہ در نکہ داشتند دور افتادند از مالہائے خود می طلبند
بخشش وبخشایش از خداوند خود وخشنودی حضرت او یعنی ہجرت ایشان برای
تجارت واغراض دنیوی نبودہ بلکہ طلب رحمت ورضائے حق بود وبدستی
خدا ورسول ترک دیار واموال خود نمودند ویاری میکنند دین خدائے را
بنفس ومال خود ونصرت می نمایند پیغمبر او را بیاری وہوا داری آن گروہ مہاجران
ایشانند راستان در دین اسلام ہم بقول وہم بفعل **فقیر محمد اکبر ابو العلائی**
غفر الله ذنوبه عرض کرتا ہے مہاجرین کے سر دفتر حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین آپ کو سر دفتر اسلئے کہا گیا ہے کہ ایک تو آپنے ہجرت کا
ثواب پایا دوسرا بہت بڑا شرف اور ثواب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کی شرف ہمرکابی کا حاصل کیا پروردگار تعالےٰ شانہ نے جملہ مہاجرین
کی شان مین یہہ آیت نازل فرمائی ہے جنہین بروایت صحیحہ حضرت عمر اور حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہی ہین انکی ایمان کی تصدیق مین **شہادت الله**
کافی ووافی ہے ۔ ۵

آنکس کہ شد متابع رائے تو قدنجا		وانکو خلاف امر تو ورزید قد ہلک
یا اللہ مین تیری شہادت پر ایمان لایا اور مہاجرین وانصار کی بزرگی اور		

Marfat.com

اور اونکے ایمان کی دل سے اور زبان سے تصدیق کرتا ہون جیسا تو نے ارشاد
فرمایا ہے بے شک وشبہ یہہ حضرات ایسے ہی ہین انکی قبرین ہمیشہ تری رحمت
کے باغ کے پھولون سے بھری رہین یا اللہ اوسی باغ رحمت کے پھول
میرے پیران طریقت اور اجداد کرام کے مزارون پر بھی برسادے رضی اللہ عنہم
فائدہ اوپر والی آیت شریفہ مین جو جملہ یتبوؤ الدار والایمان واقع ہے یعنی
جگہہ پکڑی اون مہاجرین نے سرائے ہجرت اور دار ایمان مین یعنی **مدینہ**
مین صاحب تفسیر حسینی سورۂ حشر کی تفسیر مین تحریر کرتے ہین کہ تفسیر امام ابی بکر
نقاش مین ہے کہ مدینہ کا نام **ایمان** ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نے یہہ نام رکھا ہے پس معنی اس آیت کے یہہ ہوے کہ اقامت
اختیار کی مہاجرین نے مدینہ مین **فائدہ** حضور پرنور کی ہجرت کی مصلحتون
مین سے ایک بات فیاض ازل نے اس گنہگار کے دل پر یہہ بھی کھول دی کہ
اگر اللہ کے پاس ہی اوسکے محبوب کا گھر ہوتا تو ایک ہی سفر مین دونون برکتین
حاصل ہوجایا کرتین زایرین کو وہ شوق اور ولولہ نہوتا جو اب پیدا ہوتا ہے
اور ایک ہی مقام پر دونون سلام ہوجاتے اور اب پہلا سلام تو خالق و مالک
جو تمام شاہان روے زمین کا پیدا کرنے والا ہے اوسکے دربار مین حاضر ہو کر
بجالاے یہان اوس سلام کے صلہ مین کیا درجہ اور کیا انعام ملا کہ پروردگار
کہام رحبا تمہاری حاضری لکھی گئی اب ہماری خوشنودی کی سند تمکو ہمارے محبوب
کی سرکار سے ملیگی اگر بندے اپنے مالک کے محبوب کے دربار مین حاضر ہوکر
اپنی سند کو طغراے قبولیت سے مسجل کرلاے بس پروانہ خوشنودی ونجات
حاصل ہوگیا اب سے قیامت تک سب راہین نجات کی اوسپر کھلی ہوئی ہین
اور توفیق ازلی ہر جگہہ اس کے ساتھہ ہے وہ **توفیق ازلی** کیا ہے

Marfat.com

اتباع شرع اب بندہ سچا نمازی بھی ہوگیا [illegible]
مالک سے ڈرنے لگا کہ اب اسسے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہی [illegible]
الملک کی جلالت پیش نظر ہے جہان خطرات نفسانی نے کسی گناہ کی جرات دلائی
اور مالک کی جلالت نے تنبیہ فرمائی اور یہہ بندہ ہوشیار ہوگیا اور اسکی سند میں
کوئی دھبہ نہ لگنے پایا بس معلوم ہوگیا اس بندہ کو کہ میری سند محکمہ وزارت کے
طغرا سے مسجل ہے الحمد اللہ علی احسانہ **مہاجرین وانصار کے ملنے چلے**
فضایل قال اللہ تعالیٰ شانہ ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما
اوتوا ترجمہ اور نہین پاتے اپنے دلون مین حسد یا حقد یا دغدغہ اوس سبب سے
جو انپر بخشش کی گئی۔ مراد اس سے یہہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے انصار کو طلب فرمایا اور اونکی اعانت وامداد اور احسان واسعاد کا
ذکر فرمایا یعنی جو انصار نے مہاجرین کے ساتھہ حسن سلوک کئے تھے حضور پرنور
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ انصار تم چاہتے
ہو کہ بنی نضیر کی غنیمت تم سب لوگون کو مین تقسیم کردون اور اگر وہ مہاجرین اوسی
دستور کے موافق تمہارے گھرون مین رہین۔ یا تم اس مین راضی ہو کہ یہہ سب
مال مہاجرین کو دیدیا جاے اور وہ لوگ تمہارے گھرون سے باہر آجائین
اور اپنے امور معیشت مین مشغول ہون۔ بیان کرو سعد ابن وقاص سعد بن معا
سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم نے جو پیشوایان اہل مدینہ تھے عرض کی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہمارا دل یہہ چاہتا ہے کہ اموال غنیمت تما
حضور مہاجرین کو تقسیم فرمائین اور یہہ بزرگوار حسب دستور سابق [illegible]
رہین کہ انکے سبب سے ہمارے گھر کی رونق اور برکت [illegible] صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انصار کے واسطے دعاے برکت فرمائی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

شانہ انکی شان مین فرماتا ہے کہ ایثار کرتے ہین اور مقدم رکھتے ہین مہاجرین کو
اپنے نفس پر یعنی خود نہین لیتے اور اونکو دیتے ہین اگرچہ یہہ خود محتاج ہین
قال اللہ تعالےٰ شانہ ویوٴثرون علیٰ انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ
اس آیت کے نازل ہونیکا سبب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے
یون بیان کیا ہے کہ ایک شخص بکریکا بھنا ہوا سر کسی صحابی کے واسطے کہ جو
مساکین صحابہ مین سے تھے لایا اون صحابی نے ایک دوسرے صحابی کو جو
اون سے زیادہ حاجتمند تھے وہ سر بریان بھیجدیا اون حضرت نے رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ایک تیسرے صحابی کیخدمت مین پیش کیا اسی طرح اوس بریان کو
نو صحابی نے ایک دوسرے پر ایثار کیا لہذا پروردگار تعالیٰ شانہ نے اس
آیت شریفہ مین اونکا ذکر فرمایا حکما اسبات پر متفق ہین کہ وہ چھہ خصلتین کہ مشتمل جود
ہین اون مین سے صفت ایثار اکمل وافضل ہے۔ **ایثار** یہہ ہے کہ کوئی
شخص کسی شے کا حاجتمند ہو اور وہ شے اوسے حاصل ہوگئی اور ہنوز اوسکے
صرف مین نہین آئی کہ اوسنے دوسرے شخص کو اوسی شے کا محتاج پایا اور فورًا
اوسے دیدیا یعنی اوسکی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھا قطعہ

کریم کامل آنرا میشناسم اندرین دوران	کہ گر نالے رسد از آسیائی چرخ گردانش
زاستغنائے ہمت باوجود فقر و بی برگی	زخود واگیرد و سازد نثار پیے نوایانش

پروردگار تعالےٰ شانہ اب جملہ مومنین کو انصار و مہاجرین کے طریقہ
تعلیم فرماتا ہے اے **سالکان راہ طریقت** اس تعلیم کو سمجھو اور اس پر
عمل کرو نور چشم **محمد محسن مد اللہ عمرک** تمہارے سمجھنے اور عمل کرنیکی یہہ
بات ہے **قال اللہ تعالیٰ شانہ ومن یوق شح نفسہ** اور جو شخص کہ
نگاہ رکھا جاے نفس اوسکا بخل سے **ھم المفلحون** وہی گروہ ہے جسنے فلاح

Marfat.com

پائی اس آیت مین جو من کا لفظ واقع ہے عمومیت کے واسطے ہے یعنی
ان افعال حسنہ کا عامل ہوا زمرہ مہاجرین والنصار مین داخل ہوگیا یعنی
سمجھا کہ باب فیض بند ہوگیا ؎

ہنوز آن ابر رحمت دُر فشان است	خم وخمخانہ با مُہر و نشان است

والذین اور وہ لوگ جو آئے اور آئینگے من بعدھم مہاجرین اور انصار کے
بعد مراد اس سے تابعان صحابہ ہین قیامت تک یقولون کہتے ہین ربنا
اغفرلنا اے پروردگار بخش ہمکو ولاخواننا اور ہمارے بھائیون کو جن
لوگون نے دین مین ہم سے سبقت کی ہے ایمان لانے مین الذین سبقونا
بالایمان وہ لوگ جو سبقت لے گئے ہین ہمپر ایمان مین ولا تجعل اور نہ کر
فی قلوبنا ہمارے دلون مین غِلاً کینہ وحسد وخیانت للذین امنوا اون
لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ہمسے پہلے یعنی اصحاب پیغمبر ربنا اے ہمارے
پیدا کرنے والے انک رؤف بے شک تو مہربان ہے ہماری دعا ون کو قبول فرما
رحیم تو ہمارا بخشنے والا ہے اپنی رحمت سے ہمکو زمرۂ سابقین مین داخل فرما
علمار حمہم اللہ علیہم فرماتے ہین کہ جسکو کسی صحابی سے بغض اور کینہ
ہے وہ اس آیت کا اہل نہین کہا ہے اور اس دعا سے محروم ہے صاحب انوار
فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مومنین کے تین درجہ کئے ہین مہاجرین و
انصار وتابعین اور یہہ موصوف ہین سادگی دل اور پاکی طینت کی صفت سے
پس جو شخص کہ ان صفات سے متصف نہین ہے وہ مومنین کے زمرہ سے
خارج ہے **بیان مہاجرین کا جن لوگون نے پہلے ہجرت**
کی ہے مدینہ کی طرف صحیح بخاری شریف مین ہشام بن عارث سے
روایت ہے کہ اول ہمارے گھر مصعب ابن عمیر وابن ام مکتوم آئے یہہ دونون

وسعد و عمار ابن یاسر اور انکے آنے سے بیس دن بعد حضرت عمر ابن خطاب
آئے اور انکے بعد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رونق
افروز ہوے تو مینے اہل مدینہ کو کبھی ایسا خوش نہ دیکھا تھا جیسا اوس دن
دیکھا الحاصل بعد تشریف فرما ہونے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے ہوا مدینہ منورہ کی ردی ہوگئی جس کی وجہ سے اکثر مہاجر بیمار ہوگئے
بلکہ حضرت صدیق اکبر اور عامر بن فہیرہ اور بلال رضی اللہ عنہم کو اتنا ضعف ہوگیا
کہ نماز مین قیام نہ کرسکتے تھے یہہ حال دیکھکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے ہوا کی روایت کو مدینہ سے جحفہ مین
بدل دیا۔ جحفہ ایک موضع ہے مدینہ سے چھ کوس وہان یہود رہتے تھے اوسی
دن سے مدینہ طیبہ ہواے وبائی سے آجتک محفوظ ہے مصابیح مین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم مکہ سے مدینہ مین آئے تو بلال اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما عارضہ
تپ مین مبتلا ہوے اور بلال رض مکہ جانیکے اشتیاق مین اشعار پڑہنے لگے یہہ
حال مینے حضرت سے عرض کیا حضرت نے یہہ دعا فرمائی اللھم حبب الینا
المدینۃ کحبنا مکہ او اشد اللھم صححھا وبارک لنا فی مدھا وصاعھا
وانقل حماھا فاجعلھا بالجحفہ ترجمہ یا اللہ محبوب کردے ہمارے
مدینہ کو جسطرح مکہ کو دوست رکھتے ہین یا اوس سے زیادہ اللہ صحت بخش کردے
مدینہ کی ہوا کو اور برکت عطا کر ہمارے لئے اوسکے مُد اور صاع مین اور بدل
اوسکی تپ کو یہان سے جحفہ مین **فائدہ** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی ہجرت کرنے کے بعد کسیکا اسلام بے ہجرت قبول نہوا مگر اونکا جو معذور
تھے عیاش ابن ابی ربیعہ کہتے ہین کہ مین مع والدہ کے معذورین مین

Marfat.com

معدود تھا چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
فرماتے تھے اللھم انج عیاش ابن ابی ربیعہ
ابن ھشام اللھم انج المستضعفین من المومنین مرجب کہ فتح
ہوا تو یہہ حکم منسوخ ہوگیا اور ارشاد ہوا۔ لا ھجرۃ بعد الفتح لیکن مدینہ
کو رخصت رجوع نہ دی بلکہ یون فرمایا کرتے تھے اللھم امض لاصحاب
ھجرتھم ولا ترددھم علی اعقابھم عیاش مانکی طرف سے ابوجہل ملعون
کے بھائی تھے قدیم الاسلام اور مہاجرین حبشہ اور مدینہ مین انکا شمار ہے جب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھہ مدینہ مین آئے تو ابوجہل انکو منانے آیا اور
کہا کہ تیری ماں نے قسم کہائی ہے کہ مین سایہ مین نہ بیٹھونگی جب تک عیاش کو
نہ دیکھون عیاش مکہ کو اوسکے ہمراہ گئے جب یہہ مکہ مین پہونچے تو ابوجہل مردود
نے اونکو قید کرلیا پھر بھاگ کر مدینہ مین آگئے اور جنگ بتوک مین شہید ہوے
ولید ابن الولید۔ خالد ابن ولید کے بھائی ہین قوم مین قریشی مخزومی ہین
انکو عبداللہ ابن جحش نے جنگ بدر مین گرفتار کیا تو خالد اور ہشام دونون
بھائی چار ہزار درہم فدیہ دیکر مدینہ سے چھڑا لیگئے پھر وہ بلا دعوت مسلمان
ہوگئے لوگون نے ان سے کہا کہ تم قبل ادائے فدیہ کیون نہ ایمان لائے
فرمایا کہ تم لوگ کہتے کہ بے صبری سے ایمان لایا ہے چنانچہ اسلام لانیکی وجہ سے
انکے دونون بھائی یعنی خالد بن الولید اور ہشام بن الولید انپر ظلم کرنے لگے
یہانتک کہ انکو قید کر دیا جب حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے
انکے واسطے دعا کی اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے پیغمبر اپنے حبیب صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی دعا قبول فرمائی اور انکو حضور کے پاس مہاجرین
یہہ ابوجہل ملعون کے برادر حقیقی تھے قدیم الاسلام اور اخیار صحابہ مین انکا شمار

Marfat.com

ان کو بھی کافرون نے قید کیا تھا وہ بھی بھاگ کر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آملے اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین جہاد ملک روم مین شہید ہوے۔

سال اول ہجری کے وقایع مین سے تعمیر مسجد مدینہ منورہ ہے

حدیث شریف مین وارد ہے۔ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مجکو حکم دیا ہے کہ مین ایک عریش حضرت موسیٰ کے عریش کی مثل بناؤن کہ اوسکی بلندی سات گز سے زیادہ نہو عریش اوس مکان کو کہتے ہین کہ جسکی پوشش کھجور کے پتون اور لکڑی سے ہو اور اس عریش مبارک یعنی مسجد نبوی کی طیاری کے قبل یہہ دستور تھا کہ جس مقام پر نماز کا وقت کسی نمازی کو ہوجاتا تھا وہ وہین نماز پڑہ لیا کرتا جب حکم آلہی تعمیر عریش کیواسطے جاری ہوا تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکی تعمیر اوس مقام پر تجویز فرمائی جہان ناقہ حضور پر نور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا پہلی بار بیٹھا تھا اور پہر اوٹھا اور چند گام چلا اور پہر پلٹ کر اوسجگہ پر آیا وہ مقام ایک روایت کے موافق مشرکین کا گورستان یا خرابہ نخیل کا تھا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ ایک میدان تھا محوظ قبیلہ بنی نجار کا مالک اوسکے دو یتیم تھے اون لوگون نے اوسکو مربد بکسر میم و باے موحدہ مفتوح جاے نشانیدن شتر و جاے جمع کردن خرما بنایا تھا مربد وہ مقام ہے جہان خرما کا خرمن ہوتا ہے یعنی خرما خشک کرکے تمر بناتے ہین الغرض حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اون دونون یتیمون سے جنکا نام سہیل و سہیل تھا اور

Marfat.com

اونکی پرورش کرنے والون سے جنکا نام اسعد بن زرارہ اور دوسری روایت
کے موافق معاذ ابن عفرا ہے کہا کہ اگر تم یہہ زمین بیچو تو ہم خرید لین اور اسمین
مسجد بنالین وہ بولے کہ ہم بغیر قیمت کے یہہ زمین نذر کرتے ہین حضرت نے انکا
فرمایا مگر بہت کچھہ عرض ومعروض کے بعد وہ زمین دس اشقال طلا پر کی حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وہ قیمت اپنے خاص جیب سے ادا کی بعد
اسکے درخت کھود کر زمین کو ہموار کیا اور گورستان کو پست کر دیا اور اصحاب
رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا کہ اینٹین طیار کرو اصحاب نے حکم کی تعمیل کی وہ
جانب بقیع ابتک موجود ہے پھر دیوارین کچی خشتون سے بنائین اور چھت
خرمے کی شاخون اور ستون چوب خرما سے مرتب ہوئے **فائدہ** اس مقام سے
معلوم ہوا کہ تعمیر مسجد کے واسطے قبرستان کو ہموار کر دینا جائز ہے **شیخ**
عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہہ حکم مشرکین کی قبرون کیواسطے
مخصوص ہے صاحب تفریح الازکیا کا قول ہے کہ یہہ تاویل اوسوقت کرنی
پڑتی ہے کہ اوس مقام کو خرابہ اور گورستان قرار دین جب اوسے مُرَبَّد قرار دیا
جاے تو اس تاویل کی ضرورت نہین بلکہ صاحب بہجۃ المحافل نے اس مقام کو
میدان یا نخلستان روایت کیا ہے۔

بیان قبلہ سابق جو شمال کی طرف تھا

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ طیبہ مین رونق افروز ہوے
تو نماز بیت المقدس کیطرف پڑہتے تھے تو اوسوقت خرمے کی لکڑیون سے
ایک بلند مقام عرلیش کی مانند بنالیا تہا پندرہ یا سولہ مہینے کے بعد جب
تحویل قبلہ کا حکم جناب احدیت جل جلالہ سے صادر ہوا تو اوس مکان کو

Marfat.com

چھوڑکر اوسکے مقابلہ مین جنوب کی جانب مسجد تعمیر فرمائی اوس مکان کا نام صفّہ ہوا اوس مکان مین اصحاب بے خانمان جو دن کو فکر قوت مین بسر کرتے اور شب کیوقت استراحت کرتے تھے اور بعد تشریع جہاد اکثر غازیونکے ساتھہ تشریف لیجاتے تھے یہی بزرگوار اصحاب صفہ کے لقب سے مشہور تھے بعض راویونکی نزدیک یہہ شمار مین ستر ہین اور باختلاف روایت زیادہ بہی شمار کئے گئے ہین اور مدارج النبوۃ مین ہے کہ بہ تحقیق ثابت ہوا ہے کسیوقت **اصحاب صفّہ** کی تعداد چار سو تک ہوجاتی تہی اور کبہی کم اور پہر کبہی زیادہ ہوجاتی تہی چنانچہ **غزوہ معونہ** مین ستر آدمی ان مین سے شہید ہوے بالجملہ اصحاب صفّہ کی تعداد پر بخوبی اطلاع نہین ہوئی چند اسما تفسیر **نظم الجواہر** مین ہین وہ اس مقام پر درج کئے جاتے ہین۔

اسماے گرامی اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم

اوس[1] بن اوس ثقفی براء[2] بن مالک انصاری بشیر[3] بن معید اسلمی ابوبزرہ[4] اسلمی ثابت[5] بن ضحاک خزرجی ثابت[6] بن ودیعہ خزرجی ابوثعلبہ[7] انصاری حارثہ[8] بن جمیل اشجعی جعیل[9] بن سراقہ ضمیری حذیفہ[10] بن اسید غفاری حبیب[11] بن زید انصاری حارثہ[12] بن نعمان انصاری حازم[13] بن حرملہ غفاری حنظلہ[14] بن عامر غسیل ملایکہ حکم[15] بن عمر یمانی حرملہ[16] بن اناس نمیری حنیس[17] بن حذافہ قرشی خالد[18] بن زید انصاری حرم[19] بن مالک اسلمی خزیمہ[20] بن اوس طائی حبیب[21] بن اساف انصاری دکین[22] بن سعید مزنی رفاعہ[23] بن عبداللہ انصاری ربیعہ[24] بن کعب اسلمی ابوفراس[25] بن عقبی ابوبکیر[26] مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زید[27] بن خطاب عدوی سفینہ[28] مولی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سعید[29] بن مالک

Marfat.com

ابوسعید خدری[۳۰] سالم بن عبید اشجعی[۳۱] سالم بن عمیر بن
شقران[۳۲] مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
صفوان بن بیضا فہری[۳۳] طحفہ بن قیس غفاری[۳۴] طلحہ بن عمرو[۳۵] بصری عبداللہ بن
سدوسی[۳۶] عبداللہ بن حوالہ ازدی[۳۷] عبداللہ بن ام مکتوم[۳۸] عبداللہ بن عمرو بن حرام
سلمی[۳۹] عبداللہ بن حبشی خثعمی[۴۰] عبداللہ ابن انس جہنی[۴۱] عبداللہ بن جدعان
عباد بن خالد غفاری[۴۲] عمرو بن عوف انصاری[۴۳] عمرو بن طلق سلمی[۴۴] عمرو بن لعلب
انصاری[۴۵] عویم بن ساعدہ[۴۶] عبید[۴۷] مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم[۴۸] عکاسہ بن محصن اسدی[۴۹] عرباض بن ساریہ سلمی[۵۰] عیینہ بن المنذر سلمی[۵۱] عباد
بن قرص لیثی[۵۲] عیاض بن حمار مجاشعی[۵۳] ابوعبید مولی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم[۵۴] ابوعیسب[۵۵] فرات بن حبان عجلی[۵۶] فضالہ بن عبید انصاری[۵۷]
ابوفراس اسلمی[۵۸] قرہ بن ایاس مزلی[۵۹] کنانہ بن حسین غنوی[۶۰] ابوکبیسہ مولی رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم[۶۱] معاویہ سلمی[۶۲] مسعود بن الربیع قاری
مسطح بن اثاثہ قرشی[۶۳] ابوموہبہ مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم[۶۴] بلال مولی[۶۵] مغیرہ بن شعبہ[۶۶] ابوہریرہ دوسی[۶۷] وائلہ بن شفع لیثی[۶۸] وائلہ بن
معبد جہنی[۶۹] یسار مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم[۷۰] روایت ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وقت تعمیر مسجد نبوی فرماتے تھے اللھم
الانصار والمہاجرہ یا اللہ رحم کر انصار اور مہاجرین پر الغرض بلندی مسجد نبوی
اوسوقت ساٹھ گز کی تھی اور طول قبلہ سے شمال تک چودہ[۶۴] گز
تک تر سٹھ[۶۳] گز مسجد نبوی کا ابتدا میں اتنا
جو اوپر تحریر ہوا اور اوسمیں کسی طرح کا تجمل و تکلف
بھی چوب خرما کے تھے اور چھت کا پٹاؤ بھی ایسی لکڑی

Marfat.com

چھت ٹپکتی تھی اور پانی سے ملی ہوئی مٹی گرتی تھی اور تین درجے فتح خیبر تک
اسی قدر طول مسجد رہا بعد اسکے از سر نو تعمیر ہوئی تو آن حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اور زمین لیکر داخل مسجد فرمائی کہ دونون
طرف سے صد در صد ہوگئی الحاصل ابتدا تو اسمین تکلف نتھا حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے عریش کے مثل تھی اور یہہ وہ زمین ہے جسکو حضرت
عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دس ہزار درم کو خریدا تھا اور
قصر جنت کے بدلہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہاتھہ
فروخت کیا طبرانی نے یہہ حدیث نقل کی ہے ایک انصار مسجد کے ہمسایہ
تھے اون سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ
تو اپنا گھر دیدیتا ہے کہ ہم اسے مسجد مین داخل کردین اور اسکے بدلہ مین اللہ
تعالیٰ شانہ تجھے جنت مین ایک قصر عنایت فرماے وہ انصار بہت غریب تھے
اور عیال دار تھے اونکی محتاجی نے اونکو اس سعادت کے حاصل کرنے سے
روکا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قسمت مین یہہ سعادت تھی آپنے
فورًا دس ہزار درم کو یہہ زمین خریدی اور حضور پر نور مین بطور نذر پیش کی حاصل
کلام اس مسجد مبارک مین اول اینٹ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے رکھی پھر حضرت ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی رضی
اللہ عنہم نے۔ امام احمدؒ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک مرتبہ مینے دیکھا کہ
حضرت کے آگے بہت سی اینٹین رکھی ہین مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
مجھے دین تو مین پہونچا دون حضور نے فرمایا تو بھی لا یہہ میرے واسطے چھوڑ
یا اباھریرہ لا عیش الا عیش الاخرہ۔ کتب حدیث مین وارد
ہے کہ مسجد شریف کی تعمیر مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک

Marfat.com

پتھر رکھکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
پتھر سے ملاکر رکھدوا دراسیک پتھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پتھر کی برابر رکھوایا اسیطرح ایک پتھر حضرت عثمان رضی
اللہ تعالےٰ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پتھر کے برابر رکھوایا
اور فرمایا ھٰؤلاء الخلفاء من بعدی **بیان قبلہ سابق** بعد بنا مسجد نبوی
یا سترہ مہینے قبلہ بیت المقدس کیطرف رہا جب **تحویل قبلہ** کا حکم ہوا تو جبریل
علیہ السلام نے جبال واشجار جو مسجد شریف اور بیت اللہ کے بیچ مین مدینہ سے
مکہ معظمہ تک حایل تہے اونہین دور کر دیا اور بنا مسجد جانب میزاب رحمت
ٹھیک درست کر دی اور چودہ یا پندرہ روز تک حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم امامت کیواسطے مختلف اسطوانہ کے پیچھے قیام فرماتے تہے کہ جسکو
اب اسطوانہ **عایشہ** رض کہتی ہین پہر وہان محراب قرار دی لیکن محراب کی کوئی
علامت نہ تہی ابتدا اسکی عمر ابن عبد العزیز کے وقت مین ہوئی اور ممبر شریف
ہجری کے سال ہفتم یا ہشتم مین رکھا گیا اس سے پہلے حضور پرنور صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غربی جانب سے ملے ہوے محراب کے قریب کھڑے ہوتے
تہے۔ **استن حنانہ کا بیان** اوسی مقام پر ایک لکڑی گڑی تہی جب
طول کے قیام کے سبب سے حضور کو تکلیف ہوتی تو اوس سے ٹیک لگا لیا
کرتے تہے ایک روز کسی مدنی نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو یہان منبر بنجائے
حضور نے قبول فرمایا اوسنے تین درجہ کا منبر طیار کیا اور اوپر خطبہ فرمانے لگے
گریہ وزاری استن حنانہ کی فراق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین
روایت ہے ایک روز وہ لکڑی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اوسوقت رونق افروز منبر تھے اور خطبہ فرما رہے تھے یہہ صدائے حزین ایسی دردناک تھی کہ تمام صحابہ سنکر بیقرار ہو گئے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منبر شریف سے اوترے اور اوسپر دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ اگر تیری مرضی ہو تو تجھے اسیطرح اپنی مسجد مین رہنے دون اور اگر پہلیسا پہولنا منظور ہو تو تجھے بہشت برین مین جگہہ اللہ تعالیٰ شانہ سے عرض کرکے دلوا دون اوسنے اس دنیاے فانی کی آب وہوا پسند نہ آئی جنت کے باغ مین رہنا پسند کیا اور باغ ارم کے پیڑون مین ملگیا **قاضی عیاض** کہتے ہین کہ یہہ حدیث مشہور بلکہ متواتر ہے کہ صحابہ کی جماعت کثیر نے اسکی روایت کی ہے **حضرت حسن بصری** رحمت اللہ علیہ جب اس حدیث کو سنتے تو بہت روتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے خدا کے بندو چوب خشک تو فراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین شق ہو گئی اور شور گریہ وزاری اوس سے بلند ہوا یہانتک کہ صحابہ کی ایک جماعت کثیر نے سُنا تُم انسان ہوکر اوس چوب خشک سے معرکۂ عشق مین بازی ہارے جاتے ہو۔

حکایت ستون حنانہ

استنِ حنانہ از ہجرِ رسول	نالہ میزد ہمچو ارباب عقول ؛
درمیانِ مجلسِ وعظ آنچنان	کز وے آگہہ گشت ہر پیر وجوان
در تحیر ماند اصحاب رسولؐ	کز چہ مینالد ستون با عرض وطول
گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون	گفت جانم از فراقت گشت خون
از فراق تو مرا چون سوخت جان	چون ننالم بیتوا اے جان جہان
مسندت من بودم از من تاختی	بر سرِ منبر تو مسند ساختی ؛

Marfat.com

پس رسولش گفت کای نیکو درخت
اے شدہ باسرِ تو ہمراز بخت

گر ہمیخواہی ترا نخلے کنند
شرقی و غربی ز تو میوہ چنند

یادران عالم حقت سروی کنند
تا تر و تازہ بمانی تا ابد

گفت آن خواہم کہ دایم شد بقاش
بشنو اے غافل کم از چوبی مباش

آن ستون را دفن کردند زیر زمین
تا چو مردم حشر گردد یوم دین

تا بدانی ہر کرا یزدان بخواند
از ہمہ کار جہان بیکار ماند

ہر کرا باشد زیزدان کاروبار
یافت بار انجا و بیرون شد ز کار

وانکہ او را نبود از اسرارِ داد
کے کند تصدیق نالہ از جماد

گوید آرے لیک زدل بہر وفاق
تا نگویندش کہ ہست اہل نفاق

گر نبندے واقفانِ امر کن
در جہان ردگشتہ بودی این سخن

صد ہزاران ز اہل تقلید و نشان
افگنِ بشان نیم وہمی در گمان

گر بظن تقلید و استدلال شان
قایم است و جملہ پر وبال شان

شبہ می انگیزد آن شیطانِ دون
در فتند این جملہ کوران سرنگون

پاے استدلالیان چوبین بود
پاے چوبین سخت بے تمکین بود

غیر آن قطبِ زمان دیدہ ور
کز ثباتش کوہ گردد خیرہ سر

پاے نابینا عصا باشد عصا
تا نیفتد سرنگون او بر حصا

آن سوارے کو سپہ را شد ظفر
اہل دین را کیست سلطان بصر

با عصا کوران اگر رہ دیدہ اند
در پناہِ خلق روشن دیدہ اند

یعنی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

گر نہ بینایان بدندی و شہان
جملہ کوران خود بمردندی عیان

Marfat.com

نے زکور اکشت آید نہ درد
لنے عمارت نے تجارتہا وسود

گر نکردے رحمت وافضال شان
در شکستی چوب استدلال شان

این عصا چہ بود قیاسات و دلیل
آن عصا کہ داد شان بینا جلیل

او عصا تان داد تا پیش آمدید
آن عصا از خشم ہم بروی زدید

چون عصاتِ آلت جنگ ونفیر
آن عصا را خورد لشکن ای ضریر

حلقہ کوران بچہ کار اندرید
دیدہ بانرا در میانہ آورید

دامن او گیر کو دارد عصا
در نگر کا آدم چہا دید از عصی

چون عصا شد مار واستن باخبر
معجز موسیٰ و احمدؐ در نگر

از عصا ماری و از اُستن جنین
پنج نوبت میزند از بہر دین

گر نہ نامعقول بودی این مزہ
کے بدی حاجت بچندین معجزہ

ہر چہ معقول است عقلت میخرد
پے بیانِ معجزہ بے جزر و مد

این طریق نکز نامعقول بین
در دلِ ہر مقبلی مقبول بین

آنچنان کز بیم آدم دیو و دد
در جزائر در رمیدند از حسد

ہم ز بیم معجزات انبیا
بر کشیدہ منکران زیر گیا

تا بنا موس مسلمانی زہید
در تسلسل تا ندانی کہ کیند

ہمچو قلابان بر آن نقد سیاہ
نقرہ می مالند و نام بادشاہ

ظاہر الفاظشان توحید و شرع
باطنِ آن ہمچو در نان تخم ضرع

فلسفی را رہزنی تا دم زند
دم زند دینِ حقش بر ہم زند

دست و پای او جمادِ جان اوست
ہر چہ گوید ان دو در فرمان اوست

باز بان گرچہ کہ تہمت می نہند
دست و پاہا شان گواہی میدہند

Marfat.com

معجزہ دیگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ سنگ ریزون نے ابوجہل کے ہاتھہ مین حضرت کی رسالت کی شہادت دی اور وہ کافر پھر بھی دولت ایمان سے بے نصیب رہا

حکایت

سنگہا اندر کف بوجہل بود
گفت ای احمد بگو این چیست زود

گر رسولی چیست در دستم نہان
چون خبر داری ز راز آسمان

گفت چون خواہی بگویم کان چہ است
یا بگویند آن کہ ما حقیم و راست

گفت بوجہل آن دوم نادرتر است
گفت آری حق ازان قادرتر است

گفت شش پارہ حجر در دست تست
بشنو از ہر یک تو تسبیحے درست

از میان مشت او ہر پارہ سنگ
در شہادت گفتن آمد بیدرنگ

لا الہ گفت و الا اللہ گفت
گوہر احمد رسول اللہ سفت

چون شنید از سنگہا بوجہل این
زد ز خشم آن سنگہا را بر زمین

گفت بنود مثل تو ساحر دگر
ساحران را سر توئی و تاج سر

چون بدید آن معجزہ بوجہل تفت
گشت در خشم و بسوی خانہ رفت

رہ گرفت و رفت از پیش رسول
او فتاد اندر چہ آن زشت سفول

معجزہ آن دید و شد بدبخت و زفت
سوی کفر و زندقہ سر تیز رفت

خاک بر فرقش کہ بد کور و لعین
چشم او را بلکیس آمد خاک بین

Marfat.com

روایت ہے کہ وہ شاخ باذن آنجناب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسی جگہہ دفن کردی گئی **حضرت شیخ عبدالحق محقق دہلوی** رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر السعادت مین اور کتاب جذب القلوب مین تحریر فرماتے ہین کہ **منبر شریف کا طول** بقول صحیح دو گز تہا اور عرض ایک گز اور ہر درجہ ایک بالشت کا یہہ منبر تا زمان حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اوسی مقام پر رہا حضرت **عثمان** غنی رضی اللہ عنہ نے اوس منبر شریف کو جامہ قبطیہ پہنایا تہا آثار باقیہ سے یہہ ہے کہ امیر معاویہ رض نے اپنی امارت وسلطنت کے زمانہ مین چاہا تہا کہ اوس منبر شریف کو شام مین لیجائین جب اوسے اپنے مقام سے جنبش دی تو آفتاب منکسف ہوا یہانتک کہ ستارے نظر آنے لگے آپ نے اوسی جگہہ اوسکو رہنے دیا آخر کار چہ درجہ اوسکے اور زیادہ کرکے اوسکو اون درجونکے اوپر رکہدیا بعد اسکے خلیفہ **مہدی** نے اوسے اور زیادہ کرنا چاہا حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا پہر **سنہ ۶۵۴ھ** مین یہہ منبر جل گیا تہا بادشاہون نے منبر بنائے حتی کہ **سلطان مراد** ابن سلطان سلیم نے **سنہ ۹۹۸ ہجری** مین کہ حضرت محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وہان موجود تہے پہر کا منبر بنوایا بروایت صحیح ثابت ہے کہ بنائے مسجد نبوی کے ساتہہ ہی دو حجرے بہی بنائے گئے ایک حجرہ ام المومنین **حضرت عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا کا دوسرا **حضرت ام المومنین سودہ** رضی اللہ عنہا کا پہر جب حضور پر نور نے اور ازواج طیبات سے نکاح فرمایا تو اونکے لئے جدید حجرے تعمیر ہوے

فائدہ اکثر ناواقفان فن تاریخ یہہ بات کہتے ہین کہ حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تاریخ وفات اور قبر مبارک کا مقام نہین معلوم ہے

Marfat.com

لہذا اس مقام پر اوسکا درج کرنا بطور اختصار مناسب معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مزار اور تاریخ وفات اور مختصر حالات ناظرین کتاب ملاحظہ فرمائین

جب حضرت صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عمر شریف چھ برس کی تھی تو آپ کو محبوب خدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا شرف زوجیت حاصل ہوا پانچسو درہم دین مہر قرار پایا اور حضور پر نور نے اوسیوقت قرض لیکر ادا کیا مگر قول صحیح یہہ ہے کہ مہر ساڑے بارہ اوقیہ تھا جسکو حضرت صدیق اکبر نے خود حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف سے ادا کیا اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو شرف ہم بستری سال اول یا دوم ہجری مین واقع ہوا اوسوقت عمر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی نو۹ برس کی تھی جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات مدینہ مین ہوئی ہے تو حضرت ام المومنین رضؓ کی عمر شریف اٹھارہ برس کی تھی حضرت ام المومنین رضؓ نے شب سہ شنبہ ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ ہجری مین پینسٹھ ۶۵ یا چیاسٹھ ۶۶ برس کی عمر مین مدینہ منورہ مین رحلت فرمائی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑہی اور محمد ابن قاسم ابن ابی بکر اور عبداللہ ابن عبدالرحمن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے قبر شریف مین اوتارا بقیع شریف مین جو قبہ ازواج ہے اوسی مین آپکا مزار ہے آپ اجلہ فقہا مین شمار کی جاتی ہین اور نہایت فصیحہ و بلیغہ تھین بعض سلف سے

Marfat.com

منقول ہے کہ احکام شرع کا چہارم حصہ آپ سے معلوم ہوا ہے حضرت
عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے حضرت ام المومنین عائشہ
صدیقہؓ سے زیادہ عالمہ معانی قرآن اور حافظ احکام حلال وحرام کسیکو
نہین پایا۔ کتب صحاح مین دو ہزار حدیثین آپ سے مروی ہین اور انمین
سے متفق علیہ ایکسو چوہتر ہین اور فرد بخاری مین چونسٹھ اور فرد مسلم مین
اٹھائیس اور باقی دوسری کتابون مین ہین روایت صحیحہ سے ہے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ دوست
ترین مردم آپ کے نزدیک کون ہے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا پھر
سائل نے سوال کیا مردون مین آپ نے ارشاد کیا اوسی کا باپ ان دونون
قولونکی تصدیق یون ہوتی ہے کہ آپ نے مرض موت کی حالت مین جو آپ کا
آخری وقت دنیا مین تشریف رکھنے کا تھا یعنی وفات سے دو روز قبل آپ
کسی دوسری بی بی صاحبہ کے حجرہ مین رونق افروز تھے پوچھا کہ مین کل کسکے گھر
رہونگا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم نے سمجھ لیا کہ مقصود آپکا حجرہ عائشہ رضی
صدیقہ مین آرام فرمانیکا ہے ازواج مطہرات نے متفق ہوکر عرض کیا کہ کل
آپ حجرہ عائشہ مین تشریف لیجائینگے چنانچہ آپ وہین رونق افروز ہوئے اور تا وقت
تک وہین رونق افروز رہینگے اور اوسی حجرہ شریفہ سے میدان قیامت مین
تشریف فرما ہونگے اور دوسرے قول کی تصدیق یون ہوتی ہے کہ آپ نے
اپنی آخری نماز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقتدا مین ادا فرمائی
اور عملی طریقہ پر اپنا جانشین کردیا اور اس صحیح جانشین کو بو اختیار فرمایا کہ
اب وہ اپنا جانشین جسے چاہین اوسے کردین افسوس افسوس
ہزار افسوس کہ وحشی قومین مہذب ہوتی جاتی ہین مگر یہہ تہذیب

Marfat.com

یافتہ قوم جسکے اکابر نے تیرہ وتار زمانہ مین تہذیب کی شمع کافوری روشن کرکے دنیا بھر کو تہذیب کے راستہ پر لگا دیا اب خود اوسی قوم کے اخلاف جہالت کی میدان مین سرگشتہ وپریشان ہین اور خانہ جنگیون کے بازار گرم ہین انا للہ وانا الیہ راجعون

مذہب اور۔ اکابر قوم کی نذر ونیاز دشنام مغلظہ پر۔ مسلمان قوم اور اونکی عید مین ابولولو مجوسی کا سانگ اور۔ دوسرا ناگفتہ بہ مرثیہ یعنی ہر ثیہ

اللھم اھدنا الصراط المستقیم آمین مین دست بستہ باادب تمام عرض کرتا ہون کہ اگر کوئی قوم سزاوار عذاب۔ پروردگار کے علم مین ہے تو کیا آپ کا عذاب اللہ تعالیٰ شانہ کے عذاب سے سخت تر ہے اور اگر جسکو آپ خطا کار اور غاصب سمجھ رہے ہین اور وہ اللہ کے علم مین ان جرمون سے بری اور پاک ہے تو پھر اونکی بدگوئی کے مکافات کدھر جائینگے رسول اللہ کی پیاری بی بی اوسکا سانگ بنایا جاے

صلاح کار کجا ومن خراب کجا		ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا	

اونکی روحین جنت مین ہم لوگ دنیا کے دوزخمین جو آپکا دل چاہے فرمائیے نہ اونکا دل دکھتا ہے نہ کچھ ایذا پہونچتی ہے آپکی پاک زبان مفت بے فائدہ آلودہ ہوتی ہے اور اگر آپ کو دشنام دہی کی عادت ہی ہوگئی ہے تو اوتنی دور جانیکی کیا ضرورت ہے غریب خانہ پر تشریف لائیے آپکی جوتیان میری آنکھونپر میرے سر پر مین اچھے اچھے شربت پلاؤن اچھی اچھی مٹھائیان

Marfat.com

آپکے غلامون کو کہلاؤن اور کلمات طیبات خوش ہوکر سنون اور آپکے نیک چلن نیک دل بچون کو دعائین دون

دشنام بمن دادی شکر بدہان تو | از ناز بدم گفتی قربان لبان تو

بعض حضرات یہہ فرماتے ہین کہ ہم اونکی خلافت اور سلطان عبدالحمید خان سلطان روم کی خلافت کو برابر مانتے ہین سبحان اللہ وبحمدہ کیا خوب فرماتے ہین تو اونکو یہہ بھی ماننا پڑیگا کہ جہان اصحاب ثلاثہ کے دوش بدوش یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے سلطان عبدالحمید خان کھڑے ہین تو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کب سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہٗ کی مساوات سے علیحدہ رہ سکتے ہین **خلافت کی عزت** وقیمت تو حضرت مولیٰ علیہ السلام نے ہی بڑہادی ستر ہزار مسلمانون کے خون بہاکر خریدی ہے خلفاے ثلاثہ کی خلافت نشینی مین تو کسیکو خبر بھی نہوئی کہ کون خلافت سے جدا ہوا اور کون بیٹھا حضرت مولیٰ علیہ السلام نے تو دنیا بھر کو پہچنوا دیا کہ خلافت ایسی گران بہا شے ہے اور خود اوسی قضیہ مین آپ نے اپنی جان مبارک جو دو عالم کی قیمت سے زیادہ گران تر تھی نذر کردی **کون کہتا ہے** کہ خلفاے ثلاثہ کی خلافت کو امور باطنیہ سے کوئی تعلق نہین حضرت مولیٰ کی امامت تو درجہ اول مین مسلمہ فریقین ہے پھر جو **اول درجہ کا امام** اور نفس نبی ہو وہ بقول اعدا پست درجہ کی خلافت کے لئے اپنا گھر جان اور سب کچھ نثار کردے اگر یہہ خلافت اتنی گران قیمت نہوتی تو آپ اسکے حاصل کرنے مین اتنی جان فشانی کیون فرماتے چنانچہ اوسکا بین ثبوت حضرت امام حسن علیہ السلام کی دست برداری بعد تمام ہونے عمر خلافت کے موجود ہے آپنے خطبہ مین فرمادیا کہ اس خلافت کی عمر

Marfat.com

کرلی جبکہ مہینے باقی رہے تھے

دن وہ بقیہ عمر بھی خلافت کی تمام ہوئی یہ دوا

پر کافی نہیں ۱۲

ناظرین کتاب ہذا اس مقام کو ملاحظہ فرمائیں

ثلاثہ کے زمانہ مین کوئی اس خلافت کی بزرگی سے اتنی

جانتے تھے تو خلفاے ثلاثہ ہی جانتے تھے سیدنا علی رضی

کوشش نے اوس پردہ کو جو اسکی عظمت پر پڑا ہوا تھا

عالم نے جان لیا کہ خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحا

گران قیمت شے ہے الحمد اللہ ثم الحمد اللہ

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز	ورنہ در مجلس رندان خبری نیست

الغرض مسجد نبوی کے پچھم طرف کوئی گھر نہ تھا البتہ اکثر

کی جانب تھے اور کچھ گھر بھی تھے جو خرما کی لکڑیون سے

مگر بعض مکان خشت خام سے بنے ہوے تھے جنکی بلندی

ہاتھ زیادہ تھی اوسی جگہ حضرت سیدۃ النسا علیہا السلام کا

اوسکی کھڑکی حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسی

اور مزاج پرسی حضرت بتول زہرا اور جناب علی

اور حضرت امام حسین علیہم السلام کی

فضایل

اس مسجد کی جو کیفیت ہے اوس سے

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ ایک نماز اس مسجد مین ہزار نمازون سے
افضل ہے جو اور مسجدون مین پڑہی جاے مگر مسجد حرام - اور صحیحین مین
ہے ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ اور یہہ بہی
فرمایا ہے منبری علی حوضی - اور طبرانی معجم کبیر مین نقل کرتا ہے کہ ارقم
بیت المقدس کو جانے لگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
پاس رخصت ہونیکو آیا تو حضور نے اوس سے پوچہا کہ تجارت کا قصد ہے
یا کوئی اور خیال ہے اوسنے عرض کی کہ نماز پڑہنے کی غرض سے حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری مسجد مین بہتر ہے وہان کی
ہزار نمازون سے اور بعض حدیثون مین ہے کہ ایک نماز مسجد بیت المقدس
مین ہزار نمازونکی برابر ہے پس نماز مسجد مدینہ لاکہہ نمازون کے برابر ہوئی جو
اور مساجد مین ادا کی جاے اور استثناے مسجد حرام یا بنا بر مساوات ہے
جیسا بعض علما قائل ہین یا بنا بر زیادتی کہ اسکا قایل کوئی نہین ہے
یا بنا بر قلت عدد ہے کہ حضرت امام مالک اسی کو منظور کرکے فرماتے ہین
کہ فضل نماز مسجد مدینہ سایر مساجد پر بہ تعداد ہزار ہے اور مسجد مکہ پر کم از ہزار
ہے - اور تشبیہ اس بقعہ شریفہ کی بہشت سے در باب نزول رحمت ہے
یا من قبیل اطلاق سبب بر مسبب یعنی یہہ موضع کثرت عبادت سے سبب
وصول جنت ہے - مگر صحیح یہہ ہے کہ فرمودۂ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم محمول بر حقیقت ہے یعنی یہہ موضع ایک قطعہ ہے بہشت برین کا کہ
آخرت مین جب تمام دنیا فنا ہوجائیگی تو یہہ قطعہ بہشت مین ملا دیا جائے گا
جس جگہ سے جدا کرکے یہان لایا گیا ہے جسطرح مقام ابراہیم - فرضیت

نماز صبح و ظہر و عصر و مغرب و عشا اور اوسکے اسرار

Marfat.com

اور اسی سال کے ربیع آخر میں فرض
و فجر کی بدستور رہین اور ظہر اور عصر اور عشا حضر مین چار فرض رہین
اول مین دو ہی تہین اور سفر مین دو رہین دو قصر ہوئین مگر نیت ویسی ہی
حالت پر رہین اوسمین قصر نہین حکمی شرح وقایہ مین لکھا
ہے کہ صلوٰۃ فجر اول حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے ادا فرمائی ہے یعنی
حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو اندھیرا تھا اور تمام دنیا تیرہ و تار
تھی اور پہر شب ہوئی تو تیرگی اور بڑھگئی آپ چونکہ عالم انوار سے اس عالم خاک
مین تشریف لائے تھے اسکی کثافت اور ظلمت دیکھہ کر ڈرنے لگے جب صبح
ہوئی تو اس دنیا کے نظام کے موافق کچھہ روشنی معلوم ہوئی آپ نے اوسی
روشنی کو غنیمت سمجھکر دو رکعت نفل شکرانہ ادا فرمائی وہی نماز صبح اوسی مقدار
سے ہمپر فرض ہوئی صلوٰۃ ظہر اول حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بعد زوال
شمس ادا کی جب قربانی فرزند کا حکم ہوا اول رکعت برائے شکرانہ رفع الم
ذبح فرزند رکعت دوم برائے نزول فدا رکعت سوم برائے شکرانہ رضائے
حق حتی کہ ارشاد ہوا قد صدقت الرویا رکعت چہارم برائے صبر اسمعیل علیہ
چارون رکعتین نفل تہین اس امت پر فرض ہوئین۔ صلوٰۃ العصر
اول حضرت یونس علیہ السلام نے ادا کی جب ظلمات اربعہ سے نکلے ہین ایک
ظلمت زلت یعنی لغزش قدم کی تاریکی اوسکے شکرانہ مین ایک رکعت دوسری
تاریکی شب سے نکلنے کے شکرانہ مین دوسری رکعت تیسری پانی کی تاریکی
سے نکلنے کے شکرانہ مین تیسری رکعت۔ چوتھی ظلمت بطن حوت یعنی شکم ماہی
سے باہر آنے کے شکرانہ مین چوتھی رکعت فرض ہوئی الغرض ان تین نبیون علیہم السلام
کی نفل تہی جو ہمپر فرض ہوئی۔ صلوٰۃ المغرب اول حضرت آدم علیہ السلام

Marfat.com

نے ادا فرمائی بعد غروب آفتاب جب خطاب ہوا رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ اول برائے نفی الوہیت اپنی ذات سے اس شکرانہ مین پہلی رکعت دوم نفی الوہیت اپنی والدہ مکرمہ کی ذات سے تیسرے برائے شکرانہ اثبات الوہیت خداوند تعالےٰ شانہ یہہ تینون رکعتین مغرب کی اونکی نفل ہمپر فرض ہوئین **صلوٰۃ العشا** اول حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ادا فرمائی جسوقت مدین سے نکلے اور اندھیرا ہوا اور غم والم زوجہ و ہارون و فرعون لاحق تہا نجات پائی ان چارون سے پہر ارشاد ہوا یا موسیٰ انی انا ربک فاخلع نعلیک انک بالوادی المقدس طویٰ اوسوقت چار رکعت نفل ادا فرمائی وہی ہمپر فرض ہوئی۔

وظیفہ بعد ہر نماز کے

عبادات مین نماز سے بڑہکر قرب خدا کسی عبادت مین نہین ہے پس بندے کو چاہیئے کہ جب ایسے قرب مین اللہ تعالےٰ شانہ اوسے جگہہ عنایت فرمائے تو بندہ کچہہ عرض ومعروض بہی کرلے وہ بندہ نواز ہے نکتہ نواز ہے نرور یقین ہے کہ وہ قبول فرمائیگا مگر دعا ایسی ہو کہ جسمین جائز نظر لقہ پر دنیا کے واسطے بہی مفید ہو اور دین کیواسطے **روایت** حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق مرفوع روایت ہے یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ واصحابہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ ہمیشہ اللہ کا ہاتہہ پہیلا ہوا ہے اس اُمت پر جبتک کہ نرمی نکرین اونکے نیک آدمی بدون پر اور نہ تعظیم کرین اونکی نیک آدمی بدکارونکی اور مدد نکرین اونکے قاری اونکے امرا کی اللہ تعالیٰ شانہ کے گناہ پر اور اگر یہہ لوگ ایسا کرین تو کہینچ لیگا اللہ تعالےٰ شانہ اونکی طرف سے اپنا ہاتہہ۔ مغیرہ بن شعبہ سے

Marfat.com

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بعد یہہ پڑہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
وله الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم لا مانع لما
لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد ترجمہ نہیں کوئی
جو واحد لاشریک ہے اوسیکے واسطے ہے بادشاہی اور وہی
ہر تعریف کا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ اوسے کوئی روک نہیں سکتا
جسکو تو عطا فرمائے اور اوسے کوئی دینے والا نہین جسکو تو نہ دے اور کوئی
دولتمند بچ نہین سکتا تیرے عذاب سے اپنی دولتمندی کے سبب سے

الغرض اسی سال مین

جب مسجد مطہرہ و منورہ نبوی کی بنا شروع
ہوئی ہے تو زید ابن حارثہ اور ابو رافع بندگان آزاد مکہ کو روانہ کیے گئے
کہ حضرات فاطمہ وام کلثوم وسودہ وعایشہ رضی اللہ عنہن کو مع اسامہ ابن
زید وام ایمن وعیال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو مدینہ مین لے
طلحہ ابن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بہی ہمراہ آئے اسی ضرورت سے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پانچسو درہم اور دو اونٹ بہیجے تھے کہ
طلب تو فی الحال حضرت کی صاحبزادیونکی اور ام المومنین حضرت سودہ کی
مگر عبداللہ ابن ابی بکر بہی مع ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
چلے آئے اسی زمانہ مین حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
ابو ایوب انصاری کے گہر سے اپنی دولت سرائے اقبال مین جا

اسلام حضرت سلمان فارسی

اسی سال اول کی جمادی الاولی مین حضرت سلمان

Marfat.com

وصیت عمور یہ راہب مدینہ مین آکر اسلام لائے۔

عقد مواخات بین المہاجرین والانصار

اسی سال مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عقد مواخات یعنے مہاجرین اور انصار کے درمیان قایم کردیا پینتالیس مہاجر اور پینتالیس انصار تھے اور ایک روایت مین ڈیرہ دیڑہ سو دونون کی تعداد تھی اور توریث بھی آپسمین قایم کردی مگر یہہ میراث بعد غزوہ بدر منسوخ ہوگئی۔ اسی طرح مہاجرین مین بھی خاصتہً معہ اخات قرار دی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ مین اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر مین اور حضرت عثمان اور عبدالرحمن مین اور حضرت حمزہ اور حضرت زید بن حارثہ مین رضی اللہ عنہم حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ باقی تھی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونسے ارشاد فرمایا کہ تیرا بھائی مین ہون۔

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رونق افروزی کاشانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم مین

حضرت نے اسی سال کے شوال مین حضرت صدیقہؓ کا ولیمہ دیا مگر کھانا نہین ایکا یا صرف ایک کاسہ دودہ کا حضرت سعد ابن عبادہ کے گھر سے آیا تھا اوسمین سے کچھ حضرت نے نوش فرمایا اور باقی حضرت عایشہ صدیقہ کو دیا اوسوقت عمر حضرت ام المومنین کی نو برس کی تھی حضرت صدیقہ فرماتی ہین کہ حضرت نے

Marfat.com

مجھسے عقد کیا شوال مین اور گھر مین
حضرت کو مجھسے زیادہ محبوب نتھی۔

اذان کا بیان

اسی سال مین اذان شروع کی گئی اور وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ جب جمعہ اور جماعت قایم ہوئی تو اہل اسلام علامت کے خواستگار ہوے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا کسی نے صداے بوق تجویز کی کسی نے آگ جلانا حضرت نے ان تجویزون کو رد کیا اول تجویز مین اتباع یہود پائی گئی دوسری تجویز سنکہ کی تھی یہ نصاریٰ کا فعل ثابت ہوا تیسری تجویز آگ روشن کرنیکی تھی یہہ مجوس کا شعار تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ صرف یارسول صلعم اللہ کوئی پکار دیا کرے بس معلوم ہو جائیگا کہ نماز کا وقت آگیا ہے یہہ بات قبول فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ بلال رضہ ندا کر دیا کرین یارسول صلعم اللہ الصلوٰۃ جامعۃً بعد چندے حضرت عمر و عبداللہ بن زید انصاری نے خواب مین اذان و اقامت سنی پھر حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لاے اور طریقہ اذان تعلیم کیا اس تقریر سے صیغہ اذان امور توفیقیہ مین تھی کیونکہ اول عبداللہ کو فرشتہ نے خواب مین تعلیم کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب مین سُنا اور حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا انہا رویاء حق پس یہہ حکم وحی مین داخل پھر چند اشارات قرآنیہ سے حکم تنزیل مین در آیا اور آخر اذان [illegible] تامہ کی صفت فرمائی پس یہہ ترتیب خالی از حکمت نہوگی ہوگا اور کلمۂ الصلوٰۃ خیر من النوم اسطرح زیادہ ہوا کہ ایک روز

Marfat.com

صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرہ شریفہ کے دروازہ پر ندا کی کہ الصلوٰۃ یا رسول اللہ لوگون نے کہا حضور آرام مین ہین بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باواز بلند پکارا **الصلوٰۃ خیر من النوم** حضور بیدار ہوے اور اس کلمہ کو بہت پسند فرمایا **فائدہ** فیض صحبت کیا چیز ہے اگر اچھی صحبت ہو تو آدمی فرشتونکا ہمنشین ہوجاتا ہے یہہ وہی **بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین جو ایک ناپاک یہود کے غلام تہے اور اوسنے انکو آب کشی وغیرہ کی خدمت مین رکہا تہا اوسکے غلامون مین نہایت ذلیل غلام تہے انکو دنیا کا کوئی کام نہ آتا تہا اب انکو صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خریدا اور آزاد کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صحبت نے انکو بزرگ اور مقدس بنادیا کہ انکے کلمہ کو جی کے پہلو مین جگہہ ملی سبحان اللہ وبحمدہ

میرِ ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید

نکات متعلقہ اذان - اسلامی دنیا مین جو شے کہ مقصود اصلی اور راس الطاعات والعبادات ہے وہ توحید ہے

اسکی دو قسمین ہین توحید[1] فی العبادت یعنی جتنی عبادتین ہین اوسی یکتا اور یگانہ کے واسطے سزاوار ہین دوسری[2] توحید فی الاستعانت یعنی سوای اوس ذات پاک کے اون امور مین جو خاص اوسکی ذات پاک کے واسطے ہین کسی دوسرے سے اُمید حاجت روائی نہ رکہے خاص اپنے خالق اور مالک اور خداوند نعمت سے عرض کرے اور ایک وقت نہین بلکہ پانچ وقت اور عرض

Marfat.com

مختصر نہین نہایت اطمینان کے ساتھہ عبدقدر چاہتا ہو اور جو کچھہ چاہو کہو اوس
دربار عالی شان کی حاضری کی ندا اور اعلان **اذان** ہے **موذن** اوس دربار
باجلالت وشان کا **نقیب** ہے جو مشتاقان دربار کو ندا کر رہا ہے کہ مالک
الملک دربار مین جلوہ فرما ہے اور اذان عام ہے کہ سلام کرنیوالے
حاضر ہون المختصر اذان مین جو پہلے ارشاد ہوا اوسکو یون سمجھنا چاہیئے
اللہ اکبر علماً یعنی اللہ تعالی شانہ بڑا ہے از روے علم کے علم اوسکا ایسا
وسیع ہے کہ تمام کائنات کے ہر ذرہ کا علم حضوری اوسیکو ہے اسی طرح
سمجھنا چاہیئے اللہ اکبر قدرۃً۔ اللہ اکبر رحمۃً اللہ اکبر شرفاً
پھر نقیب نے ندا کی۔ اشہد ان لا الہ متصرفاً فی الوجود
الا اللہ۔ اشہد ان لا الہ مستحقاً للمعبودیۃ الا اللہ
پھر جب عابد نے اپنے معبود کو بوصف علم وقدرت ورحمت وشرف بخوبی
پہچان لیا تو اوسکو یقین ہوگیا کہ ایسے معبود جلیل الشان کے دربار مین
بغیر اوسکے دربار کے آداب یاد کئے ہوے حاضر ہونا آداب کی شان سے
نامناسب معلوم ہوتا ہے یہہ خیال آتے ہی بندہ درگاہ مالک الملک تعالے
شانہ مین متوقف ہوا کہ اب کیا کرنا چاہیئے اور اس آداب کی تعلیم کس سے حاصل
کرنی چاہیئے کہ جس سے مرضی ونامرضی معبود برحق دریافت ہو اور اوسکے
احکام کی بجاآوری کا طریقہ مفصل اور صحیح طریقہ سے معلوم ہوجاے کہ نقیب
باادب نے ہدایت فرمائی اشہد ان محمداً رسول اللہ یعنی محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمہارے معبود برحق جسکے دربار مین تم سلام کرنیکو
حاضر ہوے ہو اوس صاحب دربار کا رسول ہے ابلاغ کے قواعد بتادئے گئے
ہین اوس سے سیکھہ لو یہہ حکم عوام کے واسطے ہوا۔ اشہد ان محمد رسول اللہ

Marfat.com

ایضاً گاہ رسول طالبان وصال کے لئے بھی مامور ہے اونکو بھی اوسی
رسولؐ سے وصل معبود کے آداب سیکھنے چاہئین اور اس کی تعلیم کیواسطے
اوسکی طرف رجوع کرنی چاہیئے۔ وصل یعنی قرب کے مقامات ؎

قرب اورا وصال میگویند

جب اِن عوام وخواص کو سمجھا دیا گیا اور یہہ لوگ اوس آداب سے مطلع ہوکر
سلام کے لئے طیار ہوگئے تو نقیب بادب نے پکارا حی علی الصلوٰۃ با
جسامکم یعنی اوٹھو عبادات بدنی کے واسطے حی علی الصلوٰۃ بقلوبکم
اوٹھو اور مستعد ہوجاؤ عبادت قلبی کے لئے یعنی حضوری دل سے بعد اوسکے
ثمرہ عمل بیان کیا تاکہ طالب وسالک خلوص علم وعمل مین اخلاص کے پیدا
ہونیکی کوشش کرے وہ کیا تعلیم ہے حی علی الفلاح فی الدنیا بعصمۃ
النفس والمال۔ للعوام یہہ عوام الناس کے واسطے حکم ہوا حی علی
الفلاح للذۃ المناجات والمشاہدات للخواص وفی العقبیٰ بتیسر
کرب العرصات والنجات من الدرکات والفوز بیغم الجنات
ورویۃ فاطر السمٰوٰت والارض اب طالب کو فیض نبوی حاصل ہوا
اوران مراتبات سے آشنائی پیدا ہوگئی لہذا میدان ترقی مین اوس سالک
کے قدم مردانہ وار بڑہنے لگے اور معاملات سری کچھہ اور سے اور ہوگئے
اول حالت مین طلب حاجات تہی اور اب خواستگاری خلوص واتحاد ہے
اب سالک کے گوش دل مین یہہ آواز آئی اللہ اکبر علوا فی ذاتہٖ من حیث
کونہ فی اعلی طبقات الوجود اکملہا۔ اللہُ اکبر فی احاطہ ظہورہٖ
من جہۃ سریان کمالاتہ فی المظاہر المعقولۃ والمشہودۃ باسرہا
اور خلاصہ اس معرفت کا نفی حجبت اور محو ظلمتات کثرت وجہہ قدیم سے

Marfat.com

ازراہ انکشاف قیومیت ہے اسلئے نقیب باادب نے تاکیداً ارشاد فرمایا
لا الٰہ الا اللہ یعنی کوئی موجود نہین نہ خارج مین نہ باطن مین بحیث الحقیقۃ
اور نہ ظاہر مین بجمیع کمالات بالاصالۃ مگر اللہ **جل جلالہ وتعالیٰ**
شانہٗ وعم نوالہٗ کہ محیط ہے جملہ کمالات ومراتب کو

بدریاے شہادت چون نہنگ لابرار ہو	تیمم فرض گردد نوح را درعین طوفانش

بلکہ اس سے بہی زیادہ آب وخاک وآتش وہوا کسیکا بہی وجود باقی نرہے

موجود بہر وجود وہ ہے	ہر شے کی ہی جس سے بود وہ ہے

مگر اللہ کہ محیط بجمیع کمالات ومراتب ہے اور اس مقام مین وسایط ووکلا کی
گنجایش نہین ہے اس لئے اذان کے آخر کلمہ مین ذکر رسالت کی حاجت
بخلاف توحید فی العبادت کے نہوئی کہ انتظام اوسکے سلسلہ کا بواسطہ
رسالت ہے اور اسی لئے لفظ اشہد کہ حکایت نفس متکلم سے باظہار
شہادت تہا متروک ہوا اس ترتیب سے کلمہ اذان وتر ہوا **اللہ وتر**
ویحب الوتر اور فردیۃ بکلمہ توحید متحقق ہوئی تاکہ لفظ ومعنی مطابق ہون
اور انقطاع کلام اسم ذات پر ہوا کہ المبتدا ہوا المنتہیٰ اگرچہ کلمہ محمد رسول اللہ
مین بہی ظاہراً آخر مین اسم ذات ہے لیکن بحیثیت معنی مجموع رسول اللہ ہے
فافہم اور تفسیر احمدی مین ہے کہ صیغہ اذان نص قرانی سے ثابت ہے صرف
حدیث خواب ہی سے اذان ثابت نہین ہے بلکہ قرآن ناطق ہے کما قال
اللہ تعالیٰ شانہ واذا نادیتم الی الصلوٰۃ اتخذوہا ہزوا ولعبا
ذالک بانہم قوم لا یعقلون ترجمہ یعنی جسوقت پکارو نماز کے لئے
تو اوسکو مذاق اور تمسخر قرار دیتے ہین اور یہہ فعل اونکا اونکی بیوقوفی کی
علامت ہے **روایت** ہے کہ ایک نصرانی جب اذان مین کلمہ اشہد ان

Marfat.com

محمد رسول اللہ سنتا تو وہ کہتا کہ جلادے اللہ جھوٹے کو ایک روز رات کیوقت
اوسکا غلام آگ لایا اور گھر کے سب آدمی خواب غفلت مین تھے ہوا نے آگ
کی چنگاری کو اوڑا کر اون لوگون پر ڈالدیا تمام گھر اور گھر کے سب آدمی جلکر خاک کا
ڈھیر ہوگئے۔ **تفسیر ابوطالب مین ہے** کہ جب حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بلالؓ کو اذان کا حکم دیا اور اذان قبل الصلوٰۃ ہونے
لگی تو ایک روز حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بستم محرم بروز
جمعہ پیش از نماز مسجد مین تشریف لاے اور ستون سے ملکر مسجد مین بیٹھے اور
بلالؓ اذان دینے لگے **اذان مین انگوٹھونکے چومنے کی**
حدیث روایت ہے کہ جب کہ اشہدان محمدًا رسول اللہ پر پہونچے تو
حضرت **صدیق** اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی آنکھون پر اپنے دونون ہاتھونکے
انگوٹھے پھیرے اور کہا قرۃ عینی بك یا رسول اللہ جب اذان تمام
ہوگئی تو حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اے
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کوئی اسطرح انگوٹھے آنکھون پر پھیرے اور یہہ
کہے قرۃ عینی بك یا رسول اللہ شوق ومحبت سے جسطرح تو نے کیا
اور کہا اللہ تعالیٰ شانہ اوسکے قدیم وجدید سب گناہ بخشے گا عمدًا وخطاءً سرًا
وعلانیۃً اور مین اوسکا شفیع ہونگا یہہ روایت ابن عیینہ نے کی ہے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اور دوسرا راوی جسکا نام رویانی ہے
وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتا ہے کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے
اور کہتے تھے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا اور چومتے
تھے اپنے دونون انگوٹھونکی شکم کو اور کہتے تھے اپنی دونون آنکھون پر
اور فتوح الاوراد مین ملا فتح محمد محدث نے لکھا ہے کہ اسوقت دونون انگشت

Marfat.com

اپنی دونون آنکھونپر رکھے اسلئے کہ علی علیہ السلام روشنی [illegible]
کرتے تھے اور مقاصد حسنہ مین ہے حدیث من قبل ابہامیہ عند سماعہ من
الموذن کلمۃ الشہادۃ ظفری ابہامیہ ومسحہما علی عینیہ وقال
عند المس اللہم احفظ حدقتی ونورہما ببرکۃ حدقتی محمد ونورہما
لم یعم یعنی جو کوئی موذن سے اذان کہنے کیوقت کلمہ شہادت سنے اور دونون
ناخن اپنے دونون انگوٹھون کے اپنی دونون آنکھونپر ملے اور کہے اللہم
احفظ الخ انشاء اللہ وہ نابینا نہوگا۔ اور کتاب مفتاح السعادت مین ہے
کہ جو ہمیشگی رکھے اس عمل پر محفوظ رہیگی اوسکی آنکھین ضعیف البصر سے یعنی
نابینا نہوگا انشاء اللہ تعالی۔ اور شیخ زادہ نے وقایہ کی شرح
مین لکھا ہے کہ یہہ فعل سنت ہے اور طریقہ ہے خلفاء کا اور انگوٹھونکو چومتے
وقت کہے اللہم احفظ عینی ونورہما اور مسعودی اور مضمرات
مین ہے کہ وضع الابہامین علی العینین سنۃ ہے اور روایت
کی ہے حسن طیبی نے اپنی سند سے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ
علی عینیہ غفر اللہ ذنوبہ یعنے جسنے اذان مین میرا نام سنا اور
دونون انگوٹھے اپنے اپنی آنکھونپر رکھے بخشے گا اللہ تعالے شانہ اوسکے
گناہ۔ اور کنز العبادمین ہے کہ جو شخص اذان مین اشہد ان محمدا
رسول اللہ سنے کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور جو دوسری بار
سنے کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اور دونو انگوٹھے اپنی آنکھونپر
پھیرے اور کہے اللہم متعنی بالسمع والبصر کذا فی المقدمۃ
الصلوٰۃ۔ اور صلوٰۃ نجتبی مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآله واصحابه وسلم من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابهامیه
علی عینیه فانا طالبه فی صفوف القیامة وقایدہ الی الجنة
یعنی جسنے سنا میرا نام اذان مین اور رکھے دونون انگوٹھے اپنے ہاتھون کے
اپنی آنکھونپر پس تلاش کرونگا مین اسکو صفوف قیامت مین اور لیجاؤنگا
اوسکو جنت مین کتاب **احادیث قدسیہ** مین ہے روی ان
ادم علیہ السلام اشتاق الی لقاء محمد صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ
وسلم حین کان فی الجنة فاوحی اللہ الیہ ھو من صلبك ویظھر
فی آخر الزمان فاظھر اللہ تعالی صورة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم فی صفاء ظفری ابھامیه فمسح علی عینیه فصار
اصلا لذریة فلما اخبر جبرئیل النبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم ھذہ القصة قال من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری
ابھامیه ومسح علی عینیه لم یعم یعنی **روایت** ہے تحقیق آدمؑ
مشتاق ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی لقا کے جن
دنون بہشت مین تھے سو اللہ صاحب نے وحی کی آدم علیہ السلام کیطرف
کہ یہہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تیری پشت سے پیدا ہوگا آخر
زمانہ مین پس ظاہر کیا اللہ صاحب نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی صورت مبارک کو دونون انگوٹھونکے ناخن کی صفا پر پس ملا آدم علیہ السلام
نے اون ناخنونکی صفا کو اپنی آنکھونپر وہی سنت ہوئی اونکی اولاد کیواسطے
جب حضرت جبریل علیہ السلام نے یہہ قصہ بیان کیا حضور پرنور کے روبرو
تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے سنا
میرا نام اذان مین اور چومے اپنے انگوٹھونکے دونون ناخن اور اپنی آنکھونپر ملے

Marfat.com

انشا اللہ تعالیٰ وہ اندہا نہوگا چونکہ ہم پیروان حضرات صوفیہ کرام علیہم الرحمۃ صاحبانِ صلح کل کے نعلین بردار ہین اور اونکی تصانیف ان روایتون سے مالامال ہین لہذا ہمارے عمل کے لئے یہہ اسناد کافی و وافی ہین ہم محبت کے لئے پیدا کئے گئے ہین لڑائی جھگڑے سے ہمین سروکار نہین ؎

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم	از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

ملا علی قاری اپنی کتاب مختصر المضبوع مین فرماتے ہین کہ جو بات صحیح ہوئی عمل صدیق سے تو کفایت کرتا ہے ہم لوگون کے عمل کے واسطے بمقتضای علیکم بسنتی وسنتہ خلفای الراشدین اور اصول محدثین یہہ ہے کہ حدیث ضعیف فضایل نبوی مین مقبول ہے باتفاق علما باوجود اسبات کے کہ اسکو امتحان کیا ہے محدثین اور فقہا نے اور تجربہ قوت دیتا ہے حدیث کو باتفاق ایمۂ معرفت **اسی سال مین** اسعد ابن زرارہ اور برار ابن معرور اور کلثوم ابن الہدم مسلمانان مدینہ منورہ لئے اور عثمان ابن مظعون مہاجر مکہ لئے سفر جنت الفردوس فرمایا۔ اور عاص ابن وایل سہمی اور ولید ابن مغیرہ کہ سرداران قریش سے تھے داخل نار ہوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے برار ابن معرور کی قبر پر اصحاب کے ساتھہ نماز جنازہ پڑہی۔

سال دوم ہجری کے منتخب واقعات

اسی سال دوم کے محرم مین بروز عاشورہ یعنی تاریخ دہم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خود بنفس نفیس روزہ رکھا اور اصحاب کو

Marfat.com

روزہ رکھنے کا امر کیا اور وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ مدینہ کے یہود اوسدن روزہ رکھتے تھے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پوچھا کہ یہہ کون روزہ ہے یہود نے کہا آج کے دن اللہ تعالیٰ شانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اونکی قوم کو فرعون کے ظلم سے نجات بخشی اور فرعون اور اوسکی قوم کو دریا مین غرق کیا اوسکے شکرانہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام یہہ روزہ رکھتے تھے ہم بہی اونکی پیروی کرتے ہین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا نحن احق واولیٰ باختیار سنۃ اخی موسیٰ پہر جب روزے رمضان کی فرض ہوے تو اس روزے کا اہتمام نرہا صرف استحباب باقی ہے مگر آخر عمر مین حضور پرنور فرماتے تھے کہ اگر سال آیندہ کے محرم تک مین زندہ رہا تو دہنم کے ساتھہ مین نہم کا بہی روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مخالفت ہوجاہی لیکن اسکی نوبت نہ پہونچی۔ **اسی سال** مین بعد اطمینان کلی عقد مواخات وغیرہ امور لابدیہ سے۔ حضور پرنور نے بحکم رب جلیل جل جلالہ وعم نوالہ اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ اب مشرکین سے اپنا انتقام لو اور اپنی محافظت کا انتظام کرو حکم **جہاد اور اوسکے مصالح** جو اللہ تعالےٰ شانہ کو نمانے اوسے قتل کرو مگر اپنی طرف سے جنگ مین سبقت یعنی پیش دستی نکرو اگر کوئی تمپر چڑہہ کر آوے تو اوسے دفع کرو لہذا ایک نشان عظیم الشان تیار کرایا اور تجہیز سرایا (یہ سریہ کی جمع ہے) اور بعوث اور اہتمام لشکر اور درستی سامان حرب مین مشغول ہوے **جہاد جنگ مدافعت کا نام ہے** یعنی جو ہم سے لڑنیکو آوے اوسکو ہم اپنی مجموعی قوت سے دفع کرین اگر ہمکو یہہ اطمینان ہوجاوے کہ یہہ اب ہمسے نہ لڑیگا تو اپنا ہرجہ لیکر اوس سے صلح کرلین اور اگر یہہ اطمینان نہو تو اوسکا پورا استیصال کردیا جاوے اور یہہ لفظ جہاد جو ہندوستانی جاہلونکی زبانپر ہے

Marfat.com

یہہ وہ جہاد نہین ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اون کے
صحابہ نے کیا ہے یہہ جو ہندوستان کے غیر مقلد اور سرحد کے وحشی پٹھان
بات بات مین جہاد کا نشان کھڑا کر دیتے ہین اسیکا نام فتنہ ہے جہاد تو امن
عام کا حکم ہے جہاد کیواسطے امام کی ضرورت ہے اور وہ امام ایسا ہو کہ بہت بڑا گروہ
علما کا اوسکی امامت اور اجتہاد کا مقر ہو اور وہ امام صرف اللہ کیواسطے موافق حکم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جہاد پر کمر بستہ ہو اور جس کافر بادشاہ کی وہ رعیت ہو اوسکی
خلاف مین جہاد نہین کر سکتا ہان اوسکی حکومت سے نکلجاے اور کم سے کم اوسکی قوت سے نصف
قوت تو رکھتا ہو جب وہ اوس قوم سے جہاد کر سکتا ہے جو اوسپر چڑھکر آئی ہو ہندوستانکی جو خود مختار
حکومتین انگریزونکی ماتحت ہو چکی ہین اگر اونکے پاس جہاد کی اسباب مہیا بھی ہو جائین تو میرے
راے مین وہ انگریزون پر جہاد نہین کر سکتین آخر جو سچے اور بیر یا علما تھے
اون لوگون نے امیر کابل کو انگریزون پر جہاد کا حکم ندیا ہان کالے کافرونپر
جہاد کا حکم دیا اون پر امیر نے جہاد کیا اور کامیاب ہوے۔ **اسلام نے**
ہمکو فریب اور دغا کی تعلیم نہین دی ہے اسی سے اسلام کی
شان بلند ہے الاسلام یعلو ولا یعلی۔ اسلام کی شان خود بلند ہے وہ
کسیکی مدد سے بلند نہین ہوا ہے ہم کسی ہندو رئیس کے نوکر ہون اور کوئی
مسلمان صاحب حکومت اوسپر جہاد کرے اپنی سچی شرطونکے ساتھہ تو ہمین کبھی
زیبا نہین ہے کہ ہم اپنے رئیس جسکا ہمنے برسون نمک کھایا ہے اوس سے
دغا کرین اسلئے کہ ہمین اسلام نے دغا کا سبق نہین پڑہایا ہان جب وہ رئیس
ہمین اپنے پاس سے جدا کر دے اور جب تک ہم اوسکی سلطنت مین سفر کرتے
رہین تو کوئی راز سلطنت اوسکا ہم فاش نکرینگے ہمین یہی اسلام کی تعلیم ہے
اس فقیر مولف کتاب اشرف التواریخ کے پاس اکبر آباد کے

Marfat.com

مقام مین کابل کے ایک بوڑہے ملا صاحب تشریف لاے اور مجہہ سے جہاد
کے مسئلہ مین کچہہ پوچہا مینے اون سے کہا کہ مین مفتی نہین ہون مگر میرے
خیال مین یہہ بات آتی ہے وہ اس تقریر کو جو مینے اس کتاب مین درج کی
ہے سنکر خاموش ہوگئے اور پہر اوٹہکر چلے گئے دوسرے روز وہ کچہہ میوہ
تر و خشک لیکر آئے اور کہنے لگے کہ میرے ساتہہ ایک اور ملا صاحب ہین
وہ تمہاری تقریر سے بہت خوش ہوئے واقعی **اسلام کی شان** یہی
ہے اسلام ہرگز دغا باز نہین ہرگز دغا باز نہین ہرگز دغا باز نہین یہہ جو کالے
گورے عیسائی فرماتے ہین کہ مسلمانونکا مذہب تلوار کے زور سے پہیلا ہے
وہ اپنے گریبانونمین مُنہہ ڈالکر دیکہین کہ موسیٰ علیہ السلام کے وقت سے
اسوقت تک کتنا قتل عام ہوا اور ہنوز **روس و جاپان** کی جنگ کا
محرک اول کون تہا وہ تہا جو یورپ مین تہذیب یافتہ بادشاہونکا سرتاج
سمجہا جاتا تہا لڑائی کس لئے ہوئی ملک کے لئے اسیکا نام عیسائیت ہے
حضرت عبدالحمید خان غازی خلد اللہ ملکہٗ کی طرز سلطنت پر نظر کرو کہ باوجودیکہ
وہ تمام دنیا کے مسلمانون کے خلیفہ ہین اور خود بہی فوجی قوت مین کسی سے
کم نہین ہین اور ملک حجاز و عراق مین یورپین قوتین کیا کیا ریشہ دوانیان
کر رہی ہین مگر وہ کہانتک بندگان خدا کا خون بچا رہے ہین کیا وہ مسلمانون
کے بادشاہ نہین ہین کب **سلطان روم خلد اللہ ملکہ** نے تلوار سے
کام لیا مگر جب گلے گلے تک پانی آگیا مجبور ہوکر **جنگ مدافعت** کی
ملک عرب کے بہادرون نے بڑا شور مچایا کہ نشان جہاد بلند کیجئے مگر سبحان اللہ
سلطان کو اللہ تعالیٰ شانہ نے کیسا صلح کل مذہب عطا فرمایا ہے کہ جہانتک
ہوسکا اپنی ہی فوج سے کام لیا بولو پادری صاحبو کون سی قوم خونخوار ہے

Marfat.com

عیسائی یا مسلمان۔

حضور پرنور جو اپنے سرلشکرون کو جہاد پر جانے کے وقت نصایح فرماتے تھے وہ یہہ ہین معترضین جہاد اِسے غور سے ملاحظہ کرین کہین

ظلم وستم کا اثر ہے

سچے راویونکا بیان ہے کہ جب کسی قوم کا قصد حضرتؐ پر ظاہر ہوتا کہ ہمپر یہہ لوگ چڑہ آئینگے اور ہمارے ملک کو پامال کر ڈالینگے تو پہلے اونکی حالت کے دریافت کرنیکو قوم مین سے دانشمندون کو چُن کر خبر لانیکو روانہ کرتے اور جب اونکا قصد پایا جاتا کہ وہ ضرور ہمپر چڑہ آئینگے تو آپ خود اونکے روکنے کو آگے بڑہ جاتے اسمین مصلحت یہہ تھی کہ اپنا غلبہ دشمن پر ظاہر ہوتا اور یہہ بات بھی دشمن پر ثابت ہوجاتی کہ یہہ ہمارے ارادہ سے آگاہ ہوگئے لامحالا ارادہ پورا کرکے جنگ کے لئے آئے ہین یہہ اعلیٰ درجہ کا طریقہ ہے جنگ مدافعت کے لئے اور جب دشمن اپنے ملک مین آپہونچا اور کہین روکا نگیا تو جنگ مدافعت والا کم زور سمجھا جاتا ہے اور یہہ قاعدہ دوسرا ہے کہ جب حملہ آور کو مدافعت والے نے خوب کم زور دیکھہ لیا تو اپنے ملک مین اوسے لگا لائے تاکہ اوسکا سب سامان یہین رہجاے الغرض جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جہاد کا ارادہ کسی ملک پر فرماتے تو سب سے پہلے آپ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے مشورت فرماتے پہر لشکر کو آراستہ و پیراستہ کرکے روانہ فرماتے اور خود بنفس نفیس لشکر کے پیچھے

Marfat.com

تشریف لیچلتے اور تمام لشکر کی نگرانی فرماتے اور خود بھی سلاح جنگ سے آراستہ وپیراستہ ہوتے شمشیر آبدار حمایل فرماتے نیزہ دست مبارک مین ہوتا اور کمان بازوے شریف مین لٹکاتے اور کبھی ایک زرہ بدن مبارک پر ہوتی اور کبھی دو زرہین اور خود سر اقدس پر اور سپر پشت مبارک پر اور لشکر اعدا کے اخبار دریافت کرنیکے لئے جاسوس مقرر فرماتے اور اونکی خبرین تنہائی مین آپ خود سنتے اور لشکر کی تقسیم فرماتے اور مقدمات اور طالع بنیں بنیں آدمی مقرر فرماتے اور گرد لشکر کے پاسبان ہوشیار آدمی جو فن جنگ سے خوب ماہر ہوتے نگہبانی کے لئے جابجا قایم کرتے اور ہمیشہ اپنے لشکر ظفر پیکر کو ملا ہوا اوتارتے کہ اگر اونپر ایک چادر ڈالدین تو سب کے سب اوسمین چھپ جائین اور لشکر کی صفین آپ خود بہ نفس نفیس آراستہ فرماتے اور جسوقت لشکر کا مقابلہ ہوتا اور نوبت قتال وجدال کی پہونچتی تو اپنے لشکر کے بہادرون اور افسرون کو جرات دلاتے اور مناسب موقع پر اونکو صف جنگ کی دیکھہ بھال کے لئے معین فرماتے اور فوج اعدا کی نگرانی کے واسطے اپنے فوجی افسرون سے آگے بڑہکر صف اعدا کے قریب ہوجاتے اور اونکے انتظام اور مردمان فوج کے بشرے کو دیکھکر اونکے استقلال اور عدم استقلال کی حالت دریافت فرماتے اور اصحاب کو فوجی پہچان کی بولیان تعلیم فرماتے جسکے ذریعہ سے معلوم ہوتا کہ یہہ لوگ اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین اپنی فوج اپنے سپاہیون کو پہچان لیتی کبھی تو کلمہ **امت امت** مقرر کردیا جاتا اور کبھی **یا منصور** اور حضرت کو جنگ گاہ مین چلنا پھرنا بہت پسند تہا اور جب نوبت جدال وقتال کی پہونچ جاتی تو اللہ تعالیٰ شانہ کے حضور مین **نصرت** کی دعا اپنی فوج کے لئے فرماتے اور یارون سے

Marfat.com

جدا ہوکر ذکر حق مین مشغول ہوتے اور باواز بلند پکار کر فرما دیتے تھے کہ
عورتون اور بچونکو قتل نکرنا اور مقتول کے کان ناک نہ کاٹنا اور جب کسی قوم پر
غالب آتے تو وہان تین روز سے زیادہ نہ ٹھہرتے اور غنیمت کو جمع کروا تے
اور جامہ ورخت مقتولون کا قاتلون کو عنایت فرماتے اور باقی ماندہ مین
اول پانچوان حصہ حق اللہ نکالتے اور اوسکو مصالح اسلام مین صرف کرتے
بعد اسکے تھوڑی مقدار عورتون اور لڑکون اور غلامون کو لطف فرماتے
اور بقیہ لشکر مین تقسیم کردیتے سوار کو تین ۳ حصے اور پیادے کو ایک حصہ
کذا فی الاسفار المعتبرہ یہہ تو وہ صورت ہے جو حضور پر نور خود جنگ مین شریک
ہوے اور جب حضور تشریف نہ لیجاتے اور کسی صحابی کی سرگروہی مین لشکر
اسلام روانہ ہوتا تو اوس لشکر کے سردار سے یون نصیحت فرماتے تھے کہ
بسم اللہ لڑو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے اور لوٹو تو غنیمت مین
چوری نکرو اور قول وقرار کو نہ توڑنا اور دشمن کے مقتولون کے ناک کان نہ
کاٹنا اور عورت اور لڑکون کو نہ مارنا اور جب دشمن سے مقابلہ ہوجاے تو
اوس سے تین باتون کی درخواست کرنا اوس مین سے دشمن جس بات کو
مانے اوسے قبول کرنا اور قتال سے باز رہنا ایک بات تو یہہ ہے کہ اونسے
اسلام کی درخواست کرنا اگر وہ مانین تو قبول کرنا اور قتال سے باز رہنا پھر
اون سے کہنا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی **مدینہ**
مین آرہین اور یہہ اون سے کہدیجیو کہ اگر اسبات کو وہ کرینگے تو اونکو وہی
ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور اون پر واجب ہوگا
جو مہاجرین پر ہے یعنی **جہاد** اور اگر اس بات کو وہ قبول نکرین تو اون سے
کہدینا کہ وہ جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جسطرح

Marfat.com

مومنون پر جاری ہوتا ہے مگر غنیمت اور صلح کے مال سے کچھہ حصہ نہ ملیگا
مگر اوس صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھہ ہوکر جہاد کرین اور جو وہ لوگ اسلام
سے انکار کرین تو جزیہ دین اگر وہ جزیہ دینا قبول کرین تو اونکے قتال سے
باز رہنا اور اگر وہ جزیہ دینا بہی قبول نکرین تو اونپر تلوار اوٹھانا خدا سے
مدد مانگ کر **فایہ** جزیہ موافق تصریحات علی اختلاف الروایات فی نفر چند
روپیہ سالانہ ہے حسب استطاعت یا سب سے جو بصلح مناسب ہو یا اونکے
رئیس سے مگر تیرہ روپیہ چند آنے سالانہ سے زیادہ نہین اور جو کسب و عمل
کی طاقت نہ رکہتا ہو اوس سے کچھہ نہین ۱۲ اور جب تو قلعہ والے دشمنون کو
محاصرہ کرے اور وہ چاہین کہ تو اُنسے خدا اور رسول کا عہد کرے تو یہہ نکرنا
مگر اپنا قول اور اپنے لشکریونکا قول کر لینا کیونکہ اگر اپنی اور اپنے لشکریون کی
عہد شکنی ہوجائیگی تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر
اور آسان تر ہے اور اگر وہ چاہین کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اُتارے تو ایسا نکرنا
اپنے ہی حکم پر اُتارنا اسواسطے کہ تو اونکے مقدمہ مین خدا کی مرضی و نامرضی کو
نہ جان سکیگا یہہ جو تحریر ہوا لفظ بلفظ **حدیث مسلم** کا ترجمہ ہے کہ بریدہ
ابن جبیب سے مروی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ **اسلام** کی یہہ
غرض نتہی کہ کسیکو زبردستی مار مار کر مسلمان کرین اگر یہہ غرض اسلام کی ہوتی
تو اکثر یہود جو بلاد عرب مین بطور رعایا جزیہ قبول کر کے مسلمانون کے زیر
قناعت رہتے تہے مار مار کر مسلمان کر لیتے جیسا کہ یورپ کی شایستہ ترین سلطنت
روس نے یہود کی جان پر ظلم توڑ رکہا ہے العیاذ باللہ اور شاہان یورپ
مین سے کسیکے مونہہ مین زبان نہین ہے کہ ہمدردی کا اظہار کر کے اوسکا ہاتھہ
پکڑے اور سلطنت ٹرک کے مقابلہ مین ناشدہ باتونپر اعتراض کرنے کو

Marfat.com

طیار ہین ارباب عقل متفق الرائے کہتے ہین کہ انصاف اگرچہ ہر فرد بشر کے واسطے ہے
لیکن شاہان روے زمین سے بروز قیامت اول یہی سوال ہوگا خیر ہم اس
معاملہ مین صرف اتنا ہی کہتے ہین کہ مسلمانون پر یہہ اعتراض عیسائی پادریونکا
سراسر غلط ہے کہ مسلمانون نے اپنا مذہب بزور شمشیر پھیلایا بلکہ مسلمانونکی
اخلاق وصداقت نے کفارکا دل کفر سے ناخوش کردیا اور وہ ایک سچے مذہب
کی سچائی کو دیکھکر مسلمان ہوگئے دیکھہ لو آج بھی پادری مشن کتنے روپیہ خرچ
کررہی ہے مگر کامیابی جو کچھہ ہوئی وہ معلوم ہے ہان اگر ہندوستانکا قحط سالا
رہا تو دس بیس ہزار یتیم بچے عیسائی ہوکر مال غنیمت سمجھے جائینگے مگر عاقل
وبالغ آدمی کا نام تو عیسائیونکی فہرست مین نہ پہلے نظر آیا نہ اب آیندہ نظر آئے
اسلام کی حقانیت کا تو یہہ حال تہا کہ سیکڑون کافر صرف حضور پرنور
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جمال جہان آرا دیکھکر اسلام لائے اور اپنی
خویش واقارب مال ودولت گہر بار چھوڑکر خدمت بابرکت مین حاضر رہے
وطن کی محبت بہی بڑی سخت محبت ہے مگر وطن بہی چھوڑ دیا بعض صحابہ کو تو
کفار نے گرفتار کرلیا اور بڑی بڑی ایذائین دین مگر اسلام سے منہ نہ موڑا اسلام
کی برکت سے اونکو ایسا روحی حظ حاصل ہوا کہ فاقون پر فاقے کئے پیٹ پر
پتھر باندہے مگر وہ قدم جو راہ خدا مین جما ہوا تہا اوسے لغزش نہوئی اور خود
حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو وہ وہ ایذائین دین کہ سننے
والیکا حال متغیر ہوجاے آخر کو آپنے مجبور ہوکر وطن چھوڑا اور مدینہ مین ہجرت
فرمائی مدینہ کے لوگون نے حق خدمت ورفاقت جیسا چاہیئے ویسا ادا کیا
لہذا اللہ تعالی شانہ نے اونکو انصار کے لقب سے مشرف فرمایا جب مکہ
کے کفار نے یہان بہی چین سے نہ بیٹہنے دیا تو پروردگار تعالی شانہ نے

Marfat.com

آپ کو مامور بالجہاد کیا اول مشرکین عرب سے مقابلہ کی نوبت آئی کسی جنگ مین
تو حضرت خود تشریف لے گئے اور کسی جنگ مین کسی صحابی کو سرلشکر کرکے روانہ
فرمایا **غزوات اور سرایا وغیرہ کی تفصیل** جس جنگ مین حضور پرنور
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود بنفس نفیس شریک رہے اوسکا نام غزوہ
ہے اور جسمین کوئی صحابی لشکر کے سردار ہوکر گئے اوسے سریہ اور بعث کہتے
ہین اور قید عدد مین اختلاف ہے اور معتبر نہین مگر یہ امر باعتبار اصطلاح
ہوسکتا ہے وگرنہ از روے لغت عدد کا بھی اعتبار ہے جیساکہ قاموس مین
ہے کہ سریہ پانچ نفر سے پانچسو تک کو کہتے ہین اور مجمع البحار مین چار سو تک
بیان کیا ہے اور صاحب مواہب نے لکھا ہے کہ سریہ لشکر یعنے جیش کے ایک
قطعہ کا نام ہے جو لشکر سے نکلے ایک سو سے پانچسو تک اور پانچسو سے زیادہ ہو تو
اوسے میسرہ کہتے ہین اور اگر زیادہ ہوجاے آٹھسو سے تو اوسکا نام جیش ہے
اور اگر چار ہزار سے زیادہ ہو تو وہ جحفل تقدیم جیم برحاے حطی بروزن جعفر کہا جاتا
ہے اور جیش اوس لشکر عظیم کو کہا کرتے ہین جسمین پانچ تفریقین ہون مقدمہ
وقلب ومیمنہ ومیسرہ وساقہ اور کتیبہ وہ لشکر ہے جو مجمع ہو اور منتشر نہو اور صاحب
تفریح الاذکیا یہ کہتے ہین کہ کبھی سریہ کا اطلاق اوسپر بھی ہوتا ہے جسمین حضور
پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود بنفس نفیس شریک رہے ہین جیساکہ
مشکوٰۃ شریف مین بروایت احمد ابن امامہ جہاد کے باب مین وارد ہے کہ مین
نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ سریہ مین اور سریہ
مشتق ہے شے سری سے یعنی نفیس اسلئے کہ اہل سریہ لشکر کے منتخب لوگ
ہوتے تھے۔ سید جمال الدین محدث روضۃ الاحباب مین بیان فرماتے ہین
کہ مجموع غزوات جسمین حضور پرنور بنفس نفیس شریک رہے ہین بعض اہل سیر کے

Marfat.com

نزدیک اکیس[۲۱] اور بقولے چوبیس[۲۴] اور بقول صاحب مواہب لدنیہ ستائیس[۲۷] ہین اور صحیح بخاری سے بروایت زید ابن ارقم انیس ہی معلوم ہوتے ہین اور سرایا و بعوث پنجاہ و شش کم یا بیش اور بقولے چہل و ہفت اور صاحب تفریح الاذکیا تحریر فرماتے ہین کہ ملاحظہ کتب سیر و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرایا اور بعوث کا حصر نہین ہے چنانچہ وہ کہتے ہین کہ مین اپنی کتاب مین ساٹھ بعث اور اٹھائیس غزوات لکھونگا انشا اللہ تعالیٰ **واضح ہو** کہ نصف آخر سال اول یا اول سال دوم ہجرت مین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خبر پہونچی کہ قریش اور قبیلہ بنی حمزہ مقام ابوا مین جمع ہوے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ مسلمانون کو ایذا پہونچائین لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سعد ابن عبادہ کو مدینہ باسکینہ مین خلیفہ فرمایا اور بذات خاص باجماعہ صحابہ رضوان اللہ علیہم موضع ابوا مین کہ مدینہ منورہ کے اطراف مین واقع ہی تشریف لیگئے تو محشی ابن عمرو ضمیری نے ہیبت و جلالت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مشاہدہ کرکے بمقتضاے وقت صلح کی استدعا کی حضور پرنور نے صلح منظور فرمائی اور مدینہ منورہ مین واپس تشریف لائے اور نوبت قتال و جدال کی نہ پہونچی اسی غزوہ کو **غزوہ ودان** کہتے ہین اسواسطے کہ ابوا اور ودان قریب قریب واقع ہین **محمد ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ** اس غزوہ کو غزوہ اولیٰ اور بواط کو غزوہ ثانیہ اور عسیرہ کو غزوہ ثالثہ کہتے ہین اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو ترجیح دی ہے حاصل کلام اس واقعہ کے بعد ماہ ربیع الاول مین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ایک جماعت کفار قریش کی مکہ معظمہ سے مسلح ہوکر نکلی ہے اور عکرمہ ابن ابی جہل یا ابوسفیان ابن حرب یا مکرز ابن حفص اس جماعت کا سردار ہے

Marfat.com

حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہہ خیال فرمایا کہ ایسا نہو کہ مدینے
مین غفلت پڑے اور کفار فرصت وقت پاکر اہل اسلام پر دست اندازی کرین
یا کسی طرحکا گزند پہونچائین لہذا عبیدہ ابن الحارث ابن المطلب ابن عبد
مناف کو سردار کیا اور ساٹھہ یا اسّی مہاجرین کے ساتھہ کہ اونمین کوئی انصار
نتھا روانہ فرمایا اور ایک نشان سفید بہی طیار فرماکر عنایت کیا چنانچہ کفار
نگونسار سے زمین حجاز مین مقابلہ ہوا پر نوبت مقاتلہ کی نہین پہونچی مگر سعد
ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک تیر جانب کفار چلایا یہہ پہلا
تیر تھا کہ اہل اسلام نے کفار قریش پر چلایا تھا الغرض جماعت کفار نگونسار
نے دوسو سوارون کی تعداد سے ہیبت وجلالت شان اسلام دیکھہ کر راہ گریز
اختیار کی اہل اسلام نے بہی اونکا تعاقب نہین کیا فائدہ اس سریہ کا یہہ ہوا
کہ مستضعفین مکہ سے دو شخص ایک مقداد ابن اسود عمر البہرانی اور دوسرے
عتبہ ابن غزوان المازنی کہ برسم تجارت مکے سے نکلے تھے فرصت وقت
غنیمت جان کر لشکر اسلام مین آکر ملگئے بعض کہتے ہین یہہ سریہ اوسوقت ہوا
ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غزوہ ابوا سے مراجعت
فرمائی ہے اور ہنوز مدینہ باسکینہ مین داخل نہوے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ
قبل غزوہ ابوا واقع ہوئی بالجملہ عبیدہ ابن حارث ہنوز مدینہ مین نہ آئے تھے
کہ دفعتاً یہہ خبر آئی کہ ابوسفیان باجماعہ قریش شام سے پلٹا ہوا مکہ کو جاتا ہے
تو مسلمانون نے اپنی پہلی ایذائین یاد کین جو قریش نے دی تہین اور بدلہ لینے
پر مستعد ہوگئے اسوقت حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جانب سیف البحر کہ ناحیہ عیص
مین واقع ہے سردار کرکے روانہ فرمایا اور تیس نفر مہاجرین اونکے ہمراہ کئے

Marfat.com

اور ایک نشان سفید آراستہ فرماکر ابو مرثد غنوی کو عنایت فرمایا۔ ابوجہل کہ جماعہ کفار مین تہا اور تین سو سوار اوسکے ساتھہ تہے ساحل دریا پر ملاقی ہوا اہل اسلام باوصف قلت جماعت مددِ خدا پر توکل کرکے جدال وقتال پر مستعد ہوگئے مجدی ابن عمرو جہنی کہ حلیف فریقین تہا درمیان مین آگیا اور باخود ہا صلح کرادی کہ نوبت جدال وقتال کی نہ پہونچی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پلٹ کر مدینہ طیبہ کو چلے آئے اور کفار قریش مکہ کو چلے گئے۔ پہر سعد ابن ابی وقاص کو آٹھہ یا بیس نفر مہاجرین کے ساتھہ قریش کے دوسرے کاروان پر بہیجا اور علم مقداد ابن اسود کو عطا ہوا اور ارشاد ہوا کہ موضع خرّار تک جانا یہہ جماعت وہان تک گئی تو مگر قافلہ آگے جا چکا تہا پہر آخر ماہ ربیع الاول مین **غزوہ بواط** ہوا اور سبب یہہ ہوا کہ امیہ ابن خلف جمحی دو ہزار پانسو اونٹ لئے جاتا تہا آپ کو اندیشہ ہوا تو سائب ابن عثمان ابن مظعون کو خلیفہ کیا اور سعد ابن ابی وقاص کو علمدار کیا اور خود بنفس نفیس معہ دو سو صحابی حضور پر نور روانہ ہوئے اور موضع بواط مین کہ ناحیہ رضوی ہے اور مدینہ طیبہ سے تین منزل ہے پہونچے مگر ملاقات نہوئی لہذا حضور پر نور اسی مقام سے بے جدال وقتال مدینہ منورہ مین واپس تشریف لائے اور بقیہ ایام ماہ ربیع الثانی اور جمادی الاول تہوڑے دنون تک مدینہ منورہ مین رونق افروز رہے پہر خبر پہونچی کہ ابوسفیان تیس اونٹ غلہ کے لئے ہوے مع جماعت کثیرۂ قریش برسم تجارت شام کیطرف جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حمزہ ابن مطلب کو علمدار کیا اور ابوسلمہ مخزومی کو خلیفہ کیا اور دو سو اصحاب اور بیس اونٹ ساتھہ لئے اور موضع عشیرہ تک کہ اسے دارالعشیرہ بہی کہتے ہین اور متعلقات بنی مدلج سے ہے اور مدینہ سے اٹہارہ فرسخ ہے تشریف لے گئے وہان دریافت ہوا کہ قافلہ نکل گیا حضور نے وہان

Marfat.com

کئی دن توقف فرمایا اور بنی مدلج اور بنی حمزہ سے معاہدہ فرما کر مدینہ مین تشریف
فرما ہوے **فائدہ** صحیح بخاری مین زید ابن ارقم سے روایت ہے کہ اول غزوہ
عشیرہ واقع ہوا ہے اگرچہ یہہ سخن خلاف مشہور ہے لیکن طریق جمع یہہ ہے کہ اول
غزوہ جسمین زید ابن ارقم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ تھے
یہی تھا پھر جب پہونچی کہ کرز ابن جابر فہری نے اونٹ حضور پرنور کے نواحی مدینہ
سے از راہ بغض وعداوت نکال دیئے اگرچہ اوسکا ارادہ تھا کہ ساربانون سے
چھین لے مگر اور لوگون نے ساتھہ ندیا اوس مردود نے وہان اون اونٹون کو
چرنے ندیا لہذا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے زید ابن
حارثہ کو مدینہ کا خلیفہ مقرر کیا اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو علمدار کیا اور
خود موضع صفوان تک کہ ناحیہ بدر مین واقع ہے کچھہ لوگ اپنے اصحاب سے
ہمراہ لیکر تشریف لے گئے معلوم ہوا کہ کرز ابن جابر فہری بھاگ گیا لہذا حضور
پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان سے واپس تشریف لائے اگرچہ مال
ومتاع از قسم شیر وغیرہ وادی مین اوس موذی کا بہت کچھہ تھا اہل اسلام چاہتے
تو سب لوٹ لیتے مگر منشا غزوہ یہہ نتھا اسی غزوہ کو بدر اولی اور صغری کہتے ہین
اور اوس شخص کا نام تھا جسنے اوس سرزمین مین کنوان بنایا تھا اوسی کے نام سے
یہہ موضع مشہور ہوگیا بعد اسکے جمادی الثانی مین عبداللہ ابن جحش اسدی کو
کہ حضور عالی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پھوپی زاد بھائی تھے بارہ یا
آٹھہ نفر اصحاب کے ساتھہ جسمین سعد ابن عتبہ ابن ابی وقاص اور عکاسہ ابن
محصن اسدی اور عتبہ ابن غزوان اور ابو حذیفہ ابن عتبہ ابن ربیعہ اور عامر ابن
ربیعہ اور سہیل ابن بیضا اور واقد ابن عبداللہ تمیمی اور خالد ابن بکیر بھی تھے
بطن نخلہ کیجانب امیر المومنین کا لقب عنایت کرکے روانہ فرمایا اور ایک فرمان عنایت

Marfat.com

کیا اور تاکید فرمائی کہ اسے دو دن بعد کھولنا اور اوسپر عمل کرنا چنانچہ عبداللہ روانہ ہوے اور دو دن کے بعد فرمان شریف کو کھول کر پڑہا تو اوسمین تحریر تہا کہ بطن نخلہ مین مابین طائف اور مکہ اوترنا اور کاروان کے انتظار مین ٹہرجانا اور کسی آدمی کو جبر و اکراہ سے اپنے ساتہہ نہ لیجانا اس سے صاف ثابت ہے کہ صرف خبر لانے کو بہیجا تہا نہ کہ لڑنیکی غرض سے عبداللہ بطن نخلہ مین پہونچے اور سعد ابن ابی وقاص اور عتبہ ابن غزوان کے پاس ایک اونٹ تہا جسپر دونون نوبت بنوبت سوار ہوتے تہے وہ گم ہوگیا تو یہہ دونون عبداللہ سے اجازت لیکر اوسے تلاش کرنے چلے گئے اور دفعتہً قافلہ قریش طایف سے مویزِ طایفی وغیرہ لیکر وارد ہوا اور اوس قافلے مین عمرو ابن الحضرمی اور حکم ابن کیسان اور عثمان ابن عبداللہ ابن مغیرہ اور نوفل ابن عبداللہ مخزومی بہی تہے ان لوگون نے اہل اسلام کو دیکہکر جانا کہ عمرے کے واسطے یہان ٹہرے ہوے ہین لہذا اطمینان سے اونٹ اپنے جنگل مین چہوڑ دئے اور کہانا پکانے مین مصروف ہوے تو مسلمانون نے قافلہ پر ریزش کی اور واقد ابن عبداللہ نے عمرو ابن الحضرمی کو تیر سے مارا اور حکم اور عثمان کو قید کرلیا اور نوفل بہاگ گیا اور سارا سامان اونکا لے لیا یہہ اول قتل اور اول غنیمت اور گرفتاری مشرکون کی ہے اور یوم واقعہ تاریخ اول رجب ہے اور مسلمانون نے سلخ جمادی الثانی سمجہی تہی یعنی یہہ معاملہ نادانستگی مین واقع ہوا نہ بقصد جب مدینہ مین لوٹ کر آئے تو مشرکون نے مکہ مین مسلمانون کو طعنے دئے کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ماہ حرام بہی حلال کردیا حضور نے اس واقعہ سے عبداللہ پر عتاب فرمایا اور تقسیم غنیمت مین بہی تامل ہوا اور اسیرونکے حق مین کچہہ حکم نہ دیا غریب اصحاب سریہ سخت پریشان ہوے لہذا پروردگار

Marfat.com

تعالیٰ شانہ نے انکی تشفی فرمادی اور یہہ آیت نازل فرمائی یسالونک عن الشھر الحرام قتالٌ فیہ قل قتالٌ فیہ کبیر حاصل اسکا یہہ ہے کہ ان مہینون مین ناحق کی لڑائی اشد گناہ ہے اور جن کافرون نے مسلمانون کو ایذائین دین اور جنگ کی اونسے لڑنا منع نہین ہے اوسوقت عبداللہ اور اونکے ہمراہی خوش ہوے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم فرمایا اور خمس بھی مقبول ہوا اور اہل مکہ نے دونون قیدیونکے واسطے فدیہ بھیجا حضور پرنور نے فرمایا کہ جب تک سعد اور عتبہ خود نہ آئینگے فدیہ منظور نہوگا آخر وہ دونون حاضر ہوے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم کو دعوت اسلام فرمائی وہ ایمان لایا اور بروز بیر معونہ شہید ہوا اور عثمان حالت کفر مین جانب مکہ معظمہ روانہ ہوا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکا فدیہ قبول فرمایا پھر وہ بے ایمان مرا یہہ واقعہ کتب سیر و تاریخ مین مختلف طرق پر بیان ہوا ہے **فائدہ** اس سریہ مین جو عبداللہ ابن جحش **امیر المومنین** کہلاتے تھے اور مشہور یہہ ہے کہ اول یہہ خطاب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پایا ہے اوس سے وا یہہ ہے کہ خلفاء اول ہی حضرت عمر ہی کو ملا ہے۔ **اسی سال** کے رجب مین اور دوسرے قول کے موافق رمضان مین **حضرت سیدۃ النساء خاتون قیامت فاطمہ علیہا السلام کا نکاح حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا** اوسوقت عمر شریف حضرت خاتون قیامت رضی اللہ عنہا کی سولہ برس کی تھی اور ایک روایت کے موافق اٹھارہ برس کی تھی اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی عمر مبارک اکیس برس پانچ مہینے کی تھی انشاء اللہ تعالیٰ مفصل حال حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا ذکر اولاد

Marfat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین کیا جائیگا **اسی سال** کے نصف شعبان مین اور بقول صحیح نصف رجب روز دوشنبہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مسماۃ اُم بشر کے گھر کہ منازل بنی سلمہ مین واقع تہا تشریف فرما ہوے اوسنے آپ کے واسطے کہانا پکایا ہنوز خاصہ تناول فرمانے کی نوبت نہ پہونچی تہی کہ نماز ظہر کا وقت آگیا تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنی سلمہ کے لوگون کی مسجد مین اپنے یارونکے ساتہہ نماز مین مشغول ہوے ایک رکعت پڑہ چکے تہے دوسری رکعت کے رکوع مین تہے کہ **حکم تحویل قبلہ بیت الحرام کیطرف ہوا** اور یہہ آیت نازل ہوئی قد نری تقلب وجهك فی السماء فلنولینك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام ترجمہ ہم دیکہتے ہین بار بار تیرے مونہہ کا پہر جانا آسمان کی طرف تو بیشک پہیر دینگے ہم تجہکو جس قبلہ کیطرف تو راضی ہے اب پہیر تو مُنہ اپنا مسجد حرام کیطرف حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسیوقت نماز کی حالت مین کعبہ شریف کیطرف پہر گئے اور سب مقتدی بہی پہر پہر پڑے کہ مرد عورتونکے مقام پر ہوے اور عورتین مردونکی جگہہ ہوگئین اور بقیہ نماز ظہر اوسی طرف ادا فرمائی اس مسجد کا نام **جامع القبلتین ہوا** اور اہل قبا کو نماز صبح کے وقت خبر ہوئی وہ بہی جس حال مین تہے جانب کعبہ پہر گئے بعد اوسکے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قبا مین تشریف لے گئے اور دیوار مسجد متغیر فرمائی اور قبلہ اوسکا کعبہ کی سمت درست فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اوسکی بنیاد ڈالی اسی مقام سے شافعیہ نے یہہ مسئلہ نکالا ہے کہ ایک نماز جہات متعددہ مین بالاجتہاد درست ہے اور یہہ تحویل قبلہ ہجرت سے سترہ مہینے کے بعد ہوئی ہے اسکے بعد صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ تو زندہ ہین اون نمازون کی قضا

Marfat.com

جانب کعبہ کرسکتے ہین اون لوگون کا کیا حال ہوگا جو انتقال کر گئے ہین حضور پر نور
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے مردے اور زندے
اون نمازون مین جو بیت المقدس کیجانب پڑھ چکے ہین مثاب ہین ارشاد ہوا وما
کان اللہ لیضیع ایمانکم کیونکہ حکم منسوخ اپنے وقت مین حق تھا جسطرح حکم
ناسخ اپنے وقت مین حق ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ ترتب ثواب ایمان پر ہے
کہ صورت عمل مین ظاہر ہوتا ہے نہ صرف صورت عمل پر اور اوسوقت حکم استقبال
بیت المقدس ہی بمقتضاے ایمان تھا اور اب استقبال کعبہ اور بعض ضعیف
العقاید مسلمان یہود کے بہکانے سے شبہ مین پڑگئے کہ بیت المقدس
پیغمبرون کا قبلہ تھا اور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بھی
اوسی طرف نماز پڑہی اب کیا باعث ہوا جو اوسکو ترک کیا کیا وہ گمراہی تھی
تعالی شانہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہلے ہی سے مطلع
فرمادیا تھا کہ سیقول السفہاء من الناس ما ولیھم عن قبلتھم التی
کانوا علیھا ترجمہ یعنی بیوقوف لوگ کہینگے کہ کس سبب سے پھر گئے مسلمان
اپنے قبلہ سے جسپر یہ تھے اوسکا جواب پروردگار تعالی شانہ خود دیتا ہے
للہ المشرق والمغرب یعنی اللہ ہی کا پورب ہے اور اللہ ہی کا پچھم ہے
وہ جسطرف چاہے اپنے بندونکو جہکادے رسول تو اللہ کے فرمانبردار ہیں
ہین اونکو تو حکم بجالانے سے مطلب ہے مالک سے سبب پوچھنے کی ضرورت
اور مالک بھی کون جو تمام جہان کا خالق خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
ہم جانتے نہین ہین اسمین دکیا ہی کعبہ — جید ہر پھرین وہ ابرو اودہر نماز کرنا
اور کفار عرب یہہ کہتے تھے کہ یہہ قبلہ ہے انبیا کا تو کیا اونکو یہہ بات نہین
معلوم تھی کہ بیت المقدس تعمیر حضرت سلیمان علیہ السلام ہے اور کعبہ تعمیر حضرت

Marfat.com

ابراہیم علیہ السلام ہے دوسری بات یہہ ہے دنیا مین یہی ایک مقام تو ہے
جو اللہ کا گہر بنے کی عزت پا چکا تہا یعنی وہی مقام آدم علیہ السلام کے لئے مسجد بنا
تہا پہر طوفان نوح علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا گیا اور
حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمعیل علیہما السلام نے ملکر اللہ کا گہر فرشتونکی مدد
سے تیار کیا بیت المقدس کے معمار اگر دیوزاد ہین تو اسکے معمار پیغمبر اور اللہ کے
فرشتے ہین پہر کفار عرب کو تعجب کیون ہوا کہ کعبہ قبلہ کس سبب سے قرار پایا ان
سب وجہون پر غالب اللہ کا حکم ہے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے فرمایا انما الهدیٰ ما امر الله به والضلالة ما نهی عنه یعنی ہدایت
وہ ہے کہ جو اللہ کا حکم ہو اور ضلالت وہ ہے کہ جو اللہ کی مرضی کے خلاف کام
کیا جاے کفار قریش بولے کہ قبلہ سابق سے کیون پہرے آیا اوسمین کچہہ نقصان
تہا اور اس نئے قبلہ مین کچہہ اوس سے زیادہ بزرگی ظاہر ہوئی اگر یہہ بات تہی
تو پہلے ہی سے اس قبلہ کو اختیار کیا ہوتا یہہ تو ناعاقبت اندیشی تہی اور اگر یہود
کے تعصب سے قبلہ سابق کو ترک کیا یا اہل مکہ کی محبت سے اوسے قبلہ بنایا ہی
تو تعصب وجانب داری مقدمات دین مین نہین چاہیئے جب حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گوش مبارک تک یہہ سخنان ناموزون پہونچے تو حضور
والا نے ارشاد فرمایا کہ یہہ باتین اس امر کا سبب نہین ہوئی ہین ہمارا مذہب تو
فرمانبرداری مالک الملک جل جلالہ وتعالیٰ شانہ ہے اس قبلہ کے اختیار کرنیسے
اوس قبلہ کی بزرگی تو ہمارے دل سے گئی نہین جتنی تہی اوتنی ہی موجود ہے پہر
تعصب کہان باقی رہا ہم جسکے بندے ہین جب تک اوسنے ہمین ادہر جہکایا ادہر
جہکے رہے اب اوسنے ادہر کا حکم کیا ہم در و دیوار کو سجدہ نہین کرتے ہمارا مسجود تو
وہ مالک ہے اوسکے حکم پر ہمارا سجدہ ہے وہ ذات پاک کسی جہت اور مکان کی

Marfat.com

محتاج نہین فاینما تولوا فثم وجہ اللہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسکی وجہ پوچھنی دلیل سفاہت ہے جب بیت المقدس
قبلہ مقرر کیا گیا تھا تو کسی نے اوسوقت کے نبی سے پوچھا تھا کہ خاص اسی سمت کے
قبلہ مقرر ہونیکی کیا وجہ ہے اور سمتون سے اس سمت مین کیا بزرگی ہے جو جواب
اونکا ہوگا وہی جواب ہمارا ہے اور یہہ امور اسراری ہین تم اتنا ہی سمجھ لو کہ خداوند تعالے
شانہ نے تمکو ایک سمت بتادی تاکہ سبکی ہمت مجتمع ہوکر ایک ہی مالک کی طرف
متوجہ ہو اور اتحاد دل سب کا ایک ہو اور اگر ایسا نہوتا تو دس بیس تو مشرق کیطرف
جھکے پڑے ہوتے اور دس بیس مغرب کیطرف کچھ لوگ شمال کیطرف سجدہ مین
ہوتے اور کچھ لوگ جنوب کیطرف یکتائی اور یکجہتی کا لطف باقی نرہتا اللہ تعالے
شانہ کی مخلوق مخلوق ہونیکی حیثیت سے سب برابر ہین اور سب کو اپنی اپنی ترقی کرنیکا
خیال ہے اس نئے قبلہ کو بھی تمنا ہوئی ہوگی کہ مین بھی ترقی کرون اور وہ اللہ کا گھر پہلے
ہی سے قرار پاچکا تھا اوسکی التجا قبول ہوئی اسمین قباحت کیا لازم آئی مین عرض کرتا
ہون کہ کیا عجب ہے کہ اس دنیا کے فنا ہونیکے بعد اگر پھر کوئی نئی دنیا قائم ہوئی تو
اور بقیہ سمتونکی بھی آرزو پوری ہوجاے اور کعبہ کے اندر داخل ہونیکے بعد تو اسی
دنیا مین چارون سمتونکی امیدین پوری ہوجاتی ہین اور یون بھی جو کعبہ سے پورب
ہین وہ مغرب کیطرف سجدہ کرتے ہین اور جو کعبہ سے پچھم بستے ہین وہ پورب کو
سجدہ کرتے ہین چنانچہ مدینہ طیبہ مین دکن کیطرف سجدہ ہوتا ہے خاص بیت اللہ
کے صحن مین گول دایرہ مین جماعت ہوتی ہے یہہ سب جھگڑے قریش کے کفار کے
بد باطنی کے سبب سے تھے بنظر اختصار اسقدر بیان ہوا ہے اس سے بہت
زیادہ اور مقدس مصنفین نے اپنی اپنی کتابون مین بیان کیا ہے شایقین کتب سیر مین
ملاحظہ فرمائین مگر یہان ایک مختصر سی آقہ پر عوام الناس کے ملاحظہ کے لئے اکتفا

Marfat.com

دیتا ہون **ملاحظہ فرمائین۔ تحویل قبلہ کی حقیقت بطور اختصار**
حقیقت اس تبدیل وتحویل کی اول یہہ ہوئی تہی کہ اکثر توابع حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قریشی نژاد تہے اور پشت ہا پشت سے وہ لوگ تعظیم
کعبہ شریف کے خوگر ہو رہے تہے اور اوسی بقعہ متبرکہ کو قبلہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام جانتے تہے اور اوسکی مجاورت کو اپنا فخر سمجھتے تہے بلکہ تمام عرب کے
لوگ جو غیر قریشی تہے وہ بہی کعبہ کی عظمت اور اعتقاد مین کسیطرح قریش سے کم
نتہے اور اس مکان کی تعظیم مین جان ودل سے مصروف تہے پس ترک استقبال
اس مکان کا اور امر استقبال بیت اللہ شریف کا گویا امتحان تہا تاکہ مخلصین اون
لوگون سے جو متردد ین ہین علیحدہ ہوجائین ہرچند علم الٰہی تو ازل سے جمیع وقایع
کلیہ وجزیہ کا محیط ہے حاجتِ امتحان مخلوق کے لئے کہتی جیسے ملایکہ وغیرہ کہ کارخانہ
عالم اونسے متعلق کیا گیا ہے وہ اس ظہور اور امتیاز کے محتاج تہے تاکہ بحسب مرتبہ
ایمان اور درجہ امتحان ہر آدمی کو سمجہین اور اوسکے ساتہہ اوسکے حال کے مناسب
معاملہ کیا کرین **حاصل کلام** یہہ ہے تحویل قبلہ بحکم حق واقع ہے اور مالک الملک سے
مخلوق کو ذرا ذرا بات مین سبب کا دریافت کرنا آداب بندگی سے بہت دور ہی تم مالک
کے بندے ہو تمکو اوسکے حکم مین کیا دخل ہے کیا تم یہہ چاہتے ہو آسمان وزمین
چاند سورج ہزارون کرورون تارولکا پیدا کرنے والا ذرا ذرا سی بات مین تم سے مشورہ
لیا کرے اور تمام دنیا کے اسرار تمپر کہولدے تم بندے ہو یا اوسکے شریک وسہیم ہو
اگر بندہ بنکر رہنا ہے تو رہو نہین تو اپنا چلتا دہندا کرو جب بادشاہ کوئی حکم اپنے
وزیر کے معرفت جاری کرتا ہے تو کیا رعیت اوسسے ہر حکم کو پوچہا کرتی ہے دنیا کے
بادشاہون کے ہزارون احکام ایسے جاری ہوتے ہین کہ رعایا پر اونکی وجہ مخفی
رکہنی ضرور ہے جو وزرائے سلطنت تمہارے سوال کرنے سے پہلے تمہین کسی

Marfat.com

حکم کے جاری ہونیکی وجہ بتادین تم سُن لو اور اونپر عمل کرو اور اگر وہ کچھ نہ بتائین تو سکوت کرو اور سمجھ لو کہ اس حکم کیوجہ دریافت کرنا تمہارے حال کے مناسب نہین ہے ؎

بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش	ہر انچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

محمد اکبر سُن اور سمجھ اگر تجکو اللہ تعالیٰ شانہ کے ملک مین اہل نجات کی طرح زندگی کرنا منظور ہے تو ان آنکھون سے اوسکی **قدرت کا ملا حظہ** کر اگر اوسکی صنعت بقدر طاقت و استعداد بشری تیری سمجھ مین آجاے تو اوس سے لطف اُٹھا اور عشاق خدا کی طرح سے بے اختیار ہوکر اوسکی طرف دوڑ جا اور اگر فہم اور قوت درک قصور کرے تو اوسی عالم الغیب کے حضور مین سر بسجدہ ہوکر بزبان بیزبانی عرض کر اور سجدہ مین پڑا رہ اگر تیرے حال کے مناسب ہوگا تو تیری عقل روشن کر دیجائیگی اور اگر تیرے حال کے مناسب نہین ہے تو **شکر گذاری** کے ساتھ سر کو اوٹھالے کوئی بندہ کسی امر مین مالک پر جبر نہین کرتا **اے محمد اکبر** اگر تو بادشاہ ملک دل بنا چاہتا ہے تو کم سے کم **ایاز** کی استعداد تو پیدا کرلے پھر تو **محمود** کے لئے ہے اور محمود تیرے لئے ہے ؎

عشق است کہ ہم بندۂ و ہم بندہ نواز است	این حاصل افسانۂ محمود و ایاز است

جو شخص بادشاہ ہونیکی تمنا مین ہے وہ پہلے آداب غلامی سے آراستہ و پیراستہ ہو اگر مالک نے اوسکی بندگی پسند فرمائی تو اوسے ہر ذرۂ کائنات بادشاہ ہونے کی مبارک باد دینے لگتا ہے یہانتک کہ ان خطابات بیحد و نہایت کے زیر نگین سرشار ہوکر اسکی روح پکارنے لگتی ہے کیا پکارنے لگتی ہے **بندگان فرمان بردار سنین** اور اپنے مقام سے ترقی کرکے

Marfat.com

آگے بڑہین اور بڑہتے جائین جہانتک بڑہ سکین

مگر مین اپنی ہی زبان مین نغمہ سنجی کرونگا سننے والے چاہے جو مطلب لگائین (میری نغمہ سنجی) قال اللہ تعالیٰ شانہ مین کچہہ نہین کہتا میرا خالق میرا مالک فرماتا ہے مگر اسوقت میری زبان کہہ رہی ہے اور وہی کہہ رہی ہے جو اوسنے فرمایا ہے آیت اللہ۔ کلام اللہ رسول کا فرمایا ہوا رسول کا لایا ہوا رسول کا پہنچایا ہوا برادران طریقت سنو اور سمجہو اور اپنے قبلہ کیطرف سجدہ کرو انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني واقم الصلوٰة لذكري

خدا وہی ہے بتایا رسول نے جسکو		رسول وہ ہی جو اکبر ہمین خدا نے دیا

اے اکبر پہلے قیس ہو کر اپنی معرفت حاصل کر غایت مقصد تیرا لیلیٰ بننا ہی لہذا عشق کے زینہ پر قدم رکہہ اوسوقت مجنون ہو جائیگا یہانتک کہ تو اوس بام بلند کے سب زینے طے کر لیگا اور بام کے صحن مین خرام ناز کرنے لگیگا اوس بام پر ایک آئینہ خانہ ہے جسے خلوت محبوب کہتے ہین خلوت محبوب کے یہہ معنی نہین ہین کہ کسی محبوب نازنین کے آرام کرنیکی خلوت بلکہ محبوب بننے کا مقام جو اوسمین داخل ہوا محبوب بنگیا فقیر مولف کے موزون الفاظ۔ ؎

دیکہہ کر آئینہ سجدے شکر کی کرتا ہی قیس		یعنی کل مجنون تہا مین اور آج لیلیٰ ہو گیا

دیگر

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش		حسن این قصۂ عشق است در دفتر نمیگنجد

فائدہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بحکم الٰہی جانب کعبہ پہرے تو حجاب ناسوتی آپ کی نظر مبارک کے سامنے سے دور کر دئے اور میزاب رحمت آپکو بے حجاب نظر آگیا اور سمت کعبہ درست ہو گئی۔ اسی سال کے شعبان

Marfat.com

مین روزے ماہ رمضان کے فرض ہوے اور سورۂ بقر کی یہہ آیت نازل ہوئی یا
ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم
تتقون ایاما معدودات ترجمہ اے ایمان والو حکم ہوا تمپر روزے کا جیسے
حکم ہوا تمہاتم سے اگلونپر شاید تم پرہیزگار ہوجاؤ کئی دن ہین گنتی کے تفصیل اس
اجمال کی یہہ ہے کہ اے ایمان والو مقتضاے ایمان یہہ ہے کہ اپنے نفس کے
مزکی کرنے مین کوشش کرو اور روح کے زندہ رکھنے کا طریقہ اختیار کرو کیونکہ
نفس سخت موذی ہے اور روح بیگناہ ہے راہ دین کے موذی کو مارنا اور بیگناہ
کی زندگی مین سعی کرنا بہت بڑی نیکی یہہ ہے اور ترکیب قتل نفس کی یہہ ہے کہ
یہہ کھانے پینے اور صحبت نساء سے روکا جاے دن کے وقت اور رات کا
آخر حصہ عبادات مین بسر کیا جاے اور مسائل صوم فقہ کی کتابون مین موجود ہین
شایقین اونمین ملاحظہ فرمائین۔

اسی سال دوم ہجری مین روز جمعہ یا دوشنبہ
۱۷ رمضان کو غزوہ بدر کبری واقع ہوا

سبب وقوع اس واقعہ کا اہل سیر یون بیان فرماتے ہین کہ پہلی بار مدینہ منورہ
مین خبر پہونچی کہ ابوسفیان ابن صخر اور عمرو عاص مخرمہ ابن نوفل چالیس آدمیونکی
جماعت سے تجارت کی غرض سے شام کو جاتے ہین لہذا خود حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنفس نفیس مدینہ عشیرہ تک تشریف لے گئے لیکن اون
لوگون کا مقابلہ نہوا وہ آگے جاچکے تھے لیکن جب وہ جماعت شام سے واپس
ہوئی تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یہہ خبر ہوئی کہ وہ جماعت آتی
ہے آپ نے طلحہ ابن عبید اللہ اور سعید ابن زید قریشی عدوی کو بطور جاسوس

Marfat.com

مقرر کرکے روانہ فرمایا تاکہ قافلے کا حال دریافت کرکے خبر کرین یہہ دونون
موضع خیار مین کہ اراضی حوراہ مین واقع ہے کشدہ جہنی کے گہر مین پوشیدہ ہوے رہے
اور یہہ خبر ابوسفیان کو بہی پہونچی اوسنے ضمضم ابن غفاری کو اجرت دیکر مشرکین مکہ
سے کہلا بہیجا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس قافلہ کی واپسی کے منتظر
ہین مالکان اسباب تجارت یہان آئین اور اپنے مال کی حفاظت کرین نہین تو
بڑا نقصان اوٹہانا پڑیگا الغرض قافلہ موضع خیار مین آکر گذر گیا اور طلحہ اور سعید
راتون رات چلکر مدینہ طیبہ مین داخل ہوے یہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم اون دونونکی روانگی کے دس روز بعد واپسی قافلہ کی خبر پاکر مدینہ
سے تشریف لیجا چکے تہے اور حال یہہ ہوا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے عبداللہ ابن مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور تاریخ دوازدہم یا ہشتم رمضان
شریف چاہ ابوعقبہ پر کہ مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے خیمہ ڈالا اور
عبداللہ ابن عمرو زید ابن ثابت اور براء ابن عازب وغیرہ الصحابون کو بسبب
خوردسالی کے واپس فرمایا اور حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
بعذر علالت اونکی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
پاس حضور نے مدینہ مین چہوڑ دیا اور دو مہاجر اور پانچ انصار وہ بہی کسی عذر کے
سبب سے حسب الحکم حضور مدینہ مین رہے اور طلحہ ابن عبداللہ وسعید ابن
زید جاسوسی کے واسطے شام کیطرف گئے تہے اور عاصم عجلانی کو اہل عالیہ پر خلیفہ
فرمایا اور ابولبابہ کو موضع روحا سے بجاے عبداللہ ابن ام مکتوم خلیفہ مدینہ کیا
اور اونکو یعنی عبداللہ ابن ام مکتوم کو امام مسجد مقرر فرمایا اور اس مقام سے حارث
ابن حاطب کو عمر ابن عوف کی مہم پر بہیجا تہا اور عازب ابن الصمہ اور خوات ابن
جبیر راہ مین گر پڑے اور بہت چوٹ لگی کہ وہ راہ سے واپس گئے روایت ہے

Marfat.com

کہ لشکر حضرت سید البشر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین ستر یا اسّی اونٹ
اور دو یا تین گھوڑے تھے ایک گھوڑا مقداد ابن عمرو کندی کا بلا اختلاف اور دوسرا
ابی مرثد غنوی کا اور تیسرا زبیر کا اور چھ زرہین اور آٹھ تلوارین اور دو دو تین تین
آدمیونمین ایک ایک اونٹ کہ نوبت بنوبت سوار ہوتے تھے اور حضرت کے شریک
حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوتے تھے اور زید ابن حارث اور جب حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیادہ ہوتے تو اصحاب عرض کرتے کہ یا رسول اللہ آپ سوار
ہون ہم پیادہ چلینگے تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے کہ تم
مجھسے قوی نہین ہو اور مین تم سے اجر مین بے نیاز نہین یعنی مین اجر اس کا
خدا سے چاہتا ہون جیسا تم چاہتے ہو اور اس غزوہ مین سب **تین سو**
تیرہ آدمی تھے اونمین سے ستر مہاجرین اور دو سو چھتیس انصار اور ایک روایت
مین تراسی مہاجر اور باقی انصار اور انمین آٹھ آدمی حاضر نتھے جنکے نام اوپر ذکر کردئے
گئے ہین جو شریک جنگ تھے وہ تین سو پانچ تھے یہ اول سفر انصار کا حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ تھا چونکہ عزم بالجزم نتھا اس سبب سے فراہمی
لشکر مین کوشش نہین ہوئی تھی اور تعداد لشکر مشرکین کی ایک ہزار تھی اور دوسری
روایت مین نو سو پچاس اور اسّی یا سو گھوڑے تھے اور بڑے بڑے سردار قریش
مثل ابوسفیان ابن ضخر ابن حرب اور ابوجہل وغیرہ ہمراہ تھے **فائدہ** واضح ہو کہ اہل
بدر کی تعداد مین اختلاف ہے بعض کے نزدیک تین سو پندرہ چنانچہ ابی داؤد
نے ابن عمر سے روایت کی ہے اور ایک جماعت نے تین سو تیرہ اور کچھ لوگون نے
تین سو سترہ کہے ہین اور تین سو چودہ کی بھی روایت ہے چنانچہ براء ابن عازب
سے صحیح بخاری مین روایت ہے کہ اصحاب بدر شمار مین اصحاب طالوت کے برابر
تھے اسّی مہاجرین اور باقی انصار منجملہ اونکے قبیلہ اوس ابن خارجہ کے اکسٹھ

Marfat.com

اور بطون خزرج کے ایک سو سترہ اور وہ بھی اصحاب بدر تھے جنکو حضرت نے حصہ دیا اگرچہ وہ لڑائی مین شریک نتھے چنانچہ **استیعاب** مین اس قول ثالث کو ترجیح دیگئی ہے اور صاحب تفریح الازکیا نے جو اسماے اصحاب بدر اپنی کتاب مین تحریر فرماے ہین وہ استیعاب سے لکھے ہین مین اپنی کتاب مین وہی اسما نقل کرتا ہون وباللہ التوفیق وہو الرفیق۔

اسمار اصحاب بدر رضی اللہ عنہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم اسالک بسیدنا محمدن المہاجر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وبسیدنا[۲] عبداللہ ابن عثمان ابی بکرن الصدیق القریشی وبسیدنا[۳] عمر بن الخطاب العدوی وبسیدنا[۴] عثمان بن عفان القرشی خلّفہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم علی انبتیہ وضرب لہ بسہمہ وبسیدنا[۵] علی رض بن ابیطالب الہاشمی وبسیدنا[۶] ایاس بن البکیر وبسیدنا[۷] بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق القرشی وبسیدنا[۸] حمزۃ بن عبد المطلب الہاشمی وبسیدنا[۹] حاطب بن ابی بلتعہ حلیف لقریش وبسیدنا[۱۰] ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعۃ القرشی وبسیدنا[۱۱] حارثہ بن ربیع الانصاری قتل یوم بدر وہو حارثہ بن سراقہ وکان فی النظارۃ وبسیدنا[۱۲] حنیس بن حذافۃ السہمی رض وبسیدنا[۱۳] رفاعۃ بن رافع الانصاری وبسیدنا[۱۴] رفاتہ بن عبد المنذر ابی لبابۃ الانصاری رض وبسیدنا[۱۵] الزبیر بن العوام القرشی رض وبسیدنا[۱۶] سعید ابن زید بن سہل ابی طلحۃ الانصاری وبسیدنا[۱۷] ابی زید الانصاری وبسیدنا[۱۸] سعد بن مالک الزہری وبسیدنا[۱۹] سعد بن خولۃ القرشی وبسیدنا[۲۰] ظہیر بن رافع الانصاری واخیہ رض وبسیدنا[۲۱] عبداللہ بن مسعود الہذلی رض وبسیدنا[۲۲] عتبۃ بن مسعود الہذلی رض وبسیدنا[۲۳] عبدالرحمن بن عوف الزہری وبسیدنا[۲۴] عُبیدۃ بن الحارث القرشی رض

Marfat.com

ولبیدنا[۲۵] عبادۃ بن الصامت الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۶] عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی رضؓ ولبیدنا[۲۷] عقبہ بن عمرو الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۸] عامر بن ربیعۃ العنزی رضؓ ولبیدنا[۲۹] عاصم بن ثابت الانصاری رضؓ ولبیدنا[۳۰] عویم بن ساعدۃ الانصاری رضؓ ولبیدنا[۳۱] عتبان بن مالک الانصاری رضؓ ولبیدنا[۳۲] قدامہ بن مظعون رضؓ ولبیدنا[۳۳] قتادۃ بن النعمان الانصاری رضؓ ولبیدنا[۳۴] معاذ بن عمرو بن الجموح رضؓ ولبیدنا[۳۵] معوذ بن عفرا واخیہ مالک بن ربیعہ رضؓ ولبیدنا[۳۶] ابی اُسید الانصاری رضؓ ولبیدنا[۳۷] مسطح بن اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف رضؓ ولبیدنا[۳۸] مرارۃ بن ربیع الانصاری رضؓ ولبیدنا[۳۹] معن بن عدی الانصاری رضؓ ولبیدنا[۴۰] مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرۃ ولبیدنا[۴۱] ہلال بن امیۃ الانصاری رضؓ ولبیدنا[۴۲] ابی عمرو بن سعد بن معاذ الاشہلی الانصاری رضؓ ولبیدنا[۴۳] اُسید بن حضیر الانصاری الاشہلی ولبیدنا[۴۴] اُسَید بن ثعلبۃ الانصاری رضؓ ولبیدنا[۴۵] اُنیس بن قتادۃ الانصاری رضؓ ولبیدنا[۴۶] انس بن معاذ البخاری رضؓ ولبیدنا[۴۷] بن اوس الانصاری الاشہلی رضؓ ولبیدنا[۴۸] اوس بن ثابت البخاری الانصاری رضؓ ولبیدنا[۴۹] اوس بن خولی الانصاری رضؓ ولبیدنا[۵۰] اوس بن الصامت الخزرجی رضؓ الانصاری ولبیدنا[۵۱] اسعد بن زرارۃ البخاری الخزرجی رضؓ ولبیدنا[۵۲] اسود بن زید بن عنم الانصاری رضؓ ولبیدنا[۵۳] ایاس بن ودفۃ الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی رضؓ ولبیدنا[۵۴] الارقم بن ابی الارقم المخزومی ولبیدنا[۵۵] براء بن عازب الخزرج الانصاری رضؓ ولبیدنا[۵۶] بشر بن البراء بن معرور الانصاری الخزرجی ولبیدنا[۵۷] بشر بن سعد الخزرجی الانصاری رضؓ ولبیدنا[۵۸] بشر بن ابی زید بن الانصاری رضؓ ولبیدنا[۵۹] بُجیر بن ابی بجیر الجہنی البخاری ولبیدنا[۶۰] بشعث بن عمرو الخزرجی الانصاری رضؓ ولبیدنا[۶۱] جابر بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی رضؓ ولبیدنا[۶۲] تمیم بن بعار الانصاری رضؓ ولبیدنا[۶۳] تمیم الانصاری مولی بنی غنم ولبیدنا[۶۴] تمیم مولی خراش بن الصمۃ رضؓ ولبیدنا[۶۵] ثابت بن الجذع الانصاری الاشہلی رضؓ ولبیدنا[۶۶] ثابت بن ہزال بن عمرو الانصاری رضؓ العوفی رضؓ ولبیدنا[۶۷] ثابت بن عمرو بن زید البخاری الانصاری رضؓ ولبیدنا[۶۸] ثابت بن خالد بن عمرو بن النعمان البخاری الانصاری رضؓ

Marfat.com

وسبیدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن النعمان البخاری الانصاری رض وسبیدنا ثابت بن خنشار
البخاری الانصاری رض وسبیدنا ثابت بن اقرم انصاری حلیف بنی عمرو بن عوف رض وسبیدنا
ثابت بن زید الاشہلی الانصاری رض وسبیدنا ثابت بن ربیعۃ الانصاری الخزرجی رض وسبیدنا
ثابت بن عامر الانصاری رض وسبیدنا ثابت بن عبید الانصاری رض وسبیدنا ثابت بن الحارث
الانصاری رض وسبیدنا ثعلبۃ بن غنیمۃ الانصاری رض وسبیدنا ثعلبۃ بن ساعدۃ الساعدی
الانصاری رض وسبیدنا ثعلبۃ بن عمرو البخاری الانصاری رض وسبیدنا ثعلبۃ بن حاطب الانصاری
وسبیدنا ثقف بن عمرو اسلمی رض وسبیدنا جابر بن خالد بن سعود انصاری البخاری الاشہلی رض
وسبیدنا جابر بن عبد اللہ الحرامی الانصاری رض وسبیدنا جابر بن صخر الانصاری رض وسبیدنا
جبیر بن ایاس الانصاری الرزقی رض وسبیدنا حارثۃ بن النعمان البخاری الانصاری رض وسبیدنا
حارثۃ بن مالک الانصاری الرزقی رض وسبیدنا حارث بن حمیر الاشجعی الانصاری رض وسبیدنا
حارثۃ بن حمیر الانصاری رض وسبیدنا حارث بن ہشام المخزومی القرشی وسبیدنا الحارث
بن عتیک البخاری رض وسبیدنا الحارث بن قیس الانصاری رض وسبیدنا حارث بن اوس
الانصاری رض وسبیدنا الحارث بن انس الاشہلی الانصاری رض وسبیدنا الحارث بن النعمان
القیسی رض وسبیدنا الحارث بن النعمان بن خزمۃ الخزرجی الانصاری رض وسبیدنا حریث
بن زید الخزرجی الانصاری رض وسبیدنا الحلم بن عمرو الثمانی رض وسبیدنا حبیب مولی الانصاری
وسبیدنا الحصین بن حارث المطلبی رض وسبیدنا حاطب بن عمرو الاوسی رض وسبیدنا حرام بن
ملحان البخاری رض وسبیدنا الحباب بن المنذر الانصاری الاسلمی رض وسبیدنا خالد بن البکیر رض
وسبیدنا خالد بن العاصی قتل یوم بدر رض وسبیدنا خالد بن قیس الانصاری رض العجلانی
وسبیدنا خلاد بن سوید الانصاری الخزرجی رض وسبیدنا خلاد بن عمرو الانصاری السلمی رض وسبیدنا
خزیمۃ بن ثابت الانصاری رض وسبیدنا خارجۃ بن زید الانصاری الخزرجی رض وسبیدنا خارجۃ بن
حمیر الاشجعی رض وسبیدنا خباب بن الارت الخزاعی رض وسبیدنا خباب مولی عتبۃ بن غزوان رض

Marfat.com

وبسیدنا خزیم بن فاتک الاسدی رض وبسیدنا خراش بن الصمۃ الانصاری السلمی رض وبسیدنا خولی بن خولی العجلی والجعفی رض وبسیدنا خبیب بن اساف الانصاری رض وبسیدنا خوات بن جبیر الانصاری رض وبسیدنا خثیمۃ بن حارث الانصاری رض وبسیدنا خلیفۃ بن عدی الانصاری رض وبسیدنا خلیدۃ بن قیس الانصاری وبسیدنا ذکوان بن عبد قیس الانصاری رض وبسیدنا ذی مخبر الحبشی رض وبسیدنا ذی التمالین الخزاعی وبسیدنا رافع بن مالک الانصاری رض الخزرجی وبسیدنا رافع بن الحارث الانصاری رض وبسیدنا رافع بن المعلی الانصاری رض وبسیدنا رافع عنجدۃ الانصاری العوفی رض وبسیدنا رافع بن سہل الانصاری رض وبسیدنا رافع بن زید الانصاری رض وبسیدنا رافع بن سہل الانصاری رض وبسیدنا رافع بن زید الانصاری رض **واضح ہو** کہ یہ دو نام جو مکرر لکھے گئے ہین **قرۃ العیون شرح سرور المحزون** مین یونہین لکھے ہوئے ہین جس کو نواب محمد علیخان مرحوم والی ٹونک نے مطبع مفید عام آگرہ مین طبع کرایا ہے، اور کتاب تفریح الازکیا مین بھی اس مقام پر اسما مین اختلاف ہے۔ ضیق وقت نے زیادہ تحقیق کرنے کی مہلت نہ دی بجنسہ کتاب سرور المحزون کی نقل کردی گئی۔ وبسیدنا رفاعۃ بن عمرو الانصاری رض وبسیدنا رفاعت بن رافع الانصاری رض وبسیدنا رفاعۃ بن الحارث الانصاری رض وبسیدنا رفاعۃ بن عمرو الجہنی رض وبسیدنا ربیعۃ بن اکثم الانصاری رض وبسیدنا ربیع بن ایاس الانصاری واخیہ رض وبسیدنا رحیلۃ بن ثعلبۃ الانصاری البیاضی رض وبسیدنا زید بن الخطاب العدوی رض وبسیدنا زید بن حارثۃ الکلبی رض وبسیدنا زید بن اسلم العجلانی الانصاری رض وبسیدنا زید بن الدثنۃ الانصاری البیاضی رض وبسیدنا زید بن عاصم المازنی الانصاری رض وبسیدنا زیاد بن لبید الانصاری رض وبسیدنا زید بن عمرو الانصاری رض وبسیدنا زیاد بن کعب الانصاری رض وبسیدنا زیاد بن حرام الاشجعی رض وبسیدنا طلیب بن عمرو القرشی رض وبسیدنا الطفیل بن الحارث المطلبی واخیہ قتل یوم بدر رض وبسیدنا الطفیل بن مالک الانصاری رض وبسیدنا کعب بن عمرو الانصاری

Marfat.com

السلمی ولبیدنا کعب بن زید البخاری الانصاری رض ولبیدنا کعب بن جماز الانصاری رض
ولبیدنا کنانہ بن حصن الانصاری رض ولبیدنا محمد بن مسلمۃ الانصاری رض ولبیدنا معاذ بن
عفراء الانصاری رض ولبیدنا عوف بن العفراء قتل یوم البدر رض ولبیدنا معوذ رض ولبیدنا معاذ
بن ماعص الانصاری رض ولبیدنا مالک بن عمیلۃ العبدری رض ولبیدنا مالک بن قدامۃ
الانصاری رض ولبیدنا مالک بن رافع العجلانی رض ولبیدنا مالک بن عمرو السلمی رض ولبیدنا
مالک بن امیۃ بن عمرو السلمی رض ولبیدنا مالک بن ابی خولی العجلانی رض ولبیدنا مالک بن
نمیلۃ الانصاری رض ولبیدنا معمر بن الحارث الجمحی رض ولبیدنا محرز بن نضلہ الاسدی رض
ولبیدنا محرز بن عامر الانصاری رض ولبیدنا معن بن یزید السلمی رض ولبیدنا معبد بن قیس
الانصاری رض ولبیدنا المنذر بن عمرو الانصاری رض الخزرجی ولبیدنا المنذر بن اوسی الانصاری رض
ولبیدنا المنذر بن قدامۃ الانصاری رض ولبیدنا معتب بن الحمراء الانصاری رض ولبیدنا
معتب بن بشیر الانصاری رض ولبیدنا مصعب بن عمیر القرشی رض ولبیدنا مبشر بن عبد المنذر
الاوسی رض ولبیدنا ملیل بن ویدۃ الانصاری رض ولبیدنا مہجع بن صالح مولی عمر بن الخطاب رض
ولبیدنا مدلاج بن عمرو السلمی رض ولبیدنا نوفل بن ثعلبۃ الانصاری رض ولبیدنا النعمان
بن عبد البخاری رض ولبیدنا النعمان بن عصر الانصاری رض ولبیدنا النعمان بن عمرو الانصاری رض
ولبیدنا النعمان بن ابی خزمۃ الانصاری رض ولبیدنا النعمان بن سنان الانصاری رض ولبیدنا
نضر بن الحارث الانصاری الظفری ولبیدنا نجات بن ثعلبۃ الانصاری رض ولبیدنا نعمان
بن عمر البخاری رض ولبیدنا سہیب بن سنان الرومی رض ولبیدنا صفوان بن امیۃ بن عمرو السلمی
واخیہ مالک بن امیۃ رض ولبیدنا الضحاک بن حارثۃ الانصاری رض ولبیدنا الضحاک بن
عبد الانصاری البخاری رض ولبیدنا عبد اللہ بن ثعلبۃ الانصاری رض ولبیدنا عبد اللہ بن
جبیر الانصاری رض ولبیدنا عبد اللہ بن الحمیر الاشجعی رض ولبیدنا عبد اللہ بن رواحہ الانصاری رض
ولبیدنا عبد اللہ بن رافع الانصاری رض ولبیدنا عبد اللہ بن ربیع الانصاری رض ولبیدنا

Marfat.com

عبداللہ بن الطارق الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۰۳] عبداللہ بن کعب الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۰۴] عبداللہ
بن مظعون الجمحی رضؓ ولبیدنا[۲۰۵] عبداللہ بن النعمان الانصاری ولبیدنا[۲۰۶] عبداللہ بن عبداللہ
بن سلول الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۰۷] عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۰۸] عبداللہ بن
عامر الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۰۹] عبداللہ بن عمیر الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۱۰] عبداللہ بن عبس الخزرجی رضؓ
ولبیدنا[۲۱۱] عبداللہ بن سلمۃ العجلانی رضؓ ولبیدنا[۲۱۲] عبدالرحمٰن بن کعب المازنی رضؓ ولبیدنا[۲۱۳]
عبدالرحمٰن بن جبیر الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۱۴] عبدالرحمٰن بن عبداللہ الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۱۵] عبدالرحمٰن
بن سہل الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۱۶] عبید بن اوس رضؓ ولبیدنا[۲۱۷] عبید بن زید الانصاری رضؓ
ولبیدنا[۲۱۸] عبدربہ بن حق الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۱۹] عبید یا لیل بن ثابت اللیثی رضؓ ولبیدنا[۲۲۰]
عباد بن عبید التیہان رضؓ ولبیدنا[۲۲۱] عباد بن قیس الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۲۲] عُمیر بن حرام الانصاری رضؓ
ولبیدنا[۲۲۳] عمرو بن قیس الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۲۴] عمرو بن ثعلبۃ الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۲۵] سفیان
بن بشیر الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۲۶] سالم بن عُمیر الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۲۷] سنان بن سنان
الاسدی رضؓ ولبیدنا[۲۲۸] سماک بن خرشۃ الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۲۹] سہل بن عتیک الانصاری رضؓ
ولبیدنا[۲۳۰] سہل بن رافع الانصاری رضؓ ولبیدنا السائب بن مظعون الجمحی رضؓ ولبیدنا ابی
کعب الانصاری البخاری رضؓ ولبیدنا ابی معاذ البخاری رضؓ ولبیدنا[۲۳۴] اسیرۃ بن عمرو الانصاری رضؓ
ولبیدنا[۲۳۵] عبداللہ بن عامر الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۳۶] عائذ بن ماعص الانصاری رضؓ ولبیدنا
عبس بن عامر الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۳۸] عکاشہ بن محصن الاسدی رضؓ ولبیدنا[۲۳۹] عتیک بن التیہان
الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۴۰] عشرۃ السلمی رضؓ ولبیدنا[۲۴۱] عاقل بن البکیر رضؓ ولبیدنا[۲۴۲] قروۃ بن عمرو
الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۴۳] عتام بن اوس الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۴۴] الفاکہ بن بشر الانصاری رضؓ
ولبیدنا[۲۴۵] قیس بن مخلد الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۴۶] قیس بن محصن الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۴۷]
قیس بن ابی صعصعۃ الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۴۸] قطبۃ بن عامر الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۴۹] سعد بن
خثیمۃ الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۵۰] سعد بن الربیع الانصاری رضؓ ولبیدنا[۲۵۱] سعد بن عبادۃ الانصاری رضؓ

Marfat.com

ولبید ناسعد بن عثمان الانصاری رض الزرقی ولبید ناسعد بن زید الانصاری الاشهلی رض ولبید ناسفیان بن بشر الانصاری رض ولبید ناسالم بن عمیر العوفی رض ولبید ناسلیم بن عمرو الانصاری رض ولبید ناسلیم بن الحارث الانصاری رض ولبید ناسلیم بن قیس بن فهدی الانصاری رض ولبید ناسلیم بن بلحان الانصاری رض ولبید ناسلمة بن سلامة الانصاری الاشهلی رض ولبید ناسلمة بن ثابت الانصاری الاشهلی رض ولبید ناسهیل بن عمرو الانصاری رض ولبید ناسهیل بن بیضاء القرشی الفهری رض ولبید ناسوید بن فحشی الطائی رض ولبید ناسلیط بن عمرو العامری القرشی رض ولبید ناسلیط بن قیس الانصاری رض ولبید ناسراقة بن کعب الانصاری النجاری رض ولبید ناسراقة بن عمرو الانصاری البخاری رض ولبید ناسلیع بن حاطب الانصاری رض ولبید ناسواد بن غزیة الانصاری السلمی رض ولبید ناسعید بن سهیل الانصاری الاشهلی رض ولبید ناشماس بن عثمان المخزومی رض ولبید ناشجاع بن ابی وهب الاسدی حلیف عبد شمس رض ولبید ناثابت بن نیار الانصاری رض ولبید ناهمام بن الحارث رض ولبید ناوهب بن ابی شرح الفهری القرشی رض ولبید ناودیعة بن عمرو الانصاری رض ولبید ناید بن الحارث الانصاری رض ولبید ناید بن ثابت الانصاری رض ولبید ناابی ایوب الانصاری رض ولبید ناابی الحمراء مولی آل عفراء رض ولبید ناابی الخالد الحارث بن قیس الانصاری رض ولبید ناابی خذیمة بن اوس الانصاری رض ولبید ناسلیم ابی کبشة مولی رسول الله صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم دوسی رض ولبید ناابی ملیل الصبغی رض ولبید ناابی المنذر بن یزید بن عامر الانصاری رض ولبید ناسلمة الانصاری رض ولبید ناابی عبیدة بن الجراح الفهری القرشی رض ولبید ناابی عبد الرحمن یزید بن ثعلبة الانصاری رض ولبید ناابی عیش الحارثی الانصاری رض ولبید ناابی اسید الساعدی رض ولبید ناابی اسرائیل الانصاری رض ولبید ناابی الاعور بن الحارث الانصاری النجاری رض ولبید ناسعد بن سهیل الانصاری رض ولبید ناسعد بن خولة من المهاجرین الاولین رض ولبید ناسعد بن خولی مولی حاطب بن

Marfat.com

ابی بلتعہؓ وسبیدنا سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ وسبیدنا سلمۃ بن حاطب الانصاریؓ وسبیدنا ابی مرثد الغنویؓ وسبیدنا ابی مسعود الانصاریؓ وسبیدنا ابی فضالۃ الانصاریؓ وسبیدنا عمار بن یاسر المہاجریؓ وسبیدنا طلحہ بن عبید اللہ القرشیؓ وسبیدنا سماک بن سعد الخزرجی رضی اللہ عنہم اللّٰھم لا تدع لنا ذنوبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا دینا الا قضیتہ ولا حاجۃ من الحوائج الدنیا والآخرۃ الا قضیتہا یا ارحم الراحمین۔ حضور نے جب اس غزوہ سے مظفر و منصور معاودت فرمائی تو مدینہ شریف میں سات روز رونق افروز رہے اس کے بعد غزوہ بنی سلیم کو تشریف لے گئے جس کا ذکر اس غزوہ بدر مین ہوگا۔

حالات جنگ بدر کتاب قرۃ العیون شرح سرور المحزون

مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ

یہ اسماے مبارک جو اوپر تحریر ہوئے ہین ان کی تعداد مین کچھ اختلاف ہے صرف دو چار نامون کا ان اسما کے ساتھ اہل حاجت کو توسّل کرنے کا بہت بڑا فائدہ ہے بزرگان دین نے ہمیشہ ان اسماے گرامی کے توسل سے دعائین مانگی ہین اور اللہ تعالیٰ شانہ نے قبول فرمائی ہے چنانچہ برہان حلبی نے اپنی سیرت مین ذکر کیا ہے۔ اور دوانی کہتے ہین کہ سنا گیا ہے مشائخ حدیث سے کہ اہل بدر کے اسما کے توسل سے دعا قبول کی جاتی ہے۔ اور تجربہ کیا گیا ہے اور شیخ عبد اللطیف نے اپنے رسالہ مین ذکر کیا ہے کہ اکثر صلحاے المسلمین کو ان کے اسما کی برکت سے مرتبہ ولایت حاصل ہوا ہے اور بے شبہ اکثر مریض ان اسماے مبارک کے توسل سے شفایاب ہوئے ہین۔ اور کہا ہے بعض عارفین نے کہ جب مین نے کسی مریض کے سر پر ہاتھ رکھکر یہ اسماے گرامی پڑھے تو ضرور اللہ تعالیٰ شانہ نے اُس مریض کو شفا عنایت فرمائی۔ اور بعض عرفا فرماتے ہین کہ مین نے ان اسماے مبارک کا تجربہ کیا ہے کہ جب کسی امر اہم کے واسطے ان اسما کو

Marfat.com

لکھایا پڑھا تو قادر مطلق نے اُس مشکل کو آسان کر دیا۔

روایت کی گئی جعفر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے ہین کہ وصیت کی مجھے میرے والد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب کی محبت کی اور امور مہمہ مین اصحاب اہل بدر کے اسما کے ساتھ توسل کرنے کی اور کہا مجھ سے کہ اے میرے بیٹے جب کوئی مصیبت زدہ اللہ تعالیٰ شانہ اہل بدر کے نامون کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے تو وہ دعا قبول کی جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ شانہ کی مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان اوس مصیبت زدہ کو گھیر لیتے ہین اور اس کے آداب مین سے یہ ہے کہ ہر نام کے بعد رضی اللہ عنہ کہے انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہو گی۔

ہجرت کے سنہ ۲ ۱۷۔ رمضان مبارک کو غزوۂ بدر واقع ہوا

اس غزوہ کو بدر کبریٰ کہتے ہین اور یہی غزوہ ہے جو مشرکین عرب کی ذلت اور اسلام کی عزت کا سبب ہوا ابو جہل لعین خود اور اُس کے ساتھ ستّر سردار قریش کے مارے گئے اور ستّر آدمی اسیر ہوئے اور عباس ابن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی طالب بھی اسیرون مین سے تھے مگر ابولہب کے کو بھاگ گیا وہان پہونچکر سات دن کے بعد مرض عدسہ سے واصل بجہنم ہوا عدسہ ایک قسم کے دانون کا نام ہے جو بطور چیچک نکلتے ہین۔

لشکر اسلام مین سے آٹھ انصاری اور پانچ مہاجر شہید ہوئے اور لشکر اسلام مین تین سو تیرہ (۳۱۳) آدمی تھے ستّر مہاجرین اور دو سو چھتیس (۲۳۶) انصار اور ستّر اونٹ اور دو گھوڑے اور چار زرہین آٹھ تلوارین اور مشرکین کی تعداد نو سو پچاس (۹۵۰) تھی اور اُن مین سو گھوڑے تھے اور بروایت مدارج النبوت سات سو اونٹ تھے اور یہ دنیا مین کفر و اسلام کا پہلا مقابلہ ہے اور اسی مقابلہ سے حق و باطل کا فرق ظاہر ہو گیا **لشکر خدا** ہمیشہ کم ہی ہوتا ہے

Marfat.com

مگر اُسی کو غلبہ ہوتا ہے اور لشکر کفار مین سے جس قدر مال غنیمت ہاتھ آیا اُس مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے واسطے **ذوالفقار** کو پسند فرمایا اور اُسی روز جو روز فتح بدر تھا رومیون کو فارسیون پر فتح ہوئی ہے اہل اسلام کو دوچند خوشی ہوئی۔ بدر ایک کنوئین کا نام ہے یہ مدینہ سے تین منزل ہے۔ اسے بدر بن قریش نے کھدوایا تھا۔ اور مواہب اور مدارج کی روایت ہے کہ بدر بن حارث نے اس کنوئین کو کھدوایا تھا دوسرے سال ہجرت مین اوّل لڑائی اسلام کی کفار قریش سے وہان ہوئی سبب اس کا یہ ہوا کہ ایک قافلہ قریش کا مکہ سے شام کی طرف سوداگری کے واسطے جاتا تھا اُس کا سردار ابوسفیان تھا جب یہ خبر آپ کو پہونچی آپ نے اس قافلہ کا قصد فرمایا اور اُس کے واپس ہونے کے منتظر رہے جب قافلہ کے واپسی کے دن قریب ہوئے تو آپ نے غزا کا قصد فرمایا اور تین سو کئی آدمی مہاجرین اور انصار سے حاضر خدمت ہوئے اور یہی پہلا غزوہ ہے کہ جس مین انصار رضی اللہ عنہم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہمراہ ہوئے۔ القصہ ابوسفیان نے یہ خبر شام مین سنی تو فوراً ایک قاصد مکہ کو روانہ کیا اور قریش کو لکھا کہ اگر اپنے مال کی سلامتی چاہتے ہو تو جلد انتظام کرو وگرنہ سب متاع قافلہ مال غنیمت ہوجائیگا جب قریش کو یہ خبر پہونچی تو یہ لوگ بھی ایک پوری فوج مہیا کرکے آمادہ پیکار ہوگئے۔ ازدھر ابوسفیان قافلہ لیکر شام سے روانہ ہوا اور اُس راستہ کو جدھر سے آنا مقصود تھا چھوڑ دیا اور دوسرے راستے سے قافلہ کو صحیح وسلامت لیکر مکہ معظمہ مین پہونچ گیا یہان سے قریش کو کہلا بھیجا کہ یہ فوج کشی قافلہ کی حفاظت کی غرض سے تھی قافلہ تمہارا سلامتی کے ساتھ اپنے مقام پر پہونچ گیا ہے میرے خیال مین اب جنگ کا کوئی فائدہ نہین ہے مگر ابوجہل لعین کے پاس تو اجل کا پیادہ حکم قضاو قدر لیکر آچکا تھا کہ اپنے اتباع کو لیکر بدر کے مقام پر حاضر ہو تیرے واسطے وہین سے دوزخ کا ایک راستہ کھول دیا گیا ہے بہت جلد

Marfat.com

جہنم مین داخل ہو فرشتگان عذاب نے تیرا مقام اسفل السافلین مین درست کر رکھا ہے یہ ملعون ابوسفیان کا پیام سنکر بہت خفا ہوا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ ہم ہرگز نہ پھرین گے جب تک بدر کے نزدیک جا کر چند روز مقام نہ کرین اور دادعیش وعشرت نہ دین اور ہمین تمام ملک پر اپنا دبدبہ بٹھالنا مقصود ہے ہماری قوم مین سے جس کو ہمارا ساتھ دینا منظور ہو وہ آئے اکثر نے تو خوشی سے اس بات کو قبول کیا اور بعض کسی مصلحت سے مجبور ہو کر شریک ہوئے جیسے عباس ابن عبدالمطلب اور عقیل ابن ابی طالب اور ابوسفیان بھی شریک ہوا مگر ان کی قسمت ویسی بُری نہ تھی زخمی ہو کر وہان سے رفو چکر ہوئے اور پھر فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور عباس وعقیل دونون اسیران بدر مین تھے فدیہ دیکر رہا ہوئے اور ایمان لائے۔ الغرض حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ منوّرہ سے تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب کے ساتھ روانہ ہوئے جب یہ خبر مکّہ مین پہونچی تو وہان سے ساڑھے بارہ سو ۱۲۵۰ آدمی قافلہ کی حفاظت کے واسطے چلے پھر جب اون لوگون نے اپنے قافلہ کو سلامت پایا تو تین سو ۳۰۰ آدمی اُن مین سے واپس ہوے اور نوسو پچاس ۹۵۰ آدمی جنگ کے واسطے بدر پر آئے پھر جب مقابلہ ہوا بھگا دیا اللہ تعالےٰ شانہ نے مشرکون کو اور فتح دی اپنے فرمان بردار بندون کو اور مارے گئے مشرکون سے ستّر آدمی اور قید ہوے ستّر آدمی۔ روایت ہے کہ جب حضرت حسن بصریؒ سورہ انفال کی تلاوت فرماتے تو ارشاد کرتے طُوبیٰ لِجَیْشٍ قَائِدُھُم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وجاسوسھم امین اللہِ تعالےٰ ومُبَارِزھم اسد اللہ تعالےٰ و جھادھم طاعۃ اللہ تعالیٰ ومددھم ملائکۃ اللہ تعالیٰ ونوّابھم رضوان اللہ تعالیٰ ترجمہ یعنی خوشی ہو اُس لشکر کو کہ پیشرو جس کے رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تھے اور جاسوس اُن کا امانت دار اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

تھا یعنی جبرئیل علیہ السلام اور شجاع اُن کا شیر خدا کا یعنی علی ابن ابی طالب اور جہاد اُن کا فرمان برداری اللہ تعالیٰ کی اور مددگار اُن کے فرشتے اللہ تعالیٰ کے اور ثواب اُن کا رضامندی اللہ تعالیٰ کی تھی۔ مواہب لدنیہ مین ہے کہ علما رحمہم اللہ علیہم فرماتے ہین کہ فرشتون نے جنگ بدر کے سوا اور کسی جنگ مین قتال نہین کیا اور صرف حاضری ملائکہ کی اور جنگ مین بھی ثابت ہے اور اس کی تصریح کی ہے عماد بن کثیر نے اپنی تفسیر مین بعد اُس کے نقل کیا ہے قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہ کہا اُنہون نے کہ قتال نہین کیا فرشتون نے سوائے بدر کے اور اسی طرف گئے ہین ابن مرزوق وغیرہ۔ اور نہایت البیان فی تفسیر القرآن مین یَوْمَ حُنَیْنٍ کی تفسیر کے تحت مین بیان کیا ہے کہ اس مین اختلاف ہے کہ فرشتون نے قتال کیا ہے یا نہین۔ یہان پر دو قول ہین جمہور کا قول تو یہ ہے کہ قتال نہین کیا انتہیٰ۔ اور رد کیا ہے قول منکرین قتال ملائکہ کو غیر جنگ بدر مین حدیث مسلم نے کہ روایت کی اُنہون نے اپنی صحیح مین سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے یمین و یسار دو مردون کو سفید کپڑے پہنے ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی نہین دیکھا تھا اُن کو اُحد کے روز اور نہ پھر بعد اس کے کبھی دیکھا اور وہ جبرئیل و میکائیل تھے علیہما السلام اور وہ سخت جنگ کر رہے تھے۔ حضرت امام نووی فرماتے ہین کہ اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اکرام کا بیان ہے کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے آپ کے ساتھ ہو کر کفار سے ملائکہ کو قتال کرنے کے لئے نازل فرمایا۔ اور بیان اس کا کہ قتال فرشتون کا مخصوص ساتھ بدر کے نہین ہے اور کہا امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ یہی ٹھیک ہے بخلاف اوس شخص کے کہ گمان کیا اُس نے اختصاص اُس کا ساتھ بدر کے اور اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ فرشتون کا دیکھنا انبیا علیہم السلام ہی کے واسطے مخصوص نہین ہے بلکہ بعض صحابہ نے بھی ملائکہ کو دیکھا ہے اور اسی طرح

Marfat.com

اولیاء اللہ نے بھی ملائکہ رحمت کو دیکھا ہے۔ اور انوار ملائکہ رحمت جو مجالسِ صلحا و اتقیا مین نظر آتے ہین اس کا بیان تو اکثر بزرگانِ دین سے سُنا ہے اور یہ نزول ملائکہ صرف حضرت کی تعظیم کے واسطے تھا نہ اس لئے کہ لشکر کفار کا بڑا سخت جنگ جو تھا اور مسلمان اُس کے مقابلہ کرنے سے معذور تھے۔

آغاز جنگ بدر علما فرماتے ہین کہ جب لشکر اسلام جمع ہوا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بہ نفس نفیس لشکر کی صفون کو برابر آراستہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب تک مین نہ کہون لشکر کفار پر حملہ نہ کرنا۔ **عجب بات ہے ایک ذات واحد ہے** جو پیغمبری کا کام بھی کر رہی ہے اور واعظ بھی ہے اور حکیم بھی اور فوج کی سردار بھی اور شعرائے عرب کی مسکت بھی اور غربا و مساکین کی ملجا و ماویٰ بھی اور بڑے اشرار قوم کی سرشکن بھی اور صفت تو یہ ہے کہ دونون جہان کے بادشاہ مگر بوریانشین۔ فقیر محمد اکبر داناپوری مولف کتاب ہذا ؎

تخت زرین بادشاہون کے لئے　　بوریا عالم پناہون کے لئے

محتاجون کی غنی کرنے والی مگر خود خالی ہاتھ ؎

دیتے ہین اورون کو اپنے پاس کچھ رکھتے نہین　　دوجہان کی نعمتین ہین اُن کے خالی ہاتھ مین

بھوکون کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے والی اور خود تین تین دن کی فاقہ کش **اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد** ؎

تو بدین جمال و خوبی سر طور اگر خرامی　　ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

؎ ہمہ شہر پر ز خوبان منم و خیال ماہے　　چکنم کہ چشم بد خو نکند بہ کس نگاہے

الغرض لشکر اسلام کی صفین بھی آراستہ ہو گئین بہشت برین سے حورین غازیان شیر دل اور شہیدانِ گلگون قبا کے جمال کے نظارے کے لئے فرش خاک پر آکر بیٹھ گئین پہلے لشکرِ کفار اشرار سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ صف سے

Marfat.com

آگے بڑھے اور اپنے ہم نبرد طلب کئے لشکر ظفر پیکر اسلام سے تین بہادر بحکم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم باہر آئے۔ عوف اور معاذ دونون بیٹے حارث کے اور عبداللہ بن رواحہ۔ اُن سے کفّار نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اُنھون نے کہا ہم انصار ہین کفار نے کہا کہ ہم تم سے کچھ کام نہین رکھتے ہم اپنے چچازاد بھائیون کو بُلاتے ہین پھر ایک نے اُن مین سے آواز دی کہ اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہمارے کفو کے لوگون کو ہمارے لئے بھیجو یہ عرب کی غیرت تھی کہ اگر ہم مارے بھی جائین تو ہماری قوم کو یہ ننگ نہ ہو کہ ہمارے بہادر غیر قوم کے ہاتھ سے مارے گئے چنانچہ بحکم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث اور حضرت علی رضی اللہ عنہم میدان مین آئے۔ عبیدہؓ کہ مرد دیرینہ سال تھے غنیم عتبہ کے ہوئے اور حمزہؓ غنیم شیبہ کے ہوئے اور علیؓ غنیم ولید کے ہوئے پہلے حمزہ اور علی رضی اللہ عنہما نے اپنے دشمنون کو قتل کیا اور عبیدہؓ نے اپنے دشمن کو زخمی کیا اور خود وہ بھی زخمی ہوئے اُن کی ساق پر زخم کاری لگا پھر یہ دونون مرد میدان جُرأت یعنی حمزہؓ اور علیؓ نے عبیدہؓ کی مدد کی اور اُن کے دشمن کو قتل کیا اور عبیدہؓ کو اُٹھا لائے اُن کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا نکل آیا تھا ابو عبیدہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا کہ حضور مَین شہید نہین ہون حضور نے فرمایا کہ تو شہید ہے اور عبیدہؓ نے جنگ بدر سے مراجعت کے وقت مقام صفرا وادی یا روحا مین انتقال فرمایا اور وہین دفن ہوئے حضور پرنور نے اُن کو شہید فرمایا ہے اور اُسی میدان مین عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دو انصاریون نے پوچھا کہ وہ دونون عفرا کے بیٹے تھے اور نام ان دونون کا معاذ اور معوذ تھا کہ ابوجہل کو جانتے ہو وہ کون ہے عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا کہ ہان مین جانتا ہون مگر تمہارا مطلب اُس سے کیا ہے اُن دونون بھائیون نے کہا ہمنے سُنا ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت ایذا دیا کرتا تھا

Marfat.com

ہمنے قسم کھائی ہے کہ اگر اُس کو ہم دیکھین گے تو اُس سے جدا نہ ہونگے جب تک کہ ایک دوسرے کو مار نہ ڈالے یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ناگاہ ابوجہل ظاہر ہوا اپنے اونٹ پر سوار اُسے جولان کرتا ہوا۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا کہ دیکھو یہ ہے ابوجہل بس وہ دونون اُس کی طرف دوڑے اور تلوارین مارنے لگے اور اُسے اونٹ سے گرا دیا اور پاؤن اُس کے قلم کر ڈالے پھر عکرمہ نے کہ ابوجہل کا بیٹا تھا ایک تلوار معاذ کے ہاتھ پر ماری ہاتھ اُن کا کندھے سے لٹک گیا اور یہ اُسی طرح ایک ہاتھ سے لڑتے تھے آخر تنگ ہو کر اُس ہاتھ کو اپنے پاؤن کے نیچے دبا کر جدا کر دیا پھر معاذ نے ابوجہل کے ایک تلوار اور ماری اُس وقت اُس مین کچھ حیات باقی تھی پھر یہ دونون حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ابوجہل کے قتل کی خبر سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونون مین سے کس نے اُس کو مارا ہے ہر ایک نے اپنا دعویٰ بیان کیا آپ نے پوچھا کہ تم نے اپنی تلوارین پاک کی ہین یا نہین پھر حضرت نے اُن کی تلوارین دیکھین اور فرمایا کہ تم دونون نے اُس کو مارا ہے اور سلب یعنی کپڑے اور ہتیار اُس کے معاذ کو ملے۔ مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین یہی ہے کہتے ہین کہ معاذ باوجود ایسے زخم کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے اور معوذ اُس روز اتنے لڑے کہ شہید ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مَاتَ فرعون هٰذه الامة یعنی اس امت کا فرعون مرا

منقول ہے کہ لشکر اسلام مین تین ۳ نشان تھے ایک اُن مین سے بڑا تھا وہ مہاجرین کا تھا وہ مصعب بن عمیر کو دیا گیا تھا وہ اُسے اُٹھائے ہوئے تھے۔ اور دوسرا ۲ نشان خزرج کا تھا جس کو حباب بن المنذر اُٹھائے ہوئے تھے۔ اور تیسرا ۳ نشان قبیلۂ اوس کا تھا وہ سعد بن معاذ کو عطا ہوا تھا اور بدر کے دن کا مہاجرین کا شعار یعنی لقب بنی عبدالرحمن تھا۔ اور خزرج کا شعار بنی عبداللہ تھا اور قبیلہ اوس کا شعار بنی عبیداللہ تھا۔

Marfat.com

اور ایک روایت مین ہے کہ سب کا شعار منصور امت تھا اور مشرکون کے ساتھ بھی تین نشان تھے۔ ایک طلحہ بن ابی طلحہ کے پاس تھا۔ اور دوسرا ابوعزیر بن عمرو کے پاس تھا اور تیسرا نضر بن الحارث کے پاس تھا اور یہ تینون بنی عبدالدار سے تھے مدارج النبوۃ مین روایت کی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم اپنے صحابہ کی صفین سیدھی فرما رہے تھے اور آپ کے دست مبارک مین ایک لکڑی تھی سواد بن غزیہ ایک صحابی خوش مزاج اور ظریف الطبع تھے آپ اُن کے پاس پہونچے تو وہ صف سے آگے نکلے ہوئے تھے آپ نے وہ لکڑی اُن کے سینہ پر ماری اور فرمایا استو یا سواد یعنی صف کے برابر ہو جا اے سواد۔ سواد نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے بڑی دردناک چوٹ مجھے ماری اور اللہ تعالےٰ شانہ نے آپ کو حق کے واسطے بھیجا ہے مجھ کو عوض اس چوٹ کا دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جامۂ مبارک سینہ نورانی سے جدا کیا اور فرمایا کہ اپنی چوٹ کا بدلہ لے سواد نے فوراً اپنے لب اور آنکھین سینہ مبارک سے ملین اور عرض کی کہ جو حال اس وقت پیش نظر ہے حضور ملاحظہ فرما رہے ہین مین اپنے مارے جانے سے بیخوف نہین ہون اس لئے مین نے چاہا کہ آخر وقت میرا بدن آپ کے جسد اطہر سے ملجائے جو میری نجات کا سبب ہو آپ نے اُن کے واسطے دعاے خیر کی اور سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تک مین حکم نہ دون اعدا پر حملہ نہ کرنا اور اگر وہ تم سے نزدیک ہو جائین تو تیر مارنا مگر تھوڑے تھوڑے کہ ترکش تمہارا خالی نہ ہو جائے پھر حضور اپنے عریش یعنی کھجورون کے پتون کے چھپر مین تشریف لے گئے۔ اور حضرت ابوبکر اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما انصار کی ایک جماعت ہمراہ لئے ہوئے باہر سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حفاظت مین سرگرم تھے

روایت ہے کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے لشکر ظفر پیکر کی قلت پر نظر فرمائی تو عریش مین رو بقبلہ ہو کر اور دست مبارک بلند فرما کر اپنے پروردگار

Marfat.com

تعالیٰ شانہ کے حضور مین دعا کی کہ اے اللہ اپنا وعدہ پورا کر جو تو نے مجھ سے کیا ہے اور
تین بار اس کی تکرار فرمائی۔ پھر عرض کیا اے اللہ ہلاک کر اُس گروہ کو اہل اسلام کے
ہاتھ سے جو تیری عبادت نہین کرتے اور اس عرض والتجا مین اتنا مبالغہ فرمایا کہ ردائے
مبارک آپ کے دوش مبارک سے گر پڑی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے لپٹ کر عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان
کافی ہے جو کچھ کہ طلب کیا آپ نے اپنے پروردگار سے بہت جلد وہ اپنا وعدہ آپ پورا
کریگا۔ اسی حالت مین حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر خواب طاری ہوا
اور پھر جلد بیدار ہوئے اور فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ دیکھا مین نے کہ جبرئیلؑ آئے
اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے اور اُن کے اگلے دانتون پر غبار جما ہوا تھا اور لشکر
اسلام کے لئے اللہ تعالےٰ شانہ کی طرف سے مدد پہونچی اور یہ آیت پڑھتے ہوئے
سیھزم الجمع ویولون الدبر آپ عریش سے باہر تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا مین تین بار معرکۂ جنگ سے نکل کر عریش مین گیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خبر دریافت کرون ہر بار آپ کو
سجدے ہی مین پایا اور آپ یہ فرما رہے تھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اِسْتَغِیْثُ
تیسری بار کے بعد مین نے فتح کے آثار دیکھے۔ ابوجہل لعین اپنی قوم کے دل بڑھا رہا
اور کہہ رہا تھا کہ عتبہ اور شیبہ اور ولید کے مرنے سے اندیشہ نہ کرنا یہ اپنی رائے پر
مغرور تھے لڑائی مین بے موقع جلدی کر گئے قسم ہے ہم کو ہم یہان سے نہ پھرین گے
جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اُن کے یارون کو رسی مین نہ باندھ لین
تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اُن کے یارون سے قتال نہ کرو بلکہ اُن کو زندہ
پکڑ لو پھر ہم اُن کے ساتھ وہ معاملہ کرین گے کہ تمام دنیا کو جس سے عبرت ہو یہ خلاصہ
ہے اُس کا جو کچھ مواہب لدنیہ اور معارج النبوۃ اور مدارج اور روضۃ الاحباب مین ہے

Marfat.com

منقول ہے کہ جب لڑائی شروع ہوئی ہے تو عاصم بن عوف سہمی صف قتال مین درندون کی طرح پھر رہا تھا اور کہتا تھا کہ اے معشر قریش ہرگز اُس شخص کو نہ چھوڑنا جو قاطع ارحام اور توڑنے والا جماعت کا ہے مین نجات نہ پاؤن گا اگر وہ نجات پائیگا مُراد اُس کی اس بیان سے ذات پاک حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تھی وہ مردود اپنی اسی ہذیان سرائی مین تھا کہ ابو دجانہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو واصل جہنم کیا اور وہ چاہتے تھے کہ اُس کے کپڑے اوتار لین کہ معبد نے آکر ایک تلوار ابو دجانہ پر چلائی ابو دجانہ نے گھٹنے کے بل بیٹھ کر اُس کا وار بچایا اور اُٹھ کر کئی ہاتھ اُس کو مارے مگر کوئی وار اُس پر کارگر نہ ہوا پھر وہ ابو دجانہ کے سامنے سے بھاگا اور ایک گڑھے مین جاکر گر پڑا ابو دجانہ نے وہان جاکر اُسے ذبح کیا - **زہری** رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ نوفل بن خویلد لشکر قریش مین ہے تو آپ نے اُس کو دعاے بد کی اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ نوفل بن خویلد یعنی اے اللہ تو کافی ہے میرے لئے نوفل بن خویلد کے شر سے اُس روز وہ معرکہ مین ہر طرف نعرہ مارتا پھرتا تھا کہ اے قریش آج کا دن مردون کے لئے عزت و رفعت کا ہے جب کفار بھاگے تو فریاد کرنے لگا کہ اے انصار تم کو ہمارے مارنے سے کیا فائدہ ہے کیا تم کو قیدیون کی حاجت نہین ہے یعنی ہم کو قید کرلو اور فدیہ لے لو آخرالامر جبار بن صخر بن امیہ انصاری اُسے قید کرکے اپنے مکان پر لاتے تھے کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ راہ مین ملے اور اُس کے مارنے کو متوجہ ہوئے اُس نے جبار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ کون ہین جبار نے کہا کہ ان کا نام علی ہے وہ کہنے لگا کہ کوئی آدمی اپنی قوم کے مارنے مین مین نے ان سے زیادہ حریص نہین دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے ایک تلوار ماری وہ اُس کے سر مین گڑ گئی پھر آپ نے تلوار اُس کے سر سے نکال کر پنڈلیون پر ماری پنڈلیان قلم ہوگئین تیسری تلوار مار کر اُس کا کام تمام کیا پھر جب حضور پر نور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین آپ حاضر ہوے تو حضور پُر نور نے دریافت
فرمایا کہ نوفل کی کچھ خبر معلوم ہے آپ نے عرض کی کہ مین نے اُسے قتل کیا حضور پر نور
نے فرمایا الحمد للہ الذی اجاب دعوتی ترجمہ سب تعریف ہے اللہ کے
واسطے جس نے میری دعا قبول کی حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے
مارے ہوئے قریش کے چوبیس آدمی تھے منجملہ اُن کے زمعہ بن اسود اور حارث بن
زمعہ اور عمر بن عثمان بن کعب اور مالک و عثمان دونون بھائی طلحہ کے۔ عبدالرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ امیہ بن خلف سے میری دوستی تھی اور لوگ مجھے
عبد عمرو کہتے تھے جب مین مشرف باسلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے میرا نام عبدالرحمن رکھا بعد ازان اُمیہ نے ایک روز مجھ سے کہا کہ جو نام تیرے
باپ نے رکھا تھا اُس سے تو نے اعراض کیا مین تجھ کو عبدالرحمن نہ کہونگا اس لیے کہ یمامہ
مین مسیلمہ کو رحمن یمامہ کہتے ہین مین تجھ کو اور نام سے پکارونگا تو مجھے جواب دینا مین نے کہا اے
ابا علی جس نام پر تیری خاطر قرار پکڑے اُس نام سے پکار لو اُس نے کہا کہ مین تجھ کو عبداللہ کہونگا
مین نے اُسے قبول کیا وہ اس وقت سے مجھے عبداللہ کہنے لگا تقدیر الٰہی سے جب بدر مین مشرکون کو
ہزیمت نصیب ہوئی تو مین دو زرہین غنیمت کی لیے ہوے آتا تھا اُمیہ کی نگاہ وہان مجھ پر پڑی
اور اُس کا بیٹا علی بھی اُس کے ساتھ تھا اُس نے مجھے عبدالرحمن کہکر پکارا
مین نے جواب نہ دیا پھر اُس نے مجھ کو عبداللہ کہکر پکارا تو مین نے اُسے جواب دیا اُس نے کہا
مجھ کو اپنی امن مین لے لے اور مارنے سے بچا کہ مین ان زرہون کی قیمت سے زیادہ
مال دونگا مین نے اُن زرہون کو ہاتھ سے ڈال دیا اور اُن دونون باپ بیٹون کا
ہاتھ پکڑ لیا اور لیچلا یکایک بلال رضی اللہ عنہ کی نظر مجھ پر پڑی چونکہ امیہ نے اُن پر بڑی
جفائین کین تھین اِس لیے کہ وہ دین اسلام سے پھر جائین چلاکر بولے کہ اے انصار
اللہ واے انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہ رئیس المشرکین اُمیہ

Marfat.com

بن خلف زندہ رہا جاتا ہے اگر اس نے رہائی پائی تو مین اس سے رہائی نہ پاؤنگا کبھی مسلمان بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سُنکر دوڑ پڑے مین نے ہر چند کہا کہ یہ میرے قیدی ہین مگر کچھ مفید نہ ہوا آخر الامر امیہ کو اوندھا گرا دیا مین نے اپنے تئین اُس کے اوپر ڈال دیا حباب بن منذر نے تلوار سے اُس کی ناک کاٹ لی اُس وقت اُمیہ نے کہا کہ اب مجھ کو چھوڑ دے مجبور مین اُس کی حمایت سے باز رہا۔ حبیب بن یساق انصاری نے تلوار کے ایک وار سے اُسے واصل بجہنم کیا اور حباب بن منذر نے اُس کے بیٹے کا پاؤن تلوار سے کاٹ ڈالا اُس وقت اُس نے ایسی مہیب اور سخت آواز کی کہ مین نے کبھی ایسی آواز نہین سُنی تھی۔ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی تلوار مار کر اُسے فی النار السقر کیا۔ عبدالرحمن بعد اس واقعہ کے کہتے تھے کہ رحمت نازل کرے اللہ تعالےٰ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کہ میری زرہون کو ضایع کیا اور میرے قیدی بھی مروا ڈالے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسی جنگ مین اپنے ماموں عاصم بن ہشام بن مغیرہ کو مارا کذا فی معارج النبوۃ۔ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ ابو الیسر انصاری رضی اللہ عنہ نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو قید کیا تھا حالانکہ ابو الیسر بہت دبلے پتلے آدمی تھے اور حضرت عباس بہت قوی و توانا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابو الیسر سے پوچھا کہ تو نے عباس کو کیونکر پکڑا اُنہون نے کہا کہ اس کام مین ایک ایسے آدمی نے میری مدد کی کہ اُسے مین نے کبھی نہین دیکھا تھا وہ ایک مہیب صورت کا آدمی تھا حضور نے فرمایا کہ وہ اللہ کا فرشتہ تھا کہ اُس نے تیری مدد کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے یارون سے فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ مشرکین مکہ بنی ہاشم کے بعض لوگون کو زبردستی اپنے ساتھ لائے ہین جو کوئی تم مین سے بنی ہاشم خصوصاً عباس کو پائے تو قتل نہ کرے۔ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے کہا کہ ہم تو اپنے باپ بھائیون کو قتل کرین اور عباس کو چھوڑ دین قسم اللہ کی اگر مین

Marfat.com

اُس تک پہونچون تو اُس کے مُنہ پر تلوار ماردون یہ اُن کا کہنا تھا کہ حضور پُر نور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مزاج مبارک متغیر ہوگیا۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوحفص سنتا ہے تو کہ ابوحذیفہ کیا کہتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو مین ابھی اِسے قتل کرون یہ منافق ہوگیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہ پہلی بار تھی کہ حضور پُر نور نے مجھے کنیت سے مخاطب فرمایا۔ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنے اس قول سے ہمیشہ پشیمان ہوتا ہون اور مین نے سمجھ لیا ہے کہ اس گناہ کا کفارہ اگر ہے تو شہادت ہے چنانچہ وہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔

منقول ہے کہ مسلمانون نے بدر کے قیدیون کو بند کیا رات کے وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ چلاّتے تھے اس لئے کہ اُن کی قید بہت شدید تھی بند نہایت سخت بندھے ہوئے تھے حضور رحمۃ للعالمین محب الفقرا انیس الغریبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے رونے کی آواز سُنی بیقرار ہوگئے آپ کو نیند نہ آتی تھی صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیخوابی کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے چچا عباس کی صدائے دردناک نے بیخواب کردیا ہے۔ ایک صحابی نے جاکر اُن کے بند ڈھیلے کردئے عباس رضی اللہ عنہ سو گئے پھر حضرت سرور عالم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اب میرے چچا کے رونے کی آواز نہین آتی اُن صحابی نے عرض کی کہ مین نے اُن کے بند سبک کردئے ہین آپ نے فرمایا کہ سب قیدیون کی قید سبک کردو ؎

کہدو مجنون سے کہ بیتاب ہی لیلیٰ رات　　تیری زنجیر کی جھنکار نے سونے نہ دیا

اور چوبیس صنادید قریش جو مارے گئے تھے اُن کے واسطے حکم ہوا کہ بدر کے کسی کنوئین مین ڈال دو۔ اُمیہ بن خلف کو بھی چاہتے تھے کہ کنوئین مین ڈال دین وہ زرہ پہنے ہوئے

Marfat.com

تھا اور نعش اُس کی پھول گئی تھی اُٹھ نہ سکتی تھی اُس کو وہین گڑھا کھود کر دبا دیا جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مشرکون کی لاشون کو کنوئین مین ڈالنے کا حکم فرمایا تو عتبہ بن ربیعہ کو پکڑ کر خاک پر گھسیٹتے تھے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ اُس کے بیٹے تھے یہ اُن کو مکروہ معلوم ہوتا تھا حضور پرنورؐ نے اُن سے پوچھا کہ تیرے دل مین تیرے باپ کے حال سے کیا خیال گزرا ہے ابو حذیفہ نے عرض کی یارسول اللہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اسلام مین کچھ شک نہین ہے مگر میرا باپ مرد ذی رائے تھا اور حکمت وفضیلت اور آداب واخلاق اچھے رکھتا تھا مین اُمیدوار تھا کہ اُن صفتون کے سبب سے شاید مسلمان ہوجاے اب دیکھتا ہون کہ اس دولت سے محروم رہا۔ آپ نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعاے خیر کی۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ بدر کے روز لشکر اسلام کی تین تقسیمین تھین ایک گروہ دشمن سے مقابلہ کرتا تھا اور ایک گروہ قیدیون کو گرفتار کر رہا تھا اور مال ومتاع اور سلاح جنگ اور اونٹ گھوڑے جمع کر رہا تھا۔ اور ایک گروہ عریش کے گرداگرد حضور پرنور کی حفاظت مین سرگرم تھا اور اس گروہ مین اخص الخاص لوگ تھے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وغیرہم رضی اللہ عنہم اس مین تھے اور بہادرانِ شیر دل اوّل گروہ مین تھے مثل حضرت سید الشہدا حمزہ وسیدنا علی وغیرہم کے رضی اللہ عنہم یہ جتنے صحابہ تھے مرتبہ صحابیت مین سب کا مرتبہ برابر تھا جیسے کہ اللہ تعالیٰ شانہ فرماتا ہے کہ رسول من حیث رسالت سب برابر ہین لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ مگر صفتین اُن کی جدا جدا ہین۔ کوئی خلیل ہے۔ کوئی کلیم ہے کوئی حبیب ہے۔ تفضیل صحابہ مین ہمین بحث کرنی منظور نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جتنے آثار ہین عمامہ جُبّہ تہبند نعلین ہمارے واسطے سب کی تعظیم یکسان ہے ہر ایک کا ان تینون گروہون مین سے مدعا یہ تھا کہ ہمارے اندر تقسیم ہو

Marfat.com

جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منزل صفراوادی مین ایک ٹیلے پراُترے تو مال غنیمت کو تمام حضار بدر پر اور اُن آٹھون آدمیون پر کہ عذر کی وجہ سے حسب حکم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ منورہ مین رہ گئے تھے برابر تقسیم فرمایا اور اُن آٹھ آدمیون مین تین مہاجر اور پانچ انصار تھے ایک حضرت عثمان رضؓ بن عفان تھے کہ اپنی زوجہ رُقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بیماری کے سبب سے حسب الحکم حضور پرنور رہ گئے تھے۔ دوسرے طلحہ اور تیسرے سعید رضی اللہ عنہما کہ جاسوسی کے واسطے گئے ہوئے تھے۔ اور انصار مین سے ایک ابولبابہ رضی اللہ عنہ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن کو مدینہ کا خلیفہ کرکے راہ سے لوٹا دیا تھا ابن اُمّ مکتوم کی جگہ پر۔ دوسرے عاصم بن العجلانی تھے کہ اہل عوالی مدینہ پر اُن کو خلیفہ کیا تھا۔ اور تیسرے حارث بن حاطب تھے کہ اُن کو روحا کی منزل سے کسی کام کو بنی عمر بن عوف مین بھیجا تھا۔ چوتھے حارث بن علقمہ اور پانچوین خوات بن جبیر کہ یہ دونون گر پڑے تھے اور بدن مین کسی جگہ سخت چوٹ آگئی تھی ان دونون کو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جنگ کے قابل نہین سمجھا اُن کو بھی راستہ سے لوٹا دیا۔ اور مال غنایم سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے **ذوالفقار** کو کہ منبہ بن حجاج کی تلوار تھی اور ابوجہل کی سواری کا اونٹ خاص اپنے واسطے اختیار فرمایا حضور کی وفات شریف کے بعد یہ ذوالفقار حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہٗ کو پہنچی۔ یہ عام مین مشہور ہے کہ ذوالفقار عرش سے آئی تھی اُس کی کچھ اصل نہین ہے جو اُس کی روایت ہے وہ ناظرین کتاب کے ملاحظہ کے واسطے موجود ہے **مروی** ہے یہ فتح جمعہ کے دن سترھوین رمضان مبارک کو ہوئی تھی۔

Marfat.com

خبر فتح بدر جو تاریخ ۱۷ ماہ مبارک رمضان روز جمعہ سنہ ۲ ہجری مین واقع ہوئی اور اہل عوالی وسوافل مدینہ کو بھیجی گئی

روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو اہل عوالی یعنی مدینہ کی بلند زمین کے رہنے والون کے پاس یہ خبر فتح لیکر بھیجا اور زید بن حارثہ کو اہل سوافل یعنی مدینہ کی نشیبی زمین کے رہنے والون کے پاس روانہ کیا کہ اُن کو مفصل یہ خبر سنا دین اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہ خبر ہمارا باپ اُس وقت ہمارے پاس لایا ہے کہ جب حضرت قرۃ العینین جناب رسول الثقلین بی بی رقیہ بنت محمد صلعم یعنی زوجہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تجہیز و تکفین سے فراغت پا چکے ہین۔ اہل مدینہ اُن سے حالات جنگ دریافت کرتے تھے اور وہ بیان کرتے تھے اور سامعین تعجب کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف لائے اور اہل مدینہ آپ کی پیشوائی کے واسطے حاضر ہوئے اور صنادید قریش کو اسیرون مین دیکھا جب اِس فتح کا یقین ہوا اور بدر سے مراجعت کے وقت حضور پرنور نے حکم فرمایا کہ اسیرون مین سے دو کافرون کو قتل کر ڈالیں ایک نضر بن حارث کو کہ مکہ مین اس نے حضور کو بڑا رنج دیا تھا اور ہمیشہ جھگڑتا تھا اور دوسرا عقبہ بن ابی معیط کو کہ وہ بھی آپ کو ایذا دیا کرتا تھا اونٹ کی اوجھ بھری اسی نے ابوجہل مردود کے حکم سے نماز کی حالت مین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پشت مبارک پر رکھ دی تھی **منقول** ہے ایک کافر جنگ بدر سے بھاگ کر مکے مین پہونچا اُس سے مکے لوگون نے پوچھا کہ کیا خبر ہے اُس نے بیان کیا کہ فلان

Marfat.com

فلان سرداران قریش مارے گئے وہ لوگ یہ خبر وحشت اثر سنکر نہایت متحیر ہوئے اس مجمع مین ابوسفیان بھی اُس طرف سے بھاگا ہوا آیا اُس سے ابولہب نے وہان کا حال پوچھا اُس نے کہا جب ہم مسلمانون کے مقابلے مین پہونچے تو نہایت عاجز اور بے بس ہو گئے ہمنے دیکھا کہ ہمارے سلاح چھینتے تھے اور مشکین باندھ لیتے تھے اور زمین و آسمان کے درمیان سفید پوش آدمی ابلق گھوڑون پر سوار نظر آتے تھے اُن کے مقابلے کی ہم مین سے کسی کو جرأت نہ تھی۔ ابورافع حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا غلام بھی اُس مجمع مین تھا وہ بول اُٹھا کہ واللہ وہ فرشتے تھے ابولہب یہ سنکر نہایت خشمناک ہوا اور اُسے ایک گھونسا مارا کہ وہ چت گر پڑا یہ کافر اُس کے چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور لاتون سے مارنے لگا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بی بی یہ خبر سنکر گھر مین سے آئین اور ابولہب کے سر پر ایک ڈنڈا رسید کیا اور غلام کو اُس سے چھڑا لیا بعد اس واقعہ کے اُسی ہفتہ مین ابولہب عارضہ عدسہ سے ایک قسم کا دانہ گردن پر ہوتا ہے مر گیا اور چونکہ وہ نہایت خوفناک عارضہ ہوتا ہے لہذا کوئی آدمی اُس کے پاس نہ گیا مزدورون نے اُٹھا کر گڑھے مین ڈال دیا اور مٹی سے چھپا دیا تین روز تک لاش اُس کی پڑی سڑا کی صاحب روضۃ الاحباب نے یہ واقعہ اسی طرح لکھا ہے۔

مروی ہے کہ بعد فتح حضور پُرنور نے فرمایا کہ کوئی ابوجہل کی خبر لاوے کہ اُس کا کیا حال ہوا عبداللہ بن مسعود نے عرض کیا کہ مین جاتا ہون۔ پھر وہ گئے اور اُس کو مُردون مین پایا کچھ جان اُس مین باقی تھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ اُس کے سرہانے بیٹھے اور اُس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا کہ اے ابوجہل تو وہی ہے اور آج اس ذلت و خواری کے ساتھ پڑا ہوا ہے اخزاك الله یا عدو الله ابوجہل نے کہا کیا اچھا ہوتا جو دہقان کے سوا کوئی اور آدمی مجھ کو قتل کرتا۔ یہ تعریض اُس کی انصار کی طرف تھی کہ وہ لوگ زراعت پیشہ تھے پھر اُس نے پوچھا کہ فتح کس کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے کہا فتح اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی ہے اور کہا کہ تو فرعون سے بھی بدتر ہے کہ وہ جب ڈوبنے لگا تو اُس نے اپنے دل مین انصاف کیا اور اپنی خطا کا مقر ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ مین تمھارے رب پر ایمان لایا مگر تو نے اب تک گمراہی سے مُنہ نہ موڑا۔ ابن مسعود کہتے ہین کہ مین نے اپنی تلوار اُس پر ماری مگر اُس نے کام نہ کیا تو مین نے اُسی کی تلوار اُس کی کمر سے نکالکر اُس کا سر کاٹا اور خاک مذلت پر گھسیٹتا ہوا حضور پُر نور کے روبرو لاکر ڈال دیا۔

ابوجہل کا سر ابن مسعود کا کاٹ کر حضور مین لانے مین سنہ دو ہجری کا واقعہ ہے مین نے اس کی تاریخ سر ابوجہل سے نکالی ہے

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر درود گار تعالیٰ شانہ کے حضور مین سجدۂ شکر ادا کیا **فقیر محمد اکبر** عرض کرتا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ابوجہل کے قتل کی خوشی نہ ہوئی کیونکہ ہر شخص جس کو تھوڑی سی عقل ملی ہے وہ بھی سمجھتا ہے کہ ایک دن میرے لئے بھی فنا ہونے کا مقرر ہے۔ حضرت نے اُس کے مال و متاع مین سے کچھ نہ لیا اُس کے باغات و زمین و خزائن مین سے کچھ نہ لیا آپ جس کام کے واسطے اللہ تعالےٰ شانہ کے مبعوث ہوئے تھے اُس کا یہ سدّ راہ تھا وہ کفر کا پہاڑ سرزمین عرب سے دور ہو گیا وہ صحابی جو بالکل محتاج اور مفلس تھے اُن پر جو ظلم و ستم ہو رہے تھے اُن کو اُس سے نجات ملی اور دوسروں کے واسطے راستہ صاف ہو گیا جیسے بادشاہ کسی ظالم غنیم پر لشکر کشی کرتا ہے اور اُس کی فوج کا افسر اُس ظالم غنیم پر غالب ہو جاتا ہے تو وہ افسر دل مین کتنا خوش ہوتا ہے حالانکہ اُس نے

Marfat.com

ظالم کے مال سے کچھ نفع نہین اُٹھایا اُس کا سب ملک ومال بادشاہ کا ہے یہ افسر صرف اپنے فرض منصبی کے ادا ہونے پر خوش ہوا ہے ویسی ہی خوشی حضرت کو ہوئی کہ خداشناسی کا راستہ کانٹون سے جو بھرا ہوا تھا صاف ہوگیا اب طالبانِ خدا کو اس مرحلہ مین کچھ کھٹکا نہ رہا اس غزوہ مین ستر مشرک مارے گئے اور ستر اسیر ہوئے اور مسلمانون مین سے چودہ آدمی شہید ہوئے۔ آٹھ انصار مین سے اِن مین چھ خزرجی اور دو اوسی تھے کذا فی روضۃ الاحباب۔ اِن شہدائے بدر کے حق مین جب کہ کفار نے طعن کی کہ وہ بغیر لذت اُٹھائے دنیا سے مرگئے تو اللہ تعالیٰ شانہ نے اُن کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ یعنی نہ کہو جو کوئی مارے جاوین اللہ تعالیٰ کی راہ مین کہ یہ مردہ ہین نہین بلکہ یہ زندہ ہین تم کو ان کے مرتبہ اور مقام سے خبر نہین ہے کہا حسن نے کہ شہدا زندہ ہین اپنے رب کے پاس پیش کئے جاتے ہین اُن کی روحون پر رزق وہ کھاتے ہین اور اُس سے اُن کو فرحت وتازگی حاصل ہوتی ہے اور کہا مجاہد نے کہ رزق دیا جاتا ہے اُن کو یعنی جنّت کے میوے اور جنّت کے پھولون کی خوشبو سونگھتے ہین اور حال یہ ہے کہ وہ جنّت مین نہین ہین حاصل کلام یہ ہے کہ وہ ایسے مقام مین ہین کہ جہان جنّت کی ہوا آتی ہے اور جنت کے میوے اُنہین پہنچتے رہتے ہین یہ بات نص سے ثابت ہے۔ اور **قاضی بیضاوی** کے نزدیک یہ امر متحقق ہے کہ روح ایک جوہر ہے جو قائم بالذات ہے اور وہ موت کے بعد بھی باقی رہتا ہے اور اُس کو ادراک ہوتا ہے اور اُن کو خصوصیت ہے قرب ومنزلت مین اپنے پروردگار تعالیٰ شانہ کے ساتھ۔ کہا **امام زاہد** نے کہ بے شک شہدا کو لذت حاصل ہوتی ہے رزق کی جیسا کہ فرمایا يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اور روحین اُن کی پرندون کے جسمون مین ہین چرتی پھرتی ہین گی جنّت مین

Marfat.com

قیامت تک انتہیٰ - یہ بیان جنگ بدر کا کیا گیا ہے قرۃ العیون شرح سرور المحزون سے
اگرچہ مضمون مکرر ہوتا ہے مگر شوقین ناظرین کی نظر یار نہوگا
مختصر طریقہ سے لکھتا ہون - میری بائین آنکھ ساتھ چھوڑنے
پر آمادہ ہے دائین آنکھ کو اللہ تعالےٰ قائم رکھے لکھے جاؤنگا
شاعری چھوٹ گئی اب تو یہی ذریعہ نجات ہے اللہم آمین
صاحب تفریح الازکیا لکھتے ہین کہ بروایت صحیحہ ثابت ہے اس جنگ مین ابوجہل
وغیرہ ستر کافر قتل ہوئے اور ستر آدمی گرفتار ہوئے اور ابولہب فتح بدر سے سات دن
عارضہ عدسہ مین مبتلا ہوکر مرگیا چونکہ مرض مہلک اور متعدی تھا تین دن تک بے گور و کفن
پڑا رہا آخر کار مزدورون نے گڑھا کھود کر پتھر سے پاٹ دیا - چلو خس کم جہان پاک کچھ تو
قریش اور بنی ہاشم سب کچھ اُس کے نام کے ساتھ لگا ہوا تھا مگر کسی لقب نے عزت
نہ بخشی اللہ تعالیٰ شانہ تو خالق کُل مخلوقات ہے مگر انتظام دنیا بھی کوئی چیز ہے اگر آدمی
بھی مطلق العنان کردئے جاتے حیوانون کی طرح تو پھر ان مین اور حیوانون مین کیا
فرق باقی رہتا - کچھ بھی نہین سب کے سب ایک ہی صحرا مین چلتے پھرتے نظر آتے -
اللہ تعالیٰ شانہ نے جب انسانی مخلوق کو پیدا کیا تو اسے تمغاے شرافت عطا فرمایا
اور پھر اس تمغا یافتہ مخلوق کو بادشاہ کائنات مقرر کیا چونکہ انسان اشرف المخلوقات اور
بادشاہ قرار پایا تو اس کو رعایا کے امن و امان کے واسطے قوانین بنانے کی قوت
بخشی گئی تاکہ اپنی رعایا کے حقوق کی حفاظت کرے اور کوئی غالب کسی مغلوب کا
حق نہ تلف کرے ایک دوسرے کی عزت کی نگرانی کرتا رہے حیوانون کی طرح آزاد
نہ ہونے پائین انہین انسانون مین سے ایک شخص کو پروردگار تعالیٰ شانہ نے رسالت
کا اعزاز بخشا اور نبوت کا خلعت عنایت فرمایا اب نبی منتظم اور بندگان خدا ہے

Marfat.com

پہلا فرض منصبی اس کا یہ ہے کہ یہ بندگان خدا کے ذہن نشین کردے کہ تم اس سے پہلے کہ جو اَب ہو کچھ بھی نہ تھے نہ تم نہ تمہارے باپ دادا دیکھو سورۂ ھل اتی کی پہلی آیت جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انسان پر ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ وہ کوئی شے نہ تھا۔ پروردگار تعالیٰ شانہ اُس معدوم شے کو وجود مین لایا اور اُس کا نام انسان رکھا اور اس انسان کے پیدا کرنے سے غرض اُس کی یہی تھی کہ میری بندگی کرین اور جتنی مین نے انہین عقل دی ہے اُس کے موافق مجھے پہچانین لہذا حضرت آدم علیہ السلام کو پروردگار تعالیٰ شانہ نے **روشن دماغ** بناکر دنیا مین بھیجا اور اپنی معرفت کے اصول انہین تعلیم کردئے یہ دنیا مین آئے اور تعلیم الٰہی کے موافق اپنی اولاد کو معرفت حق تعالیٰ شانہ کی راہ دکھاتے رہے جو اُن کی اولاد مین فرزند رشید ہوا وہ اُن کا جانشین اور وصی قرار پایا اور دوسری اولاد اُس فرزند رشید کی تبع یعنی پیرو ہوئی اُن کا نام **نبی** اور اُن کے دوسرے بھائیون کا نام **امت** ہوا نبی کو پروردگار تعالیٰ شانہ کی طرف سے یہ اختیار ملا کہ ان کو ہماری معرفت کے طریقے تعلیم کرو ہماری صنعتون کے ملاحظہ کرنے کی ترکیب بتاؤ اتحاد بین الاقوام کے فوائد سکھاؤ تاکہ ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا رہے اور یہ سلسلہ ابدالآباد تک قائم رہے جس سے دین کے پیرو دین مین اور دنیا کے دلدادہ دنیاوی امور مین ترقی کرتے رہین۔ الحمد للہ کہ رفتہ رفتہ وہ زمانہ آیا کہ نوبت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پہونچی اُس وقت یہ **باغ دنیا** جو کسی زمانے مین گُل وریحان کا چمن تھا یعنی خداپرستون کا دور وہ سرسبز چمن پھولون سے بالکل خالی تھا سوائے خس وخار کے ایسے ہرے بھرے باغ مین کچھ بھی نہ تھا جدھر جائے جنگل کے جنگل کریل اور ببول کے کانٹون سے بھرے پڑے ہین **بیت اللہ** بتون کا گھر اور بت پرستون کا ٹھاکر دوارا ہے **عرب** کی جان بلکہ جان جملہ جہان عرب کے ایمان بلکہ ایمانِ ملائکہ وانسان ساری مخلوق کے محبوب بلکہ محبوب خالق مخلوق

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ملک عرب مین پیدا ہوئے اور حکم کیے گئے کہ تمام دنیا کو ہماری بندگی نئے سرے تعلیم کرو اور اگر تمہارا حکم نہ مانین تو جو طریقہ مناسب سمجھو عمل مین لاؤ جب آپ نبی ہوئے تو آپ نے قوم کو اللہ تعالے شانہ کی طرف بلایا جن کی تقدیر مین دولت ایمان تھی روز اوّل لبیک پکار اُٹھے یعنی حضرت **صدیق اکبر** رضی اللہ عنہ ع

تصدیق نخستین زدلِ صدیق است

پھر کیا تھا آفتاب اسلام کی کرنین مطلع کے کنارے سے چمکنے لگین مگر جو بدقسمت لوگ تھے اُن کو قضا میدان بدر مین لے آئی اور وہ کور باطن بدر کے کنوئین مین گرا دیے گئے

ع للہ الحمد ہران چیز کہ خاطر میخواست آخر آمد زپس پردۂ تقدیر برون

فقیر محمد اکبر کا مضمون تمام ہوا اب مقدس اور پاکیزہ کتابون کی روایتین تحریر ہوتی ہین۔

روایت ہے کہ جب اشراف قریش بقصد امداد قافلہ مکہ سے برآمد ہوئے تو بنی عدی نے اُن کا ساتھ دینے سے انکار کیا اور ابولہب نے عاصی ابن ہشام بن عدی خواہ ہشام بن المغیرہ کو باجرت اپنے بدلے مین ہمراہ قریش کیا اور اُمیہ ابن خلف نے بخوف قتل اوّل تو انکار کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام ہمراہ لے لیا۔

فائدہ امیہ بن خلف کے انکار کا سبب یہ تھا کہ سعد بن معاذ جو بجرت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکہ مین آئے چونکہ حضرت سعد بن معاذ سے اور اُمیہ سے دوستی تھی اُسی کے مکان مین ٹھیرے ایک دن حضرت سعد بن معاذ اُمیہ کے ساتھ طواف بیت اللہ کر رہے تھے ابوجہل نے جو دیکھا تو پکار کر اُمیہ سے کہا کہ تم کیون اُن سے دوستی کرتے ہو اُنہون نے تو دین بدلنے والون کو اپنے گھر مین ٹھیرایا ہے۔ مراد ابوجہل کی اس تقریر سے یہ تھی کہ سعد قوم انصار سے تھے اور انصار حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مدینہ لے گئے اور اپنے گھر مین حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ و

Marfat.com

آلہ واصحابہ وسلم کو رکھا حضرت سعد بن معاذ نے جو ابوجہل کا یہ کلام سنا تو جھڑک کر
اُس سے کہا اگر تم ہمارا یہان کا آنا بند کروگے تو ہم تم کو ایسے مقام پر روکین گے کہ
تم کو مشکل پڑ جائیگی یعنی تمہارے تجارتی قافلے شام کے ملک مین نہ جاسکین گے۔
اُمیہ نے حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ اے سعد ابوجہل سردار قوم ہے تو اُس سے
اس سختی سے کلام نہ کر حضرت سعد نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم سے سنا ہے کہ ابوجہل ہی تیرے قتل کا سبب ہوگا جب ابوجہل نے ترغیب و
تحریص قتال قضیہ بدر مین شروع کی تو اُمیہ کو حضرت سعدؓ کا مقولہ یاد آیا اور ڈر کر جنگ
بدر کی شرکت سے انکار کیا یہان تک کہ ابوجہل ایک سرمہ دان اُس کے پاس لے گیا
اور کہا کہ تو مرد نہین ہے یہ سرمہ دان لے اور عورتون کی طرح اپنی آرایش کر اور گھر مین
بیٹھا رہ اور اس کے سوا بہت سے طعنے دیئے شرماشرمی اُمیہ نے اُس سے شرکت کا
وعدہ کیا اور جنگ بدر مین آیا اور مارا گیا جیسا کہ اُس کے بیٹے اور خود اُس کے
قتل کا واقعہ اوپر گذر چکا ہے یہ بھی حضرت نبی صادق صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا ایک معجزہ تھا۔

بالجملہ مردود ابوجہل بڑے ساز و سامان سے بدر کی جانب روانہ ہوا اور ابوسفیان
نے اپنے جاسوسون کے خبر دینے کے سبب سے بدر کی راہ چھوڑ دی ساحل کے
راستے سے قریب مکہ پہونچکر سردارانِ قریش کو اطلاع دی کہ قافلہ بہمہ وجوہ محفوظ
یہان تک پہونچ گیا ہے اب تم لوگ پھر چلو ابوجہل نے کہا یا اُس کے سر پر جو اجل کا
پیادہ سوار تھا اور کشان کشان لئے جاتا تھا اُس نے کہا کہ ہم ہرگز نہ پھرینگے اور مقام
بدر مین تین دن قیام کرینگے اونٹون کے کباب کھائین گے عمدہ قسم کی انگوری شرابین
پیئین گے اور اچھی طرح داد عیش دینگے تاکہ ہماری شوکت قبائل عرب پر خوب ثابت ہوجائے
وہ مردود ازلی تو اس لشکر کا پیشوا بنا ہوا ابوجہل کی صحبت مین داخل ہی تھا اُسنے بھی

Marfat.com

اپنے پاؤن کے جوتے سے جھوٹے مردود ابوجہل کی خوب پیٹھ ٹھونکی اور اپنے ارادے
مین اُسے اچھی طرح مضبوط کر دیا اجل کا پیادہ بھی جو اُس کے سر پر سوار تھا اُس نے
بھی اُس کے مصاحب سے کہا کہ شاباش پٹھے (یعنی اُلو کے پٹھے) اس کو پلٹنے نہ دیجیو
اسی لشکر کی شکست پر اسلام کی دوامی فتح منحصر ہے الغرض اَخْنَسْ بن شریق سردار
بنی زہرہ نے اپنے گروہ سے کہا کہ تم پھر چلو یہ بدخو ابوجہل ناحق کی لڑائی مول لیتا
پھرتا ہے لہذا بنی زہرہ اُسی مقام سے پلٹ آئے یہ خبر ابوسفیان کو ہوئی اُس نے
افسوس کے ساتھ ابوجہل سے کہا کہ تو نے اپنے جہل سے کام لیا ہے ضرور تو قوم
قریش کو تباہ کریگا ابوسفیان کی مرضی اس لشکرکشی کی نہ تھی مگر ابوجہل کی خودرائی
نے ابوسفیان کی رائے کو دبالیا ناچار اُس کا ساتھ دینا پڑا اور اصل سخن تو یہ ہے کہ
امر تقدیری جس ساعت مین جس آدمی کے واسطے مقدر ہے اُسی ساعت مین ہوگا
اُس کے واسطے ایک ساعت کی بھی تقدیم وتاخیر نہین ہے **عقیل** حضرت سیدنا علی
کے بڑے بھائی اور **عباس** حضرت حمزہ سید الشہدا کے بھائی یہ دونون لشکر ابوجہل
مین موجود ہین اور حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہما لشکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین سلسلہ سخن یہ تھا کہ ابوسفیان بجیر لشکر ابوجہل
کے ساتھ بدر مین داخل ہوا اور جب زخمی ہوکر راہ گریز اختیار کی ہے تو وقت فرار
کہتا تھا کہ ایسا خوفناک مقام مین نے نہین دیکھا خدا کی قسم ابوجہل مرد نامبارک ہے
یہ جملہ معترضہ تھا جو ابوسفیان اور ابوجہل کے حال مین لکھا گیا ہے اگرچہ یہ سیاق تحریر
اس زمانہ کے ادب کے موافق نہین ہے مگر مجھے اُس کی اصلاح کرنے کی جرأت
نہ ہوئی۔ الغرض جب لشکر ابوجہل وادی صفرا یا روحا مین پہونچا تو حضرت جبرئیل امین نے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خبر دی کہ قریش ساز وسامان سے چڑھے آتے
ہین حضرت سید الشاکرین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اصحاب سے مشورت کی

Marfat.com

تو یارون نے اللہ اُن سے راضی ہو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ نے قتال کا ذکر نہ کیا کہ ہم اُس کا سامان درست کرتے حضرتؐ نے فرمایا کہ قافلہ نکل گیا یہ ابوجہل آیا ہے بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ قتال کو چھوڑ کے جانب قافلہ روانہ ہون اس بات پر حضرت سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ناراض ہوئے تو حضرت **سیدنا صدیق اکبر** اور حضرت **سیدنا عمر فاروق** رضی اللہ عنہما نے جو اُس وقت اُس مجلس کے مناسب حال تھی وہ تقریر کی اور وہ تقریر نہایت شائستہ اور پر معنی تھی حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُن کی تقریر سے بہت خوش ہوئے اور اُن کے واسطے دعا فرمائی پھر مقداد بن عمرو الاسود نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے بجا لائیے ہم جانبازی کے واسطے حاضر ہین ہمارا مقولہ یہ نہین ہے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ترجمہ آپ جائیے اور آپ کا رب جائے ہمتو یہین بیٹھے رہین گے حضور ہم تو یہ عرض کرتے ہین کہ ہم آپ کے ساتھ ہین آگے پیچھے دائین بائین ہر طرف سے لڑین گے اور جہان تک آپ ہمین لیجائین گے ہم جائین گے اور کچھ عذر نہ کرینگے اگرچہ برک الغماد تک ہو۔ چونکہ انصار نے بیعت عقبہ کے وقت یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مدینہ مین چڑھکر آویگا اُس سے ہم لڑینگے یہ نہین کہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ مدینہ سے باہر بھی نکل کر لڑینگے آپ نے ایسی تقریر کی جس سے انصار سمجھ گئے کہ آپ کو اُس معاہدے کے موافق یہ خیال ہے کہ شاید ہم مدینہ کے باہر کی جنگ مین آپ کے شریک نہ ہون گے لہذا انصار نے عرض کیا کہ ہر چند ہمارا معاہدہ مرافقت کا وہی تھا جیسا حضور پر نور کے خیال مین ہے لیکن ہم نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی ہے ایمان لائے ہین آپ کو نبی برحق جانتے ہین ہماری جان آپ کی اٹھلین پر

Marfat.com

فدا ہے آپ کہین جائین ہم آپ کے ساتھ ہین آپ اگر ہمین سمندر مین گھس جانے کا حکم دین تو ہم ضرور اُس مین کود پڑین گے اور کسی طرح ہمین آپ کے دشمن سے لڑنے مین عذر نہ ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ جنگ کے وقت ہماری جان نثاری سے رضامند ہونگے اس گفتگو سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہت خوش ہوئے اور کہا چلو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرکے مین اُن کے قتل و مقتل کو اس طرح دیکھتا ہون گویا پیش نظر ہے بعض کے نزدیک یہ التماس سعد بن عبادہ کا ہے مگر ان کو اہل اسحٰق اور ابن عقبہ نے بدریون مین شمار نہین کیا ہے اور مدائنی اور کلبی نے اہل بدر مین لکھا ہے وہو الصحیح مسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے اہل بدر کے حال مین کہ ہمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک ایک کافر کی جائے قتل جو بدر مین قتل ہوئے ایک دن پہلے دکھا دی تھی اور فرمایا تھا کہ کل اس جگہ فلان قتل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس جگہ فلان قتل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے جناب رسولؐ خدا کو دین حق پر نبی کرکے بھیجا کسی کافر نے اُس جگہ سے تجاوز نہین کیا وہین اُس کی نعش پڑی ہوئی تھی **یا اللہ تو سچا اور تیرا رسولؐ سچا** الغرض جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یون فرمایا تو اصحاب رضی اللہ عنہم کو قوت ہوئی اور حضور کے ہمراہ رکاب ہوئے جب حضور پرنور مقام بدر مین مانند ماہ شب چہاردہم کے جلوہ افروز ہوئے تو اپنے لشکر ظفر پیکر کو عدوہ دنیا پر اُتارا اور مشرکین نے عدوہ قصوےٰ پر جیسا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ نے سورۂ انفال مین فرمایا ہے اذ انتم بالعدوۃ الدنیا وھم بالعدوۃ القصوٰی والرکب اسفل منکم یعنی جس وقت تم تھے ورے کے ناکے اور وہ پرے کے ناکے اور قافلہ اُتر گیا نیچے تم سے - اور حال یہ تھا کہ مابین دونون لشکرون کے جنگل

Marfat.com

حائل تھا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی اوّل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مع ایک صحابی کے سوار ہوئے اور جنگل مین پھرنے لگے تو ایک شخص بڑی عمر کا ملا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تجھ کو محمدؐ اور قریش کی کچھ خبر ہے اُس نے کہا کہ یہ بات مین تمھین جب بتلاؤنگا کہ پہلے تم کہدو کہ ہم فلان مقام کے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تک تو نہ کہیگا ہم نہ کہین گے اُس نے کہا کہ سنا ہے محمدؐ مع اصحاب فلان روز مدینہ سے نکلے ہین اگر یہ خبر راست ہے تو آج فلان مقام پر ہونگے یعنی عدوہ دینا پر اور یہ بھی سنا ہے کہ قریش فلان روز مکے سے نکلے ہین اگر یہ بات سچ ہے تو وہ فلان مقام پر ہونگے یعنی جہان لشکر کفار تھا اُس پیر مرد نے کہا کہ اب تم بتاؤ کہ کہان سے آئے ہو آپ نے فرمایا نحنُ مِنَ الماءِ اُس نے یہ سمجھا کہ یہ لوگ اہل عراق ہین اس لئے کہ اہل عرب کے محاورے مین عراق کو اہل الماء کہتے ہین بسبب سیرابی ملک کے وہان نہرین اور چشمے بہت ہین اور حضور پر نور نے تو یہ فرمایا غرض یہ تھی کہ ہماری آفرینش پانی سے ہے یعنی نطفہ سے پھر آپ اپنی منزل پر تشریف لائے جب رات ہوئی تو حضرت علی مرتضےٰ اور زید بن العوام اور سعد بن ابی وقاص کو روانہ فرمایا کہ تم خبر لاؤ وہ گئے تو قریش کے پانی بھرنے والون سے ملے وہ بھاگے صرف اسلم غلام بنی الحجاج کا اور عریض غلام بنی العاص سعید بن سعد کا ہاتھ لگا اُن دونون کو پکڑ لائے اُس وقت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز مین تھے اصحاب نے پوچھا کہ تم کون ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھشتی ہین اصحابؓ نے اس کو جھوٹ سمجھ کر ڈرایا تو اُنھون نے کہا کہ ہم ابوسفیان کے غلام ہین جب حضور سرور عالمؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کو جھوٹ جانا اور جھوٹ کو سچ - واللہ یہ دونون قریش کے غلام ہین پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن غلامون سے

Marfat.com

پوچھا قریش کہان ہین اُن دونون نے کہا عدوہ قصوی پر پوچھا کتنے ہین اُنہون نے
کہا یہ نہین معلوم حضور پر نور نے پوچھا کہ کتنے اونٹ روز نحر ہوتے ہین اُن دونون
نے کہا کہ ایک روز نو اور دوسرے روز دس حضور پر نور نے فرمایا کہ ہزار سے کم
نو سو سے زیادہ پھر اُن سے پوچھا کہ اشراف قریش کون کون ہین غلامون نے کہا
عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ ابوالبختری حکیم بن حزام حارث بن عامر طعیمہ بن عدی
نضر بن حارث ربیعہ بن الاسود ابن المطلب ابوجہل امیہ بن خلف بنیہ اور منبہ پسران
حجاج سہیل بن عمر عمر بن عبدود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
ان کے اسمار سنکر فرمایا مکے نے اپنے جگر گوشے یہان بھیج دیئے ہین الغرض قریش کا
حال اس طرح معلوم ہوا اور بھاگے ہوے لوگون مین سے ایک شخص عجز نامی نے
لشکر اسلام کی خبر قریش کو پہونچائی تھی کہ قریش مین اضطراب تھا پھر عجیب اتفاق
ہوا کہ شب کو بعض مسلمانون کو احتلام ہو گیا اور موقع ایسا تھا کہ لشکر اسلام
پانی سے دور اور کفار نزدیک اب غسل اور وضو کی مشکل پڑی اور زمین ریتے کی
کہ جس پر پاؤن نہ ٹھیرتے تھے صبح کو لڑائی کا سامنا تھا اس سبب سے اہل اسلام
کو تردد لاحق ہوا اور نہایت فکر پیدا ہوئی کہ یہ تو شکست کے آثار ہین طرح طرح کے
وسوسات شیطانی پیدا ہونے لگے حضور پر نور نے جب یہ باتین معلوم کین تو حاجت روا
عالم پروردگار تعالیٰ شانہ کے حضور مین رجوع فرمائی اور راز و نیاز کی عرض و معروض
ہونے لگی فوراً باران رحمت کو حکم ہوا اُس نے زمین پر چھڑکاؤ بھی کر دیا اور مسلمانون کا
حمام بھی درست کر دیا پس بندگان خدا اپنے خداوند کا شکر ادا کر کے دست بہ قبضہ
ہو گئے اور تمام وسوسات شیطانی دور ہو گئے اور کافرون پر یہ مشکل پڑی کہ جہان وہ
پڑے ہوئے تھے وہ زمین سخت تھی پانی جو برسا کیچڑ ہو گئی کفار چلنے پھرنے سے مجبور و
معذور اُن لوگون نے سمجھ لیا کہ بس کفر کی گرما گرمی سرد ہو چکی اسی معجزہ کا اشارہ

Marfat.com

سورۂ انفال مین ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ بس شب کی اندھیری نے آفتاب عالمتاب سے رخصت حاصل کی اور اذان بلال رضی اللہ عنہ نے زمین سے آسمان تک کے بسنے والون کو بیدار و ہوشیار کر دیا بعد ادائے فریضہ صبح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جنگ کی طیاری کردی اور سعد بن معاذ نے عریش عرش نظیر کی طیاری شروع کردی جناب بن المنذر نے کنوان طیار کرنے کی تجویز کی چنانچہ فوراً ایک عریش حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عریش کے مثل بنالیا گیا جس کی پوشش کھجور کے پتون کی تھی تا اینکہ لشکر کفار غازیانِ اسلام پر چڑھ آیا اور یہ چھیڑ نکالی کہ ایک جماعت پانی پینے کے بہانے حوض پر آئے اہل اسلام نے روکا حضور پرنور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پیاسے ہین ان کو پانی پینے دو مگر اسود بن عبد الاسد مخزومی نے قسم کھائی تھی کہ مین پیونگا اور حوض کو ناپاک بھی کردونگا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اُسے بہت نرمی کے لفظون مین سمجھایا کہ ایسا قصد نہ کر اگر پیاسا ہے تو خوب آسودہ ہوکر پانی پی لے مگر وہ اجل گرفتہ نہ مانا اور سخت کلامی سے پیش آیا ناچار حضرت سید الشہدا رضی اللہ عنہ نے اُسے اُسی مقام پر ٹھنڈا کردیا پہلے وار مین اُس کے دونون پاؤن قلم ہوگئے اور وہ زمین پر گر پڑا پھر وہ پہلو اور سینے سے سرکتا ہوا بخیال ایفائے قسم حوض کی طرف بڑھا دوسرے وار مین سر ندارد اُس ہزل گو کی غزل حیات بغیر مطلع و مقطع کے اور جتنے اشعار اُس کی غزل حیات کے تھے بے معنی ہوگئے اب یہ سمجھئے کہ جنگ کا شعلہ بھڑک گیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رونق افروز عریش ہوئے اور **حضرت صدیقؓ و عمرؓ** وغیرہما عریش کے گرداگرد حفاظت مین مشغول ہوئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے عریش مین داخل ہوکر دو رکعت نماز ادا فرمائی اور کمال الحاح و

Marfat.com

زاری سے دعاے نصرت کی صحیح مسلم مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سجدہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جناب باری تعالیٰ شانہ کے حضور مین عرض کیا کہ یا الٰہی تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ پورا کر الٰہی کہان ہے وہ فتح جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے یا الٰہی اگر تو نے اس جماعت اسلامیہ کو مار ڈالا تو پھر روے زمین پر کوئی آدمی تیری عبادت کرنے کے لئے باقی نہ رہیگا۔ اگر تیری مشیت اس بات کی مقتضی ہوئی کہ مشرک غالب ہون اور ہم فنا ہو جائین تو پرستش تیری بالکل موقوف ہو جائیگی اور تجھے سب باتون کا علم ہے اور اس عرض و معروض کی حالت بہت دراز ہو گئی یہان تک کہ چادر شریف دوش مبارک سے گر پڑی صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چادر شریف دوش مبارک پر ڈالی اور بازوے شریف بغل مین لیکر ملتمس ہوے کہ یا رسول اللہ بس کیجئے اللہ جل جلالہ نے جو فتح کا وعدہ آپ سے کیا ہے تو بے شک فتح آپ کو دیگا آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور زرہ پہنے ہوئے عریش سے باہر آئے اور یہ آیت پڑھی سیھزم الجمع ویولون الدبر بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھیٰ وامر یعنی اب شکست کھائیگا اتفاق اور بھاگین گے پیٹھ پھیر کر بلکہ وہ گھڑی ہی اُن کے وعدہ کا وقت اور وہ گھڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی چنانچہ یہ پیشین گوئی ظاہر ہو گئی یعنی اس آیت مین اللہ تعالےٰ شانہ نے خبر دی کہ مشرکین مکہ کو جناب رسول مقبول کے مقابلہ مین شکست ہو گی اور یہ لوگ بھاگ جائین گے چنانچہ بدر کے روز یہ معجزۂ قرآنی ظاہر ہو گیا مسلمانون کی بہت تھوڑی جماعت سے کفار کا بڑا لشکر بھاگ گیا۔ اسلام کے لشکر مین صرف تین سو تیرہ آدمی تھے مگر وہ ایسے آدمی تھے کہ سواے اُس وحدہٗ لاشریک کے کسی پر بھروسا نہ تھا اور لشکر کفار قریش مین ساڑھے نو سو آدمی تھے اور وہ سب اپنے ساز و سامان سے پورے۔

Marfat.com

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو اپنے لشکر کی بے ساز وسامانی ملاحظہ فرمائی تو اپنے مالک کے حضور مین دستِ دعا بلند کیا کہ یا اللہ یہ تیرے بندے ننگے ہین انہین لباس عطا فرما۔ یا اللہ یہ تیرے بندے بھوکے ہین انہین کھانا دے۔ یا اللہ یہ تیرے بندے پیادے ہین انہین سواریان دے۔ **راوی حدیث** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ فتح بدر کے دن ہم مین سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا کہ جس کے پاس سواری اور کپڑے اور نقد وجنس زیادتی کے ساتھ موجود نہ ہون اس حدیث کو ابوداؤد نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے **مشکوٰۃ** کے باب المعجزات فصل دوم مین موجود ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ اُس دعا کے قبول کرنے والے نے بہت تھوڑی دیر مین اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی فوج کو جو حقیقت مین اللہ ہی کی تھی مالامال کردیا۔ جب یہ فوج بدر مین آئی ہے تو سب صحابہ باستثنائے چند نفوس طیبات کے محض غریب اور بے سامان تھے اور جب بعد فتح بدر پھرے ہین تو کوئی ایسا نہ تھا کہ جس کے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ ہون اور سب نے کپڑے پائے اور سب کا پیٹ بھرا الحمد للہ علی احسانہ۔

آراستگی لشکر اسلام بروز جنگ بدر

جب کفار فجار نابکار اپنی شرارت سے باز نہ آئے تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بہ نفس نفیس لشکر ظفر پیکر اسلام کی صفین آراستہ فرمائین اور سب سے ارشاد کیا کہ جب تک مین حکم نہ دون تم حملہ نہ کرنا اور اگر کفار قریب آجائین تو تیر باران نہ کرنا کہ ترکش تمہارے خالی نہ ہو جائین یہ وہ زمانہ ہے جسے اس وقت کے مہذب اور تعلیم یافتہ اُس زمانہ کو اندھیرا زمانہ سمجھتے ہین یہ دو باتین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی فوج سے آراستگی لشکر کے وقت فرمائین اس کا لطف اور

Marfat.com

فائدہ وہی لوگ اُٹھائین گے جو علم جنگ سے ماہر ہین یہ ایک ذات واحد ہے جو پیغمبر
بھی ہے اور رحیم بھی ہے اور اپنی قوم کی خادم بھی ہے اور حکیم بھی ہے اور اپنی فوج
کی نگران بھی ہے اور اعدا کی فوج کی خبر لانے والی بھی ہے اور صفون کو اصول
جنگ کے موافق آراستہ کرکے لڑانے والی بھی ہے اور عین معرکہ کارزار مین جنگ
کی گرماگرمی کے وقت گشت کرنے والی بھی ہے اور فتح کی حالت مین فوجی قیدیون کی
اسیری کی سختی مین اُن کی دردناک آواز سنکر اُن پر مہربانی کرنے والی بھی ہے اور
پھر واجب القتل قیدیانِ جنگ کو نئے سر سے زندگی کا خلعت بخشنے والی بھی ہے
اور اپنے مالک اور خالق کے سامنے باوجود وعدہ فتح ہونے کے سجدے مین خاک پر سر
رکھنے والی بھی ہے کیون یارو اتنی باتین کس نبی کی ذات مین جمع تھین الغرض
لشکر اسلام مین تین علم تھے ایک علم مہاجرین کا تھا اس کے علمدار مصعب ابن عمیرؓ
اور دوسرا علم قبیلہ خزرج کا تھا اس کے علمدار حباب ابن المنذر تھے۔ تیسرا علم قبیلہ
اوس کا تھا اس کے علمدار سعد ابن معاذ تھے اس فوج مین شعار مہاجرین بنی
عبدالرحمن تھا اور شعار اُس کا بنی عبداشہل تھا اور شعار خزرج کا یا بنی عبیداللہ تھا
اور بعض روایت مین ہے کہ جملہ مہاجرین کا اور انصار کا شعار یا منصور امت تھا
اور کفار کی بھی تین ہی علمدار تھے ایک طلیحہ بن طلحہ دوسرا ابوعزیز ابن عمیر اور
تیسرا نضر ابن حارث اور اس حالت مین حضرت صدیق اکبر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر تھے اور اپنی خدمت حفاظت آپ ہی
کے متعلق تھی مع ایک جماعت انصار کے اب جنگ کا آغاز ہوتا ہے
لشکر کفار سے عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور ابن عتبہ تین آدمی نکلے اپنا ہم نبرد طلب کیا
لشکر اسلام سے اول عوف و معاذ پسران حارث اور عبداللہ ابن رواحہ برآمد ہوئے
کافرون نے پوچھا تم کون ہو ان لوگون نے کہا کہ ہم انصار ہین کفار نے کہا کہ ہمکو

Marfat.com

تم سے کچھ کام نہین ہے ہم تو اپنے چچازاد بھائیون کو طلب کرتے ہین لہذا حضرت سیدالشہدا حمزہ وحضرت سیدنا علی وحضرت عبیدہ ابن حارث میدان جنگ مین تشریف لائے اور مقابلہ ہوا اہل سیر کی روایت کے موافق حضرت حمزہ نے شیبہ کو قتل کیا اور حضرت علی نے ولید کو قتل کیا اور عبیدہ سے عتبہ کہ اسّی برس کی عمر کا تھا مقابل ہوا اور محاربت واقع ہوئی کہ حضرت حمزہ اور حضرت علی نے باعانت عبیدہ اُس کو بھی قتل کیا اور عبیدہ کو کہ بہت زخمی تھے میدان جنگ سے اُٹھالائے اُن کی ساق کی ہڈی کٹ گئی تھی اور اُس سے مغز اُستخوان ساق نکل آیا تھا اُنہون نے حضور مین حاضر ہوکر نہایت مایوسی سے عرض کی کہ حضور کیا مین شہید نہین ہون حضور پرنور نے فرمایا کہ تم شہید ہو وہ واپسی لشکر کے وقت موضع صفرا یا روحا مین شہید ہوے اور وہین زیر زمین آرام فرمایا مگر اہل حدیث کے نزدیک قاتل شیبہ علی مرتضٰی ہین اور قاتل عتبہ امیر حمزہ اور قاتل ولید عبیدہ۔

فائدہ عتبہ وشیبہ نے جو اس جنگ مین سبقت کی اُس کا سبب یہ تھا کہ فوج کشی کفار کے وقت یہ اُس فوج کشی کے مخالف تھے مگر غلبہ آرا کی وجہ سے ان دونون کی راے کو شکست ہوئی اور ان پر اس جنگ سے جی چرانے کا الزام قائم کیا گیا عرب کی غیرت تو مشہور ہے یہ اُس الزام کے رفع کرنے کو سب سے پہلے میدان مین کود پڑے اگرچہ اُس الزام کو تو رفع کیا مگر مارے گئے اور وجہ اس جنگ سے کنارہ کشی کی یہ تھی کہ ان دونون کا ایک نصرانی غلام تھا جس کا نام عداس تھا وہ اُس زمانہ مین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لایا تھا جب آپ طائف تشریف لے گئے تھے اور وہان سے مراجعت کے وقت ایک باغ خرما مین چند ساعت آرام فرمایا ہے اُس پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کی حقیت ثابت ہوچکی تھی جب اس فوج کشی کا اہتمام ہونے لگا تو اُس نے

Marfat.com

کہا کہ اس فوج کو شکست ہوگی اور اس کے سربرآوردہ لوگ قتل ہونگے عتبہ و شیبہ نے جو یہ بات اپنے غلام سے سنے تو وہ سخن اُن کے دل مین جگہ پکڑ گیا یہ اُس فوج کی شرکت سے انکار کرنے لگے جب ان کو نامردی کے طعنے دیے گئے تو شرماشرمی اُن کا ساتھ دینا پڑا جب یہ دونون قتل ہوے تو ان کے خویش و اقارب نے ابوجہل سے کہا کہ یہ سارا فساد تیرا ہی برپا کیا ہوا ہے اور بے سبب تو نے اس جنگ مین پھنسا دیا ہے ہم اپنے گھرون کو واپس جاتے ہین مگر وہ تو کیّا د اور زبان دراز تھا ایسا کچھ اپنی تقریر کا جادو اُن پر ڈالا کہ وہ واپسی سے باز آئے اور لڑنے کو تیار ہوگئے اور اُس کی زرہ اُس سے عاریت مانگی اور یہ بات مشہور تھی کہ اُس کی زرہ اس صنعت کی بنی ہوئی ہے کہ جس پر تلوار اور تیر کا اثر نہین ہوتا ہے مگر اُس معرکہ مین تو جو اُسے پہن کر گیا وہ مارا ہی گیا آخر کو متواتر تجربون کے بعد اُسے کسی نے نہ پہنا روایت ہے کہ تین منکرون نے وہ زرہ پہنی اُس مین سے دو تو حضرت شیر خدا علی مرتضےٰ کے ہاتھ سے مارے گئے اور ایک حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ عنہما کے ہاتھ سے مارا گیا پھر خود ابوجہل معرکہ مین ایک اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اُسے معاذ اور معوذ نے مارا جس کا قصہ اوپر مفصل بیان کیا گیا ہے بطور اختصار یہان پر بھی بیان کئے دیتا ہون اسی معرکہ مین دو جوانانِ انصار نے عبدالرحمٰن ابن عوف سے پوچھا کہ آپ ابوجہل کو پہچانتے ہین وہ کہتے ہین کہ مین نے کہا کہ ہان مین پہچانتا ہون تمہین اُس سے کیا کام ہے یہ دونون کہنے لگے کہ ہم کو اُس سے نہایت دشمنی ہے ہم نے سنا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت تکلیفین دیا کرتا تھا ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ ہمین جہان ملجائیگا ہم اُس سے ہرگز جدا نہ ہونگے جب تک اُسے قتل نہ کرلین۔ عبدالرحمٰن ابن عوف فرماتے ہین کہ مجھے معاذ اور معوذ کی باتون سے تقویت ہوئی اس تقریر کے تھوڑی دیر کے بعد ابوجہل

Marfat.com

جوانان جنگی کے ساتھ میدان کارزار مین اپنے اونٹ کو جولان کرتا ہوا نظر آیا مین نے اُن دونون بہادرون سے کہا کہ جسے تم پوچھتے تھے وہ یہی ہے بس وہ دونون شیر غرندہ اُس سگ ناپاک پر دوڑ پڑے اور لشکر قریش مین گھس گئے اور ابوجہل کے پاس پہونچ کے اول معاذ نے ایک تلوار اُس کی ساق پر ماری کہ وہ کٹ کر جدا ہو گئی اور عکرمہ بن ابی جہل نے ایک تلوار معاذ کے ہاتھ پر ماری کہ ہاتھ اُن کا شانے سے جدا ہو کر لٹک گیا اور وہ اُسی حالت مین لڑتے رہے۔ پھر معوذ نے اونٹ پر سے ابوجہل کو زمین پر کھینچ لیا مگر کچھ رمقے جان اُس مین باقی تھی اور یہ دونون بہادر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی خبر پہونچائی یہ عبارت مدارج کی ہے اور صحیح یہ ہے کہ معوذ شریک قتل نہ تھا دونون معاذ ہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن الجموح اور دوسرے معاذ بن حارث عفرا کے بیٹے اور معوذ بھی اسی عفرا کا بیٹا ہے اور معاذ بن حارث کا بھائی ہے مگر یہ شریک قتل ابوجہل نہ تھا مشکوٰۃ شریف مین صحیحین سے حدیث متفق علیہ یون ہے واقر جلان معاذ بن عمرو بن الجموح و معاذ بن عفرا اور مرقات شرح مشکوٰۃ مین یون ہے وہما اخوان معہما واحد و ابوہما مختلف۔ اور قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ معاذ کے ہاتھ کے زخم پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنا آب دہن مبارک لگا کر ان کا ہاتھ باندھ دیا بحکم خدا وہ چسپیدہ ہو گیا اور وہ زمانہ خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ زندہ رہے الغرض بعد قتل ابوجہل لعین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے عریش سے غازیون کے مجمع مین تشریف لائے اور تریص کے کلمات فرمانے لگے اور ایک مٹھی خاک اور کنکریون کی لشکر کفار کی طرف پھینک ماری اور فرمایا شاہت الوجوہ یعنی بُرے ہوے یہ مُنہ اور وہ کنکریان کافرون کے چہرون پر جا لگین اور فوراً اُن کی نگاہ کی تیزی کُند ہو گئی

Marfat.com

اور تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اسی معجزہ کا ذکر قرآن شریف مین یون ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنی نہین پھینکا تو نے جس وقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا اگر یہ قوی تاثیر کہ ایک مشت خاک نے لشکر کے لشکر کا منہ پھیر دیا اللہ تعالیٰ شانہ فرماتا ہے کہ یہ زور طاقت بشری سے باہر ہے یہ فعل ہمارا ہی ہے ہماری قدرت تمہارے ہاتھون سے ظاہر ہوئی اس کلام مبارک کے سیاق سے ہم یہ سمجھتے ہین کہ قرآن پاک کی بلاغت ہمین یون سبق پڑھاتی ہے کہ ہم اپنے فرمانبردار اور اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے متعلق بندون کی ہمیشہ یونہین مدد کیا کرینگے غزوۂ بدر کا سجدۂ طولانی اللہ تعالےٰ شانہ کو پسند آیا اس کا اثر یہ تھا ایک تو دعا کہ خود وہ بندگان گنہگار کی دستگیری کے لئے پیدا کی گئی ہے دوسرے نبی کی زبان کی دعا اور وہ بھی سجدہ کی حالت مین اور نبی بھی کون خاتم الانبیا الصلوٰۃ السلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ السلام علیک یا حبیب اللہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا کرنے کا حکم دیا تو صاحب ہوا ہیں کے نزدیک ضرور اس معجزہ کا اور نزول اس آیت کا جنگ بدر مین ہوا ہے اگرچہ بروز حنین بھی یہ معجزہ واقع ہوا ہے۔

روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حملہ کرنے کا حکم دیا تو اوّل عمر بن عبدود میدان سے باہر آکر کے فوج کفار پر ہوا کافرون کو مار کر خود شہید ہو گئے اور ان کے بعد اور کئی نے اسی طرح کیا اسی طرح کی لڑائی مین ٹوٹ گئی تو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دست مبارک کی چھڑی یعنی کنکری اُن کو دی کہ اس سے کافرون کو مارو جب اُن کے ہاتھ مین عمدہ تلوار کا کام کرنے لگی مقابلہ اُسی سے لڑتے رہے یہان تک کہ لشکر اسلام مظفر و منصور رہا اور اُس تلوار کا نام عون قرار پایا اور ہمیشہ وہ عکاشہ

Marfat.com

ہاتھ مین رہی یہان تک کہ وہ کسی جنگ مین شہید ہوے احادیث سے واضح ہے کہ
بعد فتح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کون ابوجہل کی خبر لاے گا
عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کام کے واسطے روانہ ہوے میدان جنگ مین
اُسے پڑا ہوا پایا اور کچھ جان اُس مین باقی تھی حضرت ابن مسعود اُس کے سینہ پر چڑھ
بیٹھے اُس نے اُن کو آنکھین کھول کر دیکھا اور کہا اے بکریان چرانے والے تو بہت
اونچی جگہ بیٹھا ہوا ہے پھر اُس نے کہا میرا تو حال جو کچھ ہوا وہ ہوا یہ تو کہہ کہ فتح کس کی
ہوئی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے اپنے رسُول کو
فتح دی اور کفار کو شکست ہوئی پھر وہ اُس کا سر کاٹنے لگے تو اُس دنیا پرست نے
کہا کہ میرا سر کاندھے کے اتصال سے کاٹیو تاکہ اور سردن سے اونچا رہے قوم کو معلوم
ہو کہ یہ سردار قوم کا سر ہے **اللہ اللہ** حُب جاہ بھی کیا چیز ہے کہ دم نکل رہا ہے اور
سر کٹ رہا ہے مگر وہ سر سے نہین نکلتی یا اللہ دنیا کی عزت کا خیال جتنا اس مرنے والے کو
تھا اُس سے بہت زیادہ مجھے تو اپنی محبت اور اپنے برگزیدہ نبی کی پیروی کا خیال
میرے سر مین قیامت تک کے لئے عنایت فرما اللّٰھم آمین ثم آمین۔ یا پروردگار تعالےٰ
شانہ جب تک مین زندہ رہون ایک ساعت تیری یاد سے میرا دل غافل نہ رہے
پروردگار تعالیٰ شانہ اپنا ٹوٹا پھوٹا مطلع تیرے حضور مین عرض کرتا ہون اپنی ذات و
صفات کا صدقہ قبول فرما اور میری التجاؤن کو رد نہ کر اللھم آمین یارب العالمین ثم
آمین **مطلع فقیر محمد اکبر**

اس ناتوان جسم مین جب تک کہ جان رہی	تسبیح تیرے نام کی ورد زبان رہے

الغرض ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس کا سر کاٹا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے سامنے لاکر ڈال دیا۔ **تفسیر کشاف** مین ہے کہ فدیہ قیدیان
بدر کا فی نفر تیس اوقیہ تھا اور فدیہ عباس کا چالیس اوقیہ تھا اور **محمد ابن سیرین**

Marfat.com

کہتے ہین کہ فی نفر سو اوقیہ تھا اور ایک اوقیہ چالیس درہم اور چھ دینار کے برابر ہوتا ہی یعنی اوقیہ کے درہم تو چالیس ہوتے ہین اور دینار چھ ہوتے ہین - تفسیر زاہدی مین ہے کہ فدیہ ہر اسیر کا چالیس اوقیہ بحساب درہم تھے مگر فدیہ عباس چالیس اوقیہ دینار کے حساب سے تھے اور فدیہ جعفر کا ایک روایت مین اور فدیہ عقیل کا دوسری روایت مین عباس نے اپنے ذمہ لیا تھا- بعض کا قول ہے کہ فدیہ اقل از ہزار اور اکثر چار ہزار سے نہ تھا اور بعض مفلسون کو حضور پرنور نے اُن پر احسان کیا اور بغیر فدیہ چھوڑ دیا اور جو لوگ لکھنا جانتے تھے اُن کے واسطے یہ حکم ہوا کہ ہر آدمی انصار کے دس دس لڑکون کو لکھنا تعلیم کرے جب وہ کتابت مین ہوشیار ہو جائین تو یہ آزاد ہین ابو غرہ شاعر اس شرط سے رہا کیا گیا کہ پھر کبھی مشرکین کے ساتھ خروج نہ کرے اور سہیل کے ایمان لانے پر عبداللہ ابن مسعود نے گواہی دی لہذا وہ بھی رہا ہوا اور ابو العاص زوج زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس طرح رہا ہوا کہ اُس نے حضرت زینب رضؓ کو لکھ بھیجا کہ تم فدیہ بھیجو آپ نے اپنا چندن ہار جو اُن کی والدہ مکرمہ رضی اللہ عنہا کی میراث سے ملا تھا اور کچھ نقد ملا کر بھیجدیا آنحضرتؐ نے اُسے پہچانا تو آپ کو رنج ہوا اصحاب رسولؐ اللہ نے اُسے واپس کیا اور ابو العاص کو بغیر فدیہ لئے رہائی دلوائی مگر یہ شرط اُس سے کرلی کہ مکہ مین جاکر حضرت زینبؓ رضی اللہ عنہا کو مدینہ مین بھیجدے چنانچہ اُس نے مکہ پہونچکر فوراً آپ کو مدینہ بھیجدیا جب حضرت زینب مدینہ مین آئین تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مفارقت کرادی پھر بعد چند سال کے جب ابو العاص مدینہ مین آکر مسلمان ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بنکاح جدید حضرت زینب کو اُس کے سپرد کردیا اور بقولے بنکاح اولیٰ- اور حضرت زینب اس طرح مکہ سے تشریف لائین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے زید ابن حارثہ اور ایک مرد انصار کو مکہ معظمہ روانہ کیا اور اُن

Marfat.com

دونون سے ارشاد فرمایا کہ تم مکہ مین داخل نہ ہونا بلکہ بطن وادی ناجح مین بنون وجیم وحاء مہملہ ایک مقام بیرون مکہ پیش مسجد عائشہ رض واقع ہے اور وہان سے احرام عمرہ کرتے ہین وہان قیام کرنا زینب وہین تمھارے پاس آجائین گی اُن کے ساتھ مدینہ کو چلے آنا چنانچہ زید ابن حارثہ نے اُسی پر عمل کیا اور دو برس یا چھ برس کے بعد ابوالعاص مکے سے تاجران مکہ کا مال تجارت لیکر برآمد ہوا وقت مراجعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قافلے کے سراغ مین نکلے اور ابوالعاص سے ملاقی ہوئے چاہتے تھے کہ مال لوٹ لین اور ابوالعاص کو قتل کرین یہ خبر حضرت زینب کو ہوئی وہ عرض کرنے لگین یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو امان دے تو درست ہے یا نہین حضور پرنور نے ارشاد کیا درست ہے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ آپ گواہ رہین مین نے ابوالعاص کو امان دی جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس بات سے مطلع ہوئے تو ابوالعاص اور اُس کے مال سے متعرض نہ ہوئے اُسے دعوت اسلام کرنے لگے اور یہ بھی کہا کہ یہ مال سب تجھ کو حلال ہوگا ابوالعاص نے کہا کہ مجھ کو شرم آتی ہے کہ اپنے دین کو مال دنیا کی پلیدی سے ناپاک کرون پھر ابوالعاص داخل مکہ ہوا اور مال تجارت جن لوگون کا تھا اُن کے سپرد کرکے اُن کو گواہ کیا اور اقرار کیا اشہدان لاالہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ پھر جانب مدینہ ہجرت کی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو بنکاح سابق یا جدید ابوالعاص کے سپرد فرمایا اسی مقام سے علما کو اختلاف ہے کہ اسلام احد الزوجین موجب فسخ نکاح ہے یا نہین۔

روایت ہے کہ ابوالعاص کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہت دوست رکھتے تھے اور نہایت شفقت وعنایت اُس کے حال پر فرماتے تھے یہ ابوالعاص

Marfat.com

ابن الربیع بن عبد العزیٰ بن عبد الشمس بن عبد مناف ہے اور مان اُن کی ہند بنت خویلد
اُخت حضرت اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھی اور نام ابو العاص کا لقیط
یا مقسم بکسر میم ہے اور ابو العاص کنیت ہے۔ بالجملہ جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اخذ فدیہ پر راضی ہوئے اور لینے لگے تو حضرت جبرئیل علیہ
السلام سورۂ انفال کی یہ آیت لائے۔ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى
حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۡ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ
الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ ترجمہ یعنی کیا چاہیے نبی کو کہ اُس کے
ہان قیدی آوین جب تک کہ نہ خون کرے ملک مین تم چاہتے ہو دنیا کی جنس اور اللہ
تمہارے لئے آخرت کو پسند کرتا ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے کہ غالب کرتا ہے
دوستون کو دشمنون پر **فایدہ** کفر نہایت متعدی مرض ہے جہان مادہ فاسد جمع
ہوا اور اس کی خبر نہ لی گئی تو تمام بدن مریض کا سڑ جائیگا اور پھر اُس کا زہر اور لوگون کو
اسی عارضہ مین مبتلا کریگا لہذا اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کو سمجھایا کہ پیغمبرون کو جہاد سے مال جمع کرنا مقصود نہین بلکہ کافرون کی تنبیہ
منظور ہے وہ بات اسی مین ہے کہ کفار قتل کئے جائین جس طرح مادہ فاسد نشتر کے
وسیلہ سے خارج کیا جاتا ہے یا بہت زیادہ مادہ سے تو عضو کے قطع کرنے سے
اُس کی اصلاح ہوتی ہے یہی اصول اہل کفر کے واسطے قرار پایا ہے ان کی صحبت
بری ان کی ہوا زہریلی ان کا قتل تمام دنیا کے لئے صحت و تندرستی کا سبب ہے
اس آیت کا نازل ہونا تھا کہ ایمان والون کے دل کانپ گئے اور مال غنیمت کے چھونے
سے ڈرنے لگے لہذا اُن کے قلوب کی حالت ملاحظہ فرماکر پروردگار تعالیٰ شانہ نے
اُن کی تسلی فرمائی اور ارشاد ہوا فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا یعنی جو غنیمت
تم کو مل چکی ہے کھاؤ وہ تمہارے واسطے حلال ہے مگر یہ خیال رکھو کہ جہاد سے مال

Marfat.com

حاصل کرنا مراد نہین ہے بلکہ اللہ تعالیٰ شانہ کی توحید پھیلانا مقصود ہے اسی اثنا مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے دیکھا کہ حضور پرنور
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رو رہے
ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے التماس کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم آپ کی اشک فشانی کا کیا سبب ہے ارشاد ہو اگر مجھے رونا آجائے تو مین بھی
اس گریہ رحمت کی سعادت حاصل کرون حضرت رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مین روتا ہون اپنے اصحاب پر کہ اُن لوگون نے
فدیہ اختیار کیا اور ان کا عذاب مجھ پر ظاہر کیا گیا قریب تر اس درخت سے یعنی اشارہ
فرمایا آپ نے ایک درخت کی طرف جو بہت نزدیک تھا۔

روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عذاب
نازل ہوتا تو کوئی اُس عذاب سے نجات نہ پاتا مگر **عمر** رضی اللہ عنہ اور سعد ابن معاذ
رضی اللہ عنہ اسی اضطراب مین یہ آیت کریمہ سورہ انفال مین نازل ہوئی وَلَوْلَا
كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنی اگر
نہ ہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے سے تو تم کو پڑتا اِس لینے مین عذاب یعنی
اکثر کی قسمت مین مسلمان ہونا لکھا تھا اس سبب سے بچاؤ ہوا **حضرات**
علماء رحمہم اللہ اس آیت کی تفسیر سے استدلال کرتے ہین کہ حضرات انبیا علیہم السلام
بھی کبھی اجتہاد کرتے ہین اور اُس مین بطریق شاذ خطا بھی ہو جاتی ہے لیکن پروردگار
تعالیٰ شانہ اُن کو اُس خطا پر رہنے نہین دیتا فوراً صواب پر ہدایت فرماتا ہے لیکن
جب پیغمبر نے ازروے اجتہاد ایک حکم جاری فرمایا اور اُس کے اجرا کے بعد اُس کے
خلاف مین نص نازل ہوئی تو عمل بالاجتہاد ساقط نہین ہوتا اور عمل بالنص واجب
نہین اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جب فدیہ لینے کا حکم

Marfat.com

صادر فرمایا بالاجتہاد اور اُس کے بعد اُس حکم کے خلاف نص نازل ہوئی تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قتل کی طرف رجوع نہین فرمائی بلکہ اُسی فدیہ
پر قایم رہے بخلافِ مجتہد کہ اگر اُس کو بعد اجتہاد کوئی نص ملجائے تو رجوع کرنا
لازم آئیگا اور مراد کتاب سے عدم مواخذہ ہے خطاے اجتہادی پر یا عدم
توریثِ اہلِ بدر اور بعض علما کا قول ہے کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کسی قوم پر عذاب
نہین نازل فرماتا بسبب اُس فعل کے جس کی صریح نہی نہ کی ہو۔ اور بعض
کہتے ہین کہ اس آیت سے وہ فدیہ جو مسلمانون نے اس معرکہ مین لیا حلال ہوا
شیخ ابن حجر نے صحیح بخاری کی شرح مین بیان کیا ہے کہ ترمذی و نسائی و ابن
حبان و حاکم نے باسناد صحیح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ جب
اصحاب با صفائے فدیہ لیکر اسیرون کی رہائی کے لئے مشورہ کی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے اصحاب کو قتل و فدیہ
مخیر فرمائیے بدین شرط کہ سال آئندہ مسلمان شہید ہونگے مثل اسیرون مذکور
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اصحاب کو بین القتل و اخذ فدیہ
اس سے معلوم ہوا کہ اختیار فدیہ بتخییر الٰہی تھا لیکن عتاب اس واسطے ہوا کہ
وجہ مرجوح اختیار کی۔ اور قاضی ابوبکر کہتے ہین کہ عتاب اخذ فدیہ پر نہین ہوا
کیونکہ سریہ **عبداللہ ابن جحش** مین بھی فدیہ لیا گیا تھا بلکہ اختیار شہید
پر عتاب ہوا ہے اسی پر ستر مسلمان جنگ احد مین شہید ہوئے
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اگر جہادیون کا فریقے ہوئے آئین تو
اُن کو مال لیکر چھوڑ دینا جائز نہین اور مفت چھوڑنا بھی درست نہین ہے
کہ پھر کافرون مین جاکر مل جائینگے بلکہ غلام بناکر رکھنا یا چھوڑنا اس شرط پر کہ
ہوکر ملک اسلام مین رہین جائز ہے اور امام شافعی کے نزدیک چھوڑنا بھی جائز

Marfat.com

اور دلائل جانبین کتب اصول فقہ مین مذکور ہین۔

فائدہ اصحاب بدر کی بڑی بزرگی ہے اور خلفائے اربعہ اُن کے سرگروہ ہین چنانچہ حاطب ابن بلتعہ سے یہ خطا ہوگئی تھی کہ اُنہون نے اہل مکہ کو عام الفتح مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی آمد کا حال خفیہ لکھ بھیجا تھا یہ خبر ظاہر ہوگئی توحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اگر حکم ہو تو مین اِسے قتل کرون حضرت نے فرمایا کہ بدر والے صحابیون کے ایمان اللہ تعالیٰ شانہ نے جانچ لئے ہین اُن کے گناہ پر گرفت نہین ہے تو کیون اُس کے قتل کا ارادہ کرتا ہے اِس غزوہ کا نام قرآن مجید مین یوم الفرقان و یوم اللزام و یوم التقی الجمعان و یوم البعثہ الکبریٰ ہے اور یہ فتح مسلمانون کی اوّل فتح ہی اس فتح سے مشرکین کی ہمتین ٹوٹ گئین حوصلے پست ہوگئے اور کافرون پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کی صداقت بخوبی ثابت ہوگئی جو مراد وہ یقین جانکر مراگو تعصب نے اظہار اسلام نہ کرنے دیا اور جو جیتا رہا وہ بھی دبی زبان سے اقرار رسالت کرتا رہا کفار پر ایسا رعب اسلام طاری ہوا کہ عبداللہ ابن ابی سلول سا کافر منافقانہ طریقہ سے ایمان لایا اپنے تمام توابع کے ساتھ جس تاریخ غزوہ بدر واقع ہوا ہے اُسی تاریخ روم فارس پر غالب آیا تو مسلمانون کو دوہری خوشی ہوئی اسی سال دوم مین صدقہ فطر کا حکم ہوا مگر تعیین ماہ مین اختلاف ہے بعض شعبان کہتے ہین اور بعض رمضان اسی سال دوم مین بتاریخ یکم شوال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسجد مدینہ طیبہ مین نماز عید الفطر پڑھی اسی سال دوم مین عصماء بنت مروان یہودیہ کو جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور مسلمانون کی ہجو کیا کرتی تھی عُمیر ابن عدی ابن خرشہ نے قتل کیا مگر یہ بات پایۂ تحقیق کو پہونچی ہوئی ہے کہ اس معاملہ مین

Marfat.com

صراحتاً یا کنایتہً حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ایما واشارہ نہ تھا
عمیر اس عورت کا پہلا خاوند تھا وہی اُس کا قاتل ہے **اسی سال دوم** مین
غزوہ بنی قینقاع پندرھوین تاریخ شوال کو واقع ہوا۔ اس غزوہ کی وجہ یہ ہوئی
کہ ایک مسلمہ عورت سے کسی یہودی نے ظرافت کی اُس نے شور کیا اتفاقاً
ایک مسلمان وہان آگیا اُس نے اُس یہودی کو ملامت کی وہ یہودی غصہ ہوا
اور سب مسلمانون کو بُرا کہنے لگا اور اُس مسلمان کے مارنے کا قصد کیا وہ بھی دست
بقبضہ ہوا وہ یہودی مارا گیا چونکہ وہ محلہ یہود کا تھا بہت سے یہودیون نے جمع
ہوکر اُس مسلمان کو شہید کرڈالا یہ خبر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو
پہونچی حضور پُرنور نے شرفاے یہود کو طلب کرکے فرمایا کہ بدعہدی نہ کرو اللہ تعالےٰ
شانہ کے غضب سے ڈرو ایسا نہ ہو کہ تم کو بھی وہی معاملہ پیش آئے جو قریش پر
گذرا اور تم یہ خوب جانتے ہو کہ مین اللہ تعالیٰ شانہ کا رسولؐ ہون تم کو مجھ سے
بدعہدی کرنا روا نہین ہے اُن لوگون نے منافقانہ طریقے سے دست بستہ عرض
کی کہ ہم نے حسد نہین کیا آپ زنہار ایسا خیال نہ فرمائین حضور پرنور صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے سکوت فرمایا اس کے بعد جبرئیل امین علیہ السلام نے
خبر دی کہ ان لوگون نے آپ سے منافقانہ لجاجت کی ہے ان کا قلع وقمع کردینا
مناسب ہے لہذا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان کی طرف عزم
کیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا خلیفہ فرمایا اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو علمدار
لشکر کیا اور روانہ ہوئے جب لشکر ظفر پیکر قریب پہونچا تو یہودی قینقاع کے حصارون
مین پوشیدہ ہورہے اور لشکر اسلام نے اُن کو گھیر لیا گیارہ یا پندرہ دن کے بعد
خود حصارون سے باہر نکلے حضور نے منذر ابن حذاقہ اسلمی کو حکم دیا کہ ان کو قید
کرین مگر عبداللہ ابن ابی سلول منافق نے بہت منت وسماجت کی اور اُن کو چھڑایا

Marfat.com

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم دیا کہ یہ لوگ وطن سے نکال دئے جائین چنانچہ تین دن کے بعد عبادہ ابن صامت نے نکالا کہ موضع اَذرعات مین جو اراضی شام سے ہے جا بسے بعد چندے اُن کے اسلحہ اور اسباب اہل لشکر کے ہاتھ آئے اُن مین سے تین۳ کمانین کتوم۱ - روحا۲ - بیضا۳ اور دو۲ زرہین تین۳ تلوارین اور دو۲ نیزے کہ ان کے نام نہین معلوم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پسند فرمائے بعد اس کے پانچوان حصہ حق اللہ نکال کر تقسیم کیا اسی سال دوم مین غزوہ سویق بتاریخ پنجم ذی الحجہ کو واقع ہوا - وجہ اُس کی یہ ہوئی کہ ابوسفیان نے یہ قسم کھائی تھی کہ جب تک کشتگانِ بدر کا عوض محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے نہ لونگا عورت سے ہم بستر نہ ہونگا اور غسل نہ کرونگا اُس قسم کے اُتارنے کو دو۲ سو۱۰۰ سوارون کے ساتھ موضع عریض تک جہان سے مدینہ طیبہ تین۳ میل ہے آیا اُس مقام پر ایک انصاری اپنا مزدور لئے ہوئے کھیت مین کام کر رہا تھا بعض کا بیان ہے کہ وہ سعید ابن عمرو تھا اُس کو شہید کر کے چلتا ہوا اور گھر اور درخت وغیرہ اُس مقام کے جلا دیئے اور اپنے خیال مین یہ بات سمجھ لی کہ ہماری قسم اُتر گئی جب یہ خبر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے ابولبابہ کو خلیفہ مدینہ کا کر کے دو۲ سو۱۰۰ غازیون کے ساتھ اُس مقام کا قصد کیا - ابوسفیان روانہ ہو چکا تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس کے تعاقب مین قرقرۃ الکدر تک چلے گئے مگر وہ نہ ملا صرف کچھ سامان رسد جو اضطراب کی حالت مین چھوٹ گیا تھا ہاتھ آیا اُس مین کئی بورے سویق کے بھی تھے یعنی گیہون اور جَو کا ستو - اسی وجہ سے اس کا نام غزوۃ السویق ہوا - الغرض حضور والا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پانچ دن کے بعد مدینہ مین تشریف لائے اور دسوین ذی الحجہ کو صلوٰۃ عید الاضحیٰ ادا کی اور قربانی فرمائی - اس غزوہ کو بعض نے سال سوم مین لکھا ہے اور بعض نے قبل غزوہ سویق

Marfat.com

لکھا ہے صاحب **قرۃ العیون** کا بیان ہے کہ اس غزوہ کو غزوۂ غطفان اور غزوہ ذی امر اور غزوہ انمار بھی کہتے ہین **اسی سال دوم** مین غزوہ قرقرۃ الکدر واقع ہوا اور اُس کا سبب یہ ہوا کہ بنی سلیم اور غطفان کے جمع ہونے کی خبر بمقام موضع حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم ہوئی اور یہ بھی دریافت ہوا کہ وہ لوگ اہل اسلام کی ایذا دہی کا مشورہ کر رہے ہین لہذا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبداللہ ابن اُمِّ مکتوم کو مدینہ کا خلیفہ کیا اور لوائے مبارک حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیا اور دو سو اصحاب کی جماعت سے روانہ ہوئے جب قرقرۃ الکدر مین پہونچے تو وہ وہان نہ ملے صرف چند چرواہے ملے جو اونٹ چرا رہے تھے اُن مین یسار نام ایک غلام تھا اُس سے کفّار کا حال دریافت کیا اُس نے کہا کہ مین نہین جانتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ شریف کو واپس تشریف لائے اور موضع ضرار مین پہونچکر وہ اونٹ جو وہان ہاتھ آئے تھے اُن کی غنیمت تقسیم فرمائی فی نفر دو دو اونٹ پڑے اور یسار غلام اور سو اونٹ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حصہ مین آئے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یسار غلام کو اس وجہ سے آزاد فرمایا کہ وہ غازی تھا اس سفر مین حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پندرہ شب مدینہ باسکینہ سے غیبت رہی اس کے بعد غالب ابن عبداللہ لیثی مع قبیلۂ غطفان وسلیم پر بھیجے گئے وہان مقابلہ ہوا تین اہل اسلام شہید ہوے اور باقی سلامت با غنیمت مدینہ کو لوٹ آئے یہ سریہ تھا **اسی سال مین** امیہ ابن الصلب شاعر مرگیا یہ ایام جاہلیت مین خیال تدین دل مین رکھتا تھا بعد ازان عیسائی ہوا اور بت پرستی سے تبرا کرکے علماے اہل کتاب کی صحبت مین رہنے لگا اُن لوگون سے جو اخبار پیغمبر آخر الزمان اس نے سنے اور انجیل و تورات کے مطابق پائے تو ازراہ حماقت اس کو اپنے فضائل نفسانیہ اچھے

Marfat.com

معلوم ہونے لگے اور اس کے دماغ مین یہ خیال پکنے لگا کہ وہ نبی مین ہونے والا ہون جب طلوع آفتاب نبوتِ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خبر اس کے کانون تک پہونچی تو یہ ایسا گھبرایا کہ شقاوت ازلیہ مین گرفتار ہوکر داخل نار ہوا جب اس کے اشعار حکمیہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے پڑھے جاتے تھے تو حضور فرماتے تھے اٰمَنَ لِسَانُہٗ وَکَفَرَ قَلْبُہٗ۔

اسی سال مین غزوہ نجد جس کو غزوہ ذی امر وانمار بفتح ہمزہ وسکون کہتے ہین واقع ہوا اور سبب یہ ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سنا کہ بنی ثعلبہ ومحارب موضع نجد پر مجتمع ہین اور اُن کا ارادہ اطراف مدینہ مین تاخت کرنے کا ہے اُن کا افسر دعثور بفتح دال وسکون عین مہملہ وثاے مثلثہ فوقانیہ ابن سخارلی ہے اور بروایتے غورث بفتح غین معجمہ وسکون واو پسر حارث ہے لہذا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ کرکے چارسو پچاس سوارون کے ہمراہ تشریف لے چلے اور موضع ذی القصبہ مین پہونچے زنگار کے پہاڑ کی کھائی مین چھپ رہے ایک ماہ اُسی جگہ اقامت فرماکر واپس تشریف لائے صرف ایک شخص بنی ثعلبہ سے ہاتھ آیا اور وہ مسلمان ہوا اور دعثور بھی اسلام لایا کذا فی المدارج۔ اور صاحب مواہب لدنیہ نے جو اس کا ذکر غزوات الرقاع مین لکھا ہے وہ اس سبب سے ہے کہ وہ بخاری کی حدیث سے دوسرا شخص معلوم ہوتا ہے

فائدہ۔ واضح ہو کہ غزوہ بنی قینقاع وسویق وبنی سلیم وذی امر حسب تحقیق صاحب بہجۃ المحافل **سال** دوم مین بعد جنگ بدر واقع ہوئی ہین اور مابین ان کے سریہ قردہ بفتح یا بکسر قاف وسکون راجس مین زید ابن حارثہ سو سوارون کے ہمراہ بھیجے گئے تھے واقع ہوا اور وجہ اس سریہ کی یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ مین

Marfat.com

خبر پہونچی کہ قریش براہ عراق شام کی طرف تجارت کے واسطے جاتے ہین زید ابن حارثہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے موافق اپنے ہمراہیون کے ساتھ اُس قافلہ پر جا پڑے اور اُن کو لوٹ لیا چاندی وغیرہ ہاتھ آئی کہ بیس ہزار درم خُمس کے نکلے ابوسفیان وصفوان ابن اُمیہ وخویطب ابن عبدالعزیٰ اور عبداللہ ابن ابی ربیعہ مع دیگر شرفاے قریش بھاگ گئے یہ سریہ حسب تحقیق صاحب مدارج غرہ جمادی الاخریٰ مین واقع ہوا اور بعضے اہل سیر غزوہ نجد اور سریہ زید ابن حارثہ کو سال سوم مین بیان کرتے ہین اسی سال مین بعد سریہ زید کعب ابن اشرف یہودی مارا گیا یہ مردود بنی طے سے تھا مان اس کی یہود بنی نضیر سے تھی یہ شخص بڑا مالدار تھا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کمال دشمنی رکھتا تھا محمدؐ ابن مسلمہ صحابی انصاری اُس کے قتل پر مستعد ہوئے اور بعض سخنانِ مصلحت کی اجازت حاصل کرکے روانہ ہوئے اور اُس کافر سے اپنے ربط قدیم کے ذریعہ سے جا ملے اُس نے پوچھا کہ کدھر آئے ہو محمدؐ ابن مسلمہ نے کہا قرض خواہ آیا ہون کیونکہ سے یہ شخص آیا ہی اشارہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات مبارک کی طرف کیا اُس وقت سے ہم لوگون پر بڑی زیر باری ہے اُس مردود نے یہ کلام سنکر کہا کہ اُنہین نکال دونہین تو اور زیادہ خراب ہو جاؤ گے محمدؐ ابن مسلمہ نے کہا کہ اپنی بات کا خیال ہے ابھی خلاف عہد کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا چند روز اور دیکھتے ہین کعب مردود یہ شکایت سنکر رضامند ہو گیا اور کہا کچھ رہن کے لئے لاؤ محمدؐ ابن مسلمہ نے کہا شام کو ہتیار لاؤنگا چنانچہ وقت موعود پر محمدؐ ابن مسلمہ اور ابو نائلہ نون قبل الف وبعدہ یاے تحتانیہ یہ ابو نائلہ کی کنیت ہے اور نام ملکان ابن سلام ہے اور یہ کعب بن اشرف کے برادر رضاعی ہین وہان پہونچے اور بخاری کی روایت ہے کہ تین آدمی اور تھے ابو عبس ابن تجبر حارث ابن اوس عباد بن بشر جس وقت

Marfat.com

یہ اُس کے مکان پر پہونچے کعب گھر مین تھا محمدؐ بن مسلمہ نے پکارا اُس نے آواز سنکر ارادہ باہر آنے کا کیا اُس کی عورت کا ہنہ تھی اُس نے منع کیا کہ اس وقت باہر مت جا اس آواز سے خون ٹپکتا ہے کعب نے کہنے پر اُس کے عمل نہ کیا اور باہر چلا آیا اور اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا یہان قتل کی ترکیب کا مشورہ باخود ہا ہو چکا تھا کعب بہت تکلف کا لباس پہنے ہوے تھا اور بالون مین نہایت خوشبودار تیل ڈالے ہوئے تھا محمدؐ ابن مسلمہ نے کہا کہ تمہارے کپڑے تو نہایت عمدہ خوشبو سے بسے ہوئے ہین اور بال اس سے زیادہ معطر ہین اُس نے کہا میرے پاس عورتین بہت پاکیزہ صاحب جمال ہین وہ خود بھی بسی رہتی ہین اور مجھے بھی بسائے رکھتی ہین محمدؐ ابن مسلمہ نے کہا اگر اجازت ہو تو مین بھی ان گیسوان معطر کی خوشبو سونگھ لون بس پھر کیا تھا اُدھر اجازت ہوئی اور گیسوان کے ہاتھ مین تھے اور یارون نے بالون کی طرح سر تراش لیا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قدم مبارک پر ڈال دیا۔ مدارج النبوۃ مین ہے کہ زمانہ اسلام مین یہ اوّل سر ہے جو کٹ کر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین آیا ہے یہ واقعہ یازدہم ربیع الاوّل شب ماہ کا ہے۔ یہ کافر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے دشمنی رکھنے ہین ابوجہل سے کم نہ تھا۔ اہل سیر نے اِس واقعہ کو سال سوم مین قبل غزوہ بنی نضیر بیان کیا ہے جب قبیلۂ اَوس کے بہادرون نے اس موذی کو قتل کیا تو جان بازانِ قبیلہ خزرج نے مشورہ کیا کہ ہم کیون بہادران قبیلۂ اَوس سے پیچھے رہین ہم بھی کسی دشمنِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سَیئُت لین جو اسی ابن اشرف کا نظیر ہو تاکہ قبیلۂ اَوس کو ہم پر ترجیح نہ ہونے پائے آخر کار یہ مشورہ قرار پایا کہ ابورافع تاجر یہودی جو خیبر مین رہتا ہے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دشمنی مین تیسرا ابوجہل ہے اُس مردود کو قتل کرنا چاہیے چنانچہ بقول ابن اسحٰق اُسی سال مین وہ

Marfat.com

قتل ہوا اور صورت واقعہ یون ہے کہ عبداللہ بن عتیک بروزن فعیل رضی اللہ عنہ صحابی انصاری خزرجی کو چند انصار پر سردار کرکے روانہ کیا یہ جماعت شام کے وقت خیبر مین پہونچی ابورافع سلام ابن ابی الحقیق جو درکنانہ ابی الحقیق زوج اوّل اُمّ المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا بڑا مالدار تاجر تھا ایک گڑھی اُس نے تعمیر کی تھی اور اپنی قوم کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دشمنی اور جنگ پر آمادہ کیا کرتا تھا اور جو شخص اس بات پر آمادہ ہوتا اُس کی ہر امر مین مدد اور اعانت کرتا یہ جماعت بہادرون کی اُس کی گڑھی کے متصل پہونچی تو عبداللہ نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم یہین ٹھیرو مین اکیلا جاتا ہون اگر کوئی موقع ہوا تو مین تنہا ابورافع کا کام تمام کرکے آتا ہون جب عبداللہ اُس کے مکان کے دروازے کے پاس پہونچے تو معلوم ہوا کہ کسی کا گدھا گم ہوگیا ہے اُس کی تلاش مین کچھ لوگ مشعلین لیکر نکلے ہین یہ اُسی جماعت مین شریک ہوگئے۔ جب وہ لوگ دروازے مین داخل ہوئے تو یہ باہر دروازے کے بیٹھ گئے دربان نے جانا کہ یہ اسی جماعت مین کا کوئی آدمی ہے اُس نے کہا کہ بندۂ خدا جلد آ مین کیواڑ بند کرتا ہون عبداللہ ابن عتیک دروازہ مین داخل ہوئے فرماتے ہین کہ مین ایک گدھے کے تھان مین پوشیدہ ہوگیا اور دربان نے جہان کنجیان رکھین تھین مین نے اُس جگہ کو اچھی طرح خیال کرلیا جب وہ سوگیا تو مین نے کنجیان لین اور ابورافع کی طرف چلا وہ بالاخانہ پر سوتا تھا اور قصہ خوان دیر تک قصہ کہتا رہا جب وہ خاموش ہوگیا تو مین بالاخانہ پر گیا اور جس دروازے کو کھولتا تھا اُس کو پھر اندر سے بند کردیتا تھا کہ اَور کوئی باہر سے آنہ سکے۔ ابورافع اپنے عیال مین سوتا تھا مجھے معلوم نہ ہوا کہ وہ کہان ہے مین نے پکارا اے ابورافع وہ بولا مین نے آواز پر تلوار ماری مگر خالی گئی ابورافع نے ایک چیخ زور سے ماری مین اُس مکان سے باہر نکل آیا پھر تھوڑا

Marfat.com

توقف کرکے اندر مکان کے گیا اور آواز بدل کر کہا اے ابو رافع تو نے کیون چیخ ماری اُس نے کہا کہ تمہاری خرابی ہو ابھی مجھ پر کسی شخص نے حملہ کیا مین نے آگے بڑھ کر اُس کے پیٹ پر تلوار ماری اور اُسے زور سے دبا دیا پیٹھ کی ہڈیون سے بھی گذر گئی اور مین وہان سے دروازے کھولتا ہوا چلا زینے سے اُترتے وقت میرا پاؤن جھوٹا پڑا پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی اُسی وقت عمامہ پھاڑ کر مین نے پنڈلی کو خوب کسکر باندھ لیا اور دروازے سے نکلکر گڈھی کے قریب ٹھیرا کہ خوب تحقیق ہوجاے کہ ابو رافع مردود فی النار ہوا یا نہین - جب صبح ہوئی تو قلعہ کے برج پر نوحہ گر عورت نے پکارا کہ ابو رافع تاجر اہل الحجاز کی موت کی خبر سناتی ہون مین نے وہان سے آگے بڑھکر عبداللہ ابن اُنیس وغیرہ ہمراہیون سے کہا کہ یہ خبر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین پہونچا دو مین بھی آتا ہون مگر مین اپنے یارون سے جلد پہونچا اور سب حالات حضور مین عرض کیے آپ نے میری پنڈلی کی چوٹ پر دست مبارک پھیر دیا اللہ تعالے شانہ نے فوراً شفا بخشی - الحمد للہ علی احسانہ دشمن کے شر سے جب اللہ تعالے شانہ نجات عطا فرمائے تو اُس بلا سے نجات پانے کا شکر کرے دشمن کے مرنے کا شکر نہ کرے یہ اہل اللہ کا طریقہ نہین ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو شکر کیا وہ یہی شکر تھا -

ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تیسرا سال

روایت ہے کہ جب تیسرا سال ہجری کا شروع ہوا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اکثر ماہ ربیع الاوّل مدینہ منورہ مین جلوہ فرما رہے پھر بطرف نجران تشریف لے گئے اور پورے دو ماہ یعنی ربیع الثانی وجمادی الاوّل وہین مقیم رہے مگر نوبت

Marfat.com

محاربہ نہین پہونچی آخرکار مدینہ منورہ کو نہضت فرماہوے اور ماہ شعبان مین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا اور حضرت بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہا اپنی دختر طاہرہ کا نکاح حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور یہ فرمایا کہ اگر میرے چالیس بیٹیان ہوتین تو ایک کو دوسرے کے بعد عثمان ہی سے عقد کر دیتا - اور ماہ مبارک رمضان مین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا - اور پندرھوین ماہ شعبان مین حضرت امیرالمومنین حسن مجتبیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے **فائدہ** حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین غزوہ بحران اسی سال مین لکھا ہے لہذا اُن کے حساب سے یہ غزوہ دہم قرار پایا ہے اور مؤلف بہجۃ المحافل نے اس غزوہ کا ذکر ہی نہین کیا ہے اور **غزوہ اُحد** کو غزوہ نہم قرار دیا ہے اُحد بضمتین ایک پہاڑ ہے مدینہ منورہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر زبیر ابن بکار کے نزدیک قبر حضرت ہارون علیہ السلام کی اسی پہاڑ پر ہے **بیان غزوہ اُحد** روایت ہے کہ بتاریخ پانزدہم شوال روز شنبہ و بروایتے یازدہم و بروایتے ہفتم و بروایت حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ غزوہ بدر سے ایک برس بعد کہ اکتیسوان مہینا ہجرت کا شروع تھا کہ **غزوہ اُحد** واقع ہوا اور سبب اس غزوہ کا یہ ہوا کہ جب مشرکین قریش بدر سے مراجعت کرکے مکہ معظمہ مین پہونچے تو اقارب و عشائر مقتولین بدر ابوسفیان سے ملنے کو آئے اور کہا کہ تمام منفعت مال تجارت جس کو تو شام سے لایا ہے لشکر آرائی مین صرف کر ہم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرنا منظور ہے تو ہم کو اس مین کیا مشورہ دیتا ہے اُس نے کہا کہ جب تم سب لوگ اس بات پر اتفاق کر چکے ہو تو مین بھی اُس اتفاق سے جُدا نہین ہون اور بنی عبد مناف بھی میرے شریک ہین جب یہ مشورہ باخود ہا

Marfat.com

پختہ ہوگیا توسب نے ملکر متاع تجارت جو دارالندوہ مین رکھی تھی نکالی اور بیچ ڈالی
چنانچہ ایک ہزار اونٹ اور پچاس ہزار مثقال طلا اُس تجارت کا راس المال تھا
جب اُسے فروخت کیا تو برابر کا فائدہ ہوا راس المال تو مالکانِ تجارت نے گھر مین
رکھ لیا اور اُس کا نفع لشکر آرائی مین صرف کیا اور اطراف مین ایلچیون کو بھیجکر اپنے
ہم مشرب مشرکون کو بُلایا یعنی عمرو ابن العاص وہبیرہ ابن ابی وہب و ابن الزبعری
اور ابو غزہ جمحی شاعر نے یہ ایلچی گری کی تھی بعد اس کے یون صلاح ہوئی کہ ایکی مرتبہ
عورتین بھی ساتھ چلین اور وقت جنگ سرود لیکر اپنے اپنے مَردون کو اور جو عزیز
و اقارب اُن کے ہون اور جن عورات کے بھائی باپ جنگ بدر کے قتل شدہ ہون
اُن کے نام اور اُن کے اوصاف ان لڑنے والون کو یاد دلاکر ان کی جرائت بڑہائین
اور نوحہ کرین تاکہ اہل فوج کمال استقلال سے جنگ کرین اس عرصہ مین عباس ابن
عبد المطلب مکہ مین مقیم تھے آپ نے ایک مرد قبیلہ بنی غفار کو قاصد اجورہ دار مقرر
کرکے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مفصل
حالات سے مطلع فرمایا جب وہ مدینہ منورہ مین پہونچا تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ملاقات نہ ہوئی حضور محلہ قبا مین جلوہ افروز تھے وہ
قاصد وہین پہونچا اُس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سوار ہورہے تھے
اُس نے خط حضرت عباس کا دیا آپ نے لفافہ اُس کا چاک فرماکر اُبی ابن کعب
کو دیا اُنہون نے مضمون خط سنا دیا آپ نے اُن سے فرمایا کہ اس مضمون کو مخفی
رکھنا بعد اس کے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سعد ابن ربیع کے گھر
تشریف لے گئے اُن سے خلوت مین سب حال بیان کیا اور مدینہ کو تشریف لائے
سعد کی زوجہ نے یہ سخنان راز کسی طرح سُن لئے تھے اس وجہ سے یہ راز افشا ہوگیا
اور یہودیون اور منافقون مین سرگوشیان ہونے لگین کہ مکّے سے آدمی آیا ہے

Marfat.com

مگروہ خوشی کی خبر نہین لایا ہے لہذا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس کے آنے سے مسرور نہین ہوئے۔ یہ خبر مشہور ہوگئی اور کفار قریش مکہ معظمہ سے باہر نکلے۔ ابو عامر راہب اپنی قوم کے پچاس آدمی لیکر لشکر قریش کے ساتھ مل گیا اب کفار قریش نے لشکر آراستہ کرکے ذوالحلیفہ مین خیمے نصب کئے اور وہان تین روز کے قیام کا حکم دیا اور سب لشکر کا جائزہ لیا تو تین ہزار مردان جنگی شمار مین آئے ان مین سات سو مرد زرہ پوش تھے اور سامان لشکریہ تھا۔ تین ہزار اونٹ دوسو گھوڑے پندرہ ہو دجین ہزار گانے والی عورتین اور جمیع روسا وشرفا مثل ابوسفیان واسود ابن مطلب وجبیر ابن مطعم وصفوان بن اُمیہ وعکرمہ بن ابی جہل وحارث ابن ہشام وعبداللہ ابن ربیعہ وخویطہ ابن عبدالعزیٰ وخالد ابن ولید وابوعزہ شاعر جمحی مع خویش واقارب سب اس لشکر مین موجود تھے اور سرداری اس لشکر کی ابوسفیان پر قرار پائی اور رسالداری خالد بن ولید پر جب یہ سب اخبار حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دریافت ہوئے تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اَنَس ومونس پسران فضالہ کو دریافت حالات کے لئے بطور جاسوس روانہ فرمایا وہ خبر لائے کہ عریض کے کھیتون مین کافرون نے اپنے لشکر کے اونٹ اور گھوڑے چھوڑے ہین ایسا نظر آتا ہے کہ اب سبزہ باقی نہ رہیگا بعد اس کے مزید اطمینان کے واسطے حباب ابن المنذر روانہ کئے گئے اور ارشاد ہوا کہ تم خوب تحقیق کرکے خبر لاؤ وہ جب پلٹکر آئے تو خبر مفصل مع کیفیت وکمیت لشکر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تحریر کی مطابق التماس کیا اُس رات یعنی شب جمعہ جس کی صبح کو لڑائی ہونے والی تھی سعد ابن معاذ وسعد ابن عبادہ واُسید ابن حضر باجماعۃ دلاوران دولت خانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر بنظر حفاظت بیدار رہے اور اکثر اصحاب

Marfat.com

باصفا حراست مدینۂ منورہ مین مصروف رہے اِس غزوہ مین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یہ مرضی ہوئی کہ مدینہ سے باہر نہ نکلین اس لئے احباب و اصحاب سے یہ شورہ فرمایا کہ تمہاری اس مین کیا راے ہے غالب تعداد مہاجرین وانصار کی اسی طرف تھی کہ مدینہ سے باہر نہ نکلین حتّٰی کہ عبداللہ ابن ابی سلول منافق بھی اسی راے کا شریک تھا یعنی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مبارک راے سے اتفاق کیا اور کہا کہ ہمارا تجربہ شاہد ہے کہ مدینہ مین رہکر دشمن سے مقابلہ کرنے مین اہل مدینہ ظفریاب ہوتے ہین اور ابی ابن کعب نے بھی اس کی تائید کی لیکن بعض نوجوانانِ انصار نے جو شوق شہادت اور جوش شجاعت مین بھرے بیٹھے تھے کہا کہ ہم تو میدان مین نکل کر کفار نگون سار سے مقابلہ کرنا پسند کرتے ہین حضرت سید الشہدا امیر حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور سعد ابن عبادہ اور نعمان ابن مالک اور قبائل اوس وخزرج نے اُن کی موافقت کی۔ الغرض اس ردوبدل مین اس قدر مبالغہ ہوا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بھی حضرت امیر حمزہ سید الشہدا رضی اللہ عنہ کی راے کی طرف میلان فرمایا چنانچہ جمعہ کی صبح کو حضرت والا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ شانہ پر بھروسا کرو اللہ تم کو مدد دیگا اور اُس کے رسولؐ کے حکم کو مانو اور اپنے دلون کو قوی رکھو اور لشکر کو آراستہ کرو پھر بعد نماز عصر حجرہ شریفہ مین تشریف لے گئے شیخین رضی اللہ عنہما ہمراہ تھے دونون نے اپنے ہاتھون سے سر مبارک پر عمامہ باندھا اور دو زرہین پہنا کر ادیم کا پٹکا کمر سے باندھا اصحاب جان نثار آستانہ عُلیا پر تشریف آوری کے منتظر تھے کہ حضرت محبوب حق صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شمشیر حمائل کئے ہوئے اور سپر پشت مبارک پر لٹکائے اور نیزہ دست اقدس مین لئے ماہ شب چہاردہم کی طرح برآمد ہوئے

Marfat.com

تو جن لوگون کی راے مدینہ سے باہر نکل کر لڑنے کی تھی سخت نادم ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ
جو کچھ آپ کے دل مبارک مین آئے وہ کیجئے ہم خلاف مرضی حضور پرنور کے کوئی کام کرنا
نہین چاہتے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم سے پہلے ہی
کہتا تھا تم نے نہ مانا اب مین سلاح جنگ بدن پر باندھکر کھول نہین سکتا جب تک
اللہ تعالے شانہ فیصلہ نہ فرمائے اب تو جو ارادہ کر چکے ہو کرو بشرط صبر فتح تمھاری ہی ہے
اگر میرے حکم پر قائم رہو گے۔ پھر تین نیزے آپ نے طلب فرمائے اور تین علم تیار کئے
مہاجرین کا علم بردار علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کو اور بقولے مصعب ابن عمیر کو فرمایا
اور قبیلہ اَوس کا نشان اُسید ابن حضیر کو دیا اور قبیلہ خزرج کا نیزہ یعنی عَلَم حباب ابن المنذر
کو بخشا اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو مدینہ کا خلیفہ مقرر کیا اور اسپ تیز گام و خوش خرام
پر سوار ہوے کمان گردن مبارک سے لٹکائی نیزہ ہاتھ مین لیا اور جانب اُحد متوجہ
ہوئے اُس وقت ہمراہ رکاب ظفر انتساب سو جوان زرہ پوش تھے اور سَعْدَین رضی اللہ
عنہما نامداران شجاعان انصار زرہین پہنے ہوئے آگے آگے روانہ تھے کہ ناگاہ جُعال
ابن سراقہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے روبرو آیا اور
ایک ٹھنڈی سانس بھر کر بولا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم معلوم
ہوتا ہے کہ آپ کل مارے جائین گے حضورؐ نے فرمایا اَلَیْسَ الدَّھْرُ کُلُّہٗ غَدًا
دنیا کی اتنی ہی عمر ہے یعنی ایک دن کی بعد ازان آپ نے بنی نجار مین منزل فرمائی
اور اپنے لشکر کی موجودات ملاحظہ کی تو جماعۂ اطفال سے مثل عبداللہ ابن عمر ابن خطاب
زید ابن ثابت اُسامہ ابن زید ابن ارقم براء بن عازب ولید بن ظہیر غزابہ بن اوس
ابوسعید خدری ثمرہ بن جندب رافع بن خدیج بسبب کم سنی کے لشکر سے جُدا
کر دیے گئے یہ لوگ مدینہ کو واپس ہوئے لیکن رافع اور ثمرہ عرض معروض کر کے
رہ گئے جب آفتاب غروب ہوا تو بلالؓ نے نماز مغرب کی اذان کہی حضور پرنور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز جماعت کے ساتھ ادا فرمائی رات بھر وہین مقام ہوا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنی نجارمین فروکش ہوئے باقی اصحابؓ اُسی مقام کے آس پاس اُترے اس شب کو محمدؐ ابن مسلمہ نے پچاس آدمی ہمراہ لیکر لشکر کی محافظت کی اور ذکوان ابو سمع بن عبد قیس نے خیمہ مبارک کی نگہبانی کی لشکر قریش وہان سے بہت نزدیک تھا سب حال یہان کا وہ لوگ مشاہدہ کرتے تھے کہ لشکر ظفر پیکر اسلام مین ہوشیاری ہورہی ہے وہ لوگ بھی جابجا چوکی پہرہ متعین کرنے لگے الحاصل جانبین مین رات بھر ہوشیاری وبیداری رہی صبح کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سوار ہوئے اور ابو حثیمہ خازنی راہ بتلانے کو آگے آگے چلے قبیلہ بنی حارث کے ایک اندھے نے براہ حسد وبغض جھولیان خاک کی لشکریون پر ڈالین چونکہ خاکساری وعاجزی ایمان کی شان ہے کسی نے اُس سے تعرض نہ کیا مگر سعد بن زید اسہل نے ناراض ہوکر اُس اندھے کو ایک کمان ماری تاکہ اپنی حرکت حاسدانہ سے باز آئے حضور پرنور سید الصابرین وشاکرین اس حرکت سے ناراض ہوئے کہ یہ فعل اُن کا خلاف حلم وبردباری تھا جب اُحد مین لشکر ظفر پیکر پہونچا تو صبح کا وقت تھا نماز صبح بجماعت واذان واقامت ادا فرمائی عبداللہ ابن ابی سلول منافق کہ مع تین سو نفر بنی حارث وبنی سلیم سے لشکر کے ساتھ تھا چلا گیا ہرچند عبداللہ ابن حرام نے روکا مگر نہ ٹھیرا - ایک روایت ہے کہ پہلی ہی منزل سے چلا گیا تھا اہل مدینہ نے اُسے بہت ملامت کی اور اُس کے ہمراہی رفقا بہت پشیمان ہوئے بعد اس کے غزوہ اسلام نے بحکم حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صفوف لشکر اسلام آراستہ کین کوہ اُحُد کو پشت پر رکھا اور مدینہ باسکینہ کو مُنہ کے سامنے - اور عَیْنَین پہاڑی کو جو کوہ اُحُد کے قریب ہے اور اس مین ایک غار بھی ہے جانب چپ قرار دیا اور اس طرف سے فوج کفار کے یورش

Marfat.com

کرنے کا خطرہ تھا لہذا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبداللہ ابن جُبیر کو پچاس تیراندازون کی جماعت سے وہان پر معین فرمایا اور تاکید کردی کہ یہ مقام نہ چھوڑنا۔ چاہے ہم غالب ہون یا مغلوب بعد اس کے خود حضور پُرنور نے بنفس نفیس صفِ غازیان شیر دل آراستہ فرمائی اس طرح کہ عکاشہ ابن محض اسدی یا زبیر بن العوام کو میمنہ اور ابوسلمہ ابن عبدالاسد مخزومی کو میسرہ کیا اور ابوعبیدہ ابن الجراح اور سعید ابن وقاص کو آگے اور مقداد ابن الاسود کو پیچھے فرمایا اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قلب لشکر مین جگہ عنایت فرمائی اور حضرت امیرالمومنین یعسوب المسلمین علی ابن ابی طالب نے معیت و مصاحبت حضور اختیار فرمائی اور مترصد ہوئے کہ جس مقام مین ارشاد ہو اُسی طرف متوجہ ہون اور مشرکون نے بھی صف آرائی کی۔ خالد بن ولید کو دائین پر عکرمہ بن ابی جہل کو بائین پر ابوسفیان کو قلب لشکر پر صفوان بن اُمیہ یا عمرو بن العاص کو سوارون کا افسر کیا اور رخنہ کوہ پر کھڑا کیا اور عبداللہ بن ربیعہ کو تیراندازون کا سردار مقرر کیا اور لشکر کفار مین سو تیرانداز تھے اور علم بردار کفار کا طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور اُس کو کبش کتیبہ کہتے تھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پوچھا کہ علم بردار مشرکین کا کون ہے عرض کی کہ بنی عبدالدار آپ نے فرمایا نَحْنُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ مِنْهُمْ ترجمہ ہم لایق تر ہین اُن سے وفا کرنے مین پھر استفسار فرمایا کہ مصعب بن عمیر کہان ہے وہ بولے یارسول اللہ حاضر ہون آپ نے فرمایا خُذِ اللوا یعنی نشان اُٹھا اُنہون نے فوراً نشان اُٹھالیا اور آگے آپ کے رہے۔

جنگ کا آغاز

لشکر کفار فجار سے ابو عامر سیاپس تیرانداز اپنی قوم سے لیکر میدان جنگ مین آیا

Marfat.com

اور آواز دی کہ مین ابو عامر ہون مسلمانون نے کہا لَا مَرْحَبًا بِكَ وَلَا اَهْلًا يَا فَاسِق اُس نابکار نے مسلمانون کو تیر مارنے شروع کئے اور چند غلام قریش اور بھی اُس کے ساتھ تھے وہ پتھر مارتے تھے مسلمانون نے بھی پتھر اور تیر برسانے شروع کردئے یہان تک کہ ابو عامر اور اُس کے ہمراہی سب بھاگ گئے اور عورتین لشکر کفار مین دف بجاتی تھین اور رجز گاتی تھین اُن رجزون مین سے ایک جزیہ تھا۔

نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقْ نَمْشِیْ عَلَی النَّمَارِقْ
اَنْ تُقْبِلُوْا نُعَانِقْ اَوْ تَدْبِرُوا نُفَارِقْ
فِرَاقُ غَیْرُ وَامِقْ

فائدہ طارق نام ہے بنی اُمیہ بن عبد الشمس کا یہ بیتین اُس کے حق مین ہین اور ضرب المثل ہین عرب مین جو عورت حسین ہوتی ہے وہ اپنے نسبت طارق کی طرف کرتی ہے اور حاصل معنی ان بیتون کی یہ ہین کہ ہم خوبصورت عورتین ہین اور مسندون اور قالینون پر چلتی ہین جو مردانہ وار جنگ کریگا ہم اُس سے ملین گے اور جو جنگ سے بھاگے گا اُس سے ہم دور رہین گے جب ابو عامر کافر میدان جنگ سے بھاگا تو تیر اندازانِ اسلام نے غلبہ کیا اور اتنے تیر مشرکون کے سوارون پر مارے کہ کافرون مین سے ہوازن کی جماعت نے راہ گریز اختیار کی یہ **دوسری جماعت پر لشکر اسلام کا غلبہ اور فتح** ہے اور طلحہ بن طلحہ جو مشرکین کا علمدار تھا اُس نے میدان مین نکل کر مبارز طلب کیا۔ مُبارز بتقدیم راے برزاے جنگ آور لڑنے کے لئے جسے طلب کرتے ہین۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اُس کے مقابلے مین آئے اور اُس کے سر پر ایک ہاتھ تلوار کا مار کر واصل جہنم کیا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس طریقۂ جنگ سے خوش ہوئے اور باواز بلند تکبیر کہی آپ کی متابعت مین سب مسلمانون نے تکبیر کہی باواز بلند۔ شاہ خیبر نے حملہ کرکے

Marfat.com

صفوف کفار کو مضطرب کر دیا۔ اس کے قتل کے بعد عثمان بن ابی طلحہ علم بردار کفار ہوا حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہاتھ تلوار کا اُس کے دونون شانون کے بیچ مین مارا ایک ہاتھ شانہ سمیت کٹ گیا اُس کا پھیپڑہ نظر آنے لگا۔ پھر حضرت حمزہ اُسے مار کر لوٹے اور کہتے تھے اَنَا اِبْنُ سَاقِ الْحَجِیْج یعنی مین حاجیون کے پانی پلانے والے کا بیٹا ہون۔ بنی ہاشم کو یہی خدمت تھی جو عزت کے طریقہ سے اُن کو حاصل تھی اور حضرت سید الشہدا کی مراد اس جملہ سے خواجہ عبد المطلب تھے کہ سقایت حرم محترم اُن کے حوالہ تھی **حیف حیف حیف** حسین ابن علی شہید دشت کربلا علیہ السلام اسی خاندان کے دُرِ شاہوار تھے جو کربلا مین مع اعوان و انصار بے آب و دانہ شہید ہوئے ؎

آزردہ رفت از تو لبِ تشنۂ حسین ۔۔۔ اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند

پھر ابو سعید بن ابی طلحہ نے علم اُٹھایا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک تیر اُس کے گلے پر مارا کہ زبان اُس کی ہانپتے ہوئے کُتے کی طرح باہر نکل آئی بعد اُس کے مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ نے علم اُٹھایا عاصم بن ثابت بن ابی افلح رضی اللہ عنہ نے اُس کو تیر مارا وہ ہلاک ہوا پھر حارث بن ابی طلحہ نے علم اُٹھایا اُس کو بھی عاصم نے زخم تیر سے فی النار والسقر کیا پھر کلاب بن طلحہ نے علم لیا اُس کو زبیر بن عوام نے قتل کیا رضی اللہ عنہ پھر جلاس بن طلحہ بجائے اُس کے علم بردار تھا طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اُس کو قتل کیا پھر ارطاط بن سرحبیل علم بردار ہوا اُس کو علی مرتضیٰ شیر خدا نے مارا پھر شریح بن قارض علم بردار ہوا راوی کہتا ہے کہ مین نہین جانتا کہ اسے کس نے مارا پھر بنی عبد الدار کے غلامون مین سے صواب نام ایک غلام نے علم اُٹھایا اُس کو قزمان نے مارا اور یہی قول صحیح ہے

حال قزمان منافق کا واقدیؒ کہتے ہین کہ قزمان منافقون مین سے تھا

Marfat.com

اور لشکر اسلام سے تخلف کرکے مدینہ مین رہ گیا تھا اُسے عورتون نے طعنہ دیا کہ سب مرد تو لڑائی مین گئے ہین اور تو عورتون کی طرح گھر مین بیٹھا ہے وہ یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوا اور سلاح جنگ سے آراستہ ہوکر کوہ اُحد کی طرف چلا اُس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صفین برابر فرما رہے تھے لشکر اسلام مین جاکر شامل ہوا اور صفِ اوّل مین جاکر کھڑا ہوا اور پہلے اُسی نے اعدا کی طرف تیر چلایا اور اتنا لڑا کہ سات مشرکون کو قتل کیا پھر جب بہت زخمی ہوکر گرا اور قریب بمرگ تھا تو قتادہ اُسکی طرف سے ہوکر گذرے اور اُس سے کہا یا ابا غیلان خوشگوار ہو تجھے شربت شہادت اُس نے کہا مین نے اس لئے جنگ نہین کی بلکہ سبب اس کا یہ تھا کہ قریش میرے نخلستان کے پتون کو پائمال نہ کرین اور چونکہ اُس کے زخم اُسے بہت تکلیف دے رہے تھے اُن سے تنگ آکر خود اپنی تلوار سے خودکشی کی۔ مروی ہے کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس کو یاد فرماتے تھے ارشاد کرتے تھے قرمان اہل دوزخ سے ہے کذا فی روضۃ الاحباب۔ جب قریش کے علم بردار کی قوم تمام ہوچکی اور بنی عبدالدار سے کوئی باقی نہ رہا کہ علم برداری کرے اُس وقت رایتِ کفار نگونسار ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ بعد ان کے جب کوئی مرد نہ رہا تو عمرہ بنت علقمہ حارثیہ کفار کی علم بردار ہوئی اور پھر کفار پر ہزیمت پڑی اور اُس روز حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک تلوار اپنے دست مبارک مین لی اور فرمایا کہ کون ہے جو اس کا حق ادا کرے اور اس تلوار کو مجھ سے لے آپ کے یارون مین سے ایک جماعت نے چاہا کہ اُس کو لین آپ نے اُن کو وہ تلوار عنایت نہ فرمائی ابو دجانہ انصاری نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس کا حق کیا ہے حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا حق یہ ہے کہ اس کو دشمنون پر چلاوے یہان تک کہ اُن کو ہلاک کرے ابو دجانہ نے عرض کی کہ یارسولؐ اللہ

Marfat.com

میرے مان باپ آپ پر قربان مین لیتا ہون آپ نے وہ تلوار اُن کو حوالہ کی- پھر ابو دجانہ جس غول پر حملہ کرتے تھے اُس کو پریشان کر دیتے تھے- القصّہ سب مسلمانون نے یکبارگی فوجِ کفار پر حملہ کر دیا اور تلوارین مارنی شروع کین اور اُن کو اُن کی جگہ سے ہٹا دیا اور دور تک بھگا کر لے گئے آخر کو تعاقب چھوڑ کر مسلمان لوٹ مین مصروف ہو گئے خالد بن ولید نے کفار کی ایک جماعت کے ساتھ شگاف درۂ کوہِ عینین سے لشکر اسلام کی پشت پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لشکر اسلام کے تیر انداز جو وہان متعین تھے اُس جماعت نے کفار نگونسار کی جماعت کے حملہ کو واپس کر دیا اور یہ حملے چند مرتبہ کئے گئے اور واپس ہوتے گئے فوج کفار گھات مین لگی رہی جب ان تیر اندازانِ اسلام نے دیکھا کہ یہ حملہ روک دیا گیا ہے اب وہ ادھر کا قصد نہ کرین گے تو ان لوگون کو بھی مال لوٹنے کا شوق پیدا ہوا اور کہا کہ اب یہان پر توقف ہمارا بے سود ہے ہم بھی لوٹ مین شریک ہون عبداللہ بن جبیر نے جو ان کے امیر تھے ان کو بہت روکا اور سمجھایا کہ ہرگز یہان سے جنبش نہ کرنا حضور کا حکم نہین ہے اور حضرت کا ارشاد اُن کو یاد دلایا مگر امر تقدیری ٹل نہین سکتا کسی نے اُن کا کہنا نہ مانا اور کہا کہ حضرتؐ کی یہ مراد نہ تھی جو تم کہتے ہو سب وہان سے چلے آئے مگر دس آدمیون سے کم وہان رہ گئے جب خالد بن ولید نے میدان خالی پایا تو عکرمہ اور اُن کے رفقا کو اپنے ساتھ لیکر حملہ کر دیا وہ سب شہید ہو گئے اب وہ مسلمانون کے پیچھے اچانک پہونچ گئے صفین درہم برہم ہو گئین اور بے خبری کی حالت مین مسلمانون کا قتل شروع ہو گیا اسی عرصہ مین ہوائے مخالف یعنی باد دبور جسے پچھوا کہتے ہین زور سے چلنے لگی اور اس سے پہلے باد صبا چلتی تھی یعنی پورب کی طرف کی ہوا- یہ پریشانی لشکر اسلام مین حضرتؐ کی نافرمانی کے سبب سے واقع ہوئی- روایت ہے کہ چودہ صحابی سات مہاجرین مین سے اور سات انصار مین سے

Marfat.com

حضور پرنورؐ کے ہمراہ تھے مہاجرین مین سے ابوبکر صدیق اور علی مرتضےٰ اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابوعبیدہ بن الجراح اور زبیر بن العوام - اور انصار مین سے حباب بن المنذر اور ابودجانہ اور عاصم بن ثابت اور سہل بن حنیف اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ اور حارث بن الصمہ کہتے ہین کہ محمد بن مسلمہ بھی اُن مین سے تھے رضی اللہ عنہم آٹھ نے اُن مین سے اُسی دن حضورؐ پرنور کے دست مبارک پر مرنے کی بیعت کی یعنی جب تک مر نہ جائین جنگ سے ہاتھ نہ روکین اللہ تعالیٰ شانہ کی عنایت سے یہ آٹھون اُس دن محفوظ رہے وہ آٹھون بزرگ یہ ہین علی علیہ السلام طلحہ زبیر ابودجانہ حارث حباب عاصم سہل اور تیس آدمی آگے آگے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جنگ کر رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے وَجْهِيْ دُوْنَ وَجْهِكَ وَنَفْسِيْ دُوْنَ نَفْسِكَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ غَيْرَ مَوْدَعٍ یعنی میری ذات آپ کی ذات مبارک کی اوٹ ہے اور میری جان آپ کی جان اقدس کی اوٹ ہے اور آپ پر سلام درانحالیکہ یہ سلام رخصت کا نہین - حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جب کفار نے مسلمانون پر غلبہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میری نظر سے غایب ہوگئے مین نے آپ کو شہیدون مین تلاش کیا نہ پایا مین نے اپنے دل مین کہا کہ وہ ذات مقدس تو ایسی نہین ہے کہ میدان جنگ سے کنارہ فرما جاے اور شہیدون مین بھی نہین ہین گمان میرا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے ہمپر غصہ کیا ہمارے اعمال کے سبب سے اپنے رسولؐ کو آسمان پر اُٹھا لیا اب یہی بہتر ہے کہ مقاتلہ کرون اور مارا جاؤن تلوار ننگا لکر کفار پر حملہ کیا یہان تک کہ وہ سب منتشر ہوگئے - پھر مین نے دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس جگہ جلوہ فرما ہین اور مین سمجھا کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے اپنے فرشتون کے ذریعہ سے

Marfat.com

آپ کی محافظت فرمائی ۔ معارج النبوت مین ہے کہ جس وقت حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے بحکم حضور پرنورؐ کفار سے مقابلہ کیا اور اُس جماعت کو منتشر کر دیا تو اُس وقت ابو دجانہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما آپ کے سر مبارک پر ننگی تلوارون کا سایہ کئے ہوے تھے ۔

فائدہ اُس وقت یہ جنگ بے قاعدہ طریقہ سے ہو رہی تھی اور جو بڑے بڑے بہادر اصحاب تھے وہ کفارون کو پھیلے ہوئے میدان مین روکے ہوئے تھے اور اندازاً جیسا کہ اوپر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تیس ۳۰ آدمی تو حضرت کے آگے آگے تھے اور جنگ کر رہے تھے اور چودہ ۱۴ آدمی انصار و مہاجرین مین سے تھے جو آپ کو گھیرے ہوئے تھے حضرت **حمزہ** رضی اللہ عنہ ایک طرف لڑ رہے تھے اور حضرت **عمر ابن خطاب** رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ساتھ اُس مقام کو روکے ہوے تھے جس درۂ کوہ سے کفار کی فوج ادھر نکل آئی تھی اور آ رہی تھی ۔ آپ نے اُن کو وہان سے ہٹایا **فقیر محمد اکبر** عرض کرتا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ صحابی بھاگے ۔ کتابین موجود ہین ہماری نظر سے تو یہ معرکہ نہین گذرا کہ رسول اللہ کو چھوڑ کر صحابہؓ مین سے کسی کا قدم پیچھے ہٹا ہو یا میدان چھوڑ کر مدینہ کو چلے گئے ہون یا کسی مسلمان نے کسی صحابی کو بھاگتے ہوے دیکھا ہو جن کو شہادت زندگی سے زیادہ عزیز ہو وہ میدان سے قدم پیچھے ہٹا سکتے ہین ۔ ہرگز نہین واقعہ یہ ہوا کہ جب درۂ کوہ کی متعین فوج اپنی فتح ملاحظہ کر کے مال غنیمت جمع کرنے کو اپنے امیر کے حکم کے خلاف میدان جنگ مین آ گئی (یہ الزام بے شک اُن پر ہے کہ اپنے امیر کی نافرمانی کی) تو خالد بن ولید اُن معدودۂ چند آدمیون کو مع اُن کے امیر کے قتل کر کے پشت کی طرف سے اُس فتحمند فوج پر جو بالکل بے خبری کی حالت مین اپنے اپنے کام مین مشغول تھے آ پڑے بے شک اس ناگہانی واقعہ مین کچھ صحابہ شہید ہوئے

Marfat.com

پھر وہ لوگ جہان جہان تھے وہین اپنی حفاظت اور دشمن کے دفع کرنے مین مشغول ہو گئے اور اچھی طرح دادِ شجاعت و مردانگی دی اور برابر لڑتے رہے جب بعض منافقین نے اپنی اپنی آوازین بدلکر پکارنا شروع کیا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قتل ہوئے تو بے شک صحابہ کو اِس آواز کے سننے سے بڑا انتشار ہوا اور ضرور انتشار ہونا تھا۔ کیونکر نہ ہوتا صحابہ اور جملہ مسلمانون کے واسطے تو حاصل کارخانہ قدرت آپ ہی کی ذات مبارک تھی کیونکر وہ گھبرا نہ جاتے اور حضورؐ پرنور کا یہ واقعہ ہوا کہ پورے میدان کی کیفیت اُس وقت وہان سے نظر نہ آتی تھی آپ اُس کا معائنہ فرمانے کو ایک ٹیکرے پر چڑھ گئے جب آپ کو کفار نے بلندی پر ملاحظہ کیا تو ابن قمیہ بدبخت نے آپ کی طرف پتھر مارنے شروع کئے رخسارہ پرانوار آپ کے زخمی اور خون آلود ہوئے اور حلقے خود کے آپ کے سرِ مبارک مین گھُس گئے اور جبین روشن آپ کی مجروح ہوئی اور پیشانی سے خون بہکر ریش مبارک تک آیا آپ اپنی چادر مبارک سے اُسے پوچھتے تھے اور فرماتے تھے کیونکر فلاح پائیگی وہ قوم جس نے اپنے پیغمبر کے ساتھ ایسا معاملہ کیا حالانکہ وہ اُن کو خدا کی طرف بُلاتا ہے پھر حضورؐ پرنور رحمۃ للعالمین نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اھد قومی انھم لا یعلمون یعنی اے اللہ ہدایت فرما میری قوم کو تحقیق کہ یہ مجھے نہین جانتے۔ اور عتبہ بن ابی وقاص نے آپ کو پتھر مارا لب زیرین آپ کا زخمی ہوا اور دندان رباعی نیچے کے سیدھے رخسار کی طرف کے شہید ہوئے۔ اور عبداللہ بن شہاب نے آپ کی کُہنی پر پتھر مارے کُہنی حضور پرنور کی مجروح ہوئی یہ حملے حضور پر دور دور سے ہو رہے تھے جس بلندی پر حضور پرنور کھڑے تھے کفار نے مخفی طریقے سے وہان کئی گڑھے زمین مین کھود کر خس پوش کر دئے تھے اور چونکہ دو زرہین اوس روز حضور پہنے ہوئے تھے اُن کا بوجھ زیادہ ہو گیا تھا ناگہان حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

کسی سبب سے دائین یا بائین طرف ہٹے تو پاے مبارک اُس خس پوش گڑھے مین آگیا آپ نے اُس گڑھے کی طرف میلان فرمایا بس اتنی ہی دیر آپ لوگون کی نگاہون سے غائب ہوئے تھے کہ کفار نے خبر اُڑادی کہ آپ شہید ہوگئے۔ چودہ جان نثار صحابیؓ انصار اور مہاجرین سے وہان موجود تھے فوراً طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ گڑھے مین اُتر پڑے اور آپ کو بغل مین لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی معاونت سے باہر یعنی اُس گڑھے کے اوپر لائے اُس روز حضرت طلحہ کی معراج کا دن تھا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُنکی پشت مبارک پر قدم رکھکر بمعاونت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ گڑھے کے اوپر آئے حضرتؐ نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ شانہ کی شان مین یہ حدیث فرمائی **حدیث حضرت طلحہ کی شان مین** مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَمْشِیْ فِی الدُّنْیَا وَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بن عبید اللہ **ترجمہ حدیث شریف** جو شخص کہ چاہتا ہو کہ کسی ایسے آدمی کو دیکھے کہ وہ دنیا مین چلتا پھرتا ہو اور اہل جنت ہو تو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے جب آپ گڑھے مین گرے ہین تو مردود ابن قمیہ نے آواز دی کہ مین نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قتل کیا یہی آواز کفار قریش کے کانون تک پہونچی اور جو مسلمان کہ جابجا اپنی حفاظت مین جنگ کر رہے تھے وہ اُسی آواز کی طرف دوڑے اسی کو کہا جاتا ہے کہ مسلمانون کے قدم اُکھڑ گئے جب تحقیق ہوگیا مسلمانون کو کہ یہ خبر غلط ہے پھر کفار نگونسار کی طرف پلٹ پڑے اور جنگ کرنے لگے مگر یہ خبر مدینہ طیبہ تک پہونچی اس خبر ناخوش کو سُنکر چودہ عورتین اہل بیت نبوت مین سے مدینہ سے نکلین اور دوڑتی ہوئی جنگ گاہ مین پہونچین ازانجملہ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن پانچون اشقیا کے حق مین بد دعا کی جن لوگون نے حضرت پر یورش کی تھی

Marfat.com

یہ سال اُن پر تمام نہ ہوا کہ سب کے سب فی النار والسقر ہوئے۔ جن لوگون نے یہ خبر مدینہ مین پہونچائی تھی اُن مین سے اکثر منافقین تھے۔ اور جو لوگ اپنی کسی ضرورت سے مدینہ مین رہ گئے وہ بھی یہ خبر ناخوش سُنکر فوراً جنگ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ الغرض جب عبداللہ بن حمید اسدی نے سنا کہ حضورؐ پرنور زخمی ہوئے تو وہ مردود اپنا گھوڑا میدان مین دوڑاتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مجھے بتاؤ کہ مین اُن کو قتل کرون یا خود مارا جاؤن ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اُس کا راستہ روکا اور ایک وار تلوار کا مار کر اُسے فی النار والسقر کیا حضورؐ نے ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی شان مین فرمایا اَللّٰھُمَّ اَرْضِ عَنْ اَبِیْ خرشۃَ کَمَا اَنَا عَنْہُ رَاضٍ اے اللہ راضی ہو ابی خرشہ سے جیسا کہ مین اُس سے راضی ہون اور ابن قمیہ علیہ اللعنہ جب کفار فجار مکہ کی طرف لوٹے ہین تو یہ اُنہین دونون مین ایک پہاڑ پر سوتا تھا اللہ تعالیٰ شانہ کی ایسی مرضی ہوئی کہ ایک مینڈھے نے آکر اُس کے پیٹ پر ٹکّر ماری کہ اُس کے سینگ اُس بدبخت کے حلق سے باہر نکل آئے اور وہ ہلاک ہو گیا اور ابی ابن خلف گھوڑے پر سوار بارادہ قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قریب آیا دیوانہ وار ہزلیات بکتا ہوا آپ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے حربہ لیکر اُسپر مارا وہ مردود اپنے گھوڑے کی باگ پھیر کر بھاگا اور چیخین مارتا تھا اور فریاد کرتا تھا قوم نے کہا کہ او نامعقول نامرد یہ تیرا زخم ایسا کاری نہین ہے جس سے تو اتنی ہائے پکار کر رہا ہے اُس نے کہا کہ تم نہین جانتے یہ زخم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہاتھ کا ہے قسم ہے لات وعزیٰ کی یہ زخم مین اکیلا رکھتا ہون اگر تمام اہل ذی المجاز کو پہونچتا تو یکبارگی مرجاتے مین اس زخم سے ہرگز زندہ نہ رہونگا اس لئے کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہا تھا کہ تیرا قاتل مین ہون پس وہ کافر اُحد سے لوٹنے کے وقت واصل بجہنم ہوا

Marfat.com

اور بعض ان مین سے اسی جنگ مین مارے گئے غرض کہ یہ سال اُن پانچون پر تمام نہ ہوا کہ سب فی النار والسقر ہوئے۔

واقعہ دردناک شہادت حضرت سید الشہداء حمزا شیر غزاے اسلام رضی اللہ عنہ

مولٰنا کا فلسفہ رحمۃ اللہ علیہ

رحمتِ حق بہانہ می جوید

رحمتِ حق بہانہ می جوید

اسلام کوئی ہاتھ دو ہاتھ کے عرض وطول کا چھوٹا سا گھڑا تو ہے نہین کہ اس سے ذراسی بھی نجاست پاک نہین ہوسکتی یہ تو اس عالم مین جتنے دریا اور سمندر ہین سب سے بڑا دریا ہے دوسری بات یہ ہے کہ ہر دریا اور ہر سمندر نجاست ظاہری کو پاک کرتا ہے بدن کسی نجاست سے آلودہ ہوگا دریا مین جاکر غوطہ لگایئے پاک ہوگیا نجس کپڑے دھوبی کو دیجئے پاک کرلائیگا **دل کی اور کفر کی نجاست** کو دو کرور سمندر بھی پاک نہین کرسکتے جس کا فر نے جس بڑے سے بڑے سمندر مین غوطہ لگایا جب تک وہ سمندر کے اندر ہے اُس وقت بھی ناپاک ہے اور جب باہر سر نکالا جب بھی ناپاک افسوس اُن کوتہ نظر اور کوتہ اندیش لوگون پر کہ **اللہ کی رحمت یعنی دریاے اسلام** کو اُس حوض سے بھی جو دہ دردہ ہے تنگ کیا چاہتے ہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مولاناے رومی کا فلسفہ تو پڑھ لیا ہوگا اب حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا فلسفہ بھی پڑھ لیجئے۔

Marfat.com

اگر دردہد یک صلائے کرم
عزازیل گوید نصیبے بزم

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ تو اقرار اُلوہیت ہے جس زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا وہ زبان پاک ہوگئی یہ جملہ بھی بے نقط ہے اور کہا جاتا ہے نقاط حروف کے زیور ہین مگر دیکھیے کہ یہ جملہ بے نقط ہی خوبصورت معلوم ہو رہا ہے اس نے زبان کی شست وشو کردی اب بندے کی زبان اس قابل ہوئی کہ وہ تصدیق رسالت کے ذریعہ سے بندے کی نجاست دل کو دھوئے اور وہ جملہ جو جملۂ کائنات کا وسیلۂ نجات ہے یہ ہے محمد رسول اللہ اور یہ بھی نقطون کی زینت اور آرائش سے پاک خود ہی خوبصورت ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

ہمارے بعض برادران مہربان کہ جن کے دل محبت اہل بیت سے معمور ہین وہ کہتے ہین کہ ہمین تو وحشی قاتل حضرت امیر حمزہ سے نفرت ہے + ہم بھی اُن کے نام سے اُس وقت تک متنفر رہے جب تک وہ ایمان نہین لائے تھے جب وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوئے اور ایمان لائے اُن کے گناہ کا بار اُن کے سر سے اُتر گیا اور یہ کہین ثابت نہین ہے کہ حضور پر نور اُن کی طرف سے مُنہ پھیر لیتے تھے جب اللہ نے اُن کو پاک کر دیا تو پھر اُن کے پاک ہونے مین کیا کمی اسلام مین شک وشبہ کو دخل نہین ہے اسلام کے بعد کسی مومن کو اُس کی کفر کی باتون پر مواخذہ کرنے کا حکم نہین دیکھو یہ آیت قرآنی ہے اور سورۂ حُجرات چھبیسوین[۲۶] پارے مین موجود ہے قال اللہ تعالیٰ شانہ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ

Marfat.com

حاصل مضمون یہ ہے اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اُن کے کفر کی باتین یاد دلا کر رنجیدہ نہ کرو اب وہ اُس جرم سے پاک ہو گئے۔

میرے پیارے عزیزو اللہ تعالیٰ شانہ تم کو گناہون سے بچائے

اللھم آمین میری عرض سنو اور سمجھو تم تیرہ سو سال گذشتہ کا فیصلہ اب کرنے بیٹھے ہو حالانکہ باخود ہامین فیصلہ ہو چکا ہے اور قرآن پاک نے عام فیصلہ کر دیا ہے کہ اہل کفر کے اُن افعال واقوال پر جو اسلام کے خلاف مین اُن سے سرزد ہوے کوئی مواخذہ نہین ہے جب وہ ایمان لائے وہ کیسی ہی دردناک تکلیفین کیون نہ ہون تمہاری اور ہماری خیریت اسی مین ہے کہ جو اصولِ مذہب طریقت وشریعت موافق اجتہاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ پیران طریقت سے پہونچی ہین اُن کو خوب مستحکم طریقہ سے ہم پکڑے رہین اور اپنی راے کو دخل نہ دین اب زمانہ اجتہاد

باقی نہ رہا اسلامی درسگاہون کے دروازون مین قفل پڑ گئے

استاذہ علم دین کبریت احمر سے بہت زیادہ معدوم ہین اور جو حضرات اس وقت مجتہد بنے بیٹھے ہین وہ بزرگ ذات اپنے ہی گھر کی چار دیواری کے اندر کے مجتہد ہین ہم تو فقیرون کے کفش بردار ہین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی لکیر کے فقیر ہین اور تا زندگی رہین گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

الغرض تھوڑی سی دیر تک تو مسلمانون کا یہ حال رہا کہ اُن کو سوا ے قتال کے کچھ سوجھتا ہی نہ تھا باخود ہا مسلمان آپس مین ایک دوسرے کے ہاتھ سے زخمی ہو گئے اور جو لوگ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر بنظر حفاظت حلقہ زن تھے جیسے ماہ شب چہاردہم پر نجوم درخشان باآواز بلند پکار رہے تھے وجہی لوجہہ الوفاء ونفسی لنفسک الفداء وہ سب شہید ہوے آخر کار اُن مین سے کافرون نے زیاد ابن السکن کو شہید کیا اور چاہا کہ اُن کا سر کاٹ لین مگر اصحابؓ

Marfat.com

اُن کی لاش کو اُٹھا لائے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قدمون مین ڈال دی اُن مین کچھ جان اُس وقت باقی تھی اُن کی روح مبارک میری زبان سے یہ شعر پڑھتی ہوئی باغ جنان کو سدھاری ؎

سر در رہِ عشقِ تو فدا شد چہ بجا شد　　این بار گران بود ادا شد چہ بجا شد

یہ سخت واقعہ لشکر اسلام پر دو آدمیون کے سبب سے وقوع مین آیا ایک تو حضرت خالد بن الولید دوسرے عکرمہ ابن ابی جہل مگر جب وہ اسلام لائے تو کچھ باز پرس اِس واقعہ کی اُن کے ذمہ باقی نہ رہی اب اُن کے نامون کے آگے پیچھے حضرت بھی ہے اور رضی اللہ عنہ بھی ہے پھر اور دوسرے صحابی ان دونون خطابات عزت سے کیون محروم رکھے جاتے ہین اور **حضرت امیر حمزہ** سید الشہدا رضی اللہ عنہ کا اُس روز یہ حال تھا کہ آپ کے دونون ہاتھون مین تلوارین تھین اور آپ دونون ہاتھون سے قتال کر رہے تھے کہ ناگاہ آپ وحشی کے ہاتھ سے شہید ہوے اس کا مفصل حال آگے صفحے مین درج ہوگا۔ **مصعب ابن عمیر علمدار اسلام** ابن قمیہ کے ہاتھ سے شہید ہوے اُسی وقت لشکر اسلام کا **علم** ایک فرشتے نے مصعب کی صورت مین متمثل ہو کر فوراً اُٹھا لیا اُسے زمین پر گرنے نہ دیا اور آخر روز تک جب تک جنگ قائم رہی وہ علم اُس کے ہاتھ مین رہا جب لڑائی بند ہوئی تو وہ فرشتہ نشان لئے ہوئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا تقدم یا مصعب اُس نے عرض کیا کہ مین مصعب نہین ہون تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتہ ہے پھر وہ نظر سے غائب ہو گیا اور لوگون کو معلوم ہوا کہ مصعب شہید ہوئے **ماجرائے شہادت مصعب علم بردار اسلام**

رضی اللہ عنہ مصعب علم مہاجرین لئے ہوئے کفار سے جنگ کر رہے تھے کہ ناگاہ

Marfat.com

ابن قمیہ اپنے گھوڑے پر سوار آیا اور اوسنے تلوار مصعب کے سید ہے ہاتھہ پر ماری کہ
ہاتھہ کٹ گیا تو مصعب نے علم کو بائین ہاتھہ مین لیا اور فرمانے لگے وما محمد الا رسول
قد خلت من قبلہ الرسل تو ابن قمیہ بدبخت نے وہ ہاتھہ بہی قطع کیا تو مصعب نے دونون
بازوؤن سے علم اوٹھایا اور یہی آیت اونکی زبانپر تہی حالانکہ اوسوقت تک نازل نہوئی
تہی بعد اوسکے ابن قمیہ بدبخت نے نیزہ مارا کہ وہ زمین پر گر پڑے اور فرشتے نے وہ
علم قبل گرنیکے ان سے لے لیا اور بعض سورخین نے لکہا ہے کہ ابو الروم ابن عمیر نے
وہ علم ان سے لے لیا تہا یہہ روایت ضعیف ہے حقیقت حال یہہ ہے کہ اللہ جل
شانہ کو منظور نہوا کہ علم بردار اسلام کی شہادت سے کوئی واقف ہوا سلئے کہ اگر یہہ خبر
معلوم ہوجاتی تو لشکر مین انتشار ہوجاتا لہذا پروردگار تعالیٰ شانہ نے فرشتہ بہیجا یہ
ممکن تہا کہ ایک فرشتہ تمام لشکر کفار کو قتل کرڈالتا مگر اللہ تعالے شانہ فی عالم مین جہان
جہان جو انتظام رکہا ہے وہان اوسی طریقہ سے کارروائی ہوا کرتی ہے الغرض اس
جنگ مین بہت مشرک مارے گئے اور غازیان اسلام بہی جنگ بدر کی نسبت زیادہ شہید
ہوے اس معرکہ مین پانچ یا چہہ کافرون نے عہد کیا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کو قتل کرینگے ایک[1] بدبخت عبداللہ ابن شہاب زہری دوسرا[2] عتبہ ابن ابی
وقاص زہری تیسرا[3] عبداللہ ابن ابی وقاص زہری اور بعض اسکی جگہہ عبداللہ ابن
حمید اسدی کو لکہتے ہین جیسا کہ ہم اوپر لکہہ چکے ہین مگر یہہ شخص ابو دجانہ صحابی کے
ہاتھہ سے مارا گیا چوتہا[4] عبداللہ ابن قمیہ پانچوان[5] ابی ابن خلف بہی چہٹوان[6] عبداللہ
ابن حمید اسدی چنانچہ ابن قمیہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پتہر
مارے کہ حلقہاے خود رخسارہ مبارک مین چبہ گئے اور پیشانی نورانی مجروح ہوئی
یہہ واقعہ اوپر گذر چکا ہے جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زرہ
کے بوجہہ سے گرے تو زانوے مبارک چیل گئے طلحہ ابن عبداللہ نے آپ کو بغل مین

Marfat.com

لے لیا اور اپنے ہاتھہ کو حضرت کی سپر کر دیا قمیہ بدبخت نے اوسی ہاتھہ پر تلوار مارین مارین جس سے حضرت طلحہ کا ہاتھہ شل ہوگیا اور زخمونکی شدت سے آپ زمین پر گر پڑے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پانی لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پیا اور کہا کہ طلحہ کے پاس لیجاؤ حضرت صدیق اکبر فرماتے ہین کہ طلحہ بے ہوش تھے اور خون جاری تہا مینے پانی چھڑکا تو ہوش مین آئے اوسنے اول یہی پوچھا کہ رسول اللہ کا کیا حال ہے مین نے کہا کہ آپ بخیریت ہین مجھے تیرے پاس بہیجا ہے طلحہ نے کہا الحمد للہ اب جو مصیبت ہوگی سب آسان ہے۔

روایت ہے کہ ابن قمیہ نے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر تلوار ماری اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم گڈہے مین گرے تو اوس مردود نے پکار دیا کہ مین نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قتل کیا یہی خبر منافقین نے مدینہ مین پہونچائی جب یہ خبر مدینہ مین پہونچی تو انس ابن النضر عم انس ابن مالک رضی اللہ عنہ تلوار کھینچکر لشکر کفار پر دوڑے اور سعد ابن وقاص کہنے لگے کہ واللہ اُحُد کی طرف سے بوئے بہشت آتی ہے اور یہ کہتے ہوئے بجلی کیطرح لشکر کفار پر جا گرے اور خوب مقابلہ کیا آخر کار شہید ہوے اور اتنے زخم کہاے کہ اونکا لاشہ شہید دنمین پہچان نہ پڑتا تہا اونکی بہن نے ایک تل کے سبب سے جو اونکی ہاتھہ کی اونگلی مین تہا پہچانا۔

روایت ہے کہ اسّی زخمون سے کچھہ زیادہ تیر و شمشیر و نیزونکے انس ابن النضر کے لگے تہے۔ **روایت** ہے کہ عبداللہ ابن حمید اسدی کافر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو زخمی سنکر کہنے لگا اگر کوئی مجھکو آپ کا نشان دے تو فوراً حضرت کو جاکر قتل کر ڈالون یا خود مارا جاؤن کسی مشرک نے دور سے بتلا دیا وہ مردود حضور پرنور کا قصد کرکے چلا ابو دجانہ انصاری نے اوسکو راستہی مین فی النار کر دیا۔

روایت ہے کہ ابن قمیہ بدبخت نے جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

پر تلوار کا وار کیا تو از راہ تکبر بولا خذ ہا وانا ابن قمیہ آپ نے اوسکے واسطے دعاے بد کی اور اوسی سال وہ مینڈہے کی ٹکر سے مرگیا اور پیٹ اوسکا پھٹ گیا۔

از تفریح الاذکیا حضرت حمزہ سید الشہدا کی

شہادت رضی اللہ عنہ

حضرت حمزہ کا قصہ پڑہکے روئین اہل دل درد آگین ہے حکایت خون چکان افسانہ ہے

اسمین ذرا بھی شک نہین کہ آپ بہادران عرب کی جان تہے اکثر یہ بات سننے مین آئی ہے کہ جو آدمی اعلیٰ درجہ کا بہادر ہوتا ہے وہ بہت کم درجہ آدمی کے ہاتہہ سے شہید ہوتا ہے حضرت سید الشہدا کا قاتل ایک حبشی غلام تہا جسکا نام وحشی ہے مگر فتح مکہ کے بعد اسلام لایا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل بہی ایک مجوسی غلام تہا اور حضرت اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل خود آپ ہی کا غلام تہا جسکا نام عبد الرحمن ابن ملجم تہا حضرت سیدنا حسین علیہ السلام کا قاتل وہ بہی ایک ناکس ترین اقوام سے تہا لعنۃ اللہ علیہم اجمعین قصہ شہادت حمزہ یہہ ہے کہ وحشی واسطے انتقام طعیمہ بن عدی کے احد کو بہیجا گیا تہا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرے یہہ راستہ مین ہند بنت عتبہ سے ملا اوسکو معلوم ہوا کہ اسکا یہہ ارادہ ہے وہ بہی اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کے خیال مین تہی یعنی عتبہ کے جو بدر کی لڑائی مین حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتہہ سے قتل ہوا تہا اوسنے بہی وحشی کو امید وار انعام کیا۔ وحشی کا بیان ہے کہ مینے حضرت حمزہ کو میدان جنگ مین دیکہا کہ شیر درندہ کیطرح کافرونکی صف مین گہسے ہوے جنگ کر رہے ہین اور کفار ادہر اودہر بہاگتے پہرتے ہین ناگاہ سباع بن عبد العزیٰ خذاعی صف کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

اوسکے سامنے آے اور فرمایا اے اُمّ انمار کے بیٹے کہ قطعہ کرنے والی بطور کی ہے (یعنی اُمّ انمار ختانہ تھی لڑکیون کا ختنہ کیا کرتی تھی) تو لڑتا ہے اللہ اور اللہ کے رسُول سے اور آن واحد مین اوسے قتل کیا وحشی کا بیان ہے کہ مین ایک پتھر کی آڑ مین پوشیدہ تھا جب حمزہ میرے قریب آے اور وہ مجھسے غافل تھے میری اونکو خبر نتھی مینے اپنے حربہ کو یعنی برچھی کو اونکی طرف چلایا میرا وار اونکی ناف کے نیچے لگا اور پار ہوگیا حمزہ نے مجھپر حملہ کیا مین نے بھاگ کر اپنی جان بچائی اور حمزہ راہ مین گر پڑے اور ایک جماعت اونکے یارون مین سے اونکے پاس آئی اور اونکو پکارا کہ اے ابو عمارہ مگر آپ نے کچھہ جواب ندیا مینے جان لیا کہ آپ آخر ہوگئے پھر مینے وہین پتھر کی آڑ مین کچھہ دیر تک تامل کیا یہانتک کہ لوگ اونکے پاس سے ہٹ گئے پھر مین اونکے پاس گیا اور اپنا حربہ نکالا پھر اونکے دشمن اونکے پاس آگئے اور اونکا شکم مبارک چاک کرکے دل نکالا اور نعش مبارک کے ٹکڑے کرڈالے انا للہ وانا الیہ راجعون

قصہ شہادت حنظلہ رضی اللہ عنہ

حنظلہ رضی اللہ عنہ مدینہ مین تھے اور اوسی روز اونکی شادی ہوئی تھی غسل کر رہے تھے ایک طرف کا سر دھویا تھا کہ خبر شکست اسلام سُنی اوسی طرح اوٹھے اور ہتھیار لیکر روانہ میدان جنگ ہوئے لڑے اور خوب لڑے اور اللہ کی راہ مین شہید ہوگئے پھر آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ علیہم السلام اونکو غسل دے رہے ہین اسیوجہہ سے اونکو غَسِیْلُ الملایکہ کہتے ہین مواہب لدنیہ مین ہے کہ اسی مقام سے بعض فقہا مثل حضرت امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے استنباط کیا ہے کہ شہید اگر جنب کی کی حالت مین ہو تو غسل دیا جاے ۔ اور تیر اندازانِ کفار کے مقابلہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا اور کہا

Marfat.com

یا سعد اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یعنی اے سعد تیر چلا میرے ماں باپ تجھپر فدا ہون۔ اسطرح جب طلحہ رضی اللہ عنہ سے بہادری وجرات ظاہر ہوئی کہ ایک کافر نے تیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر چلایا اور تیر اوسکا خطا نکرتا تھا تو حضرت طلحہ نے اپنے ہاتھہ کو آپکے سامنے کردیا اونکی چھوٹی اونگلی مین لگا وہ اُنگلی بیکار ہوگئی اونکے واسطے بھی ایسا ہی کلمہ ارشاد فرمایا تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب آپ کا چہرہ مبارک مجروح ہوا ہے اور حلقے خود کے سر یا رخسارۂ مبارک مین گھس گئے تو مین جلد آپ کیطرف دوڑا مینے دیکھا کہ ایک مرد بہت تیز رفتاری سے اسطرف آرہا ہے گویا کہ اوڑتا ہے مین نے اپنے دل مین کہا کہ خدایا یہ طلحہ ہو تو ہم دونون ملکر یہ حلقے نکالین جب وہ نزدیک آیا تو معلوم ہوا کہ ابو عبیدہ ہین پس اوسنے مبادرت کی اور کہا اے ابوبکر قسم دیتا ہون مین تجھے اللہ کی ٹھہر جا تاکہ مین حلقے حضرت کے رخسارۂ روشن سے نکالون مینے کہا اچھا نکال ابو عبیدہ نے اپنے دانت سے پکڑکر ایک حلقہ کھینچ لیا اور اونکا دانت بھی ٹوٹ گیا اور دوسرا حلقہ دوسرے دانت سے پکڑکر نکالا وہ بھی دانت گر پڑا اسلئے اونکو عرب اَھْتَم کہتے تھے عرب کے محاورہ مین جسکے اگلے دانت ٹوٹے ہون وہ اہتم کہلاتا ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ جب حلقے آپکے رخسارۂ روشن سے نکال لئے تو خون بہنے لگا تو میرا باپ مالک بن سنان اپنے منہ کو رخسارہ تابان پر رکھکر خون چوستا تھا اور پی جاتا تھا مگر لوگون نے اسمین کلام کیا آپ نے فرمایا کہ میرا خون اسکے خون مین ملگیا جس مین میرا خون ملا ہوا ہے وہ مالک بن سنان ہے اور جسکے خون مین میرا خون ملا ہے اوسپر آتش دوزخ کا اثر نہوگا۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوس گڑھے سے باہر تشریف لائے سب نے جانا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زندہ ہین پھر وہ لوگ جو دور دور جنگ کررہے تھے وہ بھی حاضر ہوئے پھر آپ مع جماعت صحابہ کے متوجہ شعب اُحُد کے ہوئے پس اسی عرصہ مین جو میدان جنگ خالی پایا وہ عورتین جنکے

Marfat.com

عزیز و اقارب جنگ بدر مین صحابہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ سے قتل ہوے تہے اپنا اپنا بدلہ
لینے آپہونچین حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا شکم مبارک چاک کرکے دل روشن
نکالا اور دانتون سے چباکر پہینکدیا جتنے مصائب شہدا پر زیادہ ہونگے ثواب زیادہ ہی
حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کے ساتہہ جو یہہ باتین کی گئین اونکی
ذات گرامی کو تو کوئی تکلیف نہوئی اسلئے کہ جو درد و مصیبت کا حس کرنے والی ہے وہ
روح ہے اور وہ نورانی جوہر جسد اطہر سے جدا ہوچکی تہی گوشت و پوست و استخوان وغیرہ
باقی تہے اونکو چاہے مسلم رہنے دو یا اونکا قیمہ کرڈالو اب روح کو اونسے کچہہ تعلق نہین ہے
اوسنے تو اب یہہ لباس کثیف چہوڑا اور خلعت تجرید جو سراسر نور ہے پہن لیا اوسکو اس
جسد فرسودہ کی حاجت نہین مصایب مصایب مصایب یہہ مصایب تو
نور و ازل سے **شاہ گلگون قبا سلطان کربلا حضرت حسین** مورد
صد رنج و بلا علیہ السلام کے واسطے تہے خود ذات پاک پر پیاس کی شدت گرسنگی
کی تکلیف زمین گرم آسمان گرم ہوا گرم دوزخی گرم مزاجون کا مقابلہ اعوان و انصار
پیاسے سواری کے جانور پیاسے پاکدامن بیبیان پیاسین شیر خوار بچے پیاسے برادر عزیز
عباس علمدار اپنی نظرونکے سامنے اوس گرم زمین پر زخمون مین چور دم توڑ رہا ہے
شبیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے یا ابتاہ العطش پکار رہا ہے اور
نیزہ ظالم کی انی سینہ بیکینہ سے پار ہے اور وہ پدر شفیق جو امام زمانہ ہے ایسے لخت جگر کو
ایک قطرہ پانی نہین پہونچا سکتا دختر معصومہ جو باپ کی عاشق زار ہے اور باپ سے کسیوقت
جدا نہوتی تہی اب ہمیشہ کے واسطے جدا ہوتی ہے خواہر شفیقہ جو مادر مکرمہ سے بہت زیادہ
مہربان ہے وہ بے مقنعہ و چادر ہوا چاہتی ہے زوجہ پاک دامن و پاکیزہ سیرت اوس کا
خیال جدا روحی تکلیف دہ ہے پسر شیر خوار ہاتہون پر پیاسا تڑپ کر مرگیا جوان فرزند جو بیماری
کی نقاہت سے کروٹ نہین بدل سکتا پا بزنجیر و طوق بگردن ہونے والا ہے جوان جوان

Marfat.com

بہانجے بھتیجے جنکے دامن دولت مین ماں باپ کی ہزارون اُمیدین بندہی ہوئی ہین
زخمون سے چور ہین اور تڑپ رہے ہین فرمائیے تمام مصائب کا خاتمہ اسی ذات پاک پر
ہے یا نہین اور خود جسم نازنین پر جو برگ گل سے زیادہ معطر اور نرم و نازک و رنگین ہی بیاسی
زخم ہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون ؎

آزردہ رفت از تو لبِ تشنۂ حسین اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند

محمد اکبر ابو العلائی داناپوری

عرض کرتا ہے کہ مین اپنی بے بضاعتی اور کم علمی سے شرمندہ ہون کہ کچھہ نہ لکھہ سکا مگر
اچھون سے بہت کچھہ اُمید ہو سکتی ہے وہ اپنے سایل کے سوال پر نظر کرتے ہین اون کو
علمی سرمایہ سے عرض نہین ہے جیسے ان باپ کو چھوٹے توتلے بچے کی باتین اچھی معلوم
ہوتی ہین اور تنے کسی ملک الشعرا کے قصاید اچھے نہین معلوم ہوتے مینے یہہ چند سطرین
حضور سلطان کربلا مین نذر کردی ہین مجھے دنیا کے آدمیون کی پسند و ناپسند سے
غرض نہین ہے **الغرض** پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پہاڑ کے
نیچے پہونچے تو ابو سفیان نے چاہا کہ پہاڑ پر سے مغالطہ دیکر پھر لشکر اسلام پر آپڑے
اودہر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہونچکر راستہ اوسکا روکا اور جنگ کرکے ہٹا دیا
اللہ تعالےٰ شانہ نے لشکر اسلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوشش سے محفوظ
رکھا اوس روز حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غایت ضعف کی وجہ سے
نماز ظہر بیٹھکر ادا فرمائی **کیون بے نماز** درویشو آپ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی نماز کا اہتمام دیکھا کہ اس ضعف پر بھی نماز فوت نفرمائی وقت ہی پر
بیٹھکر ادا فرمائی اب یا درویشان باکمال ارشاد ہو آپ کا سرمایہ فقر زیادہ ہے یا محبوب
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سرمایہ نبوت زیادہ ہے پھر آپ نے چاہا کہ پہاڑ پر

Marfat.com

تشریف لیجائین راستہ مین ایک بڑا پتھر پیش آیا آپ ضعف سے اوسپر چڑھ نسکے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت تھے فوراً بیٹھ گئے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اونکے دوش مبارک پر قدم رکھکر چڑھ گئے حضرت طلحہ کا دوش پہلے بہی مبارک تہا اب دوسرا شرف حاصل ہوا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَوْجَبَ طَلْحَۃُ یعنی طلحہ نے بہشت اپنی ذات پر واجب کرلی ابوسفیان نے جب قصد لوٹنے کا کیا تو چاہا کہ دریافت کرلے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زندہ ہین یا نہین آگے آیا اور کہا اَفِی الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ترجمہ کیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قوم مین ہین آپنے فرمایا کہ جواب ندو پہر کہا اَفِی الْقَوْمِ اِبْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ آپ نے فرمایا جواب ندو جب اوسنے جواب نہ پایا تو اپنی قوم سے کہا کہ یہہ سب مرگئے اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا اے دشمن خدا تو نے جھوٹ کہا اللہ تعالیٰ شانہ نے تیرے لئے سب کو زندہ رکھا ہے پہر ابوسفیان نے اپنے بتونکی ستایش کی اور کہا اُعْلُ هُبَلْ یعنی بلندی قبول کرا ے ہبل آپ نے فرمایا جواب اسکو دو کہ اللہ اعلیٰ و اجل ابوسفیان نے کہا اَلْعُزّٰی لَنَا وَلَا عُزّٰی لَکُمْ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہو اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَا لَکُمْ ابوسفیان نے کہا کہ آجکا دن بدر کا جواب ہے اور مردون مین کچہہ مثلہ کئے ہوے پاؤگے اگرچہ مین نے اسکا حکم نہین کیا مگر مجھے یہہ کام کچہہ بُرا بہی نہین معلوم ہوا **فائدہ** مُثلہ اوسے کہتے ہین کہ دشمن کی فوج اپنے دشمن کے مقتول کو جو میدان جنگ مین اوسے پڑے ملین اونکی نعش کی بیحرمتی کرین اور ناک کان کاٹ کر صورت خراب کرڈالین مگر اسلام نے اس فعل کو جائز نہین رکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوسفیان کو جواب دیا کہ وہ دن اور آج کا ہرگز برابر نہین ہمارے مردے شہید ہین اور جنت مین ہین اور تمہارے مردے دوزخ مین ہین پہر ابوسفیان نے کہا ہمارے تمہارے درمیان ایک برس کا وعدہ ہے اور موضع

Marfat.com

بدر مقرر ہوا حضور پرنور نے فرمایا کہ کہدو اس سے کہ اسی پر قایم رہے پھر مشرکین بیدین مخالف وخاسر مکے کیطرف روانہ ہوے۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خاطر مبارک مین اور اکثر صحابہ کے دلون مین یہہ دغدغہ پیدا ہوا کہ مبادا یہہ لوگ مدینہ کے غارت کرنیکا قصد کرین اسلئے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ کو فرمایا کہ مخالفین کے پیچھے جاکر دریافت کرو کہ یہہ کدہر جاتے ہین پھر حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ آپ کے فرمان واجب الاذعان کے موافق خبر لاے کہ مشرکین بیدین مکے کو روانہ ہوے۔ پھر نماز پڑہی آپ نے شہداے اُحُد پر پہلے آپنی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر نماز پڑہی بعد اوسکے جسکا جنازہ لاتے تہے حضرت حمزہ کے جنازے کے آگے رکہدیتے تہے اور نماز پڑہتے تہے یہانتک کہ ستر نمازین حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے پر پڑہی گئین یہی روایت تمسک مرجح ہے حضرت امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بخلاف روایت حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ کہتے ہین کہ شہید پر نماز پڑہنا نچاہیئے اسلئے کہ اون کے نزدیک یہی حدیث صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے شہداے اُحُد پر نماز نہ پڑہی اور ارباب سیر کا اس پر اتفاق ہے اور سب علما کا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غسل ندیا شہداے اُحُد کو اور فرمایا کہ انہین کپڑونمین ان کو دفن کردو اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ قیامت مین انکو اٹہائیگا اور خون انکے زخمون سے جاری ہوگا اور فرمایا اُن لوگون کو جنکی آپس مین محبت تہی اون دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کردو چنانچہ حضرت حمزہ کو اونکے خواہرزادے عبداللہ بن جحش کے ساتہہ دفن کیا علی ہذا القیاس اسیطرح اورون کو بہی اس غزوہ مین ستر مرد مسلمان شہید ہوے چار مہاجرین مین سے اور چیاسٹھ انصار سے اور مقابلہ مین تیس کفار واصل جہنم ہوے

ہذا کلہ مقتبس من روضۃ الاحباب والمعارج والمدارج

Marfat.com

انتباہ ترجمہ عجائب الفصوص وسیرت النبی اور تکملہ اس غزوے کا یہہی معارج النبوت مین مذکور ہے کہ موجبِ اُحدؔ آخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی فتح ونصرت اور عزت ورفعت کا سبب ہوا **مواہب لدنیہ** مین بعض علما سے نقل کیا ہے یعنی علما فرماتے ہین کہ جو شخص کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ہزیمت ہوئی تو اوسے توبہ کرانی چاہیئے کہ وہ منافقین کی خبر ونکی تصدیق کرتا ہے ہزیمت اوسے کہتے ہین کہ کوئی فریق اپنے میدان کو چھوڑ کر بھاگ جاے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اصحابہ وسلم برابر لڑتے رہے صرف اتنی بات ہوئی کہ یہہ صف بندی کے ساتھہ نہین لڑتے تھے اور یہہ بات فریقین مین پیدا ہوگئی تھی اور یہہ واقعہ جو ہوا اس کا سبب اوپر تحریر ہوچکا ہی اور جو مسلمان اس کہنے سے توبہ نہ کرے اوسکو قتل کرنا چاہیئے اسلیئے کہ وہ منافقین کے قول کی تصدیق کرکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات مبارک پر عیب ہزیمت قایم کرتا ہے اور حال یہہ ہے کہ آپ اپنے مقام پر ثابت قدم رہے اور یقین کامل پر تھے اور اسناد کرنا ہزیمت کا آپکی طرف مستلزم نفی ثابت قدمی اور یقین کا ہے اور یہہ کفر ہے **مدارج النبوت** مین ہے کہ اُحدؔ بضم ہمزہ وحاے حطی ایک مشہور پہاڑ ہے مدینہ مین اور مشتق ہے توحُّد سے بسبب منفرد ہونے کے اور پہاڑون سے اور وہ ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے مدینہ سے شمال کیطرف دو میل مسافت پر اور کسی پہاڑ سے وہ ملا ہوا نہین ہے اور دوسری وجہہ یہہ ہے کہ وہ محل نصرت وتوحید ہے اہل ایمان کا اور اس بیان سے معلوم ہوا کہ اطلاق اس اسم کا اوسپر عرف اہل اسلام سے ہے اور احادیث اسکی فضائل مین وارد ہین منجملہ اونکے یہہ حدیث ہے الاحُدُ جبلٌ یحبُّنا ونحبُّہٗ یعنی احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور ہم دوست رکھتے ہین اوسکو اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُحد کو اور تکبیر فرمائی اور فرمایا ھٰذا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ ترجمہ یعنی یہہ

Marfat.com

پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے وہ ہمکو اور ہم دوست رکھتے ہین اوسکو اور یہہ پہاڑ جنت کی ایک دروازے پر واقع ہے اور مدینہ کے دکن کیطرف ایک پہاڑ ہے اوسکا نام عیر ہے اوسکے حق مین یہہ حدیث ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے۔ والعیر جبلٌ یبغضنا ونبغضہٗ علٰی بابٍ من ابواب النار یعنی عیر ایک پہاڑ ہے کہ وہ ہمارا دشمن ہے اور ہم اوسکے اور وہ دوزخ کے ایک دروازہ پر ہے۔

امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ محبت مذکور جانبین سے تھی یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف سے مہربانی تھی اُحُد پر اور اُحُد کو ذوق اور محبت تھی حضور پر نور کے ساتھہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور یہہ امر محمول ہے حقیقت پر اور پیدا کرنا عشق ومحبت کا جمادات مین مثل تسبیح کرنے جمادات کے ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ سے ثابت ہے ترجمہ اور کوئی شے نہین مگر تسبیح کرتی ہے اوسکی اور حمد جب یہہ بات ثابت ہوگئی کہ جبال وجمادات سب اللہ تعالیٰ شانہ کی حمد کرتے ہین تو جب یہہ شعور اونکی ذات مین موجود ہے تو اوس کے حبیب سے محبت کرنی دور از عقل نہین ہے نقل ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم کوہ اُحُد پر جلوہ افروز تھے کہ اُحُد کو جنبش ہوئی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُسْکُنْ یَا اُحُدُ فانما علیک نبیٌّ اَوْ شہید ترجمہ ٹھہر جا اے اُحُد سوا اسکے نہین ہے کہ تجھپر نبی ہے اور صدیق شہید ہے ۱۲ یہہ حدیث اس دعوی پر دلیل ہے کہ اوسے شعور ہے اور جب اوسکا شعور ثابت ہوا تو حضرت سید الجن والبشر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عشق بعید از قیاس نہین اسکے سوا اسلام کرنا پتھر ونکا اور گریہ وزاری اُستن حنانہ کی بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے **مولنائے رومی رحمتہ اللہ علیہ** فرماتے ہین ؎

استن حنانہ از ہجر رسول ۔۔۔ نالہ میزد ہمچو ارباب عقول

Marfat.com

بیان بعض مستورات طاہرات کا جنگ اُحُدمین غَزَا کرنے کا

اس غزوہ مین نسار مومنات سے بہی بڑی دلاوری ظاہر ہوئی ہے چنانچہ نسیبہ بنت کعب تہی کہ اوس پاک بی بی نے اپنے شوہر زید بن عاصم اور دونون فرزندون عمارہ اور عبداللہ کے ساتہہ ہوکر کفار سے غَزَا کی وہ پاک بی بی فرماتی ہین کہ مین جنگ اُحد کے دن مشک لئے ہوے اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پانی پلاتی تہی جب دیکہا مین نے کافرون نے غلبہ کیا تو پانی پلانا موقوف کیا اور قتال وجدال مین مشغول ہوئی یہانتک کہ تیرہ زخم مینے اوٹہائے ایک زخم ایسا تہا کہ سال بہر مینے اوسکا علاج کیا تو اچہا ہوا راوی کہتا ہے کہ اون پاک بی بی سے پوچہا گیا کہ وہ زخم کس کافر کے ہاتہہ کا تہا تو کہا کہ ابن قمیہ ملعون کے ہاتہہ کا تہا اور مینے بہی اوسکے چوٹین ماری مگر وہ دو زرہین پہنے ہوے تہا اسوجہہ سے کارگر نہوئین وہ فرماتی ہین کہ جب میرے زخم لگا تو حضرت رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے میرے بیٹے عمارہ کو پکارا کہ اپنی ماں کی طرف دوڑا اور اوسکو سنبہال اور زخم اوسکا باندہ نسیبہ فرماتی ہین کہ مین اور میرے دونون بیٹے حضرت شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے کفار سے مقابلہ کر رہے تہے اور میرے پاس سپر نتہی اس حال مین نظر حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ایک صحابی پر پڑی کہ پیٹہہ پر سپر لٹکائے ہوے تہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے صاحب سپر اپنی سپر اوس عورت کو دیدے جو لڑ رہی ہے اون صحابی نے اپنی سپر فورًا ڈالدی مینے اوٹہائی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر جو کفار حملہ کرتے تہے مین اونکو ہٹاتی تہی اوسی حالت مین ایک کافر سوار نے مجہپر حملہ کیا اور ایک تلوار ماری مگر کارگر نہوئی تو مینے اوسکے گہوڑے کے تلوار ماری گہوڑا گر پڑا سوار علاحدہ ہوگیا حضرت

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میرے حال کو ملاحظہ فرما رہے تھے میرے بیٹے کو پکارا کہ
اے عمارہ اپنی ماں کی طرف دوڑ پہر مینے اور میرے بیٹے نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اصحابہ
وسلم کے ارشاد کے موافق اوس کافر کو قتل کیا۔ اور عبداللہ بن نسیبہ کہتی ہین کہ اوسدن
ایک مشرک نے ایک ایسا زخم مجھکو پہونچایا کہ اوسکا خون بند نہوتا تھا میری والدہ نے
اوس زخم کو باندہ کر کہا کہ اوٹھہ اور مقابلہ کر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اُمّ عمارہ وہ طاقت وہمت جو اللہ تعالیٰ شانہ نے تجھے دی
وہ ایمن نہین ہے نسیبہ فرماتی ہین کہ اسی عرصہ مین وہ کافر جسنے میرے بیٹے کو زخمی
کیا تھا میرے سامنے سے گذرا حضور نے فرمایا کہ اے اُمّ عمارہ یہہ وہی ہے جس نے
تیرے بیٹے کو زخمی کیا ہے مینے دوڑ کر ایک تلوار اوسکی پنڈلی پر ماری وہ گر پڑا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ اپنے بیٹے کا بدلہ تو لے لیا اور
فرمایا کہ اے اُمّ عمارہ خدا کا شکر ہے کہ تجکو اللہ تعالیٰ شانہ نے تیرے دشمن پر فتح دی اور
تیری آنکھین ٹھنڈی کین نسیبہ نے عرض کی کہ یا حضرت دعا فرمائیے کہ مین آپکی اہلبیت
اطہا علیہم السّلام کے ساتھہ جنت مین ہون اور وہان آپکی رفاقت مجھے نصیب ہو آپنے
اوسکے اور اوسکے بیٹون اور خاوند کے لئے دعا کی اللھم اجعلھم رفقائی فی الجنۃ
ترجمہ یا اللہ ان لوگون کو جنت مین میرا رفیق کر عمارہ کہتے ہین کہ میری ماں کہتی تھی کہ اب جو
مصیبت مجھے پہونچے اوسکے مجھے کچھہ خوف نہین کہتے ہین کہ نسیبہ مسیلمہ کذّاب کی لڑائی
مین حاضر تھین وہ فرماتی ہین کہ جنگ کے وقت مین مُسیلمہ کو تلاش کرتی تھی کہ ناگاہ ایک
کافر نے میرے ہاتھہ پر تلوار ماری میرا ہاتھہ کٹ گیا قسم ہے کہ باوجود اسکے مین لڑنے سے
باز نرہی ایک لحظہ کے بعد مینے اوس ملعون کو مرا ہوا پایا اور دیکھا مینے اپنے بیٹے عبداللہ
کو کہ اوسکے سر پر کھڑا ہوا اپنی تلوار کو خون سے پاک کر رہا تھا اوسوقت مینے اللہ کا شکر کیا
اور اپنے زخم کی مرہم پٹی مین مشغول ہوئی سبحان اللہ بحمدہ یہہ ایسی بی بی ہین کہ

Marfat.com

بہت سے مردون سے بہتر ہین ؎

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد خدا پنج انگشت یکسان نکرد

مشایخون مین سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ آدمی مین عمل چاہئے کیا مرد کیا عورت شیر جب جنگل سے نکلتا ہے تو یہی کہتے ہین کہ شیر آتا ہے یہہ کوئی نہین کہتا کہ شیرنی ہے یا شیر اللھم ارزقنا تبیعتھم واجعلنا فی الجنۃ بمعیتھم آمین یارب العالمین-

غزوہ اُحد کی بعض ناگوار باتین جو منافقین کی وجہ سے واقع ہوئین پروردگار تعالےٰ شانہ کی اوس مین بھی حکمتین تہین

فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ ما اصابکم یوم التقی الجمعان فباذن اللہ ترجمہ جو کچھہ پہونچا تمکو اوسدن کہ جب دونون فوجین مقابل ہوئین اللہ تعالیٰ شانہ کے حکم سے تہا اور مومن کی یہ شان ہے کہ جو کچھہ رنج و مصیبت سے اوسے پہونچتا ہے وہ اوسکو اللہ ہی کی طرف سے سمجھتا ہے اگر اوسے اپنی نافرمانی پیش نظر ہوگئی تو اوس بنا مومن کی سمجھہ مین اوس مصیبت کے نازل ہونیکا سبب معلوم ہوگیا اوسنے اوس نافرمانی سے توبہ کی اور پروردگار تعالےٰ شانہ کے حضور سے عفو کا خواہان ہوا اور اپنے نفس کی تنبیہہ کی اور جو دوسرے لوگون پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا تہا وہ بہی ہوشیار ہوگئے اور اور اس بندہ مومن کا بہی امتحان ہوگیا اور اس مومن کے بہائیون نے پورا فائدہ اوٹہایا اور ان لوگون کے ایمان مین جو تہوڑا بہت ضعف آگیا تہا وہ جاتا رہا الحمد اللہ علی احسانہ اور جو منافقین اسلام کے لباس مین چہپے ہوے تہے اور مسلمانون کو اونسے آیندہ نقصان پہونچنے کا ڈر تہا وہ پہچان لئے گئے اس واقعہ سے اگرچہ یہہ تہوڑا سا ناگوار تہا

Marfat.com

مگر فائدہ بہت بڑا یہہ ہوا کہ ہمیشہ کے لئے صادق و کاذب کی تمیز ہوگئی۔ دوسرا فائدہ بہت بڑا یہہ ہوا کہ اکثر مومن صادق و خالص جن کے دل دنیا کیطرف سے برداشتہ ہوچکے تہے وہ شہادت کے متمنی تہے اور دعائین مانگتے تہے کہ یا اللہ ہمکو تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے شہادت نصیب ہو اونکی دعائین اللہ تعالیٰ شانہ نے قبول فرمائین **روایت** ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے ان شہدا کو بڑے بڑے مراتبِ اعلیٰ عطا فرمائے ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خاص اونکی شان مین یہہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اونکی ارواح کو سبز پرندونکے جوف مین رکہا ہے اور ہر روز وہ پرندے بہشت کی نہرون کے کنارون پر آتے ہین اور پانی پیتے ہین اور بہشت کے میوے کہاتے ہین اور منازل جنت مین اور وہانکے باغون مین اوڑتے پہرتے ہین اور پہراون سونیکی قندیلون مین جو ساق عرش پر لٹکی ہوئی ہین لوٹ کر آجاتی ہین اور جب وہ شہید اس مراتب کو پہونچے اور اور ایسی ایسی نعمتین ان کو دی گئین تو اُن شہدا نے اللہ تعالیٰ شانہ کا شکر کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ تعالےٰ شانہ کون ہے جو ہمارا پیام بہائیون کو پہونچاوے اور ہماری حضوری اور جمعیت اور عیش و عشرت اور طیب تآکل و مشارب کی خبر اونکو دے اور آگاہ کرے تاکہ وہ لوگ دنیا مین اس فرصت کو غنیمت سمجہین اور اس مرتبہ کے حاصل کرنے مین کوشش کرین اور تیرے احکام بجا لائین اور تیری راہ مین غزا کرین اور اس مرتبہ اور سعادت کے حاصل کرنے سے محروم نرہین اللہ تعالےٰ شانہ فرماتا ہے کہ مین تمہارا پروردگار ہون اور تمہارا پیام اپنے رسول کے ذریعہ سے اون کو پہونچاونگا اسکے بعد پروردگار تعالےٰ شانہ نے یہہ آیت نازل فرمائی ولا تحسبن الذین قُتِلوا فی سبیل اللہ امواتًا بل احیاءٌ عند ربہم یُرزقون فرحین بما اٰتٰہم اللہُ من فضلہٖ ترجمہ ہرگز یہہ گمان نکرنا کہ وہ جو اللہ کی راہ مین مارے گئے ہین مردہ ہین نہین وہ لوگ زندہ ہین اور اپنے رب کے پاس ہین

Marfat.com

کھاتے پیتے ہین اور خوش ہین اون نعمتون سے جو اللہ تعالی شانہ نے اونہین عطا فرمائی ہین اپنے فضل وکرم سے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی شانہ اونپر تجلی کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے شہید واے میرے حکم پر جان دینے والو مانگو مجھسے جو تمہارا دل چاہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہین کہ اون شہدا کی روحین عرض کرتی ہین کہ اے ہمارے مالک اے ہمارے پروردگار ہمارے جسمون کو پھر درست کردے اور ہم کو پھر اوسمین ڈال دے اور دنیا مین بھیج دے کہ پھر تیری راہ مین اپنے سر کٹائین اور تیری رضامندی مین شہید ہون ارشاد ہوتا ہے کہ ہماری مشیت یون جاری ہے کہ جس کسیکو ہمنے دنیا مین ایکبار بھیجا ہم اوسے دوبارہ نہین بھیجتے روایت طلحہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جنگ سے فارغ ہوے تو خطبہ پڑہا اور اللہ تعالے شانہ کی حمد وثنا کی اور مسلمانونکی تعزیت کی اور اونکو اس اجر اور ثواب سے خبردار کیا جو اللہ تعالی شانہ نے اونکے واسطے مقرر فرمایا تہا اور یہہ آیت تلاوت فرمائی رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظروا ما بدلوا تبدیلا روایت ابی فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک روز شہدائے اُحد کی قبرون کی زیارت فرمائی اور فرمایا اے اللہ بے شک تو ہی پرستش کا سزاوار ہے یہہ تیرا بندہ اور تیرا رسول گواہ ہے کہ یہہ لوگ تیری رضامندی کی طلب مین شہید ہوے ہین بعد اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص انکی زیارت کرے اور انپر سلام کہے یہہ جواب دینگے قیامت تک یہی حال رہیگا یعنی جو کوئی سلام کریگا جواب ملیگا۔ منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر سال شہدائے اُحد کی زیارت کے واسطے تشریف لے جاتے تہے اور ان لفظون سے سلام کہتے تہے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

کے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کا بھی یہی طریق رہا۔ فاطمہ خزاعیہ کہتی ہین کہ ایک روز مین صحراے اُحُد مین گذری مینے کہا السّلام علیکم یا عم رسول اللہ مینے آواز سُنی وعلیکِ السلام ورحمۃ اللہ۔ اور عطاف بن خالد مخزومی اپنی خالہ سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتی ہین کہ ایک روز مین شہدائے اُحُد کی زیارت کے واسطے گئی اور میرے ساتھ سوائے دو غلامون کے کہ میری سواری پکڑے ہوئے تھے اور کوئی نہ تھا اور مینے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو سلام کرو وہ زندہ ہین اور جواب سلام کا دیتے ہین لہذا مینے سلام کیا اور جواب سُنا اور آواز آئی کہ ہم تمکو پہچانتے ہین جیسا کہ تم لوگ آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہو یہہ آواز سنکر میرے بدن مین لرزہ پڑگیا اور اسقدر خوف مجھپر طاری ہوا کہ مین وہان ٹھہر نسکی فوراً سوار ہوکر چلی آئی شہدائے اُحد کی فضیلت مین اخبار و آثار تواتر کے ساتھہ وارد ہین هذا مقتبسٌ من المدارج والروضہ والمواہب وخلاصہ السیر وغیرہم اس غزوہ کے بعد **غزوہ حمراء الاسد** ہے وہ مدینہ طیبہ کے قریب ایک مقام ہے جب اُحد کی لڑائی سے رجوع کیا اوس کے دوسرے دن سولہوین شوال یکشنبہ کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم کیا کہ ندا کرے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کا حکم ہے کہ جہاد کے واسطے آوے اور اُحد کے لوگون کے سوا اور کوئی نہ آوے وہ سب مستعد ہوکر اور اپنے اپنے زخمون کو باندہ کر نکلے اونکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی الذین استجابوا للّٰہِ والرسول من بعد ما اصابہم القرح للذین احسنوا منہم واتقوا اجرٌ عظیم ترجمہ جن لوگون نے حکم مانا اللہ کا اور اوسکے رسول کا بعد اوسکے کہ اونمین پڑچکا تھا کٹا وجو اون مین نیک ہین اور

Marfat.com

پرہیزگار اونکے واسطے بڑا ثواب ہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
انہین آدمیون سے دشمن کے تعاقب مین چلے تاکہ کفار پر یہہ بات ثابت ہوجاے
کہ انکے دم خم اور حوصلے ویسے ہی ہین فن جنگ کے یہہ دقیقے ہین آٹھہ کوس تک
تعاقب فرمایا کفار کو جو یہہ خبر پہونچی وہ سراسیمگی کے ساتھہ مکہ کو روانہ ہوئے اور
راستہ مین کہین مقام نکیا حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تین دن منزل
حمراء الاسد مین ٹہرے رہے اور اسی منزل حمراء الاسد مین مسلمان دو کافرون کو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین پکڑ لائے اون مین ایک تو
معاویہ بن مغیرہ بن امیہ تہا اور دوسرا ابوعزہ شاعر کہ اسیران بدر سے تہا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسپر احسان کرکے چہوڑ دیا تہا اور اوس سے
عہد لے لیا تہا کہ پھر مسلمانون سے لڑنیکو نہ آے وہ بدبخت اجل گرفتہ عہد توڑ کر
جنگ احد مین آیا معاویہ بن مغیرہ بن اُمیہ کے واسطے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے امن کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ تیری خاطر سے مین نے اس شرط پر امن
دیا کہ تین دن سے زیادہ مدینہ مین نرہے اور اگر بعد تین دن کے مدینہ مین پایا جاے
تو قتل ہو اجل نے اوسکا دامن پکڑ کر روک رکہا نکلنے نہ دیا وہ ایک جگہہ چہپ گیا
آپ نے زید بن حارث اور عمار بن یاسر کو اوسکی تلاش مین بہیجا وہ اوسکو پکڑ لائے
حکم قتل صادر ہوا قتل کیا گیا ابوعزہ شاعر کو جب حضور مین حاضر کیا تو اوسنے بہت
تضرع وزاری کی کہ ایک بار مجہکو اور آزاد کر دیجیے آپ نے ارشاد فرمایا کہ لا یلدغ
المومن من جُحرٍ واحدٍ مرتین ترجمہ نہین کاٹا جاتا مومن ایک سُوراخ سے دو
مرتبہ فرمایا کہ ہم ایسا نہین کرتے کہ تو اپنے سُوراخ مین بیٹہہ کر اپنی ڈاڑہی پر ہاتہہ پھیرے
اور کہے کہ مینے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دو بار فریب دیا پس وہ بہی
قتل کیا گیا اور اسی سال سیوم ہجری مین **حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا**

Marfat.com

بعد ولادت حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام پچاسوین روز ساتھہ حمل حضرت امام حسین علیہ السلام کے حاملہ ہوئین۔

حرمت شراب

اسی سال مین جب بنی نضیر محصور تھے حرمت شراب کا حکم ہوا اور بقول بعض غزوہ حدیبیہ مین کہ یہہ خمر نازل ہوئی اور صحیح یہہ ہے کہ تحریم خمر مکرر نازل ہوئی ہے اور حق یہہ ہے کہ شراب کی حرمت مین چار بار حکم ہوا ہے اور وہ احکام مجمل ہین حکم آخر یہہ ہے یعنی چوتھی بار کا حکم یا ایھا الذین امنوا فما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تتقون○ ترجمہ یعنی اے ایمان والو یہہ جو شراب ہے اور جوا اور بت اور پانسی گندے کام ہین لہذا ان سے بچتے رہو شاید تم ڈرنے والون سے ہوجاؤ یعنی متقی لوگون مین تمہارا حشر ہو یہہ آیت پارہ وَاِذَا سَمِعُوا مین ہے اس سے صراحتاً حرام ہونا شراب کا دریافت ہوا لیکن شراب کی ماہیت مین اختلاف ہے ہمارے نزدیک جب انگور کا پانی جوش دیا جاے اور شدید ہو یعنی گاڑہا اور کف اوسپر آجاے وہ شراب ہے مگر صاحبین کے نزدیک قذف بالزبد شرط نہین ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرط ہے اور فتویٰ اسی پر ہے اور بعض کے نزدیک شراب نام ہے نشے والی چیز کا ہمارے نزدیک شراب بعینہ حرام ہے اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ شراب نشے کے سبب سے حرام ہے اور نجس ہے بہ نجاست غلیظہ اوسکا حلال جاننے والا کافر ہے مسلمان کو اوسکی قیمت دینی حرام ہے اور نفع اوسکا حرام ہے اور اوسکے پینے والے پر حد شرع واجب ہے گو نشہ نہ لاوے اور اوسکو بار دگر پکاے تو حرمت اوسکی نہین جاتی مگر سرکہ بنانا اوسکا درست ہے بخلاف

Marfat.com

شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور تحقیق محدثین کی یہہ ہے کہ شراب وہ ہے کہ جس چیز کا پانی سڑایا جاوے یہانتک کہ وہ نشہ لانے لگے اوسکا تھوڑا بھی حرام ہے اور بہت بھی حرام ہے۔ تاڑی اور سیندہی وغیرہ ہم سب اسی تعریف مین داخل ہین یہی سنا ہے ہمنے اپنے اساتذہ سے صحیحین مین عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور جس نے شراب پی دنیا مین اور وہ ہمیشہ شراب پیتا رہا تو وہ آخرت مین شراب طہور نہ پیئے گا اس حدیث سے صاف ظاہر ہوگیا کہ جو چیز مست کردے اور نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور کی ہو یا کھجور کی یا منقی کی یا شہد کی یا گیہون کی یا جوار کی یا باجرہ کی یا جو کی یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندہی جو حیدرآباد مین کثرت سے ہوتی ہے یا گھاس کے پتے ہون جیسے بنگ وغیرہ اور ان سب چیزونکا قلیل بہی حرام ہے اور کثیر بہی حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور احمد اور محمدؒ اور محدثین کا ہر چند امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نجس شراب وہی ہے جو شیرۂ انگور سے بنے اور جوش کھاکر گاڑہی ہوکر جھاگ پیدا کرے اور جو چیزین بغیر نشے کی ہین حرام نہین ہین لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمدؒ کے قول پر فتوی ہے چنانچہ نہایہ زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور درمختار اور اشباہ نظایر مین مذکور ہے اور بحر العلوم مولنا عبدالعلی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت مین جو فتوی لکھا ہے وہ نہایت محققانہ فتوی ہے محتاط شایقین اوسے ملاحظہ فرماوین اور مولوی رشیدالدین خان رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لکھا ہے کہ حرمت نان پاؤ جو ہمارے زمانہ مین رائج ہے ثابت ہے وھو الحق والحق احق بالاتباع

Marfat.com

سال چہارم ہجرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم

جب سال چہارم ہجرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا شروع ہوا تو کئی حادثے واقع ہوئے چنانچہ عبداللہ ابن عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نواسے اور حضرات حسنین علیہما السلام کے خالہ زاد برادر نے چھہ برس کی عمر مین وفات پائی۔ اور فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ کنے اور ابوسلمہ ابن الاسد مخزومی اور زینب بنت خزیمہ زوجہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وفات پائی۔ اور ماہ شعبان مین امیرالمومنین سیدنا امام حسین علیہ السلام پیدا ہوے اور ماہ شوال مین حضرت ام المومنین سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حلقہ ازواج مطہرات مین داخل ہوئین اور قصہ رجم یہود اور یہودیہ بہ ثبوت زنا واقع ہوا اس معاملہ مین یہود نے انکار کیا تہا کہ ہماری شریعت مین رجم کا حکم نہین ہے صرف منہ کالا کرکے اونٹ کی سواری سے تشہیر کرا دیتے تہے مگر عبداللہ ابن سلام نے اونکی تکذیب کی اور توریت منگوا کر دکہا دیا ایک یہودی نے آیۃ رجم پر ہاتہہ رکہدیا عبداللہ ابن سلام نے اوسکا ہاتہہ اوٹہایا تو وہ آیت رجم ظاہر ہوگئی یہود نہایت پشیمان ہوئے اور زانی وزانیہ سنگسار ہوے اوسی سال زید ابن ثابت کو ارشاد ہوا کہ یہود کی خط وکتابت سیکہو زید نے پندرہ روز مین بالکل سیکہہ لی۔ اسی سال مین یہہ معاملہ ہوا کہ قتادہ ابن نعمان انصاری کی زرہ آٹے مین رکہی تہی کہو گئی صبح کو تلاش کی تو آٹے کا خط طعمہ ابن ابیرق کے گہر تک پایا گیا وہان تلاش کی تو زرہ نہ ملی وہ خط آگے نظر آیا تو زید ابن سمین یہودی کے گہر تک تہا

Marfat.com

جب اوسکے گہر تلاشی ہوئی توزرہ ملی یہودی نے بیان کیا کہ مجھے طعمہ نے تفویض
کی تہی طعمہ نے کہا کہ یہہ جھوٹا ہے مین بری ہون چور وہ ہے کہ جسکے گہر سے مال
برآمد ہو طعمہ کی قوم نے باخود ہا یہہ شوریٰ کیا کہ ہم حضور پرنور کے سامنے حاضر
ہوکر یہہ کواہی دینگے کہ طعمہ بری ہے تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم ہماری حمایت فرمائینگے اور یہودی چور قرار پائے گا صبح کو اون لوگون نے
ایسا ہی کیا مگر عالم الغیب نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کو اصل واقعہ سے مطلع فرمادیا کہ طعمہ بن ابیرق چور ہے اوسپر
حد جاری ہوئی اور یہہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی انا انزلنا الیک الکتاب بالحق
بین الناس بما اراک اللہ ولا یکن للخائنین خصیما الخ پارہ والمحصنات
مین ترجمہ یعنی ہمنے اوتاری تجہپر سچی کتاب کہ تو انصاف کرے لوگون مین جو بات
کہول دے اللہ تعالیٰ تیرے دل پر اور دغا بازون کی طرفداری نکر روایت ہے
کہ جب طعمہ پر حکم حد جاری ہوا تو وہ بیت اللہ شریف کی طرف بہاگ گیا وہان بہی
اوسنے چوری کی اور خیبر مین بہاگ کر آگیا یہان بہی ایک مکان مین نقب لگارہا
تہا کہ دیوار اوسپر گر پڑی اور دب کر مرگیا **اسی سال** سریہ ابوسلمہ بن الاسد
مخزومی قبیلہ بنی اسد پر واقع ہوا اور بعض نے اس سریہ کو سال سوم مین لکہا
ہے وجہ اس سریہ کی یہہ ہوئی کہ طلحہ وسلمہ پسران خویلد نے اپنی قوم کو جمع کرکے
چاہا کہ مدینہ کے مویشی لوٹین یہہ خبر یہان پہونچ گئی حضور پرنور صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے ڈیرہ سو جوان مہاجرین وانصار مین سے ابوسلمہ کے ہمراہ
کرکے روانہ کیا۔ ابوعبیدہ بن الجراح وسعد ابن ابی وقاص واسید ابن حضیر
وابونائلہ وابوبشرہ ابن ابی رسم غفاری وعبداللہ ابن سہیل ابن عمرو ارقم ابن
ابی الارقم بہی اس جماعت مین تہے چنانچہ ابوسلمہ برہیری ابن زبیر طائی بنی اسد

Marfat.com

کیطرف روانہ ہوئے جب موضع قطن مین آئے تو وہان بنی اسد کے مویشی
چرتے تھے اونکو پکڑلائے اور تین غلام ملے وہ پکڑلیے گئے اور سب لوگ بھاگ گئے
اور جاکر اپنی قوم مین یہہ خبر پہونچائی باوجودیکہ وہ قوم بہت تھی فرار ہوگئی غازیون نے
اموال واسباب ومویشی اونکے لئے اور خمس نکال کر تقسیم کردئے ہر ایک شخص کے
حصہ مین سات سات اونٹ اور چند بکریان پڑین دس دن بعد مدینہ مین لوٹ
آئے۔ اور اسی سال مین بروایت بعض اہل تاریخ نماز قصری کا حکم ہوا کہ
سفر کی حالت مین مسافر چہارگانہ کو دوگانہ پڑہے اور سہ گانہ اور دوگانہ مین قصر
نہین ہے اور واجب ادا کرے اور نوافل وسنن مین مختار ہے اگر وقت ملے
ادا کرے وگرنہ چہوڑدے۔ اور اسی سال مین سریہ عبداللہ ابن انیس
انصاری برائے قتل سفیان بن خالد ہذیلی جسنے حضرت عاصم وغیرہ کو شہید
کیا تہا واقع ہوا اور عبداللہ ابن انیس سفیان کو پہچانتے نتہے حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکا حلیہ بیان فرمایا اور یہہ ارشاد کیا کہ اوسکے
دیکہنے سے تمہارے دل مین خوف پیدا ہوگا عبداللہ نے اذن لیا کہ اگر اسوقت
کے مناسب حال مین اوسسے کچہہ باتین کرون تو معاف کیا جاؤن اور تلوار لیکر
روانہ ہوے بعد قطع منازل جب بطن عُرفہ مین کہ ایک مقام ہے عرفات
مین پہونچے وہان سفیان ملا عبداللہ نے حسب نشاندہی حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسے پہچانا اور اوسکے پاس آپ تشریف لے گئے اوسنے
کہا کہ تم کون ہو عبداللہ نے کہا کہ قبیلہ خُزاعہ سے ہون مین نے سُنا ہے کہ تمنے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے لڑنیکی طیاری کی ہے لہذا مین بہی آیا ہون
کہ شریک ہوجاؤن اور بہت سی دل خوش کرنے والی باتین کین جن سے وہ بہت
رضامند ہوا عبداللہ اوسکے خیمہ مین آئے اور موقع پاکر اوسکا سر کاٹ لیا اور

Marfat.com

مدینہ کو روانہ ہوے اثنائے راہ مین ایک غار ملا آپ اوس مین چھپ رہے قوم
نے یہہ خبر سُنی تو عبداللہ کا تعاقب کیا مگر بے نیل مرام واپس گئے عبداللہ غار
سے نکل کر مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے اور سرِ ناپاک اوس پلید کا حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے ڈالدیا اوسوقت آپ مسجد مین جلوہ فرما تھے
آپ نے فرمایا افلح الوجہ عبداللہ عبداللہ نے عرض کی افلح وجھک یارسول اللہ
اِسکے بعد عبداللہ نے تمام قصہ عرض کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے اونکو بہشت کی بشارت دی اور ایک عصا عنایت فرمایا کہ تا وقت وفات وہ
عصا اونکے پاس رہا اور وقت مرگ اوسے کفن مین رکھدینے کی وصیت کی چنانچہ
وہ اونکے کفن مین رکھدیا گیا بزرگان دین کی اشیا متبرکہ اگر کوئی مخلص مرید
اپنے ساتھہ قبر مین لے جاے تو اوسکے واسطے یہہ سند کافی ہے۔ **پھر اسی**
سال مین غزوہ بدر صغریٰ واقع ہوا جسکو ثالثہ بھی کہتے ہین شروع
ماہ ذیقعدہ مین یہہ غزوہ واقع ہوا سبب اسکا یہہ لکھا ہے کہ ابوسفیان نے
اُحد سے پھرتے وقت کہا تھا کہ سال آیندہ بدر پر پھر لڑائی ہوگی لہذا اوسنے
بظاہر سامان کیا اور بسبب خشک سالی کے اوسکو یہہ امر دل سے منظور نہ تھا
یہہ اوسنے خیال کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بدر پر نہ آوین
تاکہ خجالت نہو اور قسم بھی اوتر جائے پس نعیم بن مسعود کو مدینہ کو روانہ کیا تاکہ
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خبر دے کہ ابوسفیان نے
لشکر جمع کیا ہے اور بدر پر آتا ہے اوس نے مدینہ مین آکر اہل اسلام سے ذکر کیا
اون حضرات نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل جب حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہہ خبر سُنی تو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو علمدار اور عبداللہ
بن رواحہ کو خلیفہ کیا اور معہ لشکر جسمین پندرہ سو آدمی تھے بدر کو تشریف لے گئے

Marfat.com

ابوسفیان خوف سے نہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آٹھہ دن وہان قیام فرمایا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مال تجارت مین وہان بہت نفع اوٹھایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تہے کہ ہر دینار پر مجھے ایک دینار نفع ہوا پہر وہان سے یہہ لشکر خدا بے جدال وقتال واپس ہوا۔

اسی سال چہارم کے ماہ محرم مین بروایت ابن اسحٰق غزوہ ذات الرقاع واقع ہوا

اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ ایک شخص نے مدینہ مین یہہ خبر پہونچائی کہ قبایل محارث وانمار وثعلبہ موضع ذی امر مین جمع ہین اور اطراف مدینہ کو اوٹہا چاہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ کیا اور سات سو آدمیون کے لشکر کے ساتہہ روانہ ہوے وہ لوگ بہاگے چند عورتین ملین اس غزوہ کو ذات الرقاع اسلئے کہتے ہین کہ حضرت کے اصحاب پیادہ پا برہنہ لتے لپیٹے ہوے تہے یا نام کسی درخت کا تہا یا کوئی موضع تہا جسمین سیاہ وسفید قلعی تہی وجہ اول صحیح ہے صحیح بخاری مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زیر درخت سمرہ اپنی تلوار درخت کی شاخ مین لٹکا کر آرام فرمانے لگے اور مین بہی سو گیا دفعتاً حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھے پکارا مین حاضر ہوا تو کیا دیکہتا ہون کہ ایک اعرابی کہڑا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے میری تلوار اس شاخ سے نکالی مین جاگ اوٹہا اسنے کہا کہ کون ہے جو تجکو مجہہ سے بچاتا ہے مین نے کہا اللہ وہ بیٹہہ گیا اور تلوار اوسکے ہاتہہ سے گر پڑی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوٹہالی اور فرمایا اب کون ہے جو تجکو مجہسے بچاوے اوسنے

Marfat.com

عرض کی کہ مجھے بخشدے آپ نے اوسے چھوڑ دیا صاحب قرۃ العیون نے اس غزوہ کو سال پنجم مین لکھا ہے اور صاحب تفریح الاذکیا نے سال چہارم مین لکھا ہے جب یہہ شخص اپنی قوم مین گیا تو کہا کہ نیک آدمی کے پاس سے آتا ہون اور اسلام لایا **فائدہ** یہہ غزوہ حسب روایت بخاری بعد غزوہ خیبر کے واقع ہوا لیکن خود علامۃ الزمان بخاری علیہ الغفران نے بعد غزوہ خندق کے ذکر کیا ہے اور غزوۂ خندق بالاتفاق پیش از غزوہ خیبر واقع ہوا ہے اور رفع تعارض یون ہوسکتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع کئی مرتبہ واقع ہوا ہے ازانجملہ ایک یہہ ہے اور ایک وہ اسیطرح غزوہ ذات الرقاع بروایت ابن سعد و ابن حبان سنہ خامسہ مین بھی ہوا ہے۔

سال پنجم ہجری

جب ہجرت کا پانچوان برس شروع ہوا تو اس سال مین چند حادثے اور کئی واقعے ظاہر ہوئے ازانجملہ حکم **پردہ** یوسیٰ ازواج مطہرات کا قرآن مین نازل ہوا چنانچہ اذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب یعنی اور جب سوال کرو تم اونسے تو سوال کرو پردے کی آڑ سے سورۂ احزاب مین احکام پردہ کی مشرح موجود ہین کہ ازواج مطہرات پر حجاب فرض ہوا حجاب اسکو کہتے ہین کہ عورت ایسے شخص کے سامنے کہ جس سے نکاح جائز ہے نہ آوے اسکا نام حجاب ہے اور عورات کے واسطے مستحب ہے اور ستر عورت اوسکو کہتے ہین کہ جس مرد سے جتنا بدن ڈکھنا فرض ہے اوسکو چھپاوے اگرچہ اوسکے سامنے آوے اور یہہ ستر عورت سب عورتون پر فرض ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسیطرح لکھا ہے اور علما کی جماعت کی تحقیق بھی یہی ہے اور بیان ستر مین

Marfat.com

پروردگار تعالےٰ شانہ سورہ نور مین یون ارشاد فرماتا ہے وقل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبآءھن او اٰبآء بعولتھن او ابنآءھن او ابنآء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او نسآءھن او ما ملکت ایمانھن او التبعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علی عورات النسآء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن وتوبوا الی اللہ جمیعاً ایہ المومنون لعلکم تفلحون ○ ترجمہ اور کہدے ایمان والیون کو کہ نیچی رکھین اپنی آنکھین اور تھامتی رہین اپنے ستر اور نہ دکھاوین اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز ہے اوس مین سے اور ڈال لین اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر اور نہ کھولین اپنا سنگار مگر اپنے خاوند کے آگے یا اپنے باپ کے یا اپنے خاوند کے باپ کے یا اپنے بیٹے کے یا خاوند کے بیٹے یا اپنی بھائی کے یا اپنے بھتیجون کے یا بھانجون کے یا اپنی عورتون کے یا اپنے ہاتھ کے مال کے یا اپنے کام کرنے والون کے جو مرد کچھ غرض نہین رکھتے یا لڑکون کے جنھون نے نہین پہچانے عورتون کے بھید اور نہ دھمک دین اپنے پاؤن سے کہ جانا جاوے جو چھپاتی ہین اپنا سنگار اور توبہ کرو اللہ کے آگے سب ملکر اے ایمان والو شاید تم بھلائی پاؤ **فائدہ الاّ ما ظھر** سے مراد چھٹے سفید کپڑے اور نئی یا پوش ہو یا تھوڑا سا سُنہ اور ہاتھ کی انگلیان اور پیر کا پنجہ کھولنا درست نہین آزاد عورت کو مگر بضرورت ناچاری کے سبب سے کہ اسمین ہاتھ کی منہدی کھلے گی یا آنکھ کا کاجل یا انگلی کا چھلا اور باقی بدن اور گہنا ڈھانکنا ضرور ہے

Marfat.com

نامحرم مرد سے مگر اپنے محرمون سے چھاتی سے زانو تک اور جونیک چلن عورتین ہین اون سے اتنا ہی ضرور ہے اور بدچلن عورتون سے کنارہ کشی بہت ضرور ہے اور کمیرے یعنی خادم کام کاج کرنے والے جنکو غرض نہین کہ وہ کہانے اور سونے مین عرق ہین شوخی اور بدنظری سے جنہین سروکار نہین اور دس برس کا لڑکا اور اپنا غلام بہی محرم ہے اکثر علما کے نزدیک لیکن اس زمانہ مین جو غلام اور کمیرے ہین جنہین پورب کے زمیندار کمیا کہتے ہین اون سے پردہ ضرور ہے **تفسیر کبیر** مین ہے کہ مَاظَهَرَ مِنْهَا سے مراد وہ ہے کہ جو عضو حسب عادت کہلا رہتا ہے۔ اور غَيْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ سے شیوخ صلحا بہی مراد ہوسکتے ہین اور پیرون کی دہمک سے بجنے گہنے مراد ہین جیسے پازیب چھاگل اور باریک کپڑا جس سے بدن نظر آتا ہو وہ برہنگی کا حکم رکہتا ہے واضح ہو کہ غلام اور لونڈی اور لڑکے انکو بہی تین وقتون مین بغیر اجازت جانا درست نہین کما قال اللہ تعالیٰ فی السورۃ النور ترجمہ اے ایمان والو اجازت مانگ کر آوین تم مین سے جو تمہارے ہاتہہ کا مال ہین اور جو نہین پہونچے تم مین سے عقل کی حد کو تین وقتون مین فجر کی نماز سے پہلے اور جب اوتار کر رکہتے ہو اپنے کپڑے دوپہر مین اور عشا کی نماز سے پیچہے یہہ تین وقت تمہارے کہلنے کے ہین کچہہ گناہ نہین تم پر اور اون پر انکے پیچہے پہرا ہی کرتے ہو ایک دوسرے کے پاس اور جب لڑکون کو عقل ہو اور جوانی پر آجائین تو بغیر اجازت نہ داخل ہون مکان مین اور جو عورتین بوڑہی ہین جنکو بیاہ کی ضرورت نہین رہی یعنی وہ ناامیدی کی عمر کو پہونچ چکی ہین وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکہین تو اون پر گناہ نہین یعنے اگر تہوڑے کپڑے پہنے رہین تو درست ہے اور اگر اس عمر مین بہی پورے کپڑے پہنے رہین تو اور بہتر ہے اسلئے کہ نوعمر عورتین اون سے حجاب کا طریقہ تعلیم پائینگی خواجہ سرا

Marfat.com

یعنے خوجے کا عورتون کے پاس داخل ہونا اور اسی طرح خنثے کا اور جسکو نظر نہ آتا ہو بعض کے نزدیک مضائقہ نہین اور بعض کے نزدیک درست نہین اور بے شک یہہ قول صحیح ہے خصوصاً اس زمانہ پر شور مین کہ جب بعض نادانشمند مردان اسلام نے ایک سرے سے پردہ ہی کو اوٹھانا چاہا ہے اور شرم وحیا کو خیرباد کہکر اہل یورپ کیطرح پورے آزاد ہو گئے ہین۔

اے بہادران اسلام خدا تم کو اپنے مقدس اجداد کی پیروی پر ثابت قدم رکھے آمین

ہرگز ہرگز ان گندم نما جو فروش لوگون کی تحریر و تقریر پر عمل نکرنا اور اپنے اجداد کرام کی شرافت کو برباد نکرنا

اسلام مین پردہ کی عمدہ شرافت کا شعار ہے

اسی طرح غیر مرد کو اپنی آواز سنانا بھی جائز نہین ہے۔

رباعی

کس نماندہ است درین بیشہ شکاری بکند — تیغ گیرد بکف و فتح دیارے بکند
این زمان ہمت مردان بہمین مجدود است — زنے از پردہ برون آید و کارے بکند

Marfat.com

قطعہ

بے پردہ کل جو آئین نظر چند بی بیان
اکبر زمین مین غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو مینے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگین کہ عقل پہ مردونکے پڑ گیا

سبب نزول آیت حجاب

اہل سیر کے نزدیک یہہ ہوا کہ جب حضرت ام المومنین زینب رضؓ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نکاح فرمایا تو بعد اطعام طعام ولیمہ روز روشن مین حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کے دولت سرا مین داخل ہوئے اصحاب وہان موجود تھے اور دیر تک وہ ادہر اودہر کی باتین کرتے رہے اور بہت وقت اون حضرات کا اسمین ضایع ہوا لہذا یہہ آیت حجاب نازل ہوئی پروردگار تعالے شانہ نے صحابہ کو ادب تعلیم فرمایا اور اہل اسلام کی عورات کو پردہ نشینی کی شرافت عطا فرمائی۔ اور صحیح بخاری مین آیت حجاب کے نازل ہونیکا سبب یون بیان ہوا ہے ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رات کے وقت حضرت ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا سے کسی جگہہ ملے تو آپنے فرمایا کہ اے سودہ مینے تمہین پہچانا اوسوقت آپکے دل مبارک مین یہہ بات گذری کہ اگر عورتین مردونسے پردہ کیا کرتین تو بہتر تہا اور حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے

Marfat.com

التماس کیا لہذا یہہ آیت حجاب نازل ہوئی **فائدہ** حضرت شیخ عبدالقادر محدث دہلوی نے ترجمہ مین بطور فائدہ لکھا ہے کہ آیت سورۂ احزاب مین پردہ کا حکم ہوا کہ حضرت کی ازواج مطہرات مردون سے پردہ کیا کرین عورات کیواسطے **تمغۂ شرافت** ہے بعد اسکے سب عورتون پر بتقلید ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر پردہ واجب ہوگیا اور شرفا کے خاندان مین تو ایسی تاکید پردہ کی ہے کہ فرض سے بھی اوسکا مرتبہ بڑھگیا ہے مگر زمانہ حال مین جو حکومت ہے اوسکے اثر سے اب پردہ مین کمی ہوتی جاتی ہے اور ایسا طریق بگڑگیا ہے کہ نہ حجاب رہا نہ ستر عورت حجاب مین تو یہہ خلل ہے کہ اکثر عورات بعض نامحرمون کے سامنے جیسے چچا کا بیٹا ماموں کا بیٹا بہن کا خاوند پھرا کرتی ہین اور پھوپھا خالو سب کے سامنے آتی ہین یہہ ہندوستانکے رسم ایسے شایع ہوئی کہ یہہ باتین عیب مین داخل ہی نہین اور لباس ایسا نامہذب عورات نے اپنے لئے قائم کیا ہے کہ اوس لباس سے عورت سوائے اپنے شوہر کے باپ بھائی کے بھی سامنے آنیکے قابل نہین ہے مگر یہہ خود سر عورات اوسی لباس سے سبکے سامنے آتی ہین اور اونکے شوہر اسکی ذرا بھی پروا نہین کرتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اسما حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری دختر باریک کپڑے پہنے ہوئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین آئین آپ نے اونکی طرف سے مُنہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اے اسما جب عورت جوان ہوجائے تو نہین جائز ہے کہ دکھلائی دے اُسکے بدن مین سے کچھ مگر یہہ اور یہہ اور حضرت نے اپنے چہرۂ مبارک اور دست مبارک کی طرف اشارہ کیا اس حدیث سے یہہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ دونون پاؤن بھی

Marfat.com

عورت کے عورت ہین کیونکہ حضرت نے اپنے پائے مبارک کیطرف اشارہ
نہین کیا لیکن ہدایہ اور شرح وقایہ اور مختار کی کتاب الصلواۃ مین ہے کہ پانؤن
عورت نہین ہین اگرچہ تینون کی کتاب الکراہتہ مین چھپانا پیرونکا فرض ہے اور
تاویل اس حدیث کی علمانے یہہ کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کو جواز قدمون کے کھلے رہنے کا معلوم تہا کیونکہ عرب کی عورتین حضرت
کے زمانہ مین موزے نہین پہنتی تہین صرف جوتا پہنتی تہین اس سبب سے
پیرون کا ظاہر ہونا ظاہر تہا لہذا اونکا ذکر نفرمایا لباس کے اتصال مین جو
دو عضو بدن اوپر کے عورت نہ تہے اونہین کا ذکر فرمایا یعنی ہاتہہ اور منہ اور کفایہ
حاشیہ ہدایہ مین دلیل لکہی ہے وہ بہی دلالت کرتی ہے کہ دونون پانؤن عورت
کے عورت نہین ہین وہ دلیل یہہ ہے کہ عورت کو رفتار مین قدمون کے کہولنے
کی حاجت ہوتی ہے جیسے معاملات کے وقت ہاتہہ مونہہ کہولنے کی ضرورت
ہوتی ہے حالانکہ ان دونون کے دیکہنے سے احتمال شہوت کا زیادہ ہے بہ نسبت
قدمون کے پس قدمونکا عورت نہ ہونا بطریق اولی ہے بالجملہ کتب فقہ کے ملاحظہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے پانؤن کی نسبت دو روایتین ہین ایک روایت
تو یہہ ہے کہ چھپانا اونکا فرض نہین اور دوسری روایت یہہ ہے کہ چھپانا فرض
ہے۔ درمختار اور ہدایہ مین روایت اولی کو معتمد لکہا ہے اور طحطاوی حاشیہ
درمختار مین ہے کہ قدم اجنبیہ کے عورت ہونے مین اختلاف ہے ہدایہ اور
شرح جامع صغیر قاضی خان مین تصریح ہے کہ قدم عورت نہین اور محیط مین
اوسی کو اختیار کیا ہے اور اقطع اور قاضی خان نے فتاوی [illegible] ہے
کہ قدم عورت نہین اور اسپیجابی اور مرغینانی نے اسی کو [illegible] صاحب
اخبار نے تصحیح کی ہے کہ قدم نمازمین عورت نہین خارج نماز [illegible] شرح

Marfat.com

منیہ مین مطلقاً عورت ہونے کو مرجح لکھا ہے احادیث سے اب واضح ہوا کہ عورت آزاد کو سوا
مُونہہ اور ہاتھہ کے گھٹنون تک اور پیرون سے ٹخنون تک تمام بدن کا چھپانا ایسے مردون
سے جنکے ساتھہ نکاح درست ہے فرض ہے اگر نہ چھپاویگی تو موافق حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دونون ناظر و منظور خدا کی لعنت کے سزاوار ہون گے چنانچہ
ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ سے روایت ہے کہ لعنت ہو خدا کی اوسپر جو کسی کا ستر
دیکھے اور اوسپر جو دکھاوے اسیطرح مردون کو بھی ناف کے تلے سے گھٹنون تک ڈھکنا
فرض ہے اور لونڈیون کو بھی مردونکی مانند پیٹ اور پیٹھہ ڈھکنا فرض ہے درِّ مختار
مین ہے کہ جوان عورت منع کیجاے مردون کے سامنے منہ کھولنے سے اسواسطے
نہین کہ مُنہ عورت ہے بلکہ بخوف فتنہ اور یہہ بھی جاننا چاہیئے کہ جس عضو کا ڈھکنا جاتا
ہے اگر وہ بدن سے بھی الگ ہوجاے تب بھی اوسکا دیکھنا درست نہین مثلاً عورت کے
بال کنگھی کرنے سے جدا ہون تو اونکو ایسی جگہہ ڈالے کہ اجنبی مردون کو نظر نہ پڑے
اور مرد موے زہار مونڈے تو ایسی جگہہ نہ ڈالے کہ کسی کی نظر پڑے اور محرم سے بھی جس
سے کبھی نکاح درست نہین جیسے بیٹا باپ بھائی دادا پیٹ پیٹھہ کے نیچے سے گھٹنون
تک ڈھکنا فرض ہے مثلاً بیٹے کے سامنے سر یا بازو کہلجا دین یا پنڈلی کہلجاوے تو
کچھہ مضایقہ نہین مگر جن مردون سے نکاح جائز ہے بہن کا شوہر خالو پھوپا یا بھانجی بھتیجی
کا شوہر انکا حکم اجنبی کا ہے اور عورت کو عورت سے ناف کے نیچے سے گھٹنون تک
بدن چھپانا فرض ہے اکثر عورتین سمجھتی ہین کہ عورت کا عورت سے کیا پردہ ہے یہہ غلط
ہے مگر ضرورت کے وقت بقدر ضرورت ستر دکھانیکا حکم ہے جیسے دوا کے واسطے
یا دائی جنائی یا اور محارم کو اور جسقدر بدن کا دکھانا جائز ہے اوسکا چھونا بھی جائز ہے
مگر اجنبیہ عورت کے لئے یہہ حکم نہین ہے اجنبیہ عورت کا بے شہوت دیکھنا درست
ہے چھونا درست نہین لیکن جو عورت بہت بوڑھی ہو وہ اس حکم سے جدا ہے کذا فی

Marfat.com

الدر المختار اور جو بہت چھوٹا لڑکا ہو اوسکا کوئی بدن عورت نہین اور جب ذرا بڑا ہو تو جب تک قابل شہوت نہین تو صرف قبل و دبر کا دیکھنا فرض ہے اور پھر اور متصل بدن کا دس برس کی عمر تک پھر اس عمر کے بعد اوسکا حکم بالغ کا سا ہے کذا فی الدر المختار اور جو عورت بضرورت کسی غیر محرم کے سامنے آوے تو واجب ہے کہ تمام بدن چادر سے ڈھک کر آوے اور چادر موٹے کپڑے کی ہو مردون کو لازم ہے کہ یہہ احکام عورتون کو سمجھا دین ورنہ اون سے باز پرس ہوگی۔ تمام ہوگئے پردیکے احکام۔

اسکے بعد غزوہ دومۃ الجندل واقع ہوا

بعض کے نزدیک یہہ مقام پہاڑ ہے کوفے سے دس مرحلہ اور دمشق سے دس اور بروایت دیگر قلعہ ہے سنگین مواہب مین ہے کہ ایک شہر ہے مدینہ سے پندرہ سولہ شب کی راہ پر پشت اوسکی جانب وادی ابن اسمعیل ہے سبب اس واقعہ کا یہہ ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خبر پہونچی کہ کچھہ لوگ جمع ہوکر راہ زنی کرتے ہین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سباع ابن عرفطہ کو خلیفہ کیا اور ہزار آدمی سی اوسطرف روانہ ہوے وہ لوگ یہہ خبر سنکر بھاگ گئے کوئی اونمین سے ہاتھہ نہ آیا اسی عرصہ مین رفعۃً والدہ ابن عبادہ نے وفات پائی سعد نے کہا اگر میری مان فرصت پاتی تو صدقہ دیتی خواہ وصیت کرتی اگر مین کچھہ صدقہ دون تو اوسسے فائدہ ہوگا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہوگا سعد نے عرض کیا کہ کون صدقہ افضل ہے فرمایا پانی تو سعد نے ایک کنوان بطور سبیل وہان کھودوا دیا اور حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکی مان کی قبر پر نماز پڑہی بعد اسکے ماہ شعبان مین **غزوہ بنی مصطلق** واقع ہوا اس غزوہ کو مُرَیسیع کہتے ہین مصطلق ایک مرد کا لقب ہے کہ اوسکا نام خزیمہ ابن سعد ابن عمرو تہا اور مُرَیسیع بصیغہ تصغیر بنی خزاعہ کا ایک کنوان ہے

Marfat.com

ناحیہ قدید مین سبب اس لڑائی کا یون واقع ہوا کہ حارث ابن ابی ضرار نے مشرکون
کو ترغیب دیکر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے جنگ
کرنے پر آمادہ کیا یہہ خبر مدینہ مین آئی تو اول حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے بُریدہ ابن الحصیب اسلمی کو انکا حال دریافت کرنے کو بھیجا یہہ اون سے
ملکر تحقیق خبر لائے اور حضور نے سامان جنگ کیا زید ابن حارث کو خلیفہ مقرر کیا اور
علی مرتضیٰ یا صدیق اکبر کو علمدار مہاجرین کا کیا اور سعد ابن عبادہ کو علمدار انصار کا کیا
اور عمر ابن خطاب کو لشکر خدائے تعالیٰ کا مقدمۃ الجیش قرار دیا اور تشریف لے چلے
اور امہات المومنین مین سے حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ ہمراہ تہین اور اس لڑائی
مین اکثر اہل نفاق بھی بطمع غنیمت ہمراہ ہو گئے تہے راہ مین ایک جاسوس بنی مصطلق
کا ملگیا وہ گرفتار کیا گیا اوس سے حال پوچھا اوسنے بالکل انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ
تعالےٰ عنہ نے ڈانٹا اوسنے سب حال کہدیا لہذا اوسے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے حضور مین لائے وہ بدبخت جاسوس سخت کلامی اور درشتی سے بولا اور
آمادہ مقابلہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوسے قتل کیا یہہ خبر مشہور ہوئی
مشرکون کو خوف پیدا ہوا اور وہ سب منتشر ہو گئے اور لشکر اسلام مریسیع پر خیمہ زن ہوا
کچھ مشرک پھر جمع ہو کر برسر مقابلہ آئے حضرت رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ انکو نصیحت کرکے دعوت اسلام کرو
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعمیل حکم کی مگر اون لوگون نے کوئی بات نمانی اوسوقت
مسلمانون نے اول تیر اندازی کی پھر حملہ کر دیا سب مشرک فرار کر گئے مگر بعض گرفتار
ہوئے سب دس مشرک مارے گئے اور ایک صحابی شہید ہوئے جب لڑائی ہو چکی تو
ابو نفیلہ طائی خبر رسانی کے لئے جانب مدینہ باسکینہ روانہ ہوے اور ایک شخص بنی
مصطلق کا برغبت دلی ایمان لایا اور اوسنے میان خاطر کا یہہ سبب بتا کہ اوس نے

Marfat.com

لڑائی کے وقت دیکھا تہا کہ کچہ لوگ ابلق گہوڑون پر سوار مسلمانون کی مدد کو آئے ہین
یہہ واقعہ مشاہدہ کرنیکے ساتہہ اوسے یقین ہوگیا کہ دین اسلام سچا دین ہے اور جویریہ
بنت حارث ابن ابی ضرار کا بہی ایسا ہی حال بیان کرتے ہین وہ شوکت اسلام ملاحظہ
فرماکر کفر سے متنفر ہوئین اور اسلام اختیار کیا پہر اللہ تعالی شانہ نے اونپر یہہ فضل
واحسان کیا کہ جب وہ غنیمت مین آئین اور مسلمان ہوئین تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے اونسے نکاح کیا اور اونکی آزادی اونکا دین مہر قرار پایا بعد
اسکے مسلمانون نے تجویز کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بی بی کے
قرابت دارون کو بندہ کرنا مناسب نہین اسواسطے سو عورتون سے زیادہ آزاد کردی
گئین اس غزوہ مین اٹہائیس ۲۸ دن مدینہ سے غیبت رہی اور مال غنیمت سے بحکم
حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خمس نکالا گیا اور باقی لشکر اسلام
مین تقسیم کیا گیا اور اسی سال مین حضرت نے زینب بنت جحش سے کہ حضور کی
پہوپی کی دختر تہین اولاً زید ابن حارث کے نکاح مین تہین بوجہ ناموافقت مزاج
کے بعد طلاق اور انقضائے عدت بحکم مالک حقیقی آپنے نکاح فرمایا اور اسی سفر
مین مابین سنان بن وبر جہنی اور جہجاہ بن سعید غفاری کے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی
عنہ کا اجورہ دار تہا نزاع واقع ہوئی کہ سنان اور جہجاہ نے اپنا اپنا ڈول کنوئین
مین ڈالا اور دونون ڈول ایک سے تہے اتفاقاً ایک ڈول گر پڑا اور دوسرا نکل آیا
وہ فی الحقیقت سنان کا تہا جہجاہ نے کہا کہ یہہ میرا ڈول ہے دونون مین جھگڑا ہوا
یہانتک کہ جہجاہ نے سنان کو ایک طمانچہ مارا کہ خون بہ نکلا وہ سنان پکارا کہ یا
للانصار یا للخزرج اور جہجاہ چلایا للکنانہ یا للقریش لہذا مہاجر
وانصار کے لوگ ہتیار لیکر دوڑے قریب تہا کہ فساد برپا ہو مگر مہاجرون سے بعض
اشخاص نے سنان کو سمجہایا اور یہہ فساد رفع ہوگیا عبداللہ ابن ابی سلول منافق

Marfat.com

بھی اپنے یارون سمیت وہان بیٹھا تہا اور زید بن ارقم بھی اون مین موجود تہے
عبداللہ ابن ابی سلول بڑے غصہ سے چلاکر بولا کہ یہہ مہاجر تو ہماری جان کے لئے
بڑے صاحب قسمت بن بیٹہے ہین اگر مین اسکے مدینہ جاؤنگا تو وہ جو عزیز ہے اوسکو
جو خوار ہے مدینہ سے نکالدے گا یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
پہر اپنی قوم سے کہنے لگا کہ یہہ بلا تو تم نے آپ اپنے سر پر لی ہے کہ مسلمانون کو مدینہ
مین رہنے دیا زید بن ارقم نے یہہ تمام واقعہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے حضور مین عرض کیا اوسوقت حضور کے سامنے سب صحابہؓ حاضر تہے حضرتؐ نے
اس خیال سے کہ شاید کوئی صحابی ناراض ہوکر درپئے انتقام ہوجائے فرمایا کہ اے
زید شاید تو اوس سے کچہہ خفا ہے کہ ایسی باتین تو اوسکی نسبت کہتا ہے زید نے
عرض کی مینے اوسکی زبان سے سنا ہے حضرت نے فرمایا شاید تیرا اوسنے کہا نہین
مانا یہہ فرماکر آپ خاموش ہوگئے اُسید ابن حصیر نے جب یہہ سنا کہ عبداللہ ابن
ابی سلول منافق نے یہہ بے ادبی حضور کی شان مین کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور دست بستہ عرض کی کہ یہہ جو
عبداللہ نے کہا ہے کہ وہ جو عزیز ہے اوسکو جو خوار ہے مدینہ سے نکال دیگا تو آپ
بے شک عزیز و گرامی ترین مخلوق ہین اور وہ ضرور ذلیل و خوار ہے آپ اوسکو مدینہ
سے نکال دیجئے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کے
جواب مین کچہہ نفرمایا اور ابن ابی سلول منافق کے بعض دوستون نے کہا اے ابن
ابی سلول بدبخت تجہہ پر کیا غضب ٹوٹا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے حق مین ایسی بے ادبی کا کلمہ کہا اگر یہہ بات سچ نہین ہے تو آپکی خدمت اقدس
مین حاضر ہوکر اپنی برائت کی دلیل اور ثبوت پیش کر اوسنے کہا واللہ مین نے ایسی بات
نہین کہی اور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین حاضر ہوکر جہوٹی قسم کہالی

Marfat.com

کہ یا حضرت زید ابن ارقم نے آپ سے غلط بات کہدی ہے مین نے ہرگز ایسا کلمہ
آپ کی شان مین نہین کہا بعض کے دل مین یہہ وسوسہ گذرا کہ زید نے اسکو تہمت
لگائی ہے اوسنے ہرگز یہہ بات نہین کہی ابن ابی سلول سچا ہے زید کے بعض اقربا نے
زید کو ملامت کی زید بیچارے سخت غمناک ہوے ایک دن مضطرب و غمگین گہوڑے پر
سوار ہوکر میدان مین نکلے ناگاہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی
آگئے زید کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بعلم نبوت میری رنجیدگی
دریافت فرمائی اور میرا کان مڑوڑا اور فرمایا غمگین مت ہو اللہ جَلّ جَلالہٗ
تیرے قول کی تصدیق اور منافق کے قول کی تکذیب فرماتا ہے اور سورہ منافقون مجھے
سنائی اوسوقت مجھے تسکین ہوئی عبداللہ ابن ابی سلول کا بیٹا تہا وہ بہت سچا مسلمان
اور موحد تہا اوسنے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین
دست بستہ عرض کی کہ اگر آپ میرے منافق باپ کا قتل چاہتے ہین تو مجھے اجازت
ہو کہ مین اوسے اپنے ہاتہہ سے قتل کرون حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ مین تیرے باپ کا قتل ہونا نہین چاہتا تو اس خیال
سے درگذر جب تک کہ ہم مین ہے ہم اوسکے ساتہہ نیکی کرینگے جب مدینہ طیبہ کو مراجعت
کی تو وادی عقیق مین عبداللہ فی سر راہ کہڑے ہوکر ہر ایک سوار کا تفحص شروع کیا حتی کہ
اوسکا باپ عبداللہ بہی نکلا تو اوس نے اونٹ کی مہار پکڑ کے اونٹ کو بیٹہایا اور اوسکے
زانون پر پانون رکہکے کہڑا ہوگیا ابن ابی سلول نے کہا کیا ارادہ ہے عبداللہ نے
کہا مین تجھے ہرگز نہ چہوڑونگا کہ تو مدینہ مین جانے پائے جب تک رسول اللہ کی اجازت
نہو اور تو یہہ اقرار کرلے کہ مین ذلیل ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
عزیز ہین جو شخص ان دونون باپ بیٹون کا یہہ واقعہ دیکہتا تہا وہ تعجب کرتا تہا یہانتک
کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یہہ خبر پہونچی آپ تشریف لائے اور

Marfat.com

اہل جلسہ سے کہا کیا ہو رہا ہے لوگون نے حال بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان تشریف لے گئے دیکھا تو فی الحقیقت بیٹا باپ کا اونٹ پکڑے کھڑا ہے اور باپ سے کہہ رہا ہے لا انت اذل من الصبیان لا انت اذل من نساء حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبداللہ سے کہا بس زیادہ اصرار نکر چھوڑ دے عبداللہ نے حضور کے ارشاد کی بجا آوری کی اور چھوڑ دیا اوراوس سے متعرض نہوا ایکدن عبادہ ابن الصامت نے عبداللہ ابن ابی سلول سے کہا کہ تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکہ تیرے لئے دعائے آمرزش کرین اوسنے منہ پھیر لیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان سے کچھہ دور تھے کہ آپ پر وحی نازل ہوئی اور وہ سورۂ منافقون کی یہہ آیت ہے و اذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا رؤسھم ورایتھم یصدون وھم مستکبرون ترجمہ یعنے جب کہی اون کو آو معافی کرادے تمکو اللہ کا رسول تو وہ پھیر لیتے ہین منہ اپنا اور تو دیکھے کہ رکتے ہین اور غرور کرتے ہین پھر قبل اسکے کہ عبادہ بن صامت یہہ احوال کسی سے کہین سب کو اطلاع ہوگئی جب یہہ آیت نازل ہوئی تفسیر بغوی مین لکھا ہے کہ جب اللہ تعالی شانہ نے ابن سلول کا کذب کھول دیا اور زید ابن ارقم کا صدق ظاہر کر دیا تو کسی نے اوس منافق سے کہا یا ابا حباب تیری شان مین آیت سخت نازل ہوئی لہذا تو چل کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین آمرزش کی درخواست کر وہ اسبات پر رضامند نہوا یہہ اس آیت کا شان نزول ہے۔

اسی سفر مین

یہہ اتفاق ہوا کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مراجعت کے وقت

Marfat.com

چاہ نقعار پر رات کو جلوہ فرما ہوئے تو ہوا کی شدت ہوئی لشکر کے لوگ بہت خوفناک
ہوئے اور ناقۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کہل گیا تلاش کرنے سے
تمامی حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اندیشہ نکرو یہہ ہوا ایک
کافر کے مرنے سے چلی ہے اور وہ کافر مدینہ مین تھا گسی نے پوچھا وہ کافر کون تھا
آپ نے فرمایا رفاعہ ابن زید ابن تابوت یہہ بات سنکر ایک منافق نے کہا کہ یہہ شخص
آپ کو عالم الغیب جانتا ہے حالانکہ اونٹنی جاتی رہی اوسکا پتہ نہین معلوم اوسکی خبر
کیون نہین بتاتا وہ شخص جو وحی لاتا ہے اوسیوقت حضرت جبرئیل تشریف لائے اور مقولہ
منافق اور ناقہ کے نشان سے جہان وہ تھا مطلع کر گئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مین یہہ گمان نہین کرتا کہ مین غیب کی خبرین
جانتا ہون اور نہ عالم الغیب ہون لیکن مجھے اوس نے جو حقیقت مین عالم الغیب ہے
منافق کے مقولہ سے اور جہان ناقہ ہے اوس مقام سے مطلع کر دیا ہے ناقہ شعب مین
ہے اور نکیل اوسکی ایک درخت سے بندہی ہوئی ہے یہہ نشان سنکر اصحاب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم گئے اور ناقہ کو اوس مقام سے لے آئے اور جب لشکر خدا
مدینہ مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ رفاعہ بن زید ابن التابوت اوسی دن اوسیوقت مرا تھا
جسوقت حضور پر نور صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے خبر دی تھی یہہ رفاعہ عظمار یہود
مین سے تھا اور منافقون کا تھا نگی تھا۔

اسی سال مین قضیہ افک واقع ہوا

افک کہتے ہین جھوٹھ اور تہمت لگانے کو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کو منافقین نے تہمت لگائی تہی اور بعض مخلصین بہی نادانی کے سبب سے اوس تہمت لگانیمین
شریک ہوگئے تہے اوسکا بیان یہہ ہے کہ غزوہ بنی المصطلق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ساتہہ لے گئے تہے اور آیت حجاب
نازل ہوچکی تہی تو کوچ اور مقام مین ایسا ہوا کرتا تہا کہ حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہودج مین مستور ہوتین اور لوگ اوس ہودج کو کوچ کے وقت اُتار کر
الگ ہوجاتے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غزوہ مُریسیع سے فارغ
ہوکر مدینہ کو پہرے تو مدینہ کے قریب یہہ اتفاق ہوا کہ جب سحر کو کوچ کی ندا ہوئی تو حضرت
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کوچ کی طیاری کی ندا سنکر لشکر سے علیحدہ قضائے حاجت
کے لئے تشریف لے گئین جب وہان سے پہرین تو گلوبند جسمین جزع یمانی پڑا تہا گلے مین
نہ پایا معلوم ہوا کہ کہُل کر گر پڑا اوسیدم اولٹے پانؤن پہریں اور وہین تشریف لے گئین
اور وہ ہار اپنا ڈہونڈکر لائین لشکر کا کوچ ہوگیا تہا صفوان ابن معطل ہارے ماندے
لوگون کی دیکہہ بہال کے واسطے پیچہے رہا کرتا تہا آپ اوسکے اونٹ پر چڑہکر لشکر مین
تشریف لائین منافقون نے عیب لگایا اور سردار منافقون کا عبداللہ ابن ابی سلول
مردود تہا قصہ مختصر اس معاملہ کا بخاری مین حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
یون منقول ہے کہ حضرت کا معمول تہا کہ جب کسی لڑائی مین تشریف لیجاتے تو ازواج
کے واسطے قرعہ ڈالتے جسکا نام نکلتا اوسکو ساتہہ لے جاتے چنانچہ اس لڑائی مین
قرعہ میرے نام پر پڑا لہذا مین ساتہہ گئی جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
فتح کے بعد مراجعت کی اور مدینہ کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین
قضائے حاجت کو لشکر کے باہر گئی اور فارغ ہوکر مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے
کا ہار گر پڑا ہے مین اوسی مقام پر تلاش کرنیکو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے
کجاوے کو کسنے پر مقرر تہے وہ میرے کجاوے کو اوٹہا کر اونٹ پر کسکے لشکر کے ساتھ

Marfat.com

روانہ ہوئے عورتین اوسوقت کی کم خوار اور نہایت دبلی ہوتی تہین اس سبب سے کجاوہ کسنے والون کو میرے ہونے نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجھکو ہار ملگیا تو مین مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کا کوچ ہوگیا ہے ناچار مین وہین بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور کوئی آدمی میرے لینے کو آئیگا صفوان ابن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تہا کہ لشکر کے ہارے ماندے لوگونکی مدد کرتا رہے اوسنے مجھے سوتے ہوئے دیکھا تو پہچانا کیونکہ پردہ نشینی کے حکم سے پہلے مجھے دیکھا تہا اوسنے افسوس اور تعجب سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - کہا اور یہہ کہا کہ تو پیغمبر کی بی بی ہے اور اوسکی کوئی بات استرجاع کے سوا مین نے نہین سُنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑے ہوے روانہ ہوا مین ظہر کے وقت لشکر مین پہونچی تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندہی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ ابن ابی سلول تہا مین مدینہ مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک مہینے کامل بیمار رہے مجکو اس تہمت کی خبر نتہی ہان اتنا تردد تہا کہ جسطرح میری بیماری مین حضرت مہربانی فرماتے تہے اس مرتبہ ویسی مہربانی نتہی گہر مین آتے اور صرف اتنا پوچہتے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اوسوقت تک گہرون مین پاخانے نہین تہے مین شہر کے باہر مسطح کی مان کے ہمراہ جائی ضرور کو گئی اوسکا پائون چادر مین اولجہا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو بددعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بددعا دیتی ہے وہ تو بدری صحابی ہے تو اوسنے مجھکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بہی تہمت کرنے والون مین شریک ہی یہ بات سنتے ہی میری بیماری دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے مان باپ کے گہر آگئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی مان سے کہا کہ اے مان یہہ کیا بات ہے جسکا لوگون مین چرچا ہے میری مان نے کہا کہ بیٹی گہبرا مت جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اوسکو حاسد لوگ ایسی ہی تہمت لگا دیا کرتے ہین مینے کہا کہ سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین

Marfat.com

اوس رات مین تمام شب نہین سوئی اور میرے آنسو جاری رہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے علی مرتضیٰ ابن ابیطالب کو اور اسامہ ابن زید کو بلایا اور میرے چھوڑنیکے باب مین مشورہ پوچھا اسلیئے کہ اس عرصہ مین جبرئیل کا آنا اور وحی کا اُترنا کم ہوگیا تھا پس اُسامہ نے تو میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یارسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہین مجھکو تو سوائے پاکی اور بہتری کے کچھہ خیال مین نہین آتا اور علی مرتضیٰ نے کہا خدا نے حضرت پر کچھہ تنگی نہین کی ہے انکے سوا اور بہت عورتین ہین مگر بریرہ کنیز سے بھی آپ دریافت فرمائین وہ سچ سچ بتلادے گی حضرت نے اوسے بُلایا اور فرمایا کہ اے بریرہ کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہے کہ تجھے اوسکے پاکدامنی مین شک پڑے اوسنے کہا یارسول اللہ اوس خدا کی قسم جسنے آپ کو سچا پیغمبر کیا ہے مین نے کبھی اوسکی پاکدامنی مین فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہے کہ عایشہ کم سن لڑکی ہے بکری خمیر کہا جاتی ہے اور وہ سویا کرتی ہے یعنی کم عمری کے سبب سے گھر کا بندوبست نہین کرتی۔

تنبیہ

ظاہر کلام حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ حضرت علی مرتضیٰ کے مشورہ سے ناراض ہوئین اور یہہ گمان ہوا کہ علی کو مجھپر سوء عقیدت ہے حالانکہ حضرت سیدنا علی کو بجز حسن عقیدت وکمال صداقت کے اصلا کسیطرح کا سوء ظن نتھا بلکہ یہہ ثابت ہے کہ جناب ولایت مآب کرّم اللہ وجہہ نے بمقتضاے دیانت وایمان بالغ وجہہ حضرت صدیقہ کی پاکدامنی پر گواہی دی ہے چنانچہ کریمہ ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحانک ھذا بھتان عظیم

Marfat.com

ترجمہ اور کیون نہ جب سنا تہا اوسکو کہا ہوتا ہمکو لایق نہین کہ منہ پر لاوین یہہ بات اللہ
تو پاک ہے یہہ بڑا بہتان عظیم ہے اسبات کی خبر دیتی ہے اور علی مرتضیٰ تو خود جانتے
تہے کہ طیبات کی صحبت سوائے طیبین کے اور کسی سے ہو نہین سکتی لیکن جب مین نے دیکہا کہ
حضرت رسالت مآب کو نہایت اضطراب ہے تو چاہا کہ بوجہ احسن تسکین خاطر فرمالین
اور خلاصہ یہہ ہے کہ ولایت مآب نے کلام کرنے مین جانب رسول اللہ کو ترجیح دی
اور اوسکے ضمن مین حضرت صدیقہ کی مہم کو سرانجام دیا اور کہا کہ یا رسول اللہ اس معاملہ
کی جانب خدا ہے یہہ بات آپ پر منکشف ہو جائیگی اور اگر میلان خاطر شریف اسطرف
ہے کہ عایشہ سے مفارقت واقع ہو تو چندے صدیقہ آپ سے جدا ہو کر اپنے والدین
کے گہر مین رہین جب اطمینان کلی ہو جائے تو دولت خانہ عالی مین قدم رنجہ فرمائین
اور اگر یہہ ارادہ ہے کہ اسکی حقیقت زبان خلق سے تحقیق ہو جاے تو بریرہ کنیز سے
دریافت فرمائیے وہ بخوبی حالات صدیقہ سے واقف ہوگی کہ وہ شب و روز اونکی
خدمت مین رہتی ہے اس کلام سے حسن اہتمام حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا معلوم
ہوتا ہے کیونکہ حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام خوب جانتے تہے کہ بریرہ کے کلام سے
حضرت کو تسکین ہو جائیگی اور ایسا ہی ہوا بہی مگر حضرت صدیقہ اوس زمانہ مین خوردسال
تہین اس دقیقہ کو نہ پہونچین اور اسی سبب سے اونکو ملال ہوا **بالجملہ** حضرت
ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
بریرہ سے حال دریافت کرنے کے بعد مسجد شریف مین تشریف لے گئے اور منبر پر چڑہکر
یہہ فرمایا کہ اے مسلمانون کے گروہ کون سا میرا ہمدرد تم مین ہے جو دریافت کرکے
اوس مرد سے بدلا لے جسکے سبب سے میری زوجہ کو ایذا اور تکلیف پہونچی ہے خدا
کی قسم نہین جانتا مینے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ ذکر کیا ہے لوگون نے اوس مرد کو
جسکو نہین جانا مین نے مگر نیک وہ تو میری بی بی کے پاس کبہی نہین جاتا تہا پہر

Marfat.com

ساتھ کے سوا پس سعد بن معاذ سردار قوم اوس نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم مین سے ہو تو مین اوسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہے تو جیسا ارشاد ہو ویسا کرین تب سعد بن عبادہ سردار قوم خزرج نے اپنی قوم کی ہچ کی اور کہا اے ابن معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہے ہماری قوم پر تیرا کیا اختیار ہے اپنی قوم کی تو بہی حمایت کریگا پہر اوسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچازاد بہائی نے کہا اے سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہے قسم ہے خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرینگے کیا تو منافق ہے جو منافقونکی حمایت کرتا ہے الغرض قریب تہا کہ کشت وخون ہو جائے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سب کو روکا حضرت صدیقہ فرماتی ہین کہ مین بیٹہی ہوئی روتی تہی کہ حضرت تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹہہ گئے اور فرمانے لگے اے عایشہ تیرے حق مین ایسا ایسا سنا گیا ہے اگر تو بیگناہ ہے تو قریب ترخدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندہ نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کلام تمام کر چکے تو میرے آنسو تہم گئے مین نے اپنے باپ سے کہا کہ تم حضرت کی بات کا جواب دو وہ بولے کہ مین نہین جانتا کیا جواب دون پہر مینے اپنی مان سے کہا کہ تم اسکا جواب دو اونہون نے بہی اسکا کچہہ جواب نہ دیا آخر کو مین نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی کہ مجہے معلوم ہے کہ اس بات کی خبر آپکو ہوئی ہے اور آپ کے دل مین جمگئی ہے اگر مین یون کہون کہ مین عیب سے پاک ہون تو آپ کو یقین کا ہیکو ہوگا اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرتی ہون تو آپ اوسے سچ ہی سمجہینگے اب میرے حال کے مطابق بات یوسف کے باپ کی ہے فصبرٌ جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون یعنی اب صبر ہی اچہا ہے اور اللہ کی مدد چاہیئے

Marfat.com

بہ سبب کثرت غم کے حضرت صدیقہ کی زبان مبارک پر حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام نہ آیا اسلئے یوسف کے باپ نے فرمایا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ مین اپنی حقیقت ایسی نہ جانتی تہی کہ میرے حق مین قرآن نازل ہوگا بلکہ یہہ گمان تہا کہ میرے معاملہ مین خواب کے طور پر حضرت کو اطلاع ہوجائیگی لیکن اللہ کی کریمی کے قربان کہ آپ وہین تشریف رکہتے تہے کہ وحی نازل ہوئی آپ نے تبسم فرمایا اور کہا اے عائشہ خدائیتعالیٰ نے تیری پاکدامنی اور صفائی نازل فرمائی اور سورۂ نور کی آیتین اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ آخر رکوع تک پڑہ سنائین مین شکر الٰہی بجالائی میرے باپ نے کہا کہ اے عائشہ حضرت کی تعظیم کے واسطے کہڑی ہوجا اسوقت مین غصہ مین تہی مینے کہا نہ اوٹہونگی اور نہ تعریف کرونگی مین تو اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میرے حق مین قرآن نازل کیا ہے جو قیامت تک پڑہا جائیگا۔

فائدہ اس حدیث سے کئی فائدے ظاہر ہوے اوّل یہہ کہ جو کوئی بیگناہون کو بہتان اور تہمت لگاتا ہے وہ آخر کو رسوا اور فضیحت ہوتا ہے اور پاک لوگون کی پاکیزگی زیادہ اوس سے کہ جو تہمت ثابت ہوجاتی ہے۔ دوسرے یہہ کہ جسنے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بد کہا اوسنے ضرور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو رنج دیا اور منافقون مین اوسکا شمار ہوا تیسرے یہہ کہ علم غیب سوائے خدا کے کسیکو نہین اسلئے کہ ایک مہینے تک حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تردد رہا لیکن حقیقتِ حال خدا ہی کے بتلانے سے معلوم ہوئی۔ چوتھے یہہ کہ جو شخص نعوذ باللہ اس برأتِ منصوصہ قطعیہ مین شک کرے وہ باجماع اہل اسلام کافر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ کسی نبی کی بی بی نے زنا نہین کیا ہے۔ پانچوین یہہ کہ قرعہ ڈالنا اسکی اصل کتاب وسنت سے ثابت ہوے۔ چھٹے یہہ کہ کوئی شخص اپنا دوست ہو یا عزیز کسی اہل فضل کی برائی کرنے والے کے فعل کو برا سمجھے جسطرح مسطح کی والدہ نے اپنے

Marfat.com

بیٹے کے فعل کو بُرا سمجھا باوجودیکہ وہ بدری صحابی تھا ۷ ساتوین یہہ کہ تفضیل اہل بدر
اس حدیث سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ آٹھوین ۸ یہہ کہ عورت کو اپنے والدین کے گھر
جانا بغیر اجازت شوہر کے جائز نہین۔ نوین ۹ یہہ کہ استشہاد اور استفسار عوتون
سے اُمور عارضہ مین جائز ہے جسطرح حضور پرنور نے بریرہ سے پوچھا کہ وہ اِس
حدیث مین مذکور ہے اور دوسری حدیث مین استفسار کرنا زینب بنت جحش اور اُم ایمن
اور اُسامہ سے مذکور ہے اور اُن سب نے بھی پاکدامنی حضرت عائشہ رض کی بیان کی ہی۔
دسوین ۱۰ یہہ کہ بدکہنا متعصب باالباطل کا جائز ہے جسطرح سعد بن معاذ نے سعد بن
عبادہ سے فرمایا کہ کیا تو منافق ہے جو منافقون کی طرفداری کرتا ہے۔ گیارہوین ۱۱ یہہ
کہ حسن ادب غضب کے وقت یون لازم ہے کہ مہربانی معمولی کم کردے تاکہ وہ شخص جسکے
سبب سے ایذا پہونچی ہے معلوم کرلے کہ یہہ آدمی مجھہ سے ناخوش ہے جیسا حضور
پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت صدیقہ کے ساتھہ برتاو کیا۔ بارہوین ۱۲
یہہ کہ جو امر جدید خلافِ طبع ہو تو اوسمین عقلا سے دریافت کرنا ضرور ہے چنانچہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُسامہ بن زید اور علی مرتضیٰ اور عمر ابن خطاب اور
عثمان بن عفان سے دریافت کیا اور سب لوگون نے حضرت صدیقہ کی پاکدامنی
بیان کی **فائدہ** ایسے حالات کے واقع ہونے مین جو اولیا اور انبیا پر واقع
ہوئے ہین اللہ تعالے شانہ کی حکمتین مخفی ہوتی ہین اور جب وہ سمجھہ مین آجاتی ہین
تو اون بزرگونکی عزتین خلق اللہ کی نظر مین بہت بڑھہ جاتی ہین یہہ مصائب اونکے
آئینہ کمال کے جوہر کو بہت مصفا اور مجلا کرکے دکھا دیتے ہین اور پھر دنیا اون کا کلمہ
پڑھنے لگتی ہے جتنے مصائب زیادہ ہوتی ہین اوتنے ہی مراتب زیادہ اونکو عطا ہوتے ہین

Marfat.com

واقعات شہادت حضرت حسین

گلگون قبا علیہ السّلام

اسکی پوری مثال ہے لہذا بعض شروح بخاری مین قصہ افک کی حکمتین شمار کی ہین

ازانجملہ یہہ معاملہ سبب نزول تعریف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قرآن مین ہوا دوسرے جو مصیبت مسلمانون پر ہوتی ہے وہ موجب ثواب اور رفع درجات ہوتی ہے۔ تیسرے یہہ کہ حال مومنین کا ایسے معاملات مین کھل جائے اور اوس مالک الملک اور عالم الغیب کے بیان سے واضح ہوجائے کہ مسلمانون کی شان ایسے معاملات مین مقتضی اس بات کی ہے کہ کہین سبحانک ھذا بھتانٌ عظیم یعنی پاک ہے تو یہہ بڑا بہتان ہے اور گمان نیک رکھین اور کہین یہہ بات ہماری زبان پر لانیکی نہین یہہ تو کھلا جھوٹ ہے۔ چوتھے یہہ کہ ہمیشہ بیگناہ کو ذریعہ تسلی ہو کہ جب جناب ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا سی پاک دامن پر لوگون نے تہمت لگائی تو ہمسے گنہگارونکی کیا حقیقت ہے۔ پانچوین یہہ کہ ایسا مصیبت زدہ باقتدائے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبر جمیل کرے اور اللہ سے مدد مانگے فائدہ اس تہمت مین

Marfat.com

عبداللہ ابن ابی سلول بانی فساد تہا اور حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ کہ حضرت صدیق اکبر کی خالاتی بہن کا بیٹا تہا اور رحمۃ اُخت زینب بنت جحش اوسکی شریک مفسدہ تہی انہین لوگون کو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اسّی اسّی دُرّے حدقذف کے مارے الغرض جب پاکدامنی حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین قرآن نازل ہوا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑہا تو حضرت صدیقہ کے سر کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اب مسطح کی خبر گیری نہ کرونگا اللہ تعالیٰ شانہ نے اوسکی سفارش فرمائی کہ سورۂ نور مین ارشاد ہوا مین ان آیات قرآنی کو ترتیب وار لکھے دیتا ہون ناظرین کتاب غور کی نگاہ اسپر ڈالین۔

حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی پر قرآن پاک کی شہادت

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا

Marfat.com

لَكُمْ ط بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ
الْاِثْمِ ج وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

ترجمہ جو لوگ لاے ہین یہہ طوفان تمہین مین سے ایک جماعت ہین تم اوسکو نہ سمجھو بُرا اپنے
حق مین بلکہ یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین ہر آدمی کو اون مین سے پہونچتا ہے جتنا کیا یا گناہ
اور جس نے اوٹھایا ہے یہہ بڑا بوجھ اوسکو بڑی مار ہے ۱۲ دوسرا ٹکڑا اس رکوع کا لَوْلَآ اِذْ
سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ
اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ج فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا
بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ ترجمہ کیون نہ جب
تم نے اوسکو سنا تہا خیال کیا ہوتا ایمان والے مردون نے اور عورتون نے اپنے لوگون پر
اچہا خیال اور کہا ہوتا صریح طوفان ہے کیون نہ لائے وہ اوسپر چار گواہ جب نہ لاے وہ
چار گواہ تو وہ لوگ اللہ کے ہان جہوٹے ہین ۱۲ تیسرا ٹکڑا اس رکوع کا جسمین پروردگار تعالیٰ
شانہ نے اپنی شفقت کا اظہار فرمایا ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○
ترجمہ اور کبہی نہوتا اللہ کا فضل تمپر اور اوسکی مہر دنیا و آخرت مین البتہ تم پر پڑتی اس چرچا
کرنے مین بڑی آفت ۱۲ چوتہا ٹکڑا اس رکوع کا جسمین ایسے ناشایستہ امور مین اپنی زبان
اور دل کو روکنے کے بیان ہین قرآن پاک تمام امور دینی و دنیوی کے ہمکو تعلیم دیتا ہے افسوس
کہ ہم اس پاک و مقدس کتاب کو تدبر سے نہین پڑہتے تمام سعادتون کے خزانے اسی کتاب
کریم مین موجود ہین مجہے اون حضرات پر بڑا افسوس آتا ہے کہ دنیا بہر کے وظائف پڑہتے ہین
مگر قرآن سے بالکل بے خبر ہین بعض لوگ تو پدماوت کو جو زبان بہاشا مین ایک ہندو راجہ کا
قصہ ہی بڑے اعتقاد سے پڑہتے ہین اور اپنی آسمانی کتاب کو کبہی سال دو سال مین ایکبار
بہی نہین دیکہتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

Marfat.com

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ ترجمہ جب لینے لگے تم اوسکو اپنی زبانون پر اور بولنے لگے اپنے مُنہ سے جس چیز کی تمکو خبر نہین اور تم سمجھتے ہو اوسکو ہلکی بات اور یہہ اللہ کے ہان بہت بڑی ہے ۱۲ پروردگار تعالیٰ شانہ سمجھاتا ہے کہ جب تم اپنے دلون سے اسبات کو اپنی زبانون پر لائے جسکی تمکو ہرگز اطلاع نتھی اور تم اسکو بہت ہلکی بات سمجھے ہوئے تھے تم کو اسکی خبر نتھی کہ یہہ بات اللہ تعالےٰ شانہ کے ہان بہت بڑی بات ہے۔

تنبیہ اے برادران اسلام اللہ تعالیٰ شانہ تمہاری ہدایت فرمائے آمین

اس آیت شریف کے سیاق کو دیکھتے ہو کہ تمہارا رب کسی بیگناہ آدمی کے تہمت لگانیکی بات کی تعلیم کیسی مہربانیون کے الفاظ سے فرما رہا ہے بھائیو قرآن شریف پڑھو اور اوسکی طرز تعلیم پر غور کرو دیکھو اب اسکے آگے کی آیت کہ وہ کیا ارشاد فرماتا ہے جب تم اسمین غور کرو گے تو حضرت **ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا** کی پاکیزگی و مرتبہ کی خبر ہوگی اور وہ آیت شریفہ یہہ ہے وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ ترجمہ اور جب تمنے اوسکو سنا تھا تو کہا ہوتا کہ ہمکو لایق نہین کہ ایسی باتین ہم اپنے منہ سے کہین اللہ تو پاک ہے یہہ بڑا بہتان ہے ۱۲ اے مسلمان بھائیو ذرا پروردگار تعالیٰ شانہ کی اس فہمایش کو غور سے ملاحظہ کیجئے دیکھئے کیا حکم ہوتا ہے کسی بدکار آدمی کے لئے قرآن پاک یون صفائی فرمائیگا اب اسکے آگے کی بھی آیت کو ملاحظہ فرمائیے کہ پروردگار تعالیٰ شانہ خود ارشاد

Marfat.com

فرماتا ہے کہ مین تمکو سمجھاتا ہون کہ پھر ایسا کام نکرنا اور اس آیت سے مراد اس زمانہ کے مسلمان سمجھے جاتے ہین کہ جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے صاف منہین ہین دیکھو سورہ نور کی یہہ دوسری رکوع کی چھٹی آیت اور اوسکے سب لفظون پر نگاہ غور کرجانا خصوصاً لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

چھٹی آیت سورہ نور کی جو خاص مومنین کیواسطے ہے

بہت غور سے اس آیت شریفہ کی تلاوت کرو اور مومنین کے لفظ پر تعمق کی نظر ڈالو کہ مخاطب مومنین ہی ہین اور ساتوین آیت مین تشبیح کا لفظ بہی قابل غور ہے ۱۲ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ ترجمہ اللہ تعالے شانہ تمپر وعظ کرتا ہے کہ پھر نکرو ایسا کام کبہی قیامت تک اگر تم مومنین ہو یعنی اگر تم کو دعوا ہے مومنین ہونے کا ۱۲ **ساتوین آیت** وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ترجمہ اور کہولتا ہے اللہ تمہارے واسطے پتے اور اللہ حکمت والا ہے سب جانتا ہے ۱۲

آٹھوین آیت سورہ نور کی فقیر گنہگار محمد اکبر کا وارد قلبی ہے چونکہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہمہ تن نور خدا تہین لہذا ذکر بہی آپ کا سورہ نور مین پروردگار تعالے شانہ نے فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

Marfat.com

ترجمہ جو لوگ چاہتے ہین کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والون مین اونکو عذاب سخت ہے درد ناک دنیا اور آخرت مین اور اللہ جانتا ہے مگر تم نہین جانتے ۱۲ **نوین آیت** جسپر دوسرا رکوع تمام ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ اور کبھی نہوتا اللہ کا فضل تمپر اور اوسکی مہربانی مگر اللہ نرمی کرنے والا ہے اور مہربان **واضح ہو** کہ یہہ سورہ نور کا دوسرا پورا رکوع حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی شان پاک مین وارد ہے اور بہت صاف لفظون مین حضرت ام المومنین کی پاکیزگی پروردگار تعالےٰ شانہ نے بیان فرمادی اب سمجھنا ہو جسے وہ سمجھ لے اللہ تعالےٰ شانہ تو فرما چکا بندہ چاہے مالک کا حکم مانے چاہے نمانے۔

روایت ہے

کہ جب پاکدامنی حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قرآن مین نازل ہوئی اوحضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ آیت تلاوت فرمائی توحضرت صدیقہ کے سر مبارک کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اب مین مسطح کی خبرگیری نکرونگا اللہ تعالےٰ شانہ نے اوسکی سفارش فرمائی سورہ نور مین ارشاد ہوا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی فضیلت

قال اللہ تعالےٰ شانہ فی القران العظیم وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ اور قسم نہ کھاوین بڑائی والے تم مین اور کشایش والے اس سے کہ دیوین ناتے والون کو اور محتاجون کو اور وطن چھوڑنے والون کو اللہ کی راہ مین

Marfat.com

چاہیئے کہ درگذر کرین اور معاف کرین کیا تم نہین چاہتے ہو کہ اللہ تمکو معاف کرے اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ۱۲ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے قسم کہائی کہ اب مسطح کے تفقد احوال مین قصور نکرونگا اس مقام سے کیسی بڑی فضیلت حضرت سیدنا صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ اللہ تعالے شانہ نے اونکو بڑائی والا فرمایا پھر جو کوئی اونکی بزرگی کا اقرار نکرے وہ اللہ ہی سے جھگڑے کہ اس فضیلت کے سزاوار تو ہم تھے صدیق اکبر کو کیون یہہ فضیلت ملی۔

بیان تیمم کا

اسی سال مین وقت صلصل مین غزوہ مصطلق سے معاودت کے وقت پانی نہ ملا تو حکم تیمم نازل ہوا اور اسکی مفصل کیفیت یہہ ہے کہ اس سفر مین پہلے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گلے کا ہار گم ہوگیا اوسکی تلاش مین توقف ہوا اتفاقاً وہان پانی نتھا اور نماز کا وقت آگیا اصحاب ملول ہوے اور حضرت صدیق اکبر سے کہا وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے آپ اوسوقت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قریب استراحت فرما رہے تھے حضرت ابوبکر نے حضرت صدیقہ کو طعنہ دیا اور ناراض ہوکر غصہ ہوے اور نیزہ کا ڈنڈا کمر کے پاس مارا مگر آپ نے حضور پرنور کی بیداری کے خیال سے جنبش نفرمائی پھر حضور خود بیدار ہوے اور یہہ حال سنکر جناب الٰہی مین متوجہ ہوئے فی الفور حضرت جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لیکر آئے فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا لہذا حضرت نے اصحاب کو اجازت تیمم کی دی پوری آیت پارہ والمحصنٰت سورۃ النسا کی یہہ ہے وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ۝ ترجمہ اور اگر تم مریض ہو یا سفر مین یا آیا ہے کوئی شخص

Marfat.com

تم مین جاے ضرور سے یا لگی ہو عورتون سے پھر نہایا یا پانی تو ارادہ کرو زمین پاک کا پھر ملو اپنے مُنہ کو اور ہاتھون کو اللہ ہے معاف کرنے والا اور بخشنے والا **شرح وقایہ** مین ہے کہ جو چیز زمین کی جنس سے طاہر ہو اوسپر تیمم درست ہے جیسے مٹی ریت پتھر سرمہ ہرتال اور جو چاندی اور سونا کھان مین کُھلا ہوا ہو اوسپر درست نہین اور جو کھلا نہو مٹی مین ملا ہوا وسپر تیمم درست ہے **الغرض** اس واقعہ کے بعد اُسید ابن حضیر نے کہا یہہ فائدہ جلیلہ محض برکات صدق و پاکدامنی حضرت صدیقہ سے امت کو حاصل ہوا ہے آخر نماز تیمم سے ادا کی گئی اور لشکر کا کوچ ہوا گلے کا ہار حضرت صدیقہ کے محمل کے نیچے مل گیا واضح ہو کہ یہہ واقعہ دوسرا ہے اسکو واقعہ اولیٰ سے کچھہ علاقہ نہین اسکی تفصیل مولنا اصیل الدین محدث نے معالم الاسلام فی سیرت النبی علیہ السلام مین بخوبی فرمائی ہے جو مشتاق ہون وہ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین اللہ تعالے شانہ نے فرمایا اگر پانی کا عذر ہو اور طہارت ضرور ہو تو زمین پر تیمم کرو جو پاک ہو پھر ملو اپنے مُنہ اور ہاتھون کو پانی کا عذر تین صورتون سے ہے اور طہارت کا ضرور ہونا دو صورتون سے ایک عذر کی صورت تو یہ ہے کہ ایسا مریض ہو جسے پانی ضرر کرتا ہو دوسرے یہہ کہ سفر درپیش ہے پانی پینے کو رکھا ہے کہ پھر دور تک نہ ملیگا۔ تیسرے یہہ کہ پانی موجود ہی نہین اس تیسرے کے ساتھہ دو صورتین طہارت کی ضرورت کی فرمائین ایک یہ آدمی جاے ضرور سے آیا وضو کی حاجت ہے دوسرے یہ کہ عورت سے ملا غُسل کی ضرورت ہے اور تیمم کی شرطین بھی معلوم ہوئین یعنی جب تم پانی پر قادر نہو خواہ اوسکے استعمال پر یا اوسکے نہونے سے یا اوسکی دوری سے یا رسی اور ڈول کے موجود نہونے سے یا کسی درندے یا زہریلے جانور کے خوف سے چاہ تک نہین جا سکتے تو یہہ عذرات تیمم کے واسطے کافی ہین اور تیمم مین نیت کرنا فرض ہے اسلئے کہ تیمم قصد کو کہتے ہین اور یہہ حکم ایسا ہے کہ جسپر سب کا اتفاق ہے اور صعید کہتے ہین روے زمین کو خواہ مٹی ہو یا مٹی کی جنس سے کوئی چیز ہو حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ مٹی و ریگ اور پتھر پر اگرچہ اوسپر غبار بھی نہو تیمم کو جائز کہتے ہین

Marfat.com

مگر شرط ہے کہ کامل طاہر ہو اسی سے ایک مسئلہ متفرع ہوتا ہے کہ جو زمین نجس ہو اور وہ خشک ہو جائے نماز اوسپر پڑھ سکتا ہے مگر تیمم اوسپر درست نہین ہے اور تضرع کرنا تیمم کو پانی کے نہونے پر دلیل ہے کہ پانی کی طہارت اصل ہے اور تیمم عوض ہے یہہ بالاجماع ہے پر احناف کے نزدیک عوض مطلق ہے یعنی جسطرح پانی حدث کو زایل کرتا ہے ویسا ہی تیمم بھی لہذا جائز ہے کہ ایک تیمم سے کئی نمازین ادا کر سکتا ہے جب تک تیمم ساقط نہو اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک غوض ضرور ہے یعنی نماز ہو جاتی ہے پر حدث حقیقت مین رہجاتا ہے لہذا ہر فرض کے لئے تیمم واجب ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ تیمم حدث اصغر اور حدث اکبر دونون سے ہوتا ہے اور فقط منہ اور دونون ہاتھونکا ملنا چاہیئے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ قبل تیمم پانی کی تلاش ضرور ہے اور پوچھا گیا کہ اگر تھوڑا سا پانی غیر کافی وضو کو ملا تو استعمال کرنا واجب ہے کیونکہ یہہ شخص واجد الماء ہے یعنی پانی اسکو ملگیا ہے اور بدلیل اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصلوٰۃ کے قبل وقت کے تیمم نہ چاہیئے۔

پھر اسی سال کے شوال مین غزوہ خندق جسکو غزوہ احزاب بھی کہتے ہین واقع ہوا

اس غزوہ کو موسیٰ ابن عقبہ نے سال چہارم کے ماہ شوال مین لکھا ہے اور ابن اسحٰق مطلبی نے سال پنجم مین لکھا ہے اور اکثر اہل سیر کو اسی پر اتفاق ہے لیکن بخاری اور ولی الدین عراقی کا میلان قول اول پر ہے کذا فی المواہب اور معاملہ اس قضیہ کا یون ہوا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جب یہود بنی نضیر کو نکال دیا تو وہ لوگ متفرق ہوئے چنانچہ حیی[1] ابن اخطب اور سلام[2] ابن الحقیق اور کنانہ[3] ابن ابی الحقیق اور ہوذہ[4] ابن قیس و ابو عمارہ[5] باہلی خیبر مین گئے اور چند روز کے توقف کے بعد بیس[20] آدمی ہمراہ لیکر مکہ مین آئے ابوسفیان نے اون لوگون سے پوچھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے وہ بولے کہ ہم

Marfat.com

عداوتِ محمدؐ پر عہد و پیمان کرتے ہین ابوسفیان نے اون سب کی بہت خاطر و مدارات کی اور پچاس آدمیون سے بیت اللہ مین جاکر اون سے ہم قسم ہوا اور یہہ بات قرار پائی کہ ہم لوگ تمین سے اگر ایک آدمی بہی زندہ رہے تو لڑائی سے مُنہ نہ موڑینگے جب قریش سے اُن کو اطمینان ہوا تو قبیلۂ غطفان مین گئے اور اونکو طمع دی کہ ایک سال کے خُرمے خیبر کی تمکو پہونچا دینگے اگر تم شریک ہوئے عتبہ ابن حصین فزاری رئیس غطفان نے قبول کیا اور اپنے ہم عہدون کو خطوط لکھے چنانچہ بنی اسد و فزارہ و مرہ و اشجع سب شریک ہو گئے اور سرداری قریش کی ابوسفیان پر قرار پائی اور افسری غطفان کی عتبہ ابن حصین پر مسلم ہوئی اور مہتری بنی فزارہ حذیفہ بن بدر پر اور ریاست بنی مرہ حارث بن عوف بن ابی حارثہ مزنی پر اور امارت بنی اشجع شعر بن رحیلہ بن نویرہ بن طریف پر معالم التنزیل مین ہے کہ جب یہود سے قریش کے لوگ ملے تو پوچہا کہ اے یہود تم لوگ اہل کتاب ہو ہم تم سے یہہ پوچھتے ہین کہ دین محمدؐ اچہا ہے کہ دین قریش وہ بولے کہ تمہارا دین حق ہے اور تم حق پر ہو انہین ملاعنہ کے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی الم ترالی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یؤمنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ھٰؤلاء اھدیٰ من الذین آمنوا سبیلاً ترجمہ یعنے تو نے نہ دیکہا جن لوگون کو ملا ہے حصہ کتاب کا ایمان لاتے ہین بتون کو اور شیطان کو اور کہتے ہین کافرون کو یہہ زیادہ راہ پائے ہوئے ہین مسلمانون سے راہ۔ القصہ بعد قول و قرار ابوسفیان چار ہزار آدمی لیکر نکلا اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ دیگر ہزار اونٹ اور نو سو گھوڑے ساتھ لئے اور چلا جب مرالظہران مین آیا تو قبائل اسلم و اشجع و بنو مرہ و بنو کنانہ و بنو فزارہ و غطفان بہی مل گئے اب یہہ سب دس ہزار کفار ہو گئے آخر یہہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سنکر مہاجرین و انصار سے مشورہ فرمایا حضرت سلمان فارسی نے التماس کیا کہ یا نبی اللہ ہمارے بلاد مین ایسے موقع پر خندق کہودتے ہین چنانچہ تجویز سلمان حضرت کو پسند آئی۔

Marfat.com

ذکر سلمان فارسی

فائدہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اکابر یہود اولاد یوسف ابن یعقوب علیہ السلام سے تھے انکی کنیت ابو عبداللہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہود سے مول لیکر آزاد کیا اور شرفائے اصحاب مین آپکا شمار ہے آپکے اجداد مجوسیان فارس سے تھے قوم رام ہرمز سے یہہ قوم ابلق گھوڑونکی پوجا کرتی تھی اور ایک قول یہہ ہے کہ اصفہانی ہین حضرت سلمان دین کی طلب مین گھر سے نکلے اوائل سفر مین نہایت پریشان ہوئے اور نصرانی ہوئے توریت پڑہی پھر عرب نے انکو پکڑ لیا اور کسی یہودی کے ہاتھہ بیچ ڈالا بعد اسکے پہر بار دگر کسی دوسرے نے انکو خریدا پہر کسی اور نے مول لیا اسیطرح دس جگہہ بکے الغرض راہب عموریہ کے اشارہ سے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین بمقام مدینہ طیبہ حاضر ہوکر اسلام لائے اصل سخن یہہ ہے کہ علمار یہود و نصاریٰ سے خبر بعثت حضور عالی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ذکر ہجرت سنکر مدینہ مین آئے حضور والا وہین جلوہ افروز تھے اور یہ اوسوقت ایک یہود کے غلام تھے جب حضور مین حاضر ہوئے تو کچھہ چیز خدمت مبارک مین پیش کی اور عرض کی یہہ صدقہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ مجھپر حرام ہے اور اوسکے قبول کرنے سے انکار کیا پھر دوسرے روز آئے اور کچھہ چیز پیش کش حضور عالی کی اور کہا کہ یہہ ہدیہ ہے آپ نے اوسے قبول فرمایا پہر ایک روز پشت مبارک پر مہر نبوت کی زیارت کی اور فوراً مشرف باسلام ہوئے کیونکہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سُنا تھا کہ یہہ مہر نبی آخر الزمان کی پشت پر ہوگی آپ نے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنی آزادی کی فکر کرو اونہون نے اپنے مالک سے بذریعہ کتابت کہا اوسنے چالیس اوقیہ سونا جو ایک سو پانچ تولہ ہوتا ہے اور ہندوستان کے وزن مروجہ سے ڈیڑہ سیر ہوتا ہے بدل کتابت قرار دیا اور یہہ شرط کی کہ تین سو درخت خرما کے لگا دین جب وہ تیار ہون تو یہہ آزاد ہون حضور پرنور صلعم نے اپنے

Marfat.com

دست مبارک سے درخت لگائے اور وہ اوسی سال بار آور ہوئے ایک درخت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا تھا وہی بار آور نہوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسے اوکھاڑ کر پھر لگایا وہ بحکم خدا بار آور ہوا اور ایک بیضہ کے برابر سونا غنیمت مین آیا تھا وہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یہہ چالیس اوقیہ نہین ہے حضور پُرنور نے دعائے برکت کی تو وزن مین پُورا ہوا اور یہودی کو دیکر آزاد ہوگئے اور حضور کی خدمت مین حاضر رہے سلمان فارسی کی عمر شریف ایک روایت مین تین سو برس کی بیان کی گئی ہے اور دوسری روایت مین ڈہائی سو برس کی سمجھی گئی ہے اور بعض کہتے ہین کہ آپنے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دیکھا ہے مگر وہ دوسری روایت صحیح ہے آخر عمر مین اللہ تعالیٰ شانہ نے دولت ایمان واسلام سے مشرف فرمایا اپنے ہاتھہ کے کسب سے قوت کرتے تھے اور جو کچھہ اوس کسب کے ذریعہ سے حاصل ہوتا تھا اور اپنی خوراک سے جتنا بچ رہتا تھا وہ سب صدقہ کر دیتے تھے آپکے فضائل ومناقب بہت ہین نقشبندیہ طریقہ کے آپ پیشوا ہین ۳۵ سنہ ہجری مین بمقام مداین وفات پائی۔

الغرض حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبداللہ ابن اُمِّ مکتوم کو مدینہ کا خلیفہ کیا اور مہاجرین کا نشان زید ابن حارثہ کو اور انصار کا نشان سعد بن عبادہ کو عنایت فرماکر بیرونِ مدینہ نہضت فرما ہوئے اور عبداللہ ابن عمر اور زید ابن ثابت اور ابوسعید خدری اور براء ابن عازب کو کہ سب نوجوان پندرہ پندرہ برس کے تھے ساتھہ رکھا اور کم عمرون کو واپس کر دیا یہہ سب لشکر تین ہزار مردان خدا کا تھا اور چھبیس ۲۶ گھوڑے تھے بعد اسکے بنی قریظہ سے کہ ہم عہد تھے پہاوڑے۔ کدال۔ ٹوکرے عاریت لیکر خندق کھودنے مین مشغول ہوے اور بعضے جانب شام اور بعضے جانب شرق مدینہ اور دو طرفین جو بسبب استحکام عمارت کھودنیکے قابل نہین اونکو چھوڑ دیا اور اٹھارہ ۱۸ اٹھارہ نفر مین دس دس گز خندق کا کھودنا قرار پایا اور لشکر پہاڑ کے نیچے اور ترا یعنی کوہ سلع پس پشت رہا اور خندق پیش رو یعنی

Marfat.com

سامنے اور جسوقت حضور پرنور نے حضر خندق کی تقسیم فرمائی تو مہاجرین و انصار مین یہ جھگڑا ہوا کہ سلمان فارسی ہماری طرف ہون اور وہ کہتے تھے کہ ہماری طرف ہون جب حضور پرنور نے سُنا تو فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ چنانچہ سلمان فارسی ہر روز طول و عرض مین پانچ گز خندق کھودتے تھے ایک روز قیس ابن صعصعہ کی نظر لگی تو سلمان بیہوش ہوکے گر پڑے حضور پرنور نے فرمایا قیس وضو کرے اور وہ پانی وضو کا ایک ظرف مین جمع کرو اوسی پانی سے سلمان کو نہلاو اور ظرف آب اوندہا سلمان کی پشت پر ڈالدو چنانچہ اصحاب نے ایسا ہی کیا اللہ کے حکم سے سلمان کو صحت ہوگئی۔

حدیث صحیح مین وارد ہے

کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صبح کے وقت حالت سردی و گرسنگی مین برابر خندق کھودتے چنانچہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکا حال معائنہ فرمایا تو ارشاد کیا اللھم العیش عیش الآخرۃ فاغفر الانصار والمھاجرہ اصحاب نے جواب دیا نحن الذین بایعوا علی الجھاد ما بقینا ابدًا رواہ البخاری عن انس۔

روایت ہے

عمر ابن عوف سے کہ ہم اور سلمان و حذیفہ و نعمان اور چھ آدمی اور چالیس گز خندق کھودنے مین شریک تھے کہ اوسمین سے ایک پتھر ایسا سخت نکلا کہ پھاوڑے اور کُدال ٹوٹنے لگے تو ہمنے سلمان سے کہا کہ تم حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کرو سلمان کے اطلاع کرنے پر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رونق افروز ہوئے اور کُدال ہاتھ مین لیکر اوس پتھر کو توڑا تو اوس سے ایسی روشنی ظاہر ہوئی کہ مدینہ مین پھیل گئی گویا اندھیری مین

Marfat.com

چراغ روشن ہوگیا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور مسلمانون نے
موافقت کی پھر دوسرے ضربہ مین بھی ایسا ہی ہوا پھر آپ نے تیسری ضرب اوسپر لگائی اوسمین
بھی ایسا ہی ہوا بعد اسکے آپ نے سلمان کا ہاتھہ پکڑا اور تشریف لیچلے سلمان نے کہا کہ بانبی اللہ
بابی انت وامی مین نے عجیب معاملہ دیکھا کہ کبھی نہ دیکھا تھا حضور پر نور صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے اور صحابہ سے پوچھا کہ تمنے بھی دیکھا اون لوگون نے عرض کی حضور ہمنے
بھی دیکھا ہے آپ نے فرمایا اوّل چمک مین قصور حیرہ و مداین وکسریٰ نظر پڑے جبریل نے
کہا کہ یہہ آپ کی اُمت کو ملینگے۔ دوسری بار قصور ارض روم نظر پڑے جبریل نے کہا کہ یہہ
بھی آپ کی اُمت کو ملینگے۔ تیسری بار قصور یمن مشاہدہ ہوئے جبریل نے کہا یہہ بھی آپکی
اُمت کے واسطے ہین پس آپ خوش ہون مسلمانون نے کہا الحمد للہ موعد صدق
ووعدنا النصر بعد الحصر یہہ سنکر منافقون نے کہا کیا خوب یثرب سے قصور حیرہ نظر
آئے اور تم خندق کھود رہے ہو دیکھین کسطرح فتح کروگے یہہ تو محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی دم بازیان ہین غرض یہہ ہے کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہتے ہین کہ دین
اسلام مشرق سے مغرب تک پھیلیگا دیکھین کیسے پھیلتا ہے رفع ضرورت کے واسطے تو نکل
سکتے ہی نہین اور دین اسلام تو پھیل ہی جائیگا انہین کے حق مین پروردگار تعالیٰ شانہ
سورہ احزاب مین ارشاد فرماتا ہے وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرًا یعنے جب کہنے لگے منافق جنکے
دلون مین روگ ہے جو وعدہ دیا تھا تمکو اللہ اور رسول نے سب فریب تھا۔

فائدہ

ظہور اس پیشین گوئی کا بخوبی ہوا یعنی ملک یمن تو آپ کی حیات مبارک ہی مین آپکے
قبضہ مین آگیا تھا مگر بہ سبب ارتداد مرتدین و دعویٰ نبوت اسود عیسیٰ کذاب اور حمین کچھ

Marfat.com

خلل ہوگیا تہا کہ حضرت صدیق اکبر کی خلافت مین وہ خلل رفع ہوا اور ملک شام وفارس مین فساد تو عہد خلیفہ اول ہی مین شروع ہوگیا تہا اور کچہہ حصہ قبضۂ اسلام مین آبہی گیا تہا اور علامۂ بغوی کے قول پر کہ یہہ قل اللھم الخ اس قصہ مین سورۂ آل عمران مین نازل ہوئی ہے تو یہہ کہہ یا اللہ تو مالکِ مُلک ہے تو جسکو چاہے دے اور جس سے چاہے چھین لے اور تو جسکو چاہے ذلیل کرے تیرے اختیار مین سب خوبیان ہین بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے تو نکالتا ہے دن کو رات مین سے اور تو نکالتا ہے جیتا مردے مین سے اور تو نکالتا ہے مردہ جیتے مین سے اور تو رزق دے جسکو چاہے بے شمار۔

فائدہ

مسلمانون کو اسمین تنبیہ کی گئی ہے کہ نا اُمیدی کے وقت مسلمان بے ایمانی کی باتین نکرنے لگین کہ بدا ور نازیبا بات ہے یہود یہی جانتے تھے کہ جو بزرگی اسوقت ہم مین ہے وہ ہمیشہ قائم رہیگی اور منافق نامعقول مسلمانون کے ظاہر حال پر نظر کرکے یہہ کہتے تھے کہ پیغمبر آخر الزمان کی اُمت مین ایسا زور کہان سے آئیگا جو روم اور شام کو فتح کرینگے اور انکا دین مشرق سے مغرب تک کیونکر پہیلیگا یہہ لوگ تو بالکل بے بہرہ وسامان ہین روم وشام کے بادشاہ تو شہنشاہ ہین ان بے سروسامان مسلمانون کو اوپر فتح تو عقل کے قاعدے سے محض ناممکن ہے اللہ تعالے شانہ نے اپنے رسول کی زبان سے وعدہ اس ناممکن فتح کا کردیا کہ تمام ملک ہمارا تمام عزتین ہماری جسکو جو چیز چاہین ہم عطا کرین ہماری بخشش کو عقلی سبب نہین روک سکتا آخر کو اوس قادر قوی وتوانا نے جو وعدۂ فتوحات اپنے حبیب کی زبان سے کیا تہا وہ تمام دنیا کو پورا کرکے دکہا دیا اور آجتک وہ علامتین باقی ہین اور دیکھنے والے انُ علامات ونشانات کو نظر غور سے دیکہہ رہے ہین اور اوسسے فائدہ اوٹہا رہے ہین اور انشاء اللہ تعالے قیامت تک اوٹہاتے رہینگے حاسدین اسلام کی آنکہین

Marfat.com

رہ آگین ہین تمام جہان نے جسکو اپنی آنکھون سے دیکھہ لیا اور دیکھہ رہا ہے اور انشا اللہ تعالے قیامت تک دیکھتا رہیگا وہ انہین نہین سوجھتا ۱۲ ے

ہنوز آن ابر رحمت دُر فشان است خُم و خُمخانہ با خُمر و نشان است

آفتاب عالم تاب

اپنی روشنی سے تمام دنیا کو فائدہ پہونچا رہا ہے اُلّو کو اوسکی روشنی مین کچہہ نظر نہین آتا تو آفتاب کا اسمین کیا قصور ہے وہی حال چمگادڑ ونکا ہے۔ ے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

الغرض پروردگار عالم تمام مخلوقات کا خالق اور مالک ہے وہ جسکو چاہے عزّت دے اور جس سے چاہے عزت چھین لے کوئی اوسکے کام مین چون وچرا کرنیکی جُرأت نہین کرسکتا وہ جاہلون مین سے کاملون کو پیدا کرتا ہے اور کاملون مین سے جاہل پیدا کرنیکا اوسے اختیار ہے اور جسکو چاہے رزق بے حساب عطا فرمائے۔

روایت ہے

کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کوشک مدائن کی صفت بیان فرمائی تو سلمان رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کی کہ واللہ یہی صفت ہے صَدَّقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پھر فرمایا کہ یہان تک میری اُمت کا عمل ہوگا اور خزانہ کسریٰ اور قیصر راہِ خدا مین صرف کرینگے سلمان فرماتے ہین کہ واللہ مینے سب باتون کو اپنی آنکھون سے دیکھا جو باتین حُضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمائی تہین بے کم وکاست اونکا ظہور ہوا القصہ

Marfat.com

مسلمانون نے چھ روز مین خندق کھودنے سے فراغت حاصل کی اور اہل وعیال حصارون مین
آگئے اُسوقت کفار نگونسار قریش مع اپنے توابع کے کوہ اُحد کیطرف آکر اوترے اور لشکر
ظفر پیکر اسلام جانب سلع اور دونون کے بیچ مین خندق حائل تھی۔ بعد اسکے ابوسفیان نے
حیی ابن اخطب سردار بنی نضیر کو کعب ابن اسد افسر یہود بنی قُریظہ کے پاس بھیجا اور بنی قریظہ
اور حضور پر نور سے عہد ہو گیا تھا کہ جب تک تم نقض عہد نکروگے ہم تمسے کچھ تعرض نکرینگے
اس نقض عہد کرانیکے ارادے پر حیی ابن اخطب کعب کے پاس گیا دروازہ قلعہ کا بند پایا
اوس دشمن خدا نے پکارا دربان نے کعب کو اطلاع کی اوسنے کہا کہ یہہ شوم بوالفضول رسولؐ
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد توڑنیکی کوشش مین آیا ہوگا کچھ جواب دینا ضرور
نہین ہے جب جواب نہ ملا تو اوسنے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ اے کعب مین حیی ابن
اخطب ہون دروازہ کھلوادے کعب نے جواب دیا کہ تو نے بنی نضیر کو ہلاک کیا اب
چاہتا ہے کہ اپنی شامت اعمال ہمپر بھی ڈالے ہم تو محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے
ہرگز ہرگز نقض عہد نکرینگے حیی ابن اخطب نے کہا کہ مین عزت دائمی لایا ہون کہ سب اشراف
قریش وکنانہ وغطفان حاضر ہوے ہین اور سب عہد وپیمان کرچکے ہین کہ جب تک استیصالِ
محمدؐ واصحاب محمدؐ انکرین ہرگز نہ پھرین کعب نے کہا کہ عزت نہین لایا ہے بلکہ ذلت لایا ہے
پلٹ جا مجھکو کچھ حاجت تجھسے نہین ہے اور تیرے قول پر ہرگز عمل نکرونگا جب ابن اخطب
نے یہہ جواب سنا تو فریب سے کہنے لگا کہ تو نے ضیافت کے خوف سے دروازہ بند کرلیا
ہے اے کعب تو نے بخل کب سے اختیار کرلیا ہے یہہ بات کعب کو بُری معلوم ہوئی ناچار
دروازہ کھول دیا ابن اخطب نے اوسسے ملکر ایسا باغ سبز اوسے دکھلایا کہ کعب ابن اسد
فریب مین آگیا اور کہا کہ اگر محمدؐ نہ مارے گئے اور قریش اپنے اپنے گھر چلے گئے تو ہم گرفتار
ہوجائینگے اوسنے کہا اگر ایسا ہوا تو مین تیرا شریک رہونگا کعب نے عہد نامہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منگوایا اور چاک کرڈالا ابن اخطب اوسکی خاطر جمعی کرکے

Marfat.com

لشکر مین داخل ہوا اور قصہ نقض عہد افسر بنی قریظہ سے بیان کیا اور کعب نے رئیسان بنی قریظہ
کو مطلع کیا زبیر ابن باطا اور نباش ابن قیس اور عقبہ ابن زید وغیرہ رئیسون نے بہت ملامت
کی بعد اسکے یہہ خبر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی تو حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے زبیر کو اس خبر کی تصدیق کے لئے روانہ فرمایا حضرت زبیر نے آکر عرض کیا
کہ بے شک بنی قریظہ اپنے قلعے صاف کر رہے ہین اور موشی جمع کرتے جاتے ہین یہہ
حالات سُنکر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سعد ابن معاذ کو جو سردار قبیلہ
اوس کے تھے اور سعد ابن عبادہ سردار خزرج کو روانہ فرمایا کہ تم جاکر سمجھاو اور اونکے
ساتھ عبداللہ ابن رواحا و خوّات ابن جبیر کو بھی کر دیا اور بعض روایات مین اُسید
ابن حضیر کا بھی اِن حضرات کے ساتھ جانا پایا جاتا ہے غرض اِن لوگون نے کعب ابن
اسد سے ملاقات کر کے جو مراتب فہمایش کے تھے ادا کئے مگر اوسپر کچھہ بھی اثر نہوا ناچار
سب واپس آئے اور حضور پر نور مین عرض کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور تکبیر کہی اور سب مسلمانون نے آپ کی متابعت
کی پس خبر نقض عہد بنی قریظہ مشہور ہوئی اور نمازیان اسلام سوچ مین تھے کہ ایکا یک لشکر
کفار نگونسار نمودار ہوا یعنی بنی اسد و غطفان و فزارہ و یہود مدینے کے شرقی طرف
سے لا وہنچی ہے اور قریش و کنانہ طرف غربی سے کہ نیچی ہے آئے اونکی کثرت و شوکت سے
بعضون کے تیور بُرے نظر آتے تھے اور دل دہڑکنے لگے مسلمانون نے سمجھا کہ ابکی مرتبہ
خیر نہین ہے اور منافق کہنے لگے کہ محمدؐ تو کہتے تھے کہ قیصر و کسریٰ کے خزانون پر ہمارا
تصرف جاری کرینگے اب تو انکو یہان قضاے حاجت کے لئے بھی نکلنا دشوار ہے اسی
عرصہ مین اوس بن قیظی کہ ایک شخص قوم بنی حارثہ کا تھا مع اپنے توابع کے کہنے لگا کہ سارے
عرب ہمارے دشمن ہوے اب ٹھکانا رہنے کا کہان ہے ہمتو جاتے ہین اور بعض مسلمانون نے
یہہ بہانہ کیا کہ ہمارا محلہ خالی پڑا ہوا ہے ہمکو اجازت ہو تو ہم جائین کہ ہمارے گھر نہ لوٹے جائے

Marfat.com

پڑے ہین حالانکہ یہہ بات محض جھوٹ تھی اسلئے کہ جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ
اصحابہ وسلم لشکر کے ساتھ مدینہ سے باہر تشریف لائے ہین تو مضبوط حویلیون کی تاکید
کرکے اور سب کے زنانے گھر محفوظ کر گئے تھے انہین لوگون کے حالات سے پروردگار
شانہ سورۂ احزاب مین خبر دیتا ہے ترجمہ آیت یعنی جب کہنے لگے اونمین سے کچھ لوگ
اے یثرب والو یعنے مدینے کے رہنے والو تمکو ٹھکانا نہین ہے بس پھر چلو اور رخصت
طلب کی اونمین سے ایک قوم نے اور حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے
عرض کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہین اور فی الحقیقت وہ کھلے نہین پڑے تھے
اس تقریر سے اونکی غرض یہہ تھی کہ وہ بھاگ جائین لہذا اللہ تعالے شانہ نے اونکے
ارادون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مطلع فرمایا۔

فائدہ

پروردگار تعالی شانہ نے اس حالت مین لوگون کے دلون کی جانچ پرتال کرلی اور اپنے
حبیب کو مطلع کردیا اور موافق اور منافق کا فرق بتادیا۔

الغرض جو لوگ خراب و برباد ہونے والے تھے گھر کو چلے گئے اور جنکو اللہ تعالی شانہ
نے ایمان کامل عطا فرمایا تھا وہ پروانہ وار آپ پر جان نثار کرنیکو موجود رہے اور کافرون
نے خندق گھیر لی مگر خندق کے عبور کرنے مین متحیر تھے بیس۲ دن یا چوبیس۲۴ دن یا ستائیس۲۷
دن یا ایک مہینے علی اختلافِ الاقوال گھیرے رہے کہ اہل اسلام پر تنگی ہوئی ان دنونمین
ایک روز بنی قریظہ نے مدینے پر شبخون مارنے کا ارادہ کیا اور قریش سے اعانت چاہی
یہہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی تو حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے سلمہ ابن اسلم کو دو سو آدمی کی جماعت سے اور ابن حارثہ کو تین سو
آدمیون کی جماعت سے مدینۂ طیبہ کی حراست کے لئے روانہ فرمایا اور ایام محاصرے مین

Marfat.com

عباد ابن بشر خیمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نگہبانی کرتے تھے اور مشرکین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خیمہ مبارک کا قصد کرکے آتے تھے مگر اصحاب باصفا تیرون اور پتھرون سے اونکے حملے کو واپس کردیتے تھے اور اسطرح سینہ سپر ہوجاتے تھے کہ وہ خندق سے ہرگز گذر نہ سکتے تھے اور ان دنون مین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خیمہ سے باہر تشریف لائے اور پوچھا کیا شور ہے عباد ابن بشر نے عرض کیا کہ یہہ آواز عمرو ابن عبد وُدّ کی ہے آج شاید اوسکی نوبت ہے لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خبر دریافت کرنے کے واسطے عباد ابن بشر کو بھیجا وہ خبر لائے کہ عمرو ابن عبد وُدّ مشرکین کی جماعت اپنے ساتھ لئے ہوئے اصحاب سے لڑرہا ہے اور تیرون اور پتھرون سے جنگ ہورہی ہے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مسلح ہوکر سوار ہوئے اور اوسطرف تشریف لے گئے اور خوش خوش واپس تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے کفار کے شر کو دفع کیا کہ اکثر زخمی ہوکر پلٹ گئے پھر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آرام فرمایا اور مین نے آواز تفس سُنی کہ دفعتاً پھر شور ہوا کہ حضور پرنور چونکے اور باہر تشریف لے گئے اور عباد ابن بشر کو بھیجا وہ خبر لائے کہ اب ضرار ابن خطاب مشرکین کی جماعت کے ساتھہ آیا ہے اور مسلمانون سے لڑرہا ہے چنانچہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مسلح ہوکر کافرونکی طرف پھر روانہ ہوئے اور کفار کی جماعت کو غازیان اسلام نے مار کر پس پا کردیا اس مرتبہ صبح ہوگئی جب حضور تشریف لائے تو فرمایا کہ بہت کافر زخمی ہوئے

Marfat.com

اور بہاگ گئے بالجملہ محاصر کی تکلیف کے سبب سے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے یہہ مصلحت دیکھی کہ ایک تہائی اثمارِ مدینہ غطفان اور فزارہ کو عنایت کرین تو شاید یہہ لوگ لوٹ جائین اور قریش تنہا رہ جائین لہذا ایک آدمی کی زبانی عتبہ ابن حصین فزاری اور حارث ابن عوف غطفانی کو کہلا بھیجا اون لوگون نے کہا کہ اگر نصف اثمار مدینہ عنایت فرمائین تو ہم لوٹ جائین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قبول نفرمایا آخر وہ لوگ ثلث ہی پر رضامند ہو گئے اور کئی زنبیلین اپنی لیکر آئے اوسوقت حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرماکر صلح نامہ لکھوایا اور ارادہ کیا کہ بعض اصحاب کی گواہیان کرادین اس عرصہ مین اسید ابن حصیر آگئے اور عتبہ ابن حصیر اپنے پاؤن پھیلائے مجلس رسول اللہ مین بیٹھا تھا اسید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ اپنے پاؤن سمیٹ لے واللہ اگر مجلس رسول اللہ کا ادب نہوتا تو تیرے پیر کاٹ ہی ڈالتا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے دست بستہ عرض کی کہ ایسی صلح کے واسطے اگر اللہ کا حکم ہے یا آپ کی مرضی ہے تو ہم مطیع وفرمان بردار ہین اور اگر یہہ بات نہین ہے تو سوائے شمشیر کے ہم اور کچھ ان کو نہ دینگے کس دن انکو یہہ جرات ہوئی تھی کہ ہمسے ایک ٹکڑا خرمہ کا مانگین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے جواب نہ دیا بعد اسکے سعد ابن معاذ و سعد ابن عبادہ تشریف لائے اونسے حضور پرنور نے صلاح پوچھی اونکی بھی مرضی نہ ہوئی بلکہ اونہون نے بھی وہی تقریر کی جو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی تھی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مین صرف تمہارے واسطے یہہ تدبیر کرتا ہون کیونکہ عرب کے لوگ تم پر بکثرت چڑھ آئے ہین یہانتک کہ ایک کمان سے تیر مارتے ہین اسی اثنا مین سعد ابن معاذ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ سے صلحنامہ لے لیا اور التماس کیا کہ یا رسول اللہ ان لوگون نے ایام جاہلیت مین کبھی ایک خرمے کی ہمسے طمع نہین کی اور اب تو اللہ جل جلالہ

Marfat.com

وَعَمَّ نوالہٗ نے آپکی ذات مبارک کے وسیلہ سے ہمکو تقویت وجلالت وعزت وشرافت اسلامیہ عطا فرمائی ہے واللہ ہمتو ایک خرمہ بھی انکو نہ دینگے چہ جائے کہ ثلث اثمار مدینہ بلکہ اب سوائے ثمر شجرہ سیف ہم سے کسی شے کی خواہش نکرین حتی یحکم اللہ بیننا وبینھم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سعد کے ہاتھون سے صلحنامہ لیکر چاک کرواڈالا اور عتبہ وحارث بے نیل مرام واپس گئے۔ اس عرصہ مین ایک دن بعضے پہلوان ودلاوران کفار نگون سار مثل عمرو ابن عبدِوَدّ ونوفل ابن عبداللہ اور ضرار ابن خطاب وہبیرہ ابن ابی وہب اور عکرمہ ابن ابی جہل وغیرہم اونمین مرداس نامی ایک شخص بنی مخارب کا بھی تہا ایک طرف سے خندق مین آگئے اور ابوسفیان وخالد ابن ولید خندق کے ورے باقبایل عرب صف جنگ آراستہ کرکے کہڑے ہوئے اونمین سے عمرو ابن عبدِوَدّ نے کہ سرآمد بہادران عرب سمجہا جاتا تھا اور قوم اوسے ہزار مرد جری کا مقابل سمجہتی تہی چنانچہ اوسکا ایک واقعہ عرب مین مشہور تہا کہ ایک بار قافلہ قریش پر کہ تجارت کو گیا ہوا تہا دوڑ آپڑے کہتے ہین کہ وہ پچاس آدمی تہے اور عمرو ابن عبدِوَدّ نے سادہ تنہا اونکا مقابل ہوا اور حملہ کیا وہ سب کے سب بہاگ گئے یہی بہادر جب جنگ بدر سے زخمی ہوکر بہاگ آیا تہا تو اوسنے عہد کیا تہا کہ جب تک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے انتقام نہ لے لونگا سر مین تیل نہ ڈالونگا اوسنے اپنا مقابل طلب کیا سب لوگ خاموش تہے مگر حضرت امیرالمومنین امام الاتقین سیدنا ومولنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ لشکر سے نکلکر حضور پرنور مین حاضر ہوے اور اجازت طلب کی لیکن حضرت نے کچہ جواب نہ دیا پہر عمرو ابن عبدِوَدّ نے پکارا علی مرتضیٰ نے پہر حضرت سے اجازت طلب کی لیکن اسبار بہی آپنے جواب ندیا بارسوم اوس اجل گرفتہ نے پہر میدان مین اپنا مقابل طلب کیا کہ اے مسلمانون کیا تم مین کوئی بہی اس قابل نہین جو میرے مقابلہ مین آئے حضرت اسداللہ الغالب نے حضور مین عرض کی کہ یارسول اللہ بے شک مجکو اجازت دیجئے کہ مین اس گستاخ نامعقول کے

Marfat.com

مقابلہ کو جا ئزن اوسوقت حضرت رسولؐ الثقلین محبوب رب کونین نے اجازت دی اور اپنی ذوالفقار عطا فرمائی اور زرہ مبارک اپنی پہنائی اور اپنا سر بند باندہا اور دعا کی اللھم اعنہ علیہ اور یہہ بہی فرمایا یا الٰہی عبیدہ ابن حارث کو تو نے جنگ بدر مین لیا اور حمزہ ابن عبدالمطلب کو بہی غزوہ احد مین لیا یہہ میرے چچا کا بیٹا ہے فلا تذرنی فردًا وانت خیر الوارثین بعد اسکے رخصت کیا علیؑ مرتضیٰ پیادہ پا باہیبت وجلال عمرو ابن عبدِ وَدّ سے مقابل ہوے۔

حضرت اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ کی جنگ عمرو ابن عبدِ وَدّ سے جو عرب مین ہزار بہادر ونکا مد مقابل سمجہا جاتا تھا

واضح ہو کہ مینے چاہا تھا کہ مین اِس جنگ کو مسدس کی صورت مین نظم کرون مگر یہہ مذہبی کتاب ہے پایۂ اعتبار سے

Marfat.com

ساقط ہوجائیگی

روایت ہے کہ جب آپ میدان نبرد مین تشریف لائے تو عمر ابن عبدِ وَدّ گھوڑے پر سوار تہا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے پہلے اوسے دعوت اسلام فرمائی اوسنے قبول نکی پہر آپ نے فرمایا کہ اے عمر ابن عبدِ وَدّ تو پلٹ جا اوسنے یہہ بہی قبول نکیا اور کہا کہ قریش کی عورتین مجہپر خندہ کرینگی اور کہینگی جیسا گیا تہا ویسا ہی لوٹ آیا تو حضرت اسد اللہ نے فرمایا کہ اگر نہین پہرتا تو مقابلے پر آمادہ ہو یہہ بات سنکر وہ اجل گرفتہ ہنسا اور کہنے لگا اے علیؑ تم نوجوان لڑکے ہو مین تمپر کیا ہاتھ ڈالون مجہکو تمسے یہہ گمان نتہا اسلئے کہ مجھسے اور تمہارے باپ سے کمال محبت تہی اے علیؑ مین نہین چاہتا کہ تمہارا قتل میرے ہاتہون سے ہو اور ابہی تمکو مہادرون کی جنگ طاقت نہین ہے حضرت اسد اللہ الغالب نے فرمایا کہ اے عمرو ابن عبدِ وَدّ میں تو تجہکو قتل کرکے اپنے اللہ کو ضامند کرون اور اسلام مین دشمنان اسلام سے برادری و محبت کا خیال نہین ہوتا وہ کافر اجل گرفتہ یہہ ارشاد فیض بنیاد سنکر مار سیاہ کیطرح بل کرنے لگا اور فرطِ غضب سے گھوڑے سے اوتر پڑا اور ایک نعرہ کیا اور وار تلوار کا شیر خدا کے سر مبارک پر کیا آپنے سپر پر لیا سپر کٹ گئی اور ہلکا سا زخم سر اقدس پر آیا جب اوس مردود کی طرف سے پیش دستی ہوئی تو حیدر کرار نے بہی ایک وار ذوالفقار رسولؐ اللہ کا کیا سر اوس نابکار کا زمین پر گرا حضرت امیر نے اللہ اکبر کا نعرہ کیا کہ تمام میدان نبرد صدائے شیر حق سے گونج گیا یہہ حال دیکہکر ضرار و عکرمہ و ہبیرہ و نوفل دوڑ پڑے مگر ضرار تو حضرت شیر خدا کی صورت مبارک دیکہتے ہی بہاگا اور ہبیرہ تہوڑی دیر ٹہرا اور زخمی ہوکر بہاگا اور عکرمہ اوسکی موافقت مین تہا اور نوفل دور ہی سے حضرت کو دیکہکر سرکا مگر گھوڑے نے خندق مین گرادیا غازیان اسلام نے اوس کافر کو پتہرون سے مار لیا اس حال مین نوفل کتونکی طرح چلاتا تہا اور کہتا تہا اے مسلمانون

Marfat.com

کسی اچھی مار سے مارو ہر چند سنگساری اوس سگ ناپاک کے مناسب حال تھی مگر اوس عزت دہندہ دین و دنیا علیؑ گوہر دریائے سخا نے آپ شمشیر سے اوسکی پیاس بجھادی اوسکا جسم کمر سے پورا دو حصہ برابر کے ہوگیا **لمولفہ**

یہ سچے کاٹ ہین تیغ نظر کے　　برابر تل گئے ٹکڑے جگر کے

ابوسفیان اس حال کو دیکھکر گھبرایا اور کافران قریش نے سردار کی سراسیمگی دیکھکر نقارے کوچ کے بجادئے اور موضع عقیق مین جاکر دم لیا **لمولفہ**

بہار آئی ساقی قدح دیجیو　　وہ بھاگی خزان لیجیو لیجیو

خزان زرد رو ہوگئی باغ سے　　ابھی دم مین چھو ہوگئی باغ سے

اس جنگ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مجروح ہوئے ہین۔ حال اسکا یہ ہے کہ جب ضرار وغیرہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر حملہ کیا تو لشکر اسلام سے زبیر بن العوام اور عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہما حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ کی مدد کو نکلے انکے پہونچتے پہونچتے آپ فتحیاب ہوگئے ضرار بھاگا جاتا تھا حضرت عمر اوسپر لپکے وہ پناہ خواہون کیصورت مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف آیا اور جب قریب ہوا تو ایک نیزہ آپ کو مارا اور بھاگ گیا آپ مجروح ہوے۔

روایت ہے

کہ موضع عقیق سے مشرکون نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس درخواست بھیجی کہ اگر عمرو ابن عبدِ وَدّ اور نوفل کی لاش ہمکو اوٹھا لینے دین تو ہم اوسکی قیمت دینے کو حاضر ہین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمین جسم ناپاک کی قیمت درکار نہین یونہین لے جاؤ لہذا دونون لاشین کفار اوٹھالے گئے۔

Marfat.com

فائدہ

اس فتح کا سبب صرف قتل عمرو ابن عبدِ وُدّ ہے وہ اسوقت کے بہادرون مین بڑا نامی بہادر تھا اوسکے قتل کے سبب سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی اسی لڑائی مین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ غزوہ خندق مین علی کی بہادری و شجاعت تمام امت کے اعمال سے بہتر ہے۔ الغرض اوسدن تو کفار بھاگے مگر دوسرے دن پھر سب قبائل جمع ہوکر آئے اور خندق مین گھس پڑے کہ رات تک مقابلہ رہا کہ نماز ظہر و عصر و مغرب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بھی فوت ہوئی جب قتال سے فراغت ہوئے تو حضرت نے یہہ تینون نمازین باذان واقامت وجماعت ادا فرمائین کذا فی روضۃ الاحباب

بخاری شریف

بخاری شریف مین ہے کہ جب نمازین قضا ہوئین تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کافرون کیواسطے بددعا کی ملأ اللہ بیوتھم وقبورھم نارًا کما شغلونا عن صلوٰۃ الوسطیٰ حتی غابت الشمس یعنی بھرے اللہ اونکی قبرون اور گھرونمین آگ جیسا کہ باز رکھا اونھون نے ہمکو نماز عصر سے یہانتک کہ غروب ہوگیا آفتاب حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ مین لکھتے ہین کہ تردد جنگ اور تیراندازی مین چار نمازین فوت ہوئین کہ اونمین نماز عصر بھی تھی مگر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے زیادتی فضیلت کے سبب سے عصر کی نماز پر افسوس ظاہر فرمایا اور عذاب دنیا وآخرت کی بددعا کی پوشیدہ نرہے کہ اس مقام پر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کافرونکے حق مین دعائے بد فرمائی اسکا سبب یہہ تھا کہ اس مقام پر حق اللہ فوت

Marfat.com

ہوا تہا اور جس مقام پر آپکے خاص ذات مبارک کو ایذا پہونچی وہان سوائے صبر و شکر کے کوئی بات آپکی زبان مبارک پر جاری نہوئی۔

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلواۃ وسطے صلواۃ العصر ہے اور یہی قول اکثر علما و صحابہ و تابعین اور امام ابو حنیفہ و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے اور مأور دی کہ ائمہ شافعیہ سے ہین فرماتے ہین کہ مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ بھی یہی ہے۔

صلواۃ فائتہ مین اختلاف ہے

حدیث ابن مسعودؓ سے جو مسلم نے روایت کی ہے مفہوم ہوتا ہے کہ کوئی نماز فوت نہین ہوئی صرف نماز عصر بتاخیر ادا ہوئی۔ اور حدیث عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو بخاری نے روایت کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ صرف عصر کی نماز فوت ہوئی تہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بعد غروب شمس قبل ادائے صلواۃ المغرب ادا فرمائی۔ اور مؤطا سے دریافت ہوتا ہے کہ نماز ظہر و عصر دونون فوت ہوئین اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ چار نمازین فوت ہوئین چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بشرط صحت روایات جمع بین الروایات یون ہوسکتا ہے کہ ایام متعددہ مین ہر ایک ان نمازون سے ضرورتاً یا نسیاناً فوت ہوئی ہونگی جسنے جیسا دیکھا روایت کی اور اوسوقت تک نماز خوف مشروع نہوئی تہی اور بسبب ہجوم و شدت جنگ کے فرصت بہی نہ تہی۔ ابکی بار تو کافر خندق سے چمٹے ہوئے تھے اور جانتے تھے کہ ہم غالب آئے مگر عنایت الٰہی کی یہ اعانت ہوئی کہ رات ہی کو اللہ جل شانہ نے ہوائے مشرقی نہایت تیز و تند بہیجی کہ کافرون کے خیمے گر پڑے اور گھوڑے چھوٹ گئے اور آگ بجھ گئی کہ کسی شخص کو روٹی نصیب نہوئی اور رعب غالب ہوگیا کہ تمام لشکر کافرونکا برباد ہوکر

Marfat.com

بہاگا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری مین روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا نصرت بالصبا واھلکت عاد بالدبور یعنی مین مدد دیا گیا صبا کے ذریعہ سے اور ہلاک کی گئی قوم عاد ہوا سے دبور کے سبب سے معالم التنزیل مین ہے کہ اسی رات مین تکبیر ملایکہ اتنی بلند ہوئی کہ ہر سردار قبیلہ پکارتا تھا خوف کے سبب سے کہ اے بنی فلان ہمارے پاس آؤ اور اسی ہوا کا ذکر اللہ جل جلالہ نے سورہ احزاب مین فرمایا ہے یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیھم ریحا وجنودا لم تروھا وکان اللہ بما تعملون بصیرا یعنے اے ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب آئین تم پر فوجین پھر ہمنے بھیجی اونپر ہوا اور وہ فوجین کہ نہین دیکھتے تھے تم اونکو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اوسکو دیکھتا ہے۔

روایت ہے

کہ اس غزوہ مین فرشتے لڑے نہین صرف واسطے تربیت کے آئے تھے۔ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رات نہایت سرد تھی اور ابر بھی تھا اور بجلی ہوا تو ہماری تکلیف ہوئی اسی حال مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آج کی رات کافرون کی خبر لائے اسکو اللہ تعالےٰ شانہ قیامت کے دن ابراہیم خلیل اللہ کی رفاقت مین رکھے گا کوئی آدمی نہ اوٹھا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی آج کافرون کی خبر لاوے اوسکو اللہ تعالیٰ شانہ حشر مین میرا رفیق کریگا پھر بھی کوئی آدمی نہ اوٹھا ایسی سردی تھی کہ کوئی اپنی جگہ سے جنبش نہ کرسکتا تھا آخر کار حضرت نے مجھے طلب فرمایا تو مین حاضر ہوا اور سردی کے سبب سے کانپ رہا تھا حضور پرنور نے فرمایا تو نے میرا کلام نہ سنا مین نے عرض کی کہ سنا تو تھا مگر جاڑے کی شدت اور بھوک کی حدت سے طاقت جواب دینے کی نہ تھی پھر

Marfat.com

حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر اور مُنہ پر
ملا اور فرمایا کہ قبیلہ قریش مین جا دیکھہ تو وہ لوگ کیا کر رہے ہین مگر شرط یہہ ہے کہ جب تک
میرے پاس پھر کر نہ آئے کسی سے کلام نکرنا اور کچھہ دست بُرد نکرنا حذیفہؓ کہتے ہین کہ حضور
پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دست مبارک کی برکت سے میرا لرزہ جاتا رہا
اور ہمت بندہی چلتے وقت مینے حضور پرنور سے عرض کی کہ ایسا نہو کہ مشرک مجھے گرفتار
کرلین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ خاطر جمع رکھہ تو گرفتار نہوگا بعد
اوسکے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یون دعا فرمائی اللھم احفظ من
بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ ومن فوقہ ومن تحتہ
یہہ دعا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے میرے خوف کے رفع ہونے کے لئے
کی تھی فی الحقیقت خوف کا نام بھی میرے دل مین نرہا اور مین مسلح ہوکر خندق سے نکلا تو
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مین حمام مین چلا جاتا ہون اور سردی کا نام بھی نتھا یہانتک کہ لشکر
قریش مین پہونچا تو کیا دیکھتا ہون کہ شدت ہوا سے خیمے گرے پڑے ہین اور آگ بجھہ گئی
ہے دیگین چولہون سے نیچے اوتری ہوئی پڑی ہین اور ہوا کی شدت سے پتھر اوڑے جاتے
ہین اور گھوڑے چھٹے ہوئے پھر رہے ہین غرض عجیب پریشانی تھی اور ابوسفیان کا یہہ حال
تھا کہ خیمے سے باہر نکلا ہوا آگ تاپ رہا تھا مینے اپنا تیر کمان سے جوڑا کہ ابوسفیان کو ماردون
مگر خیال آیا کہ حضرت نے منع فرمایا ہے مجبور ہوکر اپنا تیر ترکش مین رکھہ لیا اور ایک آدمی کے
پہلو مین بیٹھہ گیا یکایک ابوسفیان پکارنے لگا کہ ہوا کی شدت ہے اور سب اسباب لشکر
برباد ہوا جاتا ہے ہر آدمی اپنے اپنے جلیس کا ہاتھہ پکڑلے مینے مبادرت کرکے اپنے جلیس کا
ہاتھہ پکڑلیا اور پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے کہا سبحان اللہ کیا مین فلان ابن فلان نہین ہون
اسوقت مجھے معلوم ہوا یہہ آدمی قبیلہ ہوازن سے ہے بعد اسکے ابوسفیان بولا کہ یہہ معاملہ سخت
مشکل ہے کہ اول بنی قریظہ نے اختلاف کیا دوسرے یہہ آفت پڑی ہوئی ہے کہ جو دیکھہ رہی ہو

Marfat.com

بس یہان سے نکل جانا ہی بہتر ہے پھر سب لشکر نے کوچ کیا اوسوقت ابوسفیان اپنے اونٹ پر سوار ہوا وہ بند ہاتھا اوسنے حرکت نکی حالانکہ تین مرتبہ اوسنے مارا جب غطفان نے قریش کے بہاگنے کا حال سنا تو وہ بھی بہاگ نکلے مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تو آپ نماز مین تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو مینے مبارک باد دی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہنس پڑے اور دندان مبارک چمک اوٹھے کذا فی المعالم حذیفہ فرماتے ہین کہ اوسوقت تک تو مین ویسا ہی گرم تہا مگر یہان پہونچکر کچھ کچھ سردی پھر معلوم ہونے لگی لیکن مجھے حضرت نے اپنے پاس لٹا لیا اور اپنی چادر مبارک کا ایک گوشہ اوڑہا دیا اور پائے مبارک میرے سینہ پر رکھدیا مجھے ایسا آرام ملا کہ مین صبح تک سوتا رہا نماز کے وقت حضرت نے مجھے جگا دیا۔ الغرض جب پروا ہوا نے سب لشکر کو قریش کے تباہ و برباد کر دیا اور قریش و غطفان بہاگے اور حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کو فتح عظیم ہوئی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اب قریش مجھسے لڑنے نہ آوینگے مین اُنپر چڑہکر جاؤنگا یہانتک کہ مکہ مکرمہ فتح ہوگا۔

پیشین گوئی

اس پیشین گوئی کا ظہور بخوبی ہوا اور کوئی کافر مدینہ مین آپ پر چڑہکر نہ آیا روایت صحیحہ و معتبرہ ثابت ہے کہ اس غزوہ مین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تین دن برابر مسجد فتح مین بیٹہکر دعا مانگی تیسرے دن حضرت کی دعا قبول ہوئی اور آپ کی پیشانی پر آثار فرح و سرور نمودار ہوے اور قبولیت کا نشان ایک تو یہ تہا کہ قریش و غطفان و بنی قریظہ مین پھوٹ پڑی دوسرے یہہ کہ میدان جنگ مین جو فوج لشکر تہے ہوا کا صدمہ کفار ہی کے لشکر کو پہونچا کہ تمام خیمے اونکے گر گئے گھوڑے بدک گئے باوجودیکہ یہ فوج آدمیون نے دل ہارے فوج اسلام کو اوسی میدان مین آندہی سردی وغیرہ کا کچھ صدمہ

Marfat.com

نہ پہونچا چونکہ رعب جلالت اسلام اوپر طاری ہوچکا تھا بھاگ نکلے۔

فائدہ

اس غزوہ مین جبکہ محاصرہ تھا سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ کی رگ مین جسکا نام اکحل ہے حبان بن العرقہ کے ہاتھ کا تیر لگا بہت خون جاری ہوا سعد نے جانا کہ اب صحت نہوگی تو پروردگار تعالے شانہ کے حضور مین دعا کی کہ یا الٰہی اگر تیرے رسول کو قریش سے اور بھی لڑائین لڑنی باقی ہین تو مجھکو زندہ رکھہ تاکہ مین اون کفار سے مقابلہ کرون اور جو اب لڑائیکا خاتمہ ہوچکا ہے تو اس تیر کے زخم کو میری شہادت کا سبب کردے لیکن اتنی فرصت دے کہ بنی قریظہ کی بدعہدی کا مآل کار دیکھہ لون القصہ خون بند ہوگیا بروز چہارشنبہ بست سوم ذیقعدہ (۲۳) و بست چہارم (۲۴) ذیقعدہ کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جلوہ فرمائے مدینہ ہوئے اور اہل مدینہ نے مبارکبادیان دین۔

اسی سال مین غزوہ بنی قریظہ واقع ہوا حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غزوہ احزاب سے لوٹ کر داخل مدینہ ہوئے ہین تو ظہر کا وقت تھا حضرت نے اپنے ہتیار کھولے اور غسل فرمایا دفعتاً ایک شخص نے باہر سے آواز دی اور سلام کیا آپ بہت جلدی اوسکی طرف روانہ ہوئے مین حضرت کے پیچھے پیچھے دروازے تک گئی تو مینے دیکھا کہ دحیہ کلبی با چہرۂ غبار آلود سفید اونٹ پر سوار ہین اور آگے کے دانتون پر بھی گرد جمی ہے حضرت سے باتین کر رہے ہین اور حضرت اپنی چادر سے اونکی گرد جھاڑتے ہین پھر وہ چلے گئے اور حضرت گھر مین تشریف لائے اور فرمایا کہ

Marfat.com

یہہ حضرت جبرئیل تھے غزوہ بنی قریظہ کی تحریص کرنے آئے تھے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غزوہ احزاب سے مراجعت فرمائی اور داخل مدینہ ہوئے تو بعد رفع کدورت سفر نماز ظہر مین مشغول ہوئے جب نماز سے آپ نے فرصت کی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر کہا یا رسول اللہ آپ نے ہتیار کھول ڈالے مگر ملائکہ ابتک مسلح کھڑے ہین آپ جلد مسلح ہون اور بنی قریظہ پر یورش فرمایئے کہ مین بھی چلتا ہون اوسی وقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ تو پکار دے کہ کوئی آدمی نماز عصر ادا نکرے مگر بنی قریظہ مین اور علی مرتضیٰ کو علم بردار کیا اور پیش پیش روانہ فرمایا اور خود بنفس نفیس جسد اطہر پر سلاح جنگ آراستہ فرماکر جس گھوڑے کا نام **سحیف** تھا سوار ہوے اور عبداللہ ابن مکتوم کو خلیفہ مدینہ کا فرماکر تشریف لے چلے پیچھے سے اور لوگ بھی حاضر ہوئے۔ صحیح بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے

کہ مین نے کوچہ بنی غنیم مین حضرت جبریل علیہ السلام کے سوارون کی گرد اوڑتے دیکھی حاصل کلام حضرت راہ مین تھے کہ عصر کا وقت آگیا تو بعضون نے حسب مفہوم لفظ برعایت وقت و ملاحظہ مبالغہ نماز ادا کرلی اور بعضون نے مطابق ظاہر حکم کے بنی قریظہ مین قضا پڑھی اور حضرت نے دونون مین سے کسی پر زجر نہین فرمایا۔

فائدہ

جب آنحضرت صلعم کے اصحاب نے نماز عصر کے پڑھنے مین حدیث سے دو مطلب سمجھے کہ بعض نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعض نے قیاس کیا اور سبب نکالا اوسی طرح حضرات مجتہدین بعض مقام پر **قرآن** کے کئی مطلب سمجھتے ہین اور سب

Marfat.com

حق پر ہین۔

اہل سنّت

چار اماموں کے مذہب کو حق سمجھتے ہین اور جو بعض ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک دین محمدی مین اختلاف کیا اور چار مذہب قائم کردئے وہ اس حدیث کو تامل کی نظر سے دیکھین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے روبرو ایسا اختلاف اصحاب مین ہوا ہے اور حضرت نے اوسے درست رکھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطاے اجتہادی مین مواخذہ نہین ہوتا دونون سے ایک ضرور مخطی تھے لیکن آپ نے عتاب نفرمایا نماز پڑھنے والے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشابہ ہین اور قضا کرنے والے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مشابہ ہین الغرض جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بین المغرب والعشا منازل بنی قریظہ مین داخل ہوے اوسوقت تین ہزار اصحاب اور چھتیس ۳۶ گھوڑے لشکر ظفر پیکر مین تھے پس حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا نے داخل ہوتے ہی قلعہ کے پاس اپنا علم تصرف وہان گاڑ دیا اور اصحاب نے قلعہ کو گھیر لیا اور پچیس ۲۵ روز برابر گھیرے رہے ناچار بنی قریظہ نے نباش ابن قیس کو بھیجا اور درخواست کی کہ ہمکو اذن ہو تو ہم نکلجائین جسطرح بنی نضیر نکل گئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط سے نکلو کہ جو حکم مین دون وہ بجالاؤ جب یہہ جواب ملا تو کعب ابن اشرف نے اشراف قوم سے بُلا کر کہا کہ تین باتون مین سے ایک بات اختیار کرو پہلی بات یہہ ہے کہ اس پیغمبرؐ کی حقیقت از روے توریت تم پر ثابت ہوچکی ہے بہتر ہے کہ ایمان لاؤ۔ دوسری بات یہہ ہے کہ عیال واطفال کو قتل کرڈالو کہ تمہارے بعد ذلیل نہون تیسری بات یہہ ہے کہ کل شنبہ کا دن ہے اہل اسلام بھی ہمسے بے خوف ہونگے پس سبلوگ جمع ہوکر غفلت مین اپر ٹوٹ پڑو اشراف بنی قریظہ نے کہا ان مین سے ابن اخطب بھی تھا ایک بات بھی قبول نکی مگر ایک اور ہرکارہ رسولؐ اللہ کے حضور مین

Marfat.com

روانہ کیا کہ ابولبابہؓ کو ہمارے پاس بھیجدو تو ہم کچھ مشورہ کرلین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابولبابہؓ اور ابن المنذر کو بھیجا اونھون نے صلاح دی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے موافق عمل کرو تمہارے حق مین یہی بہتر ہے اور انگشت شبابہ سے گردن کا اشارہ کیا یعنی سب قتل ہونگے آخر بنی قریظہ قلعہ سے نکلے اور محمدؐ ابن مسلمہ نے بحکم حضور پرنور سبکے ہاتھ گردنون سے باندہے اور عبداللہ ابن سلام نے عیال واطفال واسباب قلعہ سے نکال کر جمع کئے اوسیون نے کہا یارسول اللہ آپ بنی قریظہ کو ہمین بخش دیجئے جسطرح یہود بنی قینقاع خزرجیون کو بخشے تھے فرمایا کہ اگر تم راضی ہو تو اس مقدمہ مین ایک شخص بطور حکم مقرر کیا جائے جو وہ کہے اوسی پر راضی ہوجاؤ وہ کہنے لگے کہ ہم راضی ہین آپ نے فرمایا سعد ابن معاذ جو کہے وہ کیا جائے اوران دنون سعد بسبب جراحت کے مدینہ مین تھے لہذا وہ طلب کئے گئے جب اونکی آمد کی خبر گرم ہوئی تو اوسیون نے اونکا استقبال اور اعزاز کیا اور کہا آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پنچ مقرر کیا ہے اور یہ لوگ ہمارے حلیف اور حلیف ہین اور حرب بعاث وغیرہ مین ممد ومعاون رہے ہین دیکھو اُنکی نے یہود بنی قینقاع کو رہا کرایا تھا اب تم انکو چھڑاو چنانچہ سعد ابن معاذ اونکے کلام سنتے ہوئے چلے آتے تھے اور جواب نہ دیتے تھے جب تقریر اونکی حد سے متجاوز ہوئی تو سعد ابن معاذ نے کہا کہ یہ وقت ایسا نہین ہے کہ مین اپنے نفس کی پیروی کرکے خدا کی راہ مین ملامت اختیار کرون اوسوقت اوسیون کو نا اُمیدی ہوئی اور دریافت کیا کہ سعد قتل کا حکم دینگے الغرض سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس پاک سرور کائنات مین حاضر ہوئے اور جماعت اوس نے اونکو نہایت تعظیم وتوقیر سے اُتارا اور التماس کیا کہ تمکو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مقدمہ بنی قریظہ مین حکم کیا ہے سعد ابن معاذ نے کہا تم میرے حکم ہونے پر رضامند ہو اون لوگون نے کہا ہم رضامند ہین بعد اسکے سعد ابن معاذ نے حضور مین عرض کیا کہ جو لوگ اسطرف ہین وہ میرے حکم ہونے پر راضی ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر

Marfat.com

تیرے حکم پر رضامند ہین تو حکم صادر کر حضرت سعد ابن معاذ نے حکم دیا کہ اِنکے بچے اور عورتین لونڈی اور غلام بنائے جائین اور سب مرد جوان اور بوڑہے قتل کیے جائین اور جو کچہہ اسباب ہے غازیون اور مسلمانون مین تقسیم ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حکم خدا ہے۔

روایتے

کہ مرد بنی قریظہ کے چھ سو تھے اور ایک روایت مین سات سو تھے اور بروایت صحیحہ نو سو تھے مع حیی ابن اخطب احاطہ بنی نجار مین کہ مشہور بہ محوط بنت الحارث ہے قید کیے گئے اور بازار مدینہ مین ایک غار کھودا گیا اور علی ابن ابیطالب اور زبیر ابن العوام نے سب کو قتل کیا صرف ثابت ابن قیس ابن شماس زبیر ابن باطا کی سنت سماجت سے اوس دن قتل نہوا اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خون اوسکا معاف کیا تہا لیکن جب اوسنے سُنا کہ سب قوم قتل ہوگئی تو خود اوسنے اپنے قتل کی درخواست کی آخرکار وہ بھی قتل ہوا اور عورتین اور بچے غلام وکنیز کیے گئے اور ایک ہزار پانچسو قبضہ شمشیر اور تین سو زرہین اور دو ہزار نیزے اور پانچسو سپرین اور دو ہزار پانچ سو اونٹ اور دیگر مال واسباب بعد اخذ خمس کے غازیان اسلام پر تقسیم کیا گیا اور منجملہ عورات ریحانہ بنت عمرو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نذر کی گئی اور بعض نسار کو عبدالرحمن ابن عوف اور عثمان ابن عفان نے خرید لیا اور بعض جانب شام بیع کے واسطے ہمراہ سعد ابن زید انصاری اشہلی کے روانہ کی گئین بعد ازان آنجناب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور پندرہ دن بعد ابولبابہ کے ہاتہہ ستون سے کہولے۔

Marfat.com

ابولبابہ کا واقعہ

کیفیت اس واقعہ کی یہہ ہے کہ ابولبابہ حسب الطلب کعب ابن اشرف سردار بنی قریظہ جب اوس قوم مین گئے تو اون لوگون نے رونا شروع کیا اور کہا کہ اب ہم کیا کرین تو ابولبابہ نے کہا کہ جو پیغمبر خدا فرماوین اوسکو بجالاؤ اور اپنے ہاتھ سے اپنے حلقوم پر اشارہ کیا کہ سب قتل کئے جاؤگے یہہ کہکر ابولبابہ یہہ سوچے کہ یہہ تو مجھسے خیانت واقع ہوئی لہذا بالا بالا مدینہ مین آئے اور توبہ کی قبولیت کیواسطے اپنے ہاتھ ستون مسجد مبارک سے بندہوا دئے اور کہدیا کہ غیر وقت نماز ہاتھ نہ کھولے جائین یہان تک کہ میری توبہ قبول ہو یہہ خبر حضور کو پہونچی تو فرمایا کہ اگر ابولبابہ میرے پاس چلا آتا تو مین اوسکے لئے استغفار کرتا اب مین نہ کھولونگا جب تک پروردگار تعالی شانہ اوسکی توبہ خود نہ قبول فرمائے چنانچہ پندرہ شبانہ روز کے بعد یہہ ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صبح کو حضرت ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ شریفہ مین رونق افروز تھے کہ دفعتاً تبسم فرمایا اُم المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے سبب پوچھا تو ارشاد ہوا کہ ابولبابہ کی توبہ قبول ہوئی حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی مین خبر کردون آپ نے فرمایا اختیار ہے لہذا حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے حجرہ کے دروازہ سے ابولبابہ کو خبر کردی اہل مسجد نے چاہا کہ اونکا ہاتھ کھولدین ابولبابہ نے کہا کہ جب تک اپنے دست مبارک سے نکھولین گے مین ہاتھ نہ کھلواونگا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت اپنے دست مبارک سے کھول دیا۔

روایت ہے

کہ اوس عرصہ تک جب تک ابولبابہ بندہے رہے آپکی دختر روز چند جزے آپکے منہ مین ڈالدیا کرتی تہین اسکے سوا اور کچھ کھانا پینا نتھا اس سبب سے قوت سمع دبصر قریب

Marfat.com

زوال کے ہوگئی تھی۔

فائدہ

اس غزوہ مین ایک عورت بھی ماری گئی تھی اور اوسکی کیفیت یہہ ہوئی کہ حضرت اُمّ المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی کہ دفعتہً کسینے اوسکو پکارا کہ فلانیہ کہان ہے اوسنے کہا یہان ہون پھر وہ ہنستی ہوئی اوٹھی اور کہنے لگی کہ مجھے قتل کے واسطے بلاتے ہین تو مین بولی کہ عورت کو نہین مارتے ہین تیرے قتل کی کیا وجہہ ہے اوسنے کہا کہ مین اپنے شوہر سے کمال محبت رکھتی تھی جب محاصرہ شدید ہوا تو مین نے اپنے شوہر سے کہا کہ افسوس ایام فراق آگئے اور مین تیرے بغیر زندگی نہین چاہتی اُسنے کہا کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عورتونکے قتل کا حکم نہین دیتے اگر تجھکو صادق محبت ہے تو ایک جماعت اہل اسلام قلعہ کے سایہ مین ہے اونپر چکی کا پل ڈال دے تاکہ اونمین سے کوئی مرجاے اور تو اوسکے عوض مین قتل ہو مینے ایسا ہی کیا جسکے صدمہ سے خلاد ابن سوید ابن ثعلبہ شہید ہوئے اے عایشہ اوسکے قصاص مین مجھے مارینگے اسواسطے مجھے بُلاتے ہین حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ مجھکو اوسکی خوشی نہین بھولتی کیا خوب کہا ہے کسی نے۔

مردنے کو دہد وصال بیار
خوشتر از زندگی ہزاران بار

نام اس عورت کا بنانہ تھا اور حکیم قرطبی کی جورو تھی۔

Marfat.com

حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات

بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ بعد فیصلہ بنی قریظہ جب سعد ابن معاذ اپنے خیمہ مین آئے تو اونکی دعا اللہ تعالیٰ شانہ نے قبول فرمائی اور اونکے ہاتھ کا زخم اونکی شہادت کا سبب ہوا اور وہ روانہ خلد ہوئے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت ملال ہوا اور شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما باواز بلند اونکے مرنے پر روے اور بعد ادائے صلواۃ جنازہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پاپیادہ اونکے جنازے کے ساتھ بقیع تک تشریف لیگئے اونکی قبر سے مشک کی بو آتی تھی عمر اونکی سینتیس ۳۷ برس کی تھی اور وقوع فتح بنی قریظہ آخر ماہ ذیقعدہ مین ہوا ہے اور بروایتے اوایل ذی الحجہ مین اور تین آدمی غازیان اسلام سے شہید ہوئے۔

فرضیت حج

اسی سال مین حج فرض ہوا اور بروایتے سال ششم مین اور بروایت دیگر سال نہم ۹ مین اور ایک اور روایت ہے کہ سال دہم مین مگر بعض اہل سیر فرماتے ہین کہ ہجرت شریفہ کے نویں ۹ برس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حج کی فرضیت کا حکم دیا اور خود دسویں ۱۰ برس ہجرت کے حج ادا فرمایا اور جو حضرات سال ششم مین حج کی فرضیت کے مقر ہین وہ کہتے ہین کہ آیہ کریمہ اتموا الحج والعمرۃ سال ششم ہجری مین نازل ہوئی مگر امن راہ

Marfat.com

کہ استطاعت مین داخل تہا اسوجہ سے تاخیر ہوئی اور دوسری جماعت کے حضرات یہ فرماتے ہین کہ مکہ معظمہ ۸ سنہ ہجری مین فتح ہوا ہے اگر سال ششم مین حج فرض ہوا ہوتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسی سال مین حج ادا کرنیکا حکم دیتے نوین برس پر کیون موقوف رکہتے اور آیتہ مذکورہ فرضیت پر دلالت نہین کرتی بلکہ حج وعمرہ کے ملانے پر دلالت کرتی ہے یعنی جب فرضیت حج شروع ہوجاے تو ایسا کرین اور **اسی سال مین** صلواۃ الخوف شروع ہوئی اور سورۂ بقر مین آئہ کریمہ فان خفتم اور رکبانا نازل ہوئی یعنی اگر تمکو ڈر ہو تو پیادہ پڑہ لو یا سواری کی حالت مین واضح ہو کہ لفظ خوف عام ہی یعنے خوف دشمن ہو یا خوف آمد سیل ہو یا کسی درندہ کا ہو اور اطلاق آیتہ سے یہہ بات بھی نکل آئی کہ اگر پیادہ وسوار غیر قبلہ رو نماز کرین تو اوسکا اعادہ نہین ہے اور **صاحب ہدایہ** نے اسی آئہ کریمہ سے استدلال کیا ہے اور وہ فرماتے ہین کہ جب بہت ڈر ہو تو نماز ادا کرین سوار علیحدہ علیحدہ اور رکوع وسجود کا اشارہ کردین جس طرف چاہین جب کہ قبلہ پر قادر نہون کریمہ والمحصنٰت کہ واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلواۃ سے نماز خوف کا باجماعت ادا کرنا جائز ثابت ہوتا ہے اور صحیح یہہ ہے کہ نماز خوف حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد بہی باجماعت درست ہے کیونکہ آنجناب سے خطاب ہونا عین ایمہ سے خطاب ہے اور طریق جماعت کا بالتفصیل کُتب فقہ مین مذکور ہے اور مختصر یہہ ہے کہ فوج دو حصے ہوجاے ہر جماعت نصف نمازین شریک امام ہو اور نصف جُدا پڑہے جب تک دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہے اور اوسوقت نماز مین آمد ورفت کرنا اور سلاح وزرہ وسپر پاس رکہنا درست ہے اور اگر اتنی فرصت نہ ملے تو جماعت کو موقوف کرنا چاہیئے پیدل فوج فُرادا فُرادا پڑہ لین اور سوار اشارون سے ادا کرلین اور اگر اتنی بہی فرصت نہ ملے تو قضا کرین **اسی سال مین** نماز خسوف شروع ہوئی اور خسوف قمر واقع ہوا اور **اسی سال مین** حضور پرنور صلعم

Marfat.com

گھوڑے سے گرے ران مبارک مین چوٹ لگی کہ پانچ دن حجرہ شریفہ سے باہر تشریف نہ لائے اور نماز بھی قاعداً ادا فرمائی اور اصحاب نے اقتدا بھی بالقعود کی بعد ازان اقتدا کرنا قاعداً منع ہوا چنانچہ مرض موت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بیٹھہ کر امامت فرمائی اور اصحاب نے کھڑے ہوکر اقتدا کی۔

سال ششم ہجری

اور جب سال ششم ہجری شروع ہوا اور تین ۳ مہینے غزوہ بنی قریظہ سے گذرے تو **غزوہ لحیان** واقع ہوا اور سبب وقوع یہ ہوا کہ اہل ہذیل نے قرار صحابہ کو بیر معونہ پر شہید کیا تھا اس وجہ سے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو رنج تھا اوسکے انتقام کو تشریف لیچلے جب وادی عسفان کے قریب پہونچے تو شہیدون کے حق مین دعا فرمائی اور قوم لحیان لشکر اسلام کی خبر سنکر بھاگ گئی صرف دو دن حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہان رہے جب مراجعت فرمائی تو اپنی والدہ صاحبہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور گریہ فرمایا اور اصحاب نے بھی حضرت کی موافقت کی اس غزوہ کو صاحب بہجتہ المحافل نے اور ابن حزم نے سال پنجم مین لکھا ہے اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے سال ششم مین وہو الصحیح اور اسی سال مین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دس ۱۰ سوارون کے ساتھ غمیم مین روانہ کیا تاکہ آوازہ لشکر اسلام قریش کو پہونچے چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہان سے بغیر محاربہ واپس ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ کیطرف رجوع فرمائی مدینہ سے چودہ شب و روز غیبت رہی بعد اسکے محمد ابن مسلمہ تیس ۳۰ نفر سوارونکی جماعت سے بکر ابن کلاب پر موضع ضریہ مین جو مدینہ سے چوبیس ۲۴ میل ہے بھیجے گئے اور دفعتاً یہہ جماعت اونپر جا گری مگر وہ بھاگ گئے صرف چھ ۶ کافر مارے گئے

Marfat.com

اور ایک سو پچاس اونٹ اور تین ہزار بکریان ہاتھ آئین کہ حضرت نے بعد اخراج خمس غنیمت تقسیم فرمائی اور مدت سفر اُنیس ۱۹ دن کی تھی اور سبب یہہ ہوا کہ ایک جماعت بنی بکر کی قوم سے موضع مذکور مین یہہ فساد برپا کیا تھا کہ جو مسلمان ادہر سے نکلتا تہا اوسکو رہزنون کے طریقہ سے مار لیتے تھے بعد اسکے۔

غزوہ غابہ

غابہ ایک موضع کا نام ہے اور اصل مین بیشہ کو کہتے ہین واقع ہوا اور اسکو غزوہ قرد بھی کہتے ہین اور سبب یہہ ہوا کہ عیینہ بن حصین فزاری مع چالیس ۴۰ نفر سوارون کے موضع غابہ پر آیا اور وہان بیس ۲۰ اونٹنیان حضرت کی شیردار چرائی پر تہین اوسنے ہانک لین اور محافظ کو قتل کیا اور ابو ذر غفاری بہی اونہین اونٹنیون پر تھے اونکا بیٹا بھی مارا گیا وہان سی قریب تر سلمہ ابن اکوع اور رباح حضور پر نور کے غلام بھی موجود تھے ابن اکوع نے رباح کو یہہ خبر دیکر روانہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ سے پانچ سو سوار لیکر سوار ہوئے اور علم اسلام مقداد کو دیا اور ابن مکتوم کو خلیفہ فرمایا۔ صحیح بخاری مین سلمہ ابن الاکوع سے روایت ہے کہ مدینہ سے کئی کوس پر حضرت کی اونٹنیان چرائی پر تہین مجھکو خبر ملی کہ قوم غطفان پکڑے لئے جاتے ہین لہذا مین نے مدینہ کے جنگل مین تین مرتبہ چیخ ماری کہ قوم سُنکر دوڑے مگر کوئی نہ آیا تو مین اونکے پیچہے اکیلا دوڑا یہانتک کہ اونکو پالیا اور مین تیر مارنے لگا اور یون کہتا جاتا تہا انا ابن الاکوع آج کمبختون کی موت کا دن ہے اون کو پانی پینے کی فرصت نہ ملی اور مین نے سب اونٹنیان چھین لین اور ہانک لیچلا راہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ملے کہ سوار لئے ہوئے اونپر جاتے تھے مین نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہ لوگ پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین پینے دیا آپ جلد جائین حضرت نے فرمایا اپنی چیز ملی اور تو غالب آیا اب درگذر کر اور

Marfat.com

جانے دے وہ اپنی قوم مین کہاتے پیتے ہونگے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ کو لوٹے اور سلمہ کو ردیف بنایا۔

روایت ۳۰

کہ جب سلمہ نے اونٹنیان مدینہ کی طرف ہانک دین تو کافرونکا تعاقب کیا اسوقت عینیہ ابن بدر فزاری مدد کو آیا کہ وہ لوگ سلمہ کیطرف پھرے اسطرف بھی اُخرم اُسیدی اور ابوقتادہ اور مقداد تینون سوار آگئے کہ سب کافر بھاگے مگر اخرم پر نیزہ مارا یہہ شہید ہوے اور انکے گھوڑے پر وہ سوار ہوا پھر ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبدالرحمن پر گئے اونسے وہی نیزہ اونپر چلایا مگر کارگر نہوا اونہون نے نیزے یا تلوار سے اوسکو قتل کیا اور اوسکے گھوڑے پر سوار ہوئے یہہ بھاگتے بھاگتے چشمہ قردہ پر پہونچے ہمکو جو اون لوگون نے اپنے پیچھے تعاقب کرتے ہوئے دیکھا بھاگے اور پانی بھی نہ پیا قبیلہ غطفان مین پہونچے اونکے ایک دوست نے کہا نیکی طیاری کی اتنے مین گرد وغبار معلوم ہو سمجھ گئے کہ لشکر اسلام آپہونچا وہان سے بھی بھاگے اور کھانا بھی نہ کھایا پھر شاہ تک ہمنے اونکا پیچھا نہ چھوڑا ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ آفتاب غروب ہونے تک مینے اونکا تعاقب کیا اور دو گھوڑے اون سے لیکر لوٹ آیا زہے بہادری اس مرد جری کی اور ایمان اسکا اور محبت اسکی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ جب تو بعد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اصحاب رسول کی بزرگی تمام مخلوقات پر ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوعنہ۔

یہہ تکلیف سفر اور کوشش حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اونٹنیون کے واپس لینے کے لئے نتھی بلکہ اس سے دفع فساد آیندہ مقصود تھا چند اونٹ تو کیا ہستی رکھتے تھے تمام دنیا آپکی نظر مبارک مین ہیچ تھی تمام عمر مبارک

Marfat.com

حضور کی اسطرح گذری کہ صبح اوٹھکر دریافت فرمایا کہ کچھہ کھانے کو ہے اگر موجود ہوا
نوش فرمایا نہین روزہ کہہ لیا سبحان اللہ ؎

مالکِ کونین ہین گو پاس کچھہ رکھتے نہین
دو جہانکی نعمتین ہین اونکے خالی ہاتھہ مین

ابوسلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ جب مین پلٹ کر ذی قرد پر آیا تو وہان
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مع لشکر اُترا ہوا پایا اور بلال رضی اللہ عنہ
نے غنیمت کے اونٹون مین سے ایک اونٹ کو ذبح کیا اور اوسکے جگر اور کوہان کے
کباب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے تیار کر رہے تھے مین جاکر
خدمت شریف مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ یہہ لوگ پیاسے بھوکے بیتاب و
طاقت جاتے ہین اجازت دیجئے کہ مین سو آدمی لیکر اونکے پیچھے جاؤن اور ایک کو انمین
زندہ نچھوڑون آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی کریگا اونہون نے عرض کی کہ اوس خدا کی قسم
جسنے آپ کو معزز و مکرم کیا ہے ایسا ہی کرونگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے تبسم فرمایا کہ دندان مبارک کا نور ظاہر ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ اے اکوع کے
بیٹے اذا املکت فاسجح یعنی جب غالب آئے تو نرمی اور نیکی کر۔ سجاحت کے معنی سہولیت
کے ہین یعنی شدت نکر کہ مقصود بالذات دشمنان خدا کو مغلوب کرنا ہے اور وہ بات
حاصل ہوگئی الحمد للہ اور فرمایا کہ اونکی دعوت غطفانیون مین ہوتی ہے کہ ناگاہ ایک
آدمی غطفان مین سے آیا اور بیان کیا کہ ہم لوگون نے اونکی دعوت کا سامان کیا تھا
اونٹ ذبح کرکے کھال کھینچ رہے تھے کہ آسمان پر ایک غبار نظر آیا گمان ہوا کہ لشکر اسلام
کی گرد ہے خوف زدہ ہوکر سب بھاگ گئے بعد ازان صبح کو آپ نے فرمایا خیر فرسانا
الیوم ابوقتادہ وخیر رجالتنا سلمہ یعنے ہمارے سوارون مین اچھا سوار
آجکے دن ابوقتادہ ہے اور ہمارے پیدلون مین اچھا پیدل سلمہ ہے۔

Marfat.com

سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھکو حصہ سوار اور پیادہ کا دیا اور سواری مین مجھکو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور ایک رات دن وہان ٹھہرے پھر لوٹ آئے اور مدتِ عَیْبُت اس سفر کی پانچ راتین تھین۔

روایت ۴

یہہ روایت اوپر گذر چکی ہے وہان مجمل تھی اس دوسری روایت مین تفصیل ہے لہذا یہان پر بھی درج کی جاتی ہے اس غزوے مین حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم گھوڑے سے گرے ساق مبارک یا ران مبارک مین چوٹ آئی جب مدینہ مین رونق افروز ہوئے تو کئی دن آپنے نماز بیٹھہ کر ادا فرمائی اور مقتدیون کو بھی حکم بیٹھنے کا دیا امام کی اتباع کے واسطے مگر اکثر علما کے نزدیک یہہ حدیث منسوخ ہے اسلئے کہ مرض موت مین آپنے بیٹھہ کر نماز ادا فرمائی اور مقتدی کھڑے رہے آپ نے اسی کو مقرر رکھا اسکو تقریر کہتے ہین واضح ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا گھوڑے سے گرنا صاحب جذب القلوب اور سیر گاذرونی نے وقایع سال پنجم مین بلا قید کسی غزوہ کی ذکر کیا ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا اور باقی اہل سیر نے واقعات سال ششم سے اس غزوہ مین ذکر کیا ہے پس وجہ توفیق اسطرح پر ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ وہ واقعہ دوسرا ہو اور یہہ دوسرا ہے اوپر اختلاف روایات کے کسی کو روایت اسکی بلا قید غزوہ سال پنجم کے پہونچی اور کسیکو بقید غزوہ سال ششم کے۔ اور مروی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس غزوہ مین صلوات الخوف دوسری بار پڑہی۔ اور مواہب لدنیہ مین ہے کہا ابن اسحاق نے کہ رہتے تھے وہان پر ایک شخص اور اونکی زوجہ قبیلہ غفار سے تھی سو مار ڈالا اونہون نے مرد کو اور پکڑ لے گئے اوس عورت کو اور سوار ہوئی وہ عورت رات کے وقت غفلت مین اون سے اونٹنی پر رسول اللہ کی

Marfat.com

اور نذر مانی اوسنے کہ اگر نجات پاؤن مین اس سے تو ذبح کرون مین اوسکو جب وہ آئی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس تو اوسنے خبر دی آپ کو اپنے اس نذر کرنے سے آپ نے فرمایا لا نذر فی معصیۃ ولا لاحدٍ فیما لا یملك یعنی نہین ہے نذر گناہ کے کام مین اور نہین پہونچتا ہے کسی ایک کو کہ نذر کرے اوس چیز کی کہ نہین ہے مالک اوسکا۔

اور اسی سال مین آپ نے استسقا فرمایا

یعنی طلب باران کے لئے دعا کی سات دن تک متصل پانی برسا اور استسقا کرنا آپکا چہ وجہون سے ثابت ہے سفر السعادت مین ہے۔

وجہ اوّل

یہہ ہے کہ آپنے جمعہ کے دن خطبہ پڑہنے مین باران کے واسطے دعا کی اور کہا ان لفظون سے اللھم اغثنا اللھم اسقنا اللھم اسقنا یعنے اے اللہ مینہ برسا اے اللہ پانی برسا اے اللہ پانی برسا یعنی پانی پلا اپنی مخلوق کو اسکی تفصیل شرح سفر السعادت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد مبارک مین قحط سالی ہوئی جمعے کے دن حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تھے کہ ناگہان ایک اعرابی اوٹھکر کہنے لگا یا رسول اللہ ھلك المال وجاع العیال فادفع لنا ترجمہ اے اللہ کے رسول جاتا رہا مال اور بھوکے ہین عیال اللہ سے ہمارے واسطے دعا کیجئے اور ایک روایت مین ہے تحط المطر واحمرۃ الشجر وھلك البھایم ترجمہ یعنی پانی کا امساک ہوا اور اشجار جو سبز تھے وہ خشک ہوگئے اور چار پائے ہلاک ہوگئے۔ اور ایک

Marfat.com

روایت مین ہے ھلکت المواشی ھلکت العیال ھلکت الناس
ترجمہ ہلاک ہوئے چارپائے ہلاک ہوئے عیال ہلاک ہوئے آدمی۔ پھر اوٹھائے
حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے دونون دست مبارک اور دعا مانگی
ان لفظون سے اللھم اغثنا ترجمہ اے اللہ فریاد کو پہونچ چار بار اور ایک روایت
مین تین بار اور ایک روایت مین ہے اللھم اسقنا ترجمہ اے اللہ ہمکو پانی پلا
دو بار فرمایا۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ خدا کی قسم ہم نہ دیکھتے تھے آسمان مین کوئی
ٹکڑا ابر کا اور حال یہہ ہوا کہ ابھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہاتھ
اوٹھا کر نیچے نہین کئے تھے کہ ابر پہاڑونکی طرح آسمان کے کنارون سے بلند ہوا اور
پانی برسا اوسدن اور دوسرے دن اور اگلے جمعہ تک پھر آیا وہ اعرابی یا کوئی دوسرا
اور کہا اوسنے یارسول اللہ انھدم البنا وغرق المال ترجمہ یارسول اللہ صلعم
مکانون کی بنیادین گر پڑین اور مال پانی مین غرق ہوگئے اور ایک روایت مین ہے
ھلکت الاموال وانقطعت السبل ترجمہ یعنے جانور ہلاک ہوے اور نالے
کٹ گئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دعا فرمائیے کہ
اللہ تعالےٰ شانہ اس ابر کو کھول دے پھر آپ نے اپنے دست مبارک اوٹھائے
اور ایک روایت مین ہے کہ تبسم فرمایا آپ نے بسبب سرعت ملال بنی آدم کے اور
دعا فرمائی اللھم حوالینا ولا علینا ترجمہ یا اللہ ہمارے گرد پانی برسا ہمپر نہ برسا
اس سے مراد حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یہہ تھی کہ صحرا مین اور
کھیتون مین پانی برسا اور ہم تو سیراب ہوچکے اور ایک روایت مین ہے ساتھ
زیادتی کے اللھم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت
الشجرۃ ترجمہ یعنی خداوندا پہاڑون پر اور ریتون کے ٹیلون پر اور نیچے تلّون کے

Marfat.com

اور درختون کے۔

اور جسطرف آپ اشارہ فرماتے تھے اوسی طرف کا ابر کھُل جاتا تھا یہانتک کہ مدینہ پر کا ابر کھُل گیا اور جاری رہے نالے اور کاریز ایک مہینے تک اور جو کوئی جسطرف سے آتا تھا پانی برسنے کی خبر لاتا تھا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ کھُل گیا ابر مدینہ مین اور نواح مین برستا تھا اور مدینہ مین ایک بوند بھی نہ پڑتی تھی یہہ معجزہ مسجد نبوی مین جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے وقت ہوا تھا۔

دوسری وجہ

حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ شکایت کی آدمیون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے قحط باران یعنی امساک باران کی آپ نے حکم کیا کہ منبر مصلی مین رکھنا چاہیئے اور وعدہ کیا صحابہ سے ایک روز معین کا کہ مصلی مین جاوین پھر اوسدن باہر نکلے آپ بعد طلوع آفتاب کے تواضع اور فروتنی سے ظاہر مین اور ساتھہ خشوع کے باطن مین اور پُرانے اور میلے کپڑے پہنے اور تضرع کرتے ہوئے جب جائے موعود مین پہونچے منبر پر تشریف لے گئے اور تکبیر اور تحمید کہی اور فرمایا لوگون سے کہ شکایت کی تم نے قحط سالی اور تاخیر باران کی اور بے شک فرمایا ہے اللہ تعالیٰ شانہ نے کہ دعا کرو مجھہ سے اور وعدہ فرماتا ہے کہ قبول کرونگا دعا تمہاری اور اس حدیث سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نماز طلب باران کے لئے منبر کا نکالنا اور وہان رکھنا جس جگہہ نماز پڑہی جائے جائز ہے۔ مگر مشایخ حنیفہ کہتے ہین کہ منبر نہ نکالا جائے اس قول کی بنا اسبات پر ہے کہ یا حکم کیا اونہون نے حدیث کی عدم صحت پر یا یہہ حدیث اونکو صحت کے طریقہ سے پہونچی ہی نہتی کذا فی المرقات شرح مشکوٰۃ باب الاستسقا اور ولید بن عتبہ سے جو امیر مدینہ تھے مروی کہ اونہون نے آدمی بھیجا

Marfat.com

آبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور دریافت کی اون سے کیفیت استسقائے
نبوی کی۔ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم خضروتن اور متواضع اور متضرع عیدگاہ کی طرف اور منبر پر چڑھے اور خطبہ
نہ پڑہا آپنے ایسا جیساکہ تم پڑہتے ہو یعنے طویل اور بسیط اور تکلف سے نہ پڑہا اور یہی
صحیح ہے اور جو خطبہ آپنے پڑہا اوسکے کچھ جملے یہہ ہین الحمد للہ رب العالمین
الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید
اللھم انت اللہ لا الہ الا انت تفعل ما تزید اللھم انت اللہ
لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل
ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین ترجمہ ہر طرحکی تعریف اللہ ہی کیواسطے
ہے جو بڑا مہربان اور بڑا رحیم ہے اور مالک ہے روز جزا کا کسی معبود کا وجود نہین مگر
اوسی واجب الوجود کا جسکا نام پاک اللہ ہے وہ جو ارادہ کرتا ہے وہ کرتا ہے اے
خدا تو ہی اللہ ہے کوئی نہین معبود لیکن تو کرتا ہے جو کچھ ارادہ کرتا ہے اے خدا تو ہی
اللہ ہے کوئی معبود نہین مگر تو جو غنی ہے اور ہم سب فقیر ہین نازل فرما ہمپر مینہ اور وہ
ہماری قوت کا سبب ہو اور زندگی کا سبب ہو زمانہ دراز تک۔ پھر دونون دست مبارک
اوٹھاکر تضرع وزاری شروع کی اور بلند کئے ہاتھہ کہ نظر آئے سفیدی دونون بغلونکی
اس سے مراد اور کنایہ ہے ہاتھہ بلند کرنے سے اور کہا ہے کہ جسقدر کوئی واقعہ اور
مطلب مشکل اور قوی ہو اوسیقدر ہاتھہ اونچے اوٹھانے مسنون ہین۔

روایتے

مشکواۃ مین مسلم سے کہ استسقا کیا حضرت نے اور اشارہ کیا اسپنے دونون ہاتھونکی
پشت سے آسمانکی طرف یعنے اوٹھانا ہاتھون کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی

Marfat.com

استسقا مین اسیطرح تہا کہ پشت دونون ہاتہونکی آسمان کیطرف تہی برخلاف دعاے متعارفہ روزمرہ کے کہ ہتیلیان ہاتہون کی آسمان کیطرف کرتے ہین۔ اور ابو داؤد کی روایت مین بہی آیا ہے کہ جو دعا واسطے طلب اور سوال کسی نعمت کے ہو مستحب ہے کہ کیجائین ہتیلیان آسمانکی طرف اور جو واسطے دفع بلا اور فتنہ کے ہو تو کی جاوے پشت ہاتہون کی آسمان کیطرف۔

اور کہا طیبی نے کہ یہہ تفاول ہے حالت کے بدلنے پر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مُنہ اپنا قبلہ کیطرف کیا اور پشت حاضرین کی طرف اور ردائے مبارک کو الٹ کر اوڑہا یعنی اندر کیطرف کا پلہ چادر کا باہر کیا یعنی اوپرا اور اوپر کا پلہ نیچے کیا اور داہنی طرف کا پلو بائین طرف اور بائین طرف کا پلو داہنی طرف اور کہتے ہین کہ یہہ تحویل اور تقلیب تفاول ہوتا ہے تغیر حال اور تبدیل امساک باران کے واسطے اور تنگی کی حالت کو فراخی سے بدلنے کے لئے۔

اور کہا بعض نے کہ یہہ اتباع ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی۔ اور کہا بعض نے کہ اسی طرح کیا جائے کہ بدل جائے حال نہ یہہ کہ صرف تفاول ہی ہے اسلئے کہ تفاول بغیر قصد اور بے اختیاری کے ہوتا ہے اور وہ ردائے مبارک سیاہ تہی۔ اور دعا کی آپنے اوسیطور کہڑے ہوکر پہر لوگون کی طرف مُنہ کیا آپ نے اور منبر سے اوترکر نماز شروع کی اور دو رکعتین بغیر ازان و اقامت کے پڑہین اور بعض روایت مین تکبیر بہی آئی ہے مثل عیدین کے اور وقت ادا کا وقت عیدین کی نماز کا ہے۔ اسلئے کہتے ہین کہ افضل وقت ادا کا اول روز مین ہے اگرچہ جواز ہر وقت مین ہے مگر خطبہ قبل نماز کے پڑہا مثل جمعہ کے اور ایک روایت مین بعد نماز کے بہی آیا ہے مثل عیدین کے اور قرات دونون رکعتون مین پکار کر پڑہی۔ اول رکعت مین سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری رکعت مین ہل اتٰك حدیث الغاشیہ

Marfat.com

پڑہی اور سورہ ق اور اقتربت الساعۃ کا پڑہنا بہی روایت مین آیا ہے پہر جب
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ابر اور رعد اور برق نمودار ہوا
اور پانی برسنے لگا مسجد نبوی تک آتے آتے سیلاب ہوگیا - اور جو آپ نے اضطراب
لوگونکا ملاحظہ فرمایا تو ہنسے آپ کہ نواجذ مبارک آپکے دکہائی دیئے اور فرمایا کہ گواہی
دیتا ہون مین کہ اللہ تعالیٰ شانہ قادر ہے ہر چیز پر اور اقرار کرتا ہون مین کہ مین اوسکا بندہ
ہون اور اوسکا رسول ہون -

اور سیرکا ذرونی مین ہے کہ جب اعرابی نے شکایت کی قحط کی تو آپ نے فرمایا کہ
فلان روز باہر چلین اور صدقہ دین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسدن باہر
تشریف لے گئے اور دو رکعتین پڑہین اور قرات جہر سے پڑہی اول رکعت مین بعد سورہ
فاتحہ سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری رکعت مین ہل اتك حدیث
الغاشیہ پڑہی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو مُنہ لوگون کی طرف کیا اور اپنی ردا کو
لوٹ لیا کہ قحط لوٹ جائے اور ارزانی آجائے اور دو زانو بیٹہکر ہاتھ اوٹھاکر تکبیر فرمائی
اللھم اسقنا واغثنا غیثاً مغیثا وحیاء وربیعاً طبقاً وجداً غرقاً
مغرقاً عاماً هنیاً مریاً مریعاً مریقا وابلاً شاملاً سابلاً مجللاً
مجذاً دائماً ذرارا نافعاً غیرضارا عاجلا غیر رائثٍ غیثا
اللھم تحیی بها البلاد تغیث بها العباد وتجعله بلاغاً للحاضر منا
والباد اللھم انزل علینا من السماء ماءً طهوراً تحیی به بلدة
میتا واسقه مما خلقت انعاماً واناسی کثیراً ترجمہ اے اللہ پانی بلا
ہمکو اور فریاد رسی کر ہماری بارش کے ذریعہ سے طلب کرتے ہین ہم تجہسے بارش اور
مانگتے ہین ہم تجہسے بہت برسنے والی بارش اور دے اپنے فضل وکرم سے ہمکو ایسا مینہ
جو عالمگیر ہو اور مانگتے ہین تجہسے رزق موافق حاجت کے پورا اور مراد رزق سے یہان

Marfat.com

وہ شے ہے جو رزق کا سبب ہے یعنے پانی اور ایسا پانی جو غرقاً و مغرقاً ہو یعنی
بہت کھیتون کو سیراب کرنے والا جس سے کھیت لبالب بھر جائین عربی کی زبان کے
محاورے مین غیثاً مغیثاً اور وہ بارش ایسی ہو ہنیاً مریعاً یعنی شامل ہو سبکو
اور مفید جیسے اُردو محاورہ مین رچتا پچتا کہتے ہین اور مانگتے ہین ہم تجھسے بارش صافی یا رواق دار
یعنی کھڑکیون والی اور وزن دار یعنی ابر بہت خالی ہونے والا جو بوجھل ہے پانی سے
بھرا ہوا اور پُری مین تلا ہوا یعنی ایسا ابر جو پانی دینے والا ہو ریلون ریل اور خوش کرنیوالا
وابلاً شاملاً یعنی شامل ہر زمین و زراعت کو اور پہونچنے والا سابلاً۔ اُترنے والا پے در پے
مجلذاً یعنی پانی جما ہوا دیر یا کثیر المنفعت بابرکت مفید زراعت دایماً دیر یا اور متواتر
برسنے والا ابر تمام موسم بھر ذَراراً۔ یعنی بکھرنے والا نافعاً غیر ضارٍ۔ نفع رسان بغیر نقصان
کے عاجلاً غیر رائثٍ یعنے ایسا ابر بھیج کہ جلد بے درنگ برس پڑے یا اللہ زندہ کردی تو
اوسکے سبب سے شہرون کو اور زمینون کو جو مردہ پڑی ہوئی ہین یا اللہ تو فریاد رسی کر
اوس ابر کے سبب سے اپنے بندون کی اور کر تو اوسکو ذریعہ پہونچنے کا مقصود کو واسطے
حاضرین کے ہم مین سے جو شہر کے رہنے والے اور جو جنگلون مین رہتے ہین یا الٰہی نازل کر
ہمپر پانی پاک و صاف کہ زندہ کرے تو اوسکے سبب سے زمین مردہ کو اور پلا تو اوس
پانیکو اپنی مخلوق مین سے آدمیون کو اور جانورون کو ۱۲

روایت ہے

کہ جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا سے فرصت کی پانی برسنا
شروع ہوا سات دن اور رات تک برسا کیا پھر مسلمانون نے آکر عرض کی یا رسول اللہ
زمین غرق ہوگئی مکانات گر پڑے راہین بند ہوگئین آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالے شانہ
باران کو روک لے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تبسم فرمایا کہ آپ کے

Marfat.com

دندان مبارک نظر آگئے اور اتنی جلد جو لوگون کو بارش سے ملالت ہوئی تو آپ نے تعجب فرمایا اور دونون دست مبارک بلند فرمائے اور ان لفظون سے دعا کی اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی روس الظراب ومنابت الشجر وبطون الاودیة وظھور الاکام ترجمہ اے اللہ پانی برسا ہمارے گرداگرد اور نہ برسا ہمپر اے اللہ پانی برسا ریت کے ٹیلون پر اور درختون کی جڑون مین اور نالونمین اور پہاڑون پر پس ابر مدینے سے پھٹ گیا اور اوسکے نواح مین برستا تھا اور شہر مین ایک بوند نہ پڑتی تھی۔

روایت ہے

اور بعض روایت مین آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ کو دیکھا کہ مثل خیمہ کے تھا اور پانی گرد برستا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہنسے کہ اگلے دندان مبارک نظر آئے اور فرمایا کہ خدا ابی طالب کو اچھی مکافات دے اگر زندہ ہوتے تو اون بیتون سے جو اونہون نے کہین ہین اونکی آنکھین روشن ہوتین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی مگر وہ آپ جانتے ہین کہ اوسکے معنی کیا ہین آپ نے فرمایا ہان پھر ایک نے بنی کنانہ مین سے اوٹھکر یہہ معنی نظم کئے۔

نظم

خدا داد باران بما تشنگان	بتعظیم پیغمبر انس وجان
ازان یافتہ روزی ایتام ما	ازان گشتہ سیراب انعام ما
بنو ہاشم اندر پناہ دیند	ہمہ طالب عز وجاہ ویند
بہر رزم غالب محمد بود	بنصرت زیزدان مویدا بود

Marfat.com

نداریم ما دست از دامنش | وگر کشتہ گردیم پیرامنش

نظم بنی کنانہ

سپاس بقیاس وحمد بحید | ثنائے حضرت معبود سرمد
کہ باران داد مارا بجود و مر | بآبِ روئے آن فرخ پیمبر
چو روئے خویش سوئے آسمان کرد | بحالی خدا باران روان کرد
ہمہ مشتے ضعیفان را بہ بخشود | در روزی بروئے خلق بکشود
ہمہ از حرمت جاہِ نبی بود | ابوطالب چنان گفت وچنین بود
ہر آن کو شکر گوید بیش یابد | چو کافر شد سزائے خویش یابد

پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شاعر نے نیک شعر کہے تو تو نے بھی نیک شعر کہے۔

مواہب لدنیہ مین ہے

کہ اگر کوئی کہے کہ ابوطالب کو کہان سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے استسقیٰ سے پانی برسا تو جواب یون ہے کہ تحقیق ابوطالب نے اشارہ کیا اوس واقعہ کیطرف جو عبدالمطلب کے زمانے مین ہوا تہا اور عبدالمطلب نے استسقا کیا تہا قریش کے واسطے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے دادا کے ہمراہ تہے انتہیٰ۔ اور اس حدیث مین دلیل اسپر ہے کہ حاجات مین تشبث شعر کے ساتھ کرنا درست ہے اور بعض نے اس مطلب استسقا کو نظم کیا ہے۔

Marfat.com

نظم

چوابر سیہ دل نمیداد آب	درآن حرث ونسل جہان شد خراب
بخواہش بہ نزد پیمبر شدیم	بافتادگی خاک آن درشدیم
دعا کرد پیغمبر پاکِ دین	کہ یارب بہ بخشا براہل زمین
بدین بود کز جانب سلع ابر	برآمد بکردار غرنت بجر
ببارید شش روز بر دشت وکوہ	زسیلاب گشتند مردم ستوہ
دعا کرد دیگر رسولِ خدا	کہ تا باز بکشود ابر از سما

تیسری وجہ

جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے استسقا کیا تہا یہہ ہے کہ جمعہ کے روز مدینہ مین مسجد شریف کے اندر منبر پر استسقا کیا اور بعد غزوہ تبوک کے بنی فزارہ کے ایلچی نے حاضر ہوکر قحط کی حالت بیان کی اور عرض کی کہ باران کی دعا کے واسطے اور درخواست کی کہ آپ شفاعت کرین ہماری پروردگار سے اور پروردگار شفاعت کرے آپ سے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا وَیْلَکُمْ یعنی افسوس ہے تمہاری سمجہہ پر تمام دنیا پروردگار سے شفاعت کرتی ہے ایسا کون ہے کہ پروردگار تعالے شانہ اوس سے کسی بندیکی سفارش یا شفاعت کرے لا الہ الا ہو العلی العظیم اور فرمایا کہ ہنستا ہے پروردگار تعالی تمہاری اس نالہ وفریاد پر۔ ایک اعرابی اوس جماعت مین کہڑا تہا اوسنے عرض کیا کہ خندہ کرتا ہے پروردگار ہمارا آپنے فرمایا ہان خندہ کرتا ہے اعرابی نے کہا پس مین نہ کم کرونگا خیر اپنے پروردگار سے کہ خندہ کرے اور خوش حال ہو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکی اس تقریر پر

Marfat.com

تبسم فرمایا اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور دست مبارک بلند کرکے باران طلب کیا ایک ہفتہ کامل پانی برسا اور کسی استسقا مین نماز پڑہنا آپکا ثابت نہین ہے سوا دوسری وجہ مذکورہ کے بلکہ ہر استسقا مین فقط خطبہ اور دعا ہی منقول ہے یا صرف دعا ہی منقول ہے کما ستعرف۔

چوتھی وجہ یہ ہے

کہ مدینہ منورہ کی مسجد مین بیٹھے ہی بیٹھے استسقا فرمایا نہ منبر پر چڑہے نہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اللھم اسقنا غیثاً مریعاً طبقاً عاجلاً غیر رائثٍ

ترجمہ اے اللہ پلا ہم کو آب باران جسمین عام فائدہ ہو عالم گیر جو ہر جگہہ برسنے والا ہو بہت جلد جسمین دیر نہو۔

پانچوین وجہ یہ ہے

کہ باہر مسجد سے زورا کے نزدیک زورا ایک مکان ہے کہ اوسکو احجار الزیت کہتے ہین مسجد کے دروازے سے نزدیک ہے اب اوسے باب السلام کہتے ہین ایک بار آپ نے وہان استسقا کیا کھڑے ہوکر ہاتھہ چہرۂ پر نور کے مقابل اوٹھا کر بغیر اسکے کہ سر مبارک سے اونچے ہوجائین۔

چھٹی وجہ یہ ہے

کہ بعض غزوات مین مشرکون نے آگے بڑہکر پانی روک لیا اور مسلمان بے پانی رہگئے اور سب پیاسے ہوئے اور اپنا حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا منافقون نے کہ اکثر وہ یہود تہے یا مشرک کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم

Marfat.com

اگر پیغمبر ہوتے تو اپنی قوم کے واسطے استسقا کرتے اور اوس مین معجزہ دکھلاتے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے واسطے استسقا کیا تھا کہ بحکم آلہی پتھر پر عصا مارنیسے بارہ چشمے نکلے تھے ہر قوم کے لئے جدا جدا آپ نے یہہ سنکر فرمایا از روئے استفہام اعتماداً علی قدرت باری عزوجل اور مغلوبیت اور منکوبیت منافقین کے لئے کہ کیا یونہین کیا اونکے نبی نے لجاجت اور انکار سے کہ نا اُمید نہ ہو تم اے مسلمانون شاید اللہ تعالے شانہ پانی دیوے تمکو پھر اوسیوقت آپنے اپنے دونون ہاتھ اوٹھاکر دعا فرمائی فوراً ابر نمودار ہوا اور ایسا چھاگیا کہ اندھیرا ہوگیا اور خوب پانی برسا کہ بڑے بڑے نالے پانی سے لبریز ہوگئے وہ دعا جو آپ نے اس استسقا مین کی تھی یہہ ہے اللھم اسق عبادك وبهائمك وانتشر رحمتك واحی بلدة المیت اللھم اسقنا غیثاً مغیثاً مریئاً مریعاً نافعاً غیر ضارٍ عاجلاً غیر رائثٍ یہہ چھیون وجہین سفر السعادت کی بیان ہوچکین اور دو وجہین انکے سوا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح صراط المستقیم مین ذکر کی ہین کہ اون دونون سمیت یہہ آٹھ ہوئین اون مین سے۔

ساتوین وجہ یہہ ہے

ساتوین وجہ یہہ ہے کہ بخاری شریف مین آیا ہے اور مسلم اور ترمذی مین لفظون کے اختلاف کے ساتھہ کہ جب قریش نے اسلام لانے مین تاخیر اور سرکشی کی تو مجبور ہوکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکے واسطے بددعا فرمائی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اللھم کسبع یوسف یعنی خداوندا بھیج اونپر قحط سات برس کا جیسا کہ بھیجا تو نے یوسف علیہ السلام کے زمانے مین سنین کسنین یوسف یعنی قحط بھیج اونپر قحط یوسف کے مانند پھر پکڑا اونکو

Marfat.com

قحط نے اور ہلاک ہوئے وہ اوس مین اور مردار اور چمڑا اور ہڈی کھانے لگے اور آسمانمین دہوین کے مانند اونکو کچھہ نظر آتا تھا پھر ابوسفیان حاضر خدمت ہوا اور کہا کہ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تم آئے ہو اور حکم کرتے ہو صلہ رحم کا اور یہہ تمہاری قوم ہین اور ہلاک ہوتے ہین دعا کرو اور پانی مانگو خدائے تعالےٰ سے پھر آپنے دعا کی اور پانی برسا اور ایک ہفتہ تک برابر برسا پھر شکایت کی لوگون نے پانی کی کثرت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اللھم حوالینا ولا علینا پھر کھل گیا اُنپر سے ابر اور برسا کیا اونکے گرداگرد پانی۔

واضح ہو کہ یہہ قصہ اکثر کے نزدیک مکہ مین ہوا ہے اور عرض کرنے والے واسطے طلب باران کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین ابوسفیان اموی والد امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین اور شیخ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے فتح الباری مین کہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بد دعا کی ابتدا اونپر اوس روز سے تھی کہ اون بدبختون نے آپکی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھہ رکھدی تھی اور آپ نماز مین تھے۔ اور بعض روایات سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ یہ قضیہ مدینہ مین ہوا اوسوقت کہ آپ دعاء قنوت مین اونپر بد دعا کرتے تھے الغرض مینے اون اختلافات کو بنظر طوالت کتاب قلم انداز کیا۔

آٹھوین وجہہ یہہ ہے

کہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے **جمع الجوامع** مین ابن عساکر سے روایت کی ہے اور رجال اوسکے ثقات ہین کہ قحط پڑا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ مین پس باہر نکلے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بقیعۃ الغرقد کو دستار سیاہ باندہے ہوئے اور آپ دستار مبارک کے دونون سرے چھوڑے ہوئے تھے ایک سرا

Marfat.com

آگے بغل کیطرف اور دوسرا پیچھے دونون شانون کے درمیان اور تکیہ کئے ہوے تھے کمان عربی پر قبلہ رو ہوکر دو رکعت نماز پڑہی صحابہ نے اقتدا کی انتہیٰ واضح ہو کہ یہہ سب وجہین آٹھہ ہوئین۔

نوین وجہ

یہہ ہے جو شواہد النبوت مین ہے کہ وفد یعنی وکیل سلامان آئے اور اسلام لائے اور احکام شریعت کے سیکھے اور عرض کی کہ ہماری زمین مین قحط اور خشک سالی ہے آپ دعا فرمائین حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکے واسطے دعا کی اور میدان وہان پانی برسا انتہی اور سفر السعادت مین بعد چھیون وجہون کے مذکور ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم باران کے واسطے دعا کرتے تھے قبول ہوتی تھی اور اوسیوقت پانی برستا تھا ایک بار آپ دعا کر رہے تھے انہین چھیہ وجہون مین سے یا سوا انکے کہ ابولبابہؓ صحابی اُٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ خرمے مربدون مین سوکھہ رہے ہین خراب ہوجائینگے یہہ ابولبابہؓ نے اپنے خیال کے موافق کہا کہ آپکی دعا ضرور قبول کیجائیگی اور پانی برسے گا اور نہ بھیگ کر بگڑ جائینگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللھم اسقنا حتیٰ یقوم ابولبابۃ عریاناً فیسد ثعلب مربدۃ بازارہ یعنے اے اللہ پانی برسا ہمارے واسطے یہانتک کہ اوٹھے ابولبابہ برہنہ اور بند کرے اپنے مربد کا ناودان اپنے تہبند سے یہان اشکال ہے کہ نہی وارد ہے برہنہ ہونے سے۔

جواب

یہہ ہے کہ حضور پر نور نے حال ابولبابہؓ کا بیان فرمایا ہے نہ جواز برہنہ ہونے کا

Marfat.com

اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ مربد ابولبابہؓ کا احاطہ رکہتا ہو تو پردہ دار مکان ہوا ایسے مکان مین برہنہ ہونا عند الضرورت مضایقہ نہین رکہتا برہنہ ہونا بے قید مکان مین منع ہے۔ فامطرت فاجتمعوا الیٰ ابی لبابۃ فقالوا انہا لن تقاح حتیٰ تقوم عریانا فتد ثعلب مربدك کما قال رسول اللہ صلے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ففعل فاستہلت السماء ترجمہ پہر برسنے لگا پانی اور جمع ہوگئے صحابہ ابولبابہؓ کے پاس اور کہا سب صحابہؓ نے ابولبابہؓ سے کہ بے شک یہہ ابر ہرگز نہ کہلے گا یہانتک کہ تم برہنہ ہوکر اپنے تہبند سے ناودان کو بند کرو تو جسطرح حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تہا ابولبابہؓ نے اوسیطرح کیا پہر آسمان نے بڑے زور سے پانی برسایا۔

فائدہ

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہہ الفاظ دعا کرنیکی حالت مین فرمائے تہے کہ الٰہی یہانتک پانی برسا کہ ابولبابہ ننگا ہوکر اوٹہے اور اپنے تہبند سے مربد کے ناودان کو بند کرے یہہ ایک قسم کی چشم نمائی تہی ابولبابہؓ کے واسطے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کی مخلوق تو پانی کی محتاج ہے اور انکو اپنے خرمون کے خشک ہونے کی پڑی ہے آدمی کو نچاہیئے کہ اپنے فائدے کو تمام مخلوق کے فائدے پر مقدم رکہے۔

واضح ہو کہ غلہ کی تجارت مین غلہ کو اس نیت سے بند کرکے رکہنا منع ہے کہ وہ خیال کرتے ہین کہ ہم ایام قحط مین اس سے نفع اوٹہائینگے اور مجرد تجارت غلہ کی منع نہین ہے۔

اسلام جیسا خود پاک ہے ویسی ہی پاکیزگی ہمین تعلیم کرتا ہے انتہیٰ مواہب لدنیہ

Marfat.com

مین ہے کہ بعد اسکے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی اوسی شخص نے
جسنے پانی پرسنے کے واسطے عرض کی تہی کہ ابتو پانی کہل جاے پہر آپ نے دعا کی
پانی فورًا تہم گیا اور جب پانی بہت برستا اور اصحاب پانی کہلجانیکے واسطے عرض کرتے
تو آپ یہہ دعا کرتے اوپر بہی یہہ دعا تحریر ہوچکی ہے اور پہر بہی اس مقام پر تحریر
ہوتی ہے دعا بار بار اچہی معلوم ہوتی ہے اسلیئے کہ پروردگار تعالہ شانہ کے حضور
مین جسقدر عرض معروض کی جاے بہتر ہے جبتک بندہ کی زبان چلتی رہے اپنے
مالک سے عرض حال کرتا رہے یہہ وہ مالک نہین ہے کہ سائلون کی کثرت سے
گہبراجاے تمام کائنات اس مالک کے در کے سائل ہین اور سب مانگتے ہین
اور پاتے ہین اور ایسا پاتے ہین کہ گہر مین بادشاہ بنے بیٹہے ہین اس مالک کے
پاس وہ خزانہ نہین ہے جو کم ہوجاے تمام دنیا مانگ رہی ہے اور سب کو مل رہا
ہے اور ابدالآباد تک ملتا جاے اور خزانہ ویسا ہی بہرپور رہیگا وہ دعا جسکی تکرار
ہوتی ہے یہہ ہے اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الآکام والظراب
والجبال وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر اور عادت شریف آپ کی یہہ تہی کہ
جب پانی برستا تو آپ اوس پانی سے غسل فرماتے اور جو لوگ اسکا سبب پوچہتے
تو آپ فرماتے لانہ حدیث عہد بربہ یعنی یہہ فعل میرا اسلیئے ہے کہ یہہ
نیا باران ہے میرے پروردگار کے پاس سے آیا ہے اور اب عدم سے وجود مین
آیا ہے اور یہہ ضرور ہے کہ جو چیز محبوب کے پاس سے آتی ہے وہ محب کو خواہ نخواہ
اچہی معلوم ہوتی ہی کہ شاید کوئی خبر یا نشان یا کوئی اثر تازہ اوس سے حاصل ہو اور کچہہ
پاک خیال حضرات فرماتے ہین اور کیا خوب فرماتے ہین کہ جب پانی برستا
ہے تو اچہوتا ہوتا ہے ابہی تک کسی گنہگار کے ہاتہون نے اوسے نہین چہوا بس
بالکل بابرکت ہوتا ہے اور اشارہ ہے اسمین تعلیم امت کے لئے کہ جس چیز مین

Marfat.com

خیر و برکت ہو انسان اوسکی طرف رغبت اور قربت کرے اور جب آب و ہوا تند اور بادل کو ملاحظہ فرماتے تو کراہت آپکے چہرۂ نورانی سے ظاہر ہوتی اور دولتخانہ سے باہر آتے اور اندر جاتے یعنی اضطراب کے سبب سے اور جب آندہی کے بعد پانی برسنا شروع ہوتا تو آثار فرحت و سرور پیدا ہوتے اور کراہت کی حالت رفع ہو جاتی۔

دعائے طلب باران

اللھم اسقنا غیثاً مغیثاً ھنیئاً مریئاً مریعاً عذقاً مُجلِلاً عاماً طبقاً سبحاً دایماً اللھم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین اللھم ان بالعباد والبلاد والبھایم والخلق من الادواء والضنك مالا نشکوہ الا الیك اللھم انبّت لنا الزرع وادر لنا اللقرع واسقنا من برکات السماء وانبت لنا من برکات الارض اللھم ارفع عنا الجھد والجوع والعری واکشف عنا من البلاء مالا یکشفہ غیرك اللھم انا نستغفرك انك کنت غفاراً فارسل السماء علینا مدراراً ترجمہ الٰہی پلا ہمکو مینہ فریادرسی کر ہماری کیسا مینہ رجتا پچتا بہت نفع پہونچانے والا تمام زمین پر عالم گیر بہت بہنے والا اور ٹھیرنے والا۔ الٰہی پلا ہمکو مینہ اور نکرنا امید و نمین سے۔ الٰہی تحقیق بندون اور شہرون اور جانورون اور مخلوق پر جو بیمار ہین اور تنگی ہے اوسکی شکایت نہین کرتے ہم مگر تیری ہی طرف۔ الٰہی اوگا ہمارے واسطے کھیتی اور گیہا ہمارے واسطے کدو یعنی بازارون اور گھرونمین لوگ بیچنے کو لئے پہرین۔ اور پلا ہمکو آسمانکی برکتون سے اور اگا ہمارے واسطے

Marfat.com

زمین کی برکتون سے۔ الٰہی اوٹھادے ہمپر سے مشقت اور بھوک اور برہنگی اور دور کر ہمپر سے بلا وہ کہ سوا تیرے کوئی اوسکا دور کرنے والا نہوا اور ہم بخشش چاہتے ہین تجھسے بیشک توہی بخشنے والا ہے تو چھوڑدے ہمپر آسمانکی دہارین ۱۲

اور فرماتے تہے کہ استجابت دعا کو طلب کیا کرو چند محل مین۔ ایک جسوقت جہاد مین صفین باندہ کر کفار کے مقابلہ مین کہڑے ہو اور ملاقی ہو دشمنون سے کہ یہ وقت نزول رحمت کا ہے تمپر اسلئے کہ تم اللہ واحد کی توحید پہیلانے مین اپنی عزیز جانین نثار کرتے ہو اور کفر کے نیست ونابود کرنے مین کوشش کر رہے ہو۔ دوسرے نماز کی اقامت کے وقت کہ یہہ بہی افضل اوقات ہے اور شیطان کے مقابلہ مین یہہ جہاد اکبر ہے تیسرے پانی برسنے کے وقت کہ وقت نزولِ رحمت ہے اسلئے کہ اوسوقت کہ پروردگار تعالےٰ شانہ کی شان ربوبیت ورزاقی عام ہوتی ہے دوست دشمن کا فرق باقی نہین رہتا بادشاہ وگدا انسان وحیوان سب کے رزق کا یکسان سامان ہوتا ہے۔ چوتھے بیت اللہ شریف کے دیکھنے کیوقت بہی دعا قبول ہوتی ہے۔

انکے سوا اور اوقات بہی قبولیت دعا کے ہین جیسے لیلۃ القدر مین۔ اور عرفے کے دن۔ اور ماہ رمضان مین اور ماہ رجب کی پہلی شب مین۔ اور پندرہوین شعبان کو اور عیدین کی رات کو۔ اور جمعہ کی رات کو اور جمعہ کے دن کو اور ہر رات کی پچہلی رات مین۔ اور ہر شب کی اول تہائی مین اور چہارشنبہ کے دن ظہر وعصر کے درمیان اور وقتِ طلوع صبح صادق۔ اور ہر فرض نماز کے بعد۔ اور قرآن شریف کی تلاوت کے بعد۔ اور بعد ختم قرآن کے۔ اور آب زمزم کے پینے کے وقت۔ اور مسلمانون کے ازدحام کے وقت مثل عیدین کے اور نماز استسقا کے وقت۔ اور بعد پڑہنے سورہ اخلاص کے۔ اور امام کے ولا الضالین کہنے کے وقت۔ اور تکبیر کہنے کیوقت

Marfat.com

اور اس آیت کے تلاوت کرنیکے جو سورہ انعام مین ہے حتی نوتی مثل ما اوتی رسل اللہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ - دونون لفظ اللہ کے درمیان اور قبول ہوتی ہے دعا ساعت جمعہ مین اور یہہ سب اقوال ارجح اور اقوی ہین - اور اذان کے وقت - اور اذان و اقامت کے درمیان کے وقت مین - اور بعد حی علی الصلوٰۃ وحی الفلاح کے - اور سجدہ مین - اور اوس مرنے والیکے پاس کہ جو نزع کی حالت مین ہے - اور مرغ کی بانگ کے وقت جب وہ صبح کو بانگ دیتا ہے - اور اوسوقت کہ جب اللہ تعالےٰ کا ذکر مجلسونمین ہو - اور اوسوقت کہ جب مرنے والے کی آخری سانس کے بعد آنکہہ بند ہوتی ہے - اور مطاف مین طواف کرتے وقت - اور نزدیک ملتزم کے - اور میزاب رحمت یعنی خانہ کعبہ کی چھت کے پرنالے کے نیچے - اور خانہ کعبہ کے اندر - اور صفا مروہ پر - اور سعی کرنیکی جگہہ مین یعنی دوڑتے ہین صفا مروہ کے بیچ مین - اور مقام ابراہیم مین - اور عرفات مین - اور مزدلفہ مین - اور منیٰ مین - اور شیطان کو کنکریان مارنیکے تینون مقامون مین - اور دعا قبول ہوتی ہے مضطر اور مظلوم کی اگرچہ وہ فاجر اور کافر ہو - اور دعا قبول ہوتی ہے والدین کی اولاد کے حق مین - اور دعا قبول ہوتی ہے بادشاہ عادل کی - اور دعا قبول ہوتی ہے مرد صالح کی - اور دعا قبول ہوتی ہے اوس اولاد کی جو اپنے والدین کا فرمانبردار اور خدمت گذار ہو - اور دعا قبول ہوتی ہے اوس متقی روزہ دار کی جسکے روزے مکروہات سے پاک ہون افطار کے وقت - اور دعا قبول ہوتی اوس مسلمان کی جو اپنے کسی مسلمان بھائی کے لئے اوسکی پیٹھہ پیچھے دعا کرے یعنی جسکے لئے دعا کرے اوسے خبر بھی نہو کہ میرے واسطے کسی نے دعا کی ہے - اور بہ تحقیق اللہ تعالےٰ شانہ کے کچھ ایسے بندے ہین بزرگ اور مقدس اور ہر زمانے مین وہ

Marfat.com

موجود رہتے ہین اور آتش دوزخ سے آزاد ہین اونکو ہر شب اور ہر روز مین ایک ایک دعاے مقبول دی گئی ہے اور جسکے واسطے کرین تو قبول ہوتی ہی کذا فی حصن الحصین و شرح ظفر جلیل۔

ذکر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عمرہ کا اور صلح حدیبیہ کا

اسی سال مین دوشنبہ کے روز غرہ ذی القعدہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بقصد عمرہ تشریف لے گئے اور حدیبیہ مین قیام فرمایا اور حدیبیہ ایک گانون ہے وہان سے مکہ مکرمہ نو کوس ہے اور حل حرم کے بیچ مین واقع ہے اور اکثر اوسکا حرم مین ہے اور حدیبیہ اصل مین نام ایک چاہ یا درخت کا ہے کہ اوس مقام مین تھا اور اب اوس مقام کا نام ہوگیا ہے اور وہ مکان

Marfat.com

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانے مین متعین اور معلوم تہا
اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے عہد مبارک مین مبہم اور مجہول ہوگیا اب آدمی اوسکی زیارت
سے محروم ہین اوسکی جہت مسافت کی معلوم ہے مگر مخصوص اور متیقین نہین ہوتا
اور سعید بن مسیب اپنے باپ سے کہ وہ اصحاب بیعت الرضوان مین سے تہے
روایت کرتے ہین کہ کہا اونہون نے کہ رجوع کی ہمنے سال آیندہ مین پس نہ پایا گیا
وہ ہمسے یعنی حال اوس درخت کا اور اوسکے نیچے بیعت کرنیکا اور نہ پہچانا ہمنے
اوس جگہہ کو اور طارق بن عبدالرحمن سے **مروی** ہے کہ کہا اونہون نے کہ مین
حج کو گیا تو گذرا مین ایک قوم پر کہ نماز پڑہ رہے تہے یعنی حدیبیہ مین اور اوس زمانہ
مین راہ مکہ معظمہ کی حدیبیہ مین ہوکر تہی اور اب حدیبیہ بائین ہاتہہ کو راستے سے
ہٹا ہوا ہے۔ کہتے ہین طارق کہ مینے اون لوگون کو ایک مسجد مین جو وہان بنی ہوئی
تہی نماز پڑہتے دیکہا مینے پوچہا کہ کیسی ہے یہہ مسجد تو کہا اون لوگون نے کہ
جگہہ اوس شجر کی ہے کہ بیعت لی تہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
اصحاب کی اس شجر کی نیچے اور اوسکو بیعت الشجرہ اور بیعت الرضوان کہتے ہین
جیسا کہ ارشاد کیا پروردگار تعالے شانہ نے۔ لقد رضی اللہ عن المؤمنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ترجمہ یعنے راضی ہوا اللہ تعالے مومنین سے
جسوقت بیعت کرتے تہے اس درخت کے نیچے **حدیبیہ** بیعت شجرہ واقع ہوئی
آدمیون نے مسجد بنائی جیسے اور جگہہ آثار رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم پر مسجدین بنائین گئی ہین کہ اونکو متبرک جانکر وہان نماز پڑہتے ہین
طارق رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ پہر مین مدینہ منورہ مین سعید بن المسیب
رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس گیا اور اون کو اوس حال سے خبر کی تو اونہون نے
کہا کہ حدیث کی میرے باپ نے مجہہ سے اور وہ اصحاب بیعت الشجرہ مین سے تہے

Marfat.com

کہ جو اگلے سال مین اودہر کو گئے تو بُھلائے گئے ہم اوسجگہ کو بہان وہ شجرہ تھا
پس نہ قادر ہوا مین اوسکے دریافت کرنے پر اور وہ جگہ مشتبہ ہوگئی ہمپر بہر کہا سعید
بن المسیب نے کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہ پہچانا
اور نہ پایا اوسکو اور تمنے پالیا اور پہچان لیا اوسکو پس تم زیادہ جاننے والے ہوے
صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اور بے شک وہ زیادہ جاننے
والے تھے تم سے اور وہ اونکی نشانیون کو پہچانتے تھے اور اوسکے پتون سے آگاہ
تھے اسلئے کہ وہ حضرت کی صحبت بابرکت مین حاضر تھے۔ شیخ علیہ الرحمۃ کہتے ہین
کہ قیاساً اور ظناً لوگون نے وہان مسجد بنائی ہوگی مگر ٹھیک ٹھیک اون مقام کا
معلوم ہونا ثابت نہین ہے اور کلام سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ مین تنبیہ ہے اسپر کہ
دعوی بسیار دانی کا بزرگون اور مقربون کے سامنے نامقبول ہے اونکی جانی ہوئی
اور کہی ہوئی بات کو تسلیم کرنا چاہیئے اور اس اصول کو بڑا دخل ہے ادب اور تواضع
اور انکسار مین واللہ الموفق

نظم

کردم از عقل سوال کہ بگو ایمان چیست	عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب است
بے ادب را بسموات بقا منزل نیست	بسموات بقا منزل پاکان ادب است
چند روزے تو درین خانہ تن مہمانی	با ادب باش کہ خاصیت جہان ادب است

کیا خوب فرمایا ہے کسی ادب شناس نے ؎

ادب نکسب سعادت نہ سعی حق طلبی است	بغیر خاک تشدن ہر چہ ہست بے ادبی است

ادب درخانقاہ درویشان است نہ ورقہ شاہان۔

شمار لشکر حدیبیہ

روایات مین شمار اس لشکر کا مختلف ہے ایک روایت مین چودہ سو اور دوسری

Marfat.com

پندرہ سو اور تیسری مین تیرہ سو آدمی ہین اور توفیق انمین یون کی ہے کہ اصل مین چودہ سو آدمیون سے زیادہ تھے جنسے پندرہ سو کہے اوسنے مع الکسر شمار کرلیا اور قاعدہ عرب کا ہے کہ کسر کو دور کر دیا کرتے ہین اور موید اس توجیہہ کی روایت برا ابن عازب کی ہے کہ کہا اونہون نے کہ چودہ سو سے کچھہ اوپر تھے اعتماد کیا ہے اس جمع پر امام نووی نے کما ہکذا فی المدارج اور روایت تیرہ سو کی پس ہوسکتا ہے کہ حمل کیا جاوے کہ مطلع ہوا اوسپر اوسکا راوی اور مطلع ہوا غیر اوسکا اوس سے زیادہ پر کہ نہ مطلع ہوا وہ اُنپر۔

یہہ غزوہ حدیبیہ

مبدا فتوحات اور فیوضات عظیمہ کا ہوا کہ بعد اسکے بہت سی فتحین ہوئین برا ابن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے کہ تم فتح فتح مکہ کو کہتے ہو یعنی وہ فتح کہ انا فتحنا لك فتحاً مبیناً مین واقع ہے تم اوسکو فتح مکہ سمجھتے ہو اور بیشک فتح مکہ تو ایک فتح ہے مگر بیعت الرضوان ایک فتح عظیم ہے اور مفسرین مختلف ہین اسمین کہ انا فتحنا مین جو فتح واقع ہے اوس سے مراد فتح مکہ ہے یا فتح صلح حدیبیہ کی یا اور فتوح مراد ہین جو بعد حدیبیہ کے واقع ہوئین **بیضاوی** مین ہے کہ یہہ وعدہ مکہ معظمہ کی فتح کا ہے اور تعبیر کرنا اوسکا صیغہ ماضی کے ساتھہ تحقیق وقوع کی جہت سے ہے یا اون فتحون سے مراد ہے کہ اس سال مین واقع ہوئین مانند خیبر اور فدک وغیرہ کے یا اخبار ہے صلح حدیبیہ سے کما فی المدارج النبوت اور کتاب مواہب علیہ معروف بحسینی مین ہے انا فتحنا لك ۔ بدرستیکہ ما حکم کردیم برائے تو فتحاً مبیناً حکم پیدا و ہویدا کہ صلح است با قریش واز حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پرسیدند أفتح ہُو در جواب فرمودند کہ نعم و

Marfat.com

درنفس الامر آن صلح مقدمہ فتوح بسیار بود الخ اور موسوم ہوے وہ لفظ فتح سے
اسلیئے کہ وقوع اوسکا حضرت کے غلبہ کے بعد تہا مشرکون پر جبکہ طلب کیا اون
لوگون نے صلح کو اور فارغ ہوے حضرت صلعم اس صلح کے سبب سے عرب کیواسطے
پس غزا کی حضرت صلعم نے اونپر اور فتح کیا بہت سی جگہون کو اور مسلمان کیا بہت
سی خلق کو اور ظاہر ہوئین حدیبیہ مین بڑی بڑی نشانیان ازانجملہ غالب اور فتحیاب
ہونا رومیونکا فارسیونپر اور تفاءل لیا گیا اوس سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کی فتح کا قصہ اسکا تفسیر حسینے مین یون ہے الم غلبت الروم
یعنی مغلوب ہوے رومی اور فارسی اونپر غالب ہوے فی ادنی الارض عرب
کی زمین سے قریب تر وہ زمین اردن اور فلسطین کی تہی یا کسکری یا درمیان اذرعات
اور بصرے کے اور وہ یون تہا کہ خسرو پرویز نے اپنے امیرون مین سے شہریار
اور فرخاردہ سردارون کو ایک زبردست لشکر دیکر بہیجا یہان تک کہ کچہہ ملک اون
لوگون نے فتح کرلیا اور رومیون نے ہزیمت اوٹہائی اور حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کے نوین سال بقول اصح یہہ خبر مکے مین پہونچی وہان کے
کفار ازروی طنز مسلمانون سے کہنے لگے کہ تم لوگ اور نصاریٰ اہل کتاب ہو اور ہم
اور فارسی امی ہین تو ہم اس غلبہ کو جو اہل فارس کو روم پر ہوا ہے یہہ سمجھتے ہین
کہ ہم تمپر غالب ہونگے اللہ تعالے شانہ نے یہہ آیت نازل فرمائی وہم یعنی اور
رومی من بعد غلبہم یعنی بعد مغلوب ہونے کے سیغلبون قریب ہے کہ
غالب ہونگے فی بضع سنین یعنی تہوڑے برسون مین کہ اندر تین اور نو
سال کے ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد اوترنے اس آیت کے
مشرکان مکہ سے کہا کہ آنکہین تمہاری روشن ہون قسم ہے خدا کی کہ رومی فارسیونپر
غالب ہونگے تین ۳ اور نو ۹ سال کے اندر اُبی ابن خلف نے کہا یون نہین ہے

Marfat.com

آو ہم اور تم شرط بدین پہر دس دس اونٹ ان تین ۳ برس کی مدت پر شرط بدی اور صدیق اکبر نے یہہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بضع تین ۳ اور نو ۹ کے اندر ہے جاو مال اور مدت مین بڑہاؤ پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ گئے اور نو ۹ سال کی مدت پر سو اونٹ کی شرط لگائی اور آپسمین ایک دوسرے نے ضمانت لی پھر جنگ بدر کے روز جب مسلمان مشرکان قریش پر غالب ہوئے ہین اوسی روز فارسیون پر رومیون کے غلبہ کی خبر پہونچی اور کہا گیا ہے کہ یہہ خبر حدیبیہ کے روز پایۂ تصدیق کو پہونچی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سو ۱۰۰ اونٹ حسب قول اول ابی ابن خلف سے اور دوسرے قول کے موافق اوسکے ضامن سے لئے اسلئے کہ اُبی جنگ اُحد مین مارا گیا تہا۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اونٹ تصدق کردو آپنے تصدق کردے القصہ یہہ آیت اخبار ہے امور کائنہ سے زمانہ آیندہ مین اور وہ جملہ اقسام اعجاز قرآن سے ہے۔ لِلّٰہِ الامر حکم خدا یتعالےٰ ہی کے واسطے ہے من قبل فارس کے غالب ہونے سے پہلے روم پر ومن بعد اور بعد غالب ہونے روم کے فارس پر یعنی ہر وقت حکم آلہی نافذ ہے اور ہر کام اوسکے قبضہ اختیار مین ہے۔ اور تفسیر کشف الاسرار مین لکہا ہے کہ قبل ازل سے مراد ہے اور بعد ابد سے یعنی امر ازلی اور ابدی اوسکے واسطے ہی کہ وہ خداوند ازلی وابدی ہے ویومئذٍ اور اوسدن کہ غلبہ کرین رومی فارسیون پر یفرح المومنون خوش ہونگے ایمان والے بنصر اللہ اللہ تعالےٰ شانہ کی مدد فرمانے سے اہل کتاب کی غیر اہل کتاب پر کہ اس صورت مین انقلاب تفاول کا ہے یعنی اب تفاول مسلمانونکی طرف سے ہوگیا اور اخبار مومنین کی صداقت ظاہر ہوگئی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شرط جیتی گئی اوس سبب سے یقین

Marfat.com

لوگونکا اور زیادہ ہوگیا۔ اور کہا ہے کہ خوشی اس سبب سے ہے کہ آپس مین بعض دشمنان دین نے بعض پر غلبہ کیا اور بعض کو نیست و نابود کر ڈالا۔ اور یہہ معاملہ یون ہوا کہ خسرو پرویز کے دونون امیر لشکر شہریار اور فرخار بعض بلاد روم پر غالب ہوئے تو انکے اور سردارون کو انکی فتح پر رشک ہوا تو حاسدین نے خسرو پرویز کو انکی شکایتین کر کے ان سے بدظن کر دیا لہذا خسرو پرویز نے یہہ چاہا کہ پولیٹکل چال چلکر دونون سردارون کو لڑا دے کہ انمین سے کوئی قتل ہو جاے اور ان کا زور ٹوٹ جاے پھر جو اون مین سے ایک باقی رہجائیگا اوسکا بھی انتظام کر لیا جائیگا وہ دونون سردار لشکر خسرو پرویز کے قصد سے واقف ہو گئے اور یہہ بات قیصر روم کو لکھہ بھیجی اور دین نصاریٰ بھی اختیار کر لیا قیصر روم نے انکو اپنے لشکر کا سپہدار کر کے انہین کی کوشش سے خسرو پرویز کو مغلوب کیا اور اوسکے ملک کے کئی شہر چھین لئے۔ ینصر مدد دیتا ہے اللہ تعالیٰ شانہ۔ من یشاء جسکو چاہتا ہے۔ وھو العزیز۔ اور وہ غالب ہے انتقام لیتا ہے ایک گروہ سے۔ الرحیم مہربان ہے غالب کرتا ہے ایک گروہ کو دوسرے گروہ پر جو ظالم ہے وَعَدَ اللّٰہُ وعدہ کیا اللہ نے روم کے غالب ہونیکا تاکہ قوی دل ہو جائین مسلمان اور خوشی حاصل ہو اونہین۔ لا یخلف اللہ خلاف نہین کرتا ہے اللہ تعالیٰ شانہ وعدہ اپنے وعدے کو کیونکہ دروغ اوسپر محال ہے اور غیر ممکن بلکہ راست کرتا ہے۔ ولکن اکثر الناس لا یعلمون لیکن بہت لوگ نہین جانتے اوسکے وعدہ کی صداقت کو۔ اور دلیل پکڑی ہے اس سے حنفیہ نے عقود فاسدہ کے جائز ہونے پر دار الحرب مین درمیان کفار اور مسلمانون کے کما فی البیضاوی اور کہا سیوطی نے کہ یہہ اختلاف قدیم ہے کہ واقع ہوا ہے فتح مین مگر تحقیق اسکی یہہ ہے کہ مراد ین آیات مین مختلف ہین پس قول اوسکا انا فتحنا لک فتحاً مبیناً مین مراد فتح سے

Marfat.com

صلح حدیبیہ ہے اور اس آیت مین واثابھم فتحاً قریباً سے خیبر کی فتح مراد ہے اور فجعل من دون ذالك فتحاً قریباً سے مراد فتح حدیبیہ ہے۔ اور آیت اذا جاء نصرالله والفتح سے فتح مکہ معظمہ مراد ہے۔

روایت ہے

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب سمیت کعبۂ شریف کی زیارت کو گئے ہین اور عمرہ ادا کیا اور بیت اللہ شریف کی کنجیان اپنے ہاتھ مین لین اور بعض یارون نے سب سر حلق کرایا اور بعض نے سر کے بال ترشوائے آپنے جو یہہ خواب صحابہ سے بیان فرمایا تو وہ لوگ بہت خوش ہوے اور سمجھے کہ حضور کے خواب کی تعبیر کا ظہور اسی سال ہوگا اور جب قضیہ حدیبیہ اونکی خواہش کے مخالف واقع ہوا تو حضور پر نور نے فرمایا کہ مینے یہہ کب کہا تھا کہ اسی سال مین اس خواب کا ظہور ہوگا انتہی۔ تفصیل اسکی یہہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خواب دیکھا اور سامان سفر کی تیاری مین مشغول ہوے اور صحابہ سے فرمایا کہ عمرہ کرنیکو جاتا ہون وہ سب بھی تیار ہو گئے پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور اکثر صحابہ نے سوائے تلوار کے اور کوئی ہتیار نہ لیا اسکو سلاح مسافران کہتے ہین۔ روضۃ الاحباب مین ہے کہ حضرت نے صحابہ کے اعلام کرنے کے بعد غسل کیا اور پوشاک زیب جسد اطہر و نورانی کی اور آپ ناقہ قصوے پر سوار ہوئے دوشنبے کے روز ذی القعدہ کو مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لے گئے اور ستر اونٹ قربانی کے لئے اپنے ساتھہ لئے۔ ابوجہل مردود کا اونٹ بھی جو جنگ بدر کی غنیمت مین آیا تھا اون مین تھا ان اونٹون پر ناجیہ بن جندب کو خبرگیری کے واسطے مقرر کیا اور صحابہ مین سے

Marfat.com

بہی جنکو استطاعت تہی وہ بہی اپنے ساتھ ہدی لے گئے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز ظہر ذوالحلیفہ مین پڑہی اور وہان پر ہدی کے اونٹ منگائے اور جہولین اونپر ڈالین اور بعضون کو اونکے دہنے سے اپنے دست مبارک سے اِشعار اور تقلید کیا اور باقی کو ناحیہ نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے امر کے موافق مشعر اور مقلد کر دیا اور جس صحابی کے پاس ہدی تہے اونسے بہی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اتباع کر کے اپنے ہدی کو مشعر اور مقلد کیا۔ جاننا چاہیئے کہ اشعار اونٹ کا یہہ ہے کہ کوہان اوسکا تہوڑا سا چیر دیتے ہین کہ خون اوس سے جاری ہوجائے کہ ہدی اور غیر ہدی کی تمیز ہوجاے اور تقلید اونٹ کی یہہ ہے کہ نعلین اوسکے گلے مین ڈالی جائین اور غنم کی تقلید یہہ ہے کہ اوسکے گلے مین کوئی ہلکی سی چیز مثل خرقہ وغیرہ کے ڈالی جاے۔ مدارج النبوت مین ہے کہ اشعار سنت ہے مگر اسمین مبالغہ نکیا جاے۔ اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اشعار مکروہ ہے اورون نے اسپر طعن کی ہے اور کہا ہے کہ حدیث صحیح مین اشعار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ثابت ہے پس اسکی کراہت کے کیا معنی ہونے جواب اسکا یہہ ہے امام رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب کراہت سے یہہ ہے کہ اسمین مبالغہ نکیا جاے یعنے زیادہ گہرا زخم نہ لگایا جائے اشعار صرف پہچاننے کے واسطے ہے نہ تکلیف دینے کے لئے اور آپ کے وقت مین لوگ ایسا کرنے لگے تہے لہذا آپنے اس امر سے منع فرمایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایسا ہی اشعار فرمایا تہا کہ ہلکا سا زخم ہو جس سے ہدی پہچان لی جاے۔ اور ایسی ہی تقلید بہی سنت ہے روضۃ الاحباب مین ہے کہ پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے احرام عمرے کا باندہا اور لبیک کہی

لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک [illegible] والنعمۃ لک

Marfat.com

والملك لا شريك لك اور سب صحابہ نے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی موافقت کی اور وہان سے احرام باندہا اور بعضون نے چوتھی منزل مین کہ جحفہ ہے احرام باندہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ناحیہ اسلمی کو ہدی کے اونٹون کے ساتھ آگے روانہ کیا اور پیچھے سے آپ چلے اور عباد بن بشیر کو بیس سوار مہاجرین اور انصار سے دیکر لشکر ظفر پیکر کا طلیعہ کیا اور امہات المومنین مین سے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ہمراہ تہین جب حضرت کے تشریف لانیکی خبر مشرکین مکہ کو پہونچی تو آپسمین مشورہ کیا آخر یہہ بات قرار پائی کہ آپ کو بیت اللہ کی زیارت کے واسطے نہ آنے دو اور اطراف وجوانب کے قبائل سے اور جماعت احابیش جمع اُنہوش کی ہے معنی اس کے مردم ہر جنس اور متفرق قبیلے اور یہان مراد خاص بنی الہُوْن سے اور بنی الحارث اور بنو المصطلق سے ہے۔ اور یہہ سب قریش سے مخالفت رکہتے تہے پہر وہ سب اون سے متفق ہو گئے۔ اور سامان درست کر کے مکہ معظمہ سے باہر گئے اور موضع بلدح مین کہ جدّے کی راہ مین ہے ٹہرے اور خالد بن الولید اور عکرمہ بن ابی جہل کو لشکر کا طلیعہ کیا۔ حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات نے ذوالحلیفہ سے ایک آدمی قبیلہ خزاعی سے لیسر بن سفیان کو مکہ معظمہ کیطرف بہیجا تہا کہ حال قریش کا دریافت کر کے بیان کرے وہ اودہر سے لوٹ کر نواحی عسفان مین حضرت علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے حضور مین حاضر ہوا اور حالات قریش کے عرض کئے آپ کو معلوم ہوا کہ بیت اللہ شریف کی زیارت سے قطعی روکین گے اعیان صحابہ سے اس امر مین مشورہ کیا اور فرمایا کہ مصلحت ہے کہ ہم اہل وعیال پر اون لوگون کی جو اونکی مدد کو آئے ہین دوڑ مارین اور لوٹ لین کہ اونکے مردون کو شکستگی ہو اور احتمال ہے کہ اپنے لوگونکی حمایت کو قریش سے جدا ہو کر آوین اور ہم قریش سے پھر بآسانی مقابلہ کرین۔

Marfat.com

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہم اس سال بیت اللہ شریف کی زیارت کے واسطے آئے ہین کسی سے مقابلہ کرنا مدنظر نہین ہے آپ اسی ارادے پر قایم ہین اگر قریش آپ کو زیارت سے روکین گے اوسوقت ہم اونسے لڑینگے اِس بات کو آپنے پسند فرمایا اور ارشاد کیا کہ اللہ کا نام لیکر چلو اور فرمایا کہ خالد بن الولید غمیم مین ہے اوس سے بچکر دہنی طرف کی راہ سے چلو کہ بے خبری مین اونپر پہونچ جائین۔ مدارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یہی مرضی تہی جو صدیق اکبر نے عرض کیا مگر آپنے اپنے ارادہ کو چھپایا اور صحابہ کو آزادانہ راے دینے کا حکم دیا آپ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی راے کو پسند کیا۔ پھر آپکے حکم کے موافق سب اوسی راہ سے چلے جدہر سے فرمایا تہا کہتے ہین کہ اہل اسلام جس رستے سے گئے وہ رستہ بہت سخت اور دشوار تہا کہ پہاڑ کی گہاٹیونپر گذرنا ہوتا تہا جب مسلمانون کو نشیب و فراز سے بہت تکلیف ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکی تسلی خاطر فرمائی اور ارشاد کیا کہ یہہ راہ سخت و دشوار ہے ایک دروازہ ہے جنت کے دروازونمین سے اور واقعی کوئی نعمت بغیر سخت مشقت کے حاصل نہین ہوتی سلطنت الہٰی شانہ کی دنیاوی نعمتون مین سے بڑی عمدہ نعمت ہے پہر اسکا حاصل کرنے والا ہی جانتا ہے اور تمام عمر اوسکو جو آفت کا سامنا رہتا ہے اوسکی شرح نہین ہوسکتی جب دنیاوی نعمتونکا یہہ حال ہے تو دینی مراتب کے حاصل ہونے مین **اولیا اللہ** کو جو وقت پیش آتے ہونگے اوسکا بیان سوا اے اولیا اللہ کی زبان کے اور کون کرسکتا ہے اور ہر صحابی اولیا اللہ پر افضلیت رکہتا ہے اونکو اوسی مرتبہ کی دشواریان بہی پیش آئین مگر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کلمات شفقت آمیز نے اونکے دل مضبوط کردئے اور سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے جفت الجنت بالمکارہ یعنی گھیری گئی ہے جنت سختیون کے دایرہ سے
بے شک جنت ایک باغ ہے جسمین پروردگار تعالے شانہ کی فرمانبرداری اور رضامندی
کے گل اور بوٹے ہین جو عشق خدا کی راہ کی سختیان اوٹھاکر وہان پہونچیگا بے شک
اوسکا مالک اوسکا آقا اپنی نعمتون سے اوسے کامل حصہ عطا فرمائیگا جیسا صحابہ رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عطا ہوا انشا اللہ تعالیٰ پروردگار تعالیٰ شانہ
نے جو اپنے سچے فرمانبردار بندونکے واسطے جنت آراستہ کر رکھی ہے وہ اپنے
حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ملاحظہ کرادی کہ رسول اپنی امت سے جسکا
وعدہ کرتا ہے اوسکو خود بھی تو ملاحظہ فرمالے۔

فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حدیث شریف
رایت الجنت فی عرض ھذا الحائط یعنی دیکھا مینے جنت کو اس دیوار کے
صحن مین اسکے کوئی اُردو خوان یہہ معنی نہ سمجھے کہ جنت اتنی بڑی ہے کہ اس صحن مین
آگئی بلکہ یہہ مطلب ہے کہ جیسے مین اس صحن کی چیزین دیکھہ رہا ہون اوسی طرح
جنت کے باغات اور قصور اور انہار کو مینے تفصیلی نظر سے ملاحظہ کیا۔ الغرض جب
لشکر اسلام پہاڑ کی گھاٹیون سے گذر کر میدان مین آیا تو آپ نے فرمایا نستغفر
ونتوب الیہ گویا اس قول سے آپنے اوس بد دلی کے خیالات سے جو گھاٹیون سے
چڑہنے اور اوترنے مین پیدا ہوئے تھے اونسے توبہ کرنیکی تنبیہ فرمائی۔ راوی کہتے
ہین کہ خدا کی قسم خالد کو ان مجاہدین کے آنے سے مطلق خبر نہوئی یہانتک کہ غبار لشکر
اسلام کا اوسکو نظر آیا وہ اوس غبار کے دیکھنے کے ساتھہ یہان سے لشکر قریش مین
بھاگ کر جا ملا واللہ باللہ حق حق ہی ہے اور باطل باطل ہی ہے خالد وہ بہادر
نہین تھے کہ جنکے قدم فرار سے آشنا ہون مگر دین حقہ کی حقانیت نے اونکو
بھگا دیا اور پھر جب اسلام لاے تو اونکے کارنامہ دنیا مین یادگار رہگئے الاسلام

Marfat.com

یعلوا ولا یعلیٰ اسلام اللہ تعالےٰ شانہ نے اسلام کو اس فطرت پر پیدا کیا ہے کہ وہ بلند ہونے مین کسی دوسرے کی مدد کا محتاج نہین ہے۔ جبتک مسلمان اپنے اسلامی اصول پر ثابت قدم رہے بڑے بڑے ملکون کے فاتح ہوے جب وہ اصول بھولگئے مفتوح ہوگئے اصل اصول اسلام کا زہد و تقویٰ ہے جب ہمسے یہہ بات جاتی رہی اسلام نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔

اِس زمانہ کے تعلیم یافتہ نوجوانون نے کچھ اور اصول اسلام تراش لئے ہین

انا للہ وانا الیہ راجعون اب کہا جاتا ہے کہ اسلام انگریزی پڑھنے سے ترقی کریگا سبحان اللہ مین کہتا ہون اگر یہی بات ہے تو جس قوم کی مادری زبان انگریزی ہے وہ اول درجہ کے مسلمان ہوتے دوسرے مہذب فرماتے ہین کہ سود مسلمانون کو لینا چاہیئے کہ انکے پاس دولت جمع ہوجاے تاکہ مسلمانون کو اسلام کے حاصل کرنے مین مدد مل سکے مین عرض کرتا ہون کہ سود خوار بقال کتنا

Marfat.com

حصہ اسلام کا اپنے پاس رکھتا ہے تیسرے صاحب یہہ ارشاد کرتے ہین کہ
عورات کی پردہ نشینی اسلام کی ترقی کو روک رہی ہے ماشا اللہ کیا خوب فرمایا
اون سارنگی وطبلہ نواز کی عورات نے اپنے بے پردہ گی سے اپنے مردون کو
کون سے بام ترقی پر پہونچایا ہے جوان صاحبونکی عورات اونکو آسمان ترقی پہونچائیگی
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **قصہ مختصر** یہہ اصول اونہین مبارک
رہین جواسکی کوشش کررہے ہین۔ پس خالد بن الولید نے جاکر قریش کو حقیقت
حال سے مطلع کیا۔ اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قریب ثنیۃ المرار
کے کہ جو حدیبیہ کے نزدیک ہے پہونچے تو آپکے قصویٰ اونٹنی وہان بیٹہہ گئی آپ
ہرچند اوسے اوٹہاتے تہے مگر وہ نہ اوٹہتی تہی لوگ کہنے لگے کہ خلات القصویٰ
یعنی قصویٰ تہک گئی حضرت نے فرمایا کہ مَا خلات القصویٰ وما ذاك بها
بخلق ولكن حبسها حابس الفيل ترجمہ نہین تہکی قصوی اور نہین ہی عادت
اوسکے تہکنے کی ولیکن روک دیا اوسکو ہاتہی کے روکنے والے نے یعنی اللہ تعالے
شانہ نے روکا اوسکو مکے مین داخل ہونے سے جیسے روکا تہا اوسنے فیل کو جسکا
ذکر الم ترکیف کی سورت مین ہے اور اسکا مفصل ذکر تفسیر فتح العزیز مین ہی شائقین
اوسمین ملاحظہ فرمائین۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو اوسکی
مثال دی اسلیئے کہ احتمال تہا کہ اگر صحابہ مکہ معظمہ مین داخل ہوجاتے اور قریش
روکتے تو پہر قتال واقع ہوتا اور یہہ امر حرمتِ حرم محترم کا سبب ہوتا اگرچہ قصد
اونکا یہہ نہتا لہذا باز رکہا اللہ تعالے شانہ نے اونکو اس امر سے اور اپنے رسول
مکرم کو قصویٰ کے ارادے پر مطلع فرمایا اور دوسری حکمت اسمین یہہ تھی کہ بچا یا
پروردگار تعالیٰ شانہ نے قتل سے کفار مکہ کو کہ پیدا کرے اون سے اولاد مومن
اور مسلمان ہون اونمین سے جماعتِ کثیر اور پہر وہ لوگ جہاد کرین کفار پر اور خدمت کرین

Marfat.com

اسلام کی۔ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس نکتہ پر مطلع ہوئے تو
آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے قبضہ مین ہے
کہ قریش کوئی ایسا امر نچا ہینگے کہ حرم محترم کی حرمت اوسمین ہو مگر قبول کرونگا مین اوسکو
پھر جھڑکا آپ نے اونٹنی کو اور وہ اُٹھ کھڑی ہوئی پھر آپ اوس رستہ سے پھر کر
اقصائے حدیبیہ مین ایک کنوئین پر اوترے پانی اوسمین تھوڑا سا تھا اوس مین
تھوڑی تھوڑی سی کشید ہوتی تھی پھر کچھ دیر مین پانی اوسکا ختم ہوگیا لوگون نے
پیاس کی شکایت کی آپ نے ایک تیر اپنے ترکش سے نکال کر دیا کہ اسکو اوس
کنوئین مین گاڑدو پھر اتنا پانی اوسمین سے ابلا کہ تمام لشکر سیراب ہوگیا اس منزل مین
پانی کم تھا اس قسم کے کئی معجزے حضور سے ظہور مین آئے۔ چنانچہ دوسری بار
قلت آب کا لوگون نے آپ سے شکوہ کیا آپ کنوین کے کنارے پر تشریف
لے گئے اور وضو کیا اور ایک ڈول اوس کنوین مین ڈالدی اتنا پانی اوسمین ہوگیا کہ
تمام لشکر اور جانورون نے خوب سیر ہوکر پیا۔ اور ایکبار لوگون نے حضور مین عرض
کی کہ اس منزل مین کچھ بھی پانی نہین ہے مگر جتنا اس پیالہ مین ہے وہ پیالہ
حضرت کے وضو کرنیکا تھا آپ نے اوس پیالے مین اپنا دست مبارک رکھدیا
پانی آپکی انگلیون سے اسطرح نکلا جیسے چشمہ سے نکلتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہین کہتے ہین کہ ہم سب پندرہ سو آدمی تھے
سبکو کفایت کرگیا اور اگر لاکھ آدمی بھی ہوتے تو سبکو کفایت کرتا۔ پھر ایکبار اور
لوگون نے پانی کا شکوہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا کی پانی
برسا اور سبکو سیراب کرگیا کذا فی المدارج **مشکوٰۃ** کے باب المعجزات
مین ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا زید بن خالد جہنی نے نقل کیا کہ نماز پڑھ ہوائی
ہمکو پیغمبر خدا نے غزوہ حدیبیہ مین مینہ برسنے کے بعد کہ رات کو برسا تھا پھر جب

Marfat.com

آپ نماز پڑہ چکے تو مونہہ کیا آپ نے لوگونکی طرف اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کیا فرمایا تمہارے رب نے لوگون نے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کہ آج فجر کو میرے بندون مین سے بعض مومن ہوگئے اور بعض کافر یعنے جسنے کہا کہ ہمپر پانی برسایا اللہ تعالے شانہ کے فضل وکرم نے وہ مجھپر یقین لایا اور ستارون کا منکر ہوا اور جسنے کہا کہ ہمپر پانی برسا فلان فلان نچھتر کے سبب سے وہ میرا منکر ہوا اور ستارون پر یقین لایا۔

فائدہ

یعنی جو کوئی عالم کے کاروبار کو ستارونکی تاثیرات سے سمجھتا ہے اوسکو اللہ تعالے شانہ اپنے بندون مین سے خارج کردیتا ہے اور ستارہ پرستون مین شمار کرتا ہے اور جو شخص کاروبار عالم کو اللہ تعالے شانہ کیطرف سے سمجھتا ہے اوسکو وہ معبود برحق اپنے مقبول بندونکی صف مین جگہہ عنایت فرماتا ہے وہی مومن ہین اونکو ستارہ پرستونمین سے جدا کرلیتا ہے۔

حدیث

اس حدیث سے یہہ بات ثابت ہوگئی کہ ساعات کے نیک وبد کا ماننا اور اچھی بُری تاریخون اور دن کے منحس ہونے پر یقین لانا مشرکین کے اعمال سے ہین اور ستارہ پرستونکا یہی مذہب ہے۔

الغرض جب قریش کو معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حرم محترم کا بہت زیادہ خیال ہے اور ہمارے قلع وقمع کے درپے نہین ہین تو مغرور ہوکر اپنی بدخلقی اور بدبختی اور جہالت وسفاہت پر اڑ گئے اور بنیاد تمرد

Marfat.com

وسرکشی کی محکم کی اور حضرت رحمتہ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے روکنی
کے لئے بدیل بن ورقار خزاعی کو اور چند آدمیون کو اوسیکے قبیلہ سے اوسکے ہمراہ
کرکے بھیجا اور بدیل بن ورقا ہمیشہ سے کیا ایام جاہلیت مین اور کیا عہد اسلام
مین حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مخلصون مین سے
تہا اور ہمیشہ اہل مکہ کی خبرین مدینہ مین آپ کو پہونچایا کرتا تہا مگر ابہی مسلمان
نہین ہوا تہا اور بعضون نے انکو صحابی قدیم الاسلام کہا ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ اسلام لاے وہ اور اونکے بیٹے عبداللہ اور حکیم بن حزام فتح مکہ مین
اور حاضر ہوئے وہ اور اونکے بیٹے عبداللہ اور حکیم بن حزام حنین اور طایف مین
اور تبوک مین اور مارے گئے بدیل حضرت ہی کے زمانہ مین اور بعض کا قول ہی
کہ وہ مارے گئے صفین مین القصہ بدیل نے حضرت کے حضور مین حاضر ہوکر
عرض کیا کہ چھوڑ آیا ہون مین کعب بن لوے اور عامر بن لوے کو حدیبیہ کے کونہ پر
اور اہل وعیال اونکے اونکے ہمراہ ہین اس ارادے پر کہ ٹہرے رہین اور نہ بہاگین
اور روکین آپ کو دخول حرم اور زیارت بیت اللہ سے اور اگر آپ نہ روکین تو جنگ
کرین اور آپ کو نجانے دین آپ نے فرمایا کہ ہم تو زیارت حرم محترم اور ادا ے
عمرہ کے قصد سے آئے ہین نہ جنگ کے ارادے سے اور اگر اونکا میلان
خاطر جنگ کی طرف ہے تو یہہ امر اونکے نقصان کا سبب ہوگا اور اگر وہ چاہین
تو مین ایک مدت معین کردون کہ اوس مدت تک ہمارے اور اونکے درمیان
مین لڑائی نہو اور مجھکو اور باقی اور مشرکون کو رہنے دین کہ مین اونپر جہاد کرون اگر
مغلوب ہوا مین تو اونکا مطلب حاصل ہوا اور اگر مجھکو اللہ تعالے شانہ نے اونپر
فتح عنایت فرمائی تو یہہ بہی اونکے مثل میری متابعت کرین والا اتنے روزون
فرصت ملے اور جو اسپر بہی نہ مانینگے تو قسم ہے اوس خدا کی کہ زندگی میری اوسکے

Marfat.com

ہاتھہ مین ہے مین لڑونگا اون سے یہانتک جدا ہوجاے میری گردن میرے
جسم سے اور اللہ تعالے شانہ جاری کرتا ہے اپنے امر کو اور نصرت کریگا اپنے دین کی
پھر بدیل آپکی مجلس شریف سے اوٹھکر مشرکین کے پاس گئے اور کہا اون سے کہ
مین محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ایک بات سنکر آیا ہون اگر
اجازت ہو تو بیان کرون۔ سفہاے قریش مثل عکرمہ بن ابی جہل اور حکیم بن العاص
وغیرہم بولے کہ ہمکو اونکی بات سُننے کی حاجت نہین ہے۔ مگر جو اونمین اہل دانش
سمجھے جاتے تھے بولے کہ بیان کر بدیل نے کہا اے معشر قریش تم محمدؐ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے لڑنے مین شتابی نکرو وہ صرف زیارت بیت اللہ
کو آئے ہین اونکا ارادہ تم سے جنگ کا نہین ہے تمکو مناسب ہے کہ تم بھی اونسے
جنگ نکرو قریش کو اونکی گفتگو پر یقین نہ آیا اور گمان کیا کہ یہہ حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ملگیا یہہ گمان اونکو یون ہوا کہ قبیلہ خزاعی
کے لوگ ہمیشہ سے آپ کے مخلص تھے اسی اثنا مین عزوہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوکر
کہنے لگا کہ اے قریش کیا مین تمہارے فرزند کی جگہہ پر نہین ہون اور تم میرے
باپ کے مثل نہین ہو اور اون لوگون نے کہا کہ ہان بے شک تو ایسا ہی ہے
جیسا کہتا ہے پھر اوسنے کہا کہ تم مجھکو اپنی عداوت اور خیانت مین متہم کروگے
اون لوگون نے کہا کہ نہین اوسوقت عزوہ نے جو کچھہ حقوق اور عہود اونپر ثابت کئے
تھے سب بیان کئے اور وہ عزوہ اکثر آدمیونپر حقوق اور عہود رکھتے تھے یہان
یہہ کوئی نہ سمجھے کہ یہہ عزوہ مسعود بن عبداللہ بن مسعود کے بھائی ہین اسلئے
کہ یہہ نذلی ہین اور وہ ثقفی ہین اور وہ اسلام لاے مدینہ مین نوین سال ہجری کے
بعد لوٹنے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے غزوہ طائف
سے اور انکے نکاح مین چار عورتون سے زیادہ تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

Marfat.com

نے فرمایا کہ چار بیبیان رکھہ لو اور باقی کو مطلقہ کردو پھر اونہون نے ویسا ہی کیا اور
وہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے رخصت لیکر وطن کو
گئے اور اپنی قوم کو دعوت اسلام کی اون لوگون نے نمانا ایکروز غزدہ نے اپنے
کوٹھے پر فجر کی اذان کہی بعد اوسکے نماز پڑہنے لگے جسوقت یہہ تشہید پڑہ رہے
تھے اونکی قوم کے ایک آدمی نے تیر مارا یہہ شہید ہوگئے جب اس حال کی
آپ کو خبر ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ قصہ اسکا مانند قصہ اصحاب یٰسین کے
ہے یعنی جسکا بیان سورہ یٰسین مین ہے۔
وہ قصہ یون ہے جیساکہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے سورہ یٰسین مین۔
واضرب لھم مثلاً اصحاب القریۃ اذ جاءھا المرسلون یعنی بیان کر
اے محمدؐ مثل گانون والون کے کہ وہ انطاکیہ ہے جب آیا وہان رسول **مروی**
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے آسمان پر جانے سے پہلے اپنے
خلیفہ شمعون الصفا کو کہ بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہی خلیفہ ہوئے فرمایا
تہا کہ حواریون کو دعوت دین مسیحؑ کے واسطے اطراف وجوانب مین بہیجنا پھر
بعد رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اونہون نے حسب ارشادِ وصیت حضرت
مسیح علیہ السلام کے ہر ایک شخص کو حواریون مین سے ایک ایک قوم کی دعوت
کے لئے نامزد کیا ایک کو روم کیجانب اور ایک کو بلاد مغرب کی طرف اور ایک کو
حجاز کیطرف اور ایک کو زمین بربر کی سمت اور اسیطرح ہر ایک کو ایک طرف روانہ
کیا۔ وہب بن منبہ کہتے ہین کہ یحییٰ اور توماں یا قاتاروس اور ماروس کو یا
صادق اور صدوق کو انطاکیہ مین بہیجا جب یہہ اوس شہر کے قریب پہونچے تو ایک
بڈہے کو اوس شہر کے قریب بکریان چراتے ہوئے دیکھا اوسکو اونہون نے
سلام کیا بڈہے نے اونسے پوچھا کہ تم کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم حضرت عیسیٰؑ کے

Marfat.com

بھیجے ہوئے ہین خلق کو گمراہی کی راہ سے ہدایت کیطرف بلانے والے ہین پھر
اوسنے کہا کہ تم اپنے دعوے کی سچائی پر کچھ برہان اور دلیل بھی رکھتے ہو اونہون
نے کہا ہان بیمار ہماری دعا سے اچھے ہوجاتے ہین اور برص کے عارضہ والے
اور کور مادرزاد اچھے ہوجاتے ہین اور دیکھنے لگتے ہین اوس بڈھے نے کہا
بہت برس سے میرا لڑکا بیمار ہے اور طبیب اوسکے علاج سے عاجز آگئے ہین
اگر وہ تمہاری دعا سے اچھا ہوجاے تو مین تمہارے خدا پر ایمان لاؤن پھر یہہ
اوس بیمار کے سرہانے گئے اور اللہ تعالےٰ شانہ سے اوس بیمار کی حق مین دعا کی
وہ خداے تعالےٰ کے فضل سے اور انکی برکت سے اچھا ہوگیا پھر وہ بڈھا اسلام
لایا اور اوسکو حبیب نجار بھی کہتے ہین اور صاحب یٰسین بھی اوسکا لقب ہے کہ
سورۂ یٰسین مین اوسکا قصہ مذکور ہے۔ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم پر چھ سو برس پہلے توراۃ و زبور مین آپکی پیشین گوئیان پڑھکر ایمان لایا
تھا۔ اور یہہ ایک سیاق ہے اسلام مین جس سے یہہ مطالب سمجھے جاتے ہین
پھر دونونکا قصہ شہر مین مشہور ہوا اور بہت سے بیمارون نے خدا کے فضل اور
دعا سے صحت پائے اور شہر کے بادشاہ نے بھی کہ نام اوسکا انطخیش رومی تھا
انکے حال سے آگہی پائی اور اونکے دعوت کے مضمون سے کہ انکار بت پرستی
اور اقرار و اثبات وحدانیت حق سبحانہ تعالیٰ کا تھا اطلاع حاصل کی مگر اپنی دربار
مین اونکو حاضری کا موقع ندیا اور حضوری اوس بادشاہ کی اونکو حاصل نہوئی اسی
اثنا مین بادشاہ شکار کو ایک دن گیا ہوا تھا وہان پر اون دونون سے ملاقات
ہوگئی ان دونون نے بادشاہ کو بہت شایستہ طریقہ سے نصیحتین کین اور اپنی
رسالت کا بخوبی اظہار کیا چونکہ سخن حق تلخ معلوم ہوتا ہے بادشاہ نے نہایت
غصہ سے حکم دیا کہ سو سو کوڑے مار کر انکو جیلخانہ مین لے جاؤ پھر انکو ملازمان شاہی

Marfat.com

بادشاہ کے حکم کے موافق جیلخانہ مین لے گئے چونکہ شمعون الصفا نے ان کو رخصت
کرنے کے وقت کہدیا تھا کہ تم خاطر جمع رکھنا مین تمہارے حالات سے غافل
نرہونگا جب تمہین کوئی مشکل پیش آئے گی تو مین تمہاری مدد کو آجاؤنگا۔ پھر
جب بادشاہ نے قید کیا تو شمعون کو وحی آلہی سے یہہ کیفیت معلوم ہوئی تو وہ فورًا
انطاکیہ کو روانہ ہوئے کما قال اللہ تعالیٰ شانہ فی سورۃ یٰسین اِذ ارسلنا
الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون
یعنی بھیجے ہم نے اونکی طرف دو پیغمبر تو اون لوگون نے اون دونون کو جھٹلا دیا
پس مدد کی ہمنے اون دونون کی تیسرے پیغمبر کے ذریعہ سے تو کہا اُن پیغمبرون
نے کہ بے شک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہین۔ قالوا ما انتم الا
بشر مثلنا وما انزل الرحمن من شیٍٔ ان انتم الا تکذبون
ترجمہ یعنی کہا اون شہر والون نے نہین ہو تم مگر آدمی مثل ہمارے اور نہین اوتارا
رحمٰن نے کچھہ نہین ہو تم مگر جھوٹے جواب دیا پیغمبرون نے بادشاہ اور اوسکی
رعیت کو قال اللہ تعالیٰ شانہ قالوا ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون
وما علینا الا البلاغ المبین ترجمہ کہا اون پیغمبرون نے کہ بے شک ہمارا
رب جانتا ہے کہ بہ تحقیق ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہین اور نہین ہے ہمپر
مگر یہہ کہ ہم اپنے رب کا پیغام تمکو پہونچا دین ظاہر اور آشکار طریقہ سے قالوا انا
تطیرنا بکم لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم
ترجمہ یعنے کہا شہر والون نے کہ ہم نے بدفالی سمجھی تمہارے آنے سے اگر تم
اپنی دعوت سے باز نرہوگے تو ضرور ہم تمکو پتھرون سے مارینگے اور بے شک
تمکو عذاب دردناک اوٹھانا پڑیگا۔ پیغمبرون نے اون کے جواب مین کہا
قالوا طائرکم معکم اَئن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون ترجمہ

Marfat.com

یعنی کہا اون پیغمبرون نے کہ بدفالی تمہاری ساتھ ہے تمہارے کیا نصیحت
کئے جاتے ہو بلکہ ایک قوم اسراف کرنے والی ہو۔ القصہ شمعون الصفا نے شہر
انطاکیہ مین پہونچکر بادشاہ کے ایک خواص سے ربط واتحاد پیدا کیا اور اثنائے
صحبت مین سخنان خوش اور کلمات دلکش کرنے شروع کئے اس سبب سے
ذکر اونکے اوصاف اور محاسن اخلاق کا دربار بادشاہی مین ہونے لگا اس حال مین
شمعون نے ایک رات کو چاہا کہ قید خانہ مین جاکر یحییٰ اور تومان سے ملاقات کرے
مگر چونکہ وہان سخت پہرے پڑ رہے تھے شمعون کو اپنے یارون کی ملاقات سے
یاس ہوئی لیکن پروردگار تعالےٰ شانہ کیطرف سے ایسے اسباب مہیا ہوگئے کہ
قید خانہ کے محافظ اور چوکیدار سب سوگئے اور ایک فرشتے نے شمعون کو اونکے
یارون کے پاس پہونچا دیا آپنے اپنے یارون پر عتاب شروع کیا اور کہا کہ ہر کام
مین جلدی کرنی سبب ندامت کا ہوتا ہے تمہارا حال اوس بانجھ عورت کا سا
ہے کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے اوسے بڑھاپے مین ایک لڑکا عنایت کیا تھا تو اوسنے
یہہ سمجھا کہ صرف دودہ سے اسے نشوونما دیر مین ہوگی اسکو غذا بھی کھلانی چاہیئے
کہ جلد بڑھجائے اور توانا ہوجائے اس خیال سے اوس بچہ کو پیش از وقت
گوشت روٹی کھلانی شروع کردی آخر کو اُس شیرخوار بچہ کو بدہضمی ہوگئی اور وہ مرگیا
اب مین آیا ہون تمہارے چھڑانیکی تدبیر کرونگا اس شرط پر کہ صبر کرو اور میری رائے
پر رہو اون دونون نے کہا کہ جسطرح آپ کہینگے اوسی طرح ہم کرینگے پھر اون سے
کہا کہ یہہ راز کسی پر اشکارا نہو اور اپنی رہائی کے وقت مجھکو دیکھنا تو بیگانونکی طرح
کلام کرنا یہہ کہکر وہ وہان سے چلے آئے اور پھر دروازہ جیلخانہ کا اوسی طور سے
بند ہوگیا پھر شمعون نے اپنے حسن تدبیر سے بادشاہ کے ملازمون کو ملایا اور اونسے
ربط بڑھایا اور اسیطرح رفتہ رفتہ بادشاہ کے مقربون سے رسائی پیدا کی اور اونکے

Marfat.com

وسیلہ سے بادشاہ کے دربار مین پہونچے یہانتک کہ اپنی قابلیت اور
دانشمندیکے سبب سے بادشاہ کا تقرب اونہین حاصل ہوگیا اور وہ تقرب اتنا بڑہا
کہ بادشاہ کے بتخانے مین جانے لگے اور وہان جاکر اللہ تعالےٰ شانہ کو سجدہ کرتے
اور بادشاہ اور مقربان بادشاہ یہہ سمجھتے کہ بتون کو سجدہ کرتے ہین آخر کو اتنا قرب اور
مرتبہ حاصل کیا کہ بادشاہ بغیر انکے مشورے کوئی کام نکرتا تہا ایک روز وقت مناسب
مین بادشاہ سے عرض کی کہ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے کہ آپ کے جہلخانے مین دو بیگناہ
قید ہین اور دعویٰ اونکا یہہ ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ہم کو اللہ تعالےٰ نے رسول کرکے
بہیجا ہے اور آپکے حضور مین حاضر بہی ہوچکے ہین مگر یہہ بات نہین معلوم کہ اونہون
نے کیا عرض کیا تہا بادشاہ نے کہا کہ مجھکو اون دونون کے کلام کرتے وقت ایسا
غصہ آیا کہ مینے کچہہ بہی اونکا کلام نہ سمجہا اگر تو اونکی باتین سنا چاہتا ہے تو مین اُنکو
بلاؤن کہ مدعا اور مطلوب اونکا تو دریافت کرے شمعون نے کہا کہ مجھے اونکی باتین
سننے کی اتنی رغبت نہین مگر میرا دل چاہتا ہے کہ اون سے معارضہ کرون بادشاہ
نے یہی اور تو مان دونون قیدیون کو جہلخانہ سے بلاکر شمعون کے سامنے حاضر کیا
پہر شمعون نے اون دونون سے پوچہا کہ تمکو کسنے بہیجا ہے اُنہون نے کہا ہم کو
اوسنے بہیجا ہے جو تمام اشیا پر قادر ہے شمعون نے کہا اوسکی قدرت مجھکو بہی معلوم
کرا سکتے ہو اونہون نے کہا کہ اوسکا مرتبہ اور شان اس سے برتر ہے کہ زبان انسان
ضعیف البنیان کی اوسے بیان کرسکے مگر مختصر بیان اوسکا یہہ ہے کہ یفعل اللہ
ما یشاء ویحکم ما یرید ترجمہ یعنی اللہ تعالےٰ شانہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے
اور جسکام کا ارادہ کرتا ہے اوسکا حکم دیتا ہے اور وہ کام فورًا ہوجاتا ہے شمعون نے
کہا کہ اگر تم اپنے دعوی پر کوئی دلیل اور حجت قایم کرو تو مین بادشاہ سے تمہاری
شفاعت کرون کہ بادشاہ دستِ تعرض تم سے کوتاہ کرے والا نہ وہ پہر تمہین

Marfat.com

قیدخانہ مین بھیجکر طرح طرح کا عذاب کرے گا تومان نے کہا جو تم کہو اوسکا جواب
دیا جاوے شمعون نے کہا کہ ایک لڑکا کور مادرزاد ہے اگر وہ تمہاری دعا سے اچھا
ہوجائے تو مین بادشاہ سے تمہاری سفارش کرون اون دونون نے قبول کیا پھر
اوس لڑکے کو دربار بادشاہ مین لائے تو یحییٰ اور تومان نے بحسب ظاہر اور شمعون
نے بطریق باطن دعا کی جب دعا اور تضرع کرچکے تو اون دونون نے تھوڑی سی
مٹی لیکر دو غلولے بنائے اور اوسکی آنکھون کے حلقون مین رکھدئے خدا کی فضل
سے اوسکی دونون آنکھین روشن ہوگئین بادشاہ نے تعجب کرکے شمعون سے کہا
کہ یہہ دونون جادوگر ہین شمعون نے کہا ان کامون پر جادوگرون کو قدرت نہین
ہوتی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ بادشاہ نے کئی اندہون کو بلایا تہا وہ
سب اون دونون کی دعا کی برکت سے اچھے ہوگئے شمعون نے بادشاہ سے
کہا کہ ہم سب بھی اپنے خداؤن سے درخواست کرین کہ اونکے تصرف سے ایسے
اندہے بینا ہوجائین بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ ان بتون مین یہہ طاقت نہین
جو کچھہ تصرف کرین شمعون نے کہا کہ اچھا اب اور معجزہ مین ان سے طلب کرتا ہون
اگر وہ بھی انہون نے کر دکہایا تو مین سمجھہ لونگا کہ یہہ سچے ہین پھر اون سے کہا کہ
اگر تمہاری دعا سے مردہ ہفت روزہ جی جائے تو ہم تمکو سچا جانین گے اور تمہارے
خدا پر ایمان لائینگے اونہون نے قبول کیا اور ایک قول کے موافق وہ مردہ بادشاہ
کی لڑکی تہی اور ایک روایت سے بادشاہ کے ملازمون مین سے حبیب بخار کا
بیٹا تہا اوسکی نعش کو قبر مین سے لاکر بادشاہ کی مجلس مین حاضر کیا پھر یحییٰ اور تومان
نے علی سبیل الاعلان اور شمعون نے علی طریق الاخفا دعا کی اوس مردہ کی زندگی
کی پھر اوسیوقت اوس مردہ کے بدن سے کفن پھٹ گیا اور وہ حرکت کرنے لگا
پھر تھوڑی دیر مین اوٹھہ بیٹھا اور بولنے لگا بادشاہ نے اوسکی کیفیت حال پوچھی

Marfat.com

اوسنے کہا کہ بعد دفن ہونیکے فرشتے میری قبر مین آئے اور مجھسے سوال کیا جب
مجھے مشرک پایا تو مجھے ایک آگ کے جنگل مین لے گئے اور روز دفن سے آجتک
مجھپر ایک نیا عذاب ہوتا رہا آج کے دن اللہ تعالے سبحانہ نے دوبارہ نئی زندگی عنایت
فرمائی تو پہلے اوس سے مینے ایک آواز سنی کہ اوپر دیکھہ مین اوپر کو دیکھنے لگا تو ایک
جوان کو مین نے دیکھا کہ ساق عرش پکڑے کھڑا ہے اور تین آدمی کہ ایک اون مین
بوڑہا اور دوسرا ادہیڑ اور تیسرا جوان ہے اور وہ شفاعت میری کر رہے ہین پہر میرے
کان مین مخاطبت کے ساتھہ صدا پہونچی کہ یہہ شخص جو میرے عرش کے پاس ہی ان
تینون شخصون کے حق مین کہ اسکے اصحاب ہین اور تیرے شہر مین وارد ہین سفارش
کرتا ہے اور تیری زندگی کے لئے مجھسے التماس کرتا ہے اور جنم سے تیری نجات
چاہتا ہے اے بادشاہ یہہ سچی حقیقت تہی حکیم وکاست جو مین نے بیان کی بادشاہ
یہہ واقع سنکر حیران ہوا اور مع اپنے چند رفقا کے اسلام لایا پہر سب قوم نے اوسنے
مخالف ہوکر اون دونون کے مارنے کا قصد کیا حبیب نجار یہ سنکر اپنے گہر سے
آئے کما قال اللہ تعالی شانہ فی القران العظیم وجاء من اقصی
المدینۃ رجل یسعی قال یاقوم اتبعوا المرسلین اتبعوا من لایسئلکم
اجرا وھم مھتدون ومالی لا اعبد الذی فطرنی والیہ ترجعون
اءتخذ من دونہ آلھۃ ان یردن الرحمن بضر لا تغن عنی شفاعتھم
شیئا ولا ینقذون انی اذا لفی ضلال مبین ترجمہ اور آیا شہر کے
پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا ہوا بولا اے قوم چلو رسولون کی پیرو ان بھیجے ہوؤن کی
چلو راہ پر ایسون کی جو تم سے نیگ نہین مانگتے یعنی اپنی رسالت کی اجرت نہین چاہتے
اور وہ راہ دکہائے گئے ہین اور مین کیون بندگی نکرون اوسکی جسنے مجھے بنایا ہے
اور اوسیکی طرف پہر جاؤگے بہلا مین اختیار کرون اوسکے سوا اون کو اور اوسکے سوا

Marfat.com

پوجون اور کو اگر مجھپر میرا رحمن کچھہ تکلیف ڈالے تو کسیکی سفارش مجھے فائدہ نہ پہونچا سکی اور نہ چھوڑا سکین تو کیون مین پھٹکارین رہون صریح طریقہ سے حبیب نجار کا قوم نے یہہ مقولہ سنا تو اوسکے قتل کا ارادہ کیا جب حبیب نجار نے اپنی قوم کا قصد معلوم کیا تو مخاطب ہوکر اون رسولون کیطرف کہنے لگے انی امنت بربکم فاسمعون یعنی مین یقین لایا تمہارے رب پر تم سُنلو میرے ایمان کے گواہ رہو روز باز پرس میری گواہی دینا بعضون نے کہا کہ یہہ خطاب اونکا قوم سے تھا پھر قوم نے اون کو پتھرون سے مارا کہ شہید ہوگئے اور قبر اونکی بازار انطاکیہ مین ہے۔

اور بعض کہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے اونکو زندہ اوٹھالیا اور جنت مین داخل کردیا بہرکیف پروردگار تعالےٰ شانہ فرماتا ہے قیل ادخل الجنة قال یٰلیتَ قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین ترجمہ یعنی حکم ہوا کہ چلا جا بہشت مین بولا کہ کسطرح میری قوم معلوم کرے کہ بخشا مجھے میرے رب نے اور کیا مجھکو باعزت لوگون مین سے انتہی ۱۲ قوم نے اوسنے دشمنی کی کہ اونکو مار ڈالا مگر وہ بہشت مین بھی قوم کے خیرخواہ رہے کہ اگر معلوم کرین میرا حال تو سب ایمان لائین پس حبیب نجار شہید ہوئے اور بادشاہ اور پیغمبر خدا کے فضل سے سلامتی کے ساتھ نکل گئے۔

حضرت حسن بصری فرماتے ہین کہ وہ شخص جسنے عالم حیات مین اپنی قوم کو نصیحت کی اور بعد مرنیکے اونکے حسن عاقبت کی تمنا کی وہ حبیب النجار ہی تھے۔

مروی ہے کہ بعد شہید ہونے حبیب نجار کے شمعون الصفا کو وحی پہونچی کہ اب سب اہل توحید شہر سے باہر چلے جائین کہ عذاب ہمارا ان مشرکین کو ہلاک کریگا تو شمعون الصفا نے اوسی شب کو سب اہل توحید کو ہمراہ لیکر ہجرت کی جب صبح ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے شہر کے دروازہ پر ایک آواز ایسے زور سے کی کہ اوسکے صدمے

Marfat.com

شہر کا شہر غارت ہوگیا کما قال اللہ تعالیٰ شانہ وما انزلنا علیٰ قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون ترجمہ یعنی اوتاری نہین ہمنے اوسکی قوم پر اوسکے پیچھے آسمان سے کوئی فوج اور ہم اوتارا نہین کرتے یہی تہی ایک چنگھاڑ بس اتہے سب بجھے ہوئے خاکستر۔ اور تمثیل دی حضرت سرور عالم علیہ الف الف صلوٰۃ نے اونکے حال کے ساتھہ حبیب نجار کی اسلئے کہ جیسے وہ تائید دین مین اپنی قوم کے ہاتھہ سے شہید ہوئے تھے یہہ بہی اسیطرح اپنی قوم کے ہاتھہ سے دین کی تائید کے سبب سے شہید ہوئے انتہیٰ کذا فی مواھب العلیا وترجمہ عجایب القصص۔

روضۃ الاحباب مین ہے کہ **عروہ** نے بعد بیان کرنے حقوق سابقہ ثابتہ کے کہا کہ تمکو معلوم ہو کہ یہہ مرد یعنی **محمد** صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہت اچہی بات مصلحت وانصاف کی کہتے ہین اوسکو قبول کرو اور مجہکو بہی اجازت دو کہ مین اونسے جاکر باتین کرون دیکہون وہ کیا کہتے ہین اور سونچون کہ کیا مصلحت ہے پہر اون لوگون نے اون کو اجازت دی وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین آکر حاضر ہوئے حضرت نے جو بدیل سے فرمایا تہا وہی بات اون سے کہی پہر اونہنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی کہ اے **محمد** صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہہ بات مجہکو بتلا دو کہ اگر تم نے اپنی قوم کی بیخکنی کی تو کون سی خوبی ہوگی تمسے پہلے عرب مین کسینے نہین اپنی اصل قوم کو تباہ وہلاک کیا ہے اور نہ ایسا معاملہ اپنی قوم سے کیا ہے اور اگر تم اونکے مغلوب ہوگئے تو پہر کہو کیا حال ہوگا اور بے شک ایک جماعت اوباشونکی تمہارے پاس جمع ہوگئی ہے بعد گذرنے ایک مدت کے یہہ تمکو چہوڑکر چلے جاوینگے اور یہہ گفتگو عروہ کی محض لغو اور فضول تہی کہ گمان کیا اونسنے اہل اللہ کے حالات کو اہل دنیا کے حال پر اسلئے حضرت ابوبکر صدیق رض

Marfat.com

لئے کہ اوس مجلس مین تھے عروہ کی یہہ بات سنکر شدت اور غلظت اوسپر کرکے فرمایا امصص بظر اللات یعنی چوس اوس گوشت کے ٹکڑے کو جو لات کے اندام نہانی پر ہے اور لات نام اوس بت کا ہے جسکو قریش اور ثقیف پوجتے تھے اور عادت عرب کی تھی کہ جو سخت گالی کسیکو دیتے تھے امصص بظر امک کہتے حضرت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسمین تشدد کیا کہ لات کو قایم مقام اُم کے کیا اور نسبت کی اوسکی طرف اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جو عروہ پر غصہ آیا تھا یہہ اوسکے غرور تکبر کے سبب سے آیا اور زیادہ تر اس سبب سے ہوا کہ اوسنے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نسبت خیال کیا کہ یہہ آپ کو چھوڑکر بھاگ جائینگے اسلئے حضرت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا نحن نفر منہ وندعہ یعنی کیا ہم بھاگ جائینگے اور آپ کو تنہا چھوڑ دینگے تجھکو ابھی ہماری عاشقی اور صادقی اور حقانیت اور وفاداریونکے حالات نہین معلوم ہین۔ عروہ نے جب یہہ باتین سُنی تو سر اوٹھاکر پوچھا کہ یہہ کون شخص ہے جو ایسی باتین کر رہا ہے کہا گیا کہ یہہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہین اوسنے کہا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ خبردار ہو کہ خدا کی قسم اگر تیرا حق کہ جسکے مینے مکافات نہین کی مجھپر نہوتا تو مین اسکا جواب اور سزا تجھکو دیتا اور حق حضرت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عروہ پر یہہ تھا کہ ایام جاہلیت مین عروہ پر دیت لازم ہوگئی تھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے لوگون نے عروہ کی اعانت کی تھی اور روایت مین ہے کہ دس اونٹ جوان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوسکو دئے تھے۔

اور ایک روایت مین ہے کہ ہر ایک نے اوسکے یارون اور دوستون مین سے اوسکو ایک ایک اور دو دو گائین دی تھین اور مروی ہے کہ عروہ ہنگام تکلم اپنا ہاتھ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ریش مبارک کیطرف لیجاتا تھا

Marfat.com

جیسے کہ اجلاف عرب کی عادت تھی کذا فی المدارج اور مواہب لدنیہ مین ہے
کہ کلام کرتا تھا عروہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اور ریش مبارک چھولیتا
تھا اور مغیرہ بن شعبہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے برابر کھڑے تھے
اور تلوار باندھے اور خود سر پر رکھے ہوے تھے جب عروہ ریش مبارک کیطرف ہاتھ
بڑہاتا تھا تو مغیرہ اپنی تلوار کی کوتھی اوسکے ہاتھ پر مارتے تھے اور کہتے اخر یدك
عن لحیۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعنی اپنا ہاتھ
حضرت کی ریش مبارک کے پاس سے ہٹالے علما فرماتے ہین کہ عادت عرب کی یہہ
تھی کہ وہ ریش پکڑتے تھے نہایت نرمی سے اوس شخص کی جس سے ہمکلام ہوتے
خصوصاً مہربانی اور ملاطفت کے واسطے کہ یہہ شخص ہمپر مہربان ہو اور ہماری باتون کی
طرف توجہ کرے اور یہہ ایک طریقہ تالیف قلوب کا تھا اور مغیرہ بپاس ادب اوسکو
اس امر سے روکتے تھے۔ روضتہ الاحباب مین ہے کہ جب مغیرہ نے بار بار کوتھی
تلوار کی عروہ کے ہاتھ پر ماری تو وہ خفا ہوکر کہنے لگا کہ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم تمہارے صحابہ مین سے یہہ کون شخص ہے جو مجھکو ایذا دیتا ہے
خدا کی قسم مین گمان نہین کرتا کہ تمہارے اصحاب مین سے ایسا کوئی لئیم اور بُرا آدمی ہو
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ یہہ تیرے بھائی کا
بیٹا ہے عروہ نے مغیرہؓ کی طرف مونہہ کرکے کہا کہ اے غدار مین تیری غداری کی
اصلاح کرتا ہون اور تو مجھسے ایسا کرتا ہے اور حال یہہ تھا کہ مغیرہ ایام جاہلیت مین
تیرہ۱۳ آدمیون کے ساتھ جو قبیلہ بنی مالک سے تھے اور قبیلہ ثقیف سے تھے مصر کے
بادشاہ مقوقس کے پاس گئے تھے۔ جب مصر مین پہونچے اور مقوقس سے ملاقات
کی تو اوسنے ہر شخص کو انعام دیا مگر مغیرہ کو کچھہ نہ دیا اوسکو اُنپر رشک آیا جب اودہر
سے پھرتے ہوے ایک منزل مین اوترے تو وہ لوگ بہت سی شراب پیکر خوب

Marfat.com

مست ہوکر سو رہے مغیرہ نے تیرہون آدمیون کو مار ڈالا اور اونکا مال لیکر مدینہ مین
آیا اور مسلمان ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اے مغیرہ تیرا
ایمان واسلام مقبول ہے مگر جو مال تو لایا ہے اوس سے ہمکو کچھ کام نہین ہم اوس مین
سے خمس نہین لیتے۔ اِنَّ اموال اِهل الشرك اذا اخذوها عند الا
مان مردودة الیٰ اربابها یعنے بیشک مال اہل شرک کا لین اوسے نزدیک
امان کے تو پھیرا جائے وہ مال اوسکے مالکون کی طرف کذا فی حاشیة روضة
الاحباب جب بنو مالک کو یہہ حال معلوم ہوا تو مغیرہ کی قوم سے لڑنا جھگڑنا شروع
کیا عروہ بن مسعود ثقفی نے بنو مالک کے رئیس مسعود بن عمرو سے اسی مقدمہ مین
گفتگو کرکے کوشش وسعی سے صلح کروائی تیرہ آدمیون کا خون بہا دینا ٹھہرا دیا تو
عروہ کا یہہ کہنا کہ مین تو تیرے عذر کی اصلاح کرتا ہون اسی قصہ کی طرف اشارہ تھا۔
مدارج النبوت مین ہے کہ اس مجلس مین عروہ بن مسعود صحابہ کیطرف کنکھیون سے دیکھتا
تھا اور اونکے حالات قلبی کا اندازہ کرتا تھا اور وہ یعنی صحابہ جو حضرت کی تعظیم اور
ادب بجالاتے تھے اونکو دیکھکر حیران تھا بعد مراجعت کے مشرکانِ قریش سے کہا
کہ اے معشر قریش مینے صحبت ملوک اور کبرا وعظما کی اوٹھائی ہے اور قیصر وکسریٰ
ونجاشی کی ملازمت بھی کی ہے مگر اونمین سے کسیکے ملازمون کو ایسا ادب کرتے ہوے
نہین دیکھا جیسا کہ اصحاب محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم محمدؐ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کا ادب کرتے ہین اگر اثناے گفتگو مین اونکا لعاب دہن کسیکے ہاتھ
پر پڑجاے تو اوسے اپنے مونہہ سے مل لیتا ہے اور جو وہ کسی کام کرنیکا حکم کرین کہ
اوسے ادنیٰ آدمی کرسکتا ہے تو بزرگ ترین قوم کا اوسے نہایت اعتقاد سے بجالاتا
ہے اور جو اونکے سامنے باتین کرتے ہین تو نہایت آہستہ اور دبی ہوئی آواز سے
کرتے ہین اور جب وہ باتین کرتے ہین تو اونکی طرف تیز نگاہ نہین کرتے اور بسبب

Marfat.com

کمال احترام اور تعظیم کے اونکے چہرہ کیطرف نہین دیکھتے اور جب وہ وضو کرتے ہین تو اونکے وضو کے پانی پر آپسمین اتنا جھگڑتے ہین کہ قریب ہے کہ مارے جائین اور جو کوئی بال ڈاڑہی یا سر کا زمین پر گرتا ہے تو اوسے تبرکاً اوٹھا لیتے ہین اور نہایت ادب کے ساتھ اوسے کسی اچھے پاکیزہ ظرف مین رکھہ چھوڑتے ہین اور سوا اسکے اور جو کچھہ حالات اوسنے دیکھے تھے مفصل بیان کئے اور جو کچھہ حالات اونکی مردانگی وشجاعت اور اتفاق ومحبت کے دیکھے تھے وہ بہی بیان کئے کہ زیادہ اوس سے کوئی نکر سکے اور اوسنے کہا خدا کی قسم مینے ایک لشکر دیکہا کہ وہ تم سے مونہہ نہ پہیرینگے اگرچہ سب مارے جاوین یا تمپر غالب آوین اور جو کہ انجام کار اوسکا ایمان پر تہا اور پختہ کار اور قدردان مرد تہا اور مانند اور مشرکون کے متعصب نتہا جو کچھہ اوسنے دیکہا تہا اپنی آنکھون سے صاف صاف بے کم وکاست بیان کر دیا اور وہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ادب کی حالت دیکھکر متحیر تہا اوسوقت تک وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مرتبہ سے کماحقہ واقف نہوا تہا اور وہ بصارت و عقیدت جو صحابہ کو مل چکی تہی اسکو عطا نہوئی تہی وگرنہ ہرگز متحیر نہوتا مگر پہر بہی نصیحت قریش اور صوابدید وقت مین کافی تہا لیکن وہ شقاوت شعار ناہنجار قریش اپنی ضد پر ثابت قدم تھے اور کہتے تھے کہ یہہ نصیحت کی باتین ہمارے خیال مین نہین آتین ہم اپنے قصد پر مضبوط ہین کہ ایکے سال محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اور اونکے یارون کو زیارت کے واسطے بیت اللہ مین نجانے دینگے ایکے سال وہ لوٹ جائین اگلے سال آئین پہر جب عروہ کی سعی وکوشش سے صلح مرانجام کو نہ پہونچی تو ایک اور شخص جلیس نام جماعت احابیش مین سے قریش سے اجازت لیکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ملاقات کو آیا آپنے اوسے دیکھکر فرمایا کہ یہہ شخص اون مین سے ہے کہ جو قربانی کی تعظیم کرتے ہین۔ قربانی کے اونٹ اوٹھا کر

Marfat.com

اسکے سامنے سے نکالو پس صحابہ نے ایسا ہی کیا اور لبیک کہتے ہوئے اوسکے سامنے سے گذرے جلیس نے جو یہہ دیکھا تو جان لیا کہ یہہ اہل قتال سے نہین ہین اور کہا کہ لایق نہین ہے کہ اس قوم کو زیارت بیت اللہ سے روکین اور ایک روایت مین ہے کہ اوسکو رقت ہوئی اور آنسو اوسکے جاری ہوگئے اور کہا اوسنے هللت قریش ورب الکعبة یعنی ہلاک ہوے قریش قسم ہے پروردگار کعبہ کی اور یہہ لوگ نہین آئے ہین مگر عمرہ کرنیکو اور اوسیوقت حضرت سے بغیر ملاقات کئے لوٹ گیا اور قریش سے کہا کہ مینے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا کہ اونٹون کو اشعار اور تقلید کرچکے ہین اور بیت اللہ کی زیارت کا قصد رکھتے ہین مصلحت نہین ہے کہ اونکو زیارت سے روکو قریش نے اوسکو اس خبر مین سچا جانکر اوسکو نادان اور بے وقوف سمجھا جیسا کہ اسوقت کے مہذب لوگ اہل دین کو کہدیتے ہین کہ یہہ سیدہے سادے بزرگ ہین انکو دنیا کے معاملات سے کیا خبر ہے یونہین قریش نے کہا کہ اے جلیس تو اعرابی ہے ملکی معاملات سے واقف نہین ہے وہ اس بات سے خفا ہوا اور کہا اے قریش ہم تمسے اس بات مین موافق نہین کہ بیت اللہ کے زایرون کو زیارت سے منع کرین اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جان جلیس کی اوسکے قبضہ مین ہے اگر تم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو زیارت بیت اللہ سے روکوگے تو مین تمسے معہ تمام قوم احابیش کے روگردان ہوتا ہون قریش نے اوس سے عذرخواہی کی اور اوسکو تسکین وتسلی دی اور کہا کہ اے جلیس ٹہر کہ ہم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حسب خواہش صلح کرلین مروی ہے کہ جو لوگ قریش کیطرف سے آئے اور اونکی کوشش وسعی نے قریش کی فسادت قلبی مین اثر نکیا اور کچھہ فائدہ مترتب نہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چاہا کہ کسیکو بھیجکر اسمقدمہ مین سعی کرین

Marfat.com

پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حراش بن امیہ کعبی خزاعی کو اونٹ دیکر بھیجا کہ قریش سے جاکر کہے کہ تشریف لانا آپ کا محض عمرہ کرنے کے لئے ہے جب یہہ قریش کے پاس گئے تو اون ناہنجارون نے اونکے اونٹ کی کوچین کاٹ ڈالین اور اونکے قتل پر مستعد ہوے اونکی قوم کے لوگ جو مکہ معظمہ مین تھے اون لوگون نے انکو بچایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بھیجدیا پھر یہہ رائے ہوئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھیجے جائین مگر یہہ رائے بھی قرار نپائی پھر یہہ مشورہ ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ روانہ کئے جائین اسلئے کہ آپ کے رشتہ دار وہان بہت ہین آپکا جانا مناسب ہے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلایا اور مکہ کو روانہ کیا کہ ابوسفیان اور صنادید قریش سے جاکر کہدین اور اونکو جتلادین کہ ہم عمرے کو آئے ہین نہ لڑنیکو اور وہان جو مسلمان ہین اون سے کہدین کہ فتح نزدیک ہے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ حسب فرمان واجب الاذعان مکہ معظمہ کو روانہ ہوے اور منزل بمنزل مشرکون سے ملے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا پیام اونکو پہونچا دیا مگر کفار ناہنجار اپنی اوسی جہالت پر اڑے رہے کہ ممکن نہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کعبہ کی زیارت کرین سبحان اللہ کیا جاہل قوم تھی اور کسقدر قساوت قلبی تھی اونمین اور چونکہ حضرت کی شان رحمۃ للعالمینی کی تھی اس سبب سے سب جھگڑے اور بکھیڑے پیش آرہے تھے اگر آپ تیغ بکف ہوجاتے تو اوسیوقت سب کے سب ٹھیک ہوجاتے جیسا کہ اب آگے معلوم ہوگا آبان بن سعد بن العاص نے حضرت عثمان کی تعظیم کی اور اپنے مرکب پر سوار کیا اور خود آپ کے پیچھے بیٹھا اور مکہ کو لے گیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

نے پیام حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابوسفیان اور صنادید قریش کو
پہونچا دیا اون لوگون نے آپ کے پیام بری کا کبھی خیال نکیا پھر جب حضرت
عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اونکو قوم کے موافق پایا تو چاہا کہ فوراً وہان
سے مراجعت فرمائین قریش نے کہا کہ آپ چاہین تو طواف کرلین آپ نے فرمایا
کہ مین تنہا طواف نکرونگا جب تک حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم طواف نکرین وہ لوگ اسبات سے برہم ہوے اور آپ کو مراجعت سے
روک دیا۔

روایتے

کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے پاس سے مکہ کو روانہ ہوئے تو صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کہنے لگے
کہ خوشا وقت کہ عثمان مکّے کو گئے زیارت کعبہ کرینگے آپ نے فرمایا کہ میرا گمان
عثمان سے یہہ نہین ہے کہ وہ بغیر میرے طواف کرین ؎

فردوس چہ کار آید اگر یار نباشد جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی اقامت کو مکہ مین طول ہوا تو یہہ خبر مشہور ہوئی کہ حضرت عثمان غنی کو اور دس
صحابہ جو اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اجازت لیکر
آپ کے ساتھہ آئے تھے سب کو کفار قریش نے قتل کرڈالا حضور پر نور صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہہ خبر سنکر بہت مغموم ہوے اور درخت سے پشت لگاکر
بیٹھے اور صحابہ کو بیعت کے لئے فرمایا کہ ثابت قدم رہین اور اگر لڑائی پر جائین
تو قدم پیچھے نہ ہٹاوین اسی بیعتِ جان نثاری کی خبر کلام اللہ مین دی گئی ہے۔
لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونك تحت الشجرۃ یعنی بیشک
اللہ راضی ہوا اون مومنین سے جسوقت اون لوگون نے تمہارے ہاتھہ پر بیعت کی

Marfat.com

چونکہ اللہ تعالےٰ شانہ نے اس جماعت صحابہ سے رضامندی ظاہر فرمائی اسی وجہ سے اس بیعت کا نام

بیعت الرضوان ہے

اسمین پندرہ سو اصحاب آپ کے ساتھ تھے اونمین حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے اور حضرت عثمان رضؓ کے واسطے تو یہہ بیعت قرار پائی ہی تھی پھر نہین معلوم کہ کس قاعدہ سے ان اصحاب کا ایمان بعض حضرات کے نزدیک ثابت نہین ہے اللہ تعالیٰ شانہ اپنے کلام پاک مین اونکی رضامندی کی شہادت دے رہا ہے اور خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکی بیعت لی کتاب اللہ مین اوسکا ذکر بصراحت موجود حدیث مین موجود تاریخ مین موجود پھر اس واقع کا بطلان کس نئے اصول سے کیا جاتا ہے **ہذا العجب** ھٰذا العجب حدیث مین وارد ہے کہ نار مین نہ داخل ہوگا جو بیعت الرضوان مین حاضر ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی حاضر ہوا حدیبیہ مین نہ داخل ہوگا نار مین اور چونکہ حضرت عثمان غنی وہان جائے بیعت کی جگہہ پر حاضر نہتے تو حضور پرنور نے چاہا کہ وہ بھی اس فضیلت سے محروم نرہین تو آپنے اپنے بائین ہاتھ کو فرمایا کہ یہہ ہاتھ عثمان کا ہاتھ ہے پھر داہنے ہاتھ کو اپنے بائین ہاتھہ پر رکھکر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف سے ارکان بیعت ادا فرمائے اور بے شک عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قتل کی خبر ہو چکی تھی مومنین اللہ تعالےٰ شانہ کی یہہ حکمت تھی کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو یہہ شرف حاصل ہوا اور کفار مکہ نے جب اس بیعت کا واقعہ سنا تو نہایت خوفزدہ اور مرعوب اون کے دلونمین پیدا ہوا کہ اگر ہم حضرت سے لڑینگے تو ہلاک اور ریشہ برکنند ہو جائینگے بس مضطرب ہوکر مصالحت اختیار کی اور سہیل بن عمرو نامی کو بھیجا تاکہ واسطے

Marfat.com

تہا اس مہم کے واسطے بہیجا کہ ہمارے اور محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے درمیان مین صلح کرادے جس طریقہ سے ہوسکے اور مروی ہے کہ جب جلیس لوٹ کر قریش کے پاس گیا اور کہا کہ اس قوم کو زیارت بیت اللہ سے منع کرنا لایق نہین ہے تو مکرز بن حفص قریش سے اجازت لیکر لشکر اسلام مین آیا جب دور سے وہ دکہلائی دیا تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ مکرز بن حفص ہے اور یہہ مرد فاجر ہے اور روایت مین ہے کہ مرد غادر ہے اس سے بات نکرو اور خود آپ اوس سے کلام کرنے لگے اسمین سہل بن عمرو ایک جماعت قریش کے ساتھہ آیا آپ نے فرمایا سَهُلَ أَمْرُنَا یعنی آسان ہوا کام ہمارا اور ایک روایت مین یون بیان کیا گیا ہے قد سهل لكم امركم یعنے بے شک آسان ہوا کام تمہارا اور یہہ سہل بن عمرو بدر مین کافرونکے ساتھہ قید ہوئے تہے اور قوم قریش کے خطیب تہے پس کہا عمر بن خطاب نے یا رسول اللہ توڑ ڈالو دانت اسکے کہ پہر اسکے بعد آپ پر خطبہ نہ پڑہے آپنے فرمایا کہ اُمید ہے کہ وہ ایسے مقام مین کہڑا ہوکر خطبہ پڑہے گا کہ وہ محمود ہوگا اور اسلام لاے بعد فتح مکہ کے اور وہ مقام کہ آپ نے خبر دی تہی خطبہ پڑہنے کی وہ تہا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس عالم سے انتقال فرماگئے اور مکہ مین آدمی مختلف ہوگئے اور بعض مرتد ہوگئے اوسوقت سہل نے کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا خلافتِ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اسطرح کہ گویا سُن رہے ہین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ خطبے کو اور تسکین دی لوگون کو اور باز رکہا اونکو اختلاف سے اور وفات پائی سہل نے طاعون سے عمواس مین سنہ ۱۸ ہجری مین حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ خلافت مین اور کہا گیا ہے کہ وہ شہید ہوے یرموک مین اور باقی نہین رہی اونکی نسل اور ابوجندل اونکا بیٹا بہی طاعون عمواس مین فوت ہوا القصہ اونہون نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

سے عرض کی کہ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہماری ایک جماعت جو تمہاری
قید مین ہے اوسکو چھوڑ دو اور یہہ اسطرح ہوا تھا کہ پچاس آدمی قریش نے لشکر اسلام کی
خبر کو بھیجے تھے اور یہہ بھی اونکا مقصود تھا کہ اگر کوئی مسلمانون مین سے ملجاے تو
اوسے پکڑ لاوین اتفاقاً اون پچاس آدمیون کو محمدؐ بن مسلمہ نے اپنے ہمراہیون کیساتہ
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکے ساتھ کردئے تہے پکڑ لائے
آپ نے اونکے قید کا حکم دیا تھا جب سہیل نے اون قیدیونکو طلب کیا تو آپ نے
فرمایا کہ تم میرے اصحاب یعنی عثمانؓ اور اونکے ہمراہیون کو بھیجدو تو ہم تمہارے قیدی
چھوڑ دین - پہر خویطب بن عبدالعزیٰ اور مکرز بن حفص نے ساتہہ سہیل کے کیسکو
مکہ مکرمہ مین بھیجا کہ اصحاب محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جو روک رکھا ہے
بھیجدو تاکہ ہمارے قیدی خلاص ہون پہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے
دسون ہمراہیون کے ساتہہ آے کذا فی المعارج النبوۃ - اور روضۃ الاحباب
مین ہے کہ وہ پچاس آدمی قریش کے جو محمدؐ بن مسلمہ پکڑ لائے تھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مہربانی فرماکر چھوڑ دئے - اور اس روایت سے حضرت
عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا آنا اوسوقت ہوا کہ حضرتؐ نے بعد وقوع صلح کے
صلحنامہ کے لکہنے سے فراغت حاصل کی اور سہل بن عمرو کو اپنے پاس رکہا کہ
جب تک عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نہ آئین گے تجھے نہ چھوڑینگے پہر اوسنے قریش کو
لکہہ بھیجا کہ عثمانؓ کو چھوڑ دو کہ مین رہائی پاؤن پہر جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آے تو حضور پرنور نے سہل کو چھوڑ دیا کذا فی المواہب اللدنیہ - پہر سہل
نے کہا کہ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قریش تم سے اس شرط پر صلح
کرتے ہین کہ ایکے سال تم عمرہ نہ ادا کرو اگلے سال اسکی قضا کر لینا اگر اسپر آپ
راضی ہین تو صلحنامہ تحریر ہو جاے حضرت نے فرمایا کہ اچھا حضرت رسول مقبول نے

Marfat.com

اوس بن خولی کو کہ وہ خط وکتابت کی مہارت رکھتے تہے صلحنامہ لکھنے کو بلایا سہل نے کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہہ نامہ علی کو لکھنا چاہیئے جو آپکے چچا کے بیٹے ہین اور یہہ تقریر سہل کی اسوجہہ سے تہی کہ ظاہرا احق اور اولی معاملات مین اور مصالحات اور معاہدات وغیرہ مین اوسکے عصبات اور اہل ہی ہوا کرتے ہین اور یہی سبب تہا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سورہ توبہ پڑہنے کو کہ اوسمین نقض عہد اور منافقون کی توبہ کا بیان ہے اور اوسوقت آپنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بہیجا ہے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو حج ادا کرنے کے لئے امیر الحاج کرکے روانہ کرچکے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ سہل نے کہا کہ لکہے اس صلحنامہ کو علی یا عثمان اسلئے کہ عثمان بہی آپکے داماد ہین اور عصبات سے تہے پہر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکی التماس کے موافق حضرت صلی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور فرمایا کہ لکہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہل نے کہا کہ واللہ مین نہین جانتا ہون کہ رحمن کون ہے لکہو باسمك اللهم جیسے پہلے لکہا کرتے تہے مسلمانون نے کہا کہ یہہ نہوگا ہمتو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکہینگے حضرت نے فرمایا کہ اے علی لکہہ تو باسمك اللهم حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کے ارشاد فیض بنیاد کے موافق باسمك اللهم لکہدیا واضح ہو کہ مناقشہ صرف سہل کا ہے وگرنہ حاصل دونون کا ایک ہی ہے یہی وجہہ تہی کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رضامند ہوگئے فساد اسمین جب تہا کہ کسی بت کا نام ہوتا پہر آپنے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا کہ لکہہ هذا ما ضی علیہ محمد رسول اللہ یعنی یہہ وہ نوشتہ ہے جسپر صلح کی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے یہی لکہا کہ سہل نے پہر کہا کہ ہم آپکی رسالت کے قائل نہین ہین اگر یہہ لوگ آپ کو رسول جانتے تو زیارت بیت اللہ

Marfat.com

سے کیون روکتے رسول اللہ کی جگہہ ابن عبد اللہ لکھو آپنے فرمایا واللہ انی
رسول اللہ وان کذبتمونی یعنی قسم ہے اللہ کی بے شک مین اللہ کا رسول
ہون اگرچہ تم مجھکو جھٹلاتے ہو اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین رسول
اللہ بہی اور محمدؐ بن عبد اللہ بہی ہون اور فرمایا اے علی مٹا دو لفظ رسول اللہ کو
اور لکھدو وہان کلمہ محمدؐ بن عبد اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ واللہ
آپکے وصف رسالت کو ہرگز محو نکرونگا۔ اور مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے وہ کاغذ ہاتھہ سے رکھدیا اور ہاتھہ تلوار کے قبضہ پر رکھا یہہ انکار اور لکا لفظ
رسول اللہ کے مٹانے پر تہا نہ انکار امر رسول اللہ کا تہا اوس نام کی تعظیم کے سبب
سے جو اونکے دل مین تہی اور یہہ عین ادب تہا کہ پیدا ہوا تہا غائت عشق سے
پہر حضرت نے وہ نامہ حضرت علی کے ہاتھہ سے لیلیا اور کلمہ رسول اللہ اوس مین
محو کر دیا اور بجاے رسول اللہ کے محمدؐ ابن عبد اللہ لکھدیا باوجودیکہ آپ نے کبہی
کچھہ لکھا نتہا واضح ہو کہ ظاہر بعض احادیث صحیحہ کا اسپر دلالت کرتا ہے جو مذکور ہوا۔
اور بعض احادیث صحیحہ اسپر دال ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
اپنے دست مبارک سے وصف رسالت محو کیا اور علی رضی اللہ تعالے عنہ نے
اوسجگہہ **محمدؐ بن عبد اللہ** لکھدیا علما کی ایک جماعت نے اس روایت کی
ترجیح کی ہے اور کہتے ہین کہ روایت اول مخالف ہے ظاہر آیت کریمہ سے
وما کنت تتلو من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب
المبطلون ترجمہ اور تو پڑہتا نہ تہا اوس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکھتا تہا
اپنے داہنے ہاتھہ سے تو البتہ شبہہ کہاتے یہہ جھوٹے اور ایک جماعت نے
تمسک ظاہر روایت اول سے کیا ہے اور کہتے ہین کہ حضرت نے اپنے دست
مبارک سے لکھا اور تمسک آیت سے جواب دیتے ہین کہ یہہ قصہ اوس کے

Marfat.com

منافی نہین ہے بلکہ مفہوم قرآن سے یہہ معنی نکل سکتے ہین اسلئے کہ آیت مین
مقید کیا ہے نفی کتابت کو پہلے نزول قرآن سے اور بعد اوسکے اُمّیّت آپ کی
مقرر اور محقق ہوگئی۔ اور معجزہ آپکا اس سبب سے ظاہر ہوگیا اور بیخوف ہوے
ریب وشک سے اس امر مین اور کوئی مانع نہین ہے اس سے کہ صنعت کتابت
آپ کو حاصل ہوگئی ہو بغیر تعلیم کے اور یہہ ایک دوسرا معجزہ ہے اور اسکی تائید
مین حدیثین وارد ہین ازانجملہ ایک حدیث ابن ابی شیبہ کی کہ اوسنے اپنی مصنف
مین طریق عون بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت دنیا سے نہین گئے جبتک
لکھا پڑھا نہین اور کہا ہے کہ منکرین کتابت نے تکفیر کی ہے مثبتین کتابت کی اور
کہا ہے شعر بریت ممن شرے دنیا بآخرتہ ٭ وقال ان رسول اللہ
قد کتبا ٭ ترجمہ یعنی بَری ہین ہم اوس شخص سے کہ خریدا اوسنے دنیا کو آخرت
کے بدلے مین ٭ اور کہا کہ بے شک رسول اللہ نے بہ تحقیق لکھا ہے ٭ اور کہا
ہے اونہون نے کہ اللہ تعالے نے منزہ اور مُبرّا کیا اپنے رسول کو خط وکتابت
سے اور فرمایا آپ کو نبی اُمّی اور اسیکو دلیل نبوت ٹھہرایا ہے کما فی التنزیل پس
اثبات کتابت مین ابطال اس برہان کا لازم آیا اور یہی سبب کفر ہے اور مثبتین
کتابت تمسک کرتے ہین ساتھہ حدیث ابن ابی شیبہ کی قوت سے کہ ما مات
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حتی کتب وقرءَ
ترجمہ یعنے نہین وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
یہانتک کہ لکھا اور پڑہا۔ کہا مجالد نے جو ناقل اس حدیث کا ہے کہ ذکر کیا مینے
شعبی سے اونہون نے بہی تصدیق اسکی کی۔ اور کہا قاضی عیاض نے کہ اثار و
اخبار وارد ہوئے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معرفت خط کی
تہی اور اوسکی حسن تصویر پر بہی عبور تہا یعنے اوسکے نیک و بد اور اصول سے

Marfat.com

واقف تہی اور اسکی تائید خود حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا قول
شریف کرتا ہے کہ فرمایا کاتب کو کہ لکھہ تو قلم کو کان پر کہ یہہ تجھکو یاد دلانے والا زیادہ
ہے اور معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جو آپ کے کاتب تھے فرمایا کہ سیاہ رکھہ
سیاہی کو اور ترچھا قلم کو بنا اور پورا لکھہ حرف ب کو اور متفرق سین کو یعنی دندانے
اوسکے جدا جدا لکھہ اور گول لکھہ میم کو کہتے ہین قاضی عیاض کہ اگرچہ یہہ مرویات
اثبات حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لکھنے کا نہین
کرتے ہین مگر دور نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لکھنے کا
علم دیا گیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو علم ہر شے کا تھا اور جواب
دیا اسکا جمہور نے کہ یہہ احادیث مذکورہ ضعیف ہین اور لکھا اوسکو علی کرم اللہ
وجہہ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے موافق
پس نکتہ قول راوی مین یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ
بتا مجھکو جگہہ اوس کلمہ کی یعنی جس جگہہ محو کرنے سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
انکار کیا تھا کہ محو کرین آپ اوسکو اپنے ہاتھہ سے نہ یہہ کہ خود لکھین اوسکی جگہہ پر
اور پس کا لفظ گویا حذف ہے اس کلام مین فمحاھا فاعادھا لعلی فکتب و
اطلق کتب بمعنی امر۔ یعنی پس محو کیا اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے پھر دیدیا علی رضی اللہ تعالےٰ کو اور پھر لکھا اونھون نے یا یہہ کہ بولا گیا لفظ
کتب کا ساتھہ معنی امر کے اور اکثر کلام عرب مین معنی کتب کے امر آیا ہے جیسے
کتب الی کسریٰ وکتب الی قیصر اور کہا شیخ ابن حجر نے کہ حق وہی ہے
کہ معنی کتب کے امر بکتابت ہین۔

روضۃ الاحباب

روضۃ الاحباب مین ہے کہ بعضے اہل سیر لائے ہین کہ جب صلحنامہ مین محمد بن

Marfat.com

عبداللہ بجاے محمد رسول اللہ کے لکھا گیا آپنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے علی تجکو بھی ایک دن ایسا ہی واقعہ پیش آنیوالا ہے اور یہہ اشارہ تہا اسکی طرف کہ واقعہ صفین مین جب صلحنامہ لکھا گیا تو کاتب نے لکھا کہ یہہ کتاب ہے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے امیر معاویہ رضہ نے کہا کہ امیر المومنین مت لکھہ اگر ہم اونکو امیر المومنین ہی جانتے تو یہہ معاملہ اور مقابلہ اونسے کیون کرتے اونکی متابعت کرتے حضرت علی رضہ نے فرمایا صدق رسول اللہ اور کاتب سے کہا لکھہ علی ابن ابیطالب۔

القصہ صلح حدیبیہ کے دن جو شرط سہل بن سعد کرتے تہے حضرت قبول فرماتے تہے آور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اُسے لکھتے تہے اور حاصل مضمون صلحنامہ کا یہہ تہا کہ دس برس تک مسلمان اور قریش اور ایک روایت مین چار سال تک۔ ایک دوسرے کے شہرون مین آمد و رفت کرین اور باخود ہا کوئی کسی کے جان و مال سے تعرض نکرے اور جو کوئی کفار مین سے چاہے کہ عہد مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آجائے کوئی اوسکو مانع نہو اور جو کوئی عہد قریش مین آنا چاہے تو اوس سے بہی مسلمانون مین سے مزاحم نہو اور حلیفون اور ہم عہدون مین سے ایک دوسرے کے بر وکاٹو کا سنجائے اور اسکے سال مسلمان زیارت بیت اللہ نکرین اگلے سال اسکی قضا کرین مگر تین دن سے زیادہ مکہ مین نرہین اور سلاحون کو غلافون مین رکہین۔ اور جو کوئی بے اذن اپنے ولی کے قریش مین سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آجاے تو حضرت پہر اوسی قریش کو واپس کردینگے اگرچہ وہ مسلمان ہی ہوگیا ہو اور جو مسلمانون مین سے قریش کے پاس آوے تو قریش اوسکو پہر مسلمانون کے پاس نہ بہیجین۔ اہل اسلام نے اس شرط سے تعجب کیا اور کہا کہ سبحان اللہ کیونکر بہیجدینگے ہم اوسکو جو مسلمان ہوگا اور

Marfat.com

اور ایک روایت مین ہے کہ جب سہل نے اس شرط کا ذکر کیا تو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اچھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ رضامند ہوتے ہین آپ نے تبسم کرکے فرمایا کہ جو اونمین سے ہمارے پاس آویگا اور مسلمان ہوگا تو ہم اوسکو اولٹا بھیجدین گے تو اللہ تعالےٰ اوسکے لئے کوئی اور مخرج اور فراخی کر دیگا اور جو کوئی ہم مین سے اعراض کرکے اون مین چلا جاے تو وہ ہمارے کام کا نہین وہ کفار ہی کی مصاحبت کے لایق ہے۔ کہا صاحب مواہب لدنیہ نے کہ اگر کہے تو کہ کیا حکمت ہے امین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے موافقت کی سہل کی اس شرط پر کہ جو کوئی مشرکین قریش کے پاس سے مسلمانون کے پاس چلا آئے گو کہ وہ مسلمان ہی ہے مسلمان اوسکو پھر مشرکین کے پاس بھیجدین تو جواب اسکا یہہ ہے یعنی بے شک مصلحت ایسی کہ مرتب کی گئی تھی اوپر تمام کرنے اس صلح کے وہ تھی کہ ظاہر ہوے اوسکے ایسے ثمرات کہ ظاہر تھے اونکے واسطے بیان کی حاجت نہین اور فوایدا وسکے ایسے فواید تھے کہ سب نے اونکو دیکھہ لیا اور انجام اونکا فتح مکہ ہوئی اور مسلمان ہونا مکے والونکا اور داخل ہونا بہت سے آدمیون کا اللہ تعالیٰ کے دین مین گروہ گروہ اور یہہ اسلئے ہوا کہ وہ کفار قبل صلح کے مسلمانون سے ملتے جلتے نہ تھے اسلئے اونپر **اسلام** کی حقیقت اور اسکی عمدگی اونپر ظاہر نہوتی تھی اور اب جو باخود ہاکی آمد ورفت کا دروازہ کھل گیا اور اسلام کی خوبیان اونپر آشکارا ہوئین تو اونکو معلوم ہوا کہ ہان دنیا مین اگر کوئی مذہب ہے تو وہ اسلام ہی ہے اور حضور پرنور خیر البشر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے احوال وصفات پر نظر پڑی تو سمجھے کہ بے شبہ اللہ کا رسول ایسی ہی صفات کا مالہ سے متصف ہوا کرتا ہے خصوصاً اس صلحنامہ کی سخت شرطون کو کیسی نرمی کے ساتھہ

Marfat.com

قبول فرمایا پس جب صلح حدیبیہ ہوچکی اور موحدین اور مشرکین مختلط ہوے اور اہل مدینہ اور اہل مکہ کی باخود ہاکی آمد و رفت شروع ہوگئی اور آپس کے اہل و عیال بہی مل جل گئے اور مسلمانون سے جو اوصاف حمیدہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سُنے اور اپنی آنکھون سے بہی مشاہدہ کئے بس دل اونکے اسلام کی طرف مائل ہوگئے یہانتک کہ سبقت کی اسلام لانے مین اور فتح مکہ کا بہی انتظار نکیا اور جب فتح مکہ ہوئی تو چونکہ دلون مین سبکے اسلام کی محبت جاگزین ہوچکی تہی بے اختیار ہوکر دوڑ پڑے سب کے سب دین خدا کی طرف اور جو عرب غیر قریش تہے وہ قریش کے اسلام لانیکا انتظار کر رہے تھے وہ بہی قریش کے حالات دیکھکر ایمان لائے چنانچہ خبر دی اسکی اللہ تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید اور فرقان حمید مین اذا جآء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً الخ یعنے جبکہ آئی مدد اللہ اور فتح اوسکی اور دیکہا تو نے آدمیون کو کہ داخل ہوتے ہین اللہ تعالےٰ شانہ کے دین مین گروہ گروہ۔ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلام کر رہے تہے کہ ابو جندل بن سہل بیڑیان پہنے ہوے اور کلمہ شہادت پڑہتے ہوے لشکر اسلام مین آکر داخل ہوے اور حال یہہ تہا کہ یہہ پہلے سے اسلام لائے تہے اسی واسطے انکے باپ نے قید کیا تہا سہل نے اونکو دیکہکر عرض کیا کہ یہہ اول امر ہے کہ صلح اسپر واقع ہوئی ہے اسکو میرے سپرد کردو آپنے فرمایا کہ ہم ابہی کتابت سے فارغ نہین ہوئے ہین تو سہل نے کہا کہ ہم کسی امر پر صلح نہین کرتے آپنے فرمایا کہ ایک کو میری خاطر سے چہوڑ دو اوسنے نہ مانا مکرز بن حفص نے باوجودیکہ طبیعت مین عذر و فجور رکہتا تہا قبول کیا مگر سہل نے نہ مانا آپنے ابو جندل کو سہل کے سپرد کردیا اور فرمایا کہ اسکو ایذا اور تکلیف ندینا مکرز

Marfat.com

بن حفص اسکا ضامن ہوا ابوجندل نے کہا کہ اے مسلمانون مجھکو مشرکون کے
سپرد کرتے ہو اور تمکو نہین معلوم کہ مجھے کیا کیا ایذائین دی گئی ہین۔ حضرت سرور
عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوجندل صبر کرا ور اللہ تعالیٰ
سے ثواب طلب کر اسلئے کہ عہد شکنی کرنا ہمارا کام نہین ہے فان الصبر مفتاح
الفرج اور فرمایا کہ بے شک اللہ تعالےٰ شانہ تیرے واسطے کوئی مخرج اور
کشادگی پیدا کریگا۔ علمانے یہان پر دو وجہین بیان کی ہین ایک یہہ کہ ابوجندل
حبس کی حالت مین تھے یعنی اسلام لانیکے سبب سے انپر کشاکش اور تنگی تھی تو
اس صورت مین ثواب اسکا نقد اور حاصل ہونا اسکا غنیمت ہے اور اگر رخصت
پر عمل کرین تو بھی جایز ہے یہان رخصت سے مراد اسلام کا مخفی رکھنا ہی تا زمانہ کشود
کذا فی المدارج اسلئے کہ فرمایا حق تعالےٰ شانہ نے من کفر باللہ بعد
ایمانہ اِلّا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان یعنے جسنے کفر کیا سا تھہ اللہ کے
ایمان لانے کے بہ سبب اسکے کہ کسی نے اوسپر زبردستی کی ہو اور دل اوس کا
ایمان کے ساتھہ موانست رکھتا ہے وہ مسلمان ہی ہے۔ یعنی کہا خطابی نے کہ
تاویل کی ہے علما نے اسکی جو واقع ہوا قصہ ابی جندل مین دو وجہون پر ایک
اون مین سے یہہ ہے کہ بے شک اللہ تعالےٰ شانہ کے نزدیک ایمان کا مخفی رکھنا
مباح ہے اوسوقت تک کہ ڈر ہو قتل ہونیکا اور رخصت دی اوسکو کہ چھپا ہوا رکھے
ایمان اپنا اور اگر موقع ہو توریہ کرنیکا تو توریہ کرے اور جس صورت مین توریہ کا
بھی موقع نہو تو پوشیدہ رکھے ایمان کو لہذا ابی جندل کو جو کافرون کے سپرد کردیا
تو اونکی ہلاکت کا خوف نتھا اسلئے کہ سہل اونکا باپ تھا اور باپ بیٹے کا قتل روا
نہین رکھتا مگر بطور تنبیہ کچھہ سزا کریگا پس اوسکے واسطے توریہ ہے یعنی ایمان کا
چھپانا جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے صحابہ نے عرض کی کہ آپنے

Marfat.com

ابی جندل کو سپرد کر دیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
والغالب ان اباہ لا یبلغ بہ الی الھلاک یعنی اور گمان غالب یہہ بات
ہے کہ بے شک اوسکا باپ اوسکو قتل نکریگا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے از روے قانون فطرت یہہ ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے کی تنبیہ تو کرتا ہے
قتل اوسکا روا نہین رکھتا پس اوسکے واسطے ناکشودکار دین کا مخفی رکھنا مناسب
ہے اور یہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو سمجھایا تھا مگر اونکا
عشق اسدرجہ بڑہا ہوا تھا کہ وہ سمجھانا اونکو کافی نہوا آخر کو حضرت صدیق اکبر نے
اونکو خرید لیا اور آزاد کر دیا دوسری بات یہ تھی کہ اگر آپ انکو واپس نفرماتے تو
عہد کے خلاف ہوتا اور اسلام مین عہد شکنی کا بڑا خیال ہے تو ممکن نہ تھا کہ محمد
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سا نبی آخر الزمان ایک آدمی کے واسطے
عہد شکنی کرتا ولیکن وہ شخص کہ اوسپر فتنہ کا خوف ہے تو بے شک فتنہ امتحان ہے
اللہ تعالیٰ شانہٗ کا مبتلا کرتا ہے اللہ تعالےٰ شانہ اوسمین اپنے بندہ صابر و مومن کو
اور اختلاف کیا ہے علمانے اسمین کہ کیا جائز ہے کہ صلح کیجاوے اس شرط پر کہ
پھیر دیا جاوے اونکی طرف جو کوئی اون مین سے مسلمان ہو ایک جماعت یہہ کہتی
ہے کہ جایز ہے اور قصہ ابی جندل اور ابی بصیر اونکی سند ہے اور ایک جماعت
نے کہا ہے کہ جائز نہین ہے اور وہ جو واقعہ ہوا وہ منسوخ ہے اس حدیث کے
سبب سے انا بری من مسلم بین المشرکین یعنی مین پاک ہون اُس
مسلمان سے جو درمیان مشرکون کے ہو اور قول امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ
کا یہی ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تفصیل ہے عاقل اور
مجنون اور لڑکے مین کہ یہہ دونون رد کئے جائین اور عاقل نہ رد کیا جاے اسلئے
کہ ضابطہ انکے یہان یہہ ہے کہ جو ایسا مسلمان ہو کہ ہجرت اوسپر فرض نہو دار حرب سے

Marfat.com

اوسکو پھیر دینا درست ہے انتہیٰ قول مواہب کا منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ
اپنی جگہہ سے اوٹھکر ابوجندل کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ صبر کر یہ مشرک
ہین انکا خون کُتے کے خون کے مانند ہے اور تلوار کا قبضہ اونکے سامنے کر دیا
یعنی ابوجندل کے اور تصریحاً اور کنایتہً کہا کہ اپنے باپ کو مار ڈال کہ صلح تمام ہوجاے
چنانچہ خود حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ مین سمجھتا
تہا کہ ابوجندل تلوار مجھسے لیکر اپنے باپ کی گردن پر مار لیگا مگر وہ اوسکے مارنے پر
جرات نہ کرسکا اور ایک روایت مین ہے کہ ابوجندل نے کہا کہ اے عمر تم سہل کو
قتل کیون نہین کر ڈالتے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع فرمایا ہے ابوجندل نے کہا یا عمر
تم مجھسے زیادہ بجا آوری فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
مین احق نہین ہو پس سہل نے اوٹھکر ایک شاخ سمرہ کی ابوجندل کے مُنہ پر
ماری کہ جس سے مسلمان دردمند ہوکر رونے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجندل کو سہل کے سپرد کردو اگر اللہ تعالےٰ شانہ
اوسکا صدق واخلاص معلوم کریگا تو اوسکو اون لوگون سے رہا کرا دیگا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حکیم ظاہر و باطن تھے جو کیا آپ نے بہت
درست کیا اسلئے کہ ضرر خاص کا قبول کرلینا ضرر عام کے دفع کرنے کے واسطے
جائز ہے چنانچہ **اشباہ والنظایر** کے پانچوین قاعدے مین ہے کہ
اختیار کیا جاے ضرر خاص کو ضرر عام کے دفع کرنے کے واسطے اور اس کلیہ پر
بہت سے فروع مترتب ہوتے ہین اور بے شک حکمی مسایل مین سے ایک
کثیر النفع مسئلہ ہے جس سے آفتاب نبوت کی شعاعین پھیل رہی ہین۔

Marfat.com

منقول ہے

کہ مسلمانون کو اس صلح سے نہایت رنج ہوا اور سب صحابہ غمگین ہوے اور اس کا سبب یہہ تہا کہ صحابہ جانتے تہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کے خواب کا ظہور اسی سال مین ہوگا اور ہم مکہ کو جائینگے اور عمرہ کرینگے اور مکہ فتح ہوجائے گا حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے کہ اوسدن میرے دل مین ایک امر عظیم پیدا ہوا اور مراجعت کی مینے ساتھہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین اور عرض کی آپ اللہ کے رسول برحق ہین آپ نے فرمایا کہ ہان برحق ہون پہر مین نے عرض کی کہ ہم حق پر ہین اور ہمارے دشمن باطل پر ہین فرمایا ہان پہر مین نے عرض کی کہ ہمارے مقتول بہشتی ہین اور اونکے مقتول دوزخی ہین آپ نے فرمایا ہان پہر مینے عرض کی کہ کس لئے ہم اس نقصان اور ذلت کو گوارا کرین اور ایسی دبی ہوئی صلح کرکے لوٹین - آپ نے فرمایا اے ابن خطاب بے شک مین رسول خدا کا ہون اور اللہ تعالےٰ مجھکو ضایع نکریگا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا مین رسول خدا ہون اور نافرمانی اوسکی نکرونگا اور وہ میری مدد کرنے والا ہے - اور یہہ روایت مشعر ہے اسپر کہ یہہ صلح وحی سے ہوئی ہے نہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی راے اور اجتہاد سے حضرت عمر فرماتے ہین کہ کہا مینے کہ کیا آپ نے یہہ نہین فرمایا تہا کہ قریب ہے کہ بیت اللہ کی زیارت کو جائینگے اور طواف کرین گی آپ نے فرمایا کہ ہان ولیکن کیا میہ بہی کہا تہا کہ اسی سال مینے عرض کی کہ نہین آپنے فرمایا کہ غم مت کہا کہ تو زیارت بیت اللہ کو جائے گا حضرت عمر فرماتے ہین کہ اسیطرح ملول اور محزون مین آپکی مجلس سے اوٹہا اور

Marfat.com

اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس گیا اور تمام حکایت اون سے کہی جو جواب مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا تہا وہی اونسے سُنا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اے عمر جا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رکاب مضبوط پکڑ اور کچہہ اعتراض مت کر کہ وہ خدا کے رسول ہین جو کچہہ وہ کرتے ہین وحی کے موافق کرتے ہین اور مصلحت اسی مین ہے۔ اور منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا اونہون نے کہ بہت اعمال صالحہ مثل نماز و روزہ و تصدق و اعتاق وغیرہم اس گستاخی کے کفارہ مین کئے اللہ تعالےٰ شانہ قبول فرمائے

مدارج النبوۃ مین ہے

کہ یہہ روایت دلیل ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کمال علم اور وفور صدق و یقین پر اور مطابقت رکہتے تہے اس حدیث کے ساتہہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمائی تہی آپکی شان مین

حدیث درشان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

ماصب اللہ شئی فی صدری الا وصببتہ فی صدر ابی بکر

ڈالی اللہ تعالےٰ شانہ نے میرے سینہ مین کوئی شے مگر اوسی طرح ڈالی ابی بکر کے سینہ مین یعنے جو کچہہ اسرار اس صلح کے اللہ تعالےٰ شانہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو از روے وحی کے معلوم کرائے تہے وہ سب

Marfat.com

آپنے ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بتا دیئے ہون اِسلئے کہ سب صحابہ اس صلح کے شرطون سے بیزار تھے مگر آپ مطمئن تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قلب کو مطمئن کر دیا۔

راویون نے بیان کیا ہے کہ وہ سوال حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بطور استکشاف و استفسار کے تھا نہ بطریق شک و انکار کے حاشا و کلا اور باوجود اسکے خود حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ اب تک وسوسۂ شیطان اور کید نفس سے کہ اوسدن میرے دل مین گذرا تھا استغفار کرتا ہون۔

اور منقول ہے کہ مدت مصالحت حدیبیہ کے اندر اتنے مشرک مسلمان ہوے کہ برابری کرتے تھے ابتداے بعثت سے وقت مصالحت تک کی۔

اور فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ کوئی فتح اسلام مین صلح حدیبیہ کے برابر نہوئی مگر اسرار اوسکے عقل مین نہین آتے اور وہ ایک سر تھا جو اللہ اور اوسکے رسول کے درمیان مین تھا لیکن بندے جلدی کرتے تھے اور خداوند عزوعلا عجلت سے مبرا اور منزہ ہے۔

مواہب لدنیہ مین ہے کہ کہا علما نے کہ نہ تھا سوال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسمقدمہ مین شک کی وجہ سے بلکہ اسواسطے تھا کہ جو چیز پوشیدہ تھی وہ اونپر بھی ظاہر ہو جائے جس سے وہ کفارِ اشرار کو ساکت کرین الغرض جب صلحنامہ لکھکر درست ہوا اور اعیان صحابہ کی گواہیان مثل صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور ابوعبیدہ بن الجراح اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی اوسپر لکھی گئین اور بعض مشرکین کی بھی گواہیان مثل خویطب بن عبدالعزیٰ اور مکرز بن حفص کی تحریر ہوئین اور صلحنامہ صحت کو پہونچا تو بعد فراغ کتابت صلح حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے

Marfat.com

یارون سے فرمایا کہ اوٹھو اور اپنی اپنی قربانیان ذبح کرو اور سر حلق کراو۔۔۔ راوی کہتا ہی کہ خدا کی قسم کوئی نہ اوٹھا یہانتک کہ آپنے تین بار فرمایا اور کسی نے اسپر اقدام نکیا مروی ہے کہ آپ اوٹھکر ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور اون سے یہہ سب حالات بیان کئے اور صحابہ کی شکایت کی حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا نے عرض کی کہ آپ اسوقت اونکو معذور رکھین اسلئے کہ اونپر یہہ بڑا صدمہ ہوا ہے کہ جو کچھہ قریش نے اس صلحنامہ مین چاہا وہی آپ نے قبول فرمایا اور حالانکہ اونہون نے فتح مکہ پر عزم بالجزم کرلیا تہا اور آپ بغیر فتح کے لوٹے جاتے ہین اگر آپ کی خاطر مبارک یہی چاہتی ہے کہ صحابہ اس امر پر اقدام کرین تو آپ باہر تشریف لے جایئے اور کسی سے کچھہ کلام نکیجئے جب تک اپنی قربانی کو ذبح کرکے سر مبارک خلق نہ کرالیجئے آپ جب یہہ ارکان ادا کرلینگے تو ناگزیر سب کو ادا کرنا ہوگا چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور اپنی قربانی کو ذبح کیا اور حجام کو بلاکر سر مبارک حلق کرایا اور وہ حجام جسنے آپ کا سر مبارک حلق کیا تہا خراش بن امیہ بن فضل خزاعی تہا جب صحابہ نے یہہ حال دیکہا تو سب نے اوٹھہ اوٹھکر اپنی اپنی قربانیان ذبح کین اور سر منڈائے اور بعضون نے صرف بال کتروائے مگر سب کے سب ملول اور محزون تھے قریب تہا کہ کثرت غم سے ہلاک ہوجائین اور ایک روایت مین ہے کہ قریب تہا کہ کثرت غم سے ایک دوسرے کو مار ڈالے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللھم اغفر للمحلقین صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ والمقصرین پہر آپ نے فرمایا اللھم اغفر للمحلقین پہر صحابہ نے عرض کی کہ والمقصرین پہر آپ نے تیسری یا چوتہی بار فرمایا والمقصرین صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب تہا کہ آپ نے مکرر لمحلقین کے واسطے دعا کی اور مقصرین کے واسطے ایک بار دعا کی۔ آپ نے فرمایا کہ سر منڈانے والون نے شک نکیا۔

Marfat.com

منقول ہے

کہ حدیبیہ سے ابوجہل لعین کا اونٹ قربانی کے اونٹون مین سے بہاگ کر مکے کو چلا گیا اور اپنے بندہنے کی جگہہ پر جاکر کھڑا ہوگیا اور سارہان حضرت کے اوس کے تعاقب مین وہان پہونچے سفہاے قریش نے چاہا کہ اوسکو ندین سہل بن عمرو نے کہ اس صلح کا سبب تہا اون کو اس حرکت سے منع کیا اور کہا کہ اگر اسکو لینا چاہتے ہو تو سنو اونٹ اس کے بدلے مین حضرت کو دو۔ اگر وہ اونہین قبول فرمائین تو بہتر ہے بہیجدو اور اگر وہ قبول نہ کرین تو ہرگز اس کو مت روکو۔ اون لوگون نے سو اونٹ دینے قبول کئے لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہہ فرمایا کہ اوسکو اگر قربانی کے لئے مقرر نہ کیا ہوتا تو ہم اوسکے عوض مین سنو اونٹ لے لیتے پہر آپ نے اوس اونٹ کو لیکر قربانی اوسکی کردی اور حدیبیہ مین جو ساکین اور فقرا تہے اونکو گوشت قربانی کا بانٹ دیا پہر اور مسلمانون نے اپنی قربانی کا گوشت کہایا یہین سے ہے کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ حرم مین نحر محصر کو تحلیل کی شرط نہین جانتے اور حنفیہ جو تحلیل محصر کی شرط نحر فی الحرم مقرر کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ حدیبیہ بعض داخل ہے اور بعض اوسکا داخل حرم نہین ہے اور تمسک ہمارا یہہ آیت ہے فان احصرتم فما استیسر من الھدی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ یعنی پہر اگر روکے گئے تم تو واجب ہے جو میسر ہو قربانی بہیجدو اور نہ منڈواؤ اپنے سرون کو جب تک نہ پہونچے قربانی اپنے ٹہکانے پر یعنی جو تم حج یا عمرہ شروع کرکے احرام باندہ کر کعبہ کو چلے پہر بہ سبب کسی مرض یا دشمن کے روک گئے اور چاہو کہ احرام سے نکلو تو واجب ہے اوسپر کہ جو میسر ہو اونٹ یا گائے یا بکری قربانی بہیجو جب قربانی حرم مین داخل ہوجاے اور ذبح ہو تب وہ

Marfat.com

محرم حلال ہوجاوے مقرر کردے ایک روز ذبح کے لئے منیٰ مین اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک احصار عمرہ سے نہین ہوتا اور ہماری دلیل اسکے ہونے مین یہی حدیبیہ کا قصہ ہے کہ حضرت اور اصحاب احرام عمرہ کا باندہے تہے اور روکے گئے تہے ہذا ملخص مافی تفسیر آیات الاحکام نقلاً عن احمدی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بیس۲۰ اونٹ ناحیہ کے ساتھہ مکے مین بہیجے کہ مروہ مین اونکو ذبح کرکے وہان کے مساکین پر تقسیم کرے کہتے ہین کہ اونٹ ابوجہل کا اونہین مین تہا اور احادیث مین ثابت ہوا ہے کہ ابوجہل کے اونٹ کو قربانی کے اونٹون مین شامل کرنے سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مقصد یہہ تہا کہ کفار کا دل اوسکی وجہہ سے مخزون اور مغموم ہو۔

مروی ہے

کہ جب سب مناسک عمرے کے ادا ہوچکے تو اللہ تعالیٰ شانہ نے ایک ہوائی بہیجی کہ اوسنے مسلمانون کے بالون کو اوڑاکر زمین حرم مین پہونچا دیا اور وہان اونکو پراکندہ کردیا۔ اور بعض کتب سیر مین ہے کہ جب حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سر مبارک حلق کرایا تہا تو موے مبارک درخت سمرہ کے پاس ڈالدی تہی صحابہ نے وہ بطریق تبرک اوٹہالئے تہے اور آپس مین تقسیم کرلئے تہے اُمِّ عمارہ کہتی ہین مینے بہت کوشش وسعی سے اون مین سے چند موے مبارک پائے تہے بیمارون کو دہوکر پلا دیا کرتی تہی اللہ تعالےٰ شانہ اونکی برکت سے مریضون کو صحت عطا فرماتا تہا۔

خواہم کہ برم از سر زلفین تو تارے
تا بر سر من سایہ کند روز قیامت

Marfat.com

روایت ہے

کہ آپ حدیبیہ ہی مین تھے کہ ایک جماعت مسلمان عورتون کی مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے آپکے پاس حاضر ہوئی ازان جملہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ بن معیط تھین کفار نے چاہا کہ اونکو لیجائین اتنے مین جبریل علیہ السلام نازل ہوے اور فرمان حضرت باری عزاسمہٗ کا لاے کہ مسلمان عورتون کو کافرون کے پاس نہ بھیجو۔ اور بہ سبب شرف اسلام کے کوئی مسلمان مہاجرہ عورت کافر کے نکاح مین نرہے۔ اور کوئی مرد مسلمان کافرہ عورت کو اپنے نکاح مین نرکھے اور یہہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنی اے ایمان والو جب آوین تمہارے پاس مومنات مہاجرات عورتین تو اونکو جانچ لو اللہ خوب جانتا ہے اونکے ایمان پھر اگر جانو کہ ایمان پر ہین وہ تو نہ پھیرو اون کو کافرونکی طرف نہ یہہ عورتین حلال ہین اونکو نہ وہ مرد حلال ہین انکو اور دو اون مردون کو جو اونکا خرچہ ہوا اور گناہ نہین تمکو جو نکاح کرلو اون عورتون سے جب دو اون کو اونکے مہر اور نرکھو قبضے مین ناموس کافرہ عورتون کے اور مانگ لو تم جو تمنے خرچ کیا اور وہ کافر مانگ لین جو اونکا خرچ ہوا ہے یہہ اللہ کا فیصلہ ہے تم مین فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔

فائدہ

یہہ حکم ہوا کہ اگر کسی کافر کی عورت مسلمان ہوکر آئے تو اوس مرد کافر نے جو اُسپر خرچ کیا ہو وہ پھیر دینا چاہیئے جو مسلمان اوسکو نکاح مین لاے وہ اُس مرد کافر کو ادا کرے اور اُس عورت کو مہر جدا دے اوسوقت نکاح کرے اور اسی حکم کے مقابل مین یہہ حکم ہوا کہ جس مسلمان کی عورت کافرہ رہگئی ہے وہ اوسکو چھوڑ دے پھر جو کافر اوسکو

Marfat.com

نکاح مین لاے اس مسلمان کا خرچ کیا ہوا پھیر دے جب یہہ حکم نازل ہوا تو مسلمان
آمادہ ہوگئے لینے کو بھی اور دینے کو بھی لیکن کافرون نے دینا قبول نکیا اور وقت
یہہ اگلی آیت نازل ہوئی۔ جب یہہ حکم اوترا تو صحابہ نے جسکے نکاح مین کافرہ عورت
تھی چھوڑ دیا اوسکو اور طلاق دیدی ازانجملہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے
نکاح مین دو کافرہ عورتین تھین مکے مین آپ نے اون دونون کو طلاق دیدی
اون مین سے ایک کے ساتھ معاویہؓ اور دوسری کے ساتھ صفوان بن امیہ نے
نکاح کرلیا مواہب علیہ مین ہے ازانجملہ سعید بن حنظلی اوسکے پیچھے اوسکا
سافر مخزومی بھی آیا اور اوسنے کہا کہ شرط صلح مین یہہ بات بھی تھی کہ ہم مین سے
جو کوئی تمہارے پاس آجاے تو وہ پھیر دیا جاے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام
نازل ہوے اور کہا یارسول اللہ وہ شرط مردون کے لئے ہے نہ عورتون کے
واسطے اور یہہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنی امتحان کرو اونکا
کے ساتھ اسبات پر کہ وہ آئی ہین دار حرب سے دار اسلام مین صرف اسلام
سے اور نہین آئی ہین وہ اپنے خاوندون کی رنجش کے سبب سے اور نہ کسی
کے عشق کے سبب سے اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون
سے حلفی اظہار یعنی تمہے اسی طور سے مدارک مین ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ امتحان عورات کا یہہ ہے کہ کہے وہ شہادت دیتی ہین اسکی
کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
رسول ہین اوسی اللہ کے جو واحد لاشریک ہے اور یہی مدار شہادت ہے اللہ تعالےٰ
شانہ کے قول کے تحت مین اور نہین گناہ تم پر اسکا کہ نکاح کرلو اون سے جب دو
تم اونکو اونکے مہر اور حجت پکڑی حضرت امام ابوحنیفہ نے اوپر کہ مہاجرہ پر عدت
واجب نہین ہے وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما امتحانہا ان نزل

Marfat.com

اشهد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ایضا فیہ تحت
قولہ تعالیٰ - ولا جناح علیکم ان تنکحوا ھن اذا اتیتموھن اجورھن
وبہ احتج ابو حنیفۃ رح علی ان لا عدۃ علی المھاجرۃ یعنے مہر
لینے دینے کا حکم منسوخ ہے مواہب علیہ مین ہے کہ پہر حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دلائی اور مسافر جو اوسکا شوہر تہا اوسے آپنے خرچہ
دلا دیا وہ لیکر چلا گیا تو یہہ آیت اوتری لا جناح علیکم پہر حضرت عمر فاروق رض
نے سبیعہ سے نکاح کرلیا اور دوسری آیت اوتری ولا تمسکوا بعصم الکوافر الخ
بعد نزول اس آیت کے مسلمانون نے مہر مہاجرات کے ادا کئے اونکی خاوندون کو
اور کفار نے ادا کرنے مین مہر مرتدات کے انکار کیا تو یہہ آیت آئی ترجمہ اوسکا
یہہ ہے یعنی اگر جاتی رہین تمہارے پاس سے تمہاری عورتین کافرونکی طرف پس تم
غنیمت لو یعنی غزا کرو اور آخر تمکو فتح ہو اور مال تمہین ملے پس دو تم اونکو کہ گئی ہین
اونکی بیبیان دار کفر مین اور نہین مہر پایا ہے اونہون نے اونکے کافر خاوندون سے
جسقدر خرچ کیا تہا اونہون نے اوس عورت کے مہر مین اور ڈرتے رہو اللہ سے
جسپر تمکو یقین ہے - معالم مین ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے
کہ چہ عورتین مسلمانون مین سے مرتد ہوکر کافرونکے پاس چلی گئین اور حضرت رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونکے مہر غنیمت مین سے اُن کے
خاوندونکو دئے اور وہ یہہ ہین اُم الحکم دختر ابو سفیان عیاض بن شداد فہری
کی بی بی اور فاطمہ دختر ابی امیہ خواہر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بی بی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ہجرت کا قصد
کیا تو اُسنے انکار کیا اور مرتد ہوگئی اور بردع دختر عقبہ شماس بن عثمان
کی بی بی اور عزہ دختر عبد العزیٰ بن حنظالہ عمرو بن عبدود کی بی بی اور ہندہ دختر

Marfat.com

ابی جہل بن ہشام ابن العاص بن وایل کی بی بی اور ام کلثوم دختر جرول عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بی بی انتہیٰ۔

اور اسکا حکم جب تک عہد باقی رہا باقی رہا جب عہد اوٹھہ گیا یہہ حکم بہی منسوخ ہوگیا اور موضح القران مین فعاقبتم کی تفسیر لون ہے کہ پہر تم بہی عوض کرو یعنی جس مسلمانکی عورت گئی اور کافر اوسکا خرچ کیا ہوا نہین دیتے تو جس کافر کی عورت آوے تو جو اوسکا خرچ دینا تہا تو مسلمان بہی ندین اوسی مسلمان کو دین اور اوس مال کے لئے یہہ حکم جب تہا کہ کافرون سے صلح ٹہر گئی تہی پہیر دئے جو مال گہتی مین رکہا تہا اب یہہ حکم نہین ہے مگر جہان ایسی ہی صلح کا اتفاق ہوجائے۔

چنانچہ عورتون کا حکم فرمادیا کہ دلکی خبر اللہ کو ہے مگر ظاہر مین جانچنا یہہ ہے کہ اگلی آیت مین جو حکم ہے اوسے قبول کرین تو اونکا ایمان ثابت رکہو یہہ آیت ہے بیعت کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہاتہہ پر جب عورتین بیعت کرتی تہین تو یہی اقرار لیتے تہے وہ آیت شریفہ یہہ ہے یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینک فی معروف فبایعہن واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور الرحیم ترجمہ اے نبی جسوقت آوین تیرے پاس مسلمان عورتین اقرار کرنیکو اسبات پر کہ شریک نہ ٹہراوین اللہ تعالےٰ شانہ کا کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد کو قتل نکرین اور تہمت نہ باندہین کسی پر اپنے ہاتہہ اور پاؤن سے اور تیری نیکنی نکرین کسی بہلے کام مین تو انسے قرار کرو اور مانگ اونکے واسطے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

Marfat.com

فائدہ

طوفان باندھنا ہاتھ پاؤن مین یہ ہے کہ کسی پر جھوٹا دعویٰ کرین یا جھوٹی گواہی دین یا کسی معاملہ مین جھوٹی قسم کہا جائین اپنے دل سے بنا کر اور یہہ مطلب بہی ہین کہ عورت کسی اور مرد سے حاملہ ہو اور بچہ جنے اور کسی دوسرے مرد کا نام لے یا دوسرے مرد سے حاملہ ہو کر بچہ جنے اور اپنے شوہر کا نام لے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو عورت کسی دوسرے کے بچہ کو دوسرے کے ذمہ لگا دے اوسپر بہشت کی بو حرام ہے۔ کذا فی موضح القرآن

مروی ہے

کہ قریب بیس ۲۰ دن کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حدیبیہ مین ٹہیرے اور صحت کو پہونچا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حدیبیہ سے مراجعت فرمائی تو ایک رات کو منزل صہبان مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ تہے اور آپ سے تین بار پوچہا آپ نے کچہہ جواب ندیا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے نفس کو خطاب کر کے کہا کہ حیف ہے تجہپر کہ تین بار تو نے الحاح اور مبالغہ حضرت سے کیا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور آپ نے کچہہ جواب ندیا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے اونٹ کو تیز چلایا اور لشکر کے آگے آگے جاتا تہا اور ڈر رہا تہا کہ مبادا میری شان مین قرآن نازل ہو بعد ایک لحظہ کے سنا مینے کہ ایک آدمی مجہکو پکارتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تجہکو بلاتے ہین اس بات سے مجہکو اور بہی ڈر ہوا پہر مینے آپکے

Marfat.com

پاس جاکر سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ تو نے مجھسے بات کہی مینے اوس کا
جواب ندیا مین اسوقت وحی مین مشغول تہا آجکی رات مجھپر ایک سورت نازل ہوئی ہی
کہ مین اوسکو تمام دنیا کی چیزون سے زیادہ دوست رکھتا ہون پہر آپ نے انا فتحنا
کی سورت تلاوت فرمائی اور صحابہ کو مبارک باد دی اور صحابہ نے حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مبارک باد دی۔

اور ایک روایت سے نزول اسکا منزل کراع غمیم مین ہوا ہے۔ کہتے ہین
کہ جب سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سفر حدیبیہ سے مراجعت
فرمائی اور مدینہ مین تشریف لائے تو ابو بصیر عتبہ بن اسد ثقفی ہمقسم بنی زہرہ
کا مسلمان ہوکر مکے سے بہاگ کر سات دن کے عرصہ مین مدینہ کو آئے کفار
قریش نے دو آدمی ایک بنی عامر سے جسکا نام معلوم نہین اور دوسرا کوئی نام کہ
اوسکا ملازم تہا انکو خط دیکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین
بہیجا کہ آپ شرط صلح کے موافق ابو بصیر کو بہیجدین ابی ابن کعب نے وہ خط
مشرکون کا پڑہکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سنایا حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے ابو بصیر کو اونکے سپرد کر دیا ابو بصیر نے عرض کی یا رسول اللہ
آپ مجھکو مشرکون کے سپرد فرماتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
ارشاد کیا کہ ہمارے عہدنامے مین یہہ شرط ہے اور ہم خلاف عہد نہین کرتے ہمارا
کام عہد شکنی نہین ہے تو جا اللہ تعالے شانہ تیرے لئے کوئی صورت رہائی کی
پیدا کردے گا پہر وہ دونون شخص ابو بصیر کو مکے کیطرف لیکر چلے جب ذوالحلیفہ
مین جاکر اترے تو وہان مسجد مین ابو بصیر نے دو رکعت نماز پڑہی اور زاد راہ
جو وہ اپنے ساتہہ رکہتا تہا اوسے کہولکر اپنے آگے رکہکر کہانے لگا اور اونکو
بہی بلایا کہ سب اکہٹے بیٹہکر کہائین وہ بہی اپنا کہانا اوسکے پاس لائے اور

Marfat.com

کہانے لگے ابوبصیر نے نام ونسب اس عامری کا پوچھا اور کہا واللہ یہہ تیری تلوار کیا اچھی ہے اوسنے میان سے نکالکر کہا کہ یہہ تلوار ایسی ہی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے مینے ہمیشہ اسکو آزمایا ہے ابوبصیر نے کہا کہ مین تو اسے دیکھون اونسنے غفلت سے اوسکے ہاتھہ مین دیدی ابوبصیر نے ایک ہاتھ مارکر اوسے واصل بجہنم کیا اور وہ دوسرا جسکا نام کوثر تہا یہہ واقعہ دیکھکر بہاگا اور مدینہ مین فریاد کرتا ہوا حضور سرور عالم مین حاضر ہوا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ نے اوسکی طرف دیکھکر ارشاد فرمایا کہ اسکو کچھہ صدمہ پہونچا ہے اوسنے عرض کی کہ میرا ساتھی مارا گیا اور مجھکو بہی خوف ہلاکت ہے اسی عرصہ مین ابوبصیر بہی اوسی عامری کے گھوڑے پر سوار اور اوسکی تلوار گلے مین ڈالے ہوئے مدینہ مین آپہونچا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ نے اپنا عہد پورا کردیا اور مجھے اونکو دیدیا اب مجھکو اللہ تعالے شانہ نے اونسے نجات دی آپ نے فرمایا کہ یہہ عجب روشن کرنے والا ہے آتش حرب کا اگر کوئی ہوتا کہ اسکی مدد کرتا اور اس کلام مین کنایہ تہا ابوبصیر کے بہاگ جانے پر مدینہ سے اور اشارہ تہا اون مسلمانون کو جو مکہ معظمہ مین تہے کہ وہ بہی وہان سے بہاگ کر ابوبصیر سے ملجاوین یونہین کہا ہے شارحین نے اس کلام کی تفصیل مین اور اس معنی پر اوسکی مذمت نہین ہے بلکہ اوس سے تعجب مراد ہے کہ وہ عجب مردانہ مرد ہے کہ اگر کوئی اوسکی مدد اور اعانت کرے تو کام کرسکتا ہے بلکہ یہہ کلام متضمن ہے مدح کے واسطے اور ظاہر سیاق حدیث کا اور مقتضاے مقام ناظرین اسپر ہے کہ مراد سرزنش اور شکایت اوسکی ہو کہ فتنہ اوٹھانے والا اور فساد پیدا کرنے والا سمجھا جاے اور اسکو کوئی آگاہ کردے کہ ہمارے پاس نہ آوے اور کسی طرف چلا جاے کہ اوسکا ہمارے پاس رہنا باعث فتنہ اور جنگ کا

Marfat.com

ہوگا اور عہد شکنی ہماری طرف سے سمجھی جائیگی۔

ابوبصیر نے جب یہہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنی اور وہ سمجھا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عہد کا بڑا خیال ہے تو وہ مدینہ سے بھاگ کر ساحل دریا پر منزل عیص مین ٹھیرے اور وہی قریش کے کاروان کا رستہ تہا ملک شام کے سفر کے لئے پھر کچھ آدمی اونکے پاس جمع ہوگئے اور جو مسلمان مکہ سے بھاگتے وہ ابوبصیر ہی سے آکر ملجاتے تہے کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابوجندل بن سہل کو جو حدیبیہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین مسلمان ہوکر حاضر ہوئے تہے پیغام بہیجا اور اونکو ابوبصیر کے قصہ سے آگاہ کردیا پھر ابوجندل بہی اپنے باپ کے پاس سے بھاگ کر ابوبصیر سے ملگئے اسیطرح ابوبصیر کے پاس قریب تین سو آدمیون کے جمع ہوگئے اب جو قافلے مشرکون کے شام کی طرف اودہر ہوکر جاتے وہ اہل قافلہ مارڈالتے اور مال لوٹ لیتے یہانتک کہ قریش تنگ آگئے اور اپنے کئے سے پشیمان ہوے اور ابوسفیان بن حرب کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے پاس بہیجا اور بہت کچھ معذرت کی کہ اوس جماعت کو آپ اپنے پاس بلالین کہ ہمنے اوس شرط کو عہدنامہ سے نکال ڈالا جو کوئی ہم مین سے آپکے پاس آوے وہ امان مین ہے اور ہمکو اوس سے کچھ کام نہین پھر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کسیکو اوس جماعت کے پاس بہیج کر بلالیا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے ابوبصیر کو خط لکہا کہ اپنی جماعت کو لئے ہوئے ہمارے پاس چلا آ جب آپکا خط ابوبصیر کے پاس پہونچا ہے تو وہ حالت نزع مین تہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نامہ مبارک لیکر اپنے سر وچشم پر رکہا اور جان بحق تسلیم کی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

Marfat.com

پھر ابو جندل نے اونکو دفن کرکے اونکی قبر کے پاس ایک مسجد بنادی اور سب لوگونکو ہمراہ لیکر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوے۔ اور بعض صحیح بخاری کی روایت کے ظاہر سیاق سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آیت وھوالذی کف ایدیھم عنکم وایدکم عنھم الخ ابوبصیر ہی کے قصہ مین نازل ہوئی ہے اور حمیت اونکی یہہ تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کا اور بسم اللہ کا اقرار نکرتے تھے اور حائل ہوے اور کعبہ کے بیچ مین ھذا مافی روضۃ الاحباب ومدارج النبوت والسیر گاذرونی

اسی سال بعض اہل سیر کے نزدیک ملوک ایران و روم کے نام نامے روانہ کئے گئے

اسی سال مین حسب قول ظاہر بعض اہل سیر کے ملوک اطراف کے نام نامے روانہ ہوے اور ایک جماعت کہتی ہے کہ یہہ روانگی نامجات بنام شاہان کسریٰ اور روم وغیرہم ساتوین سال کے محرم مین واقع ہوئی صاحب روضۃ الاحباب کہتے ہین کہ جمع دونون قولون مین یون کیا ہے حضرت مخدوم سعید قدس سرہ نے کتاب درج الدرر مین کہ بھیجنا وکیلونکا چھٹے سال مین ہوا اور پہونچنا اونکا بادشاہون کے پاس ساتوین سال مین محقق ہوا اور کہا صاحب روضۃ الاحباب نے کہ مین کہتا ہون کہ قصد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا چھٹے سال مین ہوا آخر سال مین اور روانہ کرنا نامہ برون کا ساتوین سال کے شروع مین ہوا اور بعض کا انکین سے روانہ کرنا چھٹے سال کے آخر مین ہوا اور بعض نامہ بر روانہ کئے گئے

Marfat.com

ساتوین سال کے اول مین یہہ وجہہ علما کے اختلاف کی ہوئی اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چاہا کہ عجم کے بادشاہون کو نامہ بھیجین اور دعوت اسلام کرین صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ بادشاہونکا دستور ہے کہ وہ بغیر مہر کا نامہ قبول نہین کرتے اور نہ اوسے پڑہتے ہین۔

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مُہر کے واسطے انگشترین زرین بنوانا پہر ایک دن کے بعد حسب ایمائے جبریل علیہ السّلام سونیکی انگوٹھی کو چاندی کی انگوٹھی سے بدل دینا اور سونا مرد پر حرام کیا گیا

روایت

کہ صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کے عرض کرنے کے بعد آپ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور صحابہ مین سے بھی جسکو مقدر تھی اسنے سونے کی بنوائی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اتباع مین صحابہ نے بھی

Marfat.com

دوسرے دن حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور پیام حضرت باری تعالیٰ شانہ لائے کہ آپکی اُمت کے مردون کے واسطے سونا پہنا درست نہین حرام ہے فوراً آپ نے اپنے دست مبارک سے نکال ڈالی صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی فوراً ہی اپنی اپنی اُنگلیان خالی کر دین۔

اے مسلمان بھائیو

میری عرض سنو اور میرے واسطے دعا کرو کہ جیسی صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کی ہے اس امیدوار شفاعتِ رسول محمد اکبر غفر اللہ ذنوبہ وعن والدیہ کو نصیب کرے اللھم امین اللھم امین اللھم امین جو آدمی چاہے امیر ہو یا غریب یا نواب ہو یا بادشاہ اور یہہ دعویٰ کرے کہ مجھے رسولؐ اللہ اور اللہ جل جلالہ سے محبت ہے اور فرمان برداری خدا اور خدا کے رسولؐ کی نکرے وہ آدمی اپنے دعوے مین ہرگز سچا نہین ہے ہرگز سچا نہین ہے ہرگز سچا نہین ہے

شریعت

شریعت را مقدم دار اکنون — شریعت از طریقت نیست بیرون
کسے کو در شریعت را سخ آید — طریقت راہِ خود بروے کشاید

الغرض حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی کہ حلقہ اور نگینہ اوسکا چاندی کا تہا اور فرمایا کہ محمد رسول اللہ اوسپر نقش ہو اور یہہ نقش اوسپر تین سطرون مین تہا اوپر کی سطر مین اللہ اور بیچ کی سطر مین رسول اور نیچے کی سطر مین محمدؐ اور منع کیا گیا ہے کہ کوئی آدمی اپنی مہر مین

Marfat.com

یہہ نقش کندہ نکرائے پھر صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے آپکی موافقت کی اور اپنے واسطے چاندی کی انگوٹھیان بنوائین اور حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک مُہر کرنا بادشاہونکے نامہ پر اور قاضیون کے کتبے اور فتاوے پر **سنت متبعہ** ہے یعنی متابعۃ الرسول اور بعض نے کہا ہے کہ وہ سنت ہے بسبب فعل رسول اللہ کے کما فی المواھب اللدنیہ پھر آپ نے کاتبون کو بلایا اور نو بادشاہون کو نامے لکھوائے اور نام اونکے یہہ ہین نجاشی بادشاہ حبشہ۔ ہرقل باشاہ روم۔ کسریٰ بادشاہ مداین۔ مقوقس بادشاہ اسکندریہ حیفر وعبد پسران جلندی شاہ عمان۔ ہوذہ ابن علی رئیس یمامہ۔ حارث غسانی بادشاہ بلقا۔ حارث حمیری بادشاہ یمن۔ منذر ابن ساوی والی بحرین اور نو شخصون کو نامے دیکر اونکی طرف روانہ فرمایا۔ عمرو ابن امیہ ضمیری کو نجاشی کے پاس۔ اور دحیہ کلبی کو ہرقل کے پاس۔ اور عبداللہ ابن حذافہ سہمی کو کسریٰ کے پاس۔ اور حاطب ابن ابی بلتعہ لخمی کو مقوقس کے پاس اور عامر بن العاص کو حیفر وعبد پسران جلندی کے پاس۔ اور سلیط ابن عمر عامری کو ہوذہ ابن علی حنفی کے پاس۔ اور شجاع بن ذہب اسدی کو ابن ابی شمر غسانی کے پاس۔ اور مہاجر ابن امیہ کو حارث حمیری کے پاس۔ اور علا ابن حضرمی کو منذر ابن ساوی کے پاس۔

مروی ہے

کہ جب سب وکیل اپنی اپنی طرف روانہ ہوے صبح کی ان مین سے ہر ایک نے اوسحال مین کہ اوس قوم کی زبان سے خوب واقف تہا کہ جس قوم کی طرف بھیجا گیا تہا وہ بے تکلف اوسی زبان مین باتین کرتا تہا یہہ **معجزہ** حضرت خاتم الانبیا

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تہا یہہ اقتباس ہے روضۃ الاحباب اور مدارج النبوت ومواہب اللدنیہ کا۔ واما عمرو بن امیہؓ کو جو نجاشی کیطرف گئے تہے وہ حبشہ کا بادشاہ تہا اور یہہ لفظ نجاشی حبشہ کے بادشاہ کا لقب ہے ہربادشاہ وہانکا نجاشی کہلاتا تہا اور نام اوسکا اصحمہ تہا اور ترجمہ اصحمہ کا عربی زبان مین عطیہ ہے اوس نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نامۂ مبارک کی بڑی عظمت کی دونون ہاتھون مین لیا اور آنکھونپر رکھا اور اپنے تخت سے اوترکر فرش پر بیٹھا اور اسلام لایا۔

اور یہہ عمرو بن امیہ ضمیری ہین ضمیر نام ایک قبیلہ کا ہے اور یہہ بڑے پہلوان اور دلیران صحابہ مین سے ہین اور مردان عرب سے جرات اور تجربہ کارمین ممتاز تھے اور خاصر ہوے بدر اور احد مین مشرکون کے ساتہہ پہر اسلام لائے اُحد کے بعد۔

اور اول مشاہد اونکا سریہ معونہ ہے اور اونکو اوسدن عامر بن الطفیل نے اسیر کیا پہر اونکی پیشانی کے بال تراش کر چہوڑ دیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نامہ بر کرکے نجاشی کے پاس بہیجا جسکا مفصل بیان آگے آئیگا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انکو عمرو بن فروہ جذامی کی پاس بہی بہیجا تہا وہ قیصر روم کی طرف سے عامل تہا پہر مسلمان ہوا وہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین نامہ روانہ کیا اور مسعود بن سعد کے ساتہہ ہدیہ بہی بہیجا اور ایک کنچر کہ اوسکا نام فضہ تہا اور ایک گہوڑا کہ اوسکا نام ظراب تہا اور کپڑے اور قبائے سندس مذہب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسے قبول فرمایا اور مسعود بن سعد کو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے پاس بہی بہیجا تہا۔ اور وفات پائی

Marfat.com

عمرو بن امیہ ضمیری نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ حکومت
مین بمقام مدینہ طیبہ اور ایک قول کے موافق سنہ ۶۰ ہجری مین وفات کی کذا فی
مدارج النبوت

فائدہ

فقیر حقیر **محمد اکبر** داناپوری ابو العلائی غفر اللہ ذنوبہ وعین والدیہ عرض کرتا ہی
کہ ابتدائے زمانہ نبوت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
ہی مین ہر قوم کا ایک شخص جو اون مین خاصہ اور خلاصہ تہا اللہ نے آپکو عنایت
فرمایا تہا اونہین کے انفاس طیبہ کی برکت نے اوس قوم کو نور اسلام وایمان سے
سرتا بپا منور کر دیا تہا اونمین کے پہلے شخص **حضرت صدیق اکبر**
رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہین جنکے انفاس طیبہ کی برکت سے تصدیق نبوت حضرت
رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمام عالم مین پہیلی ہوئی ہے عموماً
اور عرب مین خصوصاً ؎

تصدیق نخستین زدلِ صدیق است

اسی کتاب سے معلوم ہوجائیگا کہ حضرت صدیق کے سبب سے اللہ تعالےٰ شانہ
نے کس کس کے دل کو نور ایمان سے منشرف ومنور فرمایا اور یہہ امر محتاج شرح وبیان
نہین ہے اظہر من الشمس ہے اور **حبش** کیواسطے حضرت **بلال حبشی** پیش رو
نجاشی سمجھے گئے۔ اور ملک ایران یعنی فارس کے واسطے حضرت **سلمان**
فارسی رضی اللہ عنہ بطور تحفہ ومژدۂ فتح فارس بہیجے گئے تہے اور ملک بصرہ
کیطرف سے حضرت **حسن بصری** رضی اللہ تعالےٰ عنہ خدمت حضور کیلئے گئے
تہے۔ اور ملک روم نے حضرت **صہیب** رومی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی

Marfat.com

معرفت درخواست روانہ کی کہ جب حضور پرنور فیض گستر عالم ہون تو میرا بہی خیال رہے"

حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم
زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی است

واضح ہو کہ جسوقت حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان نو بادشاہون کے نام نامے روانہ کیے ہین اوسوقت آپکی فوجی قوت چار ہزار آدمیون سے زیادہ کی نتہی اور جن بادشاہون کے نام نامے روانہ ہوئے ہین اُن کی طاقتین فُرادا فُرادا لاکھون آدمیون کی تہین ملک عجم اُسوقت تمام روے زمین پر اوّل درجہ کی سلطنت نتہی اور اسیکا جواب سلطنت روم نتہی اور جو باقی سات سلطنتین تہین وہ بہی آپ کی فوجی قوت سے بدرجہا زیادہ قوی تہین عقل کبہی اسکی اجازت نہین دیتی کہ ایسا کمزور آدمی یکہ وتنہا دفعتاً نو بادشاہون کے مقابلے کے واسطے میدان مین تیار ہوکر آجائے چنانچہ اسوقت کہ ہر بادشاہ فوجی قوت مین ایک دوسرے کا جواب ہے اکیلا دو بادشاہون سے نہین لڑسکتا۔ نکہ ایسا آدمی کہ جو نہ بادشاہ ہو نہ کوئی زمیندار نہ سوداگر اور وہ نو بادشاہون کو دعوت جنگ دیدے لامحالہ یہی سمجہا جائے گا کہ ضرور اسکو کسی بہت بڑے قوی بادشاہ کی مدد پر پورا بہروسا ہے جس کے حکم پر یہ کاربند ہے ضرور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنے خدا کے حکم پر پورا یقین تہا اور یہی بات راز سربستۂ نبوت کی شان سے ہے اور اسی کو اسرار نبوت کہتے ہین اور یہ اس اسرار کا متحمل سوائے نبی کے اور کسی کا دل نہین مگر جسکے دل مین نبی کے دل کا فیض آیا ہو جیسے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اکثر صحابہ صلح حدیبیہ کی شرایط سے ناخوش تہے یہان تک کہ حضرت عمرؓ بہی اس صلح سے ناخوش تہے مگر جب حضرت صدیق اکبرؓ

Marfat.com

کے دل مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دل مبارک کا فیض جوش زن تہا یہہ اوسی فیض کی شان تہی۔

جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معراج ہوئی تو صبح کو یہہ خبر ابوجہل کو معلوم ہوئی وہ مکان سے اُٹھا اور سیدہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکان پر پہنچا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اُسوقت تک یہ خبر نہ پہونچی تہی ابوجہل نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیون اب کیا کہتے ہو اپنے صاحب کے حق مین آپ نے اُس سے پوچھا کس بات کی نسبت تو سوال کرتا ہے مجھسے اوس نے کہا کہ کیا تم نے نہین سُنا آپنے فرمایا کہ مین نے تو اب تک کچہ نہین سُنا تو نے سُنا ہو تو بیان کر اوسنے کہا کہ تمہارے صاحب کہتے ہین کہ مین آج شب کو آسمان پر گیا اور سب آسمانون اور عرش و کرسی کی سیر کرکے آن واحد مین پلٹ آیا تو آپ نے پوچھا کہ تجھے کس بات مین تردد ہی کیا یہ ممکن نہین اوسنے کہا ہان یہہ امر امکان سے باہر ہے آپ نے اوس سے پوچھا کہ تو جبرئیلؑ کو مانتا ہے اوسنے کہا ہان مانتا ہون آپ نے اوس سے کہا کہ وہ اللہ تعالےٰ شانہ کی مخلوق ہے یا نہین اوسنے کہا ہان مخلوق ہے آپنے کہا جب ایک مخلوق سے یہہ امر ممکن ہے تو دوسری مخلوق سے کیون ممکن نہ ہوگا درآنحالیکہ وہی جبرئیلؑ آپ کو لیگیا ہے وہ سر جھکا کر خاموش ہوگیا جب اللہ تعالےٰ شانہ اپنے کسی بندے پر نبوت کے اسرار کھول دیتا ہے تو اسکو انہا کے تعجب انگیز واقعات تعجب انگیز نہین معلوم ہوتے۔

الغرض جو نامہ نجاشی کے نام سے روانہ ہوا اوس کی عبارت یہہ ہے

Marfat.com

نامہ مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنام نجاشی بادشاہ حبش

نامہ گرامی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی النجاشی ملک الحبشۃ اما بعد فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلام المومن المھیمن و اشھد ان عیسی بن مریم روح اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم البتول الطیبۃ المحصنۃ فحملت بعیسیٰ فخلق من روحہ ونفخہ کما خلق آدم بیدہ وانی ادعوک الی اللہ وحدہ لا شریک لہ والموالاۃ علی طاعتہ وان تتبعنی فتؤمن بالذی جاءنی فانی رسول اللہ وانی ادعوک وجنودک الی اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ وقد بلغت ونصحت فاقبل نصیحتی والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔ کذا فی المواھب اللدنیہ **ترجمہ**

یہہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کیطرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف اما بعد پس بے شک مین حمد و ثنا بھیجتا ہون لکھکر تیرے واسطے خاص اوس تعالے شانہ کی کہ کوئی پرستش کے قابل نہین مگر وہی بادشاہ جو جملہ نقایص اور تمام عیوب سے پاک ہے اور ہر آفت سے اور عیب سے سالم اور امان دینے والا اپنے بندونکا ہول قیامت سے اور غالب ہے تمام اشیاء پر اور گواہی دیتا ہون مین کہ عیسیٰ ابن مریم اللہ کی روح ہین اور اللہ کا کلمہ ہین کہ اللہ نے اوسکو ڈالا مریم بتول کیطرف کیسی مریم بتول طیبہ اور محصنہ اور حاملہ ہوئین وہ

Marfat.com

اوس مبارک حمل سے جسمین عیسےٰ علیہ السّلام تھے اور پیدا کیا اللہ تعالےٰ شانہ نے عیسیٰ علیہ السّلام کو اپنی روح سے یعنی اپنے امر سے اور پہونکا اوسکو مریم بتول کے گریبان یا دامن مین جیسے کہ پیدا کیا آدم علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے ہاتھون سے اور دم کی اوس مین اپنی روح -

واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام روح اللہ اِسلیئے کہلائے کہ سب ارواح انسانی پیدا ہین اپنے باپ کی روحون سے خاص کر اون لوگون کے مذہب پر جو گمان کرتے ہین کہ روحین اجسام ہین کہ پہیل رہی ہین ابدان انسانی مین - اور روحِ آدم و عیسیٰ علیہما السلام اسطرح پر نہین اِسلیئے کہ پیدا کیا تھا اللہ سبحانہ تعالےٰ نے بلا واسطہ اور بلا سبقت مادہ اور مشابہ کے یہی سبب ہے کہ خاص کیا اللہ تبارک و تعالےٰ نے دونون کو اس فضیلت کے ساتھہ اور اضافت تخلیق اپنی ذات پاک کیطرف کی چنانچہ فرمایا فنفخنا فیہ من روحنا و نفخت فیہ من روحی از روضتہ الاحباب - عبارت نامہ گرامی اور بیشک دعوت کرتا ہون تجھکو اللہ کیطرف وہ ایسا اللہ ہے کہ لاشریک ہے اور دعوت کرتا ہون تجھکو اس بات پر کہ تو اوس سے محبت پیدا کر اور اوسکی عبادت کر اور دل تیرا اوسکی طرف رغبت کرے اور ایمان لائے تو اوسپر اور حاضر ہو تو میرے پاس اسلیئے کہ بے شک مین رسول اللہ کا ہون بے شک مین بلاتا ہون تجھکو اور تیرے لشکر کو اللہ کی طرف اور بے شک پہونچایا مینے یعنی حکم خدا کا اور خیر خواہی کی مینے پس قبول کر تو میری نصیحت اور سلام ہے اوسپر جسنے ہدایت قبول کی انتہیٰ نامہ مبارک کی عبارت کا ترجمہ تمام ہوا اور وفات پائی نجاشی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ حیات مین ہجرت کے نوین۹ برس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکے جنازے کی

Marfat.com

نماز غائبانہ پڑہی مدینۂ طیبہ مین چنانچہ صحیح مسلم مین روایت ہے عمرو بن حسین اور جابر رضی اللہ عنہ سے۔

روایت ہے

کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان اخاکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارا بہائی مرگیا اُٹھو اور اوسکے جنازہ کی نماز پڑہو اور یہ نماز حضرت نے صف باندہکر عید گاہ مین پڑہی اور یہ معجزہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑہنی درست ہے اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور احناف کہتے ہین کہ یہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے خاص تہی آپ کی چشمان مبارک کے سامنے ان کا جنازہ آگیا ہو اور یہ حجاب ناسوتی اوٹہہ گیے ہون آپ کے سوا اور لوگون کو غائب پر نماز پڑہنا درست نہین کذا فی تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار اور تواریخ خلاصۃ الانبیا مین مذکور ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نوین سال ہجری مین ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسجد مدینہ مین فرمایا کہ اے لوگو نجاشی بادشاہ حبشہ نے انتقال کیا اور اوس کے جنازہ کی نماز اسوقت ہوئی ہے تم کو بہی پڑہنا چاہیے سب صحابہ کہڑے ہوگئے اور نماز ادا کی بعد نماز کے صحابہ نے عرض کی کہ یا حضرت میت غائب پر نماز درست ہے آپنے فرمایا نہین مگر جبرئیل نے مجہکو اوسکی موت کی خبر دی اور اوسکی نعش مینے دیکہی لہذا نماز جماعت ادا کی اور تمہاری نماز بہی میرے اقتدا سے درست ہوئی انتہی

Marfat.com

مظاہر حق مین عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے بغیر اسناد کے کہ کہا اونہون نے کھولا گیا سریر یعنی جنازہ نجاشی کا واسطے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے یہان تک کہ دیکھا اوسے اور نماز پڑہی اوس پر انتہے واضح ہو کہ ظاہر مین یہہ حدیث دلالت کرتی ہے مذہب امام شافعی پر اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ پر کہتے ہین وہ کہ نماز پڑہنا میت غائب پر جائز ہی مگر ائمہ حنفیہ اور ائمہ مالکیہ رحمۃ اللہ علیہم اسپر ہین کہ میت غائب پر نماز پڑہنا درست نہین ہے اسلیے کہ تعلق نماز جنازہ کا میت کے ساتہہ ایسا ہے جیسا تعلق نماز جماعت کا امام کے ساتہہ اسلیے کہ آگے ہونا جنازہ سے مصلے کا درست نہین ہے جیسکہ آگے ہونا مقتدی کا امام سے درست نہین ہے اور ایسے ہی بُعد اور دوری امام اور مقتدی کے درمیان مین درست نہین ہے ایسے ہی میت اور مصلے کے درمیان مین ہے یعنی بُعد اور دوری درست نہین ہے۔

اور جملہ شرائط صحت نماز جنازہ سے یہ ہے کہ میت روبرو مصلے کے ہو اور مصلے مستقبل قبلہ کے اوسپر نماز پڑہے اور یہ امر میت غائب مین معلوم نہین ہوتا ہے یہ وجوہ ہین لہذا میت غائب پر نماز درست نہوگی اور نجاشی کے قضیہ سے جواب دیتے ہین کہ نماز پڑہنا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اوسپر اس لیے تہا کہ اللہ نے زمین کو طے کر دیا تہا اور اوسکی جنازہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ظاہر کر دیا تہا اگرچہ جماعت لوگون نے اسکو نہ دیکہا اور بجز اس فعل پیغمبر علیہ السلام کے صحابہ مین سے کسی کا فعل پایا نہین جاتا ہے کہ اوس کے ساتہہ استدلال کیا جاوے نماز غائب کی صحت پر مطلقاً اور گویا کہ مستند ان کی اس تاویل مین وہ حدیث ہے

Marfat.com

کہ واقدی نے اسباب نزول مین اسکو روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا اونہون نے کہ جنازہ نجاشی کا کھول دیا گیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیئے کہ حضرت نے اُسے دیکھا اور اُس پر نماز پڑھی۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوا ہے کہ کہا اونہون نے کہ نماز پڑہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نجاشی پر اور صحابہ گمان نہین کرتے تہے مگر اسبات کا کہ جنازہ نجاشی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے روبرو ہے اور اس تاویل کی تائید کی ہے وہ جو بعض روایت مین آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون روز دن تبوک مین تھے ایک دن آفتاب خوب روشن اور منور طالع ہوا کہ اوس سے پہلے اس روشنی کے ساتھہ طالع نہین ہوا تہا انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ اوسدن حضرت جبریل علیہ السلام حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین نازل ہوئے اور آپ کو خبر دی کہ یہہ روشنی اِسلئے ہے کہ تمہارے یارون مین سے ایک مرد کہ اوسے معاویہ بن معاویہ لیثی اور بروایتے مزنی کہتے ہین وہ آجکے دن مدینہ مین مرگیا ہے حق تعالےٰ شانہ نے اوسپر نماز پڑہنے کو ستر ہزار فرشتے بھیجے ہین آپ نے پوچھا کہ یہہ مرتبہ اوسے کیونکر ملا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ وہ ہمیشہ روز و شب قل ہو اللہ احد کی سورت بہت پڑہا کرتا تہا اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کیا خاطر مبارک آپکی چاہتی ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ زمین لپیٹ دون آپ کے واسطے کہ آپ اوسپر نماز پڑہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہان انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ فصلی علیہ ثم رجع یعنے پس نماز پڑہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسپر اور پھر لوٹ آئے

Marfat.com

یعنے زمین آپ کے واسطے طے ہوگئی۔

اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنے پر زمین پر مارے کہ جو درخت اور بیشہ کہ درمیان مین حجاب تھے وہ سب دور ہوگئے اور اُنکا جنازہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نظر آگیا اور آپ نے اوپر نماز پڑہی کذا فی روضۃ الاحباب مین کہتا ہون کہ تائید اسکی کی ہے وہ جو قاضی عیاض نے کہا شفا مین ورُفع النجاشی لہ حتی صلے علیہ یعنی اوٹھایا گیا جنازہ نجاشی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے یہانتک کہ نماز پڑہی آپنے اوسپر اور یہہ قصہ بڑی شرح وبسط کے ساتھہ نسیم الریاض شرح شفا مین مذکور ہے فمن شاءَ فلیرجع الیہ انتھیٰ اور اسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی ہے لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنوا الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودۃ للذین امنوا الذین قالوا انا نصاریٰ ذالک بان منھم قسیسین ورھبانا وانھم لا یستکبرون رکوع تک ترجمہ البتہ پائیگا تو سب لوگون مین زیادہ دشمن مسلمانون کا یہود کو اور شرک والون کو اور تو پائیگا سب سے نزدیک محبت مین مسلمانون کے اون لوگون کو جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین یہہ اسواسطے کہ ان مین عالم ہین اور درویش ہین اور وہ لوگ تکبر نہین کرتے پھر نجاشی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نامۂ مبارک کا جواب لکھا۔

Marfat.com

نامہ نجاشی بادشاہِ حبش بجواب نامہ مبارک حضور پُرنور رسول مقبول صلے علیہ وآلہ واصحآ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم الی محمد رسول اللہ من النجاشی اصحمۃ سلام علیك یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فقد بلغنی کتابك یارسول اللہ فیما ذکرت من امر عیسیٰ فورب السماء والارض ان عیسیٰ لا یزید علی ما ذکرت تفروقاً انہ کما ذکرت وقد عرفت ما ارسلت بہ الینا فانا شھد انك رسول اللہ صادقاً وقد بایعتك وبایعت ابن عمك واسلمت علی یدیہ الحمد للہ رب العالمین انتھی والتفروق علاقۃ ما بین النوات والقشر یعنی لکھا جاتا ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف نجاشی اصحمہ کی طرف سے سلام اور رحمت اور برکت اللہ کی ہو آپ پر اے پیغمبر اللہ کے ایسا اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی اما بعد بے شک نامہ مبارک آپکا میرے پاس پہونچا اے اللہ کے رسول وہ امر کہ ذکر کیا ہے آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت پس قسم ہے پروردگار آسمان وزمین کی کہ عیسےٰ کچھ زیادہ نہیں ہے اوسپر جو ذکر کیا تمنے اور بے شک جانی تھی ہمنے حقیقت تمہاری شریعت کی لایا تھا ہمارے پاس آپ کے چچا کا بیٹا یعنی حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

اور عزت کی ہے ہم نے آپ کے چچا کے بیٹے کی اور تمہارے یارونکی
اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم اللہ کے رسول ہو اور راست گو ہو اور انبیا اور
کتب سابقہ آپ کی تصدیق کرتے ہین اور مین نے آپ کی بیعت کی آپ کے
چچیرے بھائی کے ہاتھہ پر نیابتاً واسلمت علی یدیہ الحمد للہ
رب العالمین تفروق وہ جبلی ہے جو خرمے کے مغز اور تخم کے بیچ مین ہوتی
ہے اور روانہ کیا مینے اپنے بیٹے ارمن کو اور اگر ارشاد ہو تو مین بہی حاضر ہونیکو
طیار ہون اور اقرار کرتا ہون مین کہ جو کچھہ آپ فرماتے ہین وہ سب سچ ہی والسلام
علیک یارسول اللہ صلے اللہ علیک وعلی آلک واصحابک۔

مروی ہے

کہ نجاشی نے جو اپنے بیٹے کو دریا کی راہ سے روانہ کیا تہا وہ ہوا کے مخالف
کے صدمہ سے اپنے ہمراہیون کے ساتہہ غرق ہوگیا۔

اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک خط نجاشی
کو لکہا تہا اوسکا مضمون یہہ تہا کہ اُم حبیبہ ابوسفیان کی دختر کو جو ہاجرین حبشہ
سے ہین حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لئے نکاح کرکے
مدینہ روانہ کردین اور اون مہاجرین کو بہی جو وہان ہین پہر حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے ارشاد فیض بنیاد کے موافق نجاشی نے حضرت ام المومنین
ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو پیام بہیجا آپ نے قبول فرمایا پہر خالد بن سعید بن
العاص کو وکیل کیا خالد بن سعید نے اونکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے نکاح مین دیا نجاشی نے مہر اونکا چار سو مثقال طلا مقرر کیا اور جہاز
حبشہ کو تیار کرکے دو کشتیون مین سوار کرکے عمرو بن امیہ ضمیری کے ساتہہ

Marfat.com

مدینے بھیجدیا۔

مروی ہے

کہ نجاشی نے ایک ڈبا فیل دندان کا منگا کر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحآ وسلم کے دونون فرمانون کو اوسمین نہایت عزت اور حفاظت کے ساتھہ رکھدیا اور اوسنے اپنی قوم سے کہا کہ اس ملک مین ان فرمانونکی خیر و برکت ہمیشہ رہیگی جب تک یہہ دونون فرمان انمین رہین گے۔

صاحب اعلام نے ذکر کیا ہے کہ وہ نامے ابتک بادشاہان حبشہ کے خزانے مین محفوظ ہین اور اونکا اعزاز و احترام بھی اوسیطرح ہے کذا فی روضۃ الاحباب

اور مدارج مین مواہب سے نقل کیا ہے کہ یہہ نجاشی اصحمہ ہے کہ ہجرت کی تھی مسلمانون نے سال پنجم مین نبوت سے اوسکی طرف اور نامہ لکھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکو سال ششم ہجرت مین اور وفات پائی اوسنے سال نہم ہجرت مین۔ لیکن وہ نجاشی کہ بعد اصحمہ کے والی حبشہ ہوا اور آپ نے اوسکو بھی نامہ لکھا تھا اور دعوت اسلام کی تھی پس معلوم نہین ہوا نام اوسکا اور نہ اسلام اوسکا اور فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ اوسکے مرنیکے بعد اوسکی قبر پر انوار کا مشاہدہ ہوتا تھا اور تصدیق کی ہے اسکی اللہ تعالےٰ شانہ کے قول نے وہ یہہ ہے والشھداء عند ربھم لھم اجرھم ونورھم کذا فی نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض۔

Marfat.com

مہاجرین حبشہ کی کیفیت

جب سال پنجم مین کفار مکہ نے صحابہ کو تکلیفین دینی شروع کین اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسوقت تک ماذون بالجہاد نہین ہوے تھے اِسلیئے آپ نے صحابہ کو اجازت دی کہ حبشہ کو ہجرت کرجاؤ وہان ایک بادشاہ ہے کہ اوسکی حکومت مین کوئی ظلم نکرسکیگا تم اوسکی حکومت مین جاؤ جب تک اللہ تعالے شانہ تمہارے واسطے کوئی طریقہ کشایش کا تمکو بتائے لہذا اوسی سال کے ماہ رجب مین گیارہ یا بارہ مرد اور چار عورتون نے ایک قول کے موافق پانچ عورتون نے پوشیدہ طریقہ سے مکہ سے دریا تک پاپیادہ سفر کیا پھر وہان سے نصف دینار دیکر کشتی پر سوار ہوکر حبشہ کو روانہ ہوے اور منقول ہے کہ پہلے پہل مکہ سے ہجرت حبشہ کے ارادہ پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ باہر گئے اور آپکے ساتھہ آپکی زوجہ مکرمہ رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تھین اور آپکے جانے کے بعد خبر خبریت آپکی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نہ پہونچی تو اس سبب سے آپکی خاطر مبارک ملول تھی کہ ایک عورت آئی اور اوسنے بیان کیا کہ میں نے حضرت عثمان کو دیکھا کہ اپنی زوجہ کو مرکب پر سوار کیئے ہوئے جا رہی تھی آپ نے فرمایا صحبهما الله ان عثمان لاول من هاجر باهله بعد لوط یعنی مصاحب ہو اللہ اونکا تحقیق کہ عثمان پہلا اونکا ہے کہ ہجرت کی اوسنے اپنے اہل کے ساتھہ بعد لوط علیہ السلام کے اور مروی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم چونکہ حریص تھے ایمان قریش پر اور آرزومند تھے اِسکے اسباب کا اللہ تعالے شانہ کوئی ایسی وحی نازل فرمائے کہ اوسکے سبب سے اونکے

Marfat.com

دل مین اُنس پیدا ہوا ور جو کبھی کبھی کوئی وحی نازل ہوتی تو آپ اونکو پڑھکر سناتے کہ شاید اونکا دل اوس سے نرم ہوا ور مسلمان ہون پھر جب سورہ والنجم نازل ہوئی آپنے مجمع قریش مین اوسکو تلاوت فرمایا اور آیتونکی درمیان آپ توقف فرماتے تھے تاکہ لوگ اوسکو سکھین اور یاد کرلین جب آیت افرائیتم اللات والعزیٰ ومنوٰۃ الثالثۃ الاخریٰ پر پہونچی تو شیطان ملعون نے اوس موقع پر قابو پاکر گوش ہیوش کفار نا ہنجار مین یہہ صدا پہونچائی

تلک الغرانیق العُلیٰ وان شفاعتھُنّ کترتجیٰ

کفار اس جہت سے خوش ہوے کہ جب آپنے سورت تمام کی اور سجدہ کیا کفار بھی سجدے مین مسلمانون کے شریک ہوئے مگر ایک اُمیہ بن خلف جمحی نے سجدہ نکیا اور ایک روایت مین ہے عتبہ بن ربیعہ اور ایک روایت سے ولید بن المغیرہ ان سب نے سجدہ نکیا برتقدیر جمع بین الروایات ہر ایک نے بسبب کبر کے ایک لب بہر خاک اپنی پیشانی کے پاس لیجاکر اوسپر سجدہ کیا بعد برخاست ہونے مجلس کے کفار کہنے لگے کہ آج تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمارے معبودون کو اچھی طرح یاد کیا حالانکہ ہم جانتے تھے کہ مارنے اور جلانے والا اور پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا اللہ تعالےٰ ہی ہے مگر یہہ کہتے تھے کہ یہہ معبود ہمارے سفارشی ہین اللہ کے نزدیک اب جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمارے ساتھہ اس معاملہ مین اتفاق کرلیا ہے تو ہمنے بھی اونکے ساتھہ صلح کرلی اور اونکی ایذا دہی سے باز آئے جب یہہ خبر اطراف مین منتشر ہوئی اور حبشہ کے مہاجرین کو پہونچی وہ یہہ خبر سنکر اپنے وطن کو آئے۔

Marfat.com

مروی ہے

کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو شیطان کی آواز سے مطلع فرمایا حضرت اس واقعہ سے نہایت ملول اور محزون ہوئے حق تعالےٰ شانہ نے آپکی تسلی دل کے واسطے یہہ آیت نازل فرمائی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيَاتِهٖ وَاللّٰهُ حَلِيْمٌ عَلِيْمٌ ترجمہ نہین بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جسوقت آرزو کرتا تھا شیطان اونکی تمناؤن مین اپنی خواہشین ڈالدیتا تھا پس موقوف کردیتا ہے اللہ تعالےٰ شانہ اوسکو جو ملا دیتا ہے اوسمین شیطان پھر محکم کرتا ہے اللہ تعالےٰ شانہ اپنی نشانیون کو اور اللہ تعالےٰ شانہ جاننے والا ہے اور باحکمت ہے کذا فی البیضاوی ومعالم التنزیل جب یہہ آیت کفار نے سنی تو کہا اے محمد صلعم پشیمان ہوئے تم اس سے جو ہمارے معبودون کی منزلت تم نے بیان کی جو خدا کے نزدیک ہے ہم نے بھی اوسے صلح کو توڑ دیا اور پھر مسلمانون کو ایذا دینے لگے مہاجرین حبشہ جو یہہ خبر صلح سنکر آئے تھے جب نواحی مکہ مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ اوس خبر کا کچھ اعتبار نہین پھر ہر ایک اونمین سے اپنے اپنے وسیلہ سے کوئی چھپکر کوئی مکہ مین گئے مگر عبداللہ بن مسعود انکا کوئی ذریعہ نہ تھا چند روز مکہ مین رہا پھر حبشہ کو چلے گئے کذا فی کتب السیر۔ اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری مین لکھا ہے کہ بات یہہ ہے کہ عبداللہ ابن مسعود پہلے ہجرت حبشہ مین نہ تھے بلکہ دوسری ہجرت مین تھے واللہ اعلم اور باقی مہاجرین مکہ مین ایذائے کفار کے سبب

Marfat.com

نرہ سکے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پھر اذن ہجرت کا دیا ایکبار
بہت مسلمان حبشہ کو ہجرت کر گئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
مکے مین رہے جس مسلمان کا دل ہجرت کرنے کو چاہتا وہ ہجرت کر کے وہان چلا جاتا
محمد بن اسحاق رحمتہ اللہ کہتے ہین کہ تمام مہاجرین حبشہ سوائے چھوٹے لڑکون کے
کچھ اوپر اسّی مرد اور گیارہ عورتین تھین ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
مروی ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہمکو حبشہ مین نجاشی
کے پاس بھیجا اور قریش کو یہہ خبر ہوئی تو اونھون نے عمرو بن العاص اور عمار
بن الولید کو کچھ تحایف دیکر جو نجاشی کو مرغوب تھے بھیجا کہ مسلمانون کو اوس سے
طلب کرین جب وہ نجاشی کی مجلس مین حاضر ہوئے تو اوسکو سجدہ کیا اور وہ
تحائف پیش کئے اور عرض کی کہ ایک جماعت ہماری بنی اعمام سے یہان آئی
ہے اور وہ ہمارے دین وآئین سے پھر گئی ہے اور اپنا ایک نیا دین نکالا
ہے تمہارے دین کے سوا اور حالانکہ وہ نصرانی تھا اور نجاشی کے مصاحبون
اور ندیمون کو بھی تحفے ان لوگون نے دئے تھے لہذا اون لوگون نے فرستادہ گان
قریش کیجانب داری اور مددگاری کی اور کہا کہ مہاجرین کی جماعت کو انکے
حوالے کر دینا چاہیئے اسلئے کہ یہہ اپنی قوم کے حالات سے خوب واقف ہین
بہ نسبت ہمارے نجاشی نے غصہ ہو کر کہا کہ واللہ مین ہرگز ایسا نکرونگا کہ جو لوگ
میرے امن مین آئے ہون مین اونکو دشمنون کے حوالے کر دون اور حکم دیا کہ
مسلمانون کو جمع کر کے لاؤ کہ وہ آپ ہم سے باتین کرین اور اپنے دین وملت کا
بیان کرین جب یہہ خبر مسلمانون کو پہونچی تو سب جمع ہوے اور مشورہ کیا کہ
بادشاہ سے ہم کیونکر باتین کرین اوسکے مزاج کے موافق یا سچ سچ بیان کرین
جس دین پر ہین حضرت جعفر رض ابن ابیطالب بھی اون مین موجود تھے اونھون نے

Marfat.com

کہا کہ سچ سے بہتر کوئی شے نہین جس دین پر ہم ہین وہی بیان کرینگے پھر سب نے جعفر کو اپنا پیشوا قرار دیا
کہ تم کلام کرنا پھر سب نجاشی کی مجلس مین گئے اور سلام کیا اور سجدہ کہ اہل حبش کی رسم تھی نہ کیا
نجاشی کے مصاحبون نے کہا کہ تم نے بادشاہ کو سجدہ کیون نہ کیا جعفرؓ نے کہا کہ ہم اپنے پروردگار
کے سوا کسیکو سجدہ نہین کرتے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہم کو یہی حکم دیا
ہے اس بات سے ایک ہیبت نجاشی کے دل مین پیدا ہوئی اور اُن سے پوچھا کہ یہ قریش
کی جماعت کہتی ہے کہ تم نے ان کی دین سے مفارقت کی ہے اور ہمارے اور یہود کے دین
کی پیروی نہین کرتے ہمین اپنے دین سے آگاہ کرو حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا
ہم انہین کے دین پر تھے اللہ تعالیٰ شانہ نے ہمارے پاس ایک رسول بھیجا وہ ہم کو اللہ تعالےٰ
شانہ کی عبادت کی طرف دعوت کرتا ہے اور اُسکی توحید کی تعلیم کرتا ہے اور باقی سب دینون
سے منع کرتا ہے اور اچھے کام کرنیکا حکم کرتا ہے اور بُرے کامون سے روکتا ہے اور نماز پڑھنے
اور روزہ رکھنے اور زکات دینے اور صلہ رحم کرنے اور جمیع اخلاق حمیدہ کا حکم کرتا ہے اور ایک
تنزیل اُس نے ہمپر ایسی پڑہی کہ کوئی اور چیز اُسکے مثل نہین ہوسکتی اور بہت روشن دلائل
سے ہمپر ثابت ہوا کہ یہی دین حق ہے اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مبعوث ہوا
ہے اونہین دلائل اور معجزات کے ساتھہ لہذا اوس کی تصدیق کی ہم نے اور ایمان لائے ہم
اُس پر اپنے پہلے دین باطل کو چھوڑکر اس وجہ سے یہ ہم کو بہت ایذا دیتے ہین اور ہم کو اُن
کے مقابلہ کی طاقت نہین ہے۔ یہ سبب ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے آپ کے ملک مین ہجرت کرنیکا حکم دیا۔ اور سب بادشاہون مین آپ کو پسند کیا۔ اور کہا کہ
بادشاہ تمہاری حفاظت کریگا۔ اور اُن کو تمپر ظلم نہ کرنے دیگا۔ نجاشی نے پوچھا کہ اُس کلام
سے جو تمہارے پیغمبر پر نازل ہوا ہے۔ تم کو یاد ہے حضرت جعفر نے کہا ہان یاد ہے
اوسنے کہا کہ اچھا اوس کی تلاوت کرو اور خود باادب ہوکر بیٹھہ گیا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ
نے سورۂ مریم مین سے اوّل کی آیتین پڑہکر سُنائین۔ نجاشی نے جب اللہ تعالیٰ شانہ

Marfat.com

کا یہ پاک کلام سُنا تو اسقدر رویا کہ تمام ڈاڑہی اُس کی آنسوؤن سے تر ہوگئی اور وہان علمائے نصاریٰ بھی حاضر تھے اور اپنے صحیفے کھولے ہوئے تھے وہ بھی اتنا روئے کہ صحیفے اور داڑہیان آنسوؤن سے تر ہوگئین نجاشی نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہ کلام اور وہ کلام جو موسیٰ پر اُترا ایک ہی ہے - پھر عمرو بن عاص اور عمارہ کیطرف متوجہ ہوکر کہا قسم ہے اللہ کی مین انکو ہرگز تمہارے حوالے نہ کرونگا - اور مین ہرگز اس بات کو پسند نہین کرتا کہ تم ان پر قدرت پاؤ اور ایک روایت مین ہے کہ عمرو بن عاص نے نجاشی سے کہا کہ یہ تمہارے مخالف ہین - حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ اچھے اعتقادات نہین رکھتے نجاشی نے حضرت جعفرؓ سے پوچھا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مین کیا کہتے ہو آپ نے فرمایا کہ ہم وہ کہتے ہین جو ہمارے خدا نے کہا ہے هو عبد الله ورسوله وكلمته القها الى مريم وروحه یعنی وہ اللہ کا بندہ ہے اور اُسکا رسول ہے اور اُس کا کلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اُس کو ڈالا مریم کیطرف اور روح ہے اُس کی نجاشی نے یہ سُنکر ایک چھوٹی سی لکڑی زمین سے اُٹھاکر کہا کہ اے گروہ قریش اور قسیسو اور رہبانون آگاہ ہوجاؤ تم کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین اور اُس مین جو انہون نے اونکی شان مین بیان کیا اتنا بھی فرق نہین ہے جتنی یہ لکڑی ہے یعنی تنکے کی برابر بھی فرق نہین ہے - مرحبا تم کو اور اُسکو تم جسکے پاس سے آئے ہو اور گواہی دیتا ہون مین کہ وہ خدا کا رسول ہے ہمنے اوصاف اُسکے انجیل مین پڑہے ہین اور وہ وہی ہے جسکی خبر عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے اُترو تم جہان کہین تمہارا دل چاہے اور قسم ہے اللہ کی اگر کار سلطنت میرے متعلق نہ ہوتا تو مین ضرور اُسکی خدمت شریف مین حاضر ہوتا اور اوس کی کفش برداری کرتا ؎ محمدؐ عربی کا بروے ہر دو سرا است کسیکہ خاک درش نیست خاک برسر او + کہتے ہین کہ نجاشی نے قریش کو اُن کا ہدیہ پھیر دیا اور وہ خائب وخاسر اُس مجلس سے نکلے ۔ **فقیر محمد اکبر کی غزل** خدا کرے حضور جناب رسالت مآب مین قبول ہو اللّٰھم آمین ثم آمین آمین ؎ مطلع ؎ خدا کا پیار ہی تو پر وہ محبوب خدا تم ہو

Marfat.com

خدا کا پیار ہے تم پر وہ محبوبِ خدا تم ہو
سراپا جلوۂ حُسنِ ازل یا مصطفا تم ہو

ازل کے روز سے اہل اسکے ای نورِ خدا تم ہو
حبیبِ حضرتِ حق تم نبی الانبیا تم ہو

رسول اللہ ہم کو کیا خبر اسکی ہے کیا تم ہو
مگر بیرون کا یہ ارشاد ہے نورِ خدا تم ہو

کہو اپنے خدا سے حالتِ اسلام ابتر ہے
ہماری دوڑ تم تک ہے ہمارا آسرا تم ہو

عرب کی مشکلوں کو حل کیا تم نے یہاں آکر
مگر روزِ ازل سے قوم کے عقدہ کشا تم ہو

نبی کے حال سے آگاہ کیا اُمت ہو بیچاری
خدا ہی جانتا ہے تم کو جو ای مصطفا تم ہو

شریعت پر ہے جو ثابت قدم وہ مردِ میداں ہے
اُسے کیا خوف فرّاقون کا اُسکے پیشوا تم ہو

کرے کس مُنہ سے شکر انہ تمہارا اُمت عاجز
ہمین وہ راہ دکھلائی کہ جسکے رہنما تم ہو

بڑا دریائے ناپیدا کنار اس معرفت کا ہے
مگر فضلِ خداوندی سے اُسکے آشنا تم ہو

روا ہوتا اگر انسان کا اللہ سے ملنا
تو اُس سے پوچھتے ہم یا رسول اللہ کیا تم ہو

یہ عالم ملک ہے اللہ کا وہ اسکا مالک ہے
مگر تم منتظم ہو اسکے دستورِ خدا تم ہو

فرشتون نے تمہاری اقتدا کی چرخِ ہفتم پر
تمہارے مقتدی ہیں سب ملائک مقتدا تم ہو

ہوا الاوّل ہوا الآخر کے مطلب کُھل گئے سارے
تمین ہو سبکا اوّل جسمونکی انتہا تم ہو

تمہارے روئے روشن کی قسم کھائی ہے خالق نے
کلام اللہ میں اشاروں میں شہِ بطحا تم ہو

رسول اللہ اب اُمت تمہاری بخت خفتہ ہے
خبر لیجا سپے بیکس کہ جسکے آسرا تم ہو

تمہاری ذات پر ہے خاتمہ عاجز نوازی کا
اشارہ یہ خدا نے کر دیا ہے جسکا تم ہو

ذرا تم میرے دردِ دل پہ اپنا ہاتھ دھر دیجو
شبِ ہجراں کی میری کشتی ہے طوفان اور موجیں ہیں

شبِ تاریک بیم موج و گردابے چنین حائل
میری کشتی کے اللہ کی خدا تم ہو

ہماری التجائین سبھی خدا سے کہکے دلوا دو
رسول اللہ اپنے جد امجد کی دعا تم ہو

تمہاری ہی طرف کھنچتا ہے دل میرا بحمد اللہ
یہی ہے دلبری کی شان بیشک دلربا تم ہو

پیام خاص لیکر بارہا جبریل آئے ہین
رسول اللہ تم ہو محرم راز خدا تم ہو

Marfat.com

خدا نے آپ سے خود کی ہین کچھہ ایسی بھی باتین ہین	اخصّ الخاص کے دانائے اسرار خدا تم ہو
خبر لو اپنے اکبر کی خدا سے اسکو ملوا دو	بتا دو اسکو وہ رستہ کہ جسکے رہنما تم ہو

واضح ہو کہ علماے کرام نے حدیث غرانیق کی صحت مین کلام کیا ہے چنانچہ قاضی عیاض نے شفا مین اسکی تصریح کی ہے۔ اور امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ یہ قصہ باطل ہے اور موضوعات زنادقہ سے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ موضوعات ابن زبیری ہے اور کیونکر جائز ہو یہ بات کہ بتون کی تعریف جاری ہو زبان حق ترجمان صلعم پر وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ یعنی وہ بولتا نہین اپنی خواہش کے موافق نہین ہے کلام اُسکا مگر وحی جو پہنچتی ہے اور یہ محالات سے ہے کہ زیادہ کرین حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قرآن مجید مین اُس مطلب کو کہ اُس مین نہ ہو سہواً خصوصاً ایسے وقت مین کہ مغایر ہو وہ چیز اُس چیز کی کہ لائے ہین اُسکو حضرت یعنی توحید اور حالانکہ آپ معصوم ہین اور کہا بیہقی نے کہ یہ قصہ غیر ثابت ہے از روے نقل اور روایت کے اور کلام کیا ہے اُسکے راویون مین اور کہا کہ وہ سب مطعون ہین اور روایت کی ہے بخاری نے اپنی صحیح مین کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پڑہی سورۂ والنجم اور سجدہ کیا اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ مسلمانون نے اور کافرون نے اور انس وجن نے اور نہین ہے اُس مین قصہ غرانیق کا اور نقل کیا ہے اس روایت کو ارباب صحاح نے بہت طریقون سے اور نہین ہے اُس مین قصہ غرانیق کا اور شک نہین ہے اسمین کہ جو کوئی تجویز کرے حضرت علیہ السلام پر بتون کی تعظیم کرنے کی تو وہ کافر ہو جائیگا لہذا سمجھہ لیا ہمنے عقلاً ونقلاً کہ یہ قصہ موضوع اور باطل ہے اور ایسا ہی کہا ہے اس کو جمہور علماے محدثین نے ٭

روانگی نامۂ مبارک حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

ہمدست وحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنام ہرقل قیصر روم

حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مکتوب ہدایت اسلوب لیکر شہر بصرہ کیطرف متوجہ ہوئے اسلیئے کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تو میرا نامہ لیکر حاکم بصریٰ کے پاس جا وہ تجھے اپنا آدمی تیرے ساتھ کرکے ہرقل کے تختگاہ مین پہنچا دیگا جب وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بصریٰ مین پہنچے تو وہان کا حاکم شہر حمص مین تہا اور ہرقل بیت المقدس مین تہا اوس نے نذر مانی تہی کہ اگر اللہ تعالےٰ رومیون کو فارسیون پر غلبہ عطا فرمائیگا تو مین قسطنطنیہ سے برہنہ پا بیت المقدس کی زیارت کو جاؤنگا اور وہان نماز پڑہونگا لہذا راستون مین فرش بچھائے تھے اور اُن پر پہول ڈالے تھے وہ اُن پہولون پر چلتا تہا تمام راہ بیت المقدس کی اسیطرح اوسنے طے کی اور وہان پہنچکر اوس نے اپنی نذر وفا کی اور اُن روزون کہ وہ بیت المقدس مین تہا ایک روز اپنے تخت پر کدر طبیعت اور پریشان خاطر بیٹہا تہا بعض ارکان دولت اور اعیان مملکت نے اُس سے پوچہا کہ آپ کے چہرہ پر آثار ملالت کے معلوم ہوتے ہین کیا سبب ہے اور حال یہ تہا کہ وہ علم نجوم مین خوب مہارت رکہتا تہا اور آثار اجرام علوی اور اجسام سفلی کے ذریعہ سے قواعد نجومیہ سے احکام استخراج کرتا تہا اوسنے کہا کہ آج کی رات مین نظر کرتا تہا ستارون مین اور اُن کی حرکات کو دیکہہ رہا تہا ایسا معلوم ہوا کہ جو لوگ ختنہ کرتے ہین اُس قوم کا بادشاہ پیدا ہوا ہے اور قریب ہے وہ زمانہ کہ اُس کے آفتاب نبوت کی شعاعین اس ملک کو روشن کردین اور اس ملک کے باشندون پر مسلط ہو جائیگا کیا تم کو معلوم ہے کہ وہ کون سی قوم ہے جسکے ہان ختنہ کا رواج ہے اُن لوگون نے کہا سوائے قوم یہود کے اور کوئی قوم ختنہ نہین کراتی اور آپ کا نام سے ملول اور محزون ہوا اپنے قلمرو مین حکم جاری کردین کہ جہان کہین یہود ہون وہ قتل کر ڈالے جائین بادشاہ سے

Marfat.com

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کی کہ ایک آدمی حاکم بصرہ حارث
بن ابی شمر غسانی کے پاس سے آیا ہے اور وہ ایک آدمی عرب کا اپنے ساتھہ لایا ہے اور
وہ ایک حکایت غریب اور قصّہ عجیب حوادث ایّام سے کہ بلاد عرب مین جسکا ظہور
ہوا ہے بیان کرتا ہے یعنی اُس کے بیان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہان ایک
پیغمبر پیدا ہوا ہے اور یہ بادشاہ سے خبر کرنے والا کوئی اور شخص تہا دحیہ کلبی نتہے
یہی کفار قریش ہی سے تہا جو بطریق سیاحت یہان وارد تہا ہرقل نے اُسکو بُلایا اور
حالات پوچہنے شروع کیے اوسنے کہا کہ ہم مین سے ایک آدمی پیدا ہوا ہے اور
وہ نبوّت کا دعوٰی کرتا ہے اور لوگون کو اپنے دین کی دعوت کرتا ہے اور کچہہ لوگون
نے اُسکی نبوّت کی تصدیق بہی کر لی ہے اور قوم کے اکثر آدمی اُسکے مخالف ہین اور آپس مین
جدال و قتال بہی ہوئے ہین مین نے اُن کو اسی حال پر چہوڑا ہے ہرقل نے اپنے ملازمین
سے کہا کہ اسکو گوشے مین لیجاکر دیکہین کہ اسکا ختنہ بہی ہوا ہے یا نہین جب دیکہا تو
معلوم ہوا کہ یہ مختون ہے ہرقل نے اُس سے پوچہا کہ عرب کے آدمی ختنہ کراتے ہین
اُس نے کہا ہان سب عربون کا ختنہ ہوتا ہے ہرقل نے کہا کہ مینے قواعد نجوم سے
معلوم کیا ہے وہ اسی قوم کا بادشاہ ہے مروی ہے کہ اونہین دنون کہ ہرقل بیت
المقدس ہی مین تہا حاکم بصریٰ نے ایک آدمی کہ نام اُسکا عدی بن حاتم تہا دحیہ کلبی
کے ساتھہ کرکے ہرقل کے پاس بہیجا۔ جب دحیہ کلبی دربار ہرقل مین داخل ہوے۔ تو
ایک شخص نے جو بادشاہ کا ندیم تہا کہا کہ بادشاہ کو جب دیکہو تو سجدہ کرنا ورنہ وہ
تمہارے نامہ کو قبول نہ کریگا دحیہ نے کہا کہ مین سوائے خدا کے ہرگز کسی کو سجدہ
نہ کرونگا۔ پہر اُن کو بادشاہ کے پاس لائے دحیہ نے وہ نامہ اُسکے ہاتہہ
مین دیا چونکہ سرنامہ اُسکا عربی تہا اُسنے ترجمان کو دیا عبارت اُس نامہ شریف کی یہ تہی

نامۂ مبارک حضور پُر نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

بنام ہرقل بادشاہ روم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم علی
من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک بدعوۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک
اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان الیک اثم الاریسین ویا اھل الکتاب
تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئًا
ونتخذ بعضنا بعضا اربابًا من دون اللہ فان تولّوا فقولوا اشھدوا
بانا مسلمون رواہ البخاری کذا فی المواھب اللدنیہ ۔

ترجمہ یہ نامہ ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہرقل بادشاہ روم کی نام
سے سلام اُس پر جسنے پیروی کی ہدایت کی امّا بعد مین بُلاتا ہون تجھے بیشک اسلام
کیطرف اسلام لا کہ سلامت رہے تو دیگا تجھکو اللہ تعالیٰ شانہ دونا اجر پس اگر
نہ اسلام لایا تو بیشک تجھپر گناہ ہے تیری رعیت کا اور اے کتاب والو آؤ ایک بات
کی طرف کہ برابر ہے وہ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے وہ یہ ہے کہ پرستش
نہ کرین ہم سوائے اللہ تعالیٰ شانہ کے کسی اور کی اور نہ شریک کرین ہم اوسکے ساتھ
کسیکو اور نہ پکڑے بعضا ہمارا بعضے کو معبود سوائے اللہ تعالیٰ شانہ کے پس اگر وہ
روگردان ہون یعنی اہل کتاب پس کہو تم اے مسلمانون کہ شاہد رہو تم اسکے کہ ہمارے والو
اسکے ہم مسلمان ہین پھر جب قیصر روم اس نامہ مبارک کے مضمون سے مطلع ہوا تو ایسی
ہیبت اوس پر طاری ہوئی کہ اُس کے چہرہ پر عرق آگیا اور فریاد و فغان اُس کے
دربار مین مچگئی پھر اُس نے اپنے ارکان دولت سے کہا کہ تلاش کرو کوئی آدمی اُس
کی قوم کا کہ مین اُس سے اُس کے حالات دریافت کرون پھر تلاش کیا تو ابوسفیان
کو شہر غزوہ مین کہ وہ تجارتگاہ قریش کی تھی ایک جماعت کے ساتھ پایا پھر ان
سب کو دربار قیصری مین حاضر کیا اور اُسوقت وہان تمام شرفا و عظمار روم اور

Marfat.com

قیصر اور قسیس اور رُہبان موجود تھے اور قیصر تخت حکومت پر تاج شاہی پہنے ہوے بیٹھا تھا پھر اوس نے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھ کہ تم مین کون شخص اوسکا بہت قریب کا رشتہ دار ہے جو دعوی نبوت کرتا ہے ابوسفیان نے کہا مین بہت قریب کا رشتہ دار ہون بادشاہ نے پوچھا کہ کیا رشتہ ہے ابوسفیان نے کہا وہ میرے چچا کا بیٹا ہے واضح ہو کہ یہ بات ابوسُفیان کی صحیح نہین اسلیے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم اُن کے چچازاد بھائی نہین ہین بلکہ مقصد اُن کا یہ تھا کہ یہ نسبت ہمارے اجداد مین ثابت ہے اسلیے کہ ابوسُفیان کا دادا اُمیہ اور حضرت کے دادا عبدالمطلب آپس مین چچازاد بھائی تھے یعنی اُمیّہ بن عبدشمس بن عبدمناف اور عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف لہذا اس جدی رشتے سے اطلاق ابن عم کا کیا کذا فی روضۃ الاحباب ومدارج النبوت ؛

ابوسفیان اور قیصر روم کا مکالمہ

پھر قیصر روم نے ابوسفیان کو اپنے پاس بُلایا اور بٹھایا اور اُن کی قوم کو اُن کے پیچھے کھڑا کیا اور کہا کہ اگر کسی سوال کے جواب مین یہ جھوٹ بول جائین تو ان کی قوم انہین روکے اور کچھ ان کا خیال نہ کرے **سوال وجواب** قیصر روم نے اوّل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نسب پوچھا ابوسفیان نے کہا وہ بہت عالی نسب ہین ہم لوگون مین = پھر قیصر روم نے پوچھا ان سے پہلے تمہاری قوم مین اور کسی نے یہ دعوئی کیا ہے ابوسفیان نے کہا نہین - پھر پوچھا قیصر روم نے کہ اُن کے اجداد مین سے کوئی بادشاہ ہوا ہے ابوسفیان نے کہا نہین - پھر قیصر روم نے پوچھا کہ امیر لوگ اُن کی متابعت کرتے ہین یا غریب ابوسفیان نے جواب دیا کہ اکثر غریب - پھر قیصر روم نے ابوسفیان سے پوچھا کہ اتباع اُن کے روز بروز زیادہ ہوتے ہین یا کم - ابوسفیان نے جواب دیا کہ زیادہ ہوتے جاتے ہین

Marfat.com

پھر قیصر روم نے پوچھا کہ اُن سے کبھی عہد شکنی بھی وقوع میں آئی ہے۔ ابوسفیان نے جواب دیا کہ یہ حرکت تو اُن سے ابتک ظہور میں نہیں آئی ہے لیکن اب صلح ہوئی ہے اُن سے اور ہمسے اور عہد ہوا ہے دیکھیں اب وہ کریں یا نہیں۔ پھر قیصر روم نے پوچھا کہ کبھی تم سے اور اُن سے لڑائی بھی ہوئی ہے ابوسفیان نے جواب ہاں میں دیا ہے۔ پھر قیصر روم نے پوچھا کہ انجام اُسکا کیا ہوا ابوسفیان نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوئے اور کبھی ہم۔ پھر قیصر روم نے پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہے ابوسفیان نے کہا وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شانہ کی عبادت کرو اور اُسکا شریک کسی کو نہ کرو اور باپ دادا کے رسوم جاہلیت کو چھوڑ دو اور نماز روزہ اور صدقہ اور پاکیزگی اختیار کرو اور اپنے اقربا کے ساتھ احسان کرو۔ پھر قیصر روم نے پوچھا کہ اُس کے دین سے کوئی مرتد بھی ہو جاتا ہے اُسکو برا سمجھکر ابوسفیان نے کہا کوئی مرتد نہیں ہوا پھر قیصر روم نے کہا [illegible] ابوسفیان نے کہا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

سے نقل کرتے ہین کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک روز ہم صحن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بیٹھے تھے کہ اچانک ایکطرف سے ایک عورت نکلی ایک شخص نے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دختر ہے دوسرے نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مثال بنی ہاشم مین ایسی ہے جیسے نباتات مین ریحان اُس عورت نے جاکر یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ مکان سے باہر تشریف لائے اور آثار غصے کے آپکے چہرۂ مبارک پر ظاہر تھے اور کھڑے ہوکر فرمایا کہ یہ کیا کلمات ہین جو مجکو پہنچے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اسلیے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم افضل اجناس مخلوقات تھے اور اُنہون نے ایسی مثال دی تھی جس سے فضلیت ایک ہی جنس مین سے مفہوم ہوتی تھی کہ وہ نباتات تھی لہذا آپ نے اُسکو تفصیل سے بیان کردیا اور فرمایا کہ **اللہ تعالیٰ عزّوشانہ** نے سات آسمان پیدا کیے اور سات زمینین پیدا کین آسمانون مین ساتوان اختیار کیا اور اُسکو محل عرش وکرسی اور اپنے حکم و قدرت کی جگہہ قرار دیا اور دوسرے آسمانون مین جس کسی کو چاہا مقیم فرمایا اور زمینون مین طبقۂ اولیٰ کو مسکن خلایق گردانا اور تمام مخلوقات مین بنی آدم کو اختیار کیا اور بنی آدم مین سے عرب کو اور عرب سے نضر کو اور نضر سے قریش کو اور قریش مین بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم مین مجکو برگزیدہ کیا پس مین تمام قبائل سے برگزیدہ ہون اور جو کوئی عرب کو دوست رکھیگا وہ میری دوستی کے سبب سے اُن کو دوست رکھیگا اور جو کوئی عرب کو دشمن رکھیگا وہ میری دشمنی سے اُن کو دشمن رکھیگا انتہے۔ پھر قیصر روم نے ابوسفیان سے کہا کہ مین نے تجھسے پوچھا کہ اور کسی نے بھی یہ دعویٰ اس سے پہلے قریش مین کیا تھا تو نے کہا نہین پس اگر کسی اور نے بھی یہ دعویٰ کیا ہوتا تو مین سمجھتا کہ یہ ایک آدمی ہے کہ اُسکی تقلید کرتا ہی جو اِس سے پہلے تھا اور پوچھا مینے کہ کوئی اسکے آبا واجداد مین بادشاہ ہوا ہے تو نے کہا نہین اگر تو کہتا کہ ہان بادشاہ ہوا ہے تو یہ بات سمجھہ مین آتی کہ اپنے باپ کا ملک چاہتا ہی

Marfat.com

پھر پوچھا مین نے کہ امیر اور شریف لوگ اُس کی پیروی کرتے ہین یا ضعفا اور فقرا تو نے
کہا کہ اکثر ضعفا اور فقرا اور اکثر یہی لوگ انبیا علیہ السلام کی متابعت کرتے ہین اور پوچھا
مین نے کہ اتباع اُسکے روز بروز زیادہ ہوتے ہین یا کم تو نے کہا کہ زیادہ تو کام ایمان کا
ایسا ہی ہوتا ہے تاکہ کمال کو پہنچے اور پوچھا مین نے کہ کوئی آدمی بُرا جانکر اوسکے دین سے
پھر بھی جاتا ہے تو نے کہا نہین پس ایمان کی حلاوت ایسی ہی ہوتی ہے کہ جب آدمی اُسکا
ذایقہ چکھ لیتا ہے تو پھر دل اُسی کو چاہتا ہے اور اُسکی شیرینی زبان سے اور دل سے
نہین جاتی اور پوچھا مینے کہ وہ تم مین کبھی کذب کے ساتھ بھی متہم ہوا ہے تو نے کہا نہین تو پیغمبر
ایسے ہی ہوتے ہین کہ غدر نہین کرتے غدر کرنا طالب دنیا کا کام ہے اور پوچھا مین نے کہ
تمہارے اوسکی لڑائی کا کیا حال ہے تو نے کہا کہ کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم اوپر
اور حال یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام ایسے ہی ہوتے تھے کہ کبھی مبتلا ہوتے علیہ دشمن کے
سبب سے مگر عاقبت الامر دولت و نصرت اُنہین کو ہوتی ہے اور پوچھا مینے کہ کس چیز کا
وہ تم کو حکم کرتا ہے تو نے کہا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اور اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو اور نماز اور روزہ اور صدقہ اور پاکی اور صلہ رحمی کا پھر کہا کہ
یہ سب باتین جو تو نے بیان کین صفات حمیدہ اور عادات پسندیدہ پیغمبران اولوالعزم
سے ہین اور جو کچھ کہ تو نے کہا اگر واقع کے ہے تو عنقریب میرے پاؤن کی جگہ
مملکت کا مالک ہوجائیگا اور اپنے تحت تصرف مین لائیگا اور میرے شکم مین جو
تھا کہ ایسا ہی پیغمبر مبعوث ہوگا گمان میرا نہ تھا کہ تمہاری قوم سے ہوگا اور اگر
جانتا مین کہ اُس کے پاس پہنچ سکتا ہون تو البتہ سعی کرتا اور اس کے
جانا ہوتا اور اگر مین اُسکے پاس ہوتا تو ضرور اُس کی خدمت کرتا اور اُسکے
ابوسفیان سے مروی ہے کہا اُنہون نے کہ مین نے کہا اے
باتون کے محالات اور لات سے بیان کرون کہ

Marfat.com

اُس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے مین نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ مین ایک رات مین مکہ سے بیت المقدس کو گیا اور صبح سے پہلے لوٹ آیا ابوسفیان کہتے ہین کہ جب مین نے یہ بات کہی تو ایک خادم بیت المقدس کے خادمون سے بادشاہ کے پاس حاضر تہا اوس نے عرض کی کہ مین اُس رات کو جانتا ہون اور جو نشان مین نے اُس رات کو مشاہدہ کیا وہ یہ ہے کہ ہم لوگون کی عادت ہے کہ سونے سے پہلے بیت المقدس کے سب دروازے بند کر دیتے ہین اُس رات کو ہم ایک دروازہ بند نہ کر سکے سب شہر والون کو جمع کیا تو بہی وہ دروازہ نہ بند ہوا پتھر ویسا ہی کہلا ہوا چہوڑ دیا جب صبح ہوئی تو چہار پایہ بندہنے کا نشان اُس دروازہ کے پاس ہمنے دیکہا ابوسفیان کہتے ہین کہ بادشاہ نے اُس نامہ کو منگایا اور اُسکے پڑہنے کا حکم دیا جب اُسکو پڑہ چکے تو دیکہا ہمنے کہ بادشاہ کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا تہا اُس نامہ کی ہیبت سے اور ایک فریاد و فغان اُس مجلس سے اُٹہی ہم لوگ اُس مجلس سے باہر نکلے ہمنے اپنے ساتہیون سے کہا لقد امر امر ابن ابی کبشۃ انہ یخافہ ملک بنی الاصفر یعنی بڑی بات ہوگئی ابن ابی کبشہ کی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کہ اُس سے بادشاہ بنی الاصفر ڈرتا ہے یعنی قیصر روم ابوسفیان کہتے ہین مجھے یقین ہوا کہ آپ بہت جلد غالب ہو جائینگے اور کام آپ کا رونق اور ظہور پائیگا۔ یہان تک کہ اللہ تعالیٰ شانہ اسلام میرے دل مین لایا کہتے ہین کہ قیصر روم نے اُس نامہ مبارک کو ایک حریر کے ٹکڑے مین لپیٹ کر صندوق مین رکہہ چہوڑا جب تک وہ نامہ اُسکی اولاد مین رہا بادشاہی اُسکے خاندان مین رہی کذا فی المدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ پھر دحیہ کلبی کو ہرقل خلوت مین لیگیا اور کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ شانہ کی مین جانتا ہون کہ وہ پیغمبر برحق ہے اور نبی مرسل اور وہ وہی ہے جسکے ہم سب منتظر ہین اور کتب آسمانی مین مینے اُسکی صفت اور تعریف پڑہی ہے ولیکن ڈرتا ہون مین کہ رومی مجکو مار ڈالین گے اگر یہ خوف مجکو

Marfat.com

نہ ہوتا تو مین اُسکی متابعت کرتا اب تو شہر رومہ مین جاؤ وہان ایک مرد ہے جسکا نام صفاطر ہے وہ بڑا بزرگ اور دانشمند ہے نصاریٰ اُس کی بڑی عزت کرتے ہین اُس کو اس حال سے مطلع کرو اور ایک روایت مین ہے کہ ہرقل نے اُسکو ایک خط لکھدیا اور دحیہ سے کہا کہ صفاطر کو رومی بہت برگزیدہ سمجھتے ہین اور مجھسے زیادہ اُسکی عزت کرتے ہین اور اُسکا تمام ملک مین بڑا اعتبار ہے دیکھہ وہ اس امر مین کیا کہتا ہے پھر دحیہ وہان سے شہر رومہ کو یعنی جسے اب اٹلی کہتے ہین روانہ ہوے اور وہان پہنچکر ہرقل کا نامہ اُسکو دیا اور احوال اور اوضاع اور اوصاف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اوسکو خبردار کیا اُسنے کہا کہ خدا کی قسم وہ نبی برحق ہے اور مین نے اسکے صفات جو تورات مین لکھے ہوے پاتے ہین اور اُسکا نام تورات اور انجیل مین پڑھا ہے پھر صفاطر اپنے مکان مین گیا اور سیاہ پوشاک جو پہنے تھا اوتار ڈالی اور سفید کپڑے پہنے اور عصا ہاتھہ مین لیا اور دروازہ کھول دیا نصاریٰ جمع ہوگئے اور اُسوقت اشراف روم وہان جمع تھے اوسنے کہا اے معشر روم تم کو معلوم ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ایک خط میرے پاس آیا ہے کہ اس مین مجھکو اسلام کی طرف بلایا ہے اور مین جانتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ کے رسول ہین اور رسول ہین جنکی خبر ہمارے علماء نے دی ہے اور ہمارے پادری اور راہب بھی اُنکی خبر دیتے آئے ہین اور مین نے اُنکے اوصاف اور نعت کو اپنے پاس لکھا ہوا پایا ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ کے رسول ہین اور مین نے اُنکی تصدیق کی ہے اور مین جانتا ہون کہ وہ ضرور غالب ہونگے اور اُنکا دین ضرور ظاہر ہوگا اور مین نے اُنکو خبر دی تھی کہ مین تمکو اُنکے پاس لیجاؤنگا اور مین اُنکے پاس جانے کا قصد رکھتا تھا اور اب مین اُنکے پاس جاتا ہون اور تم مین سے جو کوئی میرا ساتھی ہونا چاہے وہ میرے ساتھ چلے یہ سنکر لوگ اُسپر حملہ کیا اور اُسکو قتل کر ڈالا۔ ہرقل کے پاس دحیہ کبھی پہنچ گئے اور صفاطر کی سوداوت کی سب داستان بیان کیا ہرقل دحیہ سے کہا کہ میں نے تجھسے نہین کہا تھا کہ میں اپنے دین پر ثابت قدم رہونگا خدا نے صفاطر اپنی قوم مین بہت بزرگ سمجھا جاتا تھا اور میری عزت اُس سے بہت کرتے اور اہل سیر کہتے ہین کہ دحیہ اُس خط کو جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرقل کو لکھا تھا حدیبیہ مین لکھا تھا خود اپنے ہاتھہ سے ہرقل کے پاس نہین لیگئے تھے بلکہ وہ خط حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن کو بوصرہ مین دیا تھا کہ وہ اپنے ہاتھہ سے ہرقل کے

Marfat.com

پاس لیگئے تھے اور تقویت کی ہے اسکی وہ جو بعض احادیث مین بطریق صحیح ثابت ہوا ہے
اثنائے قصہ ہرقل مین ثم دعا ھرقل بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم الذی بعث بہ دحیۃ الی عظیم بصری فدفعہ الی ھرقل
اور آخر مین اس حدیث کے مذکور ہے کہ ہرقل نے پھر اپنے یار کو جو شہر رومہ مین رہتا تھا ایک
خط لکھا اور اُس مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حالات دریافت کیے
اوس نے لکھ بھیجا کہ وہ پیغمبر ہین یار اُسکا اوسے حمص مین کہ وہ قیصر کا دارالسلطنت تھا پہنچا تو
بعضے محدثین متاخرین نے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ قیصر نے دو بار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے مقدمہ مین صفاطر کو لکھا ہوگا۔ ایکبار رسال حدیبیہ مین اور اس بار وہ مسلمان نہین ہوا
لیکن جواب نامہ کا لکھا ہوگا۔ تصدیق نبوت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم مین کہ وہ پیغمبر ہین اور دوسری بار رسال تبوک مین اور اس بار وہ مسلمان ہوا اور شہید کیا
گیا **واللہ اعلم** اور صحت کو پہنچا ہے کہ صفاطر کی خبر سنکر ہرقل بیت المقدس سے اپنے دارالسلطنت
حمص مین آیا اور وہان اُسکا ایک بڑا محل تھا اوس مین تمام عظمار روم کو جمع کیا اور اُس مکان کا
دروازہ بند کرا دیا پھر کوٹھے پر چڑھ کر کھڑکی مین سے کہا کہ اے اہل روم تم کو کچھ رغبت اسکی
ہے کہ فلاح اور ہدایت اور نجات پاؤ اور ملک تمہارا ہمیشہ برقرار رہے اگر اس کی خواہش
رکھتے ہو تو متابعت کرو اس پیغمبر کی جب اُن لوگون نے یہ بات سُنی تو سب اُس سے متنفر
ہوگئے اور اوس قصر کے دروازہ کی طرف دوڑے تو دروازہ اوسکا بند پایا **ہرقل** نے
جب اُن کو متنفر دیکھا اور اُن کے ایمان سے ناامید ہوا تو اُن کو لوٹا لیا اور اُن سے کہا
کہ مین اس امر مین تم کو آزماتا تھا پس اب مین نے جان لیا کہ تم اپنے دین پر ثابت قدم ہو
پھر سب نے اُس کو سجدہ کیا اور سب اُس سے رضامند ہوگئے۔ اور ایک روایت مین
ہے کہ ہرقل نے عظماے روم کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ قسم ہے **اللہ تعالی شانہ**
کی یہ مرد نبی برحق ہے اور ہمنے اسکا وصف کتب آسمانی مین پڑھا ہے آؤ سب مل کر

Marfat.com

اُسکی متابعت کرین کہ دنیا و آخرت سلامت رہے اُن سبھون نے کہا کہ کیا ہم عرب کی حکومت کے محکوم ہوجائین حالانکہ ہمارا ملک عرب کے ملک سے بہت بڑا ہے اور ہمارے آدمی بہی وہان کے آدمیون سے بہت زیادہ ہین اور شایستہ اور دولتمند ہین آلات جنگ ہمارے پاس بہت ہین ملک ہمارا قدیم ہے ہمارا بادشاہ ہفت اقلیم کا بادشاہ ہے یہ ننگ کیونکر گوارا ہو یہ اونٹ چرانے والے اور اونٹ کے دودہ اور بکریون کے چمڑے پر اوقات بسر کرنے والے فاتح ہون ہم کو منظور نہین بادشاہ روم نے کہا اچہا اگر یہ بات منظور نہین تو اون کو جزیہ دینا قبول کرو کہ اُس کی لڑائی سے رہائی پاؤ اونہون نے کہا یہ ننگ بہی ہم کو گوارا نہین وہ قوم جو زمانۂ دراز سے ہفت اقلیم پر حکومت کر رہی ہو وہ اس ذلت و خواری کو کیونکر منظور کر سکتی ہے کہ وہ ہر سال ہمارے ملک مین آئین اور مال لیجایا کرین کوئی فاتح قوم جو ہفت اقلیم کی مالک ہو ایک بادیہ نشین قوم سے جو درندون کی طرح زندگی بسر کرتی ہو زیر ہوکر زندہ رہ سکتی ہے ہرگز نہین یہ تقریر اپنی قوم کی سنکر اوس نے کہا کہ اچہا تو اُن سے صلح ہی کرلین اس بات پر کہ سوریہ کی زمین اُن کو دیدین اُن لوگون نے کہا کہ یہی ٹکڑا زمین کا تو ہمارے سب ملک سے بہتر ہے اگر یہی نکل گیا تو پھر ہمارے پاس رہا کیا ہرقل نے کہا قسم ہے اُس **اللہ پاک** کی کہ جسکے قبضہ مین میری جان ہے وہ ہمپر اور ہمارے ملک پر غالب آجائینگے اے معشر روم آؤ اور اُسکی دعوت کو قبول کرلو کہ کتب سماوی مین ایسا ہی پایا جاتا ہے کہ جب کوئی پیغمبر کسی قوم کو اللہ پاک کی طرف بلاتا ہے اور وہ قوم اُس پیغمبر کی دعوت کو قبول نہین کرتی تو **اللہ تعالیٰ شانہ** اُس قوم کی بیخ و بنیاد اُس ملک سے اُکہاڑ کر نیست و نابود کر دیتا ہے مگر رومیون نے اپنے بادشاہ حق گو کی نصیحت نہ مانی تب اُس بادشاہ نے اپنی قوم سے کہا کہ سُنو اور یاد رکھو اس بات کو کہ **واللہ** تمپر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم اپنے ملک کو چہوڑ کر قسطنطنیہ مین پناہ پکڑوگے اور اپنے نفس کی محافظت

Marfat.com

کروگے اور اختلاف ہے علماء کا کہ ہرقل مسلمان ہوا یا نہین ہوا بعضون نے کہا ہے کہ
اوس نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا اور اسلام نہ لایا اسلیے کہ دو سال کے بعد غزوۂ تبوک
مین مسلمانون سے لڑا اور بہت سے مسلمان اوس غزوہ مین شہید ہوے چنانچہ اُس کی
کیفیت آگے بیان ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ احتمال ہے
کہ ایمان لایا ہو اور ایمان پوشیدہ رکھا ہو ہلاکت کے خوف سے کیونکہ صفاطر کا واقعہ
معلوم ہوچکا تھا لیکن امام احمد حنبلؒ کے مسند مین ہے کہ اُس نے تبوک مین حضرت
پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین ایک نامہ کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ
مین مسلمان ہون آپ نے فرمایا کہ جھوٹ کہتا ہے بلکہ وہ اپنی نصرانیت پر ہے
پس یہ حدیث اس بات کو رد کرتی ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ ہرقل زندہ رہا حضرت
شیخین رضی اللہ عنہما کے عہد خلاف تک اور خوب مسلمانون سے لڑا کذا فی روضۃ الاحباب
ومدارج النبوت اور یہ قول موافق ہے متن سے یعنی سرور المحزون سے اور قرۃ العیون
شرح سرور المحزون کہا ہے اُس مین کہ بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے دحیہ کلبی کو بادشاہ روم کیطرف کہ اوسکا نام ہرقل تھا پھر ثابت ہوا اوس کے
نزدیک نبی ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دلیلون سے اور اُس نے
ارادہ مسلمان ہونیکا کیا مگر قوم نے اُس کے ساتھ موافقت نکی وہ ڈرا اس بات
سے کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤنگا تو سلطنت مجھسے چھن جائیگی پھر باز رہا وہ اسلام
لانے سے جیسا کہ اس کے اوپر کی سطرون مین لکھا جاچکا ہے انتہےٰ اور حال دحیہ
کا یہ ہے رضی اللہ عنہ کہ یہ صحابی ہین قبیلہ ان کا کلبی ہے ان کے باپ کا نام خلیفہ
ہے اور یہ کبار صحابہ مین سے تھے حاضر ہوے احد مین اور جو مشاہد کہ اسکے بعد
ہوے ہین اُن سب مین [illegible] نازل ہوتے تھے اُن کی صورت پر پھر جارہے ہے
[illegible] زندہ رہے [illegible] رضی اللہ عنہ کے زمانے تک روایت کی ہے

Marfat.com

ان سے ایک جماعت تابعین نے اور نام ان کا کسرہ دال مہملہ کے ساتھہ مشہور ہے یعنی دِحیہ
اور فتح سے بھی آیا ہے کذا فی اسماء الرجال المشکواۃ۔

روانہ فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کا عبداللہ

بن حذافہ کو کسریٰ کی طرف

عبداللہ بن حذاوسہمی کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ یعنی بادشاہ فارس کیطرف
روانہ فرمایا اور یہ عبداللہ قریشی ہین کنیت ان کی ابوحذافہ ہے اسلام لائے قدیم سے اور مہاجرین
سابقین سے ہین اور ہجرت کی اُنہون نے حبشہ کی طرف ہمراہ اپنے بھائی قیس بن حذافہ کے اور
ان کے مزاج مین ظرافت تھی ایکبار انہون نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
گھوڑے کا تنگ ڈھیلا رکھا قریب تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم گھوڑے سے جدا ہون اور
اس فعل سے ظرافت مقصود تھی اور قید ہوے یہ لشکر روم مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت
کے زمانے مین ارادہ کیا کفار نے کہ ان کو دین اسلام سے اپنے مذہب کیطرف پھیرین مگر آپنے
انکار کیا تو اُن لوگون نے ان کو سولی پر چڑہایا اور تیر مارے مگر یہ مجروح نہ ہوے پھر ان کو
سولی پر سے اُتارا اور کھولتی دیگ مین ڈالا اللہ تعالیٰ شانہ نے اوس مین بھی ان کو سلامت
رکھا پھر ان کو بادشاہ کے پاس لیگئے اُس نے کہا کہ ان کو چھوڑ دو اور ان سے پوچھا کیا ارادہ
رکھتا ہے انہون نے کہا میری یہ تمنا ہے اگر سو جانین مجھے ملین تو اسی طرح صحنت اور
عذاب راہ خدا مین برداشت کرون اور اپنے دین پر ثابت قدم رہون پس تعجب کیا اوس نے
اور کہا کہ بوسہ دے میرے سر کو تو مین تجکو چھوڑ دون تو اونہون نے کہا اور جتنے مسلمان
قید ہین اُن کو بھی اُسنے کہا ہان پھر بوسہ دیا اُنہون نے اُس بادشاہ کے سر کو تو اُسنے
سب مسلمانون کو اُن کے ساتھہ یعنی عبداللہ بن حذافہ کے چھوڑ دیا کذا فی المدارج النبوت
اور اُسوقت بادشاہ کسریٰ پرویز ہرمز بن نوشیروان تھا جسکو خسرو پرویز بھی کہتے ہین

Marfat.com

اور جن لوگون نے کہا ہے کہ وہ نوشیروان تہا یہ غلط ہے اسلیے کہ نوشیروان حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی ولادت کے زمانہ مین تہا جیسا کہ لوگون مین مشہور ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ولدت فی زمن الملک العادل یعنی پیدا ہوا مین زمانہ مین بادشاہ
عادل کے لیکن محدثین کے نزدیک یہ صحیح نہین ہے اور کیونکر درست ہو کہ توصیف عدل کی
مشرک پر ثابت نہین ہوتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا ہے ان الشرک لظلم
العظیم یعنی تحقیق کہ شرک بڑا ظلم ہے مگر ہان یہ کہہ سکتے ہین کہ عدل سے یہان حقیقی اور شرعی معنی
مراد نہین ہین بلکہ صرف سیاست و دادستانی و فریادرسی رعیت کی مراد ہے اسی کو اہل عرف
مین عدل کہتے ہین مگر جاری ہونا لفظ عدل کا ایک مشرک آتش پرست کی شان مین زبان
ہدایت ترجمان انبیاء علیہم السلام پر بعید ہے انتہے اور فرمایا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نے عبداللہ بن حذافہ کو کہ لیجانا اس نامہ کو حاکم بحرین کے پاس وہ کسریٰ کے پاس
پہنچا دیگا اور عبارت اس نامہ کی یہ ہے ؎

نامہ شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنام کسریٰ شاہ فارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی عظیم فارس السلام علی من اتبع الھدیٰ
وآمن باللہ ورسولہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ ادعوک بدعایۃ اللہ فانی انا رسول اللہ الی الناس کلھم
لینذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین اسلم تسلم فان تولیت
فعلیک اثم المجوس کذا فی المواھب اللدنیہ۔ **ترجمہ** یہ
نامہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کسریٰ بادشاہ فارس کے نام سلام اوس پر جسنے
پیروی ہدایت کی اور ایمان لایا اللہ اور اُس کے رسول پر اور گواہی دی اس بات کی کہ
سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہین کوئی اُس کا شریک نہین اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ

Marfat.com

آلہ واصحابہ وسلم اُس اللہ کے بندے ہین اور رسول ہین بلاتا ہون مین تجکو اللہ کی دعوت
کی طرف پس بیشک مین رسول اللہ کا ہون سب آدمیون کی ہدایت کے واسطے تاکہ ڈراؤن
مین اُن کو جو زندہ ہین اور الزام اور حجت قایم کرون کافرون پر تو اسلام لا کہ سلامت رہیگا تو پس اگر
ایمان نہ لایا تو تجپر گناہ ہے تمام مجوسیون کا انتے۔ جب نامہ شریف حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اوسکے پاس پہنچا تو کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجکو
ایسا خط لکھا حالانکہ وہ میری رعیتون مین سے ایک رعیت ہے اور اپنا نام میرے نام کے
اوپر لکھا ہے آشفتہ اور پُرغضب ہوکر نامۂ مبارک کو چاک کر ڈالا اور بہت کچھ بیہودہ کلمات غضب
کی حالت مین اُس کی زبان سے نکلے۔ عبداللہ بن حذافہ کی طرف اوس نے کچھ التفات
نہ کی اور مکتوب شریف کا کچھ جواب نہ دیا جب یہ خبر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کو پہونچی تو آپ نے فرمایا مزق کتابی مزق اللہ ملکہ یعنی اُسنے میرا نامہ
پھاڑا اللہ تعالےٰ شانہ بہت جلد اوسکے ملک کو پھاڑ لیگا۔ اور وہ بہت تھوڑے دنون
مین مارا گیا اوسنے باذان کو جو اوسکے طرف سے ملک یمن کا حاکم تہا لکہا کہ مین نے
سُنا ہے کہ ایک شخص ملک حجاز مین پیدا ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تجکو لکہا جاتا
ہے کہ تو دو آدمی وہان بہیجکر پکڑوا کر اُسے میرے پاس بہیجدے **فائدہ** یہ بات سمجھنے اور
غور کرنے کی ہے کہ اُسوقت جب آپنے کسریٰ کو نامہ لکہا ہے تو آپ کی طاقت بس اتنی
ہی تہی کہ کسریٰ نے صرف دو آدمی آپ کی گرفتاری کے واسطے کافی سمجھے ایسے کمزور
آدمی کی اتنی جُرأت نہین ہوسکتی کہ اتنے بڑے بادشاہ کو نامہ لکھے اور جسوقت نامہ لکھا
ہے ازروے عقل یہ بات ہرگز خیال مین کسیکے آنے کے قابل نہ تہی کہ آپ کو اور آپکے
خلفاء کو ان بادشاہون پر جو ہفت اقلیم کے بادشاہ تسلیم کیے گئے ہین ایسا غلبہ ہوجائیگا
کہ اون کا نام ونشان بہی باقی نہ رہیگا۔ اور ہمیشہ کے واسطے ان کا ملک دارالاسلام ہوجائیگا
چنانچہ ایران اُسی نامعقول کا ملک ہے جو آج تک جسکو تیرہ سو برس ہوتے ہین دارالاسلام ہے

Marfat.com

اب اس سے بڑھکر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کی روشن دلیل کیا
ہوسکتی ہے یہ کارروائیان جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے دار النبوت
مدینہ منورہ مین سے فرما رہے تھے اوہی اسرار نبوت کی حکمرانیان ہین جو آپکی دل مبارک
مین پنہان تہین اور آپکی تشریف بری کے بعد آپ کے چار یار رضی اللہ عنہم اس اسرار نبوت
کے مظہر ہوے فقیر بے بضاعت محمد اکبر ابو العلائی داناپوری عرض کرتا ہے. جو
حضرات اس مقام کو ملاحظہ فرمائین تو وہ حضرات اس مقام پر تامل فرمائین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان بادشاہان اولوالعزم کو ہدایت نامے تحریر فرمائے مین کسی
دانشمند کو اسوقت اس کامیابی کی امید ہوسکتی تہی اور پہر یہ استحکام کہ وہ فتوحات سیکڑون
برس تک علی حال قایم ہے پہر یہ امور اسرار نبوت کا ظہور نہین تو کیا ہے اتنے بڑے زمانہ
آیندہ کی پیشین گوئی سوائے اوس برگزیدہ انسان کے جو موید بوحی ہو کوئی نہین کرسکتا
اب ایسا برگزیدہ انسان اللہ تعالیٰ شانہ کا پیغمبر نہ سمجھا جاے تو کون سمجھا جائے الغرض
باذان نے اوس کے حکم کے موافق اپنے ایک معتمد کو کہ اُسے بانویہ کہتے تھے اور وہ فارس کے
دانشمندون اور بہادرون مین ممتاز تہا اور ایک دوسرے شخص کو کہ اُسکا نام خرخرہ تہا
اُوسے بہی اوس کے ہمراہ کرکے روانہ کردیا اور ایک نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کو اوسنے لکھدیا کہ آپ ان دونون آدمیون کے ساتھہ چلے آئیے آپ کو کسریٰ بادشاہ
نے بُلایا ہے پہر وہ دونون وہان سے طائف مین آئے وہان صنادید قریش مثل ابوسفیان
اور صفوان بن امیہ موجود تھے اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حال خیریت
اشتمال دریافت کیا اُن لوگون نے کہا وہ یثرب مین رہتے ہین اور دل مین یہ لوگ خوش
ہوئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ایسے بڑے بادشاہ سے مقابلہ ہے کہ دعوے
نبوت کرنا معلوم ہوجائیگا اور ہم کو بہی بہت موقع اُن پر غالب ہونیکا ملجائیگا القصہ وہ
دونون آدمی مدینہ مین پہنچکر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محفل فیض منزل

Marfat.com

مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ بادشاہ کسریٰ نے اپنے صوبہ یمن کو جسکا نام باذان ہے خط
لکھا ہے اور باذان نے آپ کی خدمت مین یہ خط لکھا ہے یہ کہکر وہ نامہ حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین پیش کیا اور کہا کہ ہم کو باذان نے اسواسطے بھیجا ہے کہ ہم آپکو
اپنے ساتھہ خسرو پرویز کے دارالملک کو لیچلین آپ ہمارے ساتھہ برضا و رغبت چلے چلین وہ
آپ کی سفارش بادشاہ سے کریگا بادشاہ آپ کی خطا معاف کردیگا اور اگر آپ چلنے مین انکار
کرینگے تو آپ کو اُسکا دبدبہ اور شوکت معلوم ہے وہ تمام یثرب کے ملک کو زیر و زبر اور آپ
کی قوم کو ہلاک کردیگا۔ آپ نے اُس کے ہزیانات اور خرافات کو سُنکر تبسم فرمایا!
اور روایت مین ہے کہ یہ دونون یعنی بانویہ اور خرخرہ زرین کنگن اور پوشاک دیبا کی پہنکر
اور زرین پٹکے کمر سے باندہکر اور داڑہیان مونڈاے اور مونچھین بڑہاے ہوے جیسے
مجوسی ہوتے ہین حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے محفل فیض منزل مین حاضر ہوے
آپ نے جب اُن کو اس ہیئت و صورت پر دیکھا تو ناخوش ہوکر فرمایا کہ وای تمپر تم کو
کسنے ایسی وضع بنانے کا حکم کیا ہے اور تم سے کس نے کہا ہے کہ داڑہی مُنڈواؤ اور مونچھین
بڑہاؤ اون دونون نے کہا کہ ہمارے پروردگار کسریٰ نے یہ حکم ہم کو دیا ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ داڑہی
بڑہاؤ اور مونچھین کتراؤ اور آپ نے اُن سے فرمایا کہ بیٹھہ جاؤ وہ دونون وزانو بیٹھہ گئے
آپنے اُن کو دعوت اسلام کی اور عذاب الٰہی سے ڈرایا اور ثواب کا امید وار کیا اُن لوگون
نے کہا کہ آپ ہی تکلیف فرماکر اُس ملک الملوک کے پاس تشریف لیچلین ہم ڈرتے ہین
کہ اگر خلاف حکمی ہوگی تو وہ شہنشاہ عجم ایک عرب کو بھی زندہ نہ چھوڑیگا۔ سب کو مار ڈالیگا
یا وطن سے سب کو نکال دیگا۔ اور مروی ہے کہ یہ کافر ہر چند جرأت کرتے تھے اور بے
ادبانہ کلام کرتے تھے مگر مجلس شریف کی ہیبت اور عظمت نے اُن مین ایسی تاثیر
کی تھی کہ بدن مین رعشہ تھا اور قریب تھا کہ وہ جمالِ [illegible] ہیبت سے کہ جو مجلس شریف

Marfat.com

سے ظاہر ہو رہی تھی گر پڑین اور بیہوش ہو جائین مجبور ہو کر اُن لوگون نے عرض کی یا حضرت
ہم اس ارادے سے در گذرے آپ ہان جانیکی تکلیف نہ فرمائین صرف آپ باذان کو ایک
نامہ لکھدین حضور پر نور سرور عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ آج تو تم ٹھہر جاؤ کل پھر آنا دیکھون میرا پروردگار مجھے کیا حکم دیتا ہے جب دوسرے
روز وہ دونون مجلس مبارک مین حاضر ہوے تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ باذان کو جا کر خبر
کر دو کہ میرے پروردگار تعالیٰ شانہ نے تیرے بادشاہ کو ہلاک کیا سات گھڑی رات گئے
اوس کے بیٹے شیرویہ کو اُسپر مسلط کیا اوس نے چھری سے اُسکا پیٹ چاک کر ڈالا
اور یہ رات منگل کی تھی اور دسوین تاریخ جمادی الاول کی اور ساتوان سال ہجرت کا تھا اور
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن سے کہا کہ تم ملک بازان سے کہدینا کہ قریب
ہے کہ میرا دین ملک کسریٰ مین ظاہر ہوگا اگر تو مسلمان ہو جاے تو جو ملک کہ تیرے تصرف
مین ہے اُسے مین تیرے واسطے باقی رکھونگا اور تجھے چھوڑ دونگا اور تجکو اہل فارس
پر حاکم کرونگا جب وہ دونون مجلس مبارک سے اُٹھکر باہر آئے تو ایک دوسرے سے
کہتا ہے کہ اگر اس سے زیادہ ہم اس مجلس مین حاضر رہتے تو ہم ضرور ہلاک ہو جاتے ضرور
یہ برگزیدہ بندے اللہ کے ہین اور ان کو ان کے کامون مین اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف
سے مدد پہنچتی ہے جب یہ دونون آدمی یمن مین پہنچے جو کچھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے ارشاد فرمایا تھا سب بے کم و کاست باذان سے عرض کر دیا اور جو کچھ آپکی محفل
ہدایت منزل کا حال مشاہدہ کیا تھا مفصل بیان کیا اور اپنی حالت بھی کہہ سنائی کہ ہمارا
تو یہ حال ہو گیا تھا۔ باذان نے پوچھا کہ اُن کے پاس کچھ چوکیدار نگہبان ہین یا نہین۔
اُن لوگون نے کہا کہ وہ تو تن تنہا کوچہ و بازار مین پھرتے ہین اپنی ضرورت کی اشیاء اور
بیوہ بیکس عورتون کی چیزین خود خرید کرتے ہین اور اپنے کندھون پر رکھکر اُن کے گھرون
مین خود پہنچا دیتے ہین باذان نے کہا کہ واللہ اوس کا کلام بادشاہون کا سا کلام

Marfat.com

نہین ہے میرے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ وہ نبی مرسل ہے اوس کی رسالت مین کچھ
شک نہین بے عذر مان لینے کے قابل ہے اوس پر ایمان لانے مین اب کوئی بادشاہ
مجھپر سبقت نہ کریگا۔ اسی عرصہ مین فرمان شیرویہ کا اوسکے پاس آیا مضمون اُسکا یہ تہا
کہ خسرو اعیان اور اشراف فارس کو بیگناہ قتل کرتا تہا اور تفرقہ عظامی دربار مین
ڈالتا تہا اسلیے مین نے اُس کو قتل کیا اور ملک کو اُسکے شر سے بچایا تجکو چاہیے کہ تو
میری اطاعت کرے اور وہان کے اعیان و اشراف کو میری اطاعت و فرمانبرداری
پر رضامند کر اور خبردار اُس صاحب دولت سے جو ملک عرب مین نبوت کا دعوٰی کر رہا
ہے کسی قسم کی مزاحمت نہ کیجیو انتہٰی۔ باذان نے جب یہ فرمان پڑہا اوسکا مضمون اُس
کی تصدیق ایمان کا پشتہ ہوگیا اور سچے دل سے کلمۂ توحید پڑہا۔ اور اقرار نبوت کیا
اور اکثر آدمی یمن اور فارس کے اوس کی موافقت مین ایمان لائے۔ **اسرار نبوت**
جسوقت حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے باذویہ اور خرخزہ کو خسرو کے قتل کی خبر
دی ہے اُسوقت خبر رسانی کا ذریعہ سوائے قاصدون کے آمد و رفت کے اور کوئی نہ تہا
آپ کو جو یہ خبر ایران کی ملک عرب مین پہنچی اور طرفۃ العین مین ضرور اسرار نبوت کے
پیادگان سریع السیر نے پہونچائی کتاب مصباح المضی مین سعید بن المسیب سے نقل کیا
ہے کہ کہا اونہون نے کہ لکہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کسریٰ
اور قیصر اور نجاشی کی طرف ایک ہی مضمون کے نامے اور اس عبارت سے لکہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی کسریٰ وقیصر والنجاشی
اما بعد تعالوا الی کلمتہ سواء بیننا وبینکم الی قولہ تعالٰی بانا مسلمون
پھر کسریٰ نے نامۂ مبارک کو چاک کرڈالا اور نہ پڑہا اوس کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مزق ومزقت امتہ یعنی پہاڑ گیا وہ اور پہاڑ دی گئی
اُس کی اُمت یعنی رعیت اور قیصر نے اُس نامہ شریف کو دیکہا اور کہا بیشک نہین دیکہا

Marfat.com

سینے اس کتاب کو بعد سلیمان علیہ السلام کے یعنی بسم اللہ شریف کو پھر بلایا ابو سفیان اور
غیرہ کو جو ملک شام مین تجارت کے ذریعہ سے گئے ہوے تھے اور اُن سے حالات حضرت
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پوچھے اور کہا بابی لو کنت عندہ لغسلت
قدمیہ یملکن ما تحت قدمی ترجمہ یعنی فدا ہو میرا باپ اُن پر اگر ہوتا
مین اُن کے نزدیک تو بیشک ہوتا مین آپ کے دونون قدم مبارک البتہ مالک ہونگے
وہ اس سرزمین کے جو میرے قدمون کے نیچے ہے پس فرمایا حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ
آلہ واصحابہ وسلم نے اُسکے حق مین انّ لہ مدّۃ یعنی تحقیق اُس کے واسطے ایک مدت
ہے چنانچہ مؤلف کتاب مصباح المضی فی کتاب النبی لامّی کا اپنی اسی کتاب مذکور مین بعد اس
بیان کے کہ یہ قول حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اور مثل اسکے جو کچھ گذر چکا
جیسے قول آپ کا کہ ان لہ مدۃ یعنی بیشک اوس کے لیے ایک مدت اور زمانہ ہے
اور جیسے فرمانا آپ کا کہ انّ لہ بقیّۃ یعنی اُن کے واسطے باقی ہین ملک و مال "
اسرار نبوت میری غرض اسرار نبوت سے اخبار صحیحہ ہین جو خبرین حضرت صلّی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آیندہ کی دی ہین انوار نبوت کی روشنی مین ملاحظہ فرما کر دی ہین
دیکھو منافع یعنی تجارت اور حرفت بالکل عیسائی قوم انہین دونون سے مالا مال ہے اور پھر
ملک و مال وہ بھی اُن کے ہی ہاتون مین ہے اور جیسے دحیۂ کلبی کے حال مین ہے کہ فرمایا
حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ثبّت وثبّت ملکہ یعنی ثابت اور قایم رہا وہ
اور ثابت وہ قایم رہا ملک اوس کا وہ قوم بھی ابھی تک فارغ البالی کی حالت مین ہے
اور ملک و حکومت بھی اُن کے ہاتھ مین ہے یہ سب اعلام اور خبر دینا آنحضرت صلّی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہے بہ امداد و روشنی انوار نبوت **احادیث** رسول اللہ صلّی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت تک کی خبرین آپ
نے دی ہین اور وہ سب اسوقت تک صحیح ہوتی آئی ہین اور آیندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایک

Marfat.com

حرف کی کمی وبیشی نہ ہوگی چنانچہ دیکھو ملک نصاریٰ کا مشرق سے مغرب تک اور اطراف واکناف عالم میں زمان فیض تواماں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اس وقت تک کہ سیکڑوں برس ہوئے قایم ہے اور یہ سب اوس کی برکت ہے کہ ان لوگوں نے حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کی نسبت اقرار کیا اور آپ کے قاصدوں کا احترام کیا۔ راقم آپ کے نام شریف کی برکت سے

نامہ روانہ کرنا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بطرف مقوقس بادشاہ مصر کے

آپ نے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی طرف روانہ کیا کہ حاطب کی ایک عجیب قصہ ہے قبل اس کے کہ حاطب سے وہ خط وہ کر اور سنہ صدق میں اور ان میں جو ان کے درمیان ہوئے اور ان کا حال بیان کروں یہ بیان کرنا ہے کہ حاطب کے جیسے سال حضرت عثمان غنی کی خلافت میں عمر آپ کی ہیسٹھ برس کی ہوئی کتاب مطالع الاسعاد ومدارج النبوت اور مقوقس لقب ہے اس بادشاہ کا جسکا ذکر ہے مصر اور اسکندریہ ہوجب حاطب مقوقس کے پاس گئے اور نامہ اس کو دیا اس نے اسلام لانے کے ہوا وہوس میں اسلام نہ لایا اور ہدیہ بھیجا حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور میں اور دو لونڈیاں ایک کا نام ماریہ قبطیہ اور سیرین اور ایک خچر جسکا نام دلدل اور ایک گدھا جسکا نام یعفور اور بیس کپڑے

اور نامہ شریف کی عبارت یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام علی من اتبع الھدیٰ امّا بعد فانی ادعوک بدعایۃ

Marfat.com

الاسلام اسلم تسلم یوتک اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم
القبط یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم ان لانعبد
الا اللہ ولا نشرک بہ شیئًا ولا نتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ
فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون **ترجمہ** یعنی یہ نامہ ہے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جو اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہین مقوقس
عظیم قبط کی طرف سلام اوس پر جسنے پیروی کی ہدایت کی امابعد مین بلاتا ہون تجکو
اسلام کی دعوت کیطرف اسلام قبول کر تاکہ سلامت رہے تو اور دیگا تجکو اللہ تعالیٰ
دونا اجر پس اگر پھر گیا تو تجپر گناہ ہے تمام قوم قبط کا اے کتاب والو آؤ
طرف ایک بات کے کہ وہ برابر ہے درمیان ہمارے اور تمہارے وہ بات یہہ ہے
کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ہم اوس کے ساتھ کسی چیز کو
اور نہ بنالے بعضا ہمارا بعضے کو پروردگار سوا خدا کے پس اگر پھر جائین وہ یعنی اہل کتاب
پس کہو تم اے مسلمانون کہ گواہ رہو تم اے اہل کتاب اس بات پر کہ ہم مسلمان ہین انتہی
اور مدارج النبوت مین ہے کہ جب حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نامہ حضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مقوقس کو پہنچایا اوس نے نامۂ مبارک کا احترام اور اکرام کیا
اور حضرت کی شان مین نیک باتین کہین اور حاطب کو خلوت مین لیگیا اور حضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صفات اور اخلاق پوچھے اور نہایت شوق اور توجہ سے
سُنے اور سب کو اُن اوصاف و اخلاق سے موافق پایا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبی
آخر الزمان کے اوصاف بیان کیے تھے اوسنے کہا کہ بیشک یہ وہی نبی اور رسول ہے کہ مسیح
علیہ السلام نے جسکے آنے کی بشارت دی ہے اور ضرور وہ غالب ہوگا اور اُسکے اصحاب فتح
کرینگے ان ملکون کو لیکن اُس نے اسلام کا اظہار اور اقرار نہ کیا اور اُس کے اسلام کی
صحیح خبر نہین ہے۔ قسطلانی سے روایت ہے مواہب لدنیہ مین کہ جب حاطب مقوقس کے

Marfat.com

پاس گئے اور اُس سے کہا کہ بیشک تجھ سے پہلے اس ملک مین ایک بادشاہ تہا اور دعوی خدائی کا کرتا تہا اور اپنی قوم سے کہتا تہا انا ربکم الاعلی اسنا اللہ تعالی شانہ نے اُسے پکڑ لیا اور عذاب دنیا و آخرت مین گرفتار کیا پس تو عبرت پکڑ اپنے غیر سے تا عبرت نہ قبول کرین - اور لوگ تیرے دلالت سے - یہ مقوقس نے کہا کہ ہمارا ایک دین ہے اور ہم اوس کو چھوڑنا نہین چاہتے [illegible] بہتر موحاطب نے کہا کہ ہم تجکو دعوت کرتے ہین اسلام کی طرف کہ [illegible] ہے اور ایک نبی تجھ کو بلا رہا ہے اوس [illegible] اور بیشک بلایا اس پیغمبر نے لوگون کو [illegible] تہے اور بڑے دشمن یہود اور نزدیک تر [illegible] کی کہ موسی علیہ السلام نے عیسی علیہ السلام [illegible] تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی اور ہمارے نبی نے تجکو قرآن کی طرف [illegible] دعوت کرتا ہے اس توریت کو انجیل کیطرح [illegible] اپنی کی امت سے ہین تو حق ہے ان پر کہ اوس نبی کی اطاعت کرین اور تو [illegible] زمانہ اس نبی کا تو اب تجھ پر ضرور ہے [illegible] اور ہم نہین کرتے ہم تجکے دین مسیحی سے [illegible] نبی نے ہمارے نبی کی بشارت دی ہے اور [illegible] کہتے ہین کہ اپنے نبی کا علم بجالا اور اپنے دین کے [illegible] ثابت اور قایم ہوجا مقوقس نے کہا کہ مین نے [illegible] سمجھ لیا اسکو کہ وہ حکم نہین کرتا ایسی بات کا کہ [illegible] وہ حکم کرتا ہے وہ حقیقت مین ایسے ہی ہین کہ [illegible] اور منع کرتا ہے فی الحقیقت وہ کام ایسے ہی ہین کہ [illegible]

Marfat.com

ساحر و قتال نہین اور نہ کاہن و کذاب اس مین ابھی اور فکر کرتا ہون پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نامۂ مبارک کو احتیاط سے فیل دندان کے ڈبہ مین رکھدیا اور جواب لکھکر روانہ کیا اور وہ جواب یہ ہے ؎

جواب نامۂ مبارک حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم از طرف مقوقس بادشاہ مصر

الی محمد بن عبد اللہ (ورسولہ) من المقوقس عظیم القبط اما بعد فقد قرات کتابك وفهمت ما ذكرت وبما تدعوا اليه وقد علمت ان نبيًا بقي وكنت اظن ان يخرج بالشام وقد اكرمت رسولك وبعثت اليك بجاريتين لهما مكان من القبط عظيم بكسوة واهديت لك بغلة لتركبها والسلام

ترجمہ یہ نامہ ہے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف مقوقس کیطرف سے جو بادشاہ ہے قبط کا اما بعد بیشک مین نے نامہ آپکا پڑہا اور سمجھ لیا مین نے اُسکو جو ذکر کیا تم نے اور اوسکو جو دعوت کی آپ نے اُس کی طرف بے شک جانتا ہون مین کہ ایک نبی باقی ہے اور گمان کرتا تہا مین کہ ظاہر ہوگا ملک شام سے اور بیشک بزرگی کی مینے آپ کے قاصد کی اور بھیجین مینے آپ کے واسطے دو لونڈیان پوشاک پہناکر یعنی ماریہ قبطیہ اور سیرین اور عزت دار ہین وہ قبطیون مین اور ہدیہ بھیجا مین نے آپ کے لیے ایک خچر کہ سوار ہون آپ اُسپر اور آپ پر سلام انتہی اور کچھ زیادہ نہ کیا اُسپر اوس نے اور نہ مسلمان ہوا وہ اور کتاب استیعاب مین ہے کہ کہا حاطب نے کہ جو بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مقوقس بادشاہ اسکندریہ ومصر کے پاس تو دیا مین نے اوس کو نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تو اوس نے

Marfat.com

مجھے اپنے مکان مین ٹھہرایا اور کئی دن مین اُسکے پاس رہا پھر اُس نے مجھ کو اپنے مذہب
کے علماء کو اور مجھسے کہا کہ اپنے صاحب کا حال بیان کر مین نے بیان کیا اُس کے جواب
مین اون لوگون نے کہا کہ تیرے صاحب نے کیون نہ بددعا کی اپنی قوم کے حق مین کہ ان لوگون
نے اُن کو نکال دیا اُن کے شہر سے پھر اُسکے جواب مین کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے کیون نہ بددعا کی اُن کے حق مین جن لوگون نے اُن کو سولی دی کہ ہلاک کرتا اللہ تعالیٰ
شانہ اُن ظالمون کو اوسنے کہا کہ سچ کہتا ہے تو یہی حکم تھا اللہ تعالیٰ شانہ کا کہ حکم مطلق ہے
پھر جب حاطب وہان سے لوٹکر آئے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت
مبارک مین اور اُسکا حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اوس نے اپنے ملک سے بھی اچھی
کی اُس کے ملک کو ہرگز بہتا نہ ہوگی پھر مراد حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت مین اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و
صحابہ وسلم نے اوسکے ہدایا کو قبول فرمایا اون مین سے ماریہ قبطیہ کو سلطان نے اپنی
خدمت مبارک مین رکھا اون سے ابراہیم بن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
پیدا ہوے اور سیرین کو آپ نے حسان کو دیا اون سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوے
واضح ہو کہ روضۃ الاحباب کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مقوقس نے ہدایا مین
تین ایک ماریہ اور دوسری سیرین اور دوسری کا نام معلوم نہین اور ایک خواجہ سرا
نہین اور ایک خواجہ سرا اور ایک خچر سفید کہ اُسکو دلدل کہتے تھے اور ایک گدھا
کہ اُسکا نام عفیر یا یعفور تھا اور اوس پر کبھی کبھی آپ سوار بھی ہوتے تھے الغرض
راستہ مین وہ مرگیا اور ایک نیزہ اور ہزار مثقال سونا اور بیس تھان کپڑے اور حاطب
رضی اللہ عنہ کو بھی سو مثقال سونا اور پانچ تھان کپڑے انعام دیے۔
بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یعفور غنایم خیبر سے تھا جیسا کہ آگے معلوم
ہوگا اور اُس کا مرنا بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات شریف

Marfat.com

کے بوکنہ مین مین گر کر ثابت ہے اور دلدل کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خاص اپنی سواری کے لیے پسند فرمایا اور بعد وفات حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سواری مین رہا چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بوستان مین فرمایا ہے ؎ چہارم علی شاہ دلدل سوار۔ مراد اس سے یہی خچر سفید ہے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے بعد حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام اوس پر سوار ہوے اور حضرت امیر معاویہؓ کے زمانۂ حکومت مین وہ مر گیا اور ایک روایت مین رنگ اوسکا اشہب یعنی سرخ مایل بسیاہی ہے اور اتنا بوڑھا ہو گیا تھا کہ اُس کے دانت گر پڑے تھے اوسکو پانی مین آٹا گھول کر پلاتے تھے اور باقی ذکر اوسکا دواب کے بیان مین آئے گا اون ہدایا مین عسل نہمان بھی تھا اور وہ آپ کو پسند آیا نہمان بکسر نون وسکون ہای موحدہ ایک بستی ہے مصر کی بستیون مین اور آپ نے فرمایا بارک اللہ فی عسل نہمان یعنے برکت دے اللہ تعالےٰ شانہ نہمان کے شہد مین اور حاطب وہان پانچ روز رہے پھر رخصت ہو کر چلے آئے۔ کذا فی مدارج النبوت۔

روانگی عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بطرف عبد و جیفر پسران جلندا بادشاہ عمان کے

غالباً عمرو بن العاص ایمان لائے بلا اکراہ اور بطوع رغبت اور خواہش اسلام کی اُن کے دل کو حبشہ مین ہوئے جبکہ نجاشی نے آپ کی نبوت کا اقرار کیا پس متوجہ ہوے یہ ایمان لانے کی غرض سے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک مین بغیر اسکے کہ دعوت کرین حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون کو ایمان کیطرف فی الفور دوڑتے ہوے آئے اور ایمان لائے پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن کو ایک جماعت پر امیر مقرر کیا اُن مین صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے اور

Marfat.com

اسلام لانے سے پہلے ان کو حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سخت عداوت تھی اور بہت ڈرتے تھے حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب سے کہ کہیں یہ لوگ مجھے مار نہ ڈالیں تو جب یہ ایمان لائے تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چاہا کہ ان کے دل کا خوف دور ہو تو امن میں ہو جائیں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف سے اور ناامید نہوں اللہ تعالیٰ شانہ کی رحمت سے لہٰذا فرمایا آپنے انکو انّک لرشید یعنی بیشک تو راہ یافتہ ہے اور تھے عمرو بن العاص انشمدیں عمر بن الخطاب جس آدمی کو احمق اور غبی دیکھتے تو کہتے کہ سبحان اللہ خالو اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہے اور روایت کی گئی ہے کہ عمرو بن العاص رحلت کے وقت بہت فکر میں تھے تو آپ کے فرزند عبداللہ نے کہا کہ اے والد بزرگوار آپ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب مخصوصین میں ہیں آپکو اتنا اضطراب کیوں ہے فرزند عبداللہ کو جواب دیا کہ اے میرے فرزند پہلے میں ہمیشہ تین حالتوں میں تھا ایک حالت میں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے دشمنی رکھتا تھا دوسری حالت میں مسلمان ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہا کہ کفار سے جنگ کرتا تھا تیسری حالت میں حضرت کے کام کرتا رہا نہیں معلوم کہ ان حالتوں میں سے کونسی حالت میں مجھ پر کیا معاملہ پیش آئے سبحان اللہ وتعالیٰ بڑے بڑے لوگوں کا یہ حال ہوا تو میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا شمار ان کی شان یہ تھا کہ مالک کا سامنا ہونیکے خیال سے لرزہ براندام تھے اور یہی علامت ایمان کی ہے کذا فی مظاہر الحق۔ اور عمان بروزن عمال ایک شہر کا نام ہے جو ملک یمن کے علاقات سے ہے پھر مسلمان ہوئے وہ دونوں بھائی اور عمرو کا عمرو بن العاص کو کوئی تعلق نہیں اپنی رعایا کے مال کی اور احکام قضا جاری کرتے تھے پھر عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونہیں میں رہے یہانتک کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وفات پائی۔

Marfat.com

اور عبارت اُس نامۂ مبارک کی یہہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمّد بن عبد اللہ ورسولہ الی جیفر وعبد بنی جلندی السلام علی من اتبع الھدیٰ اما بعد ادعوکما بدعایۃ الاسلام اسلما تسلما فانّی رسول اللہ الی الناس کافۃ لانذر من کان حیا و یحق القول علی الکافرین وان کما ان اقررتما بالاسلام ولّیتما وان ابیتما ان تقرّا بالاسلام فان ملککما زائل عنکما وخیلی تحل بساحتکما وتظھر نبوتی علی ملککما کذا فی المواھب اللدنیہ

ترجمہ یہ نامہ ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جو بندہ ہے اللہ کا اور رسول ہے اُسکا جیفر اور عبد پسران جلندی کے نام سے جو پیروی ہدایت کی کرے اوسپر سلام اما بعد مین تم دونون بھائیون کو بُلاتا ہون اسلام کی طرف اسلام قبول کرو کہ سلامت رہے ملک تم دونون کا اور بیشک مین خدا کا رسول ہون تمام آدمیون کی طرف اسلیے کہ ڈراؤن اوس کو جو زندہ ہے اور ثابت کی اللہ تعالےٰ شانہ نے حجت اپنی کافرون پر اور اگر اختیار کرتے ہو تم اسلام کا تو والی کرتا ہون مین تم کو تمہارے ملک پر اور اگر انکار کیا تم نے اسلام کے اقرار کرنے سے یعنی اُس سے کہ دعوت کرتا ہون مین تم کو اوسکی تو زایل ہونے والا ہے ملک تمہارا اور گھوڑے ہمارے تمہارے ملک مین جولانی کرینگے اور غالب ہوگی نبوت میری تمہارے ملک پر۔ کذا فی المدارج النبوت" اور اوسی مین ہے کہ لکھا اُس نامۂ مبارک کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے۔ عمرو بن العاصؓ کہتے ہین کہ پہر گیا مین عمان کو پہنچکر پہلے مین عبد کے پاس گیا جو جیفر کا بھائی تہا اور وہ بڑا خلیق اور نرم مزاج تہا جلندی کے بیٹون مین پہر مینے اُس سے کہا کہ مین ایلچی ہون محمد رسول اللہ کا تیرے اور تیرے بھائی کے پاس آیا ہون اوس نے کہا کہ میرا بھائی مقدم ہے مجھپر عمر اور ملک مین اور مین تجھے اوسکے پاس پہنچائے دیتا ہون وہ تیرا امر پر ہیگا پہر اوسنے کہا

Marfat.com

کہا کہ صاحب نامہ کس چیز کیطرف دعوت کرتا ہے مینے کہا کہ خدائے واحد کیطرف جسکا کوئی
شریک نہین ایمان لاتو اوسپر اور متابعت کر اوسکے رسول کی اور سوائے اُس وحدہ لاشریک
کے کسی کی عبادت نہ کر اور اس بات کی شہادت دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
اوس کے بندے ہین اور اوس کے رسول ہین اوس نے کہا کہ اے عمرو تو اپنی قوم کے
سردار کا بیٹا ہے یہ بیان کر کہ تیرے باپ نے کیا کہا کہ ہم کو اوس کے اتباع اور اقتدا ہے
مینے کہا کہ میرا باپ تو مرگیا بے ایمان لائے ہوے محمد رسول اللہ پر مگر مین افسوس کرتا
ہون کہ کاشکے وہ مسلمان ہوا ہوتا اور تصدیق کرتا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی اور مین بھی پہلے موافق اپنے باپ کا تہا ایمان نہ لانے مین یہان تک کہ ہدایت کی مجکو اللہ تعالے
نے اسلام لانے پر پھر مجھے پوچھا کہ تو کب مسلمان ہوا مین نے کہا کہ تھوڑے دن ہوئے۔ پھر
مجھے پوچھا کہ کس جگہ مینے کہا حبشہ مین نجاشی کے پاس اور مراد اس کہنے سے اوسکی یہہ
تہی کہ اسلام کا نور اُن کے دل مین وہین سے چمکا اور رغبت اسلام کی ان کے دل مین وہین
سے پیدا ہوئی تمام اسلام ان کا ۵ھ مین ہوا تہا۔ اور عمرو رضی اللہ تعالے عنہ کہتے
ہین کہ خبر دی مین نے اوسکو نجاشی کے مسلمان ہونے کی پھر اوسنے پوچھا کہ اوسکی قوم نے
اوسکے ساتھہ کیا کیا مین نے کہا کہ قوم نے اوسکو قایم رکھا اور اوسکی متابعت کی پھر اوسنے
کہا کہ اوس کے ملک کے رہبانون نے اوسکے ساتھہ کیا کیا مین نے کہا وہ اوس کے ساتھہ
موافق رہے تو عبد نے کہا کہ اے عمرو سوچکر کہہ کیا کہہ رہا ہے تو بیشک آدمی کے واسطے
کوئی عادت جھوٹ بولنے سے زیادہ بُری نہین ہے اور یہی جھوٹ ہے جو سب بُری
عادتون سے زیادہ آدمی کو رسوا کرتا ہے۔ مینے کہا اے عبد ہم مسلمان ہین جھوٹ بولنے
کو حرام سمجھتے ہین اور ہم کو اسلام نے اُسکی تعلیم کی ہے اور ہم لوگ آپس مین عہد
کر چکے ہین کہ کبھی کسی آدمی سے جھوٹ نہ بولین اور ہماری کتاب پاک مین ہے
کہ دروغ گو اللہ تعالیٰ شانہ کی لعنت کا سزاوار ہے مسلمان سے جھوٹ بولنا محال

Marfat.com

سمجھا جاتا ہے تنبیہ اے میرے بیٹے سید محمد محسن مدعمرہٗ اور سید واعظ الحق
مدعمرہٗ جب تمہاری نظر سے یہ مقام گذرے تو اپنے پروردگار تعالیٰ شانہ سے دونون ہاتھہ
آسمان کیطرف بہت بلند کرکے اس امر کی توفیق چاہنا کہ اللہ تعالیٰ شانہ دولت صدق سے
مالامال کرے اور حضرت صدیق کیساتھہ تمہارا حشر فرمائے اور میرے جملہ پسران قلبی وصلبی اس تنبیہ
مین شریک ہین اور ہر مسلمان سے میری دست بستہ یہ عرض ہے کہ خود صادق القول ہون
اور اپنے بچون کو اسکی تاکید شدید کرین یا اللہ تو بڑا غفور الرحیم ہے تو بڑا کریم ہے میرا اور
میری اولاد صلبی وقلبی کا اپنے صدیقین بندون کے ساتھہ حشر فرمایو اللھم آمین ثم
آمین یارب العالمین" پھر عبد نے کہا کہ یہ مجکو بتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کس چیز کا حکم کرتے ہین اور کس کام سے منع کرتے ہین مینے کہا کہ وہ اللہ عزوجل کی طاعت
کا حکم کرتے ہین اور اوسکی نافرمانی سے منع کرتے ہین اور حکم کرتے ہین صلہ رحم اور احسان کرنیکا
اور منع کرتے ہین ظلم سے اور روکتے ہین حدود شرعی کے تجاوز کرنیسے اور زنا کرنے سے اور
شراب پینے سے اور صلیب اور بتون کو پوجنے سے۔ عبد نے کہا کیا اچھی باتین ہین جنکی
وہ دعوت کرتے ہین اگر میرا بھائی جیفر میری متابعت کرے اور موافقت کرے تو ابھی ہم سوار
ہوتے ہین اور چلتے ہین ہم محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک
مین کہ اُن کے اللہ پر ایمان لائین اور اُن کی رسالت کی تصدیق کرین مگر میرا بھائی اپنے
ملک کو نہ چھوڑیگا مینے کہا کہ اگر ایمان لائیگا وہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوس
کی قوم کو اوسیکو بخش دینگے اور زکات لینگے قوم کے غنی لوگون سے اور تقسیم کرینگے اوس
زکوٰۃ کے مال کو قوم کے مساکین پر اوسنے کہا خدا کی قسم کیا اچھا خلق حسن ہے۔ پھر پوچھا
اوس نے کہ زکوٰۃ مال مین سے کتنی لی جاتی ہے مینے سب بیان کیا جو اللہ تعالیٰ شانہ کے حکم
سے فرض ہوئی تھی اموال مین یہان تک کہ اونٹون کی زکوٰۃ کا بھی بیان کیا تو اوسنے کہا
اسے عمرو کیا لیا جاتا ہے صدقہ سوایم مویشی سے یعنی جنگل کے چرنے والون اور جنگل کے پانی

Marfat.com

پینے والون چوپایون سے پینے کہا کہ ہان یہی حکم ہے اوسنے کہا کہ واللہ میری قوم اسکو
نہ مانے گی - پھر چند روز مین وہان رہا کہ عبد اپنے بھائی جیفر کے پاس گیا اور اس حال کی اسکو
خبر کی تو اوسنے ایکدن مجھے اپنے پاس بلایا پھر مین اوس کے پاس گیا تو اوسکے نوکرون نے میرے
بازو پکڑ لیے جیفر نے اپنے نوکرون کو منع کیا کہ اس کو چھوڑ دو میرے پاس آنے دو اون لوگون
نے مجھے چھوڑ دیا پھر مین اوسکے آگے گیا اور قصد بیٹھنے کا کیا اوس نے مجکو منع کیا اور کہا اپنی
حاجت بیان کر پینے نامہ مبارک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دیا اوسنے
اوس نامہ مبارک کو پڑہا پھر اپنے بھائی عبد کو دیا پھر اوسنے بھی پڑہا اور پینے اوس کو اوس
کے بھائی عبد سے بھی زیادہ نرم پایا پھر اوس نے کہا مجھ سے کہ قریش کا حال بیان کر کہ
اون لوگون نے اُن کے ساتھ کیا معاملہ کیا پینے کہا کہ اونہون نے متابعت کی آپ کی
کسی نے رغبت کے ساتھ اور کسی نے بزور شمشیر پھر اوس نے پوچھا کہ اُنسے کون موافق ہے
پینے کہا کہ بیشک رغبت کی لوگون نے اسلام قبول کرنے مین اور اختیار کیا اوسکو اوس مذہب
پر کہ جسپر پہلے تھے اور سمجھ لی یہ بات اُن لوگون نے اپنے پروردگار تعالیٰ شانہ کی ہدایت سے
کہ ہم بیشک گمراہ تھے اور اب مجھے کوئی ایسا نہین معلوم ہوتا وہان کہ باقی رہ گیا ہو تیرے
سوا یہان سے وہان تک اور اگر اسلام نہ لائیگا تو اور متابعت نہ کریگا تو روند ڈالین گے
تجکو گھوڑے اہل اسلام کے اسلام لا کہ سلامت رہے تو اور برقرار رکہین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم تجکو تیری قوم پر اور چڑہائی نہ کرے تجھپر لشکر اسلام کا اوس نے کہا
کہ آج تو اور مجھے اس امر مین فکر کرنے دے اور کل پھر تو میرے پاس آ تو مین اسکا
جواب دونگا پھر وہان سے مین اوس کے بھائی عبد کے مکان پر آیا تو اوسنے مجھسے کہا
کہ اے عمرو بیشک مین امیدوار ہون کہ سلامت رہے میرا بھائی اگر بخل اوسنے نہ کیا
اپنے ملک پر پھر مین دوسرے دن جیفر کے پاس گیا تو اوسنے مجھے اندر اپنے پاس
آنے کی اجازت نہ دی پھر مین لوٹکر اوسکے بھائی کے پاس گیا اور اوس سے

Marfat.com

کہا کہ مین اوس کے پاس تک نہین پہنچ سکتا تو مجھے اوس کے پاس پہنچا اوس نے کہا کہ فکر کی مین نے اس مین جسکی تو دعوت کرتا ہے مجکو وہ یہ ہے کہ مین عرب کے ملک مین نامرد اور ضعیف ترین سمجھا جاؤنگا اگر مین اُن کی متابعت قبول کرلونگا حالانکہ نہین پہنچ سکتے اُن کے گھوڑے ہمارے ملک تک اور اگر بالفرض اون کا لشکر ہمارے ملک تک پہنچ بھی گیا تو ہمارا قتال اُن لوگون کا سا نہین ہے جنسے وہ لڑے ہین مینے اوس سے کہا کہ اچھا تو کل مین جاؤنگا جب اوس کو میرے جانے کا یقین ہوا تو وہ اپنے بھائی جبفر سے تخلیہ مین ملا پھر صبح کو مجھے بُلایا اور دونون بھائی ایمان لائے۔ الحمد للہ علیٰ ھدایتہ وانعامہ یہ نامہ اسیطرح مواہب لدنیہ اور مدارج النبوت مین مذکور ہے بغیر ذکر سال کے کہ کون سے سال مین حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ نامہ اُن کو بھیجا تھا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غالباً اسی سال ششم مین یہ نامہ بھیجا گیا ہے کیونکہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا پانچوین سال مین ہے اور یا نوین سال مین بھیجا گیا ہو کہ آٹھوین سال مین بھی ان کے اسلام لانے کی روایت ہے۔

نامہ روانہ کرنا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کے نام

روایت ہے کہ سلیط بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کی طرف روانہ کیا اور یہ سلیط عامری ہین حاضر ہوئے یہ اور ان کے باپ جنگ یمامہ مین اور یہ وہان شہید ہوئے اور جُلّے پہنائے حضرت عمر بن الخطاب رضی نے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب کو اور ایک حلّہ باقی رہا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ وہ

Marfat.com

شخص کون ہے کہ ہجرت کی اوس نے اور اُس کے باپ نے لوگون نے عرض کی کہ عبداللہ آپ کے فرزند آپ نے فرمایا کہ نہین بلکہ سلیط بن عمرو اور وہ حُلّہ آپنے اُن کو پہنایا۔ کذا فی المدارج النبوت ۱۲ پھر جب سلیط ہوذہ کے پاس پہنچے تو تعظیم کی ہوذہ نے اُن کی اور کپڑے ہجیر کے بُنے ہوے اُن کو پہنائے اور اُن کے لایق اُن کو انعام دیا اور حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین کہلا بھیجا اور بعض کتب سیر مین ہے کہ لکھہ بھیجا کہ کیا اچھی چیز ہے وہ جس کی طرف آپ مجکو دعوت کرتے ہین اور مین خطیب اور شاعر ہون اپنی قوم کا لہذا مجکو بھی کچھ تصرف امر خلافت مین دیجیے اور بعض بلاد مین کو میرے قبضہ مین کر دیجیے اس شرط پر مین آپ کی ملازمت اختیار کرتا ہون سلیط رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہ پیغام اوسکا لیکر حاضر ہوے اور جو کچھہ انعام اوسنے دیا تھا وہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین رکھدیا آپ نے اوس کو قبول نہ فرمایا اور ہوذہ اسلام نہ لایا روضۃ الصفا مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہوذہ کا پیام سنکر فرمایا کہ ہوذہ اگر مجھسے ایک کچھا خرما جو زمین پر پڑا ہوا ہو مانگے تو وہ بھی اوسکو نہ دون ہلاک ہو وہ اور ملک اوسکا کہتے ہین کہ جب حضرت صلّی اللہ علیہ تعالیٰ وآلہ واصحابہ وسلم نے فتح مکہ سے مراجعت فرمائی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ہوذہ کے مرنے کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ یمامہ مین ایک بدبخت اور کذاب درپیدا ہوگا کہ نبوت کا دعویٰ کریگا۔ میرے بعد یہ اشارہ مسیلمہ کذاب کی طرف ہے کہ قصہ اُسکا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے واقعات خلافت مین آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور نامہ جو حضور پرنور صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تحریر فرمایا تھا اوس کی عبارت یہ ہے۔

نامہ مبارک بنام ہوذہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ھوذہ بن علی سلام علی من اتبع الھدیٰ

Marfat.com

واعلم ان دینی سیظهر الی منتهی الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لك ما فی تحت یدك کذا فی مواهب اللدنیه **ترجمہ** یعنی نامہ ہے **محمد رسول اللہ** کیطرف سے ہوذہ بن علی کے نام سلام ہو اُسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی تجھے معلوم ہو یہ بات کہ بہت قریب ہے وہ زمانہ کہ میرا دین غالب ہوگا منتہای خف اور حافر تک۔ خُف بضم خا معجمہ و تشدید فا بکری اور اونٹ کے باندھنے کی جگہ کو کہتے ہین اور حافر گھوڑے اور خچر و حمار وغیرہ کے سُم کو کہتے ہین اور مراد حضور کی اس سے یہہ تھی کہ میرا دین غالب ہوگا اور وہان تک پہنچیگا جہان تک چارپایون کے پاؤن پہنچتے ہین۔ یعنی انتہای آبادیِ انسانی تک ۱۲ پس تو مسلمان ہوتا کہ سلامت رہی ملک تیرا اور قایم رکھون مین تجکو تیرے ملک پر۔ کذا فی مدارج النبوت

نامہ روانہ کرنا حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا معرفت شجاع بن وہب کے حارث غسانی بادشاہ بلقا کے نام سے

روایت ہے کہ شجاع بن وہب کو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے حارث غسانی بادشاہ بلقا کی طرف روانہ فرمایا۔ اور یہ شجاع مہاجرین سابقین حبشہ سے تھے اور حاضر ہوے یہ اور ان کے بھائی عقبہ بن وہب بدر مین اور جملہ مشاہد مین اور یہ لمبے قد کے کبڑے دُبلے پتلے آدمی تھے اور شہید ہوے یہ جنگ یمامہ مین اور عمر ان کی کئی برس زیادہ چالیس سے تھی کذا فی المدارج النبوت اور بلقا نام ایک شہر کا ہے شام کے شہرون مین سے جب شجاع رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حارث کو نامۂ مبارک حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا دیا تو اُس بدبخت نے اوسکو لپیٹ دیا

Marfat.com

اور کہا کہ اب مین مع لشکر اُس طرف روانہ ہوتا ہون یعنی بقصد جنگ پھر بادشاہ روم نے اوسکو منع کیا اس ارادے سے روضۃ الصفا مین ہے کہ اوسوقت حارث غسانی قیصر روم کی تیاری کی پیشکش مین مصروف تہا انتہیٰ اور جو نامہ اوسے حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بہیجا اوسکی عبارت یہہ ہے۔

نامہ شریف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی الحارث بن ابی شمر سلام علی من اتبع الھدیٰ وامن باللہ وصدق وانی ادعوک الی ان تؤمن باللہ وحدہ لا شریک لہ یبقی لک ملکک کذا فی مواھب اللدنیہ

ترجمہ یہ نامہ محمد رسول اللہ کیطرف سے حارث بن ابی شمر کے نام ہے سلام ہو اوس پر کہ جس نے پیروی کی ہدایت کی اور ایمان لایا اللہ پر اور سچا جانا اوس کو اور بے شک مین بلاتا ہون تجکو اوسکی طرف ایمان لاتو اللہ شانہ پر کہ وہ ایک ہے کوئی اُسکا شریک نہین باقی رہیگا ملک تیرا تیرے واسطے انتہیٰ - روضۃ الاحباب مین ہے کہ شجاع بن وہب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نامۂ مبارک لیکر حارث بن ابی شمر کی دار الحکومت مین پہنچے تو وہ غوطۂ دمشق مین قیصر روم کی پیشکش کی طیاری کر رہا تہا اور قیصر بیت المقدس کو جاتا تہا شجاع دو روز تک اوسکے دروازے پر رہے اندر جانیکی اجازت نہ ملی آخر الامر اوسکے ایک حاجب کے پاس گیے اور اوس سے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بہیجا ہوا ہون تمہارے بادشاہ کے پاس اُن کا نامہ لیکر آیا ہون اوسنے کہا کہ تو میرے بادشاہ تک نہ پہنچ سکیگا مگر اُس روز کہ جب وہ دربار کریگا۔ وہ حاجب نصرانی تہا اوسنے شجاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حالات حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پوچہے شجاع رضی اللہ عنہ نے سب حالات مفصل بیان کیے حاجب کو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حالات سنکر رقت ہوئی اوسنے کہا کہ مین نے انجیل مقدس پڑہی ہے

Marfat.com

اوس مین نبی موعود کے جو اوصاف ہین وہی سب اس نبی مین ہین اب مین اُسپر ایمان لاتا ہون اور اوسکی تصدیق کرتا ہون مگر حارث سے ڈرتا ہون کہ مبادا اوس کو معلوم ہو اور مجھے قتل کرڈالے اور ہر روز وہ شجاع کی بخوبی مہمانداری اور خدمت گذاری کرتا تہا یہان تک کہ حارث کے دربار کا روز آیا اور اوس نے اپنے تخت سلطنت پر جلوس کیا حاجب نے اوس سے اجازت لیکر شجاعؓ کو حاضر دربار کیا شجاعؓ نے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نامہ اُسے دیا اوس نے اُسے پڑہکر زمین پر ڈالدیا اور کہا کہ وہ کون ہے جو میرا ملک مجھسے چھینیگا اور ناشایستہ کلمات بکا کیا پہر دربار سے اُٹھا اور حکم دیا کہ گھوڑون کی نعلبندی ہو اس ارادہ پر کہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مقابلے کو روانہ ہو اور ایک خط اوس نے قیصر کو لکھا کہ ایک نامہ میرے پاس آیا ہے اوس شخص کے پاس سے جو عرب مین نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے اب مین اُسپر فوجکشی کا قصد رکھتا ہون قیصر نے اسکے جواب مین اوس کو لکھا کہ تو اس امر کا ارادہ نہ کر اور میرے پاس چلا آ جو مصلحت ہوگی وہ کیا جائیگا اوسنے یہ جواب قیصر کا سنکر شجاع کو بلایا اور پوچھا کہ تو کب اپنے صاحب کے پاس جائیگا شجاع نے کہا کہ کل جاؤن گا اوسنے سو مثقال سونا دیکر رخصت کیا مثقال ساڑہے چار ماشے کا ہوتا ہے اور اوس حاجب نے کپڑے دیے اور تہوڑا سا کہانا بطور زاد راہ کے ساتہہ کر دیا اور کہا کہ میرا اسلام حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہنچانا پہر شجاع مدینہ مین حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوے اور حال حارث کا عرض کیا آپ نے اُسکے واسطے دعاے ہلاکت فرمائی کہ ہلاک ہو وہ اور ملک اوس کا پہر فتح مکہ کے سال مین حارث مرگیا اوسکی جگہ جبلہ بن ایہم غسانی مالک ہوا اور بعضے اہل سیر اسپر ہین کہ حارث مسلمان ہوا اور کہا کہ ڈرتا ہون مین اس سے کہ اگر اپنا اسلام ظاہر کرون تو مبادا قیصر مجھے ہلاک کرادے **واللہ اعلم**

Marfat.com

نامہ بھیجنا حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حارث حمیری کے نام

مہاجر بن اُمیّہ کو حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے روانہ فرمایا یمن کی طرف حارث بن حمیری کے پاس اور یہ مہاجر بن امیّہ رضؓ قریشی اور برادر حقیقی تھے حضرت اُم المؤمنین اُم سلمہ رضؓ کے اور نام اُن کا ولید تھا مگر یہ نام حضور پرنور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بسبب ہمنامی ولید بن مغیرہ کے مکروہ معلوم ہوا لہذا مہاجر کر دیا تنبیہ یہی وجہ ہے اکابر دین اپنے بچّوں کا وہ نام نہیں رکھتے جو اس اُمت کے اشقیا کے ہیں اگرچہ وہ معناً اچھے ہی کیوں نہ ہوں جیسے یزید پلید یا اوس کی فوج کے اور اشقیا جو قاتلان شہیدان کربلا ہیں۔ الغرض حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مہاجر کو عامل کیا صدقات کندہ پر کہ وہ ایک قبیلہ ہے پھر حاکم کیا اُن کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یمن کا اور یہ بدر میں قریش کے ساتھ تھے اور دو بھائی اُن کے بدر میں قتل ہوئے ہشام اور مسعود انتہیٰ کذا فی المدارج النبوۃ اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ بھیجا حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے مہاجر بن امیّہ مخزومی کو حارث بن کلال حمیری کی طرف یمن میں تو اوسنے کہا سانظر فی امری یعنی ابھی میں اپنا کام دیکھتا ہوں

روانہ کرنا حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ابو موسیٰ اشعری اور معاذ کو اہل یمن کی طرف

پھر بھیجا حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن میں تبوک سے لوٹنے کے بعد دسویں سال ربیع الاول میں دعوت اسلام کو تو اکثر اہل یمن اسلام لائے بغیر جدال و قتال پھر تیسری بار وہیں حضرت

Marfat.com

ہوے تفصیل اسکی حجۃ الوداع مین آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری بہت خوش آواز تھے قرآن خوب پڑہتے تھے نام ان کا عبداللہ بن قیس اور اشعر نام ان کے قبیلہ کا ہے مین مین قبائل سبا سے ہے اور اسلام لائے مکہ مین اور ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پہر آئے اہل کشتی کے ساتھہ اس حال مین کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خیبر مین تھے اور والی کیا آپ کو حضرت عمر رضہ نے بصرے کا سنہ ۲ ہجری مین اور ہمیشہ یہہ بصرے مین رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ابتدای خلافت تک پہر معزول ہوے بصرے سے اور گئے کوفہ کو اور وہان اہل کوفہ پر حاکم رہے یہان تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل کیے گئے پہر یہ مکہ مین آئے اور یہان تک رہے کہ وفات پائی سنہ ۵۲ ہجری مین کذافی مظاہر الحق۔

تمام ہوا ابوموسیٰ اشعری کا حال۔

حال معاذ بن جبل کا

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ انصاری ہین اُن ستر شخصون مین ہین کہ جو حاضر ہوے عقبہ ثانیہ مین اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان مین اور عبداللہ بن مسعود اور جعفر بن ابی طالب مین بہائی چارہ کرادیا تہا اور بہیجا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان کو قاضی و معلم کرکے اور اسلام لانے کے وقت یہ اٹہارہ برس کے تھے اور طاعون عمواس مین وفات پائی عمواس نام ایک مقام کا ہے اور طاعون سے مراد وبا ہے اور یہ طاعون حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت مین واقع ہوا تہا اوس وقت عمر ان کی اڑتیس ۳۸ برس کی تہی اور اس طاعون کے عارضہ سے تین دن مین ستر ۷۰ آدمی مرے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس طاعون کی خبر دی تھی اور یہ آپ کا معجزہ تہا اور یہ معاذ فتویٰ دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ حیات مین اور حاضر ہوے یہ بدر مین اور سوا اسکے اور غزوات

Marfat.com

مین اور انتقال کے وقت اپنے یارون سے کہا کہ علم اور ایمان قایم رہیگا قیامت تک لوتم یہ دونون چیزین جس سے ملین اور رد کر و باطل کو یہ اقتباس ہے مظاہر الحق اور مدارج النبوت اور اسمار الرجال اور مشکوٰۃ انتہی۔

نامہ شریف منذر بن ساوی والی بحرین کے نام

علار بن حضرمی کو نامہ شریف مشعر دعوت اسلام دیکر منذر بن ساوی والی بحرین کی طرف روانہ کیا وہ ایمان لایا۔ علار بن حضرمی ایک مشہور صحابی ہین عامل کیا تھا ان کو حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بحرین کا اور قایم رکھا ان کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بحرین پر جب تک وہ زندہ رہے اور انتقال کیا ۱۴ھ ہجری مین اور بعض کہتے ہین کہ حاکم کیا ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرے کا پس انتقال کیا آپ نے ارض بنی تمیم مین سال مذکور مین اور کچھ لوگ یہ کہتے ہین کہ رحلت کی آپنے بحرین مین ہجرت کے اکیسوین سال پر حاکم کیا ان کی جگہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور ان کے نام اور نسب مین اختلاف ہے اور اسپر اتفاق ہے کہ یہ حضرموت کے ہین کذا فی جامع الاصول اور کاشف مین ہے کہ تھے وہ حلیف بنی امیہ کے اور یہ دس بھائی تھے۔ روایت کی انہون نے ابوہریرہ وغیرہ سے کہتے ہین کہ یہ دریا مین اُترے اور پڑھتے تھے کچھ کلمات اور پار ہوگئے دریا سے اور یہ حکایت ان کی بہت مشہور ہے اور وہ کلمات یہ ہین یا حلیم یا علیم اور وہ مستجاب الدعوات تھے۔ کذا فی مدارج النبوۃ اور روایت کی اون سے صائب بن یزید وغیرہ نے کذا فی اسمار الرجال المشکوٰۃ واضح ہو کہ جب منذر ابن ساوی نے نامہ شریف حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا پڑھا تو پڑھکر اسلام لایا اور اوس کی رعایا بھی کچھ اوسکے ساتھ ایمان لائی اور کچھ لوگ ویسے ہی کفر پر رہے کذا فی المعارج پھر اوسنے حضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت شریف مین عرض حال کیا وہ یہہ ہے۔
اما بعد یارسول اللہ فانّی قراءت کتابک علی اھل البحرین فمنھم من حبّ الاسلام واعجبہ ودخل فیہ ومنھم من کرھہ ومارضی یہود ومجوس فاحدث الی فی ذٰلک امرک **ترجمہ** یعنی بعد حمد ونعت کے یا رسول اللہ مینے آپ کے نامہ کو پڑہا بحرین والون کے سامنے تو بعض اُن مین ایسے ہین کہ اُن کو بہت پسند آیا اسلام اور خوش ہوے وہ اس سے اور داخل ہوے وہ اس مین اور کچہہ لوگ اُن مین ایسے ہین کہ اسلام پہ رضامند نہ ہوے اور وہ یہودی اور مجوسی ہین لہذا دوسرا حکم کیجیے کہ مین کیا کرون پہر حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دوسرا نامہ والی بحرین کے نام تحریر فرمایا وہ یہہ ہے۔

دوسرا نامہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بنام والی بحرین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی منذر بن ساوی سلام علیک فانّی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الّا ھو واشھد ان لا الہ الّا اللہ وان محمدًا رسول اللہ امّا بعد فانّی اذکرک اللہ عزّ وجل فانّہ من ینصح لنفسہ وانّہ من یطع رسلی ویتّبع امرھم فقد اطاعنی ومن نصح لھم فقد نصحہ فان رسلی قد اثنوا علیک خیرًا وانّی قد شفعتک فی قومک فاترک للمسلمین ما اسلموا علیہ وعفوت عن اھل الذّنوب فاقبل منھم وانک مھما تصلح فلن نعزلک ومن اقام علی یھودیۃ او مجوسیۃ فعلیہ الجزیۃ کذا فی مواھب اللدنیہ۔

Marfat.com

ترجمہ یعنی محمد رسول اللہ کی طرف سے منذر بن ساوی کو سلام علیک پہنچے بیشک مین تعریف کرتا ہون تجھسے خدا کی ایسا خدا کہ کوئی اُسکا شریک نہین اور شہادت ادا کرتا ہون اس بات کی کہ کوئی معبود نہین اوسکے سوا اور محمد بیشک رسول اللہ کا ہے یعنی مین اما بعد یاد دلاتا ہون تجکو خدائے عزوجل کی پس جو کوئی نصیحت کرتا ہے کسی کو یعنی خیرخواہی کسیکی کرتا ہے تو وہ خیرخواہی اپنی کرتا ہے اور جو اطاعت کرتا ہے میرے نامہ برون کی اور تبعیت کرتا ہے اُن کے حکم کی وہ اطاعت اور تبعیت کرتا ہے میری اور جس نے خیر خواہی کی میرے ایلچیون کی اوس نے خیرخواہی کی میری بیشک میرے نامہ برون نے تیری تعریف کی اور بہت تعریف کی اور بیشک سفارش ہون مین تیری قوم کی تو چھوڑدے مسلمانون کو اُس چیز پر کہ ایمان لائے ہین وہ اُسپر یعنی اون سے اور اُن کے اسلام کے احکام سے مزاحمت نہ کر اور درگذر کر گنہگارون سے اور عفو کیا مین نے اہل ذنوب کو پس قبول کر تو اُن سے اور متوجہ ہو تو اُن پر یعنے عفو کے ساتھ اور بیشک جبتک تو اصلاح کرتا رہے گا اپنی اور اپنے خلق کی تو ہم تجکو معزول نہ کرینگے کام سے اور جو شخص کہ قایم اور ثابت رہے اپنی یہودیت پر اور مجوسیت پر تو اُسپر جزیہ ہے انتہی اور مدارج النبوۃ مین یہ بھی ہے کہ مسلمانون کو چاہیئے کہ مجوسیون کے ذبح کیے ہوے جانورون کو نہ کھاوین اور نہ اون کی عورتون سے نکاح کرین اور عہدہ جزیہ لینے کا علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ کو تفویض فرمایا وہ ہمیشہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے کذا فی مدارج النبوۃ

نامہ مبارک حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنام شاہ غسان جبلہ بن ایہم

نامہ روانہ کیا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جبلہ شاہ غسان کی طرف ہجرت کے ساتوین سال اسلام لایا وہ اور نامہ شریف کا جواب لکھا اور اپنے

Marfat.com

سے مطلع کیا اور ہدیہ بھیجا پھر وہ قایم اور ثابت رہا اسلام پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت تک پھر اوسی زمانہ مین ایکبار جبلہ حج کو آیا وہ طواف بیت اللہ کر رہا تہا کہ قبیلہ فزارہ کے ایک آدمی کے پاؤن سے اُسکا تہ بند دب کر کھُل گیا جبلہ نے اوس آدمی کے مونہہ پر ایک طمانچہ مارا اس زور سے کہ اوسکی ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس فریادی آیا آپ نے جبلہ کو بلا کر کہا کہ اس کو راضی کرو ورنہ قصاص کا حکم کرونگا اوسنے کہا مجھ سے اوسکے لیے قصاص لوگے حالانکہ وہ بازاری آدمی ہے اور مین بادشاہ ہون حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ اسلام نے تمہارے اور اوسکے درمیان مین تسویہ کر دیا ہے تم کو اُسپر کچھ فضیلت نہین ہے مگر تقویٰ سے کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کا کلام ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی اللہ تعالی شانہ کے نزدیک تم مین سے وہی آدمی عزت دار ہے جو اللہ تعالےٰ شانہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے اوسنے کہا کہ اگر ایسا ہی ہے کہ مجھ مین اور اوسمین کچھ فرق نہین ہے تو مین نصرانی ہو جاؤنگا حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو مین تجھے قتل کرونگا اوسنے کہا کہ آج کی رات مجھے مہلت دو کہ مین اپنے کام مین فکر کرون آپنے مہلت دی وہ رات کو بھاگ گیا اور قسطنطنیہ مین جاکر نصرانی ہو گیا نعوذ باللہ من درک الشقاوۃ وسوء الخاتمۃ یعنی اللہ تعالیٰ شانہ اپنی پناہ مین رکھے ایسی شقاوت اور ایسے خاتمہ سے اور بعض اہل سیر یہ کہتے ہین کہ وہ پھر اسلام لایا اور مسلمان ہو کر مرا

حکایت

حسب روایت شیخ زرندی جو اونہون نے اپنی کتاب اعلام مین ذکر کیا ہے اور جو کچھ کہ محمد بن سعد کاتب واقدی نے کتاب طبقات مین روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضہ کے زمانہ خلافت مین جبلہ بازار دمشق مین جا رہا تہا کہ اوس نے اپنا پاؤن ایک مزینہ آدمی کے پاؤن پر رکھدیا اوسنے جبلہ کو ایک طمانچہ مارا تو اوسکو پکڑ کر ابو عبیدہ رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کے پاس لائے اور حال بیان کیا کہ اسنے بادشاہ کو طمانچہ مارا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم کیا کہ اسکو جبلہ کے پاس لیجاؤ کہ وہ بھی ایک طمانچہ اسے مارے جبلہ کے خادمون نے کہا کہ کیا اس جرم سے اسپر قتل کی سزا نہین ہوسکتی آپ نے فرمایا کہ نہین پھر خدام نے کہا کہ ہاتھہ کاٹ ڈالین حضرت نے فرمایا کہ نہین خدا تعالیٰ شانہ کا حکم قصاص ہی کا ہے یعنی ویسا ہی بدلہ اُسکا لیا جائے جیسا کہ اوس نے کیا ہے جب جبلہ نے یہ سنا تو کہا کہ کیا تم کو یہ گمان ہے کہ مین اپنا مُنہ ایک بزغالہ کے مُنہ کے برابر کرونگا۔ جو مین سے آیا ہے اور مزنی کو اوسنے بسبب حقارت کے تشبیہ دی بزغالہ کے ساتھہ اور کہا یہ دین بُرا دین ہے پھر مرتد ہوکر نصرانی بنگیا نعوذ باللہ منہ اور بعض اہل سیر کہتے ہین کہ جبلہ اپنے ارتداد سے پشیمان ہوا اور کچھہ اشعار پڑھا کرتا تھا۔ جن کا آخری شعر یہ ہے ؎

یالیتنی ادعی المخاض بقفرۃ ولوانکر القول الذی قالہ عمر

ترجمہ کاش کے مین حاملہ اونٹنی کو پٹیہ میدان مین چراتا، مگر انکار نہ کرتا اُس قول کا جو عمر نے کہا تھا۔ اور اسی سال مین اسلام لایا **عروہ** بن عمرو جذامی جو بادشاہ روم کیطرف سے حاکم تھا عمان پر اور عمان بروزن سنان زمین بلقا مین سے ایک شہر ہے ملک شام مین اور لکھہ بھیجا اوسنے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین ایک خط اپنے ایک آدمی مسعود بن سعد کے ہاتھہ اور ایک خچر سفید اور ہدایا مین سے کہ شہب تھا جسکا نام فضہ تھا اور ایک گھوڑا یعنی ظراب نام اور ایک دراز گوش اور چند عمدہ کپڑے اور ایک قبا سندس کی جس پر زربفت کا کام تھا بطور ہدیہ بھیجا اور اوراُس خط کا مضمون یہ تھا کہ لکھا جاتا ہے **محمد رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو فروہ بن عمرو جذامی کیطرف سے اطلاعاً کہ مین اسلام لایا اور اقرار کیا مین نے اللہ تعالیٰ شانہ کی وحدانیت کا اور آپ کی رسالت کا اور مجھے یقین ہے کہ

Marfat.com

آپ وہی رسول ہین کہ جن کے آنے کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے
والسلام علیک انتہٰے پہر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکی وکیل کا اعزاز کیا
اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اسکو اپنے مکان پر لیجاؤ اور مہمانداری اس کی کرو
اور ہدیہ اسکا قبول فرمایا اوسمین سے کپڑے تو عورتون کو دیے اور دراز گوش ابو اسید
ساعدی کے سپرد کیا کہ اوسکی خدمت کرین اور اوسکے خط کا جواب تحریر فرمایا مضمون اُسکا یہ تہا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف سے لکھا جاتا ہی
فروہ بن عمرو کو اما بعد بیشک تیرا وکیل پہنچا ہمارے پاس اور جو کچھہ ہدیہ بہیجا تہا اور تیرے
اسلام سے مجکو اطلاع ہوئی بیشک خدائے تعالےٰ شانہ نے تجھکو راہ راست دکہائی
اگر تو نیکی کرے اور فرمان برداری کرے خدا اور رسولؐ کی اور نماز کو قایم رکھے اور
زکوٰۃ مال کی ادا کرے تو بہشت تجکو ملے اور آپ نے بلالؓ کو فرمایا کہ اُنہون نے پانسو درہم مسعود کو دیے

منقول ہے

کہ جب بادشاہ روم نے فروہ کے اسلام لانے کی خبر سُنی تو ان کو بُلایا اور تکلیف دی کہ
دین محمدی سے پہر جاوین اور بہت کچھہ لالچ دیا کہ مین تجھے جاگیر اور ملک دونگا۔ مگر
اُن کے دل مین جو اسلام کی حقانیت نے جگہہ کر لی تہی اوسنے رضامند نہ ہونے دیا
اور کہا کہ مجکو یقین ہے کہ وہ پیغمبر برحق ہین اور تو بہی جانتا ہے کہ یہ وہی پیغمبر ہین
کہ جنکی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے مگر تو بخیلی کرتا ہے اپنے ملک
کے سبب سے پہر بادشاہ روم نے اُن کو قید کیا اور آخر کو اونہین شہید کیا سولی پر لٹکا دیا
واضح ہو کہ محمدؐ بن سعد کاتب واقدی کا قول ہے کہ تاریخ نامہ پہنچے جبلہ اور فروہ
کی معلوم نہین کہ کون سنہ مین اون کو بہیجا گیا تہا مگر اکابر اہل سیر نے اسے سال
ششم مین ذکر کیا ہے تو اس کتاب مین بہی اوسیکے موافق ذکر ہوا مگر گمان غالب

Marfat.com

یہ ہے کہ نامہ بھیجنا جبلہ کو سال ہشتم مین ہوا ہوگا یا اسکے بعد اسلیے کہ حکومت اسکی بعد مرنے حارث بن ابی شمر غسانی کے ہوئی تھی اور حارث سال ہشتم مین مرا ہے واللہ اعلم

کذا فی روضۃ الاحباب۔

اسی سال ششم مین خولہ بنت ثعلبہ کو ظہار کا قصہ واقع ہوا یعنی طلاق جاہلیت

خولہ بنت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن الخزرج اور اُن کے خاوند اَوس بن صامت بن قیس بن احزم انصاری کے درمیان ظہار واقع ہوا مروی ہے کہ خولہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نہایت خوش اندام اور طرحدار بی بی تھین ایک دن وہ نماز پڑہ رہی تھین کہ اونکے شوہر کی نظر حالت سجدہ مین اُن کی پشت پر پڑی اون کے دل مین اُن کی طرف رغبت پیدا ہوئی بعد فراغت نماز اون کے خاوند نے اُن سے قریب ہونا چاہا اُن کو کچھ ضرورت خانہ داری پیش تھی انہون نے انکار کیا اُوس کی طبیعت غصہ ور واقع ہوئی تھی بے تامل خفا ہوکر کہہ بیٹھے اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ اور یہ اول ظہار تھا جو اسلام مین واقع ہوا اور ظہار ایام جاہلیت مین حکم طلاق کا رکھتا تھا القصہ اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ کی حالت مین کہہ تو گئے مگر بعد غصہ اوترنے کے پشیمان ہوے اور خولہ سے کہنے لگے کہ مین گمان کرتا ہون کہ تو مجھپر حرام ہوگئی اوس پاک بی بی نے بہت ڈرکر کہا کہ ایسی بات زبان سے مت نکالو حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے دریافت کرو۔ اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے شرم آتی ہے حضرت خولہ نے کہا مین جاؤن اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تو جان! تجھے اختیار ہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پشیمانی کے بعد چاہا کہ خولہ سے صلح کرلین خولہ نے کہا یہہ نہین ہوسکتا جب تک مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے دریافت نہ کرلون پھر وہ حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اسوقت حضرت

Marfat.com

ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سر مبارک دھو یا کنگھی کر رہی تھین کہ خولہ نے اپنا حال زار حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا کہ یا حضرت مین ایک مالدار اور خوبصورت عورت تھی اور بہت لوگ مجھپر فریفتہ تھے اوسوقت اوس نے مجھسے نکاح کیا اور اب سارا مال میرا کھالیا اور جوانی میری بڑھاپے سے بدلگئی لڑکے بالے پیدا ہوے جماعت میری متفرق ہوگئی فقر و فاقے نے مجھپر غلبہ کیا اب اوس نے مجھ سے ظہار کیا ہے مگر طلاق کا کچھ ذکر نہین آیا اور وہ باپ ہے لڑکون کا اور لڑکے مجھکو عزیز ہین اب آپ ارشاد فرمائیے کہ مین کیا کرون آپ نے ارشاد کیا کہ میرے گمان مین تو اوسپر حرام ہوگئی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوسپر ویسی ہی ہے جیسا کہ اوس نے کہا اور ایک دوسری روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ڈرتا ہون مین اس سے کہ تو اوسپر حرام ہوگئی۔ اور ایک تیسری روایت مین ہے کہ مین حکم نہین کرتا تجکو اس امر مین کچھ اسلیے کہ ظہار جاہلیت مین طلاق ہوتا تھا اور میری شریعت مین ابھی کوئی حکم اس باب مین نازل نہین ہوا۔ خولہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایسا نہ کہئے قصہ میرا نہایت درد انگیز اور جگر خراش ہے آپ نے دوبارہ یہی کلام مذکور فرمایا اور وہ جزع و فزاع کرتی تھین اور وہی جواب سنتی تھین انہون نے گریہ وزاری شروع کی اور کہا کہ مین اوس کے لڑکے بالے رکھتی ہون اگر مین اونکو اوس کے پاس چھوڑدون تو ضایع ہوجاوین اور اگر اپنے پاس رکھون تو کھلاؤن کیا اب مین نہین جانتی کہ چارہ کار اس کا کیا ہے بس اس سے بہتر اور کوئی بات نہین ہے کہ مین اپنے درد دل کو اوسی قاضی الحاجات سے عرض کرون پھر وہ وہان سے اٹھکر حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے ایک گوشہ مین گئین اور سجدہ مین سر رکھدیا
اور عرض کی۔ اللّٰھم انی اشکو الیک وحدتی ووحشتی وفراق زوجی
ووجدی۔ یعنی اے اللہ مین درد اپنا بیان کرتی ہون تجھسے اور وحشت اپنے
شوہر کی جدائی کی اوس کے فراق کے سبب سے وہ اس مناجات ہی مین تھین کہ
آثار وحی کے نزول کے آپ کے رخسار پُرانوار پر ظاہر ہوئے حضرت جبرئیل علیہ
السلام آئے اور یہ وحی لائے جو سورۃ المجادلہ کی چند آیتین خواہ بنت ثعلبہ کے قصہ کی تفصیل ہی
وہو ہذا:۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ
اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝
اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ
اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا
مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝
وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا
فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ
ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝
فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ
قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ
سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

Marfat.com

سُن لی اللہ نے بات اُس عورت کی جو جھگڑتی ہے تجھ سے اپنے خاوند پر اور
جھینکتی ہے اللہ کے آگے اور اللہ سُنتا ہے سوال وجواب تم دونون کا بیشک اللہ
سُنتا ہے اور دیکھتا ہے جو لوگ مان کہہ بیٹھین تم مین سے اپنی عورتون کو وہ نہین ہین
اُن کی مائین اُن کی مائین وہی ہین جنہون نے اُن کو جنا ہے اور وہ بولتے ہین
ناپسندیدہ بات اور جھوٹ اور اللہ معاف کرتا ہے بخشنے والا ہے اور جو مان کہہ بیٹھین
اپنی عورتون کو پھر وہی کام چاہین جسکو کہا ہے تو آزاد کرنا ہے اُن پر ایک غلام کا
پہلے اس سے کہ آپس مین ہاتھ لگاوین ایکے دوسرے کو اس سے تم کو نصیحت ہوگی اور
خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ پھر جو کوئی نہ پاوے یعنی غلام آزاد نہ کرسکے تو دو مہینے کے
روزے لگاتار رکھے پہلے اس سے کہ آپس مین چھوے ایک دوسرے کو۔ پھر جو کوئی روزے بھی دو
مہینے کے نہ رکھ سکے تو ساٹھ محتاجون کو کھانا کھلاوے یہ اسواسطے ہے کہ حکم مانو اللہ
کا اور اوس کے رسول کا اور یہ حدین باندھی ہوئی ہین اللہ کی اور منکرون کے واسطے
عذاب دردناک ہے انتہی۔ منقول ہے حضرت ام المؤمنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے کہ شکر وسپاس اوس خدای برتر کو کہ اوس کی سماعت ازلی وابدی
کے نزدیک سب آوازین کیا پست اور کیا بلند یکسان ہین کہ خولہ بنت ثعلبہ میرے گھر کے
گوشہ مین آہستہ آہستہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے باتین کرتی تھی
اور باوجود یکہ مین وہین حاضر تھی اوسپر بھی اوسکی باتین بخوبی نہین سمجھتی تھی اور اللہ
تعالیٰ شانہ نے اوس تمام سرگذشت کو اپنی سماعت ازلی قدیمی سے سُن لیا
اور اُسکا فیصلہ فرما دیا مروی ہے کہ جب کبھی خولہ بنت ثعلبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
یہان جاتین تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی تعظیم کرتے اور فرماتے قد سمع
اللہ قولها اور مروی ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ خلافت
مین اشراف قریش کی جماعت کے ساتھہ راہ مین جارہے تھے کہ ایک عورت آپ کے پاس

Marfat.com

آئی اور کہا اے عمر کھڑے رہو کہ میری آپ سے ایک حاجت ہے آپ اوس کے سامنے
گئے اور سر جھکا لیا اور اپنا دستِ شفقت اوس ضعیفہ کے سونڈھے پر رکھ دیا اور اتنی دیر تک
کھڑے رہے کہ اوس نے اپنی پوری حاجت بیان کرلی اور جواب اپنا سُن لیا یہ حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ اپنے اصحاب کے پاس آئے اُن مین سے ایک نے عرض کی کہ اے
امیر المومنین آپنے ایک بڑھیا کے لیے اتنی دیر تک جماعت قریش کو کھڑا کیا آپ نے فرمایا
کہ ای مسکین تو جانتا ہے کہ یہ بڑھیا کون ہے اوسنے کہا کہ نہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ یہ وہ عورت ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اسکا شکوہ سات آسمانون کے اوپر سے سُن لیا
اور اُسکا فیصلہ کردیا یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے قسم اللہ کی اگر یہ مجکو اپنے کام کے واسطے رات تک
روک رکھتی تو بھی مین کھڑا رہتا مگر نماز کے لیے جاتا اور نماز پڑھکر پھر اسکے پاس آکر کھڑا رہتا
کہ کام اسکا پورا ہوتا۔ **الغرض** حضرت سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
شوہر خولہ کو بلایا اور آیات منزلہ پڑھکر سُنائین اور فرمایا کہ ایک غلام آزاد کرنے
سے قریب ہوا اونہون نے کہا کہ مجکو غلام آزاد کرنے کی قدرت نہین آپ نے فرمایا
مہینے برابر روزے رکھہ اوس نے کہا کہ یہ بھی مجھسے نہ ہوسکیگا۔ مین دن
تین مرتبہ کھانا نہ کھاؤن تو آنکھون مین اندھیرا آجاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ
مسکینون کو کھانا کھلا اوس بن صامت یعنی خولہ کے شوہر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مجکو یہ بھی میسّر نہین اگر آپ اعانت فرماتے تو بڑا
پھر آپ نے پندرہ صاع طعام مال زکوٰۃ سے دیا تو اونہون نے کفارہ ادا کیا کذا فی روضۃ
الاحباب اور مدارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس بن صامت رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کہ تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا تو اوس نے کہا کہ اتنا مقدور نہین اسپر فرمایا
ایک شخص آیا اور ایک کیل خرمے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس لایا
اور اوس کیل مین پندرہ صاع خرمے تھے آپ نے اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا

Marfat.com

کہ یہ خرمے لیجاو اور فقرا کو بانٹ دو کہ تمہارے ظہار کا کفارہ ہو جائے اونہون نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کسی کو مین اپنے سے زیادہ محتاج نہین دیکھتا حکم ہو کہ اپنے اہل و عیال مین صرف کرون آپ نے فرمایا کہ اچھا اونہین مین صرف کرو۔

یہان علما کا اختلاف ہے

کہ اگر صاحب کفارہ محتاج ہو تو اوسکے لیے جائز ہے کہ کفارہ کی شے کو اپنے اہل و عیال پر صرف کرے یا نہین۔ اکثر ائمہ مجتہدین اسی پر ہین کہ جائز ہے موافق ظاہر اس حدیث کے لیکن امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہین اسلیے کہ مقصود حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا یہہ تہا کہ بالفعل تو اسے اپنی اولاد اور اہل کی نفقہ مین صرف کر پھر کفارہ ادا کر دیجیو انتہی ۱۲

اسی سال ششم ہجری کے واقعات مین مسابقت یعنی اونٹ اور گھوڑونکی دوڑ

حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنے اپنے اونٹ اور گھوڑے دوڑائین دیکھین کسکا اونٹ یا گھوڑا آگے نکلتا ہے اور یہ امر منجملہ معاونات جہاد سے ہے یعنی فوجی اصول سے ہے اور اس مسابقت مین یکطرفی شرط بھی درست ہے اور اگر دونون طرف سے ہو تو وہ قمار یعنی جوا ہے۔ مگر جبکہ ہو دونون کے درمیان مین ایک محلل یعنی تیسرا شخص حلال کرنے والا ہو۔ اس شرط کو اور اسکا گھوڑا ہم مثل ہو اُن دونون کے گھوڑون کے کہ احتمال اوسکے بڑہ جانیکا نہو اون دونون پر والا جائز نہ ہوگا۔ پھر جبکہ بڑہ جاوے تیسرا اون دونون سے تو لے وہ مال اُن دونون سے اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین اس سے تو نہ دے وہ ان دونون کو کچھہ اور اُن دونون مین سے جو آگے بڑہ جائے تو لے وہ دوسرے لیے

Marfat.com

کذا فی معدن الجواہر۔

آورحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جسکا نام قصویٰ تھا کہ کوئی اونٹ اوس سے آگے نہ بڑھا ایک اعرابی آیا اوسکے پاس ایک بالا سا اونٹ تھا وہ قصویٰ سے آگے نکل گیا۔ یہ بات صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم پر بہت گران گذری حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن کی تسلی فرمائی کہ حق علی اللہ ان لا یرفع شیئا من الدنیا الا وضعہ یعنی حق ہے اللہ تعالیٰ شانہ پر یہ کہ نہین بلند کرتا ہے دنیا مین کسی چیز کو کسی پر مگر کہ پست کرتا ہی اوسکو اسی کے موافق کسی شاعر نے کہا ہے۔ ہر کمالے را زوال و ہر زوالے را کمال ؎ اور اس مصرعہ کا مطلب و مضمون اس آیت شریفہ سے لیا گیا ہے کل شئ ھالک الا وجھہ یعنی اس جہان کے کمال کو بھی ایکدن زوال ہے ؏

اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مسابقت کے لیے ایک میدان مقرر فرماتے تھے کہ اوس مین مسابقت کرین اور میدان گھوڑ دوڑ کا چھوٹا اور بڑا بھی ہوتا تھا۔ گھوڑون کی قوت کے اعتبار سے جو گھوڑے قوی اور دوردم ہوتے خوید سے طیار کیے ہوے جسے مضمر کہتے ہین اُن کے لیے بڑا میدان ہوتا تھا اور جو گھوڑے کمزور ہوتے تھے اُن کا میدان چھوٹا ہوتا تھا اور اوس گھوڑے کو غیر مضمر کہتے ہین۔

مضمر کے لیے جو میدان تھا وہ حصاۃ ثنیۃ الوداع تک یہ مقام مدینہ منورہ کے قریب ہے اُن دونون مین چھ میل کا فاصلہ ہے۔ اور غیر مضمر کے لیے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور یہ ایک میل کی دوری ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہین ہے مسابقت مگر تیر اندازی مین۔ یا اونٹون اور گھوڑون کے دوڑانے مین اور اونٹنی اور گدھی اور خچر بھی اسی حکم مین ہین ؏

Marfat.com

اور اسی سال ششم مین ام رومان نے وفات پائی

یہ ام رومان حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضا کی والدہ تھین رومان ضمہ اور فتحہ دونون سے درست ہے نام ان کا زینب بنت عامر ہے اور ان کے نسب مین اختلاف ہے مگر بنی غنم بن مالک بن کنانہ ہونے مین اتفاق ہے عبدالرحمن بن ابی بکر حضرت حضرت ام المومنین صدیقہ رضا کے برادر حقیقی ہین اور محمد بن ابی بکر اسما بنت عمیس کے بطن سے تھے اور عبداللہ بن ابی بکر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب اولاد سے بڑے تھے ان کی والدہ کا نام قتیلہ یا قتلہ بغیر تصغیر کے تھا اور اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی والدہ کا نام شفیقہ تھا اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف لے گئے حضرت ام رومان کے دفن مین اور اترے آپ ان کی قبر مین اور فرمایا کہ من اراد ان ینظر الی امراۃ من حور العین فلینظر الی ھذا یعنی جو کوئی چاہے کہ دیکھے ایک عورت کو حور عین مین سے پس وہ دیکھے اس کی طرف کذا فی مدارج النبوت و روضۃ الاحباب"

احوال حضرت اسما بنت حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت اسما بنت ابی بکر رضہ کا لقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ذات النطاقین رکھا تھا اور یہ والدہ ہین عبداللہ بن زبیر کی۔ اسلام لائین یہ مکہ معظمہ مین سترہ آدمیون کے اسلام لانے کے بعد اور یہ حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضا سے دس برس بڑی تھین۔ اور وفات پائی آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے دس دن بعد اور ایک قول مین بیس دن بعد

Marfat.com

بعد سکے کہ اُتاری گئے عبداللہ بن زبیر سولی پر سے ۷۳ھ ہجری مین اُسوقت عمر حضرت اسما کی سو برس کی تہی مکہ مین
انتقال ہوا روایت کی ہی ان سی ایک جماعت کثیر نے۔ اور **اسما بنتِ** عمیس زوجہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالے
عنہا یہ مہاجرات حبشہ سے تہین ہجرت کی تہی اِنہون نے اپنے خاوند جعفر رضہ بن ابیطالب کیساتھہ پیدا ہوی انسی وہین حبشہ مین
تین بیٹے محمد بن جعفر اور عبداللہ بن جعفر اور عون بن جعفر پھر وہ آئین وہان سی مدینہ کو سال ہفتم ہجری مین جب انکی شوہر جعفر رضہ
نے سریہ موتی مین شہادت پائی تو نکاح کیا انسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اُن سی پیدا ہوی محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ
پھر بعد وفات حضرت صدیق اکبر رض کی نکاح کیا ان سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُن سی پیدا ہوی یحیی بن علی رض
روایت کی اِن سے ایک جماعت نے کبار صحابہ مین سے۔ اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما اسلام لائی حدیبیہ مین
اچہا اسلام ہوا اونکا اور تہی یہ کہ روایت کی انسے عایشہ صدیقہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما نے اور ان کسوا اور لوگون نے
بہی اور انتقال کیا آپنے ۵۳ھ ہجری مین اور عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ہوی غزوہ طایف مین رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتہہ اور تیر مارے اونہون نے کفار پر اور تیر مارا ان کو ابو محجن نے پہر یہ اوسی زخم
سے شہید ہوے اپنے والد ماجد کے اول خلافت مین ماہ شوال ۱۱ سنہ ہجری مین اور تہے یہ قدیم الاسلام۔

اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالے عنہما کنیت اون کی ابو القاسم تہی۔ پیدا ہوے یہہ
ذوالحلیفہ مین سفر حجۃ الوداع مین ۱۰ سنہ ہجری مین والدان کی اسما بنت عمیس تہین روایت کی انہون نے
اکثر حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور ان کے سوا اور صحابہ سے اور روایت کی اُن سے اون کے
بیٹے قاسم نے اور سوا قاسم کے اورون نے بہی تابعین مین سی قتل کیا ان کو اصحاب معاویہ رض نے مصر مین ۳۸ھ ہجری مین

اور حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ تعالی عنہ اسی سال اوایل مین یا اخیر سال ہفتم مین
اسلام لائے اختلاف کیا ہے علماء نے ان کے نام اور نسب مین اور مشہور تر سب قولون مین یہ ہی کہ نام ان کا ابا
جاہلیت مین عبد شمس یا عبد عمر تہا اور ایام اسلام مین انکا نام عبداللہ یا عبدالرحمن ہوا گیا ہی حاکم ابی احمد نے کہا
نام اُنکا ہمارے نزدیک عبدالرحمن بن صخر ہے اور غالب ہوگئی اُن پر اُنکی کنیت اور ایسا غلبہ اوسر کو
ہوا کہ گویا اسکے سوا اون کا اور کچہہ نام ہی نہ تہا۔
مسلمان ہوی خیبر کے سنہ مین اور حاضر ہوی خیبر مین ہی حضور پُرنور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیساتہ

Marfat.com

اور حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلّم کی خدمت اپنی ذات پر واجب کر لی تھی۔ اور تحصیل علم پر بہت راغب تھے اور غذا مین ان کو تکلف سے کچھ غرض نہ تھی روکھا سوکھا جو کچھ ملگیا اوسی سے پیٹ بھر لیا اور جہان حضرت تشریف لے جاتے وہان حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ رہتے اور سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بڑھکر حافظ حدیث تھے اور حضرت کی خدمت مبارک مین اتنا حاضر رہتے تھے کہ کوئی بھی اتنا حاضر باش خدمت عالی نہ تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ کچھ اوپر آٹھ سو آدمیون نے صحابہ و تابعین مین سے ان سے روایت کی ہے از انجملہ ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہین اور وفات پائی آپ نے مدینہ منورہ مین ۵۷ھ ہجری مین اور ۵۸ اور ۵۹ کی بھی روایت ہے عمر آپ کی اٹھترہین کی ہوئی تھی اور نام ان کا **ابوہریرہ** اسلیے ہوا کہ ان کے پاس ایک چھوٹی سی بلی تھی اوسکو ہر جگہ اپنے ساتھ لیے پھرتے تھے کذا فی اسماء الرجال المشکوٰۃ۔

کتاب سرور المحزون

کے مترجم اپنی کتاب قرۃ العیون مین لکھتے ہین۔ **بلّی کے مناقب** بلی کا پالنا مستحب ہے کما صرح بہ العلماء اور حیوٰۃ الحیوان مین احمد اور دارقطنی اور حاکم اور بیہقی سے روایت ہے اور ابوہریرہ اوس کے راوی ہین کہ آنحضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایک قوم نے دعوت مین بلایا آپ وہان تشریف لے گئے اوسی مقام پر ایک دوسرے نے آپ کی دعوت کی آپ نے وہان جانے سے انکار کیا تو صحابہ نے آپسے اسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین کتا ہے صحابہ نے عرض کی کہ پہلے دعوت کرنے والے کے گھر مین بلی تھی آپ نے فرمایا الھرۃ لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم او الطوافات "یعنی بلی نجس نہین ہے سوا اسکے نہین کہ وہ طواف کرنے والون مین سے ہے تمہارے اور طواف کرنے والے خادم ہین اور طواف کرنے والیان خادمات ہین اور کیا نازل حذبات کو بجاے مملوک کے کما فی التنزیل

Marfat.com

ویطوف علیہم ولدان مخلدون یعنی پھرتے ہین اور خدمت کرتے ہین اُن کی لڑکے ہمیشہ رہنے والے اسلیے کہا ابراہیم نخعی نے کہ الھرۃ کبعض اھل البیت یعنی بلّی ایسی ہے کہ جیسے بعض گھر کے آدمی اور یہ اسلیے کہ بلّی آدمیون کے ساتھہ فرش پر پلنگ گود مین بیٹھتی ہے اور دوسرا جانور اتنا مانوس نہین ہوتا طبقۂ اسلام مین اور ایک حدیث مین ہے کہ بلی نہین توڑتی نماز کو۔ سوا اسکے نہین کہ بلی متاع اہلبیت سے ہے۔

روایتیں

ایک بزرگ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا اون کی وفات کے بعد اور اُن کو بہت بلند مقام پر پایا تو حضرت شبلی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حضور مین مجھے طلب فرمایا اور کھڑا کیا اپنے سامنے پھر پوچھا میرے پروردگار تعالیٰ شانہ نے کہ اے شبلی تو جانتا ہے کہ مین نے تجھے کس سبب سے بخشا ہے۔ مین نے عرض کی۔ کہ اعمال صالحہ کے سبب سے۔ فرمایا کہ نہین۔ پھر عرض کی مین نے کہ اس سبب سے کہ مین نے تیری عبادت مین اخلاص کیا فرمایا کہ نہین پھر مین نے عرض کی کہ بسبب حج اور روزہ اور نماز کے فرمایا کہ نہین پھر مین نے عرض کی اس سبب سے کہ مین نے ہجرت کی طرف صالحین کے اور سفر کیا طلب علم کے واسطے فرمایا کہ نہین پھر عرض کی مین نے کہ اے رب یہ منجیات تھین کہ گمان کرتا تھا مین کہ یہ میری بخشش کا سبب ہونگی فرمایا کہ ان چیزون سے تیری مغفرت نہین ہوئی۔ پھر مین نے عرض کی کہ رب میرے کس چیز کے سبب سے تو نے مجھے بخشا فرمایا کہ یاد کر اُسوقت کو کہ تو بغداد کے ایک کوچہ مین جا رہا تھا وہان ایک چھوٹی سی بلی کو تو نے دیکھا کہ ضعیف کر دیا تھا اوس کو سردی نے تو نے اُسے اُٹھا لیا اور اپنے کپڑون مین چھپا کر گرمی پہنچائی۔ پھر عرض کی مین نے کہ اے پروردگار تعالیٰ شانہ تو ظاہر و باطن کا دیکھنے والا ہے۔ یہ کام تو مجھ سے ہوا تھا پھر فرمایا میرے رب نے کہ چونکہ تو نے میری ایک مخلوق پر رحم کیا مین نے تجھپر رحم کیا۔

Marfat.com

سبحان اللہ و بحمدہ وہ دونون جہان کا خالق و مالک ہے دونون جہان اوس کے دونون جہان کے رہنے والے اوس کے جس چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر چاہے پکڑلے اور بڑے سے بڑے گنہگار کو جس چھوٹے سے چھوٹے عمل پر چاہے بخشدے وہ **ملّتہ نواز** ہے اے میرے مہربان مالک میرے خالق میرے رازق میرے ستّار و غفار میری جان تجپر قربان میرے پاس تو کوئی نجات کا سرمایہ نہین ہے مین تو صرف تیرے فضل و کرم کا بھروسہ رکھتا ہون پروردگار تعالیٰ شانہ جہان تو نے بڑے بڑے گنہگارون کو کسی سبب سے بخشا ہے تو میری بخشش کے واسطے اپنے فضل و کرم کو سبب کردے اللّٰھم آمین یارب العالمین آمین۔

غزل فقیر محمد اکبر

مرے خدا تو مجھے بھیک دے کریم ہے تو
گنہگار ہون مین بخشدے رحیم ہے تو

کرون سوال نہ تجھسے تو اور کس سے کرون
خدا ہے تو مرا مالک ہے تو رحیم ہے تو

کبھی کو شرم ہے میری تراہی بندہ ہون
کبھی تو رحم تجھے آئیگا رحیم ہے تو

تو اُس کا شکر کیے جا وہ آپ دے دیگا
کریم سے کبھی کہتے نہین کریم ہے تو

خدا سے مانگنا آتا نہین سجھے اکبر
سوال کرتا ہے اُس سے بڑا لئیم ہے تو

فقیر محمد اکبر عرض کرتا ہے کہ اس مقام سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ عبادت مفروضہ یونہین بیکار شے ہے بلکہ جسنے شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے دل کو اتنا رزم کر دیا تھا وہ انہین عبادات کے انوار تھے اور اس مین شک نہین کہ رحمت کرنا مخلوق پر اس خیال سے کہ یہ خدائے تعالےٰ شانہ کی مخلوق ہے بہت بڑی عبادت ہے۔ **خدمت خلق** بڑے لوگون کا کام ہے۔ ہم سے ناکس اس مرتبہ کے لایق نہین سمجھے گئے۔ اللہ تعالیٰ شانہ اس خدمت کا سزاوار بنادے تو بنادے ورنہ ؎ این سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدای بخشندہ

Marfat.com

راحت بدل رسان کہ ہمین مشرب است وبس ۔ ایک بزرگ اور بہی ایسا ہی کچھ فرماتے ہین

عبادت بجز خدمتِ خلق نیست	بہ تسبیح وسجادہ و دلق نیست

فقیر محمد اکبر ابو العلائی دانا پوری

مؤلف کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ شانہ کے احکام ہین اور ایک رسول اللہ کا فرمان ہے اور حقیقت مین یہ دونون ایک ہی ہین جو اللہ تعالیٰ شانہ کے احکام ہین وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ارشادات ہین ۔ اور یہ ایک ولی اللہ کا مشاہدہ ہے ۔ اس نے ہم کو یہ سبق دیا کہ اللہ تعالیٰ شانہ کی مخلوق پر رحمت کرنا چاہیے اور ضرور چاہیے اور یہ رحمت بلی ہی پر منحصر نہین ہے حضرت سعدی فرماتے ہین

سیہ زار مورے کہ دانہ کش است	کہ جان دارد وجان شیرین خوش است

اوس پاک پروردگار تعالیٰ شانہ تک پہونچنے کی ریگ بیابان کے ذرون سے اتنا کہہ گونہ سے زیادہ راستے ہین ان سب راستون سے جو راہ بہی جسکو ملجائے اور مالک تک پہنچادے تو پہنچنے والے کیواسطے تو وہی راہ نجات کا سبب ہوگیا اور پہنچنے والا تو اوسیکو سب راستون سے بہتر سمجھیگا اسلیے کہ اُسپر تو اوسی راستہ کا احسان ہے اور دوسرے راستون سے بیخبر ہے مگر جو استعداد کہ اُسکو مالک کے ملنے کا راستہ دیا کیطرف لیگئی ہے وہ عبادات مفروضہ کے انوار ہین انہین سے راستے کے خطرے دکھائے اور اُن کے خطرون سے بچایا ۔

الحمد للہ کہ یہ مشتمل شریعت محمدی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ۔

حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ فرماتے ہین کہ اس بات سے فضیلت اوس عمل قلیل کی اور بڑے بڑے اعمال حسنہ پر مثل اقرار توحید اور شہادت رسالت اور ارکان خمسہ اسلام پر ثابت نہین ہوتی ۔ بلکہ ایک اعتبار الکثیر علی القلیل ہے اور سبب

Marfat.com

اسکا یہہ تہا کہ یہ ایک عمل ادنیٰ اور قلیل تہا کہ قدر اوسکی اُن کی نظر مین نہ تہی اسلیئے اونہون نے پروردگار تعالیٰ شانہ کی حضور مین ذکر نہین کیا وہی اعمال عرض کیے جو راس الطاعات تہے مگر چونکہ رحمت خاص صفت مالک کی ہے اور اسمین ایک شعبہ اُسکا ملتا ہوا تہا لہذا پروردگار تعالی شانہ نے اُسے پسند فرمایا۔ اور چاہا کہ اپنی پسند سے اپنے بندون کو مطلع کردون لہذا اوس کی قبولیت پر تمام بندون کو مطلع فرمایا پس پہر کیا تہا عشاق خدا نے اس خدمت خلق کو بہی احکام مفروضہ سے کر دیا اور پکارنے لگے ؎

ہم جانتے نہین ہین ای قدر و کیا ہی کعبہ	جیدھر پہرین وہ ابرو اودہر نماز کرنا

اور جو بلی کسی کا نقصان کرتی ہو جیسے کبوتر کسی کے کہا جاتی ہو تو اوس کو باندھ رکہے اور اوسکے کہانے پینے کی خبر رکہے اور جسکی چیز نقصان کرے اوسکا تاوان دے اور باندھ رکہے اور یہی حکم ہے ہر پلے ہوے جانور کا اور اگر اوسکی عادت نقصان کرنیکی نہو اور احیاناً اوس سے نقصان ہوگیا ہو تو صحیح یہ ہے کہ اوسکے مالک پر نہ ضمان آویگا نہ تاوان۔

لانّ العادۃ حفظ الطّعام عنہا لا ربطہا

یعنی تحقیق عادت حفاظت کرنے کہانے کی ہے اوس سے نہ اوسکے باندھ رکہنے کی اور جو بلی کبوتر وغیرہ پکڑے اور وہ اوسکے مونہہ مین زندہ ہو تو اوسکے چھڑانیوالے کو بلی کے کان مڑوڑنے اور اوسکے موتہہ پر مارنا کہ وہ اوسکو چہوڑ دے درست ہے اور ایذا دینے کی حالت مین اسکا مارنا درست ہے اور بغیر اسکے درست نہین

اور جھوٹا بلی کا پاک ہے مگر جبکہ موتہا اوسکا نجس ہو اور وہی موتہہ ڈالدے پانی مین یا اور کسی شے مین مثل پانی کے تو وہ شے ناپاک ہوجائیگی۔ اور بلی کا بیچنا جائز ہے۔ امام مالک اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور سوا ان کے مثل ابو ہریرہ اور طاوس وغیرہ کسیکے نزدیک درست نہین فافہم کذا "فی حیوات الحیوان"

Marfat.com

وقایع سال ہفتم ہجرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

یہ سال ہفتم ہجری ہے اور اس سال کو عرب سنۃ الاستئناس بھی کہتے ہین اسلیے کہ مسلمان اس سال مین اہل کتاب پر غالب ہوئے اور نواحی مدینہ مین ایک یہود بھی ایسا نہ رہا کہ اہل اسلام کے ذمہ مین نہ آیا ہو واللہ الحمد الذی صدق وعدہ کذا فی حاشیۃ روضۃ الاحباب۔ اور اسی سال مین غزوہ خیبر واقع ہوا"

بیان غزوہ خیبر

خیبر ایک بڑے مدینہ کا نام ہے اوس مین بہت سے قلعے ہین اور زراعت بکثرت ہوتی ہے اور مدینہ منورہ سے بیس بُرید کے فاصلہ پر ہے ملک شام کیطرف کذا فی المواہب اللدنیہ۔

بُرید بروزن جدید بارہ میل کے فاصلے کو کہتے ہین اور چھ میل کے بُعد کو بھی کہتے ہین اور یہان یہی چھ میل سے مراد ہے۔ قاموس مین ہے کہ خیبر قلعہ مشہور ہے اور محققین نے کہا ہے کہ مدینہ شہر متوسط کو کہتے ہین کہ قریہ سے بڑا ہو اور مصر سے کم ہو اسلیے کہ قریہ چھوٹی سی بستی کو کہتے ہین اور مصر بڑے شہر کو کہتے ہین۔ اور جسکو مدینہ کہتے ہین اوسکو بلد بھی کہتے ہین۔ اور بعض کے نزدیک مصر اور مدینہ ایک ہی ہے اور خیبر مجموع اون سب قلعون کا نام ہے جو وہان پر تھے۔ پس اس اعتبار سے ہر ایک قلعہ ایک قریہ تھا اور وہ سب ملکر ایک مدینہ ہین کہ نام اون کا خیبر ہوا اور یہ آٹھ قلعے تھے ایک کتیبہ بروزن صحیفہ۔ دوسرا ناعم۔ تیسرا صعب۔ چوتھا شق پانچوان عموص۔ چھٹا نطاۃ۔ ساتوان سلیلم بروزن فصیح۔ آٹھوان سلالم بفتح سین و ضم لام اور بکسر لام بھی ہے۔ کہا ابن اسحٰق نے کہ تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غزوۂ خیبر کو آخر ماہ محرم مین اور گھیرے رہے اوسکو دس بارہ روز تک پھر فتح کیا اوسکو اور بعض کہتے ہین کہ چھٹے سال کے آخر مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غزوۂ خیبر کو تشریف لے گئے تھے۔ یہہ قول حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور جسنے جزم کیا ہے اس قول کے ساتھہ ابن حزم نے۔

اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ راجح قول ابن اسحاق کا ہے اور ان دونون قولون مین فیصلہ یون ہے کہ جس نے آخر مین چھٹے سال کے کہا اوسنے اعتبار کیا سنوات ہجری کے مہینے سے کہ ربیع الاول ہے اور حقیقت مین یونہین ہے اور اعتبار سال محرم سے آخر مین ہوا ہی بعد وفات حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بیچ زمانۂ خلافت حضرت عمر رضہ کے" اور اغرب یعنی غریب تر یہ ہے کہ روایت کیا ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے ابی سعید خدری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ گئے ہم ساتھہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے غزوۂ خیبر کو اٹھارہ تاریخ رمضان شریف کی۔ اور اسناد اس حدیث کی حسن ہے لیکن اس مین خطا کی ہے اور صواب یون ہے کہ کہین کہ خیبر تصحیف ہے حنین کی تصحیف کہتے ہین کتابت مین خطا کرنے کو کاتب سہو سے حُنین کو خیبر لکھہ گیا ہے کہ حنین ناشی تھی فتح مکہ سے اور تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فتح مکہ کو رمضان مین۔ ابو حامد نے جو تعلیقات مین ذکر کیا ہے کہ غزوۂ خیبر پانچوین سال مین ہوا ہے تو وہ وہم ہے شاید انتقال کیا اس مین غزوۂ خندق سے غزوۂ خیبر کی طرف۔ کذا فی مدارج النبوۃ والمواہب اللدنیہ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سفر حدیبیہ سے مراجعت کی۔ تو پروردگار تعالیٰ شانہ کے وعدے کے سبب سے کہ اشارۂ فتح خیبر کا ذکر سورۂ فتح مین ہے کہ حدیبیہ سے مراجعت کے وقت نازل ہوئی تھی۔ حیث قال سبحانہ وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ تاخذونہا فعجل لکم ہذہ

Marfat.com

یعنی وعدہ کیا ہے تم سے اللہ تعالےٰ نے اے امت بہت غنیمتون کا بلاد فارس اور روم
کا بلکہ اطراف کا کہ لوتم اوسکو قیامت تک تو بہت جلد نقد دے تم کو یہ غنیمت خیبر کی
مدینۂ منورہ مین ہین روز ٹھہر کر فرمایا کہ تیاری کرو سفر کی کہ خیبر کو چلتے ہین۔ اور
فرمایا کہ ہمارے ساتھہ اس سفر مین کوئی نہ چلے مگر وہی جو جہاد کی رغبت رکھتا ہو۔
اور جسکو دنیا کی غرض ہو وہ نہ چلے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ عبداللہ بن ابی بن
سلول منافق نے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اجازت چاہی ساتھہ
چلنے کی آپ نے اسکو بھی یہی جواب ارشاد فرمایا۔

منقول ہے کہ جو یہود اور منافق مدینے مین تھے جب اُن لوگون نے آپ کی توجہ
کی خبر خیبر کی طرف سُنی تو یہ خبر اُن کو بہت ناگوار گذری اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ
حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون پر غالب ہون گے۔ تو بنی نضیر
قریظہ اور بنی النضیر کے ان کو بھی ستاصل کر دینگے اسی غصہ سے اُن مین سے ابن سیبکا
قرض جس مسلمان پر آتا تھا اوسپر ایک محصل مقرر کیا اور تقاضاے شدید کیا چنانچہ ابو شحمہ
یہودی کے عبداللہ بن حدرد اسلمی پر پانچ درم قرض کے آتے تھے تو وہ اُن سے سخت
تقاضہ کرتا تھا اور پیچھا اُن کا نہ چھوڑتا تھا عبداللہ نے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دے کہ
حق تعالےٰ شانہ نے جو وعدہ مسلمانون سے خیبر کے فتح ہونے کا اور غنیمت کے ہاتھہ
آنے کا کیا ہے وہ فتح ہو جائے اور اوس کی غنیمت مین سے مجھے حصہ ملے تو اوس
سے پہلے مین تجھ کو دونگا اوس یہودی نے کہا کہ یہود خیبر کی لڑائی کو اور لڑائیون کا سا
خیال نہ کرنا قسم ہے تورات کی دس ہزار مرد جنگی خیبر مین ہین عبداللہ نے کہا اے
عدو اللہ تو ہمکو ہمارے دشمنون سے ڈراتا ہے حالانکہ تو ہماری پناہ مین ہے اور عبداللہ
کہتے ہین کہ یہ جھگڑا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مجلس مبارک تک
پہنچا اور آپ کو معلوم ہوا مگر آپ نے کچھ نہ فرمایا۔ ولیکن دیکھا مین نے کہ حضور پُر نور

Marfat.com

صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم اپنے لب مبارک ہلاتے تھے اور کچھ آہستہ آہستہ فرماتے تھے اس طرح کہ مین نے نہین سُنا کہ آپ کیا فرماتے ہین یہودی نے کہا کہ یا ابو القاسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اسنے میرا حق لیلیا ہی اور اب نہین دیتا۔ آپ نے عبد اللہ سے فرمایا کہ اسے دے اون کے پاس دو کپڑے تھے ایک کو تین درم مین بیچا اور دو درم اور کہین سے لاکر پانچون درم اوس کو دیے سلمہ ابن اسلم نے پہرا اُن کو کپڑا دیا وہ اُسکو پہنکر حضرت صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ گئے اور وہ کہتے ہین کہ فتح خیبر کے غنیمت مین ایک عورت ابو شحمہ یہودی کی رشتہ دار میرے حصہ مین آئی پھر مین نے اُس عورت کو ابو شحمہ یہودی کے ہاتھ بہت سا مال لیکر بیچا"

مدارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ جب جہاد کو تشریف لے جاتے تو اپنے قصد کو مخفی رکھتے۔ مگر اس غزوہ مین آپ نے اپنے قصد کو ظاہر فرما دیا تھا اور آپنے منافقین کو اس سفر مین چلنے سے منع کر دیا تھا اسلیے کہ آپ امید وار تھے حسب وعدۂ الٰہی جلّ جلالہٗ وتعالیٰ شانہٗ وعمّ نوالہٗ بہت غنایم کے اور مترتب تھی اوسپر ہدایت صراط المستقیم کی یہہ وجہ تھی کہ پاک کیا اوسے لوث منافقین سے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق نے خبر کر دی تھی یہود خیبر کو کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کا قصد تمہارے استیصال کا ہے خبردار قلعہ بند نہ ہونا۔ باہر نکلکر لڑنا۔ تمہارے پاس اسباب لڑائی کا اور مردان جنگی بہت ہین مواہب لدنیہ مین ہے آپ تشریف لے گئے خیبر کو چودہ سو پیادون اور دو سو سوارون کے ساتھ اسنتے۔

اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ چودہ سو پیادے آپکے ساتھ تھے"

اسرار نبوت روایات سے ثابت ہے کہ خیبر مین دس ہزار مرد جنگی زرہ پوش تھے

Marfat.com

اور حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ کُل چودہ سو آدمی اور وہ لوگ اپنی سرزمین ہین اور یہ قلیل جماعت وطن سے دور۔ اور آپ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ خیبر کی غنیمت تم لوگون کو ملیگی۔ چنانچہ اِس جنگ ہین آپ نے اپنے قصد کو چھپایا بھی نہ تھا۔ لشکر اسلام کے پہنچنے سے پہلے خیبری مطلع ہو چکے تھے اور سامان جنگ سے لیس تھے۔ مگر لشکر اسلام کو اللہ تعالیٰ شانہ نے وہ نمایان فتح عنایت فرمائی کہ شاید و باید ہم اسی علم اور خبر کو اسرار نبوّت کہتے ہین بیشک ایک چھوٹی سی بے سر و سامان جماعت اتنی بڑی باسامان فوج سے ہم نبرد ہونے کا ارادہ کرے اور پہلے ہی سے سمجھ لے کہ ہم فتحیاب ہون گے۔ ضرور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نور نبوّت کی روشنی سے ان واقعات خیبر کو پہلے ہی سے ملاحظہ فرما چکے تھے اور اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ سے وعدہ فرما چکا تھا"

آپ نے سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور امہات المومنین مین سے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمراہ تھین۔ اور بیس۲ عورتین مسلمان بیمارون اور زخمیون کی خدمت کے لیے اور روٹی پکانے اور کپڑے سینے کے لیے ہمراہ تھین بصیغۂ ملازمت۔ اور دس۱۰ منافق بھی طمع مال دُنیا کی غرض سے ہمراہ لشکر ظفر پیکر تھے

ترتیب لشکر ظفر پیکر

مقدمہ لشکر ظفر پیکر پر عکاشہ بن محصن اسدی کو۔ اور میمنہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور میسرہ پر ایک اور صحابی کو تعین کیا۔ اور بعض کتب مین جو لکھا ہے کہ میسرہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تعین فرمایا یہ صحیح روایتون مین نہین پایا گیا اور اس لشکر مبارک مین دو سو۲۰۰ گھوڑے تھے از انجملہ تین گھوڑے تو خاص حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تھے اور اونٹ بہت تھے

Marfat.com

اور آدمی رہبری کے واسطے قبیلۂ اشجع سے لیے تھے۔

جب منزل رجیع بین لشکر خدا اوترا تو وہان سے غطفانی ایک رات کی راہ پر تھے وہ تیار ہوکر یہود خیبر کی مدد کو روانہ ہوئے۔ اوسی روز اون لوگون نے اپنے پیچھے کچھ آواز لشکر اسلام کی سُنی اون کو گمان ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ مسلمان ہمارے اہل وعیال پر جا پڑین اس خیال سے وہ فوراً پلٹ گئے اور یہود خیبر اون کی مدد دہی سے مایوس ہوگئے۔

الغرض جب حضرت صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منزل صہبا مین پہنچے اور نماز عصر وہان پڑھی اور زاد راہ آپ کے پاس ستو تھا وہ منگایا اور اوس کو گھول کر سب صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے تناول فرمایا اور اوسی عصر کے وضو سے نماز مغرب پڑھی پھر نماز عشا پڑھکر وہانسے آگے بڑہنے کو راہبر طلب کیے اور اُن سے فرمایا کہ ہم کو ایسے راستے سے لیچلو کہ ہم لوگ درمیان خیبر اور غطفانیون کے حائل ہوجائین۔ اور غطفانیون کو اہل خیبر کی مدد دہی سے روک دین۔ ایک نے اون مین سے جسکا نام حُسَیل تھا کہا کہ مین لے چلونگا۔ پھر جاتے جاتے وہان پہونچے کہ جس جگہہ کئی راہین جمع ہوگئی تھین وہان حُسَیل نے عرض کی کہ ان سب رستون سے منزلِ مقصود تک پہنچ سکتے ہین۔ ان مین سے جو راہ حضور پسند فرمائین اوس راہ سے لیچلون۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک راہ کا نام لے جو ہم چاہینگے پسند کر لینگے پھر اوسنے سب کے نام لینے شروع کیے ایک کا نام حزن تھا اور دوسرے کا نام شاس اور تیسرے کا نام حاطب آپنے فرمایا کہ ان مین سے ایک بھی پسند نہین ہے۔

نقل ہے عمر خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا اونہون نے کہ مین نے کوئی رات اوس رات کی مثل نہ دیکھی کہ جو نام اوسنے لیا وہ قبیح تھا پھر اوسنے

Marfat.com

عرض کی کہ ایک راہ اور ہے آپ نے فرمایا کہ اوسکا نام کیا ہے اوسنے عرض کی مرحب آپ نے فرمایا ہان اسی راہ سے لے چل پھر اوسی راہ سے خیبر کو چلے۔

اور عبادؓ بن بشیر کو چند سوار ہمراہ دے کر بطرف طلیعہ کے آگے روانہ کیا۔ وہ گئے اور ایک جاسوس خیبر والون کا پکڑ لائے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے کہا شتربان ہون میرے اونٹ کھو گئے ہین اُن کو ڈھونڈتا ہون۔ عباد نے کہا تو کچھ خبر خیبریون کی جانتا ہے اوسنے کہا ہان یہ مجھے معلوم ہے کہ اُن لوگون نے ہوذہ بن قیس اور کنانہ بن ابی الحقیق کو اپنے ہم قسمون غطفانیون کی طرف بھیجا ہے اور اُن سے مدد طلب کی ہے اور عینیہ بن بدر ایک جماعت کثیر کے ساتھ جو آلات جنگی سے مصلح ہین اُن کی مدد کو آیا ہے اور اب دس ہزار مرد جنگی کے ساتھ منتظر جنگ محمد صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہین"

پھر عباد نے کہا کہ تو بیشک اُن کا جاسوس ہے اور اوسکو خوب مارا اور دھمکایا کہ ہم تجھہ کو قتل کر ڈالینگے۔ تو جاسوس نے کہا کہ تو مجھکو اپنی امان مین لے تو مین سچ سچ کہدون اونہون نے اوسکو امان دی اوسنے کہا کہ تم اس بات کو سچ جانو کہ اہل خیبر تم سے بہت ڈر رہے ہین اور جو معاملہ تمنے یہود بنی قریظہ اور بنو النظیر کے ساتھ کیا ہے اس سبب سے اُن کے دلون مین خوف عظیم پیدا ہو رہا ہے سوا اسکے اور بہت باتین بیان کین۔ پھر عباد اوس کو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین لائے اور جو کچھہ سُنا تھا سب عرض کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ اس کی گردن مارو۔ عباد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مینے اس کو امان دی ہے حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے عباد اسے اچھی طرح رکھ کہ دیکھین انجام اس لڑائی کا کیا ہوتا ہے پھر آخر کو وہ جاسوس خیبر مین آکر مسلمان ہو گیا۔ اور جب نگاہ اشرف حضور

Marfat.com

پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دیار خیبر پر پڑی تو آپنے یہ دعا پڑھی
اللّٰھم ربّ السّموات السّبع وما اظللن وربّ الارضین السبع وما
اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین اسئلک
خیر ھذہ القریۃ وخیر ما فیھا واعوذبک من شرّھا وشر ما فیھا
ترجمہ اے خدا رب سات آسمانون کے اور اوسکے جسپر آسمانون نے سایہ
کیا اور پروردگار سات زمینون کے اور اوسکے جو زمینون نے اُٹھایا ہے۔ اور
پروردگار شیاطین کے اور اوسکے جسکو اُنھون نے گمراہ کیا ہے اور پروردگار ہواؤن
کے اور اوسکے جس کو اونہون نے اوڑایا ہے۔ سوال کرتا ہون مین تجھ سے اس بستی
کی بھلائی کا اور جو اوسمین ہے۔ اور پناہ مانگتا ہون مین شر سے اس بستی کے اور
اوس سے جو اس بستی مین ہے۔ انتہے ۱۲

اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم
خیبر کے قریب پہونچے تو صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے فرمایا کہ ٹھہرو اور یہ
دعا پڑھی اور صحابہ سے پڑہوائی۔ اصحاب نے آپ کے حکم کے موافق عمل کیا۔ بعد
ازین آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو ادخلوا علی برکت اللہ پھر وہان سے آگے بڑہکر
منزل منزلہ مین اُترے اور نماز کے لیے وہان ایک مکان معیّن کیا۔
وہان تہجّد کی نماز پڑھی۔ پھر ایک ساعت وہان آرام فرمایا۔ پھر وہان سے
آپ کی ناقہ شریف تھوڑی دور چلکر بیٹھ گئی۔ وہ جگہ لشکر گاہ مقرر ہوئی
اور مسجد کے لیے دوسرا مکان تجویز کیا گیا نماز فجر کی آپنے سویرے تاریکی مین اوّل
وقت پڑھی۔ اور یہ عادت شریف آپ کی تھی کہ صبح کیوقت آپ دشمن کی فوج
پر حملہ کرتے تھے۔" اور یہود خیبر اوس رات کو ایسے غافل سوئے کہ آپ کے
آنے کی اُن کو اصلا خبر نہ ہوئی۔ اور حالانکہ وہ آپ کے آنے کی خبر سُنکر بہت

Marfat.com

ہوشیار ہوگئے تھے اور ہر شب قوم کے بہادر لوگ پہرے دیا کرتے تھے"
مگر اوس شب جب آپ نے وہان نزول اجلال فرمایا ہے صبح تک کوئی شخص
نہ جاگا۔ نہ مرغ نے بانگ دی نہ چارپایون نے حرکت کی سب کے سب آفتاب کے طلوع
ہونے کے وقت بیدار ہوئے۔ اور فوراً پھاوڑے کدال لیکر دروازے کھولکر
باہر نکلے جب لشکر اسلام کو دیکھا تو اُلٹے پاؤن پیچھے پھرے اور قلعہ مین بھاگے
اور پکارے واللہ محمدؐ والخمیس۔ اور خمیس اوس لشکر کا نام ہے کہ وہ پانچ حصون
پر منقسم ہو۔ مقدمہ۔ میمنہ۔ میسرہ۔ قلب۔ ساقہ۔ حضرت صلے اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ حال مشاہدہ کیا تو فرمایا۔ اللہ اکبر خیبر فتح
ہوگا کہ اُن کے ہاتھہ مین پھاوڑے اور کدال زمین کھودنے اور خراب کرنے کے
آلات ہین"۔ اس حالت سے قوم کو دیکھکر آپ نے قتال کیا۔ یا وحی کے
ذریعہ سے خبر ہوئی ہوگی۔ یہود لشکر اسلام کو دیکھکر قلعہ مین گھس گئے۔ اور
سلام بن مشکم کو خبر کی۔ اوسنے کہا کہ مین نے تمسے پہلے کہا تہا کہ محمد صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے باہر نکلکر لڑنا تم نے نہ مانا۔ اب بھی کچھ نہین گیا ہے۔
اون سے لڑنے مین کوتاہی نہ کرو اسلیے کہ لڑائی مین مرنا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ
قید مین مرو۔ سلام بن مشکم کی اس بات کو سُنکر وہ سب لڑائی پر مستعد ہوگئے
اور اپنے اہل وعیال کو حصار کتیبہ مین رکھا۔ اور غلہ اور ذخیرہ حصار ناعم اور حصار
صعب مین رکھا اور اُن دونون حصارون کو خوب مستحکم کر دیا۔ اور اہل حرب
حصار نطاۃ مین جمع ہوے اور سلام بن مشکم کو باوجودیکہ وہ مرض صعب مین مبتلا
تہا حصار نطاۃ مین اپنے ہی ساتھ رکھا۔ کہ وہ لوگون کو جنگ پر برانگیختہ کرتا رہے
مگر وہ فتح خیبر سے پہلے ہی مرگیا۔
پھر جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم ہوگیا

Marfat.com

کہ اہل خیبر جنگ پر آمادہ ہین تو آپ نے صحابہ کو نصیحت کی اور جہاد پر آمادہ کیا۔ اور فتح خیبر کا مژدہ اون کو سنایا۔ اور فرمایا کہ اگر صبر کروگے تو فتح اور غنیمت پاوگے۔

پھر چونکہ لشکر گاہ حضور پرنور صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نطاۃ کے نزدیک جھاڑیون اور نشیب مین بموقع واقع تھا اسلیے حباب بن المنذر نے حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی کہ یہ جگہہ قلعہ سے بہت قریب ہے اور سب اہل حرب اسی قلعہ مین جمع ہین اور ہمارے حال سے واقف ہین اور اُن کے تیر ہمارے لشکر مین آتے ہین اور ہم اُن کے حال سے کچھ خبر نہین رکھتے۔ اور ہمارے تیر بھی وہان نہین پہنچتے۔ اور اون کے شبخون سے بھی ہم بے خوف نہین۔ اور ہوا بھی یہان کی متعفن ہے۔ اگر ارشاد ہو تو کوئی اور جگہہ ان خرابیون سے خالی لشکر کے واسطے تلاش کرین۔ آپ نے فرمایا کہ بہتر ہے۔ پھر آپ نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالے عنہ کو بلاکر ارشاد کیا کہ کوئی مکان ان قباحتون سے پاک تلاش کرو۔ وہ موافق ارشاد فیض بنیاد حضرت خیر العباد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گئے اور مقام رجیع کو ان قباحتون سے پاک وصاف پایا۔ پھر حضور پرنور صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ شب کو وہان چلین گے۔ پھر اوسی منزل مین جہان اُترے تھے اہل نطاۃ سے جنگ شروع ہوگئی۔

آغاز جنگ خیبر

اہل سیر لکھتے ہین کہ جو تیر اہل حصار کا لشکر اسلام مین آتا تھا وہی چنکر اہل اسلام اون کو مارتے تھے۔ اور اوس دن گرمی بہت تھی۔ محمود برادر محمد بن مسلمہ اوس روز بہت لڑے۔ آخر کو گرمی کے سبب سے اور ہتھیارون کی گرانباری کیوجہ

Marfat.com

سے قلعہ ناعم کے نیچے جاکر سورہے اس خیال سے کہ وہان کوئی نہ ہوگا۔ پہر جب مرحب یہودی یاکنانہ بن ابی الحقیق نے سوتا ہوا دیکھا تو قلعہ پر سے ایک پاٹ چکی کا اون پر ڈالدیا۔ وہ اون کے سر پر پڑا خود سر مین گھس گیا اور چمڑا پیشانی کا چھلکر موھنہ پر لٹک پڑا۔ لوگ اُن کو وہان سے اُٹھاکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین لائے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اوس چمڑے کو اوسکی جگہہ چپکا دیا اور اُن کے سر کو ایک پٹے سے باندھ دیا۔ پہر وہ اوسی زخم سے وہین خیبر مین شہید ہوئے۔

اور منقول ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حسب مشورۂ حباب بن المنذر رض کھجورون کے درخت کاٹنے کا حکم دیا پہر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عرض کرنے سے یہ حکم ملتوی ہوا۔ مگر اسوقت تک چار سو درخت کٹ چکے تھے۔ پھر شب کے وقت لشکر ظفر پیکر نے اوس مقام کی عفونت اور رداءت کے سبب سے کوچ کرکے رجیع مین مقام کیا۔ اور آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو لشکر کا خلیفہ مقرر کیا پہر ہر روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلعہ نطاۃ کے میدان مین جاکر جنگ کرتے تھے۔

اس غزوے مین حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دو رایتین تیار کیے تھے ایک رایت سیاہ تھا اسکا نام عقاب تھا اور اس مین حضرت ام المؤمنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ شریفہ کے دروازہ کے پردہ کا پھریرا تھا اور دوسرا سفید تھا اور سوا ان دو کے اور بھی لوا تھے۔ اور اس غزوہ مین مسلمانون کا شعار یا منصور اَمِتْ اَمِتْ تھا یعنی اے مستحمد ہمارا ہر دشمن ہم مین کا کافرون کو مار ڈالے۔ کذا فی نہایہ والمرقات۔

اور اس غزوہ مین پچاس مسلمان زخمی ہوے۔ کہتے ہین کہ جب لشکر اسلام خیبر مین

Marfat.com

پہونچا تو ہوا نہایت گرم اور متعفن تھی اور خرمے گدرائے ہوئے تھے پختہ نہین ہوئے تھے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے جو وہ کھائے تو اکثر اُن مین سے مستلاے تپ ہوے اور یہ شکایت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم مین پیش کی گئی۔ حضور پُرنور نے ارشاد فرمایا کہ مشکون مین پانی ٹھنڈا کرو اور اذان و اقامت کے درمیان وہ پانی اُن تپ زدہ لوگون پر ڈالو اور اللہ جلّ شانہ کا نام مبارک لیتے جاؤ۔

پھر حضور پُرنور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ واصحابہ وسلم کے ارشاد کے موافق یہ عمل کیا گیا اور اللہ تعالےٰ شانہٗ نے سبکو شفا بخشی الحمد للہ"

اور لشکر یہود مین عامر نام ایک یہودی تھا اوسکا ایک غلام حبشی تھا بکریان اوس یہودی کی چرایا کرتا تھا۔ جب اہل حصار قتال پر آمادہ ہوگئے تو اوس غلام نے اُن لوگون سے پوچھا کہ تمہارا کیا قصد ہے اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہم اس شخص سے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے مقابلہ کرین۔ اس بات سے اوس کے دل مین ایک اور پیدا ہوا جس نے اُسے اسلام کی حقّانیت کی طرف مائل کیا۔ وہ اپنی بکریان آگے ہانک کر حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلّم آپ کس بات کا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا کلمۂ شہادت کا اوسنے عرض کی کہ جب مین یہ کہون تو مجھے کیا چیز ملیگی آپ نے فرمایا بہشت اگر تو اسپر ثابت رہا وہ فی الحال مسلمان ہوگیا اور اوسنے عرض کی کہ یہ بکریان میرے پاس امانت ہین مین یہہ چاہتا ہون کہ یہ اپنے مالک کے پاس پہنچ جائین۔ آپ نے فرمایا کہ ان کو لشکر سے باہر لیجا اور اُن پر ایک آواز مار اور چند کنکریان اُٹھا کر اُن پر مار اللہ تعالیٰ شانہ تجھسے یہ امانت ادا کروا دیگا۔ اوسنے ویسا ہی کیا وہ بکریان اپنے مالک کے گھر پہنچ گئین۔

Marfat.com

اوراوس غلام حبشی نے ہتھیار لیکر لڑنا شروع کیا اور اتنا لڑا کہ شہید ہوگیا۔ آپ نے اوسکے حق مین فرمایا کہ کام تھوڑا کیا اور مزدوری بہت پائی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب وہ شہید ہوا تو مسلمان اوسکو اُٹھاکر خیمہ مین لائے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اوسکے حال سے خبر دی آپ نے فرمایا عملاً قلیلاً واجراً کثیراً یعنی تھوڑا کام کیا اور مزدوری بہت پائی۔

اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت بہ نفس نفیس خود اوس خیمہ کے پاس تشریف لائے اور سر مبارک اوس خیمہ کے اندر کیا اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ شانہ نے اس غلام حبشی کو مکرم کیا اور درجات بہشت کو پہنچایا اور دیکھا مین نے کہ دو حور عین اوس کے بالین پر بیٹھی ہین۔

اور بعض احادیث مین وارد ہے کہ اوس بندے کو اُٹھاکر جنت مین لے گئے اور یہ داخل ہونا جنت کا ہوسکتا ہے۔ اسلیے کہ جنت موجود ہے۔ مگر قیامت کے دن اوس بندے کو جنت سے موقف مین لائین گے۔ باوجودیکہ جنت مین داخل ہونے کے بعد پھر اوس مین سے نکلنا نہین ہے۔

یہان پر دو قول ہین ایک یہہ ہے کہ مراد دخول سے یا تو استقرار دخول جنت ہے چنانچہ

فضیلت آیۃ الکرسی

پڑھنے والون مین بعد ہر نماز فرض کے آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ما یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت یعنی نہین ہے کوئی اوسکو جنت مین داخل ہونے سے مگر موت کہ مراد اس سے استقرار دخول جنت کی اور ظاہر یہ ہے کہ کہا جاوے مراد دخول سے دخول روح کا ہے سبز پرندون کے جسم مین سماکر۔ جیسا کہ فضیلت شہدا مین وارد ہے کہ ارواح

Marfat.com

مدارج النبوت "

اور اس مقام مین ہر رات کو حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک صحابی کو لشکر کی حفاظت کے واسطے مقرر فرماتے تھے۔ ایک شب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خدمت پر مامور ہوئے اس شب مین ایک یہودی کو کچھ لوگ پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے۔ آپ نے اُسے قتل کا حکم دیا اوسنے کہا کہ مجھے پہلے اپنے پیغمبر کے پاس لے چلو اُن سے کچھ کہنا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اوسکو حضور پُرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے پاس لائے اوسنے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیکر اوس سے خبر اہل خیبر کی دریافت کی۔ اوسنے کہا یا ابا القاسم اگر مجکو امان دیجیے تو مین سچ سچ کہدون آپ نے فرمایا کہ امان دی اوسنے کہا کہ حصن نطاۃ سے مین اوس حالت مین باہر نکلا ہون کہ اُن کا کام بالکل بے انتظام تھا اور آپ سے وہ بہت ڈرے ہوے ہین اور میرا گمان ہے کہ وہ لوگ آج حصن نطاۃ سے بھاگ کر حصن شق مین آجاوین اور یہ قلعہ ہے کہ ہتھیار بند اور جملہ اسباب اور سامان جنگ اسمین ہین کل کو جو مین قلعہ مین آؤن تو تم بھی قلعہ مین آنا۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ یہودی نے بھی کہا انشاء اللہ تعالیٰ مین بھی آپ کو سب مقام بتاؤنگا القصہ حصن نطاۃ دوسرے دن فتح ہوا۔ بعد ازان حصار شق بھی فتح ہوا۔

محمد بن اسحاق کہتے ہین رحمۃ اللہ علیہ کہ اوّل خیبر کے قلعون سے قلعہ ناعم فتح ہوا ہے واللہ اعلم۔

مروی ہے کہ ایک روز قلعہ صعب پر لڑائی ڈالی وہان سے مرحب یہودی باہر نکلا اور مبارزطلب کیا۔ عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوس سے مقابل ہوے مرحب نے تلوار عامر پر چلائی اور اونہون نے ڈہال پر لی تلوار ڈہال مین گھس گئی

Marfat.com

عامر نے بھی تلوار مرحب پر چلائی مگر خالی گئی اور انہین کے زانو پر آلگی اور وہ اوسی زخم سے فوت ہوے۔ پھر اون کو رجیع کے مقام مین ایک ہی قبر مین محمود بن مسلمہ کے ساتھہ دفن کیا۔ اور عامر کے برادر زادے سلمہ بن الاکوع کہتے ہین۔ کہ جب حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خیبر سے مراجعت فرمائی تو راہ مین آپ نے مجکو محزون اور ملول دیکھکر فرمایا کہ تیرے ملال کا کیا سبب ہے

اور ایک روایت مین ہے کہ مین روتا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ اُسید بن حضیر اور ایک جماعت آپ کے یارون مین سے کہتی ہین کہ عامر کا عمل باطل ہوا کہ اپنے ہی ہاتھہ کے زخم سے مرے آپنے فرمایا کہ وہ غلط کہتے ہین اور خطا کی اُن لوگون نے اس مسئلہ کے سمجھنے مین۔ یہ خودکشی نہین ہے بے شک اوسکو دونا ثواب ہے اور آپ نے اپنی دونون انگشتان مبارک کو برابر ملایا اور فرمایا انہ لجاھد مجاھد یعنی اوسنے جہاد کیا کامل جہاد کرنے والون کا سا۔

اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا انہ لیقوم فی الجنۃ عمرو الدعموس یعنی بیشک وہ قیام کرینگے جنت مین بلا قید یعنی جہان چاہینگے وہان سیر کرینگے

اور چونکہ لشکر اسلام مین سال رسد از قسم خورش کم ہوگیا تھا تو مردان لشکر نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اپنا حال عرض کیا کہ ناگاہ قلعہ صعب سے میں بکریان باہر آئین اور آپنے فرمایا اسمیں سے عمر انصاری اوس مین سے دو بکریان پکڑلائے پھر وہ ذبح کی گئین اور سب لشکر اون کے گوشت سے آسودہ ہوگیا۔

Marfat.com

بیان حرمت متعہ۔ اور حرام ہونا گدہی کے گوشت کا

اور انہین ایام فرخندہ فرجام مین گوشت گدھے کا حرام ہوا۔ اور متعہ بھی حرام ہوا۔ اس کی بحث بہت طویل ہے ہماری کتاب اوس کی تشریح کے واسطے ہم کو اجازت نہین دیتی مجبور عنان قلم اوس طرف سے اصل مطلب کیطرف پھیری جاتی ہے۔ مختصر یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لشکر ظفر پیکر مین ملاحظہ فرمایا کہ چولھے روشن ہین۔ دیگین چڑھی ہین۔ آپ نے پوچھا۔ کہ اس مین کیا پکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ حمار اہلی کا گوشت آپنے حکم فرمایا کہ گوشت حمار اہلی کا اور ہر حیوان ذی ناب اور ذی مخلب کا حرام ہے۔ لشکر مین کردوا اور ہانڈیان جسمین وہ گوشت پک رہا تھا چولھے سے اُتروا کر زمین مین اُلٹ دین۔ اور متعہ کرنا بھی عورتون سے حرام ہوا۔ کذا فی روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ

متعہ اُسے کہتے ہین کہ کسی عورت سے جو کسی مرد کے نکاح مین نہ ہو اوسے کہے کہ مین تجھ سے متعہ کرتا ہون صحبت کرنے کے لیے دس یا پانچ روپیہ پر دو روز یا سال بھر کے لیے پس متعہ امر حرام کیا گیا مباح ہونے کے بعد۔

اور اہل سنت والجماعت کے چارون مذہبون مین بالاتفاق حرام ہے اور اس حدیث کے راوی حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ہین۔ موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی مین یہہ حدیث موجود ہے۔ شایقین ان کتابون کو ملاحظہ فرمالین۔

مسلم مین ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابی وسلم نے فرمایا کہ اذن دیا تھا مین نے تم کو متعہ کا عورتون کے ساتھہ۔ مگر اللہ شانہ نے اب حرام کیا اوس کو قیامت تک انتہے ۱۲

روایت ہے کہ جب لشکر اسلام نے حصار نطاۃ کا محاصرہ کیا تو مسلمانون پر

Marfat.com

بہ سبب طوالت زمانۂ محاصرہ رسد کی کمی کی وجہ سے کھانے کی نہایت تکلیف ہوئی
تو آپ نے **اللہ تعالیٰ شانہ** کی جناب مین دعا کی کہ پروردگار تعالیٰ شانہ وہ
بڑا قلعہ کہ جس مین کھانے پینے کی شئے ہو جلد اُسی فتح کردے تیرے ان بندون کو بہت
حاجت ہے اوس کی۔ پھر لشکر کو جمع کرکے آپنے نشان حباب بن المنذر کو دیا
اور فرمایا کہ ایکبار حملہ کردو۔ پھر سبنے حملہ کردیا اور اوّل جس گروہ نے اپنی جماعت
کو قلعہ صعب کے دروازے تک پہونچایا وہ قوم اسلم تھی پھر یہان تک لڑے کہ وہ

قلعہ صعب عنایت الٰہی سے فتح ہوا

اور بہت مال ومتاع اور کھانیکا سامان لشکر اسلام کو حاصل ہوا الحمد للہ اسلام
تنگی وعسرت تھی یا نہایت فراخی ہوگئی اوس قلعہ مین بہت سے مشرکین ہلاک
کی نکلین "**ایک مسلمان نے شراب پی لی تھی اسکو سزا دی گئی**"

ایک مسلمان نے کہ اسکا نام عبداللہ حمار تھا شراب پی لی تھی اسکو
سے پی لی اوس کو صحابہ پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم کے حضور مین لائے حضرت کو یہ امر
اسکے نعلین مبارک سے تادیباً اسکو مارنے
مسلمانون کو حکم دیا اوسی طرح
اور شخص شراب سے صبر نہین کرسکتا
حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا اللھم العنہ
کہ اس فعل کے سبب سے بار بار جو تین کھاتا ہے اور

Marfat.com

بیشک شرابی آدمی بیحیا ہوجاتا ہی

اکثر شراب پینے والے آدمی نشہ کی حالت مین برہنہ ہوجاتے ہین اور ایسی ایسی حرکتین کرتے ہین جنکا بیان کرنے سے شرم آتی ہے یا اللہ تو بڑا غفور الرحیم ہی جو مسلمان اس بلا مین مبتلا ہین اُن پر رحم فرما کہ وہ اس فعل قبیح سے تائب ہوجائین اللّٰھم آمین ثم آمین یارب العلمین آمین ۵

نمیدانند اہل غفلت انجام شراب آخر	بہ آتش میروند این غافلان از راہ آب آخر

حصار قموص کا محاصرہ

یہ قلعہ قموص خیبر کے سات قلعون مین سے ایک مستحکم قلعہ ہے اِسکے محاصرے کے زمانہ مین حضرت پیغمبر صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دردِ نیم سر کا لاحق ہوا۔ اور وہ قلعہ بہت مضبوط اور مستحکم تھا اور حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم بسبب دردِ سر خود تشریف نہ لیجاتے تھے۔ ہر روز ایک صحابی کو نشان دیکر جنگ گاہ مین روانہ فرماتے تھے"

صحیح حدیثون مین ثابت ہوا ہے کہ ایکدن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نشان لشکر لیکر قلعہ قموص کے نیچے آئے بہت سخت جنگ ہوئی مگر قلعہ فتح نہوا۔

دوسرے روز نشان لیکر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ روانہ ہوے اور یہہ مقابلہ پہلے روز سے زیادہ سخت تھا لیکن قلعہ فتح نہ ہوا۔ واپس آئے۔

شب کو حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک کل مین نشان اوس بہادر کو دونگا کہ وہ سخت لڑنے والا ہے اور اللہ تعالےٰ شانہ اوسکے ہاتھہ پر اس قلعہ کو فتح کریگا اور وہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے

Marfat.com

اور اللہ اور اللہ کا رسول اسکو دوست رکھتا ہے

اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے محمدؐ بن مسلمہ سے فرمایا کہ بشارت ہو تجکو کہ کل تیرے بھائی کا قاتل مارا جائیگا"
سہل بن السعد ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ جب آپنے یہہ بات فرمائی تو تمام صحابہ مین یہہ گفتگو تھی کہ دیکھیے کل ہم مین سے کسکو نشان عنایت ہوتا ہے"

علم دینا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حضرت علیؓ کو فتح قموص کے روز

بریدہ بن الحصیب کہتے ہین جس کو کچھ بھی قدر و منزلت حضرت کی مجلس شریف مین تھی اوسکو بھی یہ تمنا تھی کہ نشان آج مجھے عنایت ہو۔
اور روایت ہے کہ قریش کی ایک جماعت نے کہا کہ ضرور حضرت کی اس تقریر سے علی ابن ابیطالب مراد نہین ہین اسلیے کہ اُن کی آنکھین دُکھتی ہین۔ ایسی جوش کر آئی ہین کہ اُن کو اپنے پاس کی چیز نظر نہین آتی۔
جب حضرت علیؓ نے یہہ سُنا تو آپ نے یہہ دعا مانگی اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت یعنی اے اللہ جسے تو دیتا ہے اوسے کون منع کرنے والا ہے اور جسے تو نہین دیتا اوسے کوئی دینے والا نہین۔ اسی درد چشم کے سبب سے حضرت علیؓ مرتضیٰ آپ کی ہمراہی سے رہگئے تھے۔ پھر اپنے دل مین یہہ بات سمجھکر کہ حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم سے تخلف کرنا اچھا نہین خیبر مین آکر آپ سے ملے۔

Marfat.com

ایاس بن سلمہ بن الاکوع اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اگلے روز پہر صبح کو سب لوگ حضرت کے خیمہ کے دروازہ پر آکر حاضر ہوے اور سب کے سب امیدوار تھے کہ یہ دولت ہمارے ہی نصیب مین ہو۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مین حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کے روبرو دوزانو بیٹھا اور پھر اُٹھکر کھڑا ہوا۔ اس امید پر کہ شاید وہ آدمی مین ہی ہون

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ ہرگز مین نے امارت کو دوست نہین رکھا مگر اوس دن۔

پھر حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم خیمہ سے باہر تشریف لائے اور پوچھا کہ علیؓ بن ابی طالب کہان ہین۔ لوگون نے عرض کی کہ اُن کی آنکھین دُکھتی ہین فرمایا کہ اُن کو بلاؤ پھر سلمہ بن الاکوع گئے اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر لائے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ جب مین حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت نے میرا سر اپنے آغوش مبارک مین لیا اور لعاب اپنے دہن مبارک کا میری آنکھون مین لگا دیا اوسکی برکت سے میرا درد چشم جاتا رہا پھر جب سے مین کبھی عارضۂ درد سر اور درد چشم مین مبتلا نہین ہوا۔

پھر آپ نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اے بارخدایا سردی اور گرمی اس سے دور رکھ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ اوس دن سے سردی و گرمی کی ایذا مجھے محسوس نہین ہوئی۔ یہان تک کہ بہت گرمی مین آپ روئی کے کپڑے پہنتے اور بہت سردی مین باریک کپڑے پہنتے اور کچھ ایذا آپ کو نہ ہوتی۔

پھر حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے اپنی زرہ اپنے دست مبارک سے آپ کو پہنائی اور ذوالفقار کمر سے باندھی اور نشان اون کے ہاتھ مین

Marfat.com

دیا اور فرمایا کہ جاؤ اور کسیطرف التفات نکرو جب تک کہ فتح نہ کر دے اللہ تعالیٰ شانہ تمپر اس قلعہ کو حضرت علی رضؓ نے عرض کی کہ کس چیز پر قتال کرون مین اُن سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ قتال کرو اُن سے یہان تک کہ کہین وہ لاالٰہ الاّ اللہ محمدؐ رسول اللہ اور جب گواہی دی اونہون نے اس کی تو بچائے اونہون نے خون اور مال اپنے اس کلمہ کی وجہ سے اور حساب اُن کا اللہ تعالےٰ شانہ پر ہے۔

اور ایک روایت مین ہے کہ جب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نشان لیکر چلے تو عرض کی کہ یارسول اللہ قتال کرون مین اُن سے یہان تک کہ ہو جاوین وہ مثل ہمارے یعنی مسلمان ہو جاوین۔

حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؓ جلدی مت کر اور جا یہان تک کہ اُن کے میدان مین پہنچکر ٹھہر اور پہر اون کو دعوت اسلام کر اور ادا ے حقوق اللہ کہ اوس نے اپنے بندون پر واجب کیے ہین اُنسے اُنکو آگاہ کر اور قسم ہے خدا کی اگر ایک آدمی کو اللہ تعالےٰ شانہ تیرے سبب سے ہدایت کرے تو وہ تیرے لیے بہتر ہے اس سے کہ تو ہزار اونٹ صرف کرے اللہ تعالیٰ شانہ کی راہ مین مراد اس سے یہہ ہے کہ ہدایت کرنا اللہ کے بندون کو سبب ہے ثواب آخرت کا اور یہہ ثواب افضل ہے متاع دنیا سے۔ اسلیے کہ اللہ تعالےٰ شانہ کی راہ پر بندون کو لگا دینا افضل ہے جملہ اعمال صالحات سے اور تصدق سے گو کہ وہ عبادت متعدی ہے چنانچہ مستند کتب مین ہے کہ

اللہ تعالیٰ شانہ کا ذکر افضل ہے

چاندی سونا خرچ کرنے سے اللہ کی راہ مین پس اس قول مین ذکر اور تدبّر کر۔

پہر حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ نشان لیکر چلے اور قلعہ قموص کے نیچے

Marfat.com

پہونچکر ایک سنگریزون کے ڈھیر پر نشان اپنا گاڑدیا۔ ایک یہودی نے حصار کی دیوار پر سے پوچھا کہ اے صاحب علم تو کون ہے اور تیرا نام کیا ہے آپنے فرمایا کہ مین

علیؑ ابنِ ابی طالب ہون

یہ سُنکر اس یہودی نے اپنی قوم سے کہا کہ قسم ہے توریت کی اب تم مغلوب ہوی اور یہہ آدمی بے قلعہ فتح کیے ہوے نہ جائے گا۔

پہر اوّل جو شخص قلعہ سے باہر نکلا وہ حارث یہودی تہا۔ اور لڑنے لگا۔ دو مسلمان اوس کے ہاتھہ سے شہید ہوے اور اوس کے نیزے کی بہال تین سیر کی تہی۔ حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اوسے تلوار کی گہاٹ اوتار کر داخل جہنم کیا مرحب نے جب اپنے بھائی کو مردہ دیکہا فوراً اپنی جماعت کے ساتھہ حصار سے باہر نکلا اور رجز پڑہی اور وہ اپنی قوم مین بڑا بہادر اور شجاع تہا۔ اور بڑا طویل القامت تہا وہان اوس کا کوئی ثانی نہ تہا۔ اوس دن وہ دو زرہین پہنے ہوے تہا اور دو تلوارین حمایل کیے ہوے اور دو عمامے باندہے ہوے تہا اور خود بھی اوس کے سر پر تہا اور تین سیر کی بہال کا نیزہ اوسکے ہاتھہ مین تہا۔

حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اون کا مقابلہ کیا مرحب نے چاہا کہ پیشدستی کرے حضرت شیر خدا نے اوس پر سبقت کرکے ذوالفقار کا وار اوس کے سر پر کیا۔ وہ شمشیر رسولؐ برحق جو شیر خدا کے قبضہ مین تہی خود اور عمامہ اور سر کو کاٹ کر حلق تک اُتر آئی۔

پہر جملہ مسلمانون نے حضرت شیر خدا کیساتھہ یہودیون پر حملہ کردیا۔ اور بازار قتال خوب گرم ہوا۔ حضرت شیر خدا کے ہاتھہ سے سات یہودی جو بہادران قوم سے تہے قتل ہوے بس اون کے پاؤن اوکھڑ گئے اور

Marfat.com

قلعہ کی طرف بھاگے حضرت شیر خدا اُن کے تعاقب مین تھے کہ ایک یہودی نے ایک ضرب آپ کے دست مبارک پر ماری۔ آپ کے ہاتھ سے سپر گر پڑی۔ دوسرے یہودی نے وہ سپر اُٹھالی۔ اُسوقت آپ پر منجانب اللہ ایک حالت طاری ہوئی اور روحی قوت سے آپ کو عالم الغیب نے مدد پہنچائی۔ آپ نے اُسی قوت کی مدد سے حصار کے دروازہ پر پہنچکر ایک پٹ حصار کے دروازہ کا اوکھاڑ لیا اور اوسکو اپنی پشت کیطرف پھینکدیا۔ جب محاصرین قلعہ قموص نے یہہ واقعہ دیکھا تو امان طلب کی شیر خدائے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اجازت طلب کی آپ نے اس شرط سے اُن کو امان دی کہ نقد اور سلاح جنگ مسلمانون کو دیدین۔ اور کچہہ چھپا کر نہ رکھہ لین اور اگر اس کے خلاف کرین تو حکم امان منسوخ ہوجائیگا۔ اور یہ شرط بھی تہی کہ ہر مرد ان مین سے ایک اونٹ بھر کر غلہ اپنے ساتھ لے جائے اور شہر خالی کردے"

روایت ہے

کہ وہ کواڑ جو آپ نے پھینکا تہا اسّی بالشت کے فاصلہ پر جاکر گرا تہا سات آدمیون نے چاہا کہ اوس کواڑ کو ایک طرف سے دوسری طرف پلٹین تو نہ پلٹ سکے پھر چالیس آدمیون نے چاہا کہ اُسے اُٹھالین۔ اُن سے بھی نہ ہوسکا۔

مدارج النبوت مین ہے کہ وزن اوس کواڑ کا تین سو من کا تہا" بعض حضرات فرماتے ہین کہ عرب مین من ایک سیر کو کہتے ہین جیسا کہ فقہ کی کتابون مین ہے

در وضو آب یک من و نیم است

یعنی وضو کے لیے ڈیڑھ سیر پانی کافی ہے۔ مگر اس بیان سے کہ چالیس آدمی اُسے اُٹھا نہ سکے یہی سمجھ مین آتا ہے جو ہندوستان مین چالیس سیر کا ہوتا ہے

Marfat.com

واللہ اعلم بالصّواب :"

روایت ہے

کہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قلعہ قموص مین بافتح وظفر داخل ہوے اور کنانہ بن الحقیق جو قوم یہود کا سردار تہا آپ کی حضور مین حاضر کیا گیا آپ نے اوس سے پوچہا کہ تیرے باپ کا خزانہ کہان ہے اور وہ خزانہ ایک پوست شتر تہا جو سونا اور چاندی اور عقود جواہر سے بھرا ہوا تہا۔ اوس نے عرض کی کہ یا ابو القاسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم ہمنے لڑائیون مین اور دوسرے کامون مین صرف کر ڈالا۔ اب کچھ ہمارے پاس نہین ہے۔ اور اوس نے قسم کہائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے خلاف ثابت ہوا تو بے شک تو قتل کیا جائیگا اوسنے کہا ہان۔ آپ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور ان حضرات کے سوا اور دس آدمیون کو اسپر گواہ کیا اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے پیغمبرؐ کو اوس خزانہ کی جگہہ پر مطلع فرمایا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے سلام بن الحقیق سے پوچہا کہ تجہہ کو اوس خزانہ کی خبر ہے اوس نے عرض کی کہ مجکو اس کی کچہہ خبر نہین سوا اسکے کہ اپنے بہائی کنانہ کو کہ صبح کو فلان ویرانے مین جاتا ہے اور اوس کے گرد پہرا کرتا ہے اگر کچہہ مدفون ہوگا تو اوس مین ہوگا۔ پہر حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے زبیر بن العوام کے ساتہہ ایک جماعت کر کے اوس ویرانے مین بہیجا اون لوگون نے وہان جاکر اُسے کہودا اور اوس خزانہ کو نکالا۔ اور حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کے حضور مین لائے "

Marfat.com

جب یہ عذر اون کا ثابت ہوا تو حکم امان اون سے اُٹھ گیا
پھر آپ نے کنانہ کو محمد مسلمہ کے سپرد کیا کہ اپنے بھائی کے عوض مین قتل کرے
اور باقی یہودیون پر آپ نے احسان کیا اور چھوڑ دیا اور اُن کی عورتون کو اسیر
کرلیا اور اُن کے مال کو غنیمت کیا اور بہت سا مال مسلمانون کے ہاتھ لگا۔
کہتے ہین کہ حصار قموص مین سے کہ کنانہ وہان کا سردار تھا سو زرہین اور
چار سو تلوارین اور ہزار برچھے اور پانچ سو کمانین ہاتھ آئین اور سوا اس کے اور
بھی بہت کچھ سامان ملا ہذا مقتبس من روضۃ الاحباب"
اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے حضرت صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اوس دفینہ سے آگاہی دی آپ نے اوس اطلاع کے
موافق زبیر بن العوام کو بھیجکر وہ خزانہ نکلوایا۔ اور کنانہ کو بلاکر آپ نے فرمایا
کہ خبر آسمانی سے تیرا جھوٹ ثابت ہوا۔ لہذا امان تیری تیرے عہد کے موافق
ٹوٹ گئی۔ اور محمد مسلمہ کے بھائی کے جرم قتل مین کنانہ قتل کیا گیا۔ اور آپ کے
حکم کے موافق سب غنایم اقمشہ اور امتعہ اور اسلحہ اور اطعمہ اور مواشی حصار نطاۃ
مین جمع کیے گئے اور فرمایا کہ پکار دو کہ ایک دہاگے اور سوزن کے مقدار کے
موافق بھی جس کے پاس مال غنیمت ہو وہ چھپا نہ رکھے کہ خیانت مال غنیمت
مین سبب عار و ننگ اور باعث عذاب نار دوزخ کا ہے۔
اور مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ایک
حبشی غلام تھا کہ مال ومتاع اوس کی تحویل مین رہتا تھا نام اوس کا کِرکِرہ
تھا اور وہ اونہین دنون مین مرگیا تھا حضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے فرمایا کہ وہ نار دوزخ مین ہے۔ صحابہ نے جو اوسکے اسباب کو دیکھا اوس
مین سے مال غنیمت کی ایک کملی ملی کہ قبل تقسیم غنیمت کے اوسنے لے لی تھی

Marfat.com

اور ایک صحابی اونہین دنون مین مر گئے تھے۔ آپ کو لوگون نے اُن کی نماز جنازہ کی اطلاع کی آپ نے فرمایا کہ تم اوسپر نماز پڑہو مین نہ پڑہونگا۔ آپ کے اس ارشاد سے چہرہ لوگون کا متغیّر ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس یار نے مال غنیمت مین سے خیانت کی تھی۔

پہر لوگون نے اُسکا اسباب دیکہا تو مالِ غنیمت کے چند مہرہ ہاے یمانی نکلے جو یہود اکثر اونہین پہنا کرتے تھے۔ قیمت اِن کی دو درم سے بھی کم کی تھی

اسرارِ نبوّت یہہ واقعات آپ کو انوارِ نبوت کی روشنی سے دریافت ہوے تھے۔ اتنی بڑی فوج تہی آپ اُن لوگون کے اسباب کی تلاشی تو لیتے ہی نتھی مگر یہہ حالات آپ پر منکشف ہوگئے "

مال غنیمت جان بازون کا حق ہے

اور اوس کی تقسیم خاص امام جہاد کا کام ہے۔ وہ شرعی تقسیم کردے گا۔ جانبازون کو اسکا بہت خیال چاہیے ایسا نہ ہو کہ اتنا بڑا ثواب جسے ان بہادرون نے جان دیکر حاصل کیا ہے مفت مین رائگان ہوجائے اور ثواب کی بدلی عذاب بھگتنا پڑے

علمأ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ مال غنیمت مین سے قبل تقسیم نفع لینا جائز ہے اونٹ گہوڑے بیل کے چارے مین سے"

اور درست ہے کہانا غلّہ اور شکر اور میوۂ تر و خشک اور گھی اور تیل کا اور لکڑی اور ہتھیار سے بہی نفع اُٹھانا درست ہے اور مفصل بیان اس کا بڑی بڑی کتابون مین موجود ہے شوقین کتب بین اُسے ملاحظہ فرمائین۔

Marfat.com

بیان تقسیم غنایم فتح خیبر

جب اموال غنیمت جمع ہوچکا تو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوس کو تقسیم کیا" ایک ایک حصہ پیادون کو دیا اور تین تین حصے سوارون کو اس مین دو حصے تو گھوڑے کے اور ایک سوار کا پیادون کی برابر کما قال النافع"

اور قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہہ ہے کہ سوار کو دو سہم اور پیادہ کو ایک سہم کذا فی المدارج - اور قول صاحبین کا ہے کہ تین سہم سوار کو ایک سہم پیادے کو اور یہی قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے - اس اختلاف کی سیر بڑی بڑی کتابون مین اپنے اپنے دعوون اور ثبوت کے ساتھہ ہین اون کتابون کی سیر کی جائے اور علماء کا اختلاف رحمت ہے اور مال غنیمت مین کئی صحیفے توریت کے بھی تھے تو یہودی اون صحیفون کو مانگنے آئے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ صحیفے یہودیون کو دے دیے جائین"

اور اُن عورتون کو جو لشکر کے بیمارون اور زخمیون کی خدمت کرنے کو ساتھہ تھین اون کو حصہ سے کچھ کم دیا - اور حکم کیا غنایم خیبر کو بیچو اور دعا برکت اور رواج کی اُنہ کی تو آپ کی دعا کی برکت سے سوداگر ہر طرف سے آئے اور اوس مال کی خوب بکری ہوئی دو روز مین وہ سب مال بک گیا"

منقول ہے کہ باوجود ظاہر ہونے اُن کے غدر کے یعنی یہود کے کہ حکم امان اون سے اُٹھ گیا تھا پہر بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونپر احسان کیا اور اُن کے قتل سے درگذرے اور حکم کیا اون کو خیبر سے نکل جانے کا

پہر یہود نے آپ سے التماس کیا کہ جو مسلمان اپنے باغات اور زمینون کی خدمت کرینگے تو بجائے اسکے ہمسے اون مین خدمت لین اور مزدوری

Marfat.com

ہم کو دیا کرین اور وہ خود اُس محنت و مزدوری سے فارغ البال رہین اور ہم کو سوائے مزدوری کے اوس مین کچھ دعویٰ نہین۔ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے اُن پر رحم کرکے یہہ خدمت اُن کے لیے مقرر کی"

اس شرط پر کہ آدھا حاصل باغ اور زراعت کا ہمارے بیت المال مین داخل کرین اور آدھا اپنی مزدوری مین لین اور اس معاملہ کا نام **مخابرہ** ہے اسلیے کہ خیبریون سے آپ نے یہہ معاملہ کیا تھا"

اور حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر سال عبداللہ بن رواحہ کو باغات خیبر کی نگاہداشت کے واسطے بھیجتے تھے وہ جاکر نصف مال جو بیت المال سے متعلق ہوتا تھا وہ اُن سے تحصیل کرلاتے تھے۔ کذا فی روضۃ الاحباب"

اور ایک حصّہ پورا خمس مین سے آپ نے بنی ہاشم اور بنی مطّلب کو عنایت کیا چنانچہ جُبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے جب حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے حصّہ ذوی القربیٰ کا یعنی خمس غنیمت کا درمیان بنی ہاشم اور بنی مطلب کے تقسیم کیا تو حاضر ہوا مین اور عثمان بن عفان حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کے پاس اور عرض کی ہم دونون نے کہ یا رسول اللہ یہہ لوگ ہمارے بھائی ہین بنی ہاشم مین سے انکار نہین کرتے ہم اِن کی بزرگی آپ کے سبب سے ہے کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اون مین پیدا کیا۔ لہذا وہ ہمسے افضل ہوے اِس لیے کہ وہ قرابت مین بہ نسبت ہمارے آپ سے زیادہ قریب ہین۔ وجہ یہہ ہے کہ جد اُن کے اور آپ کے ایک ہین کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد اون کے اور ہمارے بھی ایک ہی ہین یعنی عبد مناف"

خبر دیجیے اِسکی کہ کس سبب سے دیا آپ نے ہمارے بھائیون کو کہ وہ بنی مطلب ہین اور چھوڑا آپ نے ہم کو اور یہہ بات تحقیق ہے کہ قرابت ہماری اور اُن کی ایک ہے

Marfat.com

یعنی باپ اُن کے مطلب بھائی ہاشم کے ہین اور اسی طرح ہمارے باپ بھی"
پس پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے فرمایا کہ سوا اسکے نہین کہ بنو ہاشم
اور بنو مطلب ایک ہین اسطرح سے کہ داخل کین آپ نے انگلیان ایک ہاتھہ کی دوسرے
ہاتھہ کی اُنگلیون مین نقل کی یہہ بات امام شافعی نے"
اور روایت مین ابو داؤد اور نسائی کے مانند اسکے ہے اور اوس مین یون ہے
کہ فرمایا حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ مین اور بنی مطلب
نہین جدا ہوے جاہلیّت مین اور اسلام مین اور سوا اسکے نہین کہ ہم اور وہ
ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہاتھہ کی اُنگلیان دوسرے ہاتھہ کی انگلیون مین
کما رواہ ابو داؤد والنسائی"

واضح ہو

کہ یہہ سب اولاد عبد مناف کی اس طور سے ہین کہ ہاشم[1] اور نوفل[2] اور عبد شمس[3]
اور مطلب[4] یہہ سب بیٹے عبد مناف کے ہین اور عبد مناف چوتھے جد حضرت
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کے اور جُبیر بن مطعم کے ہین اس طرح کہ
جُبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف۔ اور عثمان بن عفان بن
ابی العاص بن امیّہ بن عبد شمس بن عبد مناف"

اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ اور سائب بن
عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبد مطلب بن عبد مناف"

Marfat.com

فَائِدَہ

یہہ ہاشم جو پر دادا ہین سائب کے یہہ پوتے ہین عبد مناف کے اور جو ہاشم ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے پر دادا ہین وہ بیٹے ہین عبد مناف کے۔ اور جو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب شئے واحد ہین تو اوس کا سبب یہہ ہے کہ یہ محب اور موافق تھے آپس مین اور مددگار تھے ایک دوسرے کے اور مخالفت ان کی آپس مین نہ جاہلیت مین تھی نہ اسلام مین تھی۔ ہر حال مین یہہ ملے جُلے رہے تفصیل اس کی یہہ ہے کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نے بہ سبب مخالفت اور عداوت حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد کیا تھا کہ بنی ہاشم کے ساتھہ بیاہ شادی لین دین نہ کرینگے جب تک کہ وہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کردین۔ اور یہ حال اوسوقت کا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کو بہت مدت تک ایک گھاٹی مین گھیر رکھا تھا اوسوقت بنی مطلب بنی ہاشم کیساتھہ موافق اور متحد تھے۔ اسی اتحاد کے سبب سے آپ نے اون کو بھی خمس مین سے دیا اور ارشاد فرمایا۔ انما بنو ھاشم وبنو مطلب شئی واحد یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک شئے ہین واحد کذا فی مظاہر الحق"

اب خمس کی تقسیم یون کی جاوے گی۔ جیسے کہ کنز مین ہے۔

والخمس للیتامیٰ والمساکین وابن السبیل وقدم ذو القربیٰ الفقرأ منھم علیھم ولا حق لاغنیائھم "یعنی خمس بانٹا جاوے یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کو۔ اور مقدم کیے جاوین قرابتی حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین اور نہین ہے

Marfat.com

ان مین کچھ حق غنی یعنی مالداروں کا اور شرح اس کی کتاب مستخاص مین ہے کہ خمس مانا
جاوے تین حصون پر ایک حصہ یتیمون کو اور ایک حصہ مسکینون کو اور ایک حصہ
مسافرون کو اور داخل ہونگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتی انہین
مین اور مقدم کیے جاوینگے یہہ ان پر اور ضمیر تن کی جو سہم مین ہے پھرتی ہے ذوی القربیٰ
کیطرف اور علیہم کی ضمیر پھرتی ہے مسکینون کیطرف اور نہین ہے اس مین
اس خمس مین کچھ حق اغنیاء ذوی القربیٰ کا"

اور کہا امام شافعی رحمۃ اللہ نے کہ جو خمس کا خمس ہے اوس مین برابر ہین فقراء
اور اغنیا اون کے اور بانٹا جاوے وہ خمس کا خمس اُن مین للذکر مثل حظ الانثیین
کرکے اور ہے یہہ خمس کا خمس خاص بنی ہاشم اور بنی مطلب کے لیے نہ اون کے
غیر کے لیے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے اور حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے واسطے۔ الخ" بغیر فصل کرنے درمیان غنی اور فقیر کے"

اور ہماری یعنی حنفیون کی یہ دلیل ہے کہ تحقیق خلفاء راشدین رضوان اللہ
علیہم اجمعین نے تقسیم کیا ہے اوس خمس کو تین حصون پر چنانچہ بیان ہوا ہے
اور کفایت کرتا ہے ہم کو پیشوا ہونا اُن کا اور فرمایا حضرت علیہ الف الف صلوٰۃ
اور تسلیمات نے اے لوگو بنی ہاشم کے تحقیق اللہ تعالےٰ نے پسند کیا تمہارے
لیے آدمیون کا دھووَن اور مَیل اون کا یعنی مال زکوٰۃ اور اوس کے
بدلے مین دیا تم کو خمس خمس کا اور عوض تو سوائے اسکے نہین کہ ثابت ہوا ہے
اوسکے حق مین کہ ثابت ہو من معوض اور وہ لوگ فقیر ہین اور ثابت ہوا
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اغنیاے ذوالقربیٰ کو بسبب
اُن کی نصرت کے اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی
نصرت اون لوگون نے کی تھی دونون حالتون مین یعنی ایام جاہلیت مین

Marfat.com

بھی اور اسلام مین بھی کیا نہین دیکھا اہل بصیرت نے کہ بیشک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معلّل کیا اوس دینے کو اور فرمایا کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہین اسطرح جاہلیت اور اسلام مین کہ ایک ہاتھہ کی انگلیان دوسرے ہاتھہ کی اُنگلیون مین داخل کین پس دلالت کی اس بات نے اسپر کہ مراد نفس قرب نصرت ہے نہ قرب قرابت ہے"

اور عینی شرح کنز مین ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنی حاصل کلام یہہ ہے کہ تحقیق یتیم ذوی القربےٰ کے داخل کیے جاوین یتیمون مین اور مسکین ذوی القربیٰ کے داخل کیے جاوین مساکین مین اور مسافر ذوی القربےٰ کے داخل کیے جائین ابناء السبیل مین مگر فقراء ذوی القربی مقدم کیے جاوین تینون طائفون پر بسبب ترجیح قرابت کے اور ذکر اللہ تعالےٰ شانہ کا برکت کے لیے ہے اوس کے نام بابرکت سے شروع کلام مین اسلیے کہ سب کچھہ اوسی کے واسطے ہے اور وہ کسیکا محتاج نہین۔ کسی شئے کی طرف اور حصّہ حضرت نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کا ساقط ہوگیا آپ کے وفات فرمانے کے بعد اس لیے کہ حق حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا رسالت کے سبب سے تھا اور یہہ بات کمال خلوص اور للّٰہیت پر دلیل روشن ہے اور اب نہین ہے کوئی رسول بعد آپکے انتہیٰ

اور تحقیق یہہ بات ثابت ہوئی ہے کہ غنایم خیبر سے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سوائے اُن لوگون کے جو لڑائی مین حاضر تھے اور کسیکو حصہ نہین دیا مگر مہاجرین حبشہ کو کہ فتح خیبر کے روز دریا کی راہ سے حبشہ سے خیبر مین داخل ہوے تھے۔ مثل جعفر بن ابی طالب اور اُن کی بی بی اسماء بنت عمیس وغیرہ کے۔ اور مروی ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جب جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نہین جانتا

Marfat.com

کہ مین ان دونون باتون مین کس بات سے خوش ہون۔ فتح خیبر سے یا جعفر کے آنے سے کذا فی روضۃ الاحباب۔ اس غزوے مین پندرہ آدمی لشکر اسلام سے شہید ہوے اور یہود مین سے ترانوے آدمی قتل ہوے"

تزوج انحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم باحضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا

اس غزوہ کے واقعات مین سے ایک واقعہ حضرت ام المومنین موصوفہ کا تزوج ہے آپ حیی ابن اخطب کی دختر تھین اشراف یہود سے کہ کچھہ ذکر اُسکا غزوۂ خندق مین گذر چکا ہے کہ حیی ابن اخطب غزوۂ قریظہ مین مارا گیا اور صفیہ رضی اللہ عنہا نکاح مین تھین کنانہ بن ابی الحقیق کے کہ وہ اس غزوۂ خیبر مین قتل ہوا جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے اور وہ نوعروس ہفدہ سالہ تھین آپنے اون کو اپنے لیے اختیار فرمایا"

پھر بعد نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے توقف کیا اُن سے ہم بستری مین یہان تک کہ مدت استبرا کی گذر گئی۔

بعد اسکے عین مراجعت مین منزل صہبا مین حضور پُر نور اُن سے قبیر ہوے کذا فی روضۃ الاحباب"

واضح ہو کہ

استبرا کہتے ہین طلب پاکی کو مطلق اور یہان مراد ہے پاکی رحم سے کذا فی العینی اور استبرا حاصل ہوتا ہے حیض والی عورتون مین بعد تملک کے ایک حیض کے آنے تک اور جن کو حیض نہین آتا اُن کو استبرا حاصل ہوتا ہے بعد

Marfat.com

گذرنے ایک مہینے کے تملک سے اور حاملہ عورت کا استبرا حاصل ہوتا ہے بعد گذرنے وضع حمل اور حکمت اس مین یہہ ہے کہ خلط ہونیسے دونو نطفونکی رحم محفوظ ہے

ولیمہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضور پُرنور صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ولیمہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا خیص سے کیا۔ خیص بر وزن قیس ایک کھانے کا نام ہے جو مثل حلوے کے ہوتا ہے وہ بنایا جاتا ہے کھجورون اور اقط یعنی دہی سے جسکا پانی ٹپکا کر مثل پنیر کے کر لیتے ہین پھر روغن ملا کر ٹکیان سی کر لیتے ہین۔ اور اوس کو حیس بھی کہتے ہین کذا فی مظاہر الحق۔

اور فرمایا حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ بُلا اُن لوگون کو جو تیرے گرد ہین۔ یعنی صفیہ کے ولیمہ پر۔

اور مروی ہے کہ جب حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام متوجہ ہوے مدینہ کی طرف تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنا ردیف کر لیا اور پردہ کیا اُن کے لیے آپ نے اپنی کملی سے جو اونٹ پر بچھاتے تھے۔

اور منقول ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے قبل فتح خیبر خواب دیکھا تھا کہ چودھوین رات کا چاند میری گود مین آگیا ہے وہ خواب اُنھون نے اپنے شوہر سے بیان کیا یعنے کنانہ سے اوسنے کہا شاید تو تمنا رکھتی ہے کہ بی بی ہو اوس بادشاہ کی جو ہمارے میدان مین اُترا ہوا ہے یعنی محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ایک طمانچہ اس زور سے اُن کے مونھ پر مارا کہ اوسکے صدمہ سے اون کے رُخسارۂ مبارک پر نیل پڑ گیا اور وہ داغ نیلا شب زفاف تک تھا حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوس داغ

Marfat.com

کا سبب اُن سے پوچھا اونھون نے ماجرا بیان کیا"

اور زفاف حضرت اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بنت ابی سفیان بن حرب بن امیّہ کا اسی سال کے واقعات مین سے ہے مان اِن کی صفیہ بنت ابی العاص بن اُمیّہ پھوپھی حضرت عثمانؓ بن عفان کی تھین اور یہہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پہلے نکاح مین عبداللہ بن جحش کے تھین کہ بھائی زینب رضؓ بنت جحش کا تھا اور اُسکے ساتھہ اونھون نے ہجرت کی تھی حبشہ کو ہجرت ثانیہ مین اُن کی ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اوسکا نام حبیبہ رکھا تھا اور کنیت ان کی اوسکے نام سے ہوئی اور نام ان کا رملہ تھا اور بعض نے کہا ہے کہ ہند نام تھا مگر پہلی روایت صحیح تر ہے مگر عبداللہ بن جحش مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا تھا اور وہین حبشہ مین اُسی نصرانیت پر مرا مگر حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنے اسلام پر قایم رہین اور اُن دنون کہ عمرو بن امیّہ ضمیری ایلچی ہوکر حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طرف سے حبشہ کیطرف گئے تھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اُن کو پکارتا ہے یا ام حبیبہ یا ام المومنین جب آپ بیدار ہوئین تو اس کی تعبیر کی آپ نے کہ مین حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ازولج مین داخل ہونگی۔

یہان تک کہ عمرو بن امیہ مجلس نجاشی مین گئے اور حضرت سرور عالم صلّے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نامہ شریف نجاشی کو دیا اور مضمون اوس نامۂ مبارک کا یہہ تھا کہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو کہ مہاجرات حبشہ سے ہے حضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے واسطے خواستگاری کرکے مدینہ طیبہ مین بھیجدے اور مہاجرین حبشہ کو بھی روانہ کردے پھر نجاشی نے ام حبیبہ کو حضور پُرنور صلّے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خواستگاری کا پیام دیا۔ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے

Marfat.com

قبول فرمایا اور تمام مہاجرین کا سامان سفر درست کرکے دو کشتیون مین عمرو بن امیہ خمیری کے ساتھہ مدینۂ طیبہ کو روانہ کیا۔

اور مروی ہے کہ نجاشی کی ایک کنیز ابرہہ نام تھی نجاشی نے اوس کو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ اُن سے کہدے کہ اپنا وکیل مقرر کرین کہ مہم نکاح کا سرانجام ہو وہ یہہ سُنکر نہایت خوش ہوئین اور جو زیور اُن کے ہاتھون اور پیرون مین تھا اوتارکر اوس لونڈی کو دیا اور خالد بن سعید بن العاص کو اپنا وکیل کیا اور نجاشی نے ایک مجلس آراستہ کی اوس مین جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اور ایک جماعت مسلمانون کی کہ حبشہ مین تھی سب کو جمع کیا اور کھانا کھلایا اور چار سو مثقال زر اور ایک روایت مین چار ہزار درہم اون کا مہر مقرر کیا اور اُن کو حضرت اُمّ حبیبہ رض کے پاس بھیجدیا کہ اپنے کام مین صرف کرین حضرت امّ حبیبہؓ نے اُن مین سے پچاس مثقال زر اوس کنیز کو جو پیام نکاح لائی تھی بھیجدیے اور عذر کیا کہ اُس روز مجھسے تیری خدمت شایستہ نہ ہوسکی تھی پھر نجاشی نے اوس پہلے زیور کو جو آپ نے ابرہہ کنیز کو دیا تھا اور اس سونے کو حضرت امّ حبیبہ رض کے پاس واپس کیا اور کہلا بھیجا کہ تم اس زیور کے لیے لایق ہو اسلیے کہ تم حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس جاتی ہو اور تم سے میری یہ درخواست ہے کہ حضرت سے میرا سلام کہنا اور عرض کرنا کہ مین آپ کے دین متین پر قایم ہون اور ہمیشہ آپ پر درود بھیجتا ہون اور نجاشی کی عورتون نے آپ کے واسطے اچھی اچھی خوشبوئین بناکر بھیجین"

پھر جب حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خبر نکاح ہوجانے کی پہونچی تو آپ نے شرحبیل بن حسنہ کو بھیجا کہ وہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو مدینہ مین لے آوین چنانچہ وہ جاکر مدینہ مین لے آئے اور حضرت ام المومنین

Marfat.com

شرف ہمبستری سے مشرف ہوئین اور حضرت ام المومنین نے سلام نجاشی کا حضرت کے حضور مین عرض کیا آپ نے جواب سلام فرمایا۔ علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اوسوقت عمر حضرت ام المومنین کی کئی برس اوپر تیس برس کی تھی" اور وفات آپ کی سنہ ۴۴ ہجری مین ہوئی"

روایتے

کہ بعد صلح حدیبیے کے ابوسفیان مدینہ مین حضرت ام حبیبہ کے پاس شفقت پدری کے سبب سے ملاقات کو آیا اور چاہا کہ فرش رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم پر بیٹھے مگر ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا نے نہ بیٹھنے دیا اور کہا کہ یہ پاک بچھونا رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کا ہے اور ای باپ ابھی تم نجاست کفر وشرک سے آلودہ ہو

زہر دینا زینب بنت حارث کا انحضرت صلی اللہ تعالی علیہ والہ واصحابہ وسلم کو

ایک واقعہ واقعہ خیبر سے زہر دینا زینب بنت حارث یہودیہ کا ہے کہ جو زوجہ سلام بن مشکم کی تھی جب اوسنے معلوم کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو گوشت بکری کے دہنے دست کا بہت مرغوب ہے تو ایک بکری کے بچہ کو اوسنے ذبح کیا اور اوس مین زہر قاتل ملایا اور اوس کو پکا کر حضرت کے حضور مین لائی" اوس محفل مین بشیر بن براء اور صحابہ بھی حاضر تھے۔ پھر تناول کیا اوسمین سے حضرت صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے اور کھایا اوس گوشت کو آپ نے اپنے اگلے دانتون سے اور کھایا کچھ گوشت دوسرے ٹکڑے سے بشیر بن براء نے پھر فوراً آپ نے ارشاد فرمایا کہ اُٹھالو اس گوشت کو کہ اسنے

Marfat.com

مجکو خبر دی ہے کہ مجھہ مین زہر ملا ہے"

پہر بشیر نے عرض کی کہ جب مینے لقمہ چبایا تو ایک طرح کی کراہت اُس سے میرے دل مین پائی گئی مگر مینے اوس کو اپنے مُنہ سے باہر نہ نکالا اس خیال سے کہ آپ کی طبع مبارک ناسازی نہ پیدا کرے پہر بشیر وہان سے اُٹھے نہ تھے کہ رنگ اون کے چہرہ کا سبز اور سیاہ ہوگیا اور فوراً مر گئے"

بعد اسکے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو سرداران یہود یہان حاضر ہین اون کو سامنے لاؤ اور زینب بنت حارث کو بھی لاؤ پہر وہ سب حاضر کیے گئے پہر حضرت نے اُن سے فرمایا کہ مین تم سے کچھہ پوچھتا ہون تم سچ سچ بیان کر دوگے اونہون نے کہا ہان" پہر آپ نے اُن سے پوچھا کہ تمہارا باپ ابوالقبیلہ کون ہے اُنہون نے اوسکا نام لیا آپ نے فرمایا جہوٹ کہا تم نے تمہارا باپ تو فلان ہے۔ پہر اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تصدیق کی"

واضح ہو

کہ یہ پوچھنا آپ کا اُن سے اور تنبیہ کرنا اون کے حال سے اور تمہید اور توطیہ تہا اون کے اقرار لینے پر قصۂ زہر کے نسبت اور جہوٹ کہنا جواب مین یا تو عمداً تہا اوس قوم کی عادت کے موافق یا جہل اور نسیان سے تہا۔ مگر یہی بات سمجھی جاتی ہے کہ وہ عمداً جہوٹ بولے حضور پُرنور کا امتحان لینے کے واسطے اطلاع حقیقت حال پر پہر جب ظاہر ہوگیا اُن پر یہ امر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب کسی امر غیب کو دریافت کیا چاہتے ہین تو وہ آپ سے ہرگز مخفی نہین رہ سکتا تو اونہون نے قبول کرلیا جیسا کہ آگے آئیگا"

Marfat.com

پھر پوچھا کہ سچ کہوگے تم جو کچھ پوچھون مین تم سے اونہون نے کہا کہ ہان
پھر پوچھا حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ کیا زہر ملایا ہی
تم نے اس بکری مین - اونہون نے کہا کہ ہان تم کو کسنے خبر کی آپ نے فرمایا کہ مجکو
خبر دی اسنے اور بکری کے دست کیطرف اشارہ کیا جو آپ کے دست مبارک
مین تہا پھر فرمایا کہ یہ کیون کیا تم نے ؟ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ پوچھا
آپ نے اوس عورت سے کہ یہ کام تو نے کیون کیا - پھر یہودیون نے اور اُس
عورت نے کہا کہ ہمنے یہ چاہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو ہم لوگون کو رہائی ہو جائیگی
اور اگر تم پیغمبر ہو تو تم کو زہر کچھ اثر نہ کرے گا -

روایت کی ہے بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے کہ تعرض نہ کیا حضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوس سے "

اور طریق ابو نضرہ مین جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہی یون ہی مروی ہی
اور ایک روایت مین ہے کہ قتل کی گئی وہ عورت - بیہقی نے کہا کہ احتمال ہے
کہ چھوڑ دیا ہوگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پہلے اوسکو اور نہ چاہا
کہ اپنے نفس کے عوض اوسکو قتل کرین پھر جب بشیر مر گئے تو اُسکو اون کے قصاص
مین قتل کیا ہو "

حال ہمبستری حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کا ایک واقعہ غزوہ خیبر کے واقعات سے یہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بعد فتح خیبر کے مدینہ طیبہ کیطرف مراجعت فرمائی
اور منزل صہبا مین پہنچے تو وہان حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شرف ہمبستری
سے مشرف ہوئین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ ولیمہ اونکا حضور نے خیس سے

Marfat.com

یعنی خرما اور روغن اور پنیر سے کیا اور اوس شب کو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صبح تک حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے خیمۂ مبارک کا پہرا دیا جب حضور پُرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اس بات سے اطلاع پائی تو دو بار حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین دعا فرمائی"

حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو حضرت ام المومنین صفیہ سے محبت تھی۔ دس حدیثین اون سے معتبر کتابون مین مروی ہین۔ ایک اون مین سے متفق علیہ ہے۔ اور حدیثین اون کی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے مرسل واقع ہوئی ہین یعنی یہ حضرت سے بغیر واسطہ کی کوئی حدیث نہین رکھتی ہین بلکہ دوسری ازواج مطہرات کے واسطے سے مثل حضرت ام المومنین عایشہ اور حضرت ام المومنین حفصہ وغیرہما سے روایت کرتی ہین اور مدفن ان کا بقیع ہے"

واقعات خیبر مین سے ایک واقعہ

لیلۃ التعریس کا ہے۔ تعریس کے معنی لغت مین مسافر کے اوترنے کے ہین آرام کے لیے رات کے آخری حصہ مین"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر سے مراجعت کے وقت ایک شب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کوچ کیا پہر رستہ مین نیند نے غلبہ کیا تو حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پچھلے حصہ مین رات کے آرام کے لیے ٹھہر گئے اور بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ تم جاگتے رہو جب صبح ہو تو ہم کو نماز کے واسطے جگا دینا اور شاید

Marfat.com

کہ نماز تہجد آپ نے پہلے پڑہی ہوگی یا غلبہ خواب کا اسقدر رہوا کہ اسکے بھی ادا کرنے کی فرصت نہ ہوئی"

چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ اگر کوئی چیز آپ کو مانع ہوتی نماز تہجد سے مثل بیماری۔ یا ضعف یا خواب کے تو قضا کرتے آپ اوس کو دن مین دوپہر سے پہلے۔ اور یہان ایک راز تہا کہ فائدہ اسکا ضعفاے اُمّت پر راجع تہا۔ کما فی مدارج النبوت۔

اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے کہ کوئی ایسا صالح آدمی ہے کہ آج کی رات جاگ کر فجر کردے اور فجر کے وقت ہم کو جگادے کہ ہم نماز پڑھ لین۔

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ مین یہ خدمت بجا لاؤنگا۔ پہر حضرت صلّی اللہ علیہ تعالیٰ و آلہ واصحابہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم آرام کرنے لگے۔ حضرت صدیق اکبر نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خبردار اپنی آنکھون کو خواب سے نگاہ رکھنا۔

مدارج النبوت مین ہے کہ پہر بلال رضی اللہ عنہ اس کام پر مستعد ہوے اور نماز پڑہنی شروع کی۔ یہان تک کہ جب صبح کا وقت قریب ہوا تو تکیہ لگایا بلال نے اپنے راحلہ سے اور جدہر سے فجر طلوع ہوتی ہے اودھر کو آنکھ لگائی کہ یکایک غلبہ کیا خواب نے اور سو گئے اوس حالت مین کہ اپنے اونٹ کا تکیہ لگاے ہوے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ اپنے عمامہ کا تکیہ لگاے ہوے تہے اپنا عمامہ اوتار کر اُسکا تکیہ لگایا سو جاگا کوئی یہانتک کہ سورج نکلا اور اوسکی گرمی [illegible] کو پہنچی تو سب سے پہلے بیدار ہوے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ڈرے آپ سو جانے سے اور نماز کے فوت ہو جانے سے [illegible]

Marfat.com

صفات قہریہ حق جل و علاکی" اللہ اللہ نزدیکان را بیش بود حیرانی"

کیون بے نماز فقیرو

کیا فرماتے ہو اپنی شان مین اور اپنے معتقدین کی شان مین۔ کیا تمہارے خیال مین حضرت خاتم الانبیا علیہم السلام سے بہی تم نے کچہہ مرتبہ جلیل حاصل کیا ہے لاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم یا اللہ توبہ یا اللہ توبہ" ؎

دراین راہ جز مرد راعی نہ رفت		گم آن شد کہ دنبال داعی نرفت	

پہرا ور لوگ بہی جاگے اور پکارا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے بلال رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کیا واقعہ ہوا۔ اور تم کیون سو گئے اور نگہبانی مین کیون قصور کیا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری جان آپ پر قربان پکڑا میرے نفس کو اور عارض ہوا اوس کو وہ کہ جو حضور کی نفس مبارک کو عارض ہوا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلال کے پاس اوسکا شیطان آیا اور بلال نماز مین کہڑا تہا تو مارا شیطان نے اوسکے سینہ پر ہاتہہ اور سُلا دیا اوسکو پہر آرام دیا اوس کو اور ٹھہرایا اوسکو اسطرح کہ جیسے بچے کو سونیکے لیے تھپکتے ہین پس بلال سو گئے۔ تو حضرت حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے بلال کو بُلایا اور اُنسے پوچہا اس واقعہ کو تو بلال نے وہی کہا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تہا۔ پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اشہد انک رسول اللہ اور حقیقت مین یہ مقام تجدید ایمان اور تقریر شہادت رسالت کا تہا کہ چہ

Marfat.com

وسوسہ شیطانی دل مین راہ نپاوے پھر حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے حکم دیا صحابہ کو کہ اونٹون کو طیار کرو اور جلد اس مقام سے روانہ ہو

پھر مین عرض کرتا ہون کہ ای بے نماز فقیر و

خوب سمجھو جہان ایک وقت کی نماز قضا ہونے مین یہ اہتمام رسول اللہ کو ہوا کہ اس سرزمین پر توقف نہ کرنا چاہیے تمہاری نسبت کہ ایک سرے سے تم نماز پڑہتے ہی نہین ہو اس صورت مین تمہارے گہرون کا اور تمہاری گدی کا کیا حال ہوگا۔ لاحول ولاقوۃ اِلّا باللہ العلی العظیم۔ اِنّا لِلّٰہ واِنّا الیہ راجعون

ایک روایت مین ہے اور بصراحت آیا ہے کہ وہان سے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بسُرعت تشریف لیجانا اِسواسطے ہوا کہ وہ وادی شیطان کا تھا" چنانچہ روایت ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک وادی ہے کہ اس مین شیطان رہتا ہے کما فی روضۃ الاحباب

پھر تھوڑی دور وہان سے چلکر حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوتر پڑے اور وضو کیا اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اقامت کہے تاکہ نماز جماعت سے قضا کرین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اذان بھی کہی گئی کذا فی روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ"

ھدایہ مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فجر کی نماز قضا کی لیلۃ التعریس مین ساتھ اذان واقامت کے اور شیخ الہمام صحیح حدیثین اسباب مین لائے ہین اور جو لوگ کہتے ہین کہ اذان صرف اس واسطے مشروع ہے کہ اعلام ہوجاے کہ وقت نماز کا ہوگیا قوم مطلع ہوکر مسجد مین حاضر ہو

Marfat.com

اور اس مقام پر سب لوگ حاضر تھے پھر اذان کی کیا حاجت تھی۔
جواب اس کا یہہ ہے کہ اذان صرف اعلام ہی کے لیے نہین مشروع ہے بلکہ ان کلمات کا ثواب جداگانہ ہے اس لیے افضل ہے یہ بات کہ اگر تنہا بھی نماز پڑہتا ہو تو اذان و اقامت کہے۔

صدای اذان

کا تجربہ ہوا ہے کہ نمازیون کو دور دور سے صدای اذان کانون مین آجاتی ہی خود میرا واقعہ ہے کہ ساڑھے نو بجے شب کو توپ چلنے کی آواز میرے کانون مین نہین آتی مگر یہان سے فاصلہ پر ایک مسجد ہے عشار اور صبح کی اذان کی آواز میرے کانون مین ہمیشہ آتی ہے

الغرض حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ اذان کہکر نماز پڑہتا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ شخص فطرت پر ہے
پھر جب حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم نے اس نماز کے قضا ہونے کے سبب سے صحابہ کو مضطرب اور پریشان دیکھا تو اُن کی تسلّی کی اور فرمایا کہ اے لوگو بیشک اللہ تعالیٰ نے قبض کین ہماری روحین۔ اگر چاہتا تو سوائے اسکے اور وقت مین ہمکو جگاتا۔
اور فرمایا کہ اگر تم مین سے کوئی نماز کو بھول جائے اور ایک روایت مین ہے کہ سو جائے اور نماز اوس کی فوت ہو جائے تو بمجرد یاد آنے اور جاگنے کے اوس نماز کو قضا کرلے

ای بے نمازی فقیرو

دیکھو اس مقام کو کہ ایک وقت کی نماز فوت ہونے مین کیا کیا انتشار صحا

Marfat.com

رضی اللہ عنہم کو ہو رہے ہیں حسرت ہے تمہاری حالت پر کہ تم عیدین کی نمازین بھی نہین پڑہتے ہو اور پہر اپنے گہر مین بیٹہے زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہو اگر تم مسلمان ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو اپنا پیغمبر برحق سمجھتے ہو تو اُن کی راہ پر چلو اور اگر متبع شیطان ہو تو ہمین تم سے کچہ سروکار نہین جو تمہارا دل چاہے کرو ۵

شریعت را مقدم دار اکنون	شریعت از طریقت نیست بیرون

ای میری پیاری اولاد قلبی و صلبی سُنو اور پڑہو اور سمجھو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تم اشرف المخلوقات ہو تم کو کہانے پینے پہننے اور اوڑہنے اور سکونت کرنے اور چلنے پہرنے کی ہزارون نعمتین تمہارے خالق نے عطا فرمائی ہین اور وہ تمہارا حقیقی مالک ہے اور خالق ہے اوس نے تم کو دنیا مین پیدا کیا عقل دی تندرستی دی اچھی صورت دی۔ اچھا خاندان دیا اچھے اچھے کہانے کو ملے اچھے اچھے لباس پہنائے بے بہا جواہرات دیے آرام کی سواریان دین اچھی اچھی خوبصورت نیک بخت فرمان بردار بیبیان بخشین عمدہ عمدہ خوبصورت پیاری پیاری بھولی بھالی اولادین بخشین جنکو دیکہکر تمہاری آنکہین ٹھنڈی ہوتی ہین۔ اُن کی شادی بیاہ کرنے کو ہزارون روپئے دیے اب یہ سمجھو کہ یہ سب چیزین کسی خدمت کے صلہ مین ملین یا یونہین بغیر کوئی خدمت کیے ہوے ملین۔

تم خود سمجھتے ہو شعور رکھتے ہو ضرور یہہ کہو گے کہ نہین ہم اوس کی کسی خدمت کے قابل نہین ہین وہ تو خود ہماری پرورش کر رہا ہے اور جب تک

Marfat.com

ہم زندہ ہین وہ ہماری بے غرض خدمت کیے جائیگا بے شک مین بہی تمہارے قول کی تائید کرتا ہون اللہ تعالیٰ شانہ تمہاری عقلون کو اور زیادہ روشن کرے اللّٰھمّ آمین"

اب مین تم سے یہہ پوچھتا ہوں کہ تمہارے ایسے مہربان خالق و مالک نے جو تمہین پنجگانہ نماز کا حکم دیا تو اوس مین کچھہ اوس مالک کا فائدہ ہے۔ اور اوس نماز کے ادا کرنے کا مقام ایک مقرر کر دیا۔

مجھے سُنو وہ مقام اوس کا دربار ہے اور وہ نماز اوس کا سلام ہے جب کسی بادشاہ کا دربار ہوتا ہے تو رعیت اوس دربار کی حاضری پر کس قدر فخر و مباہات کرتی ہے۔ درباری ٹکٹ کے حاصل کرنے مین کتنی کوشش کرتی ہین اور جسبطرح ہوتا ہے وہ ٹکٹ حاصل کرتے ہین پہر عمدہ عمدہ لباس پہنکر اوس مرنے والے اور خاک ہوجانے والے حاکم کے سامنے سلام کو حاضر ہوتے ہین۔ اور پہر دربار سے باہر آکر کتنا فخر کیا جاتا ہے کہ گویا اُنکا سر آسمان سے جا لگا اور دربار کا حاصل کیا ہوا کہ دو دو حرفون کے جھوٹے خطاب ملگئے۔ کیجئے صاحب بُڑھاپے سے ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہے مُنہ کی مکھی تک نہین اُڑا سکتے کبھی عمر بھر مین ایک خرگوش کو نہین پکڑا بہادری کے خطاب کے سزاوار ہوگئے اور اُن کی عقل خود اُن سے کہہ رہی ہے کہ اے مرد پیر تو ہرگز اس خطاب کا سزاوار نہین ہے مگر یہ ہین کہ خوش ہین"

ہای افسوس

اللہ اور اللہ کے رسولؐ کا حکم محکم اوسکا کچھہ خیال نہین نہ اوس پر اعتبار نہ بھروسہ اور روزانہ اوس کی ہزارون طرح کی نعمتین کھا رہے

Marfat.com

اوسکے بخشے ہوے خلعت پہن رہے ہین۔ جواہرات کی انگوٹھیان انگلیون کو چمکا رہی ہین اتنے بیش قیمت عطیہ کو اللہ تعالےٰ کا عطیہ نہین سمجھے وہ تو خاص اپنا مال سمجھے ہے محلہ کی مسجدین جو خاص پروردگار تعالیٰ شانہ کا دربار ہے ویران پڑی ہین دیوارین گری پڑی ہین۔ جانمازین میسر نہین وضو کو پانی مہیا نہین ہر سب مسلمان متفق اسپر ہین کہ یہ اللہ تعالیٰ شانہ کا گھر ہے۔ نہ کوئی نماز کو آتا ہے نہ کوئی اوس مین جھاڑو دیتا ہے نہ چراغ جلاتا ہے بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ شانہ کے وجود کو تم لوگون نے سچے طریقہ سے نہین سمجھا۔

تم لوگون نے صرف دنیاوی رسم کے طور پر اوس کو خدا سمجھا ہے۔ اگر تمکو اللہ تعالےٰ شانہ کا اتنا یقین بھی ہوتا جتنا دنیاوی حکام کا ہوتا ہے تو بیشک ہم مسلمانون کی حالتین بدل جاتین۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اوسکے وجود پر پورا یقین تہا تو کہان سے کہان سال کے اندر اوس بے سروسامان قوم عرب نے کیسی پوری ترقی کی

صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کے یقین کا تھوڑا سا حصہ بہی ملجائے تو پہر تمہاری بھی وہی حالت موجائے

ہنوز آن ابر رحمت درفشان ہست خم و خمخانہ با مہر و نشان ہست

خطاب

بانو رچشمان سید عبد العظیم و سید محمد اصغر و سید واعظ الدین حسین و محمد محسن و سید محمد واعظ الحق و دیگر عزیزان صوری و معنوی نور الانام بنور الایمان والعرفان۔ اے عزیزو۔ خوب سمجھو اس بات کو کہ مومن

Marfat.com

کے قلوب اللہ تعالیٰ شانہ کی معرفت اور محبت کی کشت ہین۔ اِس
مین شریعت وطریقت ومعرفت وحقیقت کی تخم ریزی ہوتی ہے اور حضرت
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا قلب مبارک دریای ناپیدا
کنار ہے تمام عرفا اور صلحا اور اولیا اللہ اور اغواث اور اقطاب
کے قلوب کی آبیاری اسی دریاے ناپید اکنار سے ہوتی ہے توجس فقیر
کو متبع شریعت دیکھو تو سمجھہ لو کہ اس درویش کے قلب کی آبپاشی رسول اللہ ؐ
کے قلب شریف سے ہوئی۔

اورجس فقیر کو مخالف سنت دیکھو تو یقین کے ساتھہ باور کرلو کہ اسکے قلب
مین کسی چشمہ کفر سے پانی آتا ہے اوس سے تم کو بچنا چاہیے ؎

صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

روح را صحبت ناجنس عذابی است الیم"

فقیر اللہ تعالیٰ شانہ کی راہ کا سفر کرنے والا ہے اور مسافر کے واسطے ایک
رفیق کی ضرورت ہے سالک پہلے رفیق کو تلاش کرلے پھر سفر کرے کہ بزرگون
نے فرمایا ہے الرفیق ثم الطریق۔ پھر رفیق ایسا ہی ہونا چاہیے کہ جس کے سبب
سے منزل سلوک کے نشیب وفراز مین قدم کو لغزش نہ ہو اور دیکھو۔ کسی

بے شرع فقیر

سے ہم مشرب نہ ہونا وگرنہ تمہارے قلب کا چشمہ خراب اور ناپاک ہوجائیگا
اور اس کھیتی مین بجاے میوہ جات پاکیزہ ولطیفہ کے بدمزہ پھل پیدا ہونے
لگین گے اور تم حضور پرنور سرور عالم حبیب خداوند دوعالم سیدنا ومولنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دربار نوربار کی حاضری سے

Marfat.com

خاج ہوجاؤگے معاذ اللہ منہا"

سالک کے واسطے اس سزا سے بڑھکر کوئی سزا نہین ہے تمام ہوئی میری عرض جو اپنے عزیزون کی خدمت مین تھی"

العرض روضۃ الاحباب اور سیرت گاذرونی مین ہے کہ جن دنون حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خیبر مین تشریف فرما تھے حجاج بن علاط سلمی اپنے قبیلہ سے تجارت کو نکلے تھے جب سُنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خیبر مین رونق افروز ہین تو آپ کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر شرف اسلام سے مشرف ہوے اور حال یہہ تھا کہ حجاج بڑے مالدار تھے اور سونیکے کان کہ بنی سلیم کی زمین مین تھی یہی اوسکے مالک تھے

پھر اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **مکہ** مین میری بی بی کے اور کفار مکہ کے پاس میرا بہت سا مال ہے اگر مجھکو اجازت ہو تو مین جس تدبیر سے مناسب ہو وہ مال اُن سے لیکر حاضر خدمت ہوجاؤن ابھی اُن کو میرے اسلام کی اطلاع نہین ہے وگرنہ وہ مال سب تلف ہوجاتا آپ نے اُن کو اجازت دی پھر حجاج مکہ معظمہ کو روانہ ہوے اور قریش سے ملے اور کہا کہ بشارت ہو تم کو کہ خیبر والون نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر فتح پائی اور اُن کو اور اُن کے اصحاب کو اسیر کرلیا اور اُن کا سب مال لوٹ لیا اور اب وہ اُس مال کو بیچا چاہتے ہین اور اُن مین سے بہت سی چیزین خریدلون اس سے پہلے کہ اور تاجر یہہ خبر سُنکر آجاوین اور مال گران ہوجانے مین امید کرتا ہون کہ اس امر مین تم سبقت کرو

حجاج کہتے ہین کہ اس خبر سے قریش بہت خوش ہوے اور میرا مال مجکو دے دیا اور جو مال میرا میری بی بی کے پاس تھا وہ بھی

Marfat.com

پھر یہہ خبر مکہ مین مشہور ہوگئی جو مسلمان مکہ مین تھے وہ یہہ خبر سُنکر نہایت شکستہ دل ہوے اور حالت غم و رنج مین اپنے اپنے گھرون مین خانہ نشین ہوگئے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس خبر سے یہہ حال ہوگیا کہ اُن کے پاؤن سے قوت رفتار جاتی رہی اُن کو اس بات کا خیال ہوا کہ جب یہہ حالات قریش کو معلوم ہونگے تو اُن کی شرارت اور بڑھ جائے گی۔

لہذا اونہون نے اپنا دروازہ کھول دیا اور اپنے بیٹے قثم رضی اللہ عنہ کو بُلا کر کہا تو وہ بآواز بلند رجز پڑہنے لگے اور اظہار سرور کرنے لگے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ خود اپنے گھر مین تکیہ لگا کر بیٹھ گئے جب مسلمانون نے حضرت عباسؓ کے گھر سے رجز کی آواز سُنی تو سب وہان آکر جمع ہوے جب اُنکو مسلمانون نے اس حال پر دیکھا تو اُن کو تسکین ہوئی"

اور کہتے ہین کہ حضرت عباسؓ نے اپنے غلام کو حجاج کے پاس بھیجا کہ یہہ کیا موحش خبر ہے جو تو لایا ہے تحقیق کہ وعدہ اللہ تعالیٰ شانہ کا بہتر ہے جو تو کہتا ہے حجاج نے اُس غلام سے کہا کہ میرا سلام عباس رضی اللہ عنہ سے کہنا اور کہدینا کہ اپنے گھر مین خلوت کر رکھنا مین دوپہر کو آؤنگا! اور وہ خبر کہ جو تم کو خوش کردے مین تم سے کہونگا خبردار اِسے پوشیدہ رکھنا پھر غلام یہان سے خوش ہوتا ہوا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس پہونچا اور یہہ بشارت آپ کو دی" آپ نے اُس غلام کو آزاد کیا اور کہا کہ مین نے نذر کی ہے اللہ تعالیٰ شانہ کی کہ دس غلام اور آزاد کرونگا"

پھر دوپہر کو حجاج اُن کی خدمت مین حاضر ہوئے اور پہلے اُن کو قسم دی کہ یہہ خبر جو مین تم سے کہونگا میرے جانے کے بعد تین دن تک پوشیدہ رکھنا پھر کہا کہ آپ کو معلوم ہو کہ مین مسلمان ہوگیا ہون اور حضرت رسول اللہ

Marfat.com

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خیبریون پر فتح پائی اور تمام مال واسباب اون کا غنیمت مین داخل ہوا اور اپنے صحابہ پر اوس کو تقسیم کر دیا اور اُن کے اہل و عیال کو اسیر کرلیا۔ اور صفیہ بنت حیی بن اخطب کو اپنے واسطے اختیار فرمایا اور اُسے آزاد کر دیا اور اپنی ازواج مطہرات مین داخل فرمایا اور آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا اور مین نے اوس خبر موحش کو اِس لیے مشہور کیا تہا کہ اپنا مال قریش سے لیلون۔ اور مین حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اس امر کی اجازت لیکر آیا تہا اور مین آج رات کو یہان سے چلا جاؤنگا۔ تم بعد تین دِن کے اِس خبر کو مشہور کرنا یہہ کہکر حجاج اپنے گھر کو گئے اور اُسی شب کو روانہ ہو گئے پہر تین دن کے بعد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج کے گھر گئے اور دروازہ کی زنجیر ملائی اور پوچہا کہ حجاج کہان ہے اُن کی بی بی نے کہا کہ تین دن ہوے کہ وہ خیبر کو گئے ہین کہ محمد صلّے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اون کے اصحاب کے مال کو خریدین"

اور کہا اوس عورت نے کہ اے ابوالفضل کیا حال ہے تمہارا اس خبر سے آپنے جواب دیا کہ بحمداللہ کہ خبر اچھی ہے اور ہمارے موافق ہے اور وہ سب حالات جو حجاج نے تخلیہ مین آپ سے بیان کیے تہے اوس سے کہے اور کہا کہ اگر تو اپنے خاوند کو چاہتی ہے تو تو بھی مسلمان ہوجا یہہ اُس سے کہکر آپ مسجد الحرام مین گئے اور کمال خوشی اور مسرت کی حالت مین طواف خانۂ کعبہ کا کیا کافرون نے جو اُن کو بشاش دیکہا تو آپس مین رمز وکنایہ کی باتین کرنے لگے"

پہر آپ طواف سے فراغت کرکے اُن کے پاس گئے اور جو کچہ حجاج نے اُن سے خلوت مین کہا تہا وہ سب کفار قریش سے بیان کیا وہ سب یہہ خبر سنکر نہایت مغموم اور محزون ہوے اور مسلمان شاد و بشاش ہوے پہر پانچ

Marfat.com

روز کے بعد کفار قریش کو اس خبر کی تصدیق ہو گئی"

ذکر فدک

ارباب سیر فرماتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حوالی خیبر مین داخل ہوے تو آپ نے محیصہ بن مسعود حارثی کو فدک کیطرف روانہ فرمایا یہہ محیصہ رضی اللہ عنہ انصاری حارثی ہین اور شمار کیے جاتے ہین اہل مدینہ مین اور حدیث اُن کی اونہین مین مذکور ہوتی ہے" حاضر ہوے یہہ رضی اللہ عنہ احُد اور غزوۂ خندق مین اور اِن کے بعد اور لڑائیون مین روایت کی ان سے اِن کے بیٹے سعد نے"

اور **محیّصہ** ساتھہ ضمّہ میم اور فتح حاء حطی اور کسرہ یاے مشددہ اور فتح صاد مہملہ کذا فی اسماء الرجال المشکوٰۃ

پھر حضرت محیصہ فدک کو گئے کہ وہان کے لوگون کو اسلام کی دعوت کرین پھر آپ نے دعوت اسلام اون لوگون کو کی اور ڈرایا اُن کو کہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمسے لڑنے کو آئینگے جیسے خیبر والون پہ گئے ہین اون لوگون نے کہا کہ عامر اور حارث اور یاسر اور سرداران یہود اور مرحب قلعہ نطاۃ مین موجود ہین اور دس ہزار مردان جنگی وہان آمادۂ جنگ ہین ہم کو یہہ یقین نہین کہ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُن سے مقابلہ کر سکین محیصہ ایک دن اون کے یہان رہے جب اُن کو معلوم ہوا کہ اِن کو صلح کا خیال نہین ہے تو محیصہ نے چاہا کہ لوٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہون پھر فدک والون نے کہا کہ ابھی اور توقف کرو کہ ہم اپنے سرداروں سے مشورہ کر لین اور چند معتمد

Marfat.com

لوگ تمہارے ساتھ کردین کہ وہ جاکر صلح کرین اتفاقاً اسی اثنا مین اون کو حصن ناعم کے فتح ہونے کی اور اُن کے محافظون کے قتل ہونے کی خبر پہنچی اس سے بہت خوف اُن کے دلون مین پیدا ہوا پھر محیصہ سے کہنے لگے کہ اے محیصہ ہمنے جو تم سے کہا تہا اوس کو تم کسی سے مت کہنا ہم تم کو کچھ زیور دینگے محیصہ نے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کچھ نہ چھپاؤنگا پھر اونہون نے وہان سے آکر وہ سب ماجرا بے کم وکاست بیان کردیا پھر فدک والون نے اپنے ایک سردار کو یہود کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین بہیجا اور بعد گفتگوے دراز کے اس امر پر صلح ٹھہری کہ فدک کی نصف آمدنی حضرت کو دیدی جائے اور نصف یہود فدک کے قبضہ مین رہے حضرت اسپر رضامند ہوگئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت تک یونہین انتظام فدک چلا آتا تہا۔ پھر حضرت عمرؓ نے مصلحت اس مین دیکہی کہ یہود فدک کو فدک سے نکال دین کہ وہ ملک شام کیطرف چلے جاوین"

حضرت عمر نے اُس آدہی زمین کو کہ یہود فدک کے قبضہ مین تھی پچاس ہزار درم بیت المال سے دیکر خرید لیا۔ اور یہود کو نکال دیا۔ یہود فدک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے عمر یہہ کیا بات ہے کہ جس چیز کو ابوالقاسم یعنی محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ نے مقرر رکہا تم اوس کے خلاف کرتے ہو حضرت عمر نے اوسکے جواب مین کہا کہ تم جانتے ہو کہ اوس روز مین حاضر نہ تہا۔ نہین مین حاضر تہا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تم سے نہین فرمایا تہا کہ جب تک ہم چاہین تم وہان قیام کرنا اور اب ہم نہین چاہتے کہ تم وہان

Marfat.com

رہو الغرض حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کو فدک سے نکال دیا اور اُن کی سب چیزین بقیمت دیکر خرید لین یہان تک کہ اونٹون کے پالان اور اون کی رسیان یہ بھی بقیمت لین۔

اور صحت کو پہنچا ہے کہ جب حضرت نے مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی تو ایک دن صحابہ رضی اللہ عنہم ایک وادی مین اُترے تو سب باواز بلند تکبیر کہنے لگے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ تکبیر کہو کہ تم اُس کو نہین پکارتے کہ وہ بہرا ہے یا غایب ہے بلکہ تم اوس کو پکارتے ہو کہ جو سننے والا ہے اور نزدیک ہی

ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کلام ہدایت التیام فرماتے تھے تو مین آپ کی سواری کے پیچھے تھا سُنا مین نے کہ آپ کہتے تھے۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

بیان فوائد و فضیلت لاحول ولاقوت

حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری سے فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیس مین بتاؤن تجھے ایک کلمہ کہ وہ ایک خزانہ ہے بہشت کے خزانون سے مینے عرض کی کہ ہان یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ یہی کلمہ ہے جو مین نے ابھی پڑھا۔ کذا فی روضۃ الاحباب

پھر جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خیبر سے مظفر و منصور واپس ہوے تو وادی القریٰ کی طرف میل کیا۔

Marfat.com

بیان صلح وادی القریٰ

راستہ مین صبا کی منزل مین وارد ہوے پھر وہان سے وادی القریٰ مین تشریف لے گئے اور وہان چار مقام فرمائے اور اُس مقام کو گھیر لیا۔ وہان کے باشندہ آمادۂ جنگ ہو گئے اور باہر نکلے۔ آپ نے بھی صف قتال آراستہ فرمائی اور نشان اپنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا مع الاخلاف

پھر پہلے آپ نے اُن یہودیون کو اسلام کی دعوت فرمائی اور آگاہ کیا اُن کو اسپر کہ اگر تم اسلام لاؤ تو جان و مال تمہارا محفوظ رہیگا" اور باقی حساب تمہارا اللہ تعالیٰ شانہ پر ہے"

اُن لوگون نے اسکو قبول نہ کیا پھر لڑائی شروع ہوئی اور دن بھر لڑتے رہے دس آدمی اعدای دین کے قتل ہوے اور پھر اگلے روز فتح لشکر اسلام کی ہوئی مال و اسباب بہت مسلمانون کے ہاتھ آیا

پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن پر احسان فرمایا کہ زمین و باغات وہان کے اُن کے قبضہ مین رہین۔ اور مزدوری کیا کرین اور نصف محاصل باغات و زمین کا بیت المال مین داخل کیا کرین اور آدھا اپنی مزدوری مین لیا کرین۔

پھر جب یہہ خبر فتح خیبر اور فدک اور وادی القریٰ کی یہود تیما کو پہنچی تو وہ بھی اپنی خرابی سے ڈرے اور بے جدال و قتال کے جزیہ دینا قبول کیا کذا فی مدارج النبوت

Marfat.com

بیان عمرۃ القضا

اور اسی سال ہفتم مین عمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ مین مقرر ہوا تھا واقع ہوا ذی القعدہ کے مہینے مین اور وجہ تسمیہ اس کی شافعیون کے نزدیک یہہ ہے کہ قضا کے معنی صلح کے ہین یعنی وہ عمرہ جو صلح حدیبیہ مین ہوا تھا کہ اگلے سال آکر عمرہ ادا کرین اسی وجہ سے اسکا نام عمرۃ القضا ہوا" اور عمرۃ الصلح اور عمرۃ القضیہ بھی ہے"

اور احناف اس کو عمرۃ القضیٰ اسلیے کہتے ہین کہ یہ اوس عمرہ کی قضا ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حدیبیہ مین فوت ہوا تھا گھر جانے کے سبب سے اور یہہ اختلاف مبنی ہے اُس اختلاف پر کہ جسنے احرام باندھا عمرہ کا پھر روکا گیا وہ بیت اللہ کے جانے سے تو مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہہ ہے کہ واجب ہے اُسپر ھدیٰ اور نہین ہے اوسپر قضا اور امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین قضا اوسپر واجب ہے نہ ہدی اور دلیل امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی یہہ آیت ہے" فان احصرتم فما استیسر من الھدی یعنے پھر اگر روکے گئے تم تو جو میسر ہو قربانی بھیجو اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ عمرہ شروع سے لازم ہوتا ہے تو پھر جب احصار ہوا اور ادا نہوا تو بعد زوال حصر کے قضا لازم ہوئی ولا یلزم من المحلل بین الاحرامین سقوط القضاء

یعنی نہین لازم ہوتا ہے حلال ہو جانے سے درمیان دو احرامون کے ساقط ہونا قضا کا" اور حجت ان کی فعل حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یعنی بیشک نحر کی انہون نے ہدی جب کہ

Marfat.com

روکے گئے وہ عمرہ سے اور عمرہ ادا کیا اوس کے عوض مین سال آیندہ اور
ہانک لیگئے اپنے ساتھہ ہدی کو لغرض مسایل اختلافی اور اُن کی بیان
کی تحریر کیواسطے بڑا وقت چاہیے اور یہ وقت بہت کم ہے لہذا
اختصار ناگریز ہے

بیان ادا کرنی عمرۃ القضاء کا

بالجملہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غزوۂ خیبر سے
مراجعت فرمانے کے بعد اول ذیقعدہ سال ہفتم ہجری سے عمرۃ القضا
کے ادا کرنے کی تیاری مین مشغول ہوے اور حکم کیا کہ جو صحابہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم سفر حدیبیہ مین ہمراہ تھے وہی اس مین بھی ہمراہ ہون اور تخلف
اس سے نہ کرین اور اِن کے سوا اگر اور لوگ بھی چاہین تو چلین پھر جو لوگ کہ اُن مین
سے زندہ تھے سب اپنے سامان سفر تیار کرکے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ واصحابہ کے ساتھہ ہوے اور چند آدمی اور بھی ہمراہ ہوئے"
پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ابو نعیم غفاری
کو مدینہ کا خلیفہ کرکے اُن کو وہین چھوڑا اور نام اُن کا ابو ذر جندب بن
جنادہ ہے اور یہ قدیم الاسلام ہین مکے مین مسلمان ہوے تھے کہتے
ہین کہ سابقین اسلامیون مین سے ہین مسلمان ہوے یہہ چار آدمیون کے
بعد اور یہہ اُن چارون کے پانچوین تھے پھر اسلام لاکر یہہ اپنی قوم کیطرف
چلے گئے اور یہان تک وہان رہے کہ حاضر ہوے حضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین غزوۂ خندق کے بعد پھر جا رہے شہر ربذہ
مین یہان تک کہ وہین رحلت کی سنہ ۳۰ ہجری مین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے زمانۂ خلافت مین اور تھے یہ عبادین مین سے مبعوث ہونے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اور روایت کی اِن سے بہت لوگون نے صحابہ اور تابعین مین سے کذافی اسماء الرجال المشکوٰۃ

اور کچھ حال اِن کا غزوۂ تبوک مین آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بعد ازان حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دو ہزار آدمیون کے ساتھہ عمرہ کی قضا کو تشریف لے چلے اور دو سو گھوڑے بھی آپ کے ساتھہ تھے اور ساٹھہ اونٹ ہدی کے اور ایک روایت مین اسّی ہین اور ہتھیار جنگی بھی مانند خود اور زرہ اور نیزہ وغیرہ کے تھے کذافی المدارج

پھر جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذوالخلیفہ مین پہنچے تو اونٹون کی خدمت ناجیہ بن جندب اسلمی کو سپرد فرمائی اور ناجیہ نام ان کا اس لیے مشہور ہے کہ نجات پائی انہون نے قریش کے ہاتھون سے اور یہہ ناجیہ وہی ہین جو حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تیر مبارک لیکر حدیبیہ کے کنوین مین اترے تھے اور اوس تیر کو کنوین مین گاڑ دیا تھا جس کے سبب سے پانی اوس مین جوش کرایا اور اتنا زیادہ ہوا کہ تمام لشکر کو کافی ہوا اور وفات پائی انہون نے مدینہ مین امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ امارت مین اور روایت کی ان سے عروہ بن زبیر وغیرہ نے"

اور محافظت کوتل گھوڑون کی محمد بن مسلمہ کو سپرد ہوئی"

اور یہہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حارثی ہین۔ حاضر ہوے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ کل مشاہد مین سوا تبوک کے۔ اور روایت کی انہون نے حضرت عمر بن خطاب اور دوسرے صحابہ سے اور تھے وہ فضلاے صحابہ سے اور تھے وہ اُن لوگون سے کہ اسلام لائے تھے وہ مصعب بن عمیر کے

Marfat.com

ہاتھہ پر مدینہ مین اور انتقال بھی وہین کیا ۶۳ھ ہجری مین اور عمر اون کی اسوقت ستتر برس کی تہی کذا فی اسماء الرجال المشکوٰۃ"

اور محافظت ہتھیارون کی بشیر بن سعد کو دی گئی ۱۲ اور ہر ایک کوان تینون مین سے ایک ایک جماعت ہمراہ کر کے آگے روانہ کر دیا"

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ہتھیار لیے جاتے ہین اور صلح مین یہہ بات طے ہوئی تھی کہ مکہ مین ہتھیار نہ لانا مگر تلوار سیان مین آپ نے فرمایا کہ مین مکہ مین ان ہتھیارون کو نہین لیجاؤنگا۔ احتیاطاً ان کو اپنے ساتھہ لیے جاتا ہون کہ اگر قریش عہد شکنی کرین اور نوبت جدال و قتال کی پہونچے تو ہتھیار ساتھہ رہین" کذا فی روضۃ الاحباب

پھر وہان سے احرام باندھکر اور تکبیر کہکر آگے کو روانہ ہوئے پھر جب وہ جماعت محافظین کی مر الظہران مین کہ مکہ وہان سے ایک مرحلہ سے کم ہے" پہنچی تو وہان ایک جماعت قریش کی تہی اونہون نے محمد بن مسلمہ سے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خبر پوچھی کہ کہان ہین اُنہون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اب تشریف لائے صبح یہین کرینگے اور اسی منزل مین فروکش ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ"

پھر حضرت تشریف لائے اور قریب بطن یاجج کے اُترے کذا فی مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ جب اُس جماعت قریش نے محمد بن مسلمہ سے حضرت کی تشریف آوری کی خبر سُنی تو گھبراکر مکہ کو گئے اور قریش کو اس واقعہ سے آگاہ کیا وہ یہہ خبر سنکر پہاڑون کی چوٹیون پر چڑہ گئے"

اور مکرز بن حفص کو بہیجا کہ جاکر دریافت کرے کہ خلاف شرط ہتھیارون کے لانیکا کیا سبب ہے؟

Marfat.com

اوسنے آکر حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اس کا سبب پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اپنے اوسی عہد پر ہین ان ہتھیارون کو مکّہ مین نہ لیجائینگے ان کو احتیاطاً ہم اپنے ساتھہ لائے ہین۔ مکرز یہہ سُنکر لوٹ گیا اور جاکر قریش سے یہہ حال کہا وہ یہہ بات سُنکر مطمئن ہوئے"

پھر حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ارشاد کے موافق ہدی کے اونٹون کو آگے سے لیجاکر ذی طویٰ مین ٹھہرایا"

پھر حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تو ہتھیارون کو بطن یاجج مین رکھہ دیا اور ایک جماعت صحابہ کی اوس کی حفاظت کیواسطے مقرر ہوئی"

پھر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ناقۂ قصویٰ پر سوار رہے اور صحابہ کوئی سوار کوئی پیادہ آپ کے گرد اگرد تھے۔ جیسے ستارون کے ہجوم مین ماہ شب چاردہم تلوارون کو غلاف مین کیے ہوے اور تلبیہ کہتے ہوے مکّہ کو چلے اور حجون کی گھاٹی سے ہوکر مین داخل ہوے مدارج النبوت مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُوس بن خولی انصاری کو دوسو آدمیون کے ساتھہ ہتھیارون کی محافظت کے واسطے مقرر کیا"

اور عبداللہ بن رواحہ انصاری خزرجی کہ نقبا مین سے ہین اور حاضرین عقبہ سے بھی ہین اور بدر اور احد اور خندق اور مشاہد مابعد مین اور اُنکے سوا فتح مکّہ اور اوسکے مابعد مین بھی حاضر تھے اور شہید ہوے سریہ موتی مین کہ امیر اُس سریہ کے تھے آٹھوین سال ہجری مین اور تھے یہہ شعرا مے محسنین سے اسوقت کہ جب حضرت رونق افروز مکہ ہوے تو یہہ مہار پکڑے ہوے ناقہ قصویٰ کی

Marfat.com

اور آگے آگے تھے اور یہہ رجز پڑہتے جاتے تھے اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تلبیہ کہتے ہوئے۔

بیت اللہ شریف

کے پاس تشریف لائے اور حجر اسود کو بوسہ دیا" ایک لکڑی کے ذریعہ سے کہ سر اُسکا خمدار تہا اور اوسکو محجن کہتے تھے اوس محجن لکڑی کو حجر اسود سے لگا کر اُسے بوسہ دیا واضح ہو کہ تقبیل حجر اسود لب سے اور ہاتھہ سے اور ہاتھہ کے اشارہ سے اور لکڑی کو اوس مین لگا کر اوس لکڑی کو چومنا چارون طریقون سے مسنون ہے پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عمرہ ادا کرنے کے بعد تین روز مکّہ معظمہ مین ٹھیرے چوتھے روز قریش نے کسی کو حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ اب اپنے صاحب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کہدو کہ مکّہ سے چلے جاوین آپ نے حضور پرنور مین حاضر ہو کر عرض کی کہ قریش ایسا کہتے ہین آپ نے فرمایا بہتر ہے ایسا ہی کرتا ہون الغرض آپ نے فرمایا کہ پکار دو کہ آج رات کو کوئی شخص صحابہ مین سے مکّہ مین نہ رہے اور آپ نے اپنے مولیٰ یعنی غلام آزاد کردہ کو جن کا نام ابو رافع تھا فرمایا کہ تم **میمونہ** رضی اللہ عنہا کو پیچھے سے لے آنا اور آپ مکّہ معظمہ سے باہر تشریف لے گئے

مروی ہے کہ جب آپ مکّہ معظمہ سے باہر تشریف لاتے تھے تو **عمارہ بنت حمزہ** رضی اللہ تعالےٰ عنہ

کہ کنیت حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کی انہین یا کیزہ دختر کے نام سے ہے اپنی مادر سلمہ بنت عمیس کے ساتھہ مکّہ مین رہتی تہین حضور کے

Marfat.com

پیچھے پکارتی چلی آتی تہین یا عم" یا عم"
حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی کہ یا حضرت اپنے چچا کی بیٹی کو کیون کفار مین چہوڑے جاتے ہین مین اپنے ساتہہ اوس کو لیے جاتا ہون۔
پہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُن کو حضرت خاتون جنت کے حوالہ کردیا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن پاکیزہ دختر کو حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کفالت مین دیا اور فرمایا کہ اوس کی خالہ تمہاری زوجہ ہے اور خالہ بجای ماں کے ہے پس تمہارا حق اوس کی کفالت کیواسطے اورون سے زیادہ ہے کذافی روضتہ الاحباب

پہر حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نکاح عمارہ کا سلمہ بن ابی سلمہ کے ساتہہ کردیا جو حضرت کے ربیب تہے تمام ہوے واقعات سال ہفتم ہجرت فرصت بہت کم مشاغل زیادہ مجبور رہو کر اختصار سے کام لینا پڑا"

بیان واقعات سال ہشتم ہجرت

اس سال کے اوّل اور صفر کے مہینہ مین جمہور اہل سیر کے نزدیک خالد بن الولید بن المغیرہ قریشی مخزومی اور عمرو بن العاص بن وایل قریشی سہمی اور عثمان بن طلحہ عبدری حجبی کہ بیت اللہ کی کنجیان اُن کے پاس تہین اسلام لائے۔
خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ جب مدینہ مین ہم پہنچے تو ہم نے اچہے کپڑے پہنے اور حضرت کی مجلس مین جانیکا قصد کیا راہ مین میرا بہائی ولید ملا اور کہا کہ جلدی کر حضرت کو تیرے آنے کی خبر ہوگئی ہے خوش ہین اور تیرے آنے کے منتظر

Marfat.com

ہین پہر مین جب اُس محفل مبارک منزل مین حاضر ہوا اور آپ کی نظر فیض اثر دور سے مجھپر پڑی تو آپ متبسم ہوے۔ مینے عرض کی السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے شگفتہ روئی سے جواب دیا پہر مین نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه آپ نے فرمایا الحمد للہ الذی ھدالک الاسلام اور ارشاد کیا کہ اے خالد مین جانتا تہا کہ تو اہلِ عقل سے ہے اسواسطے مین سمجہتا تہا کہ وہ عقل تجہ کو اسلام کی طرف کہینچ لائیگی پس وہ تجہے بحکم خدا یتعالےٰ شانہ کہینچ لائی"

مین عرض کرتا ہون کہ حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا یہہ ارشاد بہت بجا اور درست تہا اہل دانش کا یہہ قول ہے العقل خیر کله خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ مین نے مقامات خیر مین اہل حق کے ساتہہ کسقدر عناد کیا ہے۔ اب آپ دعا فرمائین کہ اللہ تعالیٰ شانہ میری اُن خطاؤن کو معاف فرمائے اور میرے گناہون کو بخشدے"

آپ نے فرمایا کہ اسلام مٹا دیتا ہے اُن گناہون کو جو اسلام لانے سے پہلے واقع ہوے ہین لہذا بڑی کوشش کی جہاد مین حضرت خالد نے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حیات مبارک مین اور حضرت کی وفات کے بعد بھی یہان تک کہ کفر کی بنیاد کھود کر پھینکدی اور بہت سی فتوحات اسلام ان کے دست مبارک پر ہوئی ہین ملک شام وغیرہ مین"

اور ایام جاہلیت مین بھی یہ قوم قریش کے سردار تہے اور والدہ ان کی بنت الحارث بن حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی تہین وفات پائی حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنہ ۲۱ ہجری مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت مین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

نے ان کو سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا تھا"
اور روایت کی ان سے ان کے خالہ زاد بھائی عبداللہ بن عباس نے اور علقمہ اور جبیر بن نفیر نے اور مخدومی نسبت ان کے ان کے جد کی طرف ہے"
خالد بن ولید بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخدوم اور کنیت ان کی ابا سلیمان ہے اور یہہ صحابہ کبار مین سے ہین کذا فی مدارج النبوۃ و اسماء الرجال المشکوٰۃ اور تقریب التہذیب اور شواہد نبوت"

اسلام عمرو بن العاص

خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھہ اسلام لائے عمرو بن العاص۔ مختصر حالات ان کے یہہ ہین کہ والی کیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ملک عمان پر اور ہمیشہ وہین مقرر رہے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی وفات تک اور عامل کیا ان کو حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین اور معاویہ رضی اللہ عنہم نے اور آپ ہی نے فتح کیا مصر کو حضرت فاروق کے زمانہ خلافت مین اور وفات پائی آپ نے سنہ ۴۳ ہجری مین اور عمر ان کی نوے ۹۰ برس کی ہوئی اور روایت کی ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے اور عمر بن قیس بن حازم نے کذا فی مدارج النبوت وغیرہم"

اسلام عثمان بن طلحہ بن عبدالعزی

حجبی کا کہ ان کو شیبی بھی کہتے ہین نسبت کرتے ہین ان کی ان کے بھائی شیبہ کی طرف اور کنجی بیت اللہ شریف کی قدیم الایام سے ان کے خاندان مین تھی جب حضرت نے مکہ معظمہ کی فتح حاصل فرمائی تو آپ کے چچا حضرت عباس

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ بیت اللہ شریف کی کنجی مجکو عنایت فرمائیے اور اس منصب کو منصب سقایت کیساتھ ضم کر دیجیے پھر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عثمان کے پاس بھیجا تو وہ کنجی اُن سے

بیت اللہ شریف

کی لے آئے پھر یہ آیت نازل ہوئی انّ اللہ یامرکم ان تودّوا الامانات الی اھلھا یعنی بیشک اللہ تعالےٰ حکم کرتا ہے تم کو یہ کہ ادا کرو تم امانتیں اوس کے اہل کو پھر حضرت نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کنجی

بیت اللہ شریف

کی عثمان ہی کو حوالے کر آؤ اور اُن سے معذرت کرنا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ کنجی ان کے پاس لے گئے تو اُنھوں نے کہا کہ لے جانے کے وقت تم اسے زور سے لے گئے تھے اور مجھے ایذا دی تھی اب یہ نرمی اور عذر خواہی کی کیا وجہ ہے آپ نے کہا کہ تمہارے لیے آیت نازل ہوئی ہے اور وہ آیت پڑھکر سنادی عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ایمان کی تجدید کی اور کہا

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پھر جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ جب تک یہ گھر زمین پر قایم ہے یہ کنجی اور یہ خدمت ہمیشہ ان کے خاندان اور اولاد میں رہیگی قیامت تک جب انھوں نے وفات پائی تو اون کے کوئی بیٹا نہ تھا تو کنجی بیت اللہ

Marfat.com

شریف کی اپنے بھائی شیبہ کے سپرد کی اور اسوقت تک وہ کنجی کعبہ کی انہین کی کے خاندان مین ہے"

وفات پائی عثمان نے سنہ ۴۲ ہجری مین مکہ مین اور روایت کی ان سے انکی بہوپی کے بیٹے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے"

ولادت حضرت سیدنا ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اسی سال ہشتم ماہ ذی الحجہ مین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت ابراہیم بن رسول اللہ تولد ہوے حضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے اس خبر ولادت کے لانے والے کو ایک غلام بخشا اور وفات اونکی سنہ ہجری مین ہوئی عمران کی ایک روایت سے سولہ مہینے کی اور ایک روایت سے اٹھارہ مہینہ کی ہوئی۔ غرضکہ روایتین متفق اسمین ہین کہ وفات ان کی مدت رضاعت مین ہوئی"

اور اسی سال ہشتم مین مسجد نبوی کا ممبر شریف بنا اور بعض روایت سے ساتوین سال مین بنایا گیا"

اسی سال ہشتم مین فتح مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً واقع ہوئی

تمام دنیا مین مفتوحات اسلامی کی جڑ یہی فتح ہے اور مقدمہ اس فتح کا صلح

Marfat.com

حدیبیہ ہے سورۃ الفتح یعنی اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا اسی فتح کے واسطے ناطق ہے اور حقیقت مین فتح مکہ اعظم فتوحات ہے کہ غالب کیا اللہ تعالیٰ شانہ نے اس فتح کے سبب سے اپنے دین کو اور قوی اور باعزت کیا اپنے رسول کو اور زور آور کیا اپنے لشکر کو اور محترم کیا اپنے حرم کو کہ شان اُس کی وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ہے اور پاک کیا اوس کو مشرکین کی نجاست سے اور اُسکو بلد امین کیا اور بیت شریف خاص کو اور فی الفور یہہ وہ فتح ہے کہ مستبشر ہوی ساتھہ اوسکے اہل اسلام اور ساکنان ارض وسما اور فتح ونصرت پائی اُس سے حضرت سید المرسلین محبوب رب العلمین نے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور عرب لوگ سب کے سب منتظر اسی فتح کے تھے اور یہہ خیال کر رہے تھے کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی قوم کے ساتھہ پلٹ کر مدینہ سے یہان آوین اور اس شہر کو فتح کرلین تو ہم بھی قید تردد اور توقف سے نجات پائین اور جب یہہ فتح عظیم وجود مین آئی تو ہر طرف سے آدمی گروہ گروہ اور فوج فوج دین اسلام مین داخل ہوے یعنی اس دین مین جس مین شرک و بدعت و نفاق اور فجور کو دخل نہین ہے ہر چند کہ شروع اسلام سے لوگ اس دین مین داخل ہوتے تھے مگر تھوڑے تھوڑے اور چونکہ زمانہ رحلت حضرت کا قریب پہنچا لہذا پروردگار تعالیٰ شانہ نے آپ کو مامور کیا دوسری چیز کیطرف اور فرمایا کہ تسبیح پڑھا اپنے رب کی تعریف کے ساتھہ اور گناہ بخشوا اُس سے"

اور اسلئے کہ جب عارف کمال سے مرتبہ کو پہنچا اور ہر طرح کے لوگ اُسکے حلقہ ارشاد وتعلیم مین آئے اور اُن کی استعدادین نقصان اور کمال مین بہت تفاوت رکھتی ہین تو اُس کو ضرور ہی ہے امر کہ ناقصون کے تکمیل کے واسطے بخشش طلب کرے کہ وہ سب استعداد اصلیہ کے نقصان اُس کی اتباع اور فرمانبرداری کے سبب سے قیامت کے دن کمال استقلال کیطرف کھینچ جائین گے اور یہی حقیقت ہے شفاعت

Marfat.com

کی پھر فرمایا کہ بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہی کما قال اللہ تعالیٰ شانہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی
دین اللہ افواجًا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابًا

یعنی جب آوے مدد اللہ کی اور فتح مکہ کی اور دوسرے کفر کے مکانون کی اور شکستگی بتخانون کی اور کھلنے اعمال مشکلات کی اور احوال باطنی کی دیکھیگا تو لوگون کو یعنی عرب کو اس واسطے کہ اوّل نبی ہونا حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا انہین کی طرف تھا اور جب وہ اِس دینِ متین مین داخل ہو چکے تو اورون کو بہ بُرہان شایستہ اور حجت بالغہ اس دین مین داخل کرینگے"

سو وہ داخل ہوے ہین دین مین اللہ کے" یہ سورہ شریف اشارہ ہی اس بات پر کہ اللہ تعالےٰ شانہ کی نعمتین اور دین اسلام کا اکمال اور ارتفاع شک و ارتیاب پورے طریقہ سے ظاہر ہوگئے" اور انوار صدق و یقین سب کو نظر آگئے بعد فتح مکہ مشرکین کو کوئی گریزگاہ باقی نہ رہی" بجز اِسکے اور کوئی چارہ کار نہ رہا کہ دین اسلام مین داخل ہوجائین۔ اور بعض کا ایمان اُن مین سے اچھا ہوگیا کہ ظاہر ہوئین علامتین صدق و یقین قلبی کی" اور کچھ بدبخت پھر بھی اُسی شقاوت پر بطور نفاق قایم رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمادیا قل یوم الفتح یعنی کہدو ای محمدؐ کہ فتح بدر کے دن کی یا فتح مکہ کے دن کی لا ینفع الذین کفروا فائدہ نہ دیگا یعنی بدر کی فتح کا دن یا مکہ کی فتح کا دن اُن لوگون کو جن لوگون نے کفر کیا۔ ایمان لانا اون کا مراد اس سے وہ مقتول ہین جو فتح مکہ کے دن قتل ہوے اور حالت قتل مین اُن کو ایمان لانا اُن کا فائدہ نہ دیگا اسلیے کہ ایمان یاس اور ایمان باس مقبول نہین الغرض"

Marfat.com

روانگی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینۂ منورہ سے مکۂ معظمہ کو

جب قصد سفر مصمم ہوچکا تو دسویں تاریخ رمضان المبارک کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز عصر کے بعد چارشنبہ کے دن مدینۂ طیبہ سے باہر تشریف لے گئے ہجرت کا آٹھوان سال تھا۔

مدارج النبوت اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ اس سفر باظفر مین حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہمراہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھین اور حکم دیا آپ نے کہ چاہ ابوعبیدہ پر لشکر جمع ہو اور وہان پر لشکر کی حاضری لی تو سات سو آدمی تو مہاجرین مین سے تھے اور تین سو گھوڑے تھے اور انصار نصرت شعار سے چار ہزار آدمی تھے اور پانسو گھوڑے تھے اور مزینہ کے قبیلہ سے ایک ہزار آدمی آئے تھے اون مین سو زرہ پوش تھے اور سو گھوڑے اور قبیلہ اسلم سے چار سو آدمی آئے تھے اور اونمین تیس گھوڑے تھے۔

اور بنی عمرو بن کعب سے پانسو آدمی تھے اور اسی طور سے ہر قبیلہ سے ایک ایک جماعت کے لوگ تھے کہ گنتی اُن سب کی کسی کتاب مین نظر سے نہین گذری غرض کہ جب منزل ھلصا مین آپ پہنچے تو زبیر بن العوام رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دو سو آدمی دیکر برسم تجسس آگے روانہ فرمایا اور مدینۂ طیبہ مین ایک روایت کے موافق ابورہم غفاری اور دوسری روایت سے ابوذر غفاری اور تیسری روایت مین ہی کہ عبداللہ بن ام مکتوم کو خلیفہ کیا اور کدید مین کہ شدید کے وزن پر ہی پہنچکر کہ یہہ ایک چشمہ کا نام ہی درمیان قدید اور عسفان کے نشان درست فرمائے اور مہاجرین اور انصار اور سب قبایل کو وہ نشان تقسیم کیے اور اسی منزل مین بنو سلیم حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

کی خدمت مین حاضر ہوے اور وہ دو ہزار آدمی تھے اب یہہ سب بارہ ہزار آدمیون کا لشکر ہوا" اور مروی ہے کہ اندنون بعض اہالی مکّہ بقصد ہجرت مدینہ کو آتے تھے راہ مین حضرت سے ملی اُن مین سے ایک عباس بن عبد المطلب چچا حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تھے آپ اہل وعیال سمیت منزل سقیا مین حضرت علیہ السّلام سے ملے آپ اُن کے آنے سے بہت خوش ہوے اور اُن سے فرمایا کہ تم اپنا اسباب سب مدینہ بھیجدو اور تم ہمارے ساتھ چلو اور فرمایا کہ تمہاری ہجرت آخرین ہجرت ہی جیسے میری نبوت آخرین نبوت کی ہی یہہ حضرت نے اسلئے فرمایا کہ فتح مکہ سے پہلے ہجرت کرنا مکہ سے مدینہ کو فرض عین تھا بلکہ ہر دار الکفر سے اُس شخص پر کہ جو مسلمان ہوتا سبب اسکا یہہ تھا کہ اہل دین مدینہ منورہ مین کم اور ضعیف تھے لہذا فرض کی گئی تھی ہجرت تاکہ وہان پہنچکر مدد کرین مسلمانون کی اور زایل ہو زور کفار کا اور جب مکہ فتح ہوا تو وہ علت زایل ہوگئی اور فرضیت ہجرت کی وہان سے موقوف ہوئی"

مگر باقی رہا استحباب ہجرت کا کسی نیک کام کے واسطے یا کسی فتنہ کے خوف سے بچنے کیلئے ہجرت کی جاوے"

یا ایسی زمین سے کہ چھوڑا جاے اوس مین معروف اور مروّج ہو اُس مین منکر ہجرت کی جائے دار الکفر سے اور جس صورت مین کہ مانع شعایر اسلام سے نہون تو ہجرت ضروری نہین ہے والا فرض ہے"

اور یہی مراد ہے اس حدیث شریف کی لا تنقطع الھجرۃ حتّی تنقطع التّوبہ یعنی نہ منقطع ہوگی ہجرت یہان تک کہ منقطع ہو توبہ" یعنی جب تک توبہ کا در کھلا رہیگا۔ اُسوقت تک ہجرت بھی جاری رہیگی یہ خلاصہ مظاہر الحق کا ہے اور صاحب مظاہر الحق نے نہایہ سے اقتباس کیا ہے۔

تمام ہوا مسئلہ ہجرت کا"

Marfat.com

العرض

اسی منزل مین ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے"

اور عبداللہ بن امیہ بن المغیرہ مخزومی کہ حضرت کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور حضرت کی ایذارسانی اور اہانت میں نہایت مبالغہ کرتے تھے وہ بھی آکر مسلمان ہوئے حضرت نے اُن سے اعراض فرمایا اور التفات نہ کیا آخر الامر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے التماس سے اُنکا قصور عفو کیا"

اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے اُن سے کہا کہ تم حضرت کے روبرو ہوجاؤ اور عرض کرو کہ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے یوسف علیہ السلام سے کہا تھا

لقد اثرك الله علينا وان كنا لخاطئين

یعنی البتہ برگزیدہ کیا اللہ تعالےٰ شانہ نے آپ کو ہمپر اور بے شک ہم خطاوار ہین پس یہی کام اُنہون نے کیا تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم وهو ارحم الراحمين نہین ہے ملامت تمپر آج کے دِن اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے رحم کرنیوالون کا"

کہتے ہین کہ ابوسفیان بن الحارث نے بعد اس کے ہرگز اپنے سر کو حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے بلند نہ کیا حیا کے سبب سے اور وہ حضرت کے رضاعی بھائی تھے۔ حضرت حلیمہ بنت ابی ذویب سعدیہ کیطرف سے اور کہا ایک قوم نے کہ نام ان کا مغیرہ ہے اور کہا دوسرون نے کہ نام اُن کا اُن کی کنیت ہے اور مغیرہ اُن کے بھائی کا نام ہے"

Marfat.com

اور یہ شعر اسے مطبوعین سے تھی اور پہلے حضور پُر نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہجو کی اُسکا جواب حضوری شاعر حسان بن ثابت نے دیا تھا۔

پھر جب وہ اسلام لائے تو اُن کا اسلام بہت اچھا ہوا اور سبب اُن کی موت کا یہہ ہوا تھا کہ حج مین اُنہون نے سر مُنڈایا تو اُن کے سر مین ایک سسّہ تھا وہ کٹ گیا اوسکے سبب سے وہ ہمیشہ بیمار رہتے تھے یہان تک کہ بعد چند مدّت حج کے اُسی صدمہ سے اون کا انتقال ہوا مدینہ مین ۲۰ سنہ ہجری مین اور دفن کیے گئے دار عقیل بن ابیطالب مین اور نماز پڑھی اُن پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کذا فی اسماء الرجال المشکوٰۃ

اور منقول ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب مدینہ سے روانہ ہوئے تو فرمایا کہ لوگون مین پکار دو کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

اور ایک روایت مین ہے کہ اوایل سفر مین روزہ رکھتے تھے جب موضع کدید مین پہونچی تو وہان افطار کیا۔

اور ابن عباس سے مروی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ جب حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منزل عسفان مین پہنچے تو آپ نے ایک پیالہ پانی منگایا اور دست مبارک مین لیکر بلند کیا پھر اُس کو پی لیا اور روزہ افطار کیا اور پھر اور روزہ نہ رکھا"

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بعد اسکے کہ حضور پُر نور صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ یعنی وہ لوگ عاصی ہین کذا فی روضۃ الاحباب"

اور مدارج النبوت مین ہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منزل

Marfat.com

شدید مین پہنچکر روزہ افطار کیا اور حکم کیا کہ جو روزہ افطار نہ کرے وہ عاصی ہے
اور قرۃ العیون کے مولف کہتے ہین کہ سفر مین افطار کرنا اور روزہ رکھنا
دونون درست ہے اور ایک کی دوسرے پر فضیلت مین احادیث مختلفہ وارد ہین
بحسب رعایت ملاحظہ اوقات کے اور جواز افطار مین سفر کی حالت مین سب متفق ہین
متفق ہین۔ مدارج النبوت مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم تشریف لے چلے اور مرالظہران مین پہنچے کہ وہان سے مکہ چار فرسخ ہے اور اس
موضع کو وادی فاطمہ کہتے ہین تو حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے ارشاد فرمایا اپنے صحابہ سے کہ ہر شخص اپنے ڈیرے کے سامنے آگ روشن
کردے بس دس بارہ ہزار جگہہ یکبارگی آگ روشن ہوگئی۔ اسوقت تک قریش
آپ کے رونق افروز ہونے سے واقف نہتے ولیکن ہر وقت خائف رہتے تھے
اسواسطے کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ضرور مکہ
معظمہ کا قصد فرمائینگے لہذا سب نے ابوسفیان سے کہا کہ تم جاکر حضرت

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کو تلاش کرو اور جب اُن سے ملو تو ہمارے واسطے اُن سے امان لے لینا"
پھر ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بُدیل بن ورقا مکہ معظمہ سے اس خبر
کے تلاش کرنے کو نکلے اور مرالظہران کے ٹیلہ پر پہنچے تو تمام جنگل مین آگ ہی آگ
نظر آئی! ابوسفیان نے کہا کہ یہ آگ کس کی ہے قسم ہے کہ یہ آگ عرفہ کی رات کی سی ہے
بدیل نے کہا یہ آگ خزاعہ کی سی ہے ابوسفیان نے کہا کہ واللہ خزاعہ اس سے
اقل اور اذل ہین یہ اُن کی نہین ہے"
اور ایک روایت مین ہے کہ جب اونہون نے خیمے اور گھوڑے دیکھے اور

Marfat.com

اُن کی آوازین سُنین تو بولے کہ یہ بنوکعب ہین کہ خزاعہ کی قوم کو اونہون نے جمع کیا ہے اور آگ لڑائی کی روشن کی ہے ایک نے اُن مین سے کہا کہ یہہ بنو خزاعہ سے زیادہ ہین قسم ہے خدا کی ہمنے ایسی آگ کبھی نہین دیکھی سوای شب عرفہ کے جسے حجاج جلاتے ہین"

حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ اُس رات کو مرانظہران کی منزل مین جو مین نے وہ آگ دیکھی تو اپنے دل مین کہا کہ اگر

رسول خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اس لشکر ظفر پیکر سے مکہ معظمہ مین تشریف لے گئے قریش سے واقف ہونے اور امن چاہنے سے پہلے تو کام اُن پر نہایت دشوار ہوجائیگا اور وہ بالکل بیخ وبنیاد سے جاتے رہینگے لہذا مین حضرت کے خچر پر سوار ہوا-ا ور چلا اور موضع اراک تک پہنچا اس ارادہ سے کہ شاید کوئی لکڑہارا یا دودہ بیچنے والا مکہ کو جاتا ہوا مجکو مل جائے تو مین اُس کی زبانی صورت حال کہلا بھیجون کہ مکّہ والے اپنی نجات اور بچاؤ کی کوئی تدبیر سوچ لین اسی اثنا مین مینے ابوسفیان بن حرب کی آواز سُنی اور بُدیل کی بھی اور اُن دونون کی آوازون کو پہچانا اور پکارا کہ یا اباحنظلہ اوسنے بھی میری آواز پہچانی اور کہا کیا ابوالفضل ہی مین نے کہا ہان اوسنے کہا کہ میرے مان باپ تجھپر فدا ہون یہہ کیا واقعہ ہے مین نے کہا افسوس ہے تیرے حال پر یہ رسول خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا لشکر ہی کہ دس ہزار آدمیون سے تُمپر چڑہائی کی ہے"

پھر اُس نے کہا کہ اے عباس کچھہ ہماری فکر کر اور بتا کہ ہمکو کیا

Marfat.com

کرنا چاہئے مین نے کہا کہ میرے خچر پر بیٹھ جا میرے پیچھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین تجھے لے چلون اور تیرے واسطے امان طلب کرون وہ میرے ساتھہ سوار ہولیا اور بدیل بن ورقاء و حکیم بن حزام مکہ کو پلٹ گئے اور ایک روایت مین ہے کہ ابوسفیان کے ساتھہ یہہ لوگ بھی حضرت کی محفل فیض منزل مین حاضر ہوکر شرف باسلام ہوئے"

اور توفیق ان دونون روایتون مین یون ہوسکتی ہے کہ یہہ کہا جائے کہ وہ دونون مکہ مین جاکر پھر لوٹ آئے ہون اور پھر اسلام لائے ہون یا یہہ کہا جائے کہ اسلام لاکر مکہ کو پلٹ گئے ہون اور ابوسفیان ابھی مسلمان نہین ہوئے تھے اور امان بھی حاصل نہین کی تھی اسی واسطے ٹھہر گئے"

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ ابوسفیان کو مین اپنے پیچھے سوار کرکے لشکر مین لایا جس آگ پر مین گذرتا تھا تو وہ لوگ کھڑے ہوکر دیکھتے تھے کہ کون ہے جو اس وقت جاتا ہے پھر جو مجھکو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خچر پر دیکھتے تھے تو کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا ہین اور اپنی جگہہ پر بیٹھ جاتے اور کوئی مجھے تعارض نہ کرتا یہان تک کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خیمہ پر گذرا انہون نے مجھکو دیکھا آگ جلا رہے تھے پہلے جو انہون نے مجھکو دیکھا تو کچھ نہ بولے پھر جب مین آگے آیا اور ابوسفیان کو انہون نے دیکھا بس فوراً اپنی جگہہ سے کود پڑے اور کہا کہ یہہ اللہ کا دشمن ابوسفیان جو عباس کے ساتھہ جاتا ہے الحمد للہ کہ وہ میرے ہاتھہ بغیر امان آیا نہ آج امان ہے نہ ایمان یہہ کہکر تلوار میان سے نکال لی اور میرے پیچھے چلنے لگے تھے کہ حضرت کے حضور مین پہنچکر ابوسفیان کے قتل کی اجازت طلب کرین مین نے خچر کو تیز ہانکا اور ان سے پہلے مین حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ

Marfat.com

واصحابہ وسلم کے خیمۂ مبارک مین داخل ہوا اور عمر میرے بعد پہنچے اور حضرت سے عرض کی کہ یارسول اللہ یہ خدا کا دشمن ابوسفیان ہے حق تعالیٰ شانہ نے اسکو یہان بھیجدیا ہی اُس حالت مین کہ نہ اُسے ایمان ہے نہ آمان آپ اجازت دین تو مین اُسے قتل کرون حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین نے اِن کو امان دی ہے اور اپنی پناہ مین لیا ہے اور عمرؓ ان کی قتل مین سعی کرتے ہین حضرت عمر وحضرت عباس مین باہم کچھ گفتگو ہوئی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دونون کو تسکین دی۔

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے چچا آج کی شب ابوسفیان کو آپ اپنے خیمہ مین رکھین کل فجر کو آپ میرے پاس لائین حضرت عباس ابو سفیان کو اپنے خیمہ مین لائے اور دوسرے دن حضرت کے خیمہ مین لاکر حاضر کیا "

حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوسفیان افسوس ہے تیری حالت پر کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تو جانے کہ کوئی معبود نہین قابل اُلوہیت سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے "

ابوسفیان نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون آپ کیا ہی کریم وحلیم اور صلۂ رحم کرنے والے ہین باوجود اتنے ظلم وستم کرنے پر بھی آپ کی شان رحمت نے ذرا اپنی شان نہ بدلی اور مجھپر ویسا ہی لطف وکرم مبذول رکھا جو آپ کی رحمت کے شایان تھا بے شک آپ برگزیدۂ خلایق ہین اور اسمین کچھ شک نہین کہ جس اللہ نے آپ کو تمام خلایق سے برگزیدہ کیا وہ اللہ وحدہ لاشریک ہی" اور ضرور یہہ اصنام کسیکو نفع یا نقصان نہین پہنچا سکتے یہ کہکر کلمۂ شہادت پڑہا"

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه	وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه

عباس رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کی یارسول اللہ آپ کو معلوم ہی کہ یہ ابوسفیان

Marfat.com

اپنی قوم کا سربرآوردہ شخص ہی اس کو کسی مرتبہ سے سرفراز فرمائین کہ اس کی عزت قوم کی نظر مین زیادہ ہو آپ نے ارشاد فرمایا کہ

"من دخل دار ابی سفیان فھو امن ومن القی السلاح فھو امن و من دخل المسجد الحرام فھو امن"

ترجمہ یعنی جو کوئی داخل ہو گھر مین ابی سفیان کے اُس کو امن ہے اور جو شخص ہتھیار ہاتون سے ڈالدے اُسکو بھی امان ہے اور جو آدمی اپنے مکان کا دروازہ بند کرلے اُسکو بھی امان ہے اور جو آدمی داخل ہو مسجد الحرام مین اُسکو بھی امان ہی۔ کذا فی روضۃ الاحباب"

مدارج النبوت مین ہی کہ ابتدائی زمانہ نبوت مین ایک دن مشرکین بے دین حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایذائین دے رہے تھے اُس وقت ابوسفیان حضرت کو اپنے گھر مین لے آئے اور آپ کی دلجوئی کی یہ اُس احسان کا بدلہ تھا"

پھر ابوسفیان حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اجازت حاصل کرکے مکہ معظمہ کو چلے پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا حضرت مین ابوسفیان کو سب لشکر اسلام کی شان وشوکت کا معائنہ کرادون کہ اسلام اسکا اور مستحکم ہو جائے آپ نے فرمایا کہ اچھا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابوسفیان کو پکارا اور ٹھہرایا اور ایک تنگ جگہہ مین لیجاکر اُن کو کھڑا کیا اور کہا کہ لشکر اسلام کا معائنہ کرلو۔ وہان سے لشکر اسلام اپنی شان وشوکت سے گذرا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہر لشکر کی تعریف کرتے جاتے تھے اور لشکر اسلام گذرتا جاتا تھا یہان تک کہ فوج ہدایت موج حضرت محبوب الٰہی

محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

کی سوار ہوئی حضور ناقہ قصویٰ پر سوار تھے اور پانچہزار مرد مسلح اور جرار اشراف مہاجرین و انصار سے ہمرکاب نیض انتساب تھے ایک طرف حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور دوسری طرف اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور حضرت

سرور کائنات اشرف موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

اُن سے باتین کرتے ہوئے چلے آتے تھے" ابوسفیان نے اس لشکر خدا کو جو اس شان و شوکت کے ساتھ دیکھا تو اُن کے ہوش جاتے رہے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگے اے عباس تمہارے بھائی کے فرزند کا ملک تو بہت بڑا ہو گیا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای ابوسفیان تجھپر افسوس ہی یہہ رسالت اور نبوت ہی نہ ملک اور سلطنت کہتے ہین کہ جب تمام لشکر کا معائنہ ابوسفیان کر چکے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابوسفیان تم جلد جاکر اہل مکہ کو خبردار کر دو کہ اپنے کام مین فکر کرین اور ایمان لائین وگرنہ سب ہلاک ہون گے ابوسفیان دوڑ کر مکہ مین آئے اور لشکر اسلام ذی طویٰ مین پہنچا اور ٹھہر گیا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس آگے والے لشکر کی برابر پہونچ گئے اُس دن لشکر کا غبار اسقدر بلند ہوا کہ پہاڑون کی چوٹی تک پہنچگیا اور قریش کو حضور پرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر نہ تھی جب قریش نے ابوسفیان کو دور سے جلدی جلدی آتے دیکھا تو انہون نے استقبال کیا اور پوچھا کہ تمہارے پیچھے کون ہے اور یہہ گرد و غبار کیسا ہے اُنہون نے کہا کہ واسے تم پر"

Marfat.com

آگئے اور ایک لشکر جرار جس کی تعداد بارہ ہزار ہے اور فولاد مین غرق ہے وہ اُن کے ہمراہ ہی یہ اُسی لشکر کا غبار ہے اکثر اُن مین سوار دلاور ہین کسی کو اُن کے مقابلے کی طاقت نہین ہے اور کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو میرے گھر مین داخل ہو اُس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈالدے اسکو امن ہے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے اُس کو امن ہے اور جو بیت الحرام مین داخل ہو اُس کو امن ہے" وہ کہنے لگے کہ رسُوا کرے اللہ تجکو یہہ کیا خبر ہے جو تو ہمارے لیے لایا ہی

روضۃ الاحباب مین ہی کہ ابوسفیان کی بی بی ہند بنت عتبہ بھی ابی سفیان کے استقبال کو باہر آئی تھی اوس نے جب اپنے خاوند سے یہ باتین سُنین تو اُسے اس خبر کے سننے کا تحمل نہ ہوا۔ اور اپنے شوہر سے بہت جھگڑی ابوسفیان نے کہا کہ تو جو چاہے وہ کہہ لے مین قسم کہاتا ہون کہ اگر تو مسلمان نہوگی تو بیشک قتل کی جائیگی گھر مین چلی جا اور دروازہ بند کرلے"

منقول ہے کہ جب حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذی طوی مین رونق افروز ہوئے تو لشکر ظفر پیکر کو آراستہ و پیراستہ دیکھا تو آپ کے دل مبارک مین یہہ خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ شانہ مجکو پوشیدہ دوآدمیون کے ساتھہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ لے گیا تھا اور آج اس شان و شوکت سے ایسی جرار فوج کے ساتھہ یہان واپس لایا ہی بس فوراً آپ نے سر مبارک اپنا اللہ تعالیٰ شانہ کے سامنے خم کردیا چنانچہ آپ کی زنخدان مبارک ناقۂ قصوی کے پالان پر پہنچی"

اور ایک روایت مین ہی کہ آپ نے اوسی طرح اونٹ کے پالان پر سجدہ کیا

Marfat.com

اور اُسی حال سے مکّۂ مکرّمہ مین داخل ہوے علیہ الف الف صلوٰۃ وتسلیمات
اُسوقت نہین معلوم حضور پُرنور صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کس حال مین اور
کس مقام پر ہون گے"

ای میری مادر و پدر سی کرورون مرتبہ زیادہ شفیق

ومہربان اللہ

اُس مقام اور اُس وقت کی مبارک ساعت کی حرمت کو اور اُس برگزیدہ بندے
کے خشوع اور خضوع کو تیرے حضور مین اپنی التجاؤن کی قبولیت کیواسطے
جو تجھے تمام وکمال معلوم ہین شفیع گردانتا ہون میری اور میری اولاد
صلبی وقلبی کے گناہون کو بخش اور دین ودنیا مین ہم سب کی شرم رکھیو
اور اپنے احکام کی نافرمانیون سے نگاہ رکھیو اور

شریعت غرای مصطفوی پر ثابت قدم رکھیو

اللّٰھمّ آمین ثمّ آمین

مروی ہے کہ جب حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

منزل مرّالظہران

سے سوار ہوے اور چاہا کہ مکّہ مبارک مین داخل ہون تو زبیر بن العوام
رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ مہاجرین نصرت قرین کی فوج کے ساتھہ مکہ کی

Marfat.com

بلندی کی راہ سے جسکو کدا بروزن صدا کہتے ہین داخل ہون اور مقام حجون ہین کہ ایک جگہہ کا نام ہے اُترین اور خیمہ مبارک حضور کا وہین پہنچا دیا جائے اور وہان پہنچکر حضور کا انتظار کیا جاے اور وہان سے آگے نہ بڑہین"

اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو حکم ہوا کہ اُس جماعت کو لیکر جو اُن کی ماتحت ہے اور اُسکے پاس ہتھیار نہین ہین بطن وادی کی راہ سے روانہ ہون اور یہہ حکم اُن کو بہ سبب عنایت و مہربانی کے ہوا

اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ وہ اپنی فوج ظفر موج کو اسفل مکہ سے کہ اُسکو کُدا بروزن خُدا کہتے ہین داخل ہو کر اپنے نشان والا نشان کو منتہاے عمارت مکہ مین کھڑا کرین اور یہہ اول سرداری ہے جو حضور پُرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے

خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو دی تھی پھر اس انتظام کے بعد حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم اپنی فوج کے ساتھہ جس مین اصحاب خاص تھے سوار ہوے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ مع اپنے لشکر کے بغیر مقابلہ اور مجادلہ کے داخل ہون اور آپ خود بنفس نفیس دوسری راہ سے داخل ہوے اور سب جماعتون کو حکم دیا کہ کوئی کسی سے مقابلہ اور مجادلہ نہ کرے"

اور جو فرمایا تھا کہ جب حجون مین پہنچو تو خیمہ ہمارے لیے کھڑا کرنا تو حسب امر خیمہ ادیم سرخ کا کھڑا کیا گیا"

کہتے ہین کہ عکرمہ بن ابی جہل۔ اور صفوان بن امیہ۔ اور سہل بن عمرو نے ایک جماعت کے ساتھہ جس مین بنو بکر اور بنو الحارث بن عبد مناف تھے اور کچھ

Marfat.com

ہذیل اور احابیش سے بھی تھے حضرت خالد بن الولید کا راستہ روکا اس جگہ کو
خندمہ کہتے ہین"
جنگ شروع کی حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے ضرورتاً اُن سے مقابلہ
کیا اور جنگ عظیم وہان پر ہوئی" اٹھائیس آدمی ارباب طغیان کے مارے
گئے اور دو آدمی فوج اسلام کے شہید ہوئے - ایک حبیش بن الاشعر اور دوسرا
کرز بن جابر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو دور سے چمکتی تلوارون
اور تلوارون کی دیکھی تو پوچھا کہ یہہ کیا ہے مین نے تم کو جنگ سے منع نہین
کیا تھا عرض کی کہ گمان ہمارا یہہ ہے کہ کچھہ لوگ خالد کے مقابلہ کو آئے
ہون گے اور خالد نے ضرورتاً اُن سے مقابلہ کیا ہوگا"
پھر جب فتنہ دفع ہوا تو حضور نے خالد سے پوچھا - خالد نے کہا کہ اُن
لوگون نے جنگ شروع کی تھی ناگزیر اُن کا مقابلہ کرنا پڑا - حضرت نے
فرمایا کہ "تقدیر الٰہی بہتر ہے یعنی لڑنا تمہارا بحکم الٰہی ہوا"

مروی ہے

کہ جب حضرت موضع حجون مین پہنچے تو اپنے خیمہ مین اُترے اور سر
مبارک اور روے روشن کو غبار سے پاک کیا اور غسل کیا اور آپ
نہا رہے تھے کہ امّ ہانی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن آپ کے
خیمہ مین تشریف لائین اور حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت کے لیے پردہ آڑ کئے ہوے کھڑی تھین اُمّ ہانی نے عرض کی
کہ یارسول اللہ میری مان کا بیٹا علی ابن ہبیرہ کو اور ایک روایت مین ہے
اپنے خاوند کے دو رشتہ دارون کو مین نے امان دی ہے چاہتا ہے کہ اُن کو

Marfat.com

قتل کرے آپ اونکو امان دین آپ نے فرمایا کہ مرحبا اے اُمّ ہانی مینے اونکو امان دی پھر بعد غسل کے آپ نے آٹھہ رکعتین خفیف چاشت کی پڑہین - اور ایک روایت مین ہے کہ یہ سب کام اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے گہر مین جو آپکے خیمۂ مبارک سے بہت قریب تہا ہوئے - القصہ جب حضرت نہا کر فارغ ہوئے تو ہتیار باندہے اور خود سر مبارک پر رکہا اور سوار فوج اسلام جمون سے خندمہ تک پرا باندہے کہڑے تھے اور آپکے منتظر تھی کہ کس وقت جلوہ افروز ہوتے ہین پھر حضرت اپنے راحلہ پر سوار ہوکر چلے داہنے طرف کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور بائین طرف اسید بن حضیر اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ حجبی ملازم رکاب حضرت سید ابرار عالی وقار کے تھے اور حضرت سورہ کریمہ انا فتحنا ساتہہ قرات لینہ کے ترجیع سے پڑہتے تھے اور بغیر احرام باندہے حرم کے اندر تشریف لے گئے اور اسی صورت سے مسجد الحرام مین بھی داخل ہوئے اور آپ کے ناقہ کی مہار محمد بن مسلمہ پکڑے ہوئے تھے تو آپ نے حجر اسود کا استلام محجن لکڑی جسکا سر خمدار ہوتا ہے اُسکے ذریعہ سے کیا اور تکبیر فرمائی اور سب صحابہ نے بھی آپ کی تبعیت مین تکبیر کہی چنانچہ تکبیر کے غلغلہ سے مکہ مین لرزہ پڑگیا اور مشرکین پہاڑ پر سے یہ تمام حال خیر مآل دیکھ رہے تھے پھر حضور پُر نور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم سواری سے اُترے اور تین سو ساتہہ بت کہ کعبہ کے گرد قریش نے دیوار مین چن رکہے تھے حضرت وہی لکڑی جو آپکے دست مبارک مین تھی اون بتون کو چبھاتے تھے اور فرماتے تھے جاء الحق وزہق الباطل وجاء الحق وما یبدی الباطل وما یعید ترجمہ ایا حق اور مٹ گیا باطل اور ایا دین حق اور نہ ظاہر ہوگا باطل اور نہ لوٹیگا وہ باوجود اس استحکام کے کہ اونکے پاؤن سے مستحکم کئے ہوتے تھے اوس لکڑی کے اشارہ سے گر پڑتے تھے اور ہبل اور آساف اور نائلہ کو توڑ ڈالا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد دوسری بت شکنی ہے ۵ والحمد للہ ان ہزار خاطر خواست ہا آخر آمد نہیں پیدا

Marfat.com

بعض کتب سیر مین ہے کہ کئی بڑے بڑے بت قریش نے بلند جگہ مین جا دئے تھے کہ آدمی کا ہاتھہ وہان تک نہین پہونچتا تھا تو حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ میرے کندھے پر چڑہکر ان بتون کو گرادین آپ نے فرمایا کہ اے علی تجھ سے بار نبوت نہ اٹھے گا بلکہ تو ہی میرے کندھے پر قدم رکھکر یہ خدمت اسلام بجا لا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امتثالاً لِلامر کہ الامر فوق الادب ہے اپنا قدم دوش رسول صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم پر رکھا اور عالم ملک ملکوت مین ترا نہ زمین کا آسمان پر پہونچا اور آسمان کا غلغلۂ مسرت زمین تک پہونچا ؎

علی بر دوش احمد چشم بدور　　عیان شد معنی نور علیٰ نور

حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اون بتون کو وہان سے گرایا ایک الہامی شاعر یون زمزمہ سنجی فرماتے ہین ؎

شکر یزداں اوج گوہر بدہان او

از بہر فگندن بتان کعبہ ٭ بر دوش رسول شد علی اعلیٰ نازیم باین رتبہ عالی جاہی ٭ جائیکہ خدا بست گذارد پا

حضور پر نور نے حضرت سیدنا علی سے پوچھا کہ اے علی تو اب اپنے آپ کو کیسا پاتا ہے آپ نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حجابات میری آنکھون سے رفع ہو گئے اور مین عرش پر پہونچا ہوا ہے اور جس چیز کیطرف ہاتھہ بڑہاتا ہون وہان تک میرا ہاتھہ پہونچ جاتا ہے اور وہ چیز میرے ہاتھہ مین آجاتی ہے آپ نے فرمایا کہ کیا اچھا وقت ہے تیرا کہ کام اللہ تعالیٰ شانہ کا تو کر رہا ہے اور کیا خوب حال ہے میرا کہ مین بوجھ حق کا اوٹھائے ہوئے ہون اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے علی پہونچا تو اوس مراد کو جسکی تجھکو تمنا تھی تو آپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ کو سچا نبی کر کے بھیجا ہے مین اپنی ذات کو ایسا دیکھتا ہون کہ اگر چاہون تو آسمان پر ہاتھہ پہونچا دون **غزل فقیر محمد اکبر مولف کتاب ہذا**

بشر سے ثنا کیا ہو حضرت علیؑ کی　　خدا جانتا ہے حقیقت علیؑ کی
طریقت مین ہے فرض الفت علیؑ کی　　ہے ایمان عارف محبت علیؑ کی
بلا کر شب وصل حضرت کو حق نے　　دکھا دی سر عرش صورت علیؑ کی

Marfat.com

جسے میرا سمار کہتے ہین صوفی — وہ ہے ابتدائی حقیقت علیؑ کی
ابھی لے اوڑین سب زمین نجف کو — ملک پر کھلے گر حقیقت علیؑ کی
الٰہی وہ دن مجھکو آنکھون سے دکھلا — کہ دیکھون نجف جاکے تربت علیؑ کی
چمن قابل سیر صل علیٰ ہے — ہے غنچے مین بیگل مین رنگت علیؑ کی
زمین آسمان ہین یہ سب چارون کے — کہین ان سے پہلے ہے خلقت علیؑ کی
علیؑ قوت بازوے مصطفےٰ ہے — ہے زور ید اللہ طاقت علیؑ کی
نکالے زلیخا بھی یوسف کو اپنے — دکھاتا ہے اکسیر ہی ہمت علیؑ کی

الیضاً

زہے نفس نبی چون گوہر جان پاک دانائے — زمین را بوترابے عرش را ہمتا بیارائے
بود از فیض پاکش قطرہ ہم دریاے فیضانے — بود ہر ذرہ کاندر پیش او صحرا بپہنائے
بدوش پاک ختم الانبیا استادہ در کعبہ — زہے پایش نہے دوشش زہے رفعت زہے شانے
شنیدی راز او حرفے کہ چاہ تیر را خون شد — زہے دانائے اسرارے زہے اسرار پیمائے
اگر مے تافت بر وے جلوۂ از حسن رخسارش — نمازے در کف یوسف بجز چاک گریبانے
علی حبہ محبہ قسیم النار والجنہ — امام شافعی را باشد این یک بیت ہمتائے
بسوے خود کشد ہر جا کہ میرم اے زہے طالع — بخاک کوچۂ او از ازل دارد سر راہے
عبادت باشد اندر روے پاک او نظر کردن — رخ آن مصحف ناطق بپے ما ہست قرآنے
چہ خوش مدح است بہر مرتضیٰ این مصرع اکبر — خدا را بندۂ خاصے نبی را راحت جانے

الغرض آپ نے بتون کو ہاتھ سے ڈال دیا اور اونکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور میزاب رحمت یعنی کعبہ کے پرنالے کے پاس سے آپ کود پڑے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ادب کے سبب سے جب آپ زمین پر پہونچے تو تبسم فرمایا حضرت نے اون سے پوچھا کہ یا علیؑ کس سبب سے تمکو ہنسی آئی آپ نے عرض کی کہ مین اتنی بلندی سے کود پڑا مگر مین چوٹ نہین آئی آپ نے فرمایا کہ اے علی کیونکر تجکو چوٹ آتی کہ محمدؐ تجکو اٹھائے ہوئے تھا اور جبرئیل

Marfat.com

تجکوزمین تک لایا کذافی روضۃ الاحباب **حکم تصویر اور کتے کا** مشکوٰۃ مین ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام اور کہا کہ کل رات کو آپکی خدمت مین آیا تھا مگر آپکے حجرہ کے دروازہ پر تصویر دار پردہ لٹکا ہوا تھا اور مکان کے اندر ایک کتا تھا یہ دونون چیزین مانع ہوئین داخل ہونے سے لہذا حکم کیجئے کہ تصویرون کے سر اتار دئے جائین اور کتا نکال دیا جائے لہذا آپنے حکم کیا کہ وہ پردہ اوتار ڈالا گیا اور کتا دور کر دیا گیا اور مفصل احکام انکے بڑی بڑی کتابون مین ہین فتاوی قاضیخان مین ہین وہان ملاحظہ فرمائین **حضرتؐ کا کعبہ کے اندر نماز پڑھنا** روضۃ الاحباب مین ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت کعبہ سے باہر نکلے تو مین آگے بڑھا اور بلال رضی اللہ عنہ سے پیچھے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کعبہ مین کس طرح نماز پڑھی اونہون نے کہا کہ دو ستونون کو داہنی طرف اور ایک ستون کو بائین طرف اور تین ستونون کو پیچھے چھوڑ کر نماز پڑھی اور اوس دن کعبہ مین چھ ستون تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بھول گیا یہ پیچھے نہ پوچھا کہ حضرتؐ نے کتنی رکعتین پڑھین اور سوا ابن عمرؓ کے اور روایتون مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے دو رکعتین پڑھین علما یہ فرماتے ہین کہ کعبہ کے اندر نماز نفل پڑھنی جایز ہے مگر فرض مین اختلاف ہے جمہور علما اس پر ہین کہ وہ بھی جایز ہے اور وہ جو صحیح بخاری مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور صحیح مسلم مین اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کعبے کے اندر گئے تو سب طرف دعا کی اور نماز نہ پڑھی یہانتک کہ باہر آئے اور پھر کعبے کے برابر دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ ھٰذِہِ الْقِبْلَۃ تو یہ حدیثین کے نزدیک معمول بہا نہین ہے اسلئے کہ ابن عمر مثبت ہین اور اسامہ رضی اللہ عنہ نافی ہین اصول یون قرار پایا ہے کہ قول مثبت کا نافی پر مقدم ہے کما قرر فی الاصول اور مدارج النبوت مین ہے کہ اعتماد اس باب مین ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پر ہے **الغرض** دروازہ خانہ کعبہ یعنی بیت اللہ شریف کا کھولا گیا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم باہر تشریف لائے اور آستانۂ کعبہ پر کھڑے ہوئے اور دروازے کے دونون بازون کو پکڑ لیا اپنے دست مبارک سے خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آدمیون کو دروازۂ خانہ کعبہ سے دور ہٹاتے تھے اور کنجی خانہ کعبہ کی حضرت کے دست مبارک مین تھی - حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے روبرو گئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ منصب حجابت خانہ کعبہ کا اہل بیت کو ازراني کیجئے جیسے کہ منصب سقایت کا اونکو عنایت کیا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عثمان بن طلحہؓ کو بلایا اور فرمایا کہ لے کنجی کہ آج کا دن وفا اور احسان کا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا خذها ابن طلحة خالدة لا ينزعها منكم الا ظالم یعنی لے اسکو اے ابن طلحہ ابداً ابداً یعنی ہمیشہ کے لئے نہ لے گا کوئی تجھسے مگر ظالم - اور آپنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ تمکو ایسا کام سپرد کرتا ہون کہ لوگون کو اوسمین نفع ہو نہ ایسا کام کہ گمان ہو اوسمین کہ لوگون سے تم نفع اٹھاتے ہو تو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کی ملازمت اختیار کی اور کنجی اپنے بھائی شیبہ کو دی کہ ابتک وہ کنجی خانہ کعبہ کی اوسی قوم کے ہاتھ مین ہے - معارج النبوۃ مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوئے کھڑے تھے اوسوقت آواز بلند آپنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وهزم الاحزاب وحدہ واعز جندہ کو پڑھا سب اعیان قریش نہان کھڑے تھے خوف و رجا کی حالت مین کہ دیکھا چاہیئے کہ آج ہمارے حق مین کیا حکم ہوتا ہے اوسوقت آپنے اون سے فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو اور کیا گمان ہے تمہارا میری طرف کہ مین تمسے کیا معاملہ کرونگا اونہون نے عرض کی کہ نقول خیراً ونظن خیراً یعنی کہتے ہین ہم بھلا اور گمان کرتے ہین ہم خیر کا اخ کریم وابن اخ کریم وقد قدرت تم بھائی ہو اے کریم اور بیٹے فرزند ہو ہمارے اوس بھائی کے کہ اوسمین بھی کریمی کی صفت تھی اور بیٹے شائستہ فخر ہوتے ہیں جیسا کہ قریش نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تھا آپ نے بھی جواب

Marfat.com

جواب دیا یعنی نہین ہے الزام اور ملامت تمپر آج کے دن معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمکو
اور وہ بڑا رحیم ہے رحیمون کا رحیم ہے اور فرمایا کہ جاؤ تم آزاد کر دیے گئے ۵

بشکر وصل کہ حاصل بکام دل کردم سنگران حسد پیشہ را خجل کردم

کذا فی مدارج النبوت اور روضہ الاحباب مین ہے کہ پھر حضرت نے خطبہ پڑہا اور اوسمین لوگون کو
بہت نصیحتین کین خصوصاً سود خواری اسکا حکم بالکل موقوف کیا اور احکام قصاص اور دیات
مغلظہ اور مخففہ اور شبیہ اور عمد اور خطا سب بیان کیے اور دعوے جاہلیت کے بطلان
پر حکم کیا اور فرمایا کہ اے قریش اللہ تعالیٰ نے تمسے دور کر دیا فخر جاہلیت جو تم اپنے باپ
دادا پر ناز کیا کرتے تھے اور دور کر دیا تمسے تکبر کو کہ اپنے اباواجداد کے سبب سے اور لوگون
پر فخر کیا کرتے تھے - مین تمکو سمجھاتا ہون کہ تم ان بری صفتون سے پاک ہو جاؤ جتنے
آدمی ہین سب بنی آدم ہین اور آدم علیہ السلام خاک سے پیدا ہوئے ہین اور آدمی کو
بزرگی ہوتی ہے تقوی سے یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم
شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم ان اللہ علیم خبیر
ترجمہ اے آدمیو ہمنے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے یعنی آدم وحوا سے اور کیا تمین
تمہاری ذاتین اور گوتین تو آپس کی پہچان ہو تو قریب و بعید کا فرق معلوم ہو جائے نہ اس
لئے کہ ایک دوسرے پر فخر کرے اور مقرر بڑی عزت والا تم مین سے وہی ہے اللہ کے
نزدیک جو بڑا متقی ہے تم مین تحقیق کہ اللہ سب جانتا ہے اور خبردار ہے الحمد للہ کہ
مکہ معظمہ فتح ہوا اور مینے اپنی آنکھون کے آشوب کی وجہ سے
بتاریخ ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۵ھ بروز یکشنبہ بمقام اکبرآباد محلہ نئی بستی مکان
منشی فخر الدین مرحوم آخر عصر کو اسی مقام پر پہونچکر قلم رکھدیا اگر اللہ تعالیٰ شانہ
نے آنکھین اچھی کر دین تو آگے بڑہون گا اور سایہ خلافت کو تمام کرون گا ورنہ مرضی مولیٰ
از ہمہ اولیٰ یا اللہ اگر تیرے حضور مین اس کتاب کا ایک حرف بھی قبول ہوا ہو تو مین اوسکو

Marfat.com

ترے حضور مین شفیع گردانتا ہون اور تیرے فضل وکرم کا بڑا امیدوار ہون کہ مجھے نزع
کی تکلیف اور قبر کے سوال وجواب وعذاب سے بچائیو تو بڑا غفور الرحیم ہے اور میری التجاؤن
کو قبول فرما اور میرے جملہ فرزندان صلبی وقلبی کو دین دنیا مین خوشحال رکھیو اللھم آمین اور
جو آدمی مجکو جانتے ہین اور مجھ سے ملاقات ہے اون کو اپنی محبت عطا فرما اللھم آمین -

تمام ہوئی کتاب اللہ اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سر کل شئ نی اسمہ

عقل سلیم

یا اللہ جو کچھ مین کہتا ہون تیرا نام مبارک لیکر کہتا ہون اور جو کچھ لکھتا ہون تیرا اسم گرامی لیکر لکھتا ہون
اسلئے کہ سرمایہ علم میرا بہت کم ہے مجھے تو صرف تیرے نام پاک پر بھروسہ ہے اور جسے
آدمیون کی پونجی مجز تیرا نام ہے جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تجھسے مدد واستعانت
چاہتا ہون تو میری مشکل کو حل کرتا ہے دنیا مین جتنے ہاتھ ہین سب تیرے ہاتھ کی طرف
دیکھ رہے ہین دنیا مین جتنے حیوان وانسان ہین سب کی نگاہین تیرا ہی ذکر کر رہی ہین دنیا مین جتنے سخی ہین سب کے
دامن تیرے ہی آگے پھیلے ہوئے ہین جسے دیتا ہے تو دیتا ہے تیرے سوا کوئی دینے والا
نہین متوکلون کی جبینین تیرے عطیات سے بھری ہوئی ہین دنیا مین بے شمار
نعمتین ہین اور سب اچھی ہین لیکن ایک نعمت عقل سلیم بھی ہے جسکے واسطے
تو نے خاص اپنے پیغمبران علیہم السلام کو مخصوص کیا ہے اور اوس عقل پسندیدہ مین
سے اونہین پیغمبرون کے فرمان برداورن کو بقدر استعداد حصہ ملتا ہے اے اللہ
اب ہمین اسکی ضرورت ہے کہ کوئی اس عقل سلیم کا فیضیاب ہو ہمارے امور کا متکفل ہو جائے
اور ہماری بیدست و پا قوم کو اس گمنامی کے چاہ تیرہ وتار سے باہر نکال لائے اسوقت دنیا
کے کارنامون پر نظر کرنے سے مشرق کیطرف سے ایک روشنی بلند ہوتی ہوئی نظر آتی
ہے جب اوسکی طرف نگاہ جما لی گئی تو ڈھاکہ کی زمین چمکتی ہوئی نظر آئی الحمد للہ کہ

Marfat.com

اوسمین اوسی نوبادہ باغ سعادت و شرافت پر نظر پڑی کہ جسکا نام نامی اوس منزلت اور مناصب کے مناسب ہے یعنی **نواب خواجہ سلیم اللہ خان بہادر** مد اللہ عمرہٗ یا اللہ اس نوجوان ہونہار نواب کو عمر دراز عطا فرما اور ہم مسلمانون کی گرہ کشائی کے لئے مامور فرما اللھم آمین یارب العالمین آمین **نواب صاحب بہادر** اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ کی عمر دراز فرمائے آپ خالصاً و مخلصاً ہم مسلمانون کے پیش رو بنجائے اور عزیز گرامی شان **خان بہادر سید نواب علی چودہری** مد اللہ عمرہٗ کو بھی پیش روی اہل اسلام مین اپنا پورا شریک کر لیجیئے ؎

دو دل یک شود بشکند کوہ را پراگندگی آرد انبوہ را

آپکا اللہ تعالیٰ شانہٗ نگہبان آمین برادران طریقت کی خدمت مین عرض ہے - میرے قوت بازو میری آنکھون کے نور میرے دل کے سرور اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ کو منزل مقصود تک پہونچائے آمین مینے اشرف التواریخ کے حصہ اول مین ایک مختصر رسالہ بنام دین و دنیا لکھکر آپ لوگون کے واسطے اوسی کتاب کے آخر مین لگا دیا ہے اس مقام پر مجھے یہ کہنا ہے کہ سماع میرے طریقہ مین مباح ضرور ہے مگر یون نہین کہ جیسے درگاہون مین بازاری عورات گاتی ہین وہ حرام مطلق ہے ہرگز ہرگز اوس صحبت مین شریک نہونا جب سماع سننے کو دل چاہے تو **زمان - اخوان مکان** - کی شرط کے ساتھہ سنا اور عورات کا گانا کسی شرط کے ساتھہ درست نہین اور ہر حال مین شریعت کے احکام کو پیش نظر رکھنا ؎ گمان شد کہ دنبال داعی رفت بے شرع درویشون کو دور سے سلام کر کے الگ ہوجانا و باللہ التوفیق -

فقیر محمد اکبر ابوالعلائی دانا پوری

Marfat.com

Marfat.com

گزارش

خدا کے فضل وکرم سے یہ مطبع تینتالیس برس سے جاری ہے اسمین عربی فارسی اُردو ہندی ہر قسم کی کتابت نہایت صحت اور عمدہ صفائی اور ہر قسم کی خوبی سے چھپ سکتی ہے تصفیہ چھپائی بذریعہ خط کتابت طے ہو سکتا ہے۔

نہایت بیش بہا کتابین اور قرآن مجید مطبع مین فروخت کے لئے موجود ہین جنکی فہرست درخواست کرنے پر بھیجی جائیگی۔ اور ہر قسم کا مال شرائط مقررہ کے موافق ہمارے معرفت قیمت آنے پر یا ویلیو پی ایبل کے ذریعہ سے روانہ ہو سکتا ہے۔ کسی خاص معاملہ کے اطمینان کو ہزارون روپیہ کی گارنٹی دی جا سکتی ہے۔

نیاز

خواجہ صدیق حسین منیجر مطبع آگرہ اخبار۔ آگرہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com